

# کتاب سلیم بن قیس اہلالی

پہلی صدی کی نظریاتی تاریخی حدیث کی پہلی تالیف جو کہ ہم تک پہنچی ہے

مصنف

سلیم بن قیس ہلالی

(2 قبل الهجرة - 76 ہجریة)

مولا امیر المؤمنینؑ، مولا امام حسنؑ، مولا امام حسینؑ، مولا امام سجادؑ اور مولا امام محمد باقرؑ کے خاص صحابی

تحقیق

محمد باقر انصاری الزنجانی

## فہرست

- 16..... کتاب سلیم بن قیس اہل ہلالی کے بارے میں امام جعفر الصادقؑ کی حدیث
- 17..... دیباچہ
- 18..... ابان کا خواب
- 19 ..... عمر بن اُذینہ کو ابان کا علم کیسے ہوا؟
- 20 ..... سلیم نے اپنی کتاب ابان کو پڑھ کر سنائی اور اسے سونپ دی
- 21 ..... کتاب سلیم کے مندرجات کے بارے میں حسن البصری کی منظوری
- 22..... اس کتاب کے لیے مولاً امام زین العابدینؑ کی منظوری
- 22 ..... رسول اللہؐ نے فرمایا ”میری اہل بیتؑ کی میری اُمت میں مثال نوحؑ کی قوم میں اس کشتی کی مانند ہے
- 24 ..... رجعت، حوض اور دابۃ الارض
- 26 ..... ابان کا عمر بن اُذینہ کو کتاب سلیم بن قیس حوالے کرنا
- 27..... حدیث نمبر (1)
- 27 ..... رسول اللہؐ کی آخری تقریر
- 27 ..... مناقب اہل بیتؑ
- 31..... حدیث نمبر دو (2)
- 31 ..... رسول اللہؐ کے بعد قوم کی طرف سے علیؑ ابن ابی طالبؑ پر کیا ظاہر ہوگا
- 31 ..... مولاً علیؑ واحد منفرد شہید
- 32 ..... مولاً علیؑ کے لیے رسول اللہؐ کا پروگرام
- 34..... حدیث نمبر تین (3)
- 34 ..... براء بن عازب کی زبان سے سقیفہ میں پیش آنے والے واقعات
- 34 ..... رسول اللہؐ کا غسل
- 35 ..... اصحاب سقیفہ کے اعمال پر اہل بیتؑ کی حیرت
- 36 ..... سقیفہ کی رات کو حق پرست صحابہ کے درمیان کیا ہوا
- 37 ..... سقیفہ کے اصحاب کی عباس کو خلافت کے بارے میں راغب کرنے کی کوشش
- 38 ..... اصحاب سقیفہ کی سازش سے عباس کا نگر اؤ
- 40..... حدیث نمبر چار (4)

40..... سلمان فارسیؓ کی زبانی سقیفہ کا قضیہ

- 40 ..... اہل سقیفہ کے خلاف انصار کا استدلال۔
- 40 ..... رسول اللہؐ کو غسل اور ان پر نماز پڑھنے کا احوال
- 41 ..... چند لوگوں نے ابو بکر کی بیعت کی
- 42 ..... ابلیس نے یوم غدیر کا بدلہ سقیفہ میں لیا
- 43 ..... امیر المومنینؑ نے آنے والی نسلوں پر اپنی حُجَّت قائم کی
- 45 ..... حضرت فاطمہؑ کی گواہی، قریش کے قبائل کا وحی کے گھر پر حملہ اور نذر آتش کرنا
- 47 ..... حضرت علیؑ علیہ السلام کا دفاع نبوت کی اولاد میں سے ہے
- 47 ..... ابو بکر نے ایک بار پھر گھر کو آگ لگانے کا حکم جاری کر دیا
- 48 ..... حضرت فاطمہؑ کے گھر بغیر اجازت داخل ہونا
- 50 ..... ابو بکر نے خلافت پر قبضہ کرنے کے لئے ایک حدیث گھڑی
- 51 ..... امیر المومنینؑ نے ملعونہ دستاویز کو بے نقاب کر دیا
- 52 ..... اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف سے من گھڑت حدیث کی تردید
- 52 ..... مقدادؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ کا علیؑ کے بارے میں دفاع
- 53 ..... عمر نے علیؑ کو قتل کرنے کی دھمکی دی
- 54 ..... ام ایمنؓ اور بریدہؓ کا علیؑ کا دفاع
- 54 ..... امیر المومنینؑ کی بیعت کیسے لی گئی
- 55 ..... زبیر، سلمان، ابوذر اور مقداد کی بیعت
- 56 ..... امیر المومنینؑ کے اصحاب نے غاصبوں کے خلاف دلیل قائم کی: بیعت کے بعد سلمانؓ کے الفاظ
- 57 ..... بیعت کے بعد ابوذرؓ کے الفاظ
- 57 ..... بیعت کے بعد امیر المومنینؑ کے الفاظ
- 58 ..... غاصب معاہدے کے اصحاب دوزخ کی آگ میں ہیں
- 59 ..... عثمان اور زبیر کے بارے میں رسول اللہؐ کے الفاظ

61..... حدیث نمبر پانچ (5)

- 61 ..... قیامت کے دن شیطان اور سقیفہ کا بانی

62..... حدیث نمبر چھ (6)

- 62 ..... امیر المومنین علیہ السلام کی شان و شوکت
- 62 ..... امیر المومنینؑ کے ساتھ ہونے والی نا انصافیوں کی آنحضرتؐ کی طرف سے دی گئی خبر
- 63 ..... امیر المومنینؑ کے فضائل کے بارے میں حسن بصری کا بیان
- 64 ..... حسن البصری کی اپنی منافقت کا جواز پیش کرنے کی کوشش

66..... حدیث نمبر سات (7)

66..... معاشرے اور اس کے فرقوں میں اختلافات

- 66 ..... اُمت کا تہتر فرقوں میں تقسیم ہونا
- 66 ..... نجات پانے والے فرقے کی خصوصیات
- 67 ..... نجات پانے والے فرقے کے امامؑ
- 67 ..... قیامت کے دن تہتر واں فرقہ
- 68 ..... کمزور مذہبی لوگ
- 68 ..... اہل جنت، اہل دوزخ اور رسم و رواج کے لوگ
- 69 ..... مومن، کافر اور کمزور
- 70 ..... ایمان اور اسلام کے درمیان فرق
- 70 ..... حق سے ناواقف لوگوں کی کاوشیں
- 71 ..... حساب اور شفاعت کرنے والے لوگ
- 71 ..... امیر المؤمنینؑ کی ولایت کی دعا

73..... حدیث نمبر آٹھ (8)

- 73 ..... اسلام اور ایمان کے معنی
- 73 ..... ایمان کے ستون
- 75 ..... کم سے کم چیز جس کے ذریعے آدمی مومن کافر گراہ ہو جاتا ہے
- 75 ..... رسول اللہؐ کا بارہ ائمہ معصومین علیہم السلام سے ربط

77..... حدیث نمبر نو (9)

- 77 ..... اسلام کی خصوصیات اور اس کے اثرات

79..... حدیث نمبر دس (10)

- 79 ..... شیعہ حدیث اور ان کی مخالفت کرنے والی حدیث کے درمیان اختلافات کی وجوہات
- 82 ..... گیارہ ائمہ علیہم السلام امیر المؤمنینؑ کے شریک ہیں۔
- 84 ..... اس حدیث کے بارے میں ائمہ معصومین علیہم السلام کی قبولیت
- 85 ..... رسول اللہؐ کے خاندان کے لوگوں کے ساتھ برادری کی خیانت
- 85 ..... ابو بکر اور عمر کا سقیفہ
- 86 ..... عثمان کی شوریٰ
- 86 ..... جہل، صفین اور نہروان کی جنگیں

- 86 ..... دو اماموں حسنؑ اور حسینؑ کے خلاف بیعت توڑنا اور خیانت کرنا
- 87 ..... زیاد، ابن زیاد اور حجاج کے دور میں شیعوں پر ظلم و ستم
- 87 ..... من گھڑت تاریخ اور حدیث میں تحریف
- 88 ..... من گھڑت حدیث کے نمونے

90..... حدیث نمبر گیارہ (11)

- 90 ..... امیر المومنینؑ نے عثمان کے دور میں مسلمانوں کے خلاف دلائل قائم کیے
- 91 ..... امیر المومنینؑ کا استدلال
- 95 ..... امیر المومنینؑ کی زبان سے غدیر خم کا دن
- 100 ..... گواہوں کے اجلاس کی تفصیل
- 101 ..... امیر المومنینؑ اور طلحہ کے درمیان گفتگو-خلافت میں ابو بکر کی من گھڑت حدیث کے ساتھ جوابات
- 102 ..... ملعونہ ماہدہ پر ان کے عہد کو بے نقاب کرنا
- 102 ..... دوسرا جواب: حدیث غدیر
- 103 ..... تیسرا جواب: حدیث منزلہ
- 103 ..... چوتھا جواب: حدیث التقلید
- 104 ..... پانچواں جواب: علیؑ کے امیر المومنینؑ ہونے کے اعتراف کی حدیث
- 104 ..... چھٹا جواب: شوریٰ کا حکم عمر نے دیا
- 104 ..... ساتواں جواب: عمر نے اپنی موت کے وقت کیا کہا
- 105 ..... عمر کی شوریٰ غیر قانونی
- 106 ..... خلافت اور امامت صرف بارہ اماموں کے لیے ہے۔
- 106 ..... رسول اللہؐ کی جگہ اور مقام نیابت کا زیادہ حق دار کون ہے؟
- 109 ..... امیر المومنینؑ کی جمع کردہ قرآن مجید کے مجموعے کے بارے میں
- 109 ..... عمر اور عثمان کا جمع کردہ قرآن
- 110 ..... رسول اللہؐ کی طرف سے امیر المومنینؑ کو قرآن مجید کی تاکید
- 110 ..... رسول اللہؐ کے حکم سے کیا لکھا تھا
- 112 ..... ہمارے دور میں موجودہ قرآن کی حمایت
- 112 ..... بارہ گمراہ امام

114..... حدیث نمبر بارہ (12)

- 114 ..... حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زندگی کے آخری سال میں خطبہ
- 115 ..... امیر المومنینؑ نے وہ کام کیوں نہیں کیا جو عثمان نے خاموشی سے کیا تھا؟
- 116 ..... امیر المومنینؑ نے سقیفہ کے معاملے میں تلوار کیوں نہ اٹھائی

- 117 ..... امیرالمومنینؑ کی جانب سے ابو بکر اور عمر سے لڑنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات
- 119 ..... عثمان نے اپنے قتل میں مدد کی
- 120 ..... جنگوں میں امیرالمومنینؑ کا برتاؤ
- 122 ..... شیخہ، ناصبی اور کمزور
- 124..... حدیث نمبر تیراہ (13).....
- 125 ..... قفقذ کی دولت ضبط نہ کرنے کی وجہ
- 126..... حدیث نمبر چودہ (14).....
- 126 ..... دین میں ابو بکر اور عمر کی بدعتیں اور اعتراضات
- 126 ..... عمر نے کارکنوں پر جرمانہ عائد کر دیا
- 126 ..... امیرالمومنینؑ نے بدعات کی طرف لوگوں کے رجحانات پر حیرت کا اظہار کیا
- 127 ..... مقام ابراہیمؑ کو زمانہ جاہلیت کی جگہ تبدیل کرنا
- 127 ..... رسول اللہؐ کے متعین کردہ وزن کی پیمائش میں تبدیلی
- 128 ..... فدک پر قبضہ
- 130 ..... امیرالمومنینؑ کے قتل کی سازش
- 131 ..... خنس کی بندش
- 131 ..... جعفرؑ کے گھر کو مسجد سے منسلک کرنا
- 131 ..... غسل جنابت میں بدعت
- 132 ..... دادا کی وراثت میں بدعت
- 132 ..... لڑکوں کی (غلام) ماؤں کی آزادی
- 132 ..... تین افراد کے بارے میں جھوٹا فیصلہ
- 133 ..... طلاق میں بدعت
- 133 ..... اذان کے کچھ حصوں کو چھوڑ دینا
- 133 ..... لاپتہ شوہر کے حکم میں بدعت
- 134 ..... مزید بدعتیں
- 134 ..... ابو بکر اور عمر کی رسول اللہؐ کی نافرمانی اور اعتراضات
- 135 ..... عمر کی رسول اللہ صلیؑ کی توہین
- 138 ..... رسول اللہؐ کا لوگوں کو اُن کا حسب نسب اور آخرت میں انجام بتانا
- 139 ..... عمر کا توہین رسول اللہؐ کرنا
- 139 ..... عمر کا رسول اللہؐ پر اعتراض
- 140 ..... عبد اللہ بن ابی سلول کی نماز جنازہ میں رسول اللہؐ پر عمر کا اعتراض

- 140 ..... عمر کا رسول اللہؐ پر اعتراض، صلح حدیبیہ میں
- 141 ..... غدیر خم کے دن عمر کا اعتراض
- 141 ..... علیؑ کی بیماری کے دوران عمر کا اعتراض اور ان کا مذاق
- 142 ..... ابو بکر، عمر اور عثمان پر علیؑ کی خلافت پر اتمامِ حجت
- 142 ..... انتخابات، انتخاب یا مشاورت
- 143 ..... ابو بکر اور عمر، عثمان سے بھی بدتر
- 145 ..... حدیث نمبر پندرہ (15)
- 145 ..... ابو بکر، عمر اور عثمان پر امیر المومنینؑ کے دلائل
- 145 ..... جنگی مردوں کے اوصاف
- 145 ..... رسول اللہؐ کے ساتھ مخلص اصحاب
- 146 ..... جنگوں میں ابو بکر اور عمر کے فرار اور مصالحت کے دوران ان کے برے آداب
- 152 ..... حدیث نمبر سولہ (16)
- 152 ..... رسول اللہؐ، آئمہ معصومینؑ اور گمراہ کن آئمہ کے بارے میں حضرت عیسیٰؑ کی پیش گوئیاں
- 152 ..... حضرت عیسیٰؑ کی کتابوں میں نبیؐ اور بارہ آئمہ علیہم السلام
- 154 ..... حضرت عیسیٰؑ کی کتابوں کا متن
- 155 ..... حضرت عیسیٰؑ کی کتابوں میں ابو بکر، عمر، عثمان اور دیگر تمام غاصبوں کے بارے میں خبریں
- 156 ..... راہب کا امیر المومنینؑ کی بیعت کرنا
- 158 ..... حدیث نمبر سترہ (17)
- 158 ..... امیر المومنینؑ کا خطبہ جس میں فتنہ و فساد کی تنبیہ کی گئی ہے
- 160 ..... بنو امیہ کے بعد فتنہ
- 161 ..... اہل بیتؑ فتنوں میں پناہ گاہ ہیں
- 164 ..... حدیث نمبر اٹھارہ (18)
- 164 ..... انسان اور مذہب پر دنیا کی طرف جھکاؤ کا اثر
- 165 ..... فتنہ کی ابتدا
- 165 ..... امیر المومنینؑ کی ابو بکر اور عثمان کی بدعتوں کے بارے میں گفتگو
- 168 ..... حدیث نمبر انیس (19)
- 168 ..... ابو بکر اور عمر کے فتنہ کے بارے میں احادیث
- 169 ..... خانہ کعبہ میں لعنتی معاہدہ اور دستاویز

- 170 ..... امیر المؤمنینؑ کے حق میں غفلت برتنے پر صحابہ کرام کا پچھتاوا
- 172 ..... حدیث نمبر بیس (20).....
- 172 ..... معاہدے کے اصحاب اور عقبہ کے اصحاب
- 173 ..... عمار اور حذیفہ سقیفہ کے فتنہ کے زمانے میں
- 175 ..... حدیث نمبر اکیس (21).....
- 175 ..... رسول اللہؐ کی دونوں اماموں الحسنؑ اور حسینؑ سے بے پناہ محبت
- 178 ..... حدیث نمبر بائیس (22).....
- 178 ..... عمرو بن عاص کا شام میں امیر المؤمنینؑ کے خلاف خطبہ
- 181 ..... حدیث نمبر تیس (23).....
- 181 ..... معاویہ کا زیاد کے لئے رازدارانہ پیغام
- 186 ..... حدیث نمبر چوبیس (24).....
- 186 ..... رسول اللہؐ کی علیؑ کے حق میں دلیل قائم کرنا
- 187 ..... حدیث نمبر پچیس (25).....
- 187 ..... حدیث کساء اور آیت تطہیر
- 210 ..... حدیث نمبر چھبیس (26).....
- 210 ..... قیس بن سعد بن عبادہ کی طرف سے معاویہ کے خلاف دلائل
- 223 ..... حدیث نمبر ستائیس (27).....
- 223 ..... ابن عباس مسئلے کا ذکر
- 224 ..... حدیث نمبر اٹھائیس (28).....
- 224 ..... جنگ جمل
- 226 ..... حدیث نمبر انیس (29).....
- 226 ..... امیر المؤمنینؑ کا طلحہ اور زبیر کے خلاف دلائل
- 229 ..... حدیث نمبر تیس (30).....

- 229 ..... علیؑ کے پاس موجود علم کی کتابیں
- 230 ..... حدیث نمبر اکتیس (31) ..... سوال کرو اس سے پہلے کہ تم سب مجھے نہ پاؤ
- 231 ..... حدیث نمبر بیستیس (32) ..... امت کے فرقے
- 232 ..... حدیث نمبر تینتیس (33) ..... خوش بختوں اور بد بختوں کے نام
- 233 ..... حدیث نمبر چونتیس (34) ..... جنگ صفین
- 238 ..... حدیث نمبر (35) ..... جنگ صفین
- 240 ..... حدیث نمبر چھتیس (36) ..... رسول اللہؐ کی دعا
- 242 ..... حدیث نمبر سستیس (37) ..... معاہدے کے ساتھیوں نے اپنی موت کے وقت کیا کہا
- 249 ..... حدیث نمبر اڑتیس (38) ..... امت کا تین فرقوں میں بٹ جانا
- 251 ..... حدیث نمبر انتالیس (39) ..... غدیر خم
- 254 ..... حدیث نمبر چالیس (40) ..... امیر المومنینؑ کی رسول اللہؐ کی طرف سے دس خصوصیات
- 256 ..... حدیث نمبر اکتالیس (41) ..... شیعوں کے بارے میں رسول اللہؐ کے آخری الفاظ

- 258..... حدیث نمبر بیالیس (42).....  
 258 ..... عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے معاویہ کے خلاف دلائل
- 269..... حدیث نمبر تریالیس (43).....  
 269 ..... مومنین کے اوصاف پر خطبہ
- 275..... حدیث نمبر چوالیس (44).....  
 275 ..... جس نے ولایت علیؑ کا انکار کیا اس نے اللہ کی ربوبیت کا انکار کیا
- 278..... حدیث نمبر سینتالیس (45).....  
 278 ..... علیؑ سے مومن کے سوا کوئی محبت نہیں کر سکتا
- 280..... حدیث نمبر چھیالیس (46).....  
 280 ..... ابوذرؓ اور مقدادؓ کا فضیلت علیؑ میں احادیث بیان کرنا
- 283..... حدیث نمبر سینتالیس (47).....  
 283 ..... مومن اور کافر
- 284..... حدیث نمبر اڑتالیس (48).....  
 284 ..... ابن عباس کے الفاظ میں السقیفة کا واقعہ
- 295..... حدیث نمبر انچاس (49).....  
 295 ..... جو کچھ رسول اللہ نے کتف پر لکھا
- 297..... حدیث نمبر پچاس (50).....  
 297 ..... علیؑ کے لیے مسجد میں وہی چیزیں جائز ہیں جو رسول اللہ کے لیے جائز ہیں
- 298..... حدیث نمبر اکیاون (51).....  
 298 ..... مسجد نبویؐ
- 299..... حدیث نمبر باون (52).....  
 299 ..... علیؑ صدیق اکبر
- 300..... حدیث نمبر تریپن (53).....

- 300 ..... جنگ جمل اور جنگ صفین
- 301 ..... حدیث نمبر چون (54) ..... اہل بیت کا حکم اللہ کا حکم
- 301 ..... حدیث نمبر چھپن (55) ..... سعد بن ابی وقاص کے امیر المؤمنین کے بارے میں اعترافات
- 304 ..... حدیث نمبر چھپن (56) ..... مہاجرین و انصار
- 307 ..... حدیث نمبر ستاون (57) ..... علی کے بارے میں تین کا افسوس
- 308 ..... حدیث نمبر اٹھاون (58) ..... ابان کی حسن بصری کے خلاف دلیل
- 309 ..... حدیث نمبر انٹھ (59) ..... جنگ جمل اور جنگ صفین اور جنگ نہروان میں علی کی دعا
- 317 ..... حدیث نمبر ساٹھ (60) ..... امیر المؤمنین کی فضیلت
- 318 ..... حدیث نمبر اکٹھ (61) ..... رسول اللہ کی بنی ہاشم کو وصیت
- 320 ..... حدیث نمبر باٹھ (62) ..... رسول اللہ کے بارہ جانشین
- 324 ..... حدیث نمبر تریٹھ (63) ..... وہ الفاظ جنہیں امیر المؤمنین کے علاوہ کسی نے نہیں بولا ہے
- 326 ..... حدیث نمبر چونٹھ (64) ..... علم علی
- 327 ..... علم علی

- 328..... حدیث نمبر پینسٹھ (65).....  
 328 ..... فرقے.....
- 329..... حدیث نمبر چھیاسٹھ (66).....  
 329 ..... کتاب علم کے واقعات جو امیر المؤمنینؑ کے پاس ہیں.....
- 331..... حدیث نمبر سڑسٹھ (67).....  
 331 ..... جمل کے بعد البصرہ میں امیر المؤمنینؑ کا خطبہ.....
- 338..... حدیث نمبر اڑسٹھ (68).....  
 338 ..... ابراہیمؑ النخعی کا عقیدہ.....
- 339..... حدیث نمبر انہتر (69).....  
 339 ..... وصیت.....
- 342..... حدیث نمبر ستر (70).....  
 342 ..... عقیدہ.....
- 344..... حدیث نمبر اکہتر (71).....  
 344 ..... جاہلیت کی موت.....
- 345..... حدیث نمبر بہتر (72).....  
 345 ..... رسول اللہؐ کے حکم سے مولاً امیر المؤمنینؑ کا سورج سے ہم کلام ہونا.....
- 347..... حدیث نمبر تہتر (73).....  
 347 ..... علیؑ کی محبت نفع دے گی.....
- 348..... حدیث نمبر چھتر (74).....  
 348 ..... علیؑ سید السابقین المقربین.....
- 349..... حدیث نمبر پچھتر (75).....  
 349 ..... حج کے موقع پر ابوذرؓ کا لوگوں کو حدیث نبویؐ یاد دلانا.....
- 350..... حدیث نمبر چھتر (76).....

- 350 ..... مولا حسن کا خطبہ
- 352 ..... حدیث نمبر ستر (77) ..... حسین بن علی، امام ابن امام، امام کے بھائی اور اماموں کے باپ
- 353 ..... حدیث نمبر اٹھتر (78) ..... جنت چار اصحاب کی مشتاق ہے
- 355 ..... حدیث نمبر اٹھاسی (79) ..... علی بن ابی طالب کی اولاد اور خاص شیعہ
- 356 ..... حدیث نمبر اسی (80) ..... آئمہ اللہ عزوجل کی مخلوق پر اللہ عزوجل کے گواہ ہیں
- 357 ..... حدیث نمبر اکیاسی (81) ..... آئمہ معدن الکتاب و الحکمہ
- 358 ..... حدیث نمبر بیاسی (82) ..... آل یاسین پر سلام
- 359 ..... حدیث نمبر تریاسی (83) ..... آئمہ سے سوال کیا جائے گا
- 360 ..... حدیث نمبر چوراسی (84) ..... آل محمد پر ظلم کرنے والے پر سخت عذاب
- 361 ..... حدیث نمبر پچاسی (85) ..... قرآن میں موڈت اس شخص کے بارے میں ہے کہ جو ہم اہلبیت کی موڈت میں مارا جائے گا
- 362 ..... حدیث نمبر چھیاسی (86) ..... کفر کی بنیاد
- 368 ..... حدیث نمبر ستاسی (87) ..... واجب علم اور اوجب علم

- 369..... حدیث نمبر آٹھاسی (88).....  
 369 ..... ولادت کے مراحل میں آسانی کی دعا.....
- 370..... حدیث نمبر نواسی (89).....  
 370 ..... فحش گو پر جنت حرام.....
- 371..... حدیث نمبر نوے (90).....  
 371 ..... آدمی کی دانائی کی علامت انتہائی کم گفتگو کرنا.....
- 372..... حدیث نمبر اکانوے (91).....  
 372 ..... رسول اللہؐ کی امام مہدیؑ کے بارے میں بشارت.....
- 373..... حدیث نمبر بانوے (92).....  
 373 ..... آسمانوں اور زمین میں عظمتِ علیؑ.....
- 374..... حدیث نمبر ترانوے (93).....  
 374 ..... فضائل اہل بیت علیہم السلام.....
- 376..... حدیث نمبر چورانوے (94).....  
 376 ..... اویس قرنیؓ صفین کے میدان میں عمار اور خزیمہ بن ثابت کے درمیان.....
- 377..... حدیث نمبر پچانوے (95).....  
 377 ..... قیامت کے دن سب سے پہلے نبیؐ کے پاس پہنچنے والا.....
- 378..... حدیث نمبر چھیانوے (96).....  
 378 ..... سنت، بدعت، جماعت اور فرقہ بندی.....
- 379..... حدیث نمبر ستانوے (97).....  
 379 ..... امت کے مستقبل کے بارے میں حدیث رسول اللہؐ.....
- 381..... حدیث نمبر اٹھانوے (98).....  
 381 ..... شیعہ کی لوگوں میں قدر و منزلت.....



## کتاب سلیم بن قیس الہلالی کے بارے میں امام جعفر الصادقؑ کی حدیث

[ 21397 ] 42 - الشيخ عبد النبي الكاظمي في تكملة الرجال: نقلا عن خط المجلسي رحمه الله، قال: اقول: وجدت نسخة قديمة من كتاب سليم بروايتين بينهما اختلاف يسير، وكتب في آخر احداهما: تم كتاب سليم بن قيس الهملائي - إلى أن قال - روي عن الصادق (عليه السلام)، أنه قال: " من لم يكن عنده من شيعتنا ومحبيننا كتاب سليم بن قيس الهملائي، فليس عنده من أمرنا شيء، ولا يعلم من أسبابنا شيئا، وهو أبجد الشيعة، وسر من اسرار آل محمد (عليهم السلام) ".

شیخ عبدالنبی الکاظمی نے تملیہ الرجال میں لکھا کہ میں مجلسی کی تحریر نقل کر رہا ہوں جنہوں نے لکھا کہ مجھے سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب کا قدیم نسخہ ملا جس کے آخر میں امام جعفر الصادقؑ کا فرمان تھا کہ ہمارے جس شیعہ اور دوست کے پاس سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب موجود نہیں وہ ہمارے امر اور اسباب کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ یہ کتاب شیعہ کی امجد ہے۔ اس میں آل محمدؑ کے راز مخفی ہیں۔<sup>1</sup>

<sup>1</sup>المستدرک الوسائل حدیث نمبر 21397

## دیباچہ

سلیم بن قیس اھلالی تابعی ہیں (خود تو حضورؐ کو نہیں دیکھا لیکن آپؐ کے اصحابؓ سے ملاقات ضرور کی ہے) اور انہوں نے پانچ معصوم آئمہؑ کی زندگی دیکھی ہے جن میں مولّا امام حسنؑ، مولّا امام حسینؑ، مولّا امام زین العابدینؑ اور مولّا امام محمد باقرؑ شامل ہیں۔ سلیم نے اپنی انمول کتاب میں وہ واقعات لکھے ہیں جنہیں انہوں نے یا تو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے یا براہ راست ان لوگوں سے سنا ہے جنہوں نے براہ راست پیغمبر اکرمؐ یا مولّا امیر المومنینؑ ابن ابی طالبؑ کی زبانوں سے سنا ہے۔ سلیم بن قیس کی تاریخ پیدائش کا اندازہ تاریخ سے لگایا جا سکتا ہے کہ آنحضرتؐ کی مدینہ ہجرت کے ابتدائی سالوں میں اور ان کی وفات 70 سے 90 ہجری کے درمیان ہوئی تھی۔ زیادہ تر شیعہ علماء اس بات پر متفق ہیں کہ ان کی کتاب شیعہ احادیث کی پہلی کتاب ہے جو مشہور شیعہ کتاب ”صحیفہ کاملہ“ سے پہلے مرتب کی گئی ہے، جس میں مولّا امام زین العابدینؑ کے بیان کردہ خطبات اور احادیث شامل ہیں۔ ابن ندیم نے اپنی کتاب میں اہل علم اور احادیث کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سلیم بن قیس اھلالی مولّا امیر المومنینؑ کے متقی اصحاب میں سے تھے۔ وہ حجاج بن یوسف کے ظلم و ستم سے بچ گئے اور ابان بن ابی عیاش کے پاس پناہ لی۔ حجاج، سلیم بن قیس کو گرفتار کر کے قتل کرنا چاہتا تھا، لہذا ابان نے اسے مولّا امیر المومنینؑ کا ساتھی ہونے کے شرف کی وجہ سے پناہ کی پیش کش کی۔ جب سلیم بن قیس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے ابان سے کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے، میں اس دنیا کو چھوڑنے والا ہوں، جیسا کہ رسول اللہؐ نے مجھے بتایا ہے۔ یہ کہنے کے بعد سلیم نے ابان کو اپنی کتاب سونپی (جیسا کہ آج آپ کے ہاتھ میں ہے)۔ یہ سلیم کی ایک مشہور کتاب ہے جس میں کسی اور کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے بلکہ براہ راست مولّا امیر المومنینؑ اور آپؐ کے نیک ساتھیوں سے نقل کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

و صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّيِّبِينَ الْمُنتَخبِينَ

## ابان کا خواب

أَخْبَرَنِي الرَّئِيسُ الْعَفِيفُ أَبُو الْبَقَاءِ هَبَةُ اللَّهِ بْنُ نَمَا بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ بِدَارِهِ بِحِلَّةِ الْجَامِعِينَ [الْجَامِعِينَ] فِي جُمَادَى الْأُولَى سَنَةَ خَمْسٍ وَ سِتِّينَ وَ خَمْسِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الْأَمِينُ الْعَالِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَحَّالٍ الْمُقَدَّادِيُّ الْمُجَاوِرُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَنَةَ عِشْرِينَ وَ خَمْسِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْمُفِيدُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطُّوسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَجَبٍ سَنَةَ تِسْعِينَ وَ أَرْبَعِمِائَةٍ وَ أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ هَبَةَ اللَّهِ بْنِ رَطْبَةَ عَنِ الشَّيْخِ الْمُفِيدِ أَبِي عَلِيٍّ عَنِ وَالِدِهِ فِيمَا سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا السَّبِطِ الشَّهِيدِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ سِتِّينَ وَ خَمْسِمِائَةٍ وَ أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْمُفَرِّي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْكَالِ عَنِ الشَّرِيفِ الْجَلِيلِ نِظَامِ الشَّرَفِ أَبِي الْحَسَنِ الْعُرَيْضِيِّ عَنِ ابْنِ شَهْرِبَارِ الْخَازِنِ عَنِ الشَّيْخِ أَبِي جَعْفَرِ الطُّوسِيِّ وَ أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَهْرَاشُوبَ عَنِ الشَّيْخِ السَّعِيدِ أَبِي جَعْفَرِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ الْمَلْقَبِ بِمَاجِيلَوَيْهِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّيْرِيِّ عَنِ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى عَنِ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنِ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ وَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ عُيَيْبِ اللَّهِ الْعَضَائِرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ هَارُونَ بْنُ مُوسَى بْنِ أَحْمَدَ التَّلَعُكَبَرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ بْنُ هَمَّامِ بْنِ سُهَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الْهَمَيْرِيِّ عَنِ يَعْقُوبَ بْنِ بَرِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنِ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ

مجھے پاکدامن رئیس ابوالبقاء ہبہ اللہ بن نما بن علی بن حمدون نے بتایا کہ ان کے پاس یہ کتاب جمادی الاولیٰ پانچ سو پینسٹھ (565) قمری ہجری میں ان کے گھر حلسہ میں۔ اس نے کہا ”مجھے شیخ الامین العالم ابو عبد اللہ الحسین بن احمد بن طحال المقداری المجاور نے بیان کیا کہ ان کے سامنے یہ کتاب ہمارے مولا و آقا حضرت امیر المومنین کے مشہد مقدس میں پانچ سو بیس (520) قمری ہجری میں پڑھی گئی“ اس نے کہا ”مجھے شیخ المفید ابو علی الحسن بن محمد طوسی نے بیان کیا چار سو ساٹھ (460) قمری ہجری کے رجب میں“ اور مجھے خبر دی دانا بزرگ ابو عبد اللہ حسن بن ہبہ اللہ بن رطبہ نے، اپنے والد شیخ مفید ابو علی سے روایت کی ہے کہ میں نے اس سے سنا کہ یہ کتاب ان کے پاس پانچ سو ساٹھ (560) قمری ہجری کے محرم الحرام میں سبط شہید، ہمارے مولا امام حسین بن علی کے مشہد مقدس میں پڑھی گئی۔ اور مجھے خبر دی شیخ مفید بزرگ ابو عبد اللہ محمد بن کال نے، اس نے شریف الجلیل نظام اشرف ابو الحسن عریضی سے، اس نے ابن شہر یار خازن سے، اس نے شیخ ابو جعفر طوسی سے روایت کی ہے۔ اور مجھے خبر دی دانا بزرگ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن شہر آشوب نے کہ اس کے پاس یہ کتاب حلسہ میں پانچ سو سڑھ (567) قمری ہجری کے مہینوں میں پڑھی گئی۔ اس نے اپنے دادا شہر آشوب

سے، اس نے شیخ سعید ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا ”مجھے بیان کیا ابن ابی حیدر نے، محمد بن الحسن بن احمد بن ولید اور محمد بن ابی القاسم الملقب بما جیلویہ سے، اس نے محمد بن علی الصیرفی سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے ابان بن ابی عیاش سے اس نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے۔

## عمر بن اذینہ کو ابان کا علم کیسے ہوا؟

قَالَ عُمَرُ بْنُ أُذَيْنَةَ دَعَانِي أَبَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ [قَبْلَ مَوْتِهِ بِنَحْوِ شَهْرٍ] فَقَالَ لِي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا أَبِي خَلِيقٍ أَنْ أَمُوتَ سَرِيعاً إِنِّي رَأَيْتُكَ الْغَدَاةَ فَفَرَحْتُ بِكَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ سَلِيمَ بْنَ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ فَقَالَ لِي يَا أَبَانُ إِنَّكَ مَيِّتٌ فِي أَيَّامِكَ هَذِهِ فَأَتَى اللَّهُ فِي وَدِيعَتِي وَ لَا تَضَيِّعُهَا وَ فِ لِي بِمَا ضَمَنْتَ مِنْ كِنَمَانِهَا وَ لَا تَضَعُهَا إِلَّا عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ شَبْعَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَهُ دِينَ وَ حَسَبٌ فَلَمَّا بَصُرْتُ بِكَ الْغَدَاةَ فَرِحْتُ بِرُؤْيَيْكَ وَ ذَكَرْتُ رُؤْيَايَ سَلِيمَ بْنَ قَيْسٍ

عمر بن اذینہ نے کہا ”مجھے ابان بن ابی عیاش نے اپنی موت سے تقریباً ایک ماہ قبل بلایا تو مجھ سے کہا ”میں نے گزشتہ رات خواب دیکھا کہ میں بہت جلد مر جاؤں گا۔ میں نے تمہیں کل دیکھا تو مجھے خوشی ہوئی میں نے رات کو سلیم بن قیس الہلالی کو دیکھا تو اس نے مجھ سے کہا ”اے ابان! تم انہی دنوں مر جاؤ گے پس میری امانت کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور اسے ہر گز ضائع نہ کرو اور اس کے پوشیدہ رکھنے کے معاملے میں تم نے مجھے جو عہد و ضمانت دی تھی اسے پورا کرو اور اس کو علی بن ابی طالب کے شیعوں میں سے دیندار اور باکردار شخص کے پاس رکھ دو“ پس جب کل میں نے تمہیں دیکھا تو مجھے بہت خوشی ہوئی اور مجھے سلیم بن قیس والا خواب یاد آگیا۔

لَمَّا قَدِمَ الْحُجَّاجُ الْعِرَاقَ سَأَلَ عَنْ سَلِيمِ بْنِ قَيْسٍ فَهَرَبَ مِنْهُ فَوَقَّعَ إِلَيْنَا بِالنُّؤْبِ بَدَجَانَ مَتَوَارِباً فَنَزَلَ مَعَنَا فِي الدَّارِ فَلَمْ أَرِ رَجُلًا كَانَ أَشَدَّ إِجْلَالًا لِنَفْسِهِ وَ لَا أَشَدَّ اجْتِهَاداً وَ لَا أَطْوَلَ حُزْناً مِنْهُ وَ لَا أَشَدَّ حُمُولاً لِنَفْسِهِ وَ لَا أَشَدَّ بُعْضاً لِشَهْرَةِ نَفْسِهِ مِنْهُ وَ أَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً وَ قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ وَ كُنْتُ أَسْأَلُهُ فَيُحَدِّثُنِي عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَسَمِعْتُ مِنْهُ أَحَادِيثَ كَثِيرَةً عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ ص وَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْمُقَدَّادِ وَ عَمَّارٍ وَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ثُمَّ اسْتَكْتَمْنَاهَا وَ لَمْ يَأْخُذْ عَلَيَّ فِيهَا بِمَيْتَةٍ

جب حجاج (بن یوسف ثقفی ملعون) عراق واپس آیا تو اس نے سلیم بن قیس کے بارے میں پوچھا تو وہ اس سے بھاگ گئے اور ہمارے پاس نو بند جان میں آکر روپوش ہو گئے۔ پس وہ ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ بطور مہمان رہنے لگے۔ میں نے اس سے بڑھ کر جلیل القدر، انتہائی جدوجہد کرنے والا اور اس سے بڑھ کر غمگین کسی شخص کو نہیں دیکھا ہے اور نہ ہی اپنی ذات کو شدید گمانی دینے والا اور شہرت سے شدید نفرت کرنے والا اس سے بڑھ کر کسی کو دیکھا۔ اور میں ان دنوں چودہ (14) سال کا تھا۔ اور میں نے قرآن پڑھ لیا تھا اور میں اس سے سوال کیا کرتا تھا تو وہ مجھے اہل بدر سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے تھے۔ پس میں نے اس سے بہت سی احادیث سنیں کہ جنہیں زوجہ نبی بی بی ام سلمہ کے فرزند عمر بن ابی سلمہ، معاذ بن جبل، سلمان فارسی، علی بن ابی طالب، ابوذر، مقداد، عمار اور براہن

عازب سے مروی احادیث شامل تھیں، پھر اس نے مجھ سے ان احادیث کو پوشیدہ رکھنے کا کہا لیکن اس معاملے میں مجھ سے قسم نہ لی۔

## سلیم نے اپنی کتاب ابان کو پڑھ کر سنائی اور اسے سونپ دی

فَلَمْ أَلْبَثُ أَنْ حَضَرْتُهُ الْوَفَاةُ فَدَعَانِي وَ خَلَا بِي وَ قَالَ يَا أَبَانُ إِنِّي قَدْ جَاوَزْتُكَ فَلَمْ أَرِ مِنْكَ إِلَّا مَا أَحْبَبْتُ وَ إِنِّي عِنْدِي كُتُبًا سَمِعْتُهَا عَنِ النَّبَاتِ وَ كَتَبْتُهَا بِيَدِي فِيهَا أَحَادِيثٌ لَا أَحِبُّ أَنْ تَظْهَرَ لِلنَّاسِ لِأَنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَهَا وَ يُعْظَمُونَهَا وَ هِيَ حَقٌّ أَحَدْتُهَا مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ وَ الْفِئَةِ وَ الصِّدْقِ وَ الْبِرِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ص وَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ وَ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ لَيْسَ مِنْهَا حَدِيثٌ أَسْمَعُهُ مِنْ أَحَدِهِمْ إِلَّا سَأَلْتُ عَنْهُ الْآخِرَ حَتَّى اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ جَمِيعاً [فَتَبِعْتُهُمْ عَلَيْهِ] وَ أَشْيَاءَ بَعْدُ سَمِعْتُهَا مِنْ غَيْرِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ

پس تھوڑا عرصہ ہی گزرا کہ ان کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے مجھے خلوت میں بلایا اور کہا ”اے ابان! میں تمہارے ساتھ رہا اور میں نے تم سے فقط پسندیدہ امور کو ظاہر دیکھا، میرے پاس کچھ تحریریں ہیں کہ جنہیں میں نے قابل اعتماد لوگوں سے سنا ہے اور انہیں اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہے۔ ان میں کچھ احادیث ہیں کہ مجھے پسند نہیں کہ تم انہیں لوگوں میں ظاہر کرو کیونکہ لوگ ان کا انکار کرتے ہیں اور وہ لوگوں پر گراں گزرتی ہیں جب کہ وہ احادیث حق ہیں اور میں نے انہیں صاحبان حق، سمجھدار، سچے اور نیکوکاروں سے سنا ہے۔ وہ احادیث علی بن ابی طالب، سلمان فارسی، ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود سے روایت کی ہیں۔ ان میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے کہ جو میں نے ان حضرات میں سے کسی ایک سے سنی ہو مگر یہ کہ میں نے اس کے بارے میں دوسرے سے سوال پوچھا یہاں تک کہ سب نے اس پر اتفاق کیا پس میں نے اس معاملے میں ان کے بارے میں پوری تحقیق کی ہے اور کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ جو میں نے بعد میں ان کے علاوہ دیگر صاحبان حق سے سنی ہیں،

وَ إِنِّي هَمَمْتُ حِينَ مَرَضْتُ أَنْ أُحْرِقَهَا فَتَأْتَمَّتْ مِنْ ذَلِكَ وَ قَطَعْتُ بِهِ فَإِنْ جَعَلْتُ لِي عَهْدَ اللَّهِ [وَ مِيثَاقَهُ] أَنْ لَا تُخْبِرَ بِهَا أَحَدًا مَا دُمْتُ حَيًّا وَ لَا تُحَدِّثَ بِشَيْءٍ مِنْهَا بَعْدَ مَوْتِي إِلَّا مَنْ تَتَّقُ بِهِ كَتِفَتِكَ بِنَفْسِكَ وَ إِنْ حَدَّثَ بِكَ حَدَّثْتُ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَيَّ مَنْ تَتَّقُ بِهِ مِنْ شِبَعَةَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ مِمَّنْ لَهُ دِينٌ وَ حَسَبٌ فَضَمَنْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ وَ قَرَأَهَا كُلَّهَا عَلَيَّ فَلَمْ يَلْبَثْ سَلِيمٌ أَنْ هَلَكَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَنَظَرْتُ فِيهَا بَعْدَهُ فَقَطَعْتُ بِهَا وَ أَعْظَمْتُهَا وَ اسْتَصْعَبْتُهَا لِأَنَّ فِيهَا هَلَكَ جَمِيعِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ص مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَ التَّابِعِينَ غَيْرِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَ شِيعَتِهِ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيتُ بَعْدَ قُدُومِي الْبَصْرَةَ الْحُسَيْنَ بْنَ أَبِي الْحُسَيْنِ الْبَصْرِيِّ وَ هُوَ

جب میں مریض ہوا تو مجھے خیال آیا کہ میں انہیں جلا دوں لیکن میں نے اسے گناہ سمجھا اور اس سے باز آیا، پس اگر تم مجھ سے اللہ کے نام کا عہد کرو کہ جب تک میں زندہ ہوں تم ان احادیث کے بارے میں کسی کو نہ بتاؤ گے اور میری موت کے بعد بھی ان میں سے کوئی چیز

کسی کو بیان نہ کرو گے ماسوائے اس کے کہ جس پر تمہیں اپنی ذات کی طرح اعتماد ہو، اور اگر تمہیں موت آنے لگے تو تم اسے علی بن ابی طالب کے شیعوں میں سے قابل اعتماد، دیانتدار اور باکردار کے حوالے کر دینا۔ پس میں نے اسے اسی بات کی ضمانت دی، پس اس نے وہ تحریریں میرے حوالے کیں اور ساری کی ساری میرے سامنے پڑھیں، پس تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ سلیم کا انتقال ہو گیا اللہ اس پر رحم فرمائے۔ پس اس کے بعد میں نے اس تحریر کو دیکھا تو اس پر ایمان لایا البتہ وہ مجھ پر بہت گراں گزریں اور میں نے ان احادیث کو بہت مشکل پایا کیونکہ ان میں علی بن ابی طالب اور ان کی اہل بیت اور ان کے شیعوں کے علاوہ محمد کی تمام امت خواہ مہاجرین و انصار ہوں یا تابعین کی ہلاکت ہے۔ پس میں نے بصرہ واپس آنے کے بعد سب سے پہلے جس شخص سے ملاقات کی وہ حسن بن ابی الحسن بصری تھا۔

### کتاب سلیم کے مندرجات کے بارے میں حسن البصری کی منظوری

يَوْمَئِذٍ مُّتَوَارٍ مِّنَ الْحِجَابِ وَ الْحَسَنُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ مِنْ مُّفَرِّطِيهِمْ نَادِمٌ مُّتَلَهِّفٌ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْ نُصْرَةِ عَلِيٍّ ع وَ الْقِتَالِ مَعَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ فَحَلَوْتُ بِهِ فِي شَرْفِي دَارِ أَبِي خَلِيفَةَ الْحِجَابِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ الدَّيْلَمِيِّ فَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ مَا فِي أَحَادِيثِهِ شَيْءٌ إِلَّا حَقٌّ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّقَاتِ مِنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ غَيْرِهِمْ

اور وہ ان دنوں حجاج سے چھپا ہوا تھا اور حسن، علی بن ابی طالب کے شیعوں میں سے تھا اور حد سے زیادہ تشیع کا اظہار کرنے والا تھا، اور جمل کے دن علی کے لشکر میں شریک ہو کر جنگ کرنے اور علی کی نصرت کرنے میں سے محرومی پر نادم و پشیمان تھا۔ پس میں نے ابو خلفیہ حجاج بن ابی عتاب دیلمی کے گھر چھپ کر تنہائی میں اس کو وہ احادیث پیش کیں تو وہ گریہ کرنے لگا پھر اس نے کہا ”ان حدیثوں میں کوئی چیز نہیں ہے مگر وہ حق ہے کہ جو میں نے علی بن ابی طالب کے شیعوں اور دیگر قابل اعتماد لوگوں سے سنی ہیں“

## اس کتاب کے لیے مولاً امام زین العابدینؑ کی منظوری

قَالَ أَبَانٌ فَحَجَجْتُ مِنْ عَامِي ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَ وَ عِنْدَهُ أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ كَانَ مِنْ خِيَارِ أَصْحَابِ عَلِيِّ ع وَ لَقِيتُ عِنْدَهُ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ ابْنَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ ص فَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ وَ عَلَى أَبِي الطُّفَيْلِ وَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع ذَلِكَ أَجْمَعُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كُلُّ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ وَ يَغْدُو عَلَيْهِ عُمَرُ وَ عَامِرٌ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقَالَ ع لِي صَدَقَ سُلَيْمٌ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثُنَا كُلُّهُ نَعْرِفُهُ

ابان نے کہا ”پس میں نے اسی سال حج کیا تو میں علی بن الحسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس ابو طفیل عامر بن وائلہ رسول اللہ کے صحابی اور جو کہ علی کے اچھے صحابیوں میں سے تھا۔ موجود تھا، اور میں نے آپ ہی کے ہاں نبی کی زوجہ بی بی ام سلمہ کے فرزند عمر بن ابی سلمہ سے بھی ملاقات کی۔ پس میں نے اس کے اور ابو طفیل کے اور علی بن الحسین کے سامنے وہ ساری کتاب تین دن۔ ہر دن صبح سے رات تک۔ متواتر پیش کی، عمر اور عامر رات دن آپ کے پاس رہے اور اس کتاب کو دونوں نے آپ کے سامنے تین دن پڑھا، تو آپ نے مجھ سے فرمایا ”اللہ کی رحمت ہو سلیم پر اس نے سچ کہا، یہ سب ہماری حدیثیں ہیں ہم اسے پہچانتے ہیں۔“

رسول اللہ نے فرمایا ”میری اہل بیت کی میری اُمت میں مثال نوح کی قوم میں اس کشتی کی

مانند ہے

وَ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ وَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ مَا فِيهِ حَدِيثٌ إِلَّا وَ قَدْ سَمِعْنَاهُ مِنْ عَلِيِّ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ مِنْ سَلْمَانَ وَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَ مِنَ الْمُقَدَّادِ فَقُلْتُ لِأَبِي الْحُسَيْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهُ لَيَضِيقُ صَدْرِي بِبَعْضِ مَا فِيهِ لِأَنَّ فِيهِ هَلَكَ أُمَّةٌ مُحَمَّدٌ ص [رَأْسًا] مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَ النَّبَعِينَ غَيْرِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ شِيعَتِكُمْ فَقَالَ يَا أَحَا عَبْدَ الْقَيْسِ أَمَا بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِي أُمَّتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ فِي قَوْمِهِ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا عَرِقَ وَ كَمَثَلِ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ فَقُلْتُ سَمِعْتُهُ مِنْ أَكْثَرِ مِنْ مِائَةٍ مِنَ الْمُفْهَاءِ فَقَالَ بَمَنْ فَقُلْتُ سَمِعْتُهُ مِنْ حَنْشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ وَ ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَ هُوَ آخِذٌ بِحِلْفَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ يُنَادِي بِهِ نِدَاءً وَ يَرُوبِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَ وَ بَمَنْ فَقُلْتُ وَ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ - أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَ مِنَ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيِّ وَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ وَ بَمَنْ فَقُلْتُ وَ مِنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَ مِنْ أَبِي طَلْبَانَ الْجَنْبِيِّ وَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى كُلُّ هَؤُلَاءِ [حَاجِبِينَ] أَحْبَبُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا مِنْ أَبِي ذَرٍّ -

اور ابو طفیل اور عمر بن ابی سلمہ نے کہا ”اس میں کوئی حدیث نہیں ہے مگر یہ کہ ہم نے اسے علی اور سلمان اور مقداد اور ابو ذر سنی ہے“ تو میں نے ابو الحسن علی بن الحسین سے عرض کی ”آپ پر قربان جاؤں! اس کتاب میں موجود کچھ حدیثوں کی وجہ سے میرا سینہ تنگ

ہو گیا ہے کیونکہ اس میں محمد ﷺ کی امت کی سرے سے ہلاکت ہے خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار یا تابعین۔ ماسوائے کے آپؐ اہل بیتؑ اور آپؐ کے شیعوں کے، تو آپؐ نے فرمایا ”اے عبدالقیس کے بھائی! کیا تم تک نہیں پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری اہل بیتؑ کی میری امت میں مثال نوحؑ کی قوم میں اس کشتی کی مانند ہے پس جو اس پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے منہ موڑا وہ غرق ہوا اور بنی اسرائیل میں بخشش کے دروازے کی طرح ہے؟“ تو میں نے عرض کی ”جی ہاں (پہنچا ہے)“ آپؐ نے فرمایا ”کس نے تمہیں بیان کیا؟“ تو میں نے عرض کی ”میں نے اس حدیث کو ایک سو (100) سے زیادہ سمجھدار لوگوں سے سنا ہے“ تو آپؐ نے فرمایا ”کس سے؟“ میں نے عرض کی ”میں نے اس حدیث کو حنش بن المعتمر سے سنا۔ اس نے بتایا کہ اس نے اس حدیث کو ابوذرؓ سے سنا کہ وہ (ابوذرؓ) کعبۃ اللہ کے دروازے کے کنڈے کو پکڑے بلند آواز سے ندا دے رہا تھا اور اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کر رہا تھا“ تو آپؐ نے فرمایا ”اور کس سے؟“ تو میں نے عرض کی ”حسن بن ابی الحسن بصری سے، اس نے ابوذرؓ مقداد بن اسود کندیؓ اور علیؓ بن ابی طالبؓ سے سنا“ آپؐ نے فرمایا ”اور کس سے؟“ تو میں نے عرض کی ”سعید بن مسیب سے اور علقمہ بن قیس سے اور ابی ظبیاں جہنی سے اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور ان سب حاجیوں نے خبر دی کہ انہوں نے ابوذرؓ سے سنا“

وَ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ وَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَ نَحْنُ وَ اللَّهُ سَمِعْنَا مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَ سَمِعْنَا مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَ الْمَقْدَادِ وَ سَلْمَانَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ وَ اللَّهُ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ هَؤُلَاءِ كُلِّهِمْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص سَمِعْتُهُ أُذُنَايَ وَ وَعَاهُ فَلْيُفْئِلْ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع فَقَالَ أَوْ لَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ وَحْدَهُ يَنْتَظِمُ جَمِيعَ مَا أَفْطَعَكَ وَ عَظْمٌ فِي صَدْرِكَ مِنْ تِلْكَ الْأَحَادِيثِ اتَّقِ اللَّهَ يَا أَحَا عَبْدَ الْقَيْسِ فَإِنْ وَضَحَ لَكَ أَمْرٌ فَأَقْبَلْهُ وَ إِلَّا فَاسْكُتْ تَسْلَمٌ وَ رَدَّ عَلِمَهُ إِلَى اللَّهِ فَإِنَّكَ فِي أَوْسَعِ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ قَالَ أَبَانٌ فَعِنْدَ ذَلِكَ سَأَلْتُهُ عَمَّا يَسْغُنِي جَهْلُهُ وَ عَمَّا لَا يَسْغُنِي جَهْلُهُ فَأَجَابَنِي بِمَا أَجَابَنِي

ابو طفیل اور عمر بن ابی سلمہ نے کہا ”اللہ کی قسم! ہم نے یہ حدیث ابوذرؓ سے سنی اور ہم نے اس حدیث کو علیؓ بن ابی طالبؓ اور مقدادؓ اور سلمانؓ سے سنا“ پھر عمر بن ابی سلمہ نے متوجہ ہو کر کہا ”اللہ کی قسم! میں نے اس حدیث کو اس سے سنا ہے کہ جو ان سب سے افضل ہیں، میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ اس حدیث کو میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے اس کو جگہ دی“ تو علیؓ بن الحسینؓ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”کیا یہ تمہارا حدیث تمہارے سینے کی تنگی اور تمام تحفظات کہ جو ان احادیث سے پیدا ہوئے دور نہیں کرتی ہے؟ اے عبدالقیس کے بھائی! اللہ سے ڈرو، پس اگر معاملہ تم پر واضح ہو گیا ہے تو اسے قبول کرو بصورت دیگر خاموش رہو اطاعت کے ساتھ اور اس کا علم اللہ کی دربار میں پلٹا دو کہ تمہیں آسمان و زمین سے زیادہ وسعت دی گئی ہے“ ابان نے کہا ”پس تب میں نے آپؐ سے ہر وہ سوال کیا کہ جس کی جہالت کا میں متحمل ہو سکتا تھا یا جس کی جہالت کا میں متحمل نہیں ہو سکتا تھا تو آپؐ نے مجھے جواب دیا اس چیز سے کہ جس سے جواب دیا۔“

## رجعت، حوض اور دابۃ الارض

قَالَ أَبَانٌ ثُمَّ لَقَيْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ بَعْدَ ذَلِكَ فِي مَنْزِلِهِ فَحَدَّثَنِي فِي الرَّجْعَةِ عَنْ أَنَسٍ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَعَنْ سَلْمَانَ وَ أَبِي  
 دَرٍّ وَ الْمُقَدَّادِ وَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ فَعَرَضْتُ ذَلِكَ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْهُمْ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع بِالْكُوفَةِ فَقَالَ  
 لِي هَذَا عِلْمٌ خَاصٌّ يَسْعُ الْأُمَّةَ جَهْلُهُ وَ رَدُّ عِلْمِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ صَدَّقَنِي بِكُلِّ مَا حَدَّثُونِي فِيهَا وَ قَرَأَ عَلَيَّ بِذَلِكَ قُرْآنًا كَثِيرًا  
 وَ فَسَّرَهُ تَفْسِيرًا شَافِيًا حَتَّى صِرْتُ مَا أَنَا بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ بِأَشَدَّ يَقِينًا مِنِّي بِالرَّجْعَةِ وَ كَانَ جَمًّا قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنْ  
 حَوْضِ رَسُولِ اللَّهِ ص أ فِي الدُّنْيَا هُوَ أَمْ فِي الْآخِرَةِ فَقَالَ بَلْ فِي الدُّنْيَا قُلْتُ فَمَنْ الدَّابَّةُ عَنْهُ قَالَ أَنَا بِيَدِي هَذِهِ فَلْيَرِدْنَهُ  
 أَوْلِيَانِي وَ لِيَصْرِفَنَّ عَنْهُ أَعْدَائِي قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى - وَ إِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا هُمَ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ  
 تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ الْآيَةَ مَا الدَّابَّةُ قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ أَلَيْسَ هَذَا قَوْلُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي بِهِ جَعَلْتُ فِدَاكَ

ابان نے کہا ” پھر میں نے ابو طفیل سے اس کے گھر پر ملاقات کی تو اس نے مجھے رجعت کے معاملے میں  
 اہل بدر میں سے سلمان، ابوذر، مقداد اور ابی بن کعب سے احادیث روایت کیں اور ابو طفیل نے کہا ”میں نے جو احادیث  
 ان لوگوں سے سنیں انہیں کوفہ میں علی بن ابی طالب کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے مجھے فرمایا ”یہ خاص علم ہے  
 امت کو اس کی جہالت میں رعایت دی گئی ہے اور اس کے علم کو اللہ عزوجل کے حضور پلٹا دو“ پھر آپ نے ہر اس  
 چیز میں کہ جو ان لوگوں نے مجھے بیان کی تھی میری تصدیق فرمائی اور آپ نے اس پر بہت سا قرآن تلاوت فرمایا اور  
 اس کی سیر حاصل تفسیر بیان فرمائی یہاں تک کہ مجھے قیامت کے دن سے زیادہ رجعت پر یقین ہو گیا۔ اور میں نے جو  
 عرض کیا تھا اس میں سے تھا۔ ”اے امیر المؤمنین! مجھے رسول اللہ کے حوض کے بارے میں بتلائیے کیا وہ دنیا میں ہوگا  
 یا آخرت میں؟“ تو آپ نے فرمایا ”بلکہ دنیا میں ہوگا“ تو میں نے عرض کی ”اس سے دور کرنے والا کون ہوگا؟“ آپ  
 نے فرمایا ”میں اپنے ان ہاتھوں سے پس میں ہی حوض پر اپنے دوستوں کو لاؤں گا اور میں ہی اپنے دشمنوں کو اس  
 سے دور ہٹاؤں گا“ میں نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! اللہ عزوجل کا قول ہے ” اور جب ان لوگوں پر (قیامت کا)  
 وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے لیے زمین سے دابۃ الارض ظاہر کریں گے کہ جو ان سے کلام کرے گا“ (نمل-82) یہ  
 دابۃ کیا ہے؟“ آپ نے فرمایا ”اے ابو طفیل! اس سے دور رہو کہ حیران ہو جاؤ گے“ تو میں نے عرض کی اے امیر  
 المؤمنین! آپ پر قربان جاؤں! مجھے اس بارے میں بتلائیے“

قَالَ هِيَ دَابَّةٌ تَأْكُلُ الطَّعَامَ وَ تَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ وَ تَنْكُحُ النِّسَاءَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُوَ قَالَ هُوَ زُرُّ الْأَرْضِ  
 الَّذِي إِلَيْهِ تَسْكُنُ الْأَرْضُ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُوَ قَالَ صِدِّيقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ فَارُوقُهَا وَ رَيْسُهَا وَ ذُو قَرْحِهَا قُلْتُ يَا  
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُوَ قَالَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ وَ الَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَ  
 الَّذِي صَدَّقَ بِهِ أَنَا وَ النَّاسُ كُلُّهُمْ كَافِرُونَ غَيْرِي وَ غَيْرُهُ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَسَمِّهِ لِي قَالَ قَدْ سَمَّيْتُهُ لَكَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ وَ  
 اللَّهُ لَوْ دَخَلْتُ عَلَى عَامَّةِ شِيعَةِ الَّذِينَ بِحِمِّ أَقَاتِلِ الَّذِينَ أَقْرَبُوا بِطَاعَتِي وَ سَمَّوْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ اسْتَحَلُّوا جِهَادَ مَنْ خَالَفَنِي

فَحَدَّثْتُهُمْ شَهْرًا بِبَعْضِ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْحَقِّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي نَزَلَ بِهِ جِبْرِئِيلُ عَلَى مُحَمَّدٍ ص [وَبَعْضِ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص] لَتَفَرَّقُوا عَنِّي حَتَّى أَبْقَى فِي عِصَابَةِ حَقِّي قَلِيلَةً أَنْتَ وَ أَشْبَاهُكَ مِنْ شِيعَتِي فَفَزِعْتُ وَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا وَ أَشْبَاهِي نَتَفَرَّقُ عَنْكَ أَوْ نَنْبُتُ مَعَكَ قَالَ لَا بَلْ تَنْبُتُونَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّ أَمْرَنَا صَعِبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَعْرِفُهُ وَ لَا يَقْرَأُ بِهِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ نَجِيبٌ ائْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قُبِضَ فَازْتَدَّ النَّاسُ ضَلَالًا وَ جَهَالًا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ بِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

آپؑ نے فرمایا ”یہ وہ دابتہ ہے کہ جو کھانا کھاتا ہے بازاروں میں چلتا ہے اور عورتوں سے نکاح کرتا ہے“ میں نے عرض کی ”وہ کون ہے؟“ آپؑ نے فرمایا ”وہ زمین کا مدار ہے کہ جس کے سبب زمین ساکن ہے“ میں نے عرض کی اے امیر المؤمنین! وہ کون ہے؟“ آپؑ نے فرمایا وہ اس امت کا صدیق اور اس امت کا فاروق اور اس امت کا سردار اور اس امت کا مرئی (رب) ہے“ میں نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! وہ کون ہے؟“ آپؑ نے فرمایا ”وہ وہ ہے کہ جس کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ”اور ان کے پیچھے پیچھے اس کا ایک گواہ ہو“ (ہود 17) اور جس کے بارے میں فرمایا ”اس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے“ (رعد 43) اور فرمایا ”اور وہ کہ جو سچ کے ساتھ آیا“ (زمر 33) اور وہ کہ جس کی میں تصدیق کرتا ہوں اور لوگ سارے کے سارے میرے اور اس کے علاوہ کافر ہیں“ میں نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! مجھے اس کا نام بتلائیے؟“ آپؑ فرمایا ”میں نے تمہیں اس کا نام بتا دیا، اے ابو طفیل! اللہ کی قسم اگر میں اپنے ان عام شیعوں کے پاس جاؤں کہ جن کے ذریعے میں جنگ کرتا ہوں وہ کہ جو میری اطاعت کا اقرار کرتے ہیں اور مجھے امیر المؤمنین کہتے ہیں اور میرے مخالف سے جہاد کو حلال جانتے ہیں اور میں جا کر انہیں اعلانیہ طور پر محمدؐ پر جبرائیلؑ کی لائی گئی کتاب میں سے جو حق جانتا ہوں اس میں سے کچھ بیان کروں یا جو میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے بیان کروں تو یقیناً وہ مجھ سے پرانگندہ ہو جائیں گے یہاں تک کہ میرے پاس بہت ہی کم حق پرست بچیں گے جیسے تم اور تم جیسے میرے دیگر شیعه“ پس میں ڈر گیا اور میں نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! میں اور مجھ جیسے آپؑ سے دور ہو جائیں گے یا آپؑ کے ساتھ ثابت قدم رہیں گے؟“ آپؑ نے فرمایا ”نہیں، بلکہ تم ثابت قدم رہو گے پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ”ہمارا معاملہ مشکل اور مشکل طلب ہے اس کی معرفت اور قربت کوئی نہیں پا سکتا ہے ماسوائے تین کے، مقرب فرشتہ یا مرسل یا خالص مومن بندہ کہ اللہ عزوجل نے جس کے دل کا ایمان کے لیے امتحان لیا ہو۔ اے ابو طفیل! جب رسول اللہؐ کی رحلت ہوئی تو لوگ گمراہی اور جہالت کے سبب مرتد ہو گئے ماسوائے اس کے کہ جسے اللہ عزوجل نے ہم اہل بیتؑ کے ذریعے بچایا۔“

## ابان کا عمر بن اذینہ کو کتاب سلیم بن قیس حوالے کرنا

قال عمر بن اذینة ثم دفع إلي أبان كتاب سليم بن قيس الهلالي العامري و لم يلبث أبان بعد ذلك إلا شهرا حتى مات فهذه نسخة كتاب سليم بن قيس العامري الهلالي دفعه إلي أبان بن أبي عيش و قرأه علي و ذكر أبان أنه قرأه علي بن الحسين ع فقال ع صدق سليم هذا حديثنا نعرفه

عمر بن اذینہ نے کہا ”پھر ابان نے ”کتاب سلیم بن قیس الہلالی العامری“ میرے حوالے کی پھر اس کے بعد ایک ماہ سے زیادہ نہ گزر پایا کہ ابان فوت ہو گیا۔ اور یہ ”کتاب سلیم بن قیس عامری الہلالی“ کا وہ نسخہ ہے کہ جو ابان بن ابی عیاش نے میرے حوالے کیا اور میرے سامنے پڑھا“ اور ابان نے ذکر کیا کہ اس نے یہ نسخہ علی بن الحسین کے سامنے پڑھا تو آپ نے فرمایا ”سلیم نے سچ کہا یہ ہماری احادیث ہیں ہم اسے پہچانتے ہیں۔“

## حدیث نمبر (1)

### رسول اللہ کی آخری تقریر

قَالَ سَلِيمٌ سَمِعْتُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَدَخَلْتُ فَاطِمَةَ ع فَلَمَّا رَأَتْ مَا بِرَسُولِ اللَّهِ ص مِنَ الضَّعْفِ حَنَفَتْهَا الْعَبْرَةُ حَتَّى جَرَتْ دُمُوعُهَا عَلَيَّ خَدَّيْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ص يَا بُنَيَّةُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْسَنِي عَلَيَّ نَفْسِي وَوَلَدِي الضَّيِّعَةَ مِنْ بَعْدِكَ

سلیم نے کہا میں نے سلمان فارسیؓ کو کہتے سنا ”میں رسول اللہ کے سامنے بیٹھا تھا۔ آپ کی اس مرض میں کہ جس میں آپ کی رحلت ہوئی، تب سیدہ فاطمہؑ تشریف لائیں، جب آپ نے رسول اللہ کی ناتوانی ملاحظہ کی تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں یہاں تک کہ آپ کے آنسو رخساروں پر بہنے لگے۔ تو رسول اللہ نے فرمایا ”اے بیٹی! کیوں روتی ہو؟“ آپ نے فرمایا ”یا رسول اللہ! مجھے آپ کے بعد اپنی اور اپنی اولاد کا ڈر ہے۔“

### مناقب اہل بیتؑ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَاعْرُورِقَتْ عَيْنَاهُ بِالْذُّمُوعِ يَا فَاطِمَةُ أَوْ مَا عَلِمْتِ أَنَّ أَهْلَهُ نَبَتْ احْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَ أَنَّهُ حَتَمَ الْفَنَاءَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ وَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اطَّلَعَ إِلَى الْأَرْضِ اطَّلَاعَةً فَاحْتَارَنِي مِنْهُمْ فَجَعَلَنِي نَبِيًّا ثُمَّ اطَّلَعَ إِلَى الْأَرْضِ ثَانِيَةً فَاحْتَارَ بَعْلِكَ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَرْوِّجَكَ إِيَّاهُ وَ أَنْ أَخُذَهُ أَحَاً وَ وَزِيْرًا وَ وَصِيًّا وَ أَنْ أَجْعَلَهُ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي فَأَبُوكِ خَيْرُ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَ رُسُلِهِ وَ بَعْلُكَ خَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ وَ الْوُزَرَاءِ وَ أَنْتِ أَوَّلُ مَنْ يَلْحَقُنِي مِنْ أَهْلِي ثُمَّ اطَّلَعَ إِلَى الْأَرْضِ اطَّلَاعَةً ثَالِثَةً فَاحْتَارَكَ وَ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ وُلْدِكَ وَ وُلْدِ أَخِي بَعْلِكَ مِنْكَ فَأَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ ابْنَتُكَ [الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ] سَيِّدَاتُ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَنَا وَ أَخِي وَ الْأَحَدَ عَشَرَ إِمَامًا أَوْصِيَاءِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلُّهُمْ هَادُونَ مَهْدِيُونَ

تو رسول اللہ نے جب کہ آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں فرمایا ”اے سیدہ فاطمہ! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ اللہ عزوجل نے ہم اہل بیت کے لیے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دی ہے اور یہ کہ تمام مخلوق کا فنا ہونا حتمی قرار دیا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین والوں پر نظر کرم فرمایا تو ان میں سے مجھے منتخب فرمایا اور مجھے نبی قرار دیا، پھر دوسری مرتبہ نظر کرم فرمایا تو آپ کے شوہر نامدار علیؑ کو منتخب فرمایا اور مجھے حکم دیا کہ میں آپ کو ان سے بیاہ دوں اور میں انہیں اپنا بھائی، وزیر اور وصی بناؤں اور انہیں اپنی امت میں اپنا خلیفہ مقرر کروں، پس آپ کے بابا اللہ کے تمام انبیاء و رسل سے افضل ہیں اور آپ کے شوہر نامدار تمام اوصیاء اور وزراء سے افضل ہیں اور آپ میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے آکر مجھے ملیں گیں۔ پھر اللہ عزوجل نے زمین پر تیسری بار نظر کرم فرمایا تو

آپ سے اور میرے بھائی اور آپ کے شوہر نامدار کی اولاد میں سے گیارہ (11) اشخاص منتخب فرمائے۔ پس آپ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور آپ کے فرزند حسن اور حسین جو انان جنت کے سردار ہیں اور میں اور میرا بھائی اور میرے گیارہ (11) وصی امام قیامت تک کے لیے سب کے سب ہدایت یافتہ اور ہدایت کرنے والے ہیں۔

أَوَّلُ الْأَوْصِيَاءِ بَعْدَ أَحْيِي الْحَسَنِ ثُمَّ الْحُسَيْنِ ثُمَّ [تِسْعَةٌ مِنْ] وَوُلْدِ الْحُسَيْنِ فِي مَنْزِلٍ وَاحِدٍ فِي الْجَنَّةِ وَ لَيْسَ مَنْزِلٌ أَقْرَبَ إِلَى اللَّهِ مِنْ [مَنْزِلِي ثُمَّ] [و] مَنْزِلِ إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ مَا تَعْلَمِينَ يَا بِنْتِي أَنَّ مِنْ كَرَامَةِ اللَّهِ إِيَّاكَ أَنْ رَوَّجَكَ خَيْرَ أُمَّتِي وَ خَيْرِ أَهْلِ بَيْتِي أَفْضَلَهُمْ سِلْمًا وَ أَعْظَمَهُمْ جِلْمًا وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا وَ أَكْرَمَهُمْ نَفْسًا وَ أَصْدَقَهُمْ لِسَانًا وَ أَشْجَعَهُمْ قَلْبًا وَ أَحْوَدَهُمْ كَفًّا وَ أَرْهَدَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ أَشَدَّهُمْ اجْتِهَادًا فَاسْتَبَشَّرْتُ فَاطِمَةَ ع بِمَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ فَرِحْتُ ثُمَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ثَمَانِيَةَ أَضْرَاسٍ ثَوَاقِبَ نَوَافِدَ وَ مَنَاقِبَ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ إِيمَانُهُ بِاللَّهِ وَ يَرْسُولُهُ قَبْلَ كُلِّ أَحَدٍ وَ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَى ذَلِكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي وَ عِلْمُهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّتِي وَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي يَعْلَمُ جَمِيعَ عِلْمِي غَيْرَ بَعْلِكَ لِأَنَّ اللَّهَ عَلَّمَنِي عِلْمًا لَا يَعْلَمُهُ غَيْرِي [وَ غَيْرُهُ] وَ لَمْ يُعَلِّمْ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ وَ إِنَّمَا عَلَّمَهُ إِيَّايَ وَ أَمَرَنِي اللَّهُ أَنْ أُعَلِّمَهُ عَلِيًّا فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي يَعْلَمُ جَمِيعَ عِلْمِي وَ فَهْمِي وَ فِقْهِي كُلَّهُ غَيْرُهُ وَ إِنَّكَ يَا بِنْتِي رَوَّجْتَهُ وَ إِنَّ ابْنَتِي سِنطَايَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ هُمَا سِنطَا أُمَّتِي وَ أَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ عَلَّمَهُ الْحِكْمَةَ وَ فَصَلَ الْخِطَابَ يَا بِنْتِي إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ أَعْطَانَا اللَّهُ سَبْعَ خِصَالٍ لَمْ يُعْطَهَا أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ لَا أَحَدًا مِنَ الْآخِرِينَ غَيْرَنَا

میرے بھائی کے بعد پہلا وصی حسن ہے پھر حسین ہے پھر اولاد حسین میں سے نو (9) ہیں سب جنت کے ایک گھر میں ہوں گے میرے اور اس گھر سے زیادہ کوئی بھی اللہ کے نزدیک مقرب نہ ہوگا پھر ابراہیم اور آل ابراہیم کا گھر ہوگا۔ اے میری بیٹی! آپ بخوبی جانتی ہیں کہ اللہ عزوجل نے جو آپ کو عزت بخشی ہے کہ آپ کی شادی میری امت کے افضل ترین اور میری اہل بیت میں سے بہترین کے ساتھ کی ہے جو ان سب سے اسلام میں پہلے ہے اور ان سب سے بڑا حلیم ہے اور ان سب سے زیادہ عالم ہے اور ان سب سے زیادہ عزت والا ہے اور ان سب سے زیادہ زبان کا سچا ہے اور ان سب سے زیادہ دلیر دل ہے اور سب سے زیادہ سخی ہمسر ہے اور وہ ان سب سے زیادہ دنیا میں زاہد ہے اور ان سب سے زیادہ (آخرت کے لیے) کوشش کرنے والا ہے۔ پس رسول اللہ نے حضرت فاطمہ سے جو فرمایا اس کے سبب آپ مسکرا دیں اور خوش ہو گئیں۔ پھر رسول اللہ نے آپ سے فرمایا ”علیٰ ابن ابی طالب کی آٹھ ایسی بلندیوں، کمالات غلبے اور مناقب ہیں کہ لوگوں میں سے کسی ایک کے بھی نصیب میں نہیں ہیں ” ان کا سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا کہ میری امت میں سے کوئی ایک بھی ان پر سبقت نہیں رکھتا ہے اور ان کا اللہ عزوجل کی پوری کتاب اور میری ہر سنت کا عالم ہونا میری امت کا کوئی ایک فرد بھی میرے سارے علم کا عالم نہیں ہے ماسوائے آپ کے شوہر نامدار کے، کیونکہ اللہ عزوجل نے انہیں وہ علم دیا ہے کہ جو اس نے میرے اور اپنے علاوہ کسی کو نہیں دیا ہے نہ اس نے اپنے ملائکہ کو دیا اور نہ اپنے رسولوں کو۔ وہ علم فقط مجھے دیا اور مجھے حکم دیا کہ میں وہ علم علی کو دوں تو میں نے ایسا ہی کیا پس میری امت کا کوئی ایک فرد بھی میرے تمام علم و فہم اور حکمت

کا عالم نہیں ہے ماسوائے ان (علیؑ) کے۔ اور یہ کہ آپؑ ان کی زوجہ ہیں۔ اے میری بیٹی! اور میرے سپوت حسنؑ اور حسینؑ ان کے بیٹے ہیں کہ جو میری امت کے سبطین ہیں، اور ان کا امر بالمعروف کرنا اور ان کا نہی عن المنکر کرنا اور اللہ عزوجل نے انہیں حکمت اور فضل الخطاب کا علم دیا ہے۔ اے بیٹی! اللہ عزوجل نے ہم اہل بیت کو سات خصلتیں ایسی عطا فرمائی ہیں کہ جو اس نے ہمارے علاوہ اولین و آخرین میں سے کسی ایک کو بھی عطا نہیں فرمائیں۔

أَنَا سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَحَبِيبُهُمْ وَوَصِيِّ حَبِيبِ الْوَصِيِّينَ وَوَزِيرِي بَعْدِي حَبِيبُ الْوُزَرَاءِ وَ شَهِيدُنَا حَبِيبُ الشُّهَدَاءِ [أَعْنِي حَمْرَةَ عَمِّي] قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا مَعَكَ قَالَ لَا بَلْ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ مِنَ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا الْأَنْبِيَاءَ وَالْأَوْصِيَاءَ وَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ [ذُو الْهَجْرَتَيْنِ وَ] ذُو الْجَنَاحَيْنِ [الْمُضَرَّجَيْنِ] يَطِيرُ بِيَهُمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي الْجَنَّةِ وَ ابْنَاكَ الْحُسَيْنُ وَ الْحُسَيْنُ سَبْطًا أُمَّتِي [وَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ] وَ مِنَّا وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَهْدِي هَذِهِ الْأُمَّةَ الَّذِي بَمَلَأُ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا قَالَتْ فَاطِمَةُ ع يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ سَمَّيْتَ أَفْضَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَحِبِّي عَلِيًّا أَفْضَلَ أُمَّتِي وَ حَمْرَةَ وَ جَعْفَرًا هَذَا أَفْضَلُ أُمَّتِي بَعْدَ عَلِيٍّ وَ بَعْدَكَ وَ بَعْدَ ابْنِي وَ سَبْطِي الْحُسَيْنِ وَ بَعْدَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِ ابْنِي هَذَا وَ أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ص [بِيَدِهِ] إِلَى الْحُسَيْنِ ع مِنْهُمْ الْمَهْدِي [وَ الَّذِي قَبْلَهُ أَفْضَلُ مِنْهُ الْأَوَّلُ حَبِيبٌ مِنَ الْآخِرِ لِأَنَّهُ إِمَامُهُ وَ الْآخِرُ وَصِيُّ الْأَوَّلِ] إِنَّا أَهْلُ بَيْتِ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا

”میں انبیاء اور مرسلین کا سردار ہوں اور ان سب سے افضل ہوں۔ میرا وصی تمام وصیوں سے افضل ہے اور میرا وزیر میرے بعد تمام وزیروں سے افضل ہے اور ہمارا شہید تمام شہداء سے افضل ہے، میری مراد میرے چچا حمزہ ہیں“ آپ نے عرض کی ”یا رسول اللہ! وہ ان شہداء کے سردار ہیں کہ جو آپ کے ہمراہ شہید ہوئے؟“ آپ نے فرمایا ”نہیں بلکہ وہ انبیاء اور اوصیاء کو چھوڑ کر اولین و آخرین میں سے تمام شہداء کے سردار ہیں“ اور (ہم ہی سے) جعفر بن ابی طالب ہیں کہ جو دو ہجرتیں کرنے والے ہیں اور خون سے لبت پت دو پر رکھنے والے ہیں کہ جن کے ذریعے وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں پرواز کرتے رہتے ہیں اور آپ کے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ میری امت کے سبطین ہیں اور جوانان جنت کے سردار ہیں اور ہم ہی سے ہیں۔ اس کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس امت کا مہدی کہ جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا کہ جیسے وہ ظلم و جور سے پر ہو چکی ہوگی“ ہم میں سے ہی ہے۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا ”یا رسول اللہ آپ ان سب میں سے افضل کسے جانتے ہیں؟“ تو رسول اللہ نے فرمایا ”میرا بھائی علیؑ میری امت میں سے سب سے افضل ہے۔ پھر علیؑ اور آپ کے اور میرے فرزندوں (سبطین)، حسنؑ اور حسینؑ اور میرے اس بیٹے (رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے حسینؑ کی طرف اشارہ فرمایا) کی اولاد میں سے اوصیاء کہ جن میں سے مہدی ہیں (پہلا دوسرے سے افضل ہے کیونکہ وہ اس کا امام ہے دوسرا پہلے کا وصی ہے) کے بعد میری امت میں سے وہ دونوں حمزہ اور جعفر افضل ہیں۔ ہم اہل بیت کے لیے اللہ عزوجل نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دی ہے۔“

ثُمَّ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِلَى فَاطِمَةَ وَ إِلَى بَعْلَهَا وَ إِلَى ابْنَيْهَا فَقَالَ يَا سَلْمَانُ أَشْهَدُ اللَّهَ أَنِّي حَزَبْتُ لِمَنْ حَارَبْتَهُمْ وَ سَلَّمْتُ لِمَنْ سَأَلْتَهُمْ أَمَا إِنَّهُمْ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ ص عَلَى عَلِيٍّ ع فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّكَ سَتَلْقَى [بَعْدِي] مِنْ قُرَيْشٍ شِدَّةً مِنْ تَظَاهُرِهِمْ عَلَيْكَ وَ ظَلَمِهِمْ لَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ أَعْوَانًا [عَلَيْهِمْ] فَجَاهِدْهُمْ وَ قَاتِلْ مَنْ خَالَفَكَ بِمَنْ وَافَقَكَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ أَعْوَانًا فَاصْبِرْ وَ كُفَّ يَدَكَ وَ لَا تُثَلِّقْ يَدَكَ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَإِنَّكَ [مَعِيَ] بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ لَكَ بِهَارُونَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِنَّهُ قَالَ لِأَخِيهِ مُوسَى إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضَعُّوْنِي وَ كَادُوا يَقْتُلُونِي

پھر رسول اللہ نے حضرت فاطمہ اور آپ کے شوہر نامدار اور آپ کے دو فرزندوں کی طرف دیکھا تو فرمایا ” اے سلمان! میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ جو ان سے لڑے میں اس سے لڑنے والا اور جو ان کو سلامتی دے میں اس کو سلامتی دینے والا ہوں اور یہ سب جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔ پھر نبی حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا ” اے علی! آپ کو میرے بعد عنقریب قریش کی مخالفت اور ظلم کے سبب سختی دیکھنا پڑے گی، پس اگر آپ ان کے مقابلے میں مددگار پائیں تو ان سے جہاد کرنا اور اپنے مخالفین سے اپنے موافقین (حامیوں) کے ذریعے جنگ کرنا اور اگر ان کے خلاف کوئی مددگار نہ پائیں تو صبر کرنا اور اپنے ہاتھ کو روک لینا اور خود کو مشکل میں نہ ڈالنا کیونکہ آپ کی مثال مجھ سے ایسی ہے کہ جیسے ہارون کی موسیٰ سے اور آپ کے لیے ہارون کی زندگی اسوہ حسنہ ہے کہ اس نے اپنے بھائی موسیٰ سے کہا تھا ” قوم نے مجھے ناتواں کر دیا تھا اور میرے قتل کرنے پر تئل گئی تھی“ (اعراف-150)۔

## حدیث نمبر دو (2)

### رسول اللہ کے بعد قوم کی طرف سے علی ابن ابی طالب پر کیا ظاہر ہوگا

قَالَ سَلِيمٌ وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَأَتَيْنَا عَلَى حَدِيثَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَهَا مِنْ حَدِيثَةٍ قَالَ مَا أَحْسَنَهَا وَ لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا ثُمَّ أَتَيْنَا عَلَى حَدِيثَةٍ أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَهَا مِنْ حَدِيثَةٍ قَالَ مَا أَحْسَنَهَا وَ لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى سَبْعِ حَدَائِقَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَهَا وَ يَقُولُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا

سلیم نے کہا ”مجھے علی ابن ابی طالب نے بیان کیا“ آپ نے فرمایا ”میں مدینہ کے راستے پر رسول اللہ کے ساتھ پیدل چل رہا تھا کہ ہم ایک باغیچے میں پہنچے تو میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ! یہ باغیچے کتنا خوبصورت ہے“ آپ نے فرمایا ”بہت خوبصورت ہے اور جنت میں آپ کے لیے اس سے بھی خوبصورت باغیچے ہے“ پھر دوسرے باغیچے میں پہنچے تو میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ! یہ باغیچے کتنا خوبصورت ہے؟“ آپ نے فرمایا ”خوبصورت ہے مگر آپ کے لیے جنت میں اس سے بھی خوبصورت باغیچے ہے“ یہاں تک کہ ہم ساتویں باغیچے میں پہنچے تو میں نے عرض کرتا رہا ”یا رسول اللہ! کتنا خوبصورت باغیچے ہے؟“ آپ نے فرمایا ”آپ کے لیے جنت میں اس سے خوبصورت باغیچے ہے۔“

### مولاً علی واحد منفرد شہید

فَلَمَّا خَلَا لَهُ الطَّرِيقُ اعْتَنَفَنِي ثُمَّ أَجْهَشَ بَاكِيًّا وَ قَالَ بِأَبِي الْوَحِيدِ الشَّهِيدِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ ضَعَائِنُ فِي صُدُورِ أَقْوَامٍ لَا يُبْدُوهُمَا لَكَ إِلَّا مِنْ بَعْدِي أَحْقَادُ بَدْرٍ وَ تِرَاثُ أَحَدٍ قُلْتُ فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِي قَالَ فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ

جب راستے میں آپ کو خلوت نصیب ہوئی تو مجھے گلے لگا لیا پھر روتے ہوئے مجھے فرمایا ”میرے والد قربان ہوں تمہا شہید ہونے والے پر“ میں نے عرض کی ”یا رسول آپ کیوں گریہ فرماتے ہیں؟“ تو آپ نے فرمایا ”ان گروہوں کے دلوں میں آپ کے لیے کدورت ہے جس کا اظہار نہیں کریں گے مگر میرے بعد بدر کی شکست کا کینہ اور احد کے دن کی سختی کا کینہ“ میں نے عرض کی ”میرا دین سلامت رہے گا؟“ آپ نے فرمایا ”آپ کا دین سلامت رہے گا۔“

## مولاً علیؑ کے لیے رسول اللہ کا پروگرام

فَأَبَشِرْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّ حَيَاتَكَ وَ مَوْتَكَ مَعِيَ وَ أَنْتَ أَحْيَى وَ أَنْتَ وَصِيِّي وَ أَنْتَ صَفِيِّي وَ وَزِيرِي وَ وَارِثِي وَ الْمُؤَدِّي عَنِّي وَ أَنْتَ تَقْضِي دِينِي وَ تُنْجِزُ عِدَاتِي عَنِّي وَ أَنْتَ تُبْرِئُ ذِمَّتِي وَ تُؤَدِّي أَمَانَتِي وَ تُقَاتِلُ عَلَيَّ سُنَّتِي النَّكَيْتِينَ مِنْ أُمَّتِي وَ الْفَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ وَ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ لَكَ بِهَارُونَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذْ اسْتَضَعَّهُ قَوْمُهُ وَ كَادُوا يَقْتُلُونَهُ فَاصْبِرْ لِظُلْمِ قُرَيْشِ إِيَّاكَ وَ تَظَاهِرِهِمْ عَلَيْكَ فَإِنَّكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ مَنْ تَبِعَهُ وَ هُمْ بِمَنْزِلَةِ الْعَجَلِ وَ مَنْ تَبِعَهُ وَ إِنَّ مُوسَى أَمَرَ هَارُونَ حِينَ اسْتَحْلَفَهُ عَلَيْهِمْ إِنْ ضَلُّوا فَوَجِدْ أَعْوَانًا أَنْ يُجَاهِدَهُمْ بِهِمْ وَ إِنْ لَمْ يَجِدْ أَعْوَانًا أَنْ يَكُفَّ يَدَهُ وَ يَحْتَقِنَ دَمَهُ وَ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ يَا عَلِيُّ مَا بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا إِلَّا وَ أَسْلَمَ مَعَهُ قَوْمٌ طَوْعًا وَ قَوْمٌ آخَرُونَ كَرْهًا فَسَلِّطْ اللَّهُ الَّذِينَ أَسْلَمُوا كَرْهًا عَلَيَّ الَّذِينَ أَسْلَمُوا طَوْعًا فَقَتَلُوهُمْ لِيَكُونَ أَكْثَرُ لَأُجَاهِدَهُمْ يَا عَلِيُّ وَ إِنَّهُ مَا اخْتَلَفَتْ أُمَّةٌ بَعْدَ نَبِيِّهَا إِلَّا ظَهَرَ أَهْلُهَا بِاطِلَالِهَا عَلَيَّ أَهْلُ حَقِّهَا وَ إِنَّ اللَّهَ فَضَى الْفِرْقَةِ وَ الْإِخْتِلَافَ عَلَيَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ لَوْ شَاءَ لَجَمَعَهُمْ عَلَيَّ الْهُدَى حَتَّى لَا يَخْتَلِفَ اثْنَانِ مِنْ حَلْفِهِ وَ لَا يُتَنَازَعَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ وَ لَا يَجْحَدَ الْمَفْضُولُ ذَا الْفَضْلِ فَضْلَهُ وَ لَوْ شَاءَ عَجَّلَ التَّقِيَّةَ فَكَانَ مِنْهُ التَّغْيِيرُ حَتَّى يُكَذِّبَ الظَّالِمَ وَ يُعْلَمَ الْحَقُّ أَتَيْنَ مَصِيرَهُ وَ لَكِنْ جَعَلَ الدُّنْيَا دَارَ الْأَعْمَالِ وَ جَعَلَ الْآخِرَةَ دَارَ الْقَرَارِ - لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاؤُوا بِمَا عَمِلُوا وَ يَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى فُقِلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ شُكْرًا عَلَيَّ نِعْمَانِهِ وَ صَبْرًا عَلَيَّ بِلَايَتِهِ وَ تَسْلِيمًا وَ رِضَى بِقَضَائِهِ

خوشخبری ہو آپؑ کو اے علیؑ! میری زندگی اور زندگی کے بعد میری ہمراہی ہے، آپؑ میرے بھائی ہیں، آپؑ ہی میرے وصی ہیں اور آپؑ ہی میرے صفی، میرے وزیر، میرے وارث ہیں، آپؑ ہی میرا قرض ادا کریں گے اور میری طرف سے میرے وعدے پورے کریں گے اور آپؑ ہی میری ذمہ داریوں کو پورا کریں گے اور میری امانتوں کو پلائیں گے اور میری سنت کی حفاظت کے لیے آپؑ ہی میری امت کے ناکشین، قاسطین اور مارقین سے جنگ کریں گے اور آپؑ کی نسبت مجھ سے ہارونؑ کی موتی جیسی ہے اور آپؑ کے لیے ہارونؑ کی زندگی نمونہ ہے کیونکہ اسے اس کی قوم نے بے بس کر دیا تھا اور اس کے قتل کے درپے ہو گئے تھے۔ قریش کی آپؑ کی مخالفت کرنے پر اور ان کے آپؑ پر ظلم کرنے پر صبر کرنا، یقیناً آپؑ کی نسبت مجھ سے ویسی ہے کہ جیسی ہارونؑ کی موتی سے اور اس کی اتباع کرنے والے کی جب کہ وہ لوگ (قریش) اور ان کی اتباع کرنے والے پچھڑے اور اس کی پوجا کرنے والوں جیسے ہیں۔ اور موتیؑ نے ہارونؑ کو حکم دیا تھا کہ جب ان کو ان پر اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ ”اگر وہ لوگ گمراہ ہوں تو اگر تمہیں مددگار مل جائیں تو ان کے ذریعے ان سے جہاد کرنا اور اگر تم مددگار نہ پاؤ تو اپنے ہاتھ کو روک لینا اور اپنے خون کو ضائع ہونے سے بچانا اور ان کے درمیان تفرقہ نہ ڈالنا“ اے علیؑ! اللہ عزوجل نے کوئی رسول مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ اس کے ساتھ ایک گروہ اپنی مرضی سے اسلام لایا اور دوسرا گروہ مجبوراً اسلام لایا تو اللہ عزوجل نے مجبوراً اسلام لانے والوں کو اپنی مرضی سے اسلام لانے والوں پر مسلط کر دیا تو انہوں نے انہیں قتل کر ڈالا تاکہ وہ (اپنی مرضی سے اسلام لانے والے) ان کی نسبت زیادہ اجر کے حقدار ہوں“ اے علیؑ! کسی نبیؑ کے بعد اس کی امت

نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کا سبب یہ ہے کہ ان میں سے اہل باطل نے اہل حق کے خلاف دشمنی کا اظہار کیا اور اللہ عزوجل نے اس امت کے اختلاف اور فرقہ بندی کا فیصلہ کیا ہے اور اگر وہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا یہاں تک کہ اس کی مخلوق میں سے بھی دو اختلاف نہ کرتے اور اس کے کسی امر میں تنازع نہ کرتے اور کم فضیلت والا اپنے سے زیادہ فضیلت والے کی فضیلت کا انکار نہ کرتا اور اگر وہ چاہتا تو اہل باطل پر مصیبت میں جلدی کرتا اور ان پر نعمتوں کو بدل دیتا یہاں تک کہ ظالم جھٹلایا جاتا اور پتہ چل جاتا کہ حق کا سرچشمہ کہاں ہے۔ لیکن اس نے دنیا کو اعمال کا گھر اور آخرت کو رہنے کی جگہ مقرر فرمایا ”تاکہ وہ برائی کرنے والوں کو ان کے اعمال کی سزا اور نیکی کرنے والوں کو ان کی نیکیوں کی جزا دے (نجم 31)۔ تو میں نے عرض کی ”تمام تر تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اس کی نعمتوں کے شکرانے کے طور پر اور اس کے امتحان پر صبر کے طور پر اور اس کے فیصلے پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے اور راضی ہوتے ہوئے“۔

### حدیث نمبر تین (3)

#### براء بن عازب کی زبان سے سقیفہ میں پیش آنے والے واقعات

وَعَنْ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كُنْتُ أَحِبُّ بَنِي هَاشِمٍ حُبًّا شَدِيدًا فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ بَعْدَ وَفَاتِهِ

سلیم سے روایت ہے میں نے برا بن عازب کو کہتے سنا ”میں رسول اللہ کی حیات طیبہ اور آپ کی وفات (شہادت) کے بعد بھی بنو ہاشم سے شدید محبت کرنے والا تھا۔“

#### رسول اللہ کا غسل

فَلَمَّا فُيِّضَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَوْصَى عَلِيًّا ع أَنْ لَا يَلِيَّ غُسْلَهُ غَيْرُهُ وَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى عَوْرَتَهُ غَيْرَهُ وَ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يَرَى عَوْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ ص إِلَّا ذَهَبَ بَصَرُهُ فَقَالَ عَلِيُّ ع يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُعِينُنِي عَلَى غُسْلِكَ قَالَ جِبْرَائِيلُ فِي جُنُودٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَكَانَ عَلِيُّ ع يُغَسِّلُهُ وَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ مَرْبُوطَ الْعَيْنَيْنِ يَصُبُّ الْمَاءَ وَ الْمَلَائِكَةُ يُقَلِّبُونَهُ لَهُ كَيْفَ شَاءَ وَ لَقَدْ أَرَادَ عَلِيُّ ع أَنْ يَنْزِعَ قَمِيصَ رَسُولِ اللَّهِ ص فَصَاحَ بِهِ صَاحِبٌ لَا تَنْزِعْ قَمِيصَ نَبِيِّكَ يَا عَلِيُّ فَأَدْخَلَ يَدَهُ تَحْتَ الْقَمِيصِ فَعَسَلَهُ ثُمَّ حَنَطَهُ وَ كَفَّنَهُ ثُمَّ نَزَعَ الْقَمِيصَ عِنْدَ تَكْفِينِهِ وَ تَحْنِيطِهِ

جب رسول اللہ کی رحلت ہوئی تو آپ نے علیؑ کو وصیت فرمائی کہ ان کے سوا کوئی اور آپ کو غسل نہ دے اور یہ کہ ان کے سوا کوئی اور آپ کے جسم کی طرف نگاہ نہ کرے اور یہ کہ جس کسی نے بھی رسول اللہ کے جسم کی طرف نگاہ کی اس کی بینائی چلی جائے گی۔“ تو علیؑ نے فرمایا ”یا رسول اللہ! تو آپ کے غسل میں میری مدد کون کرے گا؟“ آپ نے فرمایا ”جبرائیلؑ فرشتوں کا لشکر لے کر آئے گا۔“ پس علیؑ آپ کو غسل دے رہے تھے اور فضل بن عباس آکھیں باندھے پانی ڈال رہا تھا اور فرشتے آپ کی کروٹیں بدل رہے تھے۔ جیسے علیؑ چاہتے تھے۔ علیؑ نے رسول اللہ کی قمیض کو آپ کے مقدس تن سے جدا کرنا چاہا تو منادی نے ندا دی ”اے علیؑ! اپنے نبی کی قمیض جدا نہ کیجیے“ پس آپ نے اپنا مبارک ہاتھ قمیض کے نیچے داخل کیا اور آپ کو غسل دیا پھر حنوط کیا اور کفن پہنایا پھر کفن اور حنوط کے وقت قمیض اتاری۔“

## اصحاب سقیفہ کے اعمال پر اہل بیت کی حیرت

قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَلَمَّا فُيْضَ رَسُولُ اللَّهِ ص تَخَوَّفْتُ أَنْ تَنْظَاهَرَ قُرَيْشٌ عَلَيَّ إِحْرَاجَ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ [فَلَمَّا صَنَعَ النَّاسُ مَا صَنَعُوا مِنْ بَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ] أَخَذَنِي مَا يَأْخُذُ الْوَالَةَ التَّكْوُلَ مَعَ مَا بِي مِنَ الْحُزْنِ لَوْفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَجَعَلْتُ أَتَرَدَّدُ وَأَزْمُقُ وَجُوهَ النَّاسِ وَ قَدْ خَلَا الْهَاشِمِيُّونَ بِرَسُولِ اللَّهِ ص [لِعُسْلِهِ وَ تَخْنِيظِهِ] وَ قَدْ بَلَغَنِي الَّذِي كَانَ مِنْ قَوْلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَ مَنْ اتَّبَعَهُ مِنْ جَهْلَةٍ أَصْحَابِهِ فَلَمْ أَحْفَلْ بِهِمْ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَتَوَلَّى إِلَى شَيْءٍ فَجَعَلْتُ أَتَرَدَّدُ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَ أَتَفَقَّدُ وَجُوهَ قُرَيْشٍ فَإِنِّي لَكَذَلِكَ إِذْ فَقَدْتُ أَبَا بَكْرٍ وَ عَمَرَ ثُمَّ لَمْ أَلْبَثْ حَتَّى إِذَا أَنَا بِأَبِي بَكْرٍ وَ عَمَرَ وَ أَبِي عُبَيْدَةَ قَدْ أَقْبَلُوا فِي أَهْلِ السَّقِيفَةِ وَ هُمْ مُخْتَجِرُونَ بِالْأُزْرِ الصَّنَاعِيَّةِ لَا يَمُرُّ بِهِمْ أَحَدٌ إِلَّا حَبَطُوهُ فَإِذَا عَرَفُوهُ مَدُّوا يَدَهُ [فَمَسَّحُوهُا] عَلَى يَدِ أَبِي بَكْرٍ شَاءَ ذَلِكَ أَمْ أَبِي فَأَنْكَرْتُ عِنْدَ ذَلِكَ عَقْلِي جَزَعًا مِنْهُ مَعَ الْمُصِيبَةِ بِرَسُولِ اللَّهِ ص فَحَرَجْتُ مُسْرِعًا حَتَّى أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ ثُمَّ أَتَيْتُ بَنِي هَاشِمٍ وَ الْبَابُ مُغْلَقٌ دُوهُمْ فَضَرَبْتُ الْبَابَ ضَرْبًا عَنِيفًا وَ قُلْتُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَخَرَجَ إِلَيَّ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ فَقُلْتُ قَدْ بَايَعَ النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ قَدْ تَرَبَّتْ أَيْدِيكُمْ مِنْهَا إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ أَمَا إِنِّي قَدْ أَمَرْتُكُمْ فَعَصَيْتُمُونِي -

برا بن عازب نے کہا ”جب رسول اللہ کی رحلت ہو گئی تو مجھے خوف ہوا کہ قریش ہدایت کے اس سلسلے کو بنو ہاشم سے نکال باہر کرنے کے لیے ان کی بھرپور مخالفت کریں گے۔ جب لوگوں نے جو کرنا تھا کر لیا یعنی ابو بکر کی بیعت کر لی تو مجھے بہت دکھ ہوا جب کہ اس کے ساتھ ساتھ مجھے رسول اللہ کی وفات کا غم بھی تھا، تو میں قریش کو کترانے اور ان کے چہروں کو ترچھی نگاہوں سے دیکھنے لگا جب کہ ہاشمی رسول اللہ کے پاس آپ کے غسل و کفن کے لیے تنہا تھے۔ مجھے سعد بن عبادہ اور اس کے جاہل اتباع کرنے والے ساتھیوں کے قول کی خبر پہنچ چکی تھی مجھے ان کی کثرت کا خوف نہ تھا میں جانتا تھا کہ وہ کسی چیز پر حاکم نہیں بن سکتے۔ پس میں ان کے اور مسجد کے درمیان چکر کاٹنے لگا میں نے قریشیوں کو گم پایا۔ پس میں اسی طرح ہی تھا کہ میں نے دیکھا ابو بکر اور عمر بھی گم ہو گئے۔ پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میں نے دیکھا ابو بکر، عمر اور ابو عبیدہ سقیفہ میں بیٹھے لوگوں میں آئے تو انہوں نے صنعانیہ کے تہہ بند باندھے ہوئے تھے وہ ہر ایک کو روندتے ہوئے آئے۔ پس جب انہوں نے اس کا ابو بکر تعارف کرا لیا تو اپنے ہاتھ بڑھا کر ابو بکر کے ہاتھ پر رکھ دیے کوئی چاہتا تھا یا نہیں چاہتا تھا۔ تب میں نے انکار کیا اور میرے عقل سے صبر نہ ہو سکا جب کہ رسول اللہ کی وفات کے سبب میں پہلے ہی مصیبت زدہ تھا پس میں جلدی سے باہر نکلا اور میں مسجد میں آیا پھر بنی ہاشم کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کا دروازہ ان کے سوا ہر کسی کے لیے بند تھا تو میں نے زور سے دروازہ بجایا اور میں نے کہا ”اے اہل بیت! تو فضل بن عباس میرے پاس باہر آیا تو میں نے کہا ”لوگوں نے ابو بکر کی بیعت کر لی ہے“ تو عباس نے کہا ”آخر زمانے میں اس کی وجہ سے تمہارے ہاتھوں میں دھول ہوگی میں نے تمہیں کہا تھا مگر تم نے میری نافرمانی کی“۔

## سقیفہ کی رات کو حق پرست صحابہ کے درمیان کیا ہوا

فَمَكَثْتُ أَكَابِدَ مَا فِي نَفْسِي فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ حَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صِرْتُ فِيهِ تَذَكَّرْتُ أَنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ هَمَّهْمَةً رَسُولِ اللَّهِ ص بِالْقُرْآنِ فَأَتْبَعْتُهُ مِنْ مَكَانِي فَخَرَجْتُ نَحْوَ [الْفَضَاءِ] فَضَاءِ بَنِي بِيَّاضَةَ فَوَجَدْتُ نَفْرًا يَتَنَاجَوْنَ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُمْ سَكَتُوا فَأَنْصَرَفْتُ عَنْهُمْ فَعَرَفُونِي وَ مَا عَرَفْتُهُمْ فَدَعَوْنِي [إِلَيْهِمْ] فَأَتَيْتُهُمْ فَإِذَا الْمِقْدَادُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ سَلْمَانُ وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَ عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَ حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ [وَ الرَّبِيعُ بْنُ الْعَوَامِ] وَ حَذِيفَةُ يَقُولُ وَ اللَّهُ لَيَفْعَلَنَّ مَا أَخْبَرْتَكُمْ بِهِ فَوَ اللَّهُ مَا كَذَبْتُ وَ لَا كَذِبْتُ وَ إِذَا الْقَوْمُ يُرِيدُونَ أَنْ يُعِيدُوا الْأَمْرَ شُورَى بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ حَذِيفَةُ انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَقَدْ عَلِمَ مِثْلَ مَا عَلِمْتُ فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَصَرَبْنَا عَلَيْهِ بَابَهُ فَأَتَى حَتَّى صَارَ خَلْفَ الْبَابِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَكَلَّمَهُ الْمِقْدَادُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ فَقَالَ افْتَحْ [بَابَكَ] فَإِنَّ الْأَمْرَ الَّذِي جِئْنَا فِيهِ أَكْثَمُ مِنْ أَنْ يَجْرِيَ وَرَاءَ الْبَابِ فَقَالَ مَا أَنَا بِفَاتِحِ بَابِي وَ قَدْ عَلِمْتُ مَا جِئْتُمْ لَهُ وَ مَا أَنَا بِفَاتِحِ بَابِي كَأَنَّكُمْ أَرَدْتُمْ النَّظَرَ فِي هَذَا الْعَقْدِ فَمَلْنَا نَعْمَ [فَقَالَ أَفِيكُمْ حَذِيفَةُ فَمَلْنَا نَعْمَ] قَالَ الْقَوْلُ مَا قَالَ [حَذِيفَةُ فَأَمَّا أَنَا] فَلَا أَفْتَحُ بَابِي حَتَّى يَجْرِيَ عَلَيَّ مَا هُوَ جَارٍ عَلَيْهِ وَ لَمَّا يَكُونُ بَعْدَهَا شَرٌّ مِنْهَا وَ إِلَى اللَّهِ جَلَّ تَنَاوُهُ الْمُشْتَكَى

پس میں اندر ہی اندر کڑھتا رہا جب رات آئی تو میں مسجد میں داخل ہوا تو مجھے یاد آیا کہ میں رسول اللہ کے قرآن پڑھنے کی آواز سنتا تھا۔ پس میں اپنی جگہ سے اٹھا اور میں بنی بیاضتہ کے کھلے میدان کی طرف نکل گیا تو میں نے چند افراد کو سرگوشیاں کرتے دیکھا جب میں ان کے قریب گیا تو وہ خاموش ہو گئے پس میں ان سے واپس ہونے لگا تو انہوں نے مجھے پہچان لیا لیکن میں نے انہیں نہ پہچانا تو انہوں نے مجھے اپنے پاس بلایا تو میں ان کے پاس گیا تو وہ مقداد، ابوذر، سلمان، عمار بن یاسر، عبادة بن صامت، حذیفہ بن یمان اور زمیر بن عوام تھے۔ حذیفہ نے کہا ”اللہ کی قسم! جو میں نے تمہیں بتایا ہے وہ ضرور ویسا ہی کرے گا۔ پس اللہ کی قسم نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھے جھوٹ بولا گیا“ تب وہ گروہ چاہتا تھا کہ امر خلافت کو مہاجرین اور انصار کی شوریٰ کے سپرد کیا جائے تو حذیفہ نے کہا ”تم سب ہمارے ساتھ ابی بن کعب کے پاس چلو کہ جیسا میں جانتا ہوں ویسا وہ بھی جانتا ہے“ پس ہم سب ابی بن کعب کے پاس گئے ہم نے اس کے دروازے کو کھٹکھٹایا تو وہ دروازے کے پیچھے آیا پھر اس نے کہا ”تم کون ہو؟“ تو مقداد نے اس سے بات کی، تو اس نے کہا ”تم کس لیے آئے ہو؟“ تو اس نے کہا ”اپنا دروازہ کھولو۔ ہم جس معاملے کے لیے آئے ہیں وہ اس سے بڑا ہے کہ دروازے کے پیچھے سے حل ہو جائے“ تو اس نے کہا ”میں جانتا ہوں کہ تم کیوں آئے ہو، میں اپنا دروازہ کھولنے والا نہیں گویا تم اس بیعت پر غور کرنے کا ارادہ رکھتے ہو“ ہم نے کہا ”ہاں“ تو اس نے کہا ”کیا تم میں حذیفہ ہے؟“ ہم نے کہا ”ہاں“ اس نے کہا ”حذیفہ جو کہے میں وہی کہتا ہوں، البتہ میں دروازہ کھولنے والا نہیں ہوں یہاں تک کہ جو ہو رہا ہے وہ ہو جائے کیونکہ اس کے بعد جو ہوگا وہ اس سے بھی بدتر ہوگا، اللہ عزوجل کی ذات کی خدمت میں شکوہ ہے۔“

## سقیفہ کے اصحاب کی عباس کو خلافت کے بارے میں راغب کرنے کی کوشش

[قَالَ فَرَجَعُوا ثُمَّ دَخَلَ أَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ بَيْتَهُ قَالَ] وَ بَلَغَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ الْحَبْرُ فَأَرْسَلَا إِلَى أَبِي عُيَيْدَةَ بْنِ الْجِرَاحِ وَ الْمُغَيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ فَسَأَلَاهُمَا الرَّأْيَ فَقَالَ الْمُغَيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَرَى أَنْ تَلْقُوا الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَتَطْمَعُوهُ فِي أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبٌ يَكُونُ لَهُ وَ لِعَقِبِهِ مِنْ بَعْدِهِ فَتَقْطَعُوا [عَنْكُمْ بِذَلِكَ] نَاحِيَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْ صَارَ مَعَكُمْ كَانَتْ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ [وَ هَانَ عَلَيْكُمْ أَمْرُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحَدَهُ قَالَ] فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ أَبُو عُيَيْدَةَ بْنُ الْجِرَاحِ [وَ الْمُغَيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ] حَتَّى دَخَلُوا عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ فَحَمِدَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ وَ أَنْتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ لَكُمْ مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلِيًّا فَمَنْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ يَكُونُ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ حَتَّى اخْتَارَ لَهُ مَا عِنْدَهُ وَ تَرَكَ لِلنَّاسِ أَمْرَهُمْ لِيَخْتَارُوا لِأَنْفُسِهِمْ مَصْلَحَتَهُمْ مُتَّفَقِينَ لَا مُخْتَلِفِينَ فَاخْتَارُونِي عَلَيْهِمْ وَالِيًّا وَ لِأُمُورِهِمْ رَاعِيًّا فَتَوَلَّيْتُ ذَلِكَ وَ مَا أَخَافُ بَعُونَ اللَّهَ وَهَنَا وَ لَا حَيْرَةَ وَ لَا جُبْنَ وَ مَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَزَّ وَ ابْنِي لَا أَنْفَكُ مِنْ طَاعِنٍ يَبْلُغُنِي فَيَقُولُ بِخِلَافِ قَوْلِ الْعَامَّةِ فَيَسْخِجُكُمْ لِحُجَّتِهِمْ فَتَكُونُونَ حِصْنَهُ الْمُنْبَعِ وَ حُطْبَةَ الْبَدِيعِ فَإِنَّمَا دَخَلْتُمْ مَعَ النَّاسِ فِيمَا اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ أَوْ صَرَفْتُمُوهُمْ عَمَّا مَالُوا إِلَيْهِ فَقَدْ جِئْنَاكَ وَ نَحْنُ نُرِيدُ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا يَكُونُ لَكَ وَ لِعَقِبِكَ مِنْ بَعْدِكَ إِذْ كُنْتَ عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ إِنْ كَانَ النَّاسُ أَيْضًا قَدْ رَأَوْا مَكَانَكَ وَ مَكَانَ صَاحِبِكَ فَعَدَلُوا بِهَذَا الْأَمْرِ عَنَّا

”پس وہ سب واپس چلے گئے اور ابی بن کعب گھر کے اندر چلا گیا“ اس نے کہا ”جب ابو بکر اور عمر کو اس بات کی خبر پہنچی تو اس نے ابو عبیدہ بن جراح اور مغیرہ بن شعبہ کی طرف آدمی بھیجے اور ان سے ان کی رائے پوچھی تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا ”میری رائے ہے کہ تم لوگ عباس بن عبدالمطلب سے ملاقات کرو اور اسے لالچ دو کہ اس امر خلافت میں اس کا اور اس کی اولاد کا بھی حصہ ہوگا پس تم اسے اس کے ذریعے علی بن ابی طالب کی طرف سے توڑ لو پس اگر عباس بن عبدالمطلب تمہارے ساتھ ہو جائے تو لوگوں کے سامنے تمہارا پلہ بھاری ہو جائے گا اور تنہا علی بن ابی طالب کا معاملہ تم پر آسان ہو جائے گا۔ اس نے کہا ”رسول اللہ کی وفات کی دوسری رات ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ بن جراح اور مغیرہ بن شعبہ چلے اور عباس بن عبدالمطلب کے پاس پہنچے۔ تو ابو بکر نے گفتگو شروع کی اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کے بعد اس نے کہا ”اللہ عزوجل نے تمہارے لیے محمد کو نبی اور مومنوں کا ولی بنا کر مبعوث فرمایا، پس اللہ عزوجل نے مومنین پر آپ کو ان کے سامنے ظاہر فرما کر احسان کیا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنی مرضی کی اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا تاکہ لوگ اپنی ذات کے لیے خود ہی مصلحت کا انتخاب کریں، اتفاق کے ساتھ نہ کہ اختلاف کے ساتھ پس لوگوں نے مجھے خود پر حاکم اور اپنے امور کا نگہبان چننا ہے اور میں نے بھی قبول کر لیا ہے اور میں اللہ کی مدد کے سبب کسی مصیبت، حیرت اور ڈر سے خوف زدہ نہ ہوں، میرے پاس اللہ کے سوا توفیق نہیں ہے، ہاں البتہ مجھے وہ طعن نہیں بیٹھنے دیتے کہ جو عامہ کے قول کے خلاف کہے جاتے ہیں، پس تم بلند و مضبوط قطعہ میں قلع بند ہو گئے اور انوکھے انداز میں براہیجیتے ہو گئے یا تو تم لوگوں کے ساتھ ان کے اجماع میں شامل ہو جاؤ،

تم جس کی طرف مائل ہو اس سے باز آ جاؤ (یعنی میری بیعت کر لو یا پھر علی ابن ابی طالب کی بیعت سے باز آ جاؤ) پس ہم تمہارے پاس آئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے لیے اس امر خلافت میں کچھ حصہ مقرر کریں جو تمہارے لیے اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کے لیے ہوگا کیونکہ تم رسول اللہ کے چچا ہو، اگرچہ لوگ تمہاری اور تمہارے ساتھی کی قدر و منزلت کا اعتراف کرتے ہیں مگر اس امر خلافت کی وجہ سے تم دونوں سے منہ موڑ چکے ہیں۔“

فَقَالَ عُمَرُ يَا بَنِي هَاشِمٍ عَلَى رِسَالِكُمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص مِنَّا وَ مِنْكُمْ وَ إِنَّا لَمْ نَأْتِكُمْ لِحَاجَةٍ مِنَّا إِلَيْكُمْ وَ لَكِنْ كَرِهْنَا أَنْ يَكُونَ الطَّعْنُ فِيْمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَيَتَقَفَّمُ الْخُطْبُ بِكُمْ وَ بِهَيْمٍ فَانظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَ لِلْعَامَّةِ [ثُمَّ سَكَتَ]

عمر نے کہا ”اللہ کی قسم ایسا ہی ہے! اور دوسرا تم پر اے بنو ہاشم! مہربانی کرتے ہوئے کہ آخر کار رسول اللہ ہم میں سے اور تم میں سے تھے۔ ہم تمہارے پاس اس لیے نہیں آئے کہ ہمیں تمہاری ضرورت ہے بلکہ ہمیں نا پسند ہے کہ مسلمانوں نے جس چیز پر اجماع کیا ہے اس میں رخنہ اندازی ہو اور تمہیں اور ان لوگوں کو جوش آ جائے، پس تم اپنی جانوں اور عام لوگوں کے لیے سوچو“ پھر وہ خاموش ہو گیا۔

### اصحاب سقیفہ کی سازش سے عباس کا ٹکراؤ

فَتَكَلَّمَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ابْتَعَثَ مُحَمَّدًا ص كَمَا وَصَفْتَ نَبِيًّا وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ لِيًّا فَإِنْ كُنْتَ بِرَسُولِ اللَّهِ ص طَلَبْتَ هَذَا الْأَمْرَ فَحَقًّا أَخَذْتَ وَ إِنْ كُنْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ طَلَبْتَ فَتَحْضُرْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَا تُقَدِّمُنَا فِي أَمْرِكَ وَ لَا تُشَاوِرُنَا وَ لَا تُؤَامِرُنَا وَ لَا نُحِبُّ لَكَ ذَلِكَ إِذْ كُنَّا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ كُنَّا لَكَ مِنَ الْكَارِهِينَ وَ أَمَّا قَوْلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي فِي هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا فَإِنْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ لَكَ خَاصَّةً فَأَمْسِكْ عَلَيْكَ فَلَسْنَا مُتَحَاجِّينَ إِلَيْكَ وَ إِنْ كَانَ حَقُّ الْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَحْكُمَ فِي حَقِّهِمْ [دُوهُمْ] وَ إِنْ كَانَ حَقًّا فَإِنَّا لَا نَرْضَى [مِنْكَ] بِبَعْضِهِ دُونَ بَعْضٍ وَ أَمَّا قَوْلُكَ يَا عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص مِنَّا وَ مِنْكُمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ شَجَرَةٌ نَحْنُ أَعْصَانُهَا وَ أَنْتُمْ جِبْرَاهُهَا فَتَحْضُرْ أَوْلَى بِهِ مِنْكُمْ وَ أَمَّا قَوْلُكَ إِنَّا نَخَافُ تَقَفُّمَ الْخُطْبِ بِكُمْ وَ بِنَا فَهَذَا الَّذِي فَعَلْتُمُوهُ أَوَائِلَ ذَلِكَ وَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ

تب عباس نے گفتگو شروع کی تو کہا ”یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ نے جیسے تم نے کہا محمد کو نبی اور مومنین کا ولی بنا کر مبعوث فرمایا، پس اگر تم اس امر خلافت کی تمنا رسول اللہ کی نسبت سے کرتے ہو تو تم نے ہمارا حق چھینا ہے اور اگر مومنین کی وجہ سے چاہتے ہو تو ہم بھی مومنین میں سے ہیں تم نہ ہمارے پاس آئے اور نہ اپنے بارے میں ہم سے مشورہ لیا اور نہ ہمیں بتایا۔ ہم تمہارے لیے اس چیز کو پسند نہیں کرتے (امر خلافت کو) آخر کار ہم بھی مومنین میں سے ہیں اور ہم تم کو ناپسند کرتے ہیں۔ البتہ تمہارا یہ کہنا کہ ”تم میرے لیے اس امر خلافت میں حصہ مقرر کرو گے“ پس یہ امر خلافت اگر تم سے خاص ہے تو اپنے پاس رکھو کہ ہم تمہارے محتاج نہیں ہیں اور اگر مومنین کا حق

ہے تو تمہیں ان کے حق کے بارے میں ان کے بغیر فیصلہ کرنے کا حق نہ ہے اور اگر ہمارا حق ہے تو ہم تم سے راضی نہیں۔ اور اے عمر! تمہارا یہ کہنا کہ ”رسول اللہؐ ہم میں سے اور تم میں سے تھے“ تو رسول اللہؐ درخت تھے ہم اس کی شاخیں ہیں اور تم فقط ہمسائے ہو پس ہم تم سے افضل ہیں۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ ”ہمیں خوف ہے کہ ہمارے تمہارے درمیان تصادم نہ ہو جائے تو یہ وہ کام ہے کہ جس کی تم ابتداء کر چکے ہو، اللہ ہی مددگار ہے۔“

[فَخَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ] وَ أَنْشَأَ الْعَبَّاسُ يَقُولُ

مَا كُنْتُ أَحْسَبُ هَذَا الْأَمْرَ مُنْحَرِفًا	عَنْ هَاشِمٍ ثُمَّ مِنْهُمْ عَنْ أَبِي حَسَنِ
أَلَيْسَ أَوْلَىٰ مَنْ صَلَّىٰ لِقِبَلَتِكُمْ	وَ أَعْلَمَ النَّاسِ بِالْأَثَارِ وَ السُّنَنِ
وَ أَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِالنَّبِيِّ وَ مَنْ	جَبْرِيْلُ عَوْنٌ لَهُ فِي الْعُسْلِ وَ الْكَفَنِ
مَنْ فِيهِ مَا فِي جَمِيعِ النَّاسِ كُلِّهِمْ	وَ لَيْسَ فِي النَّاسِ مَا فِيهِ مِنَ الْحُسَنِ
مَنْ ذَا الَّذِي رَدَّكُمْ عَنْهُ فَتَعْرِفُهُ	هَذَا إِنَّ بَيْعَتَكُمْ مِنْ أَوْلَىٰ الْفِتَنِ

پس وہ سب اس کے پاس سے چلے گئے اور عباس نے شاعری کرتے ہوئے کہا!

” (۱) میں اس امر خلافت کو بنو ہاشم سے باہر حساب نہیں کرتا پھر ان میں ابوالحسنؑ بھی تو ہیں۔

(۲) کیا وہ سب سے پہلے نہیں ہیں کہ جس نے تمہارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور وہ تمام لوگوں سے زیادہ حدیث و سنت کے عالم ہیں۔

(۳) اور لوگوں سے زیادہ نبیؐ سے قربت رکھنے والے ہیں کہ غسل و کفن میں جس کی مدد جبرائیلؑ نے کی۔

(۴) جو اس کی فضیلت ہے وہ تمام لوگوں کو مل کر بھی نہیں ہے۔ اور جو فضیلت ابوالحسنؑ کی ہے لوگوں میں تھوڑی بھی نہیں ہے۔

(۵) پس جس نے تمہیں اس سے دور کیا ہے ہم اسے جانتے ہیں ہاں تمہاری بیعت پہلا فتنہ ہے۔

## حدیث نمبر چار (4)

### سلمان فارسیؓ کی زبانی سقیفہ کا قضیہ

#### اہل سقیفہ کے خلاف انصار کا استدلال-

وَعَنْ أَبِي بِنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ قَالَ لَمَّا أَنْ فُيِضَ النَّبِيُّ صَ وَ صَنَعَ النَّاسُ مَا صَنَعُوا جَاءَهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُرَّاحِ فَخَاصَمُوا الْأَنْصَارَ فَخَصَمُوهُمْ بِحُجَّةٍ عَلِيٍّ ع فَقَالُوا يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُرَيْشٌ أَحَقُّ بِالْأَمْرِ مِنْكُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص مِنْ قُرَيْشٍ وَ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنْكُمْ لِأَنَّ اللَّهَ بَدَأَ بِهِمْ فِي كِتَابِهِ وَ فَضَّلَهُمْ وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الْأَيْمَةُ مِنْ قُرَيْشٍ

ابان بن ابی عیاش نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے سلمان فارسیؓ سے سنا اس نے کہا ”جب رسول اللہؐ کی رحلت ہو گئی اور لوگوں نے جو کرنا تھا کر لیا، ابو بکر، عمر اور ابو عبیدہ بن جراح انصار کے پاس گئے اور انصار سے بحث و تکرار شروع کیا تو ان لوگوں (ابو بکر وغیرہ) نے ان سے (انصار سے) علیؑ کی دلیل کے ذریعے بحث کی تو ان تینوں نے کہا ”اے گروہ انصار! قریش تم سے زیادہ امر خلافت کے حقدار ہیں کیونکہ رسول اللہؐ قریش میں سے تھے اور ہجرت کرنے والے تم سے بہتر ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب کے نزول کی ابتداء ان ہی سے کی اور انہیں فضیلت بخشی اور رسول اللہؐ نے فرمایا تھا ”آئمہ قریش میں سے ہوں گے“

#### رسول اللہؐ کو غسل اور ان پر نماز پڑھنے کا احوال

قَالَ سَلْمَانُ فَأَتَيْتُ عَلِيًّا ع وَ هُوَ يُغَسِّلُ رَسُولَ اللَّهِ ص وَ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَوْصَى عَلِيًّا ع أَنْ لَا يَلْبَسَ غُسْلَهُ غَيْرَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُعِينُنِي عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ جَبْرَائِيلُ فَكَانَ عَلِيٌّ ع لَا يُرِيدُ غُضُوًّا إِلَّا قَلْبَ لَهُ فَلَمَّا غَسَلَهُ وَ حَطَّطَهُ وَ كَفَّنَهُ أَدْخَلَنِي وَ أَدْخَلَ أَبَا ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادَ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ ع فَتَقَدَّمَ عَلِيٌّ ع وَ صَفَّقْنَا حُلْفَهُ وَ صَلَّى عَلَيْهِ وَ عَائِشَةُ فِي الْحُجْرَةِ لَا تَعْلَمُ قَدْ أَحَدَ اللَّهُ بَصَرَهَا ثُمَّ أَدْخَلَ عَشْرَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ عَشْرَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكَانُوا يَدْخُلُونَ وَ يَدْعُونَ وَ يَخْرُجُونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ شَهِدَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ

سلمانؓ نے کہا ”پس میں علیؑ کے پاس گیا تو وہ رسول اللہؐ کو غسل دے رہے تھے کیونکہ رسول اللہؐ نے علیؑ کو وصیت فرمائی تھی کہ آپؐ کو غسل ان کے سوا کوئی نہ دے تو آپؐ نے عرض کی تھی ”یا رسول اللہؐ! غسل میں میری مدد کون کرے گا؟“ تو آپؐ نے فرمایا ”جبرائیلؑ“، پس علیؑ جس عضو کو غسل دینے کا ارادہ کرتے جبرائیلؑ اس کو کروٹ دیتے تھے“ پس جب انہوں نے آپؐ کو غسل وحنوط اور کفن دے لیا تو مجھے بلایا۔ اور ابو ذرؓ، مقدادؓ، حضرت فاطمہؑ اور

حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا، پس علیؑ آگے بڑھے اور ہم نے آپؑ کے پیچھے صفیں بنائیں اور آپؑ نے نبیؐ کا جنازہ پڑھا جب کہ عائشہ حجرے میں تھی اور اسے معلوم نہ ہوا کیونکہ اللہ عزوجل نے اس کی بینائی چھین لی تھی۔ پھر حجرے میں دس (10) دس (10) مہاجرین و انصار کو بلایا، پس وہ داخل ہوئے اور دعا کرتے اور چلے جاتے تھے یہاں تک کہ مہاجرین و انصار میں سے جو موجود تھا کوئی باقی نہ بچا کہ اس نے آپؑ پر درود بھیجا (نماز پڑھی)۔

## چند لوگوں نے ابو بکر کی بیعت کی

قَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فَأَخْبَرْتُ عَلِيًّا ع وَهُوَ يُعَسِّلُ رَسُولَ اللَّهِ ص بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ وَ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ السَّاعَةَ لَعَلَى مِنْبَرٍ رَسُولَ اللَّهِ ص مَا يَرْضَوْنَ يُبَايِعُونَهُ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ وَ إِهْمُ لِيُبَايِعُونَهُ بِيَدَيْهِ جَمِيعاً يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ فَقَالَ عَلِيٌّ ع يَا سَلْمَانُ وَ هَلْ تَدْرِي مَنْ أَوَّلُ مَنْ بَايَعَهُ عَلِيٌّ مِنْبَرٍ رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ لَا إِلَّا أَبِي رَأَيْتُهُ فِي ظِلَّةِ بَنِي سَاعِدَةَ حِينَ حَصَمَتِ الْأَنْصَارُ وَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ بَايَعَهُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ثُمَّ بَشِيرُ بْنُ سَعِيدٍ ثُمَّ أَبُو عَبِيدَةَ الْجُرَّاحِ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي خَدِيفَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ

سلمانؓ نے کہا ”میں نے علیؑ کو خبر دی کہ جب وہ رسول اللہؐ کو غسل دے رہے تھے تو لوگوں نے کیا کیا“ اور میں نے عرض کی ”ابو بکر اس وقت رسول اللہؐ کے منبر پر ہے، پس وہ لوگ ایک ہاتھ میں بیعت پر راضی نہیں ہو رہے بلکہ انہوں نے دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ بیعت کی ہے، دائیں اور بائیں دونوں کے ساتھ“ تو علیؑ نے فرمایا ”اے سلمانؓ! کیا تم جانتے ہو رسول اللہؐ کے منبر پر سب سے پہلے اس کی بیعت کس نے کی ہے؟“ میں نے عرض کی ”نہیں، میں نے تو اسے فقط بنی سعدہ کے چچھر میں دیکھا تھا کہ جب وہ انصار سے بحث کر رہا تھا تو سب سے پہلے جس نے اس کی بیعت کی مغیرہ بن شعبہ تھا پھر بشیر بن سعید پھر ابو عبیدہ بن جراح پھر عمر بن خطاب پھر ابو حذیفہ کا آزاد کردہ سالم اور معاذ بن جبل نے بیعت کی۔“

قَالَ ع لَسْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ هَؤُلَاءِ وَ لَكِنْ هَلْ تَدْرِي مَنْ أَوَّلُ مَنْ بَايَعَهُ حِينَ صَعِدَ الْمِنْبَرِ قُلْتُ لَا وَ لَكِنْ رَأَيْتُ شَيْخاً كَبِيراً يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَاهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ سَجْدَةً شَدِيدَةً التَّشْمِيرِ صَعِدَ الْمِنْبَرِ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَ [وَ حَرٌّ] وَ هُوَ يَبْكِي وَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يُمَيِّنِي حَتَّى رَأَيْتُكَ فِي هَذَا الْمَكَانِ ابْسُطْ يَدَكَ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ [ثُمَّ قَالَ يَوْمَ كَيْنُومِ آدَمَ] ثُمَّ نَزَلَ فَحَرَجَ مِنْ الْمَسْجِدِ فَقَالَ عَلِيٌّ ع يَا سَلْمَانُ أ تَدْرِي مَنْ هُوَ قُلْتُ لَا وَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي مَقَالَتَهُ كَأَنَّهُ سَأَمْتُ بِمَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ عَلِيٌّ ع فَإِنَّ ذَلِكَ إِبْلِيسُ [لَعَنَهُ اللَّهُ]

آپؑ نے فرمایا ”میں نے تم سے ان کے بارے میں نہیں پوچھا ہے بلکہ تم جانتے ہو کہ جب ابو بکر منبر پر بیٹھا تو سب سے پہلے اس کی بیعت کس نے کی؟“ نہیں، البتہ میں نے دیکھا کہ ایک انتہائی ضعیف شخص تھا کہ جس نے عصا کی ٹیک لے رکھی تھی اور اس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) کثرت سجد کے نشان سے گٹھا پڑا ہوا تھا۔“

وہ منبر کے قریب گیا جب کہ پہلے منبر پر بیٹھنے والا بیٹھا ہوا تھا اور وہ منہ کے بل گر پڑا جب کہ وہ رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا ”تمام تر حمد ہے اس اللہ کے لیے کہ جس نے مجھے موت نہیں دی یہاں تک کہ میں نے تمہیں اس جگہ بیٹھے دیکھا اپنا ہاتھ بڑھاؤ“ پس اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس نے اس کی بیعت کی پھر کہا ”آج آدم کے دن جیسا دن ہے“ پھر وہ پلٹا اور مسجد سے نکل گیا۔ تو علیؑ نے فرمایا ”اے سلمان کیا تو جانتا ہے کہ وہ کون تھا؟“ میں نے عرض کی ”نہیں البتہ مجھے اس کی گفتگو بری لگی گویا وہ رسول اللہؐ کی رحلت سے خوش تھا“ تو علیؑ نے فرمایا ”وہ شخص ابلیس لعن اللہ علیہ تھا۔“

## ابلیس نے یوم غدیر کا بدلہ سقیفہ میں لیا

[أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ص] أَنَّ إِبْلِيسَ وَرُؤَسَاءَ أَصْحَابِهِ شَهِدُوا نَصَبَ رَسُولِ اللَّهِ ص إِيَّايَ [يَوْمَ] غَدِيرِ حَمٍّ بِأَمْرِ اللَّهِ وَ أَخْبَرَهُمْ بِأَيِّ أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَمَرَهُمْ أَنْ يُبَلِّغَ الشَّاهِدَ الْعَائِبَ فَأَقْبَلَ إِلَى إِبْلِيسَ أَبَالِسْتُهُ وَ مَرَدَّهُ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةُ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ مَعْصُومَةٌ فَمَا لَكَ وَ لَا لَنَا عَلَيْهِمْ سَبِيلٌ وَ قَدْ أَعْلَمُوا مَفْرَعَهُمْ وَ إِمَامَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ فَأَنْطَلَقَ إِبْلِيسُ كَتِيبًا حَزِينًا قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ص [بَعْدَ ذَلِكَ] وَ قَالَ يُبَايِعُ النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فِي ظِلَّةِ نَبِيِّ سَاعِدَةَ بَعْدَ تَخَاصُمِهِمْ بِحَقَّتَنَا وَ حُجَّتَنَا ثُمَّ يَأْتُونَ الْمَسْجِدَ فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُبَايِعُهُ عَلَى مِنْبَرِي إِبْلِيسَ فِي صُورَةِ شَيْخٍ كَبِيرٍ مُشَمَّرٍ يَقُولُ كَذَا وَ كَذَا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَجْمَعُ [أَصْحَابَهُ] وَ شَيْاطِينَهُ وَ أَبَالِسْتُهُ فَيَخْرُونَ سَجْدًا فَيَقُولُونَ يَا سَيِّدَنَا يَا كَبِيرَنَا أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيُّ أُمَّةٍ لَنْ تَضَلَّ بَعْدَ نَبِيِّهَا كَلَّا رَعَمْتُمْ أَنْ لَيْسَ لِي عَلَيْهِمْ [سُلْطَانٌ وَ لَا] سَبِيلٌ فَكَيْفَ رَأَيْتُمُونِي صَنَعْتُ بِهِمْ حِينَ تَرَكُوا مَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ بِهِ [مِنْ طَاعَتِهِ] وَ أَمَرَهُمْ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

مجھے رسول اللہؐ نے خبر دی تھی کہ ابلیس لعین اور اس کے ساتھیوں کے سردار، غدیر خم والے دن جب اللہ عزوجل کے حکم کے سبب رسول اللہؐ نے مجھے معین کیا موجود تھے جب آپؐ نے لوگوں کو بتایا کہ میں ان کی جانوں سے افضل ہوں اور انہیں حکم دیا کہ جو موجود ہے اس کو بتا دے کہ جو موجود نہیں ہے۔ تب ابلیس لعین کے پاس اس کے ساتھیوں میں سے بڑے بڑے ابلیس و شیاطین آئے اور انہوں نے کہا ”یقیناً یہ امت اب رحمت ہے اور بے داغ ہے پس ہمیں اور تمہیں ان پر کوئی گرفت نہ ہو گی کہ انہیں اپنے نبیؐ کے بعد اپنے امام کا علم ہو گیا ہے۔ پس ابلیس لعن اللہ علیہ مایوس و محزون ہو کر چلا گیا۔“ امیرالمومنینؑ نے فرمایا ”اس کے بعد مجھے رسول اللہؐ نے بتایا اور فرمایا ”لوگ بنو ساعدة کے چھپر کے نیچے ابو بکر کی بیعت کریں گے اس کے بعد کہ وہ ہمارے حق اور ہماری دلیل کو واسطہ بنا کر ان سے تکرار کرے گا، پھر لوگ مسجد میں آئیں گے میرے منبر پر سب سے پہلے ابلیس ہوگا کہ جو ابو بکر کی بیعت کرے گا ایک بوڑھے کی شکل میں کہ جس کے ماتھے پر سجدے کا نشان ہوگا اور وہ ایسے ایسے کہے گا، پھر وہ وہاں سے نکلے گا اور اپنے ساتھیوں شیاطین اور ابالسیہ (ابلیس کی جمع) کو اکٹھا کرے گا تو وہ اس کے سامنے سجدے میں گر پڑیں گے اور کہیں

گے، ”اے ہمارے سردار، اے ہمارے بزرگ یقیناً تو ہی تھا کہ جس نے آدمؑ کو جنت سے نکالا تھا“ تو وہ ان کی پیٹھ پر خوشی سے تھپکی لگاتے ہوئے کہے گا ”وہ کون سی امت ہے کہ جو اپنے نبیؑ کے بعد گمراہ نہ ہوئی ہو؟ تمہارا گمان تھا کہ مجھے ان پر کوئی تسلط یا دسترس حاصل نہ ہوگی؟ تو تم نے مجھے دیکھا کہ میں نے ان کے ساتھ کیا کیا ہے کہ انہوں نے اس ہستی کی اطاعت ترک کر دی ہے کہ جس کی اطاعت کا حکم انہیں اللہ عزوجل نے دیا تھا اور اس بارے میں انہیں رسول اللہؐ نے بھی حکم دیا تھا“ اور یہ کہ اللہ عزوجل کا قول بھی ہے ”ان کے بارے میں ابلیس نے اپنا خیال سچ کر دکھایا پس ان لوگوں نے اس کی اتباع کی مگر مومنین کا ایک گروہ ہرگز نہ بھٹکا“۔ (سبأ 20)

## امیر المومنینؑ نے آنے والی نسلوں پر اپنی حجت قائم کی

قَالَ سَلْمَانٌ فَلَمَّا أَنْ كَانَ اللَّيْلُ حَمَلَ عَلِيٌّ عَ فَاطِمَةَ عَ عَلَى حِمَارٍ وَ أَخَذَ بِيَدَيْ ابْنَيْهِ الْحُسَيْنِ وَ الْحَسَنِ عَ فَلَمْ يَدَعْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ لَا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَّا أَنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَذَكَرَهُمْ حَقًّا وَ دَعَاهُمْ إِلَى نُصْرَتِهِ فَمَا اسْتَجَابَ لَهُ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ وَ أَرْبَعُونَ رَجُلًا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُصْبِحُوا [بُكْرَةً] مُحَلِّقِينَ رُءُوسَهُمْ مَعَهُمْ سِلَاحُهُمْ لِيُنَابِعُوا عَلَى الْمَوْتِ فَأَصْبَحُوا [فَلَمْ يُؤَافِ] مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقُلْتُ لِسَلْمَانَ مِنَ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ أَنَا وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ وَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ثُمَّ أَنَاهُمْ عَلِيٌّ عَ مِنَ اللَّيْلَةِ الْمُقْبِلَةِ فَتَأَشَّدَهُمْ فَقَالُوا نُصْبِحُكَ بُكْرَةً فَمَا مِنْهُمْ أَحَدٌ أَنَاهُ غَيْرَنَا ثُمَّ أَنَاهُمْ اللَّيْلَةَ الثَّلَاثَةَ فَمَا أَنَاهُ غَيْرَنَا فَلَمَّا رَأَى عَدْرَهُمْ وَ قَلَّةَ وَقَائِهِمْ لَهُ لَزِمَ بَيْتَهُ وَ أَقْبَلَ عَلَى الْقُرْآنِ يُؤَلِّمُهُ وَ يَجْمَعُهُ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى جَمَعَهُ وَ كَانَ فِي الصُّحُفِ وَ الشِّطَاطِ وَ الْأَسْبَارِ وَ الرِّقَاقِ فَلَمَّا جَمَعَهُ كُلَّهُ وَ كَتَبَهُ [بِيَدِهِ] عَلَى تَنْزِيلِهِ [وَ تَأْوِيلِهِ] وَ النَّاسِخِ مِنْهُ وَ الْمَنْسُوخِ بَعَثَ إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ أَنْ اخْرُجْ فَبَايَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ عَ ابْنِي لَمْشَعُولٍ وَ قَدْ آلَيْتُ عَلَى نَفْسِي يَمِينًا أَنْ لَا أَرْتَدِيَ رِدَاءَ إِلَّا لِلصَّلَاةِ حَتَّى أُؤَلِّفَ الْقُرْآنَ وَ أَجْمَعَهُ [فَسَكَنُوا عَنْهُ أَيَّامًا] فَجَمَعَهُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَ حَتَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ وَ هُمْ مُجْتَمِعُونَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَنادَى عَلِيٌّ عَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْنِي لَمْ أَزَلْ مُنْذُ فُيْضَ رَسُولِ اللَّهِ ص مَشْغُولًا بِعُسْلِهِ ثُمَّ بِالْقُرْآنِ حَتَّى جَمَعْتُهُ كُلَّهُ فِي هَذَا الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلَمْ يُنْزِلِ اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص آيَةً إِلَّا وَ قَدْ جَمَعْتَهَا وَ لَيْسَتْ مِنْهُ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ جَمَعْتَهَا وَ لَيْسَتْ مِنْهُ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ أَفْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ عَلَّمَنِي تَأْوِيلَهَا [ثُمَّ قَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ عَ لِقَلَّا تَقُولُوا غَدًا إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ] ثُمَّ قَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ عَ لِقَلَّا تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ابْنِي لَمْ أَدْعُكُمْ إِلَى نُصْرَتِي وَ لَمْ أَدْعُكُمْ حَقِّي وَ لَمْ أَدْعُكُمْ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ مِنْ فَاتِحَتِهِ إِلَى خَاتِمَتِهِ فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْنَانَا مَا مَعَنَا مِنَ الْقُرْآنِ عَمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ عَ بَيْتَهُ

سلمانؑ نے کہا ”جب رات ہوئی تو علیؑ نے فاطمہ الزہراءؑ کو سواری پر سوار کیا اور اپنے فرزند حسنؑ و حسینؑ کا ہاتھ پکڑا پس آپؑ نے بدری مہاجرین و انصار میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑا ہر کسی کے گھر گئے اور ان لوگوں کو اپنا حق یاد دلایا اور انہیں اپنی نصرت کے لیے بلایا پس آپؑ کو چوالیس (44) لوگوں کے علاوہ کسی نے مثبت جواب نہ دیا، تو آپؑ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہ لوگ صبح سویرے آئیں کہ ان کے سر منڈے ہوئے ہوں اور ان کا اسلحہ ساتھ ہوتا کہ وہ لوگ موت پر بیعت کر سکیں۔ پس صبح ہوئی تو ان میں سے ما سوائے چار آدمیوں کے کسی نے وفانہ

کی“ میں نے سلمانؓ سے کہا ”وہ چار کون تھے؟“ تو اس نے کہا ”میں، ابوذرؓ، مقدادؓ اور زبیر بن عوامؓ تھا“ پھر علیؓ دوسری رات بھی ان کے پاس گئے اور انہیں یاد دہانی کرائی تو انہوں نے کہا ”ہم صبح سویرے آپؓ کے پاس ہوں گے“ مگر ان میں سے کوئی بھی نہ آیا ماسوائے ہمارے، پھر آپؓ ان کے پاس تیسری رات گئے مگر آپؓ کے پاس ہمارے سوا کوئی نہ آیا۔ جب آپؓ نے ان کی غداری اور خود سے ان کی بے وفائی کو ملاحظہ کیا تو اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور قرآن مجید کی تالیف و جمع آوری میں مصروف ہو گئے، پس آپؓ اپنے گھر سے باہر نہ نکلے یہاں تک کہ قرآن مجید کو جمع کیا اور قرآن مجید کاغذوں، لکڑیوں، چمڑے اور کپڑوں پر لکھا ہوا تھا۔ جب آپؓ نے سارے قرآن کو جمع کر لیا اور اسے اپنے ہاتھوں سے تنزیل و تاویل کے مطابق لکھ لیا اور نسخ و منسوخ بھی تحریر کر دیئے تو ابو بکرؓ نے آپؓ کی طرف پیغام بھیجا کہ باہر آئیں اور بیعت کریں تو علیؓ نے اس کی طرف جواب بھیجا ”میں مصروف ہوں میں نے خود پر قسم اٹھائی ہے کہ میں نماز کے سوا اپنے کندھے پر ردا نہ ڈالوں گا یہاں تک کہ میں قرآن کی تالیف کر لوں اور اسے جمع کر لوں“ پس وہ لوگ کچھ دن آپؓ سے خاموش رہے، پس آپؓ نے قرآن کو ایک کپڑے میں جمع کیا اور اس پر مہر لگائی تو پھر آپؓ لوگوں کے پاس مسجد نبویؐ میں گئے کہ وہ سب ابو بکرؓ کے ارد گرد جمع تھے تو علیؓ نے بلند آواز سے فرمایا ”اے لوگو! میں رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد مواثر مصروف رہا پہلے آپؓ کے غسل میں پھر قرآن میں یہاں تک کہ میں نے قرآن مجید کو اس ایک کپڑے میں جمع کر دیا ہے، اللہ عزوجل نے رسول اللہؐ پر کوئی آیت نہیں اتاری مگر یہ کہ اسے میں نے جمع کر دیا ہے کیونکہ اس میں سے کوئی آیت نہیں تھی کہ جسے میں نے جمع نہ کیا ہو اور کوئی آیت ایسی نہیں ہے کہ جسے میں نے رسول اللہؐ کے سامنے تلاوت کیا ہو مگر یہ کہ آپؓ نے مجھے اس کی تاویل کا علم عطا فرمایا“ پھر علیؓ نے ان لوگوں سے فرمایا بعد میں تم سب یہ نہ کہنا کہ ”ہم تو اس سے غافل تھے“ (اعراف 172) پھر علیؓ نے ان لوگوں سے فرمایا ”تم لوگ قیامت کے دن ہرگز نہ کہہ سکو گے کہ میں نے تمہیں اپنی نصرت کی دعوت نہ دی تھی اور میں نے تمہیں اپنا حق یاد نہ دلایا تھا اور میں نے تمہیں قرآن کی ابتدا سے اختتام تک کی طرف نہ بلایا تھا“ تو عمر نے کہا ”ہمارے پاس جو ہے وہ ہمیں تمہارے قرآن کی طرف دعوت دینے سے بے نیاز کرتا ہے (ہمیں تمہارے قرآن کی ضرورت نہیں)“ پھر علیؓ اپنے گھر چلے گئے۔

وَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ أُرْسِلَ إِلَى عَلِيٍّ فَلْيُبَايِعْ فَإِنَّا لَسْنَا فِي شَيْءٍ حَتَّى يُبَايِعَ وَ لَوْ قَدْ بَايَعَ أَمَّنَاهُ فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ أَجِبْ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ ع سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَسْرَعَ مَا كَذَّبْتُمْ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيَعْلَمُ [وَيَعْلَمُ] الَّذِينَ حَوْلَهُ أَنَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ لَمْ يَسْتَخْلِفَا غَيْرِي وَ ذَهَبَ الرَّسُولُ فَأَخْبِرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ أَذْهَبَ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَبَا بَكْرٍ فَأَتَاهُ فَأَخْبِرَهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ ع سُبْحَانَ اللَّهِ مَا وَ اللَّهِ طَالَ الْعَهْدُ فَيَنْسَى فَوَ اللَّهُ إِنَّهُ لَيَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْإِسْمَ لَا يَصْلُحُ إِلَّا لِي وَ لَقَدْ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ وَ هُوَ سَابِعُ سَبْعَةِ فَسَلَّمُوا عَلَيَّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَاسْتَفْهَمَ هُوَ وَ صَاحِبُهُ عُمَرُ مِنْ بَيْنِ السَّبْعَةِ فَقَالَ أَوْ حَقِّ مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ فَقَالَ لَهْمَا رَسُولُ اللَّهِ ص نَعَمْ حَقًّا [حَقًّا] مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ إِنَّهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَ صَاحِبُ لُؤَاءِ الْعُرِّ الْمُحَجَّلِينَ يُفْعِدُهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ فَيُدْخِلُهُ أَوْلِيَاءَهُ الْجَنَّةَ وَ أَعْدَاءَهُ النَّارَ

فَانْطَلَقَ الرَّسُولُ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ قَالَ قَالَ فَسَكَتُوا عَنْهُ يَوْمَهُمْ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ حَمَلَ عَلِيٌّ ع فَاطِمَةَ ع [عَلَى حِمَارٍ] وَ أَخَذَ  
بِيَدَيْ ابْنَيْهِ الْحُسَيْنِ وَ الْحُسَيْنِ ع فَلَمْ يَدْعُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ص إِلَّا أَنَّهُ فِي مَنْزِلِهِ فَتَأَسَّدَهُمُ اللَّهُ حَقَّهُ وَ دَعَاهُمْ إِلَى  
نُصْرَتِهِ فَمَا اسْتَجَابَ مِنْهُمْ رَجُلٌ غَيْرُنَا الْأَزْبَعَةَ فَإِنَّا حَلَقْنَا رُؤُوسَنَا وَ بَدَلْنَا لَهُ نُصْرَتَنَا وَ كَانَ الرَّبِيزُ أَشَدَّنَا بِصَبْرَةٍ فِي نُصْرَتِهِ

اور عمر نے ابو بکر سے کہا ”علیؑ کی طرف نمائندہ بھیجو تاکہ وہ بیعت کرے ہم علیؑ کو رعایت نہیں دیں گے  
جب تک کہ وہ بیعت نہ کرے اور اگر وہ بیعت کرے تو ہم اسے امن سے رہنے دیں گے“ پس ابو بکر نے آپؐ کی  
طرف پیغام بھیجا ”رسول اللہؐ کے خلیفہ کی طرف آؤ“ پس پیغام رساں نے جا کر آپؐ سے یہ کہا تو اس سے علیؑ نے  
فرمایا ”سبحان اللہ! تم لوگوں نے کتنی جلدی رسول اللہؐ پر جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہے، وہ اور اس کے حواری بخوبی  
جانتے ہیں کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہؐ نے میرے سوا کسی اور کو خلیفہ نہیں بنایا“ پس پیغام رساں چلا گیا اور  
اس نے جا کر ابو بکر کو خبر دی کہ علیؑ نے جو فرمایا تھا۔ ابو بکر نے کہا ”جاؤ اور آپؐ سے کہو ”امیرالمومنین ابو بکر (نقل  
کفر کفر نہ باشد) کے پاس آؤ“ پس پیغام رساں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کو ابو بکر کے قول کی خبر دی تو  
علیؑ نے اس سے فرمایا ”سبحان اللہ! اللہ کی قسم زیادہ عرصہ نہیں گزرا وہ بھول گیا پس اللہ کی قسم! وہ یقیناً جانتا ہے  
کہ یہ نام میرے علاوہ کسی کے لیے درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہؐ نے اس کو حکم دیا تھا اور وہ سات میں سے  
ساتواں تھا کہ جنہوں نے مجھے امیرالمومنینؑ کہہ کر سلام کیا تھا۔ پس ان سات میں سے اس نے اور اس کے ساتھ عمر  
نے سوال کیا تھا تو دونوں نے کہا تھا ”کیا اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہؐ کی طرف سے حکم ہے؟“ تو رسول اللہؐ  
نے ان دونوں سے فرمایا تھا ”ہاں یہ حق بات ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی جانب سے وہ (علیؑ) امیرالمومنین،  
سیدالمسلمین اور روشن چہرے والے گروہ کا علمبردار ہے۔ اللہ عزوجل اسے (علیؑ) کو قیامت کے دن پل صراط پر بٹھائے  
گا تو یہ اپنے دوستوں کو جنت اور دشمنوں کو جہنم میں داخل کرے گا“ تو پیغام رساں چل دیا اور جا کر اسے آپؐ نے  
جو فرمایا تھا کی خبر دی تو وہ لوگ اس دن آپؐ سے ٹل گئے۔ پس جب رات ہوئی تو علیؑ نے حضرت فاطمہؑ کو سواری  
پر سوار کیا اور اپنے فرزندوں حسنؑ و حسینؑ کو ہاتھوں سے پکڑا اور رسول اللہؐ کے اصحاب میں سے ہر کسی کے گھر  
گئے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑا اور انہیں اپنے حق کے بارے میں اللہ کی قسم دی اور انہیں اپنی نصرت کی دعوت دی  
لیکن ہم چاروں کے علاوہ کسی ایک نے بھی آپؐ کو مثبت جواب نہ دیا، پس ہم نے اپنے سر منڈوائے اور آپؐ کی  
نصرت پر کمر باندھ لی اور اس وقت زبیر ہم سب سے زیادہ آپؐ کی نصرت پر تیار تھا۔

## حضرت فاطمہؑ کی گواہی، قریش کے قبائل کا وحی کے گھر پر حملہ اور نذر آتش کرنا

فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ ع خِذْلَانَ النَّاسِ إِيَّاهُ وَ تَزَكُّهُمْ نُصْرَتَهُ وَ اجْتِمَاعَ كَلِمَتِهِمْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَ طَاعَتَهُمْ لَهُ وَ تَعْظِيمَهُمْ إِيَّاهُ  
لَرَمَ بَيْتَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَبْعَثَ إِلَيْهِ فَيَبَايِعَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا وَ قَدْ تَابَعَ غَيْرَهُ وَ غَيْرُ هَؤُلَاءِ الْأَزْبَعَةَ وَ كَانَ

أَبُو بَكْرٍ أَرَقَّ الرَّجُلَيْنِ وَ أَرْفَقَهُمَا وَ أَدَهَاهُمَا وَ أَبْعَدَهُمَا غَوْرًا وَ الْأَخْرَ أَفْطَهْمَا [وَ أَعْلَطَهُمَا] وَ أَجْفَاهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ نُرْسِلُ إِلَيْهِ فَقَالَ [عُمَرُ] نُرْسِلُ إِلَيْهِ فَنُفِذًا وَ هُوَ رَجُلٌ فَطٌ غَلِيظٌ جَافٍ مِنَ الطَّلَقَاءِ أَحَدُ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ فَأَرْسَلَهُ وَ أَرْسَلَ مَعَهُ أَعْوَانًا وَ انْطَلَقَ فَاسْتَأْذَنَ عَلَى عَلِيٍّ ع فَأَبَى أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ فَرَجَعَ أَصْحَابُ فَنُفِذَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ هُمَا [جَالِسَانِ] فِي الْمَسْجِدِ وَ النَّاسُ حَوْلَهُمَا فَقَالُوا لَمْ يُؤْذَنَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ اذْهَبُوا فَإِنْ أَذِنَ لَكُمْ وَ إِلَّا فَاذْخُلُوا [عَلَيْهِ] بَعِيرٍ إِذْنٍ فَاَنْطَلَقُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ ع أُخْرِجْ عَلَيْكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا عَلَى بَنِي [بَعِيرٍ إِذْنٍ] فَرَجَعُوا وَ ثَبَتَ فَنُفِذَ الْمَلْعُونُ فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ كَذَا وَ كَذَا فَتَحَرَّجْنَا أَنْ نَدْخُلَ بَيْتَهَا بَعِيرٍ إِذْنٍ فَغَضِبَ عُمَرُ وَ قَالَ مَا لَنَا وَ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ أَمَرَ أَنَسًا حَوْلَهُ أَنْ يَحْمِلُوا الْحُطْبَ فَحَمَلُوا الْحُطْبَ وَ حَمَلَ مَعَهُمْ عُمَرُ فَجَعَلُوهُ حَوْلَ مَنْزِلِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ ابْنَيْهِمَا ع ثُمَّ نَادَى عُمَرُ حَتَّى أَسْمَعَ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ ع وَ اللَّهُ لَتَخْرُجَنَّ يَا عَلِيُّ وَ لَتُبَايَعَنَّ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ وَ إِلَّا أَضْرَمْتُ عَلَيْكَ [بَيْتَكَ النَّارَ] فَقَالَتْ فَاطِمَةُ ع يَا عُمَرُ مَا لَنَا وَ لَكَ فَقَالَ افْتَحِي الْبَابَ وَ إِلَّا أَخْرَفْنَا عَلَيْكُمْ بَيْنَكُمْ فَقَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا تَتَّقِي اللَّهَ تَدْخُلُ عَلَى بَنِي فَأَبَى أَنْ يَنْصَرِفَ وَ دَعَا عُمَرَ بِالنَّارِ فَأَضْرَمَهَا فِي الْبَابِ ثُمَّ دَفَعَهُ فَدَخَلَ فَاسْتَقْبَلَتْهُ فَاطِمَةُ ع وَ صَاحَتْ يَا أَبَتَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ عُمَرُ السِّيفَ وَ هُوَ فِي غَمْدِهِ فَوَجَّأَ بِهِ جَنْبَهَا فَصَرَخَتْ يَا أَبَتَاهُ فَرَفَعَ السُّوْطَ فَضَرَبَ بِهِ ذِرَاعَهَا فَنَادَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ مَا خَلَّفَكَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ

جب علیؓ نے لوگوں کی بے وفائی اور آپؓ کی نصرت ترک کرنا دیکھا اور ان سب کا ابو بکر کے ہم زبان ہونا، ان کا ابو بکر کی اطاعت کرنا اور ان کا ابو بکر کی جھوٹی تعظیم کرنا دیکھا تو اپنے گھر بیٹھ گئے۔ تو عمر نے ابو بکر سے کہا ”تجھے کون سی چیز مانع ہے کہ علیؓ کو پیغام بھیج اور اس سے بیعت لے کیونکہ اس کے اور ان چار افراد کے سوا کوئی ایک بھی نہیں ہے کہ جس نے بیعت نہ کی ہو“ اور ابو بکر دوسرے کی نسبت نرم مزاج، اکھڑ مزاج اور شقی تھا۔ تو ابو بکر نے کہا ”ہم اس زیادہ دور اندیش تھا جب کہ دوسرا اس کی نسبت زیادہ سخت طبیعت، اکھڑ مزاج اور شقی تھا۔ تو ابو بکر نے کہا ”ہم اس کی طرف کس کو بھیجیں؟“ تو عمر نے کہا ”ہم اس کی طرف تفض کو بھیجتے ہیں، اور وہ بنی عدی بن کعب کا آزاد کردہ سخت مزاج، خشک زبان اور بد تمیز شخص تھا۔ پس ابو بکر نے اسے آپؓ کی طرف بھیجا اور اس کے ساتھ مددگار بھی بھیجے، وہ چلا اور اس نے علیؓ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو علیؓ نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا، پس تفض اس کے ساتھی ابو بکر اور عمر کے پاس لوٹ گئے وہ دونوں مسجد میں بیٹھے تھے اور ان کے ارد گرد لوگ موجود تھے، تو انہوں نے کہا ”آپؓ نے ہمیں اجازت نہیں دی“ تو عمر نے کہا ”جاؤ! پس اگر وہ تمہیں اجازت دے تو ٹھیک ورنہ تم بغیر اذن کے اندر چلے جاؤ“ پس وہ لوگ چلے اور انہوں نے اجازت مانگی تو فاطمہؓ نے فرمایا ”میں تمہیں اپنے گھر میں بغیر اجازت کے داخل نہ ہونے دوں گی“ پس وہ لوگ پلٹ گئے مگر تفض ملعون وہیں کھڑا رہا، تو انہوں نے جا کر کہا ”فاطمہؓ نے یہ، یہ فرمایا ہے اور ہمیں اپنے گھر میں بغیر اجازت داخل نہیں ہونے دیا، تو عمر غصے سے آگ بگولہ ہو گیا اور اس نے کہا ”عورتوں کا ہم سے کیا کام“ پھر اس نے اپنے ارد گرد موجود لوگوں کو حکم دیا کہ وہ لکڑیاں اٹھائیں پس ان سب نے لکڑیاں اٹھائیں اور ان کے ساتھ عمر نے بھی اور انہیں علیؓ و فاطمہؓ اور ان کے فرزند ان کے گھر کے ارد گرد رکھ دیا، پھر عمر نے چیخ کر کہا تا کہ علیؓ اور فاطمہؓ سن سکیں ”اللہ کی قسم! اے علیؓ تو

ضرور باہر آئے گا اور ضرور رسول اللہ کے خلیفہ (نعمو باللہ) کی بیعت کرے گا ورنہ ہم تمہارے گھر کو آگ لگا دیں گے“ تو فاطمہؑ نے فرمایا ”اے عمر! تمہارا ہم سے کیا کام؟“ تو اس نے کہا ”تم دروازہ کھولو ورنہ ہم تمہارا گھر جلا دیں گے“ تو بی بیؑ نے فرمایا ”اے عمر! کیا تو اللہ کے غضب سے نہیں ڈرتا کہ تو میرے گھر میں داخل ہو جائے گا؟“ پس اس نے واپس جانے سے انکار کر دیا۔ اور عمر نے آگ منگوا کر دروازے میں لگا دی اور پھر اسے دھکا دیا اور داخل ہو گیا تو اس کے سامنے فاطمہؑ آگئیں اور فریاد کی ”اے بابا جان! اے رسول اللہؐ“ تو عمر نے تلوار اٹھائی کہ جو نیام میں تھی اور اس کے ذریعے بی بیؑ کے پہلو پر مارا تو بی بیؑ نے فریاد کی ”یا ابتاہ“ (اے بابا جان) پس عمر نے کوڑا اٹھایا اور اس کے ذریعے بی بیؑ کے بازوؤں پر مارنے لگا تو بی بیؑ نے پکارا ”یا رسول اللہؐ! بہت بُرے ہیں ابو بکر و عمر کہ جنہیں آپؐ نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے“۔

### حضرت علیؑ علیہ السلام کا دفاع نبوت کی اولاد میں سے ہے

فَوَثَبَ عَلِيٌّ ع فَأَخَذَ بِتَلَابِيهِ ثُمَّ نَزَّهُ فَصَرَعَهُ وَ وَجَأَ أَنْفَهُ وَ رَقَبَتَهُ وَ هَمَّ بِقَتْلِهِ فَذَكَرَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ مَا أَوْصَاهُ بِهِ فَقَالَ وَ الَّذِي كَرَّمَ مُحَمَّدًا بِالنُّبُوَّةِ يَا ابْنَ صُهَيْك لَوْ لَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ وَ عَهْدٌ عَاهَدَهُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ص لَعَلِمْتَ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ بَيْتِي

پس علیؑ اپنے اور انہوں نے عمر کے گریبان کو پکڑا اور اسے زمین پر پٹھا اور اس کے ناک اور گردن پر مارنا شروع کر دیا قریب تھا کہ آپؑ اسے ہلاک کر دیتے مگر آپؑ کو رسول اللہؐ کا قول اور جو آپؑ نے ان کو وصیت فرمائی تھی سامنے آگئی تو آپؑ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم کے جس نے محمدؐ کو نبوت سے عزت بخشی..... اے فاحشہ ضحاک کے بیٹے..... اگر اللہ عزوجل کی کتاب کا حکم اور اس عہد و پیمان کا لحاظ نہ ہوتا کہ جو رسول اللہؐ نے مجھ سے لیا تھا تو یقیناً میں تمہیں بتاتا کہ تو میرے گھر میں کیسے داخل ہوتا ہے“

### ابو بکر نے ایک بار پھر گھر کو آگ لگانے کا حکم جاری کر دیا

فَأَرْسَلَ عُمَرُ يَسْتَعِيثُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ حَتَّى دَخَلُوا الدَّارَ وَ نَارَ عَلِيٍّ ع إِلَى سِنْفِهِ فَرَجَعَ فَنُفِذَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ هُوَ يَتَحَوَّفُ أَنْ يَخْرُجَ عَلِيٌّ ع [إِلَيْهِ] بِسِنْفِهِ لِمَا قَدْ عَرَفَ مِنْ بَأْسِهِ وَ شِدَّتِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِفُنْفُدِ الرِّجْعِ فَإِنْ خَرَجَ وَ إِلَّا فَاقْتَحِمْ عَلَيْهِ بَيْتَهُ فَإِنْ امْتَنَعَ فَأَضْرِبْ عَلَيْهِمْ بَيْتَهُمُ النَّارَ فَانْطَلِقْ فَنُفِذَ الْمَلْعُونُ فَاقْتَحِمَ هُوَ وَ أَصْحَابُهُ بَعِيرِ إِذْنٍ وَ نَارَ عَلِيٍّ ع إِلَى سِنْفِهِ فَسَبَّوهُ إِلَيْهِ [وَ كَاتَرُوهُ] وَ هُمْ كَثِيرُونَ فَتَنَاولَ بَعْضُهُمْ سُيُوفَهُمْ فَكَاتَرُوهُ [وَ ضَبَطُوهُ] فَأَلْقَوْا فِي عُنُقِهِ حَبْلًا وَ خَالَتْ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَهُ فَاطِمَةُ ع عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَضَرَبَهَا فَنُفِذَ الْمَلْعُونُ بِالسُّوِطِ فَمَاتَتْ حِينَ مَاتَتْ وَ إِنَّ فِي عَضْدِهَا كَمِثْلِ الدَّمْلَجِ مِنْ ضَرْبَتِهِ لَعَنَهُ اللَّهُ [وَ لَعَنَ مَنْ بَعَثَ بِهِ]

پس عمر نے چیخ و پکار کے ذریعے دوسروں کو مدد کے لیے بلایا تو لوگ آگئے یہاں تک کہ وہ گھر میں داخل ہو گئے اور علیؑ اپنی تلوار کی طرف بڑھے تو قنفذ بھاگتا ہوا ابو بکر کے پاس واپس گیا اور وہ خوف زدہ تھا کہ علیؑ تلوار لے کر اس کے مقابلے میں نہ آجائیں کیونکہ وہ آپؑ کی شجاعت اور عزم کو جانتا تھا۔ تو ابو بکر نے قنفذ سے کہا واپس جاؤ! پس اگر وہ (علیؑ) باہر آئے تو ٹھیک ورنہ ان کے گھر پر دھاوا بول دو اور اگر وہ مانع ہوں تو ان کے گھر کو آگ لگا دو، پس قنفذ ملعون چلا، اس نے اور اس کے ساتھیوں نے بغیر اجازت کے گھر پر دھاوا بول دیا، علیؑ اپنی تلوار لینے کے لیے پلٹے تو انہوں نے پہلے ہی علیؑ کو گھیرے میں لے لیا کیونکہ وہ بہت سے ملاعین تھے پس ان میں سے بعض نے اپنی تلواں نکال لیں اور علیؑ کے گرد گھیرا تنگ کر کے آپؑ کو قابو کر لیا اور ان ملاعین نے آپؑ کے مبارک گلے میں منحوس رسی ڈال دی۔ (جب وہ آپؑ کو گرفتار کر کے لے کر چلے تو) ان ملاعین اور علیؑ کے درمیان فاطمہؑ گھر کے دروازے پر حائل ہو گئیں تو قنفذ ملعون نے بی بیؑ کو کوڑے مارے بی بیؑ بے ہوش ہو گئی جیسے کہ وہ انتقال فرما گئیں ہوں۔ جب بی بیؑ کی شہادت ہوئی آپؑ کے کندھے پر اس ملعون کی ضرب کی وجہ سے کوڑے کا نشان تھا۔ اللہ کی لعنت ہو اس ملعون پر اور اس ملعون کو بھیجنے والے ملعون پر۔

ثُمَّ انْطَلِقَ بِعَلِيٍّ عٍ يُعْتَلُّ عَتَلًا حَتَّى انْتَهَى بِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ قَائِمٌ بِالسَّيْفِ عَلَى رَأْسِهِ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَ سَلَمٌ مَوْلَى أَبِي خَدِيفَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ وَ أُسَيْدُ بْنُ حُصَيْنٍ وَ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ وَ سَائِرُ النَّاسِ [جُلُوسٌ] حَوْلَ أَبِي بَكْرٍ عَلَيْهِمُ السَّلَاحُ

پھر وہ علیؑ کو رسیوں میں جکڑے چل دیئے یہاں تک کہ آپؑ کو ابو بکر کے پاس پہنچایا اور عمر تلوار لیے اس کے سر پر کھڑا تھا اور خالد بن ولید، ابو عبیدہ بن جراح، ابو خدیفہ کا آزاد کردہ سالم، معاذ بن جبل، مغیرہ بن شعبہ، اسید بن حصین اور بشیر بن سعد (ملاعین) جیسے سارے لوگ اسلحہ باندھے ابو بکر کے ارد گرد بیٹھے تھے۔

### حضرت فاطمہؑ کے گھر بغیر اجازت داخل ہونا

قَالَ قُلْتُ لِسَلْمَانَ أَدْخَلُوا عَلَيَّ فَاطِمَةَ عٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ قَالَ إِي وَ اللَّهُ وَ مَا عَلَيْهَا مِنْ حِمَارٍ فَنَادَتْ وَ أَبَتَاهُ وَ رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَتَاهُ فَلَبَسَ مَا خَلَّفَكَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عَيْنَاكَ لَمْ تَتَفَقَّأْ فِي قَبْرِكَ تُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهَا فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَ مَنْ حَوْلَهُ يَبْكُونَ [وَ يَنْتَحِبُونَ] مَا فِيهِمْ إِلَّا بَاكِ عَيْرٌ عُمَرُ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ وَ عُمَرُ يَقُولُ إِنَّا لَسْنَا مِنَ النِّسَاءِ وَ رَأَيْهِنَّ فِي شَيْءٍ

راوی (سلیم بن قیس) نے کہا ”میں نے سلمان سے کہا ”کیا وہ (ملاعین) فاطمہؑ کے گھر بغیر اجازت کے داخل ہوئے؟“ تو اس نے کہا ”ہاں اللہ کی قسم! انہوں نے ایسا ہی کیا اور بی بیؑ کے سر پر چادر بھی نہ تھی تو بی بیؑ نے پکارا

”ہائے باباجان! ہائے رسول اللہ! اے باباجان! آپ کے بعد ابو بکر و عمر کتنے برے ہیں اور آپ کی آنکھوں کو آپ کی قبر میں بھی سکون نہیں دیا ”بی بی“ نے بلند آواز سے پکارا۔ میں نے ابو بکر اور اس کے حواریوں کو دیکھا کہ وہ سب کے سب رو دیئے ماسوائے خالد بن ولید اور مغیرہ بن شعبہ اور عمر کے کہ اس نے کہا ”ہم عورتیں نہیں ہیں کہ کسی چیز میں ان کی رائے قبول کریں۔“

قَالَ فَانْتَهَوْا بِعَلِيٍّ عِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ هُوَ يَقُولُ أَمَا وَ اللَّهُ لَوْ وَقَعَ سِنْفِي فِي يَدِي لَعَلِمْتُمْ أَنَّكُمْ لَمْ تَصَلُّوا إِلَى هَذَا أَبَدًا  
أَمَا وَ اللَّهُ مَا أَلُومُ نَفْسِي فِي جِهَادِكُمْ وَ لَوْ كُنْتُ اسْتَمْتَكَنْتُ مِنَ الْأَرْبَعِينَ رَجُلًا لَفَرَقْتُ جَمَاعَتَكُمْ وَ لَكِن لَعَنَ اللَّهُ أَقْوَامًا  
بِأَيْبُونِي ثُمَّ حَدَّثُونِي [وَ لَمَّا أَنْ بَصُرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ صَاحَ حَلُّوا سَبِيلَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ ع يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَسْرَعَ مَا تَوَثَّبْتُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
بِأَيْ حَقٍّ وَ بِأَيْ مَنَزَلَةٍ دَعَوْتَ النَّاسَ إِلَى بَيْعَتِكَ أَمْ لَمْ تُبَايِعْنِي بِالْأَمْسِ بِأَمْرِ اللَّهِ وَ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ] وَ قَدْ كَانَ فُتِنًا لَعَنَهُ اللَّهُ  
ضَرَبَ فَاطِمَةَ ع بِالسَّوِطِ حِينَ حَالَتْ بَيْتَهُ وَ بَيْنَ زَوْجَتِهَا وَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ إِنْ حَالَتْ بَيْتَكَ وَ بَيْنَهُ فَاطِمَةَ فَاضْرِبْهَا فَأَلْجَأَهَا  
فُتِنًا لَعَنَهُ اللَّهُ إِلَى عِضَادَةِ بَابِ بَيْتِهَا وَ دَفَعَهَا فَكَسَرَ ضِلْعَهَا مِنْ جَنْبِهَا فَأَلْقَتْ جَبِينًا مِنْ بَطْنِهَا فَلَمْ تَزَلْ صَاحِبَةً فِرَاشٍ حَتَّى  
مَاتَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهَا مِنْ ذَلِكَ شَهِيدَةً قَالَ وَ لَمَّا انْتَهَى بِعَلِيٍّ ع إِلَى أَبِي بَكْرٍ انْتَهَرَهُ عُمَرُ وَ قَالَ لَهُ يَا بَايِعْ [وَ دَعَّ عَنْكَ هَذِهِ  
الْأَبَاطِيلَ] فَقَالَ لَهُ ع فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ فَمَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ قَالُوا نَفْتُلُكَ ذُلًّا وَ صَعَارًا فَقَالَ إِذَا تَفْتُلُونَ عَبْدَ اللَّهِ وَ أَخَا رَسُولِهِ فَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ أَمَا عَبْدُ اللَّهِ فَنَعَمْ وَ أَمَا أَخُو رَسُولِ اللَّهِ فَمَا نُفِرُّ بِهَذَا قَالَ أَمْ تَحْتَدُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَ أَخِي بَيْنِي وَ بَيْنَهُ قَالَ نَعَمْ  
فَأَعَادَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيٌّ ع فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ أَنْشُدْكُمْ اللَّهُ أ  
سَعَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ يَوْمَ عَدِيرٍ حُمًّا كَذَا وَ كَذَا [وَ فِي عَزْوَةِ تَبُوكَ كَذَا وَ كَذَا] فَلَمْ يَدْعُ عَ شَيْعًا قَالَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ص  
عَلَانِيَةً لِلْعَامَّةِ إِلَّا ذَكَرْتُمْ إِيَّاهُ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ

اس نے کہا ”پس وہ لوگ علیٰ کو ابو بکر کے پاس لے کر پہنچے تو آپ فرماتے جاتے تھے ”اللہ کی قسم! اگر میری تلوار ہاتھ میں ہوتی تو یقیناً میں تمہیں بتاتا کہ تم کبھی بھی مجھ تک نہ پہنچ پاتے، اللہ کی قسم! میں تم لوگوں سے جہاد کرنے کو خود کے لیے عار نہیں سمجھتا اور اگر مجھے چالیس (40) آدمی مل جاتے تو یقیناً میں تمہاری جماعت کو پرانہ کر دیتا لیکن اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر کہ جنہوں نے میری بیعت کی پھر مجھے تنہا چھوڑ دیا“ جب ابو بکر نے آپ کو دیکھا تو چیخا ”اس کو چھوڑ دو“ تو علی نے فرمایا ”اے ابو بکر! کتنی جلدی تم لوگوں نے رسول اللہ کی مخالفت پر کمر باندھ لی ہے! کس حق اور کس مقام و مرتبہ کی بنا پر تم نے لوگوں کو اپنی بیعت کی طرف بلایا ہے کیا کل تو نے اللہ اور رسول اللہ کے حکم سے میری بیعت نہیں کی تھی؟“ اور تفسیر لعلۃ اللہ علیہ نے بی بی فاطمہ کو کوڑے مارے۔ جب آپ اس ملعون کے اور اپنے شوہر نامدار کے درمیان حائل ہو گئی تھیں اور عمر نے اس ملعون کو پہلے ہی کہا تھا ”اگر تمہارے اور علی کے درمیان فاطمہ حائل ہوں تو تم اسے مارو“۔ پس اس ملعون نے آپ کو چوکھٹ کے ایک بازو (پھالے) کے پیچھے گھیر کر دروازے کو آپ پر دھکا دیا تو آپ کے پہلو کی ایک پسلی ٹوٹ گئی تو آپ کا مبارک بچہ شہید ہو گیا، پس تب سے بی بی صاحب فراش ہوئیں یہاں تک کہ اس وجہ سے آپ کی شہادت ہو گئی۔ اس نے کہا ”

جب علیؑ کو ابو بکر کے پاس لایا گیا تو عمر نے آپؑ سے بد تمیزی کی اور آپؑ سے کہا ”بیعت کرو اور اپنے باطل دعووں کو چھوڑ دو“ تو آپؑ نے اس سے فرمایا ”اگر میں بیعت نہ کروں تو تم لوگ کیا کرو گے؟“ انہوں نے بکواس کی ”ہم تمہیں (نعوذ باللہ) ذلیل و رسوا کر کے قتل کر دیں گے“ تو آپؑ نے فرمایا ”تب تم اللہ کے عبد خاص اور رسول اللہؐ کے بھائی کو قتل کرو گے“ تو ابو بکر نے کہا ”یہ جو اللہ کے عبد خاص ہونے کی بات ہے تو درست ہے البتہ رسول اللہؐ کے بھائی ہونے کا ہم اقرار نہیں کرتے“ آپؑ نے فرمایا ”کیا تم اس بات سے انکار کرتے ہو کہ رسول اللہؐ نے میرے اور اپنے درمیان اخوت قائم فرمائی تھی؟“ اس نے کہا ”ہاں“ پس آپؑ نے اس بات کا ان کے سامنے تین بار اعادہ کیا ”پھر علیؑ ان سب کی طرف مخاطب ہوئے تو فرمایا ”اے مسلمانوں کے گروہ! اے مہاجرین و انصار! میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم سب نے رسول اللہؐ سے غدیر خم کے دن یہ یہ فرماتے سنا اور غزوہ تبوک میں یہ یہ؟“ پس آپؑ نے اپنے بارے میں ایسی کوئی چیز نہ چھوڑی کہ جو رسول اللہؐ نے ان کی فضیلت میں اعلانیہ فرمائی تھی مگر یہ کہ اسے ان سب کے سامنے ذکر فرمایا، تو ان لوگوں نے کہا ”اللہ کی قسم ٹھیک ہے۔“

### ابو بکر نے خلافت پر قبضہ کرنے کے لئے ایک حدیث گھڑی

فَلَمَّا تَخَوَّفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَنْصُرَهُ النَّاسُ وَ أَنْ يَمْتَعُوهُ بِأَدْرَهُمْ فَقَالَ [لَهُ] كُلُّ مَا قُلْتَ حَقٌّ فَذْ سَمِعْنَا بِأَدَانِنَا [وَعَرَفْنَا] وَ وَعْتَهُ فُلُوبُنَا وَ لَكِنْ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ بَعْدَ هَذَا إِنَّا أَهْلُ بَيْتِ اصْطِفَانَا اللَّهُ [وَأَكْرَمَنَا] وَ اخْتَارَ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعْ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ النَّبُوَّةَ وَ الْخِلَافَةَ فَقَالَ عَلِيُّ ع هَلْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ص شَهِدَ هَذَا مَعَكَ فَقَالَ عُمَرُ صَدَقَ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ كَمَا قَالَ وَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ [صَدَقَ] قَدْ سَمِعْنَا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص

جب ابو بکر کو خوف ہوا کہ لوگ آپؑ کی نصرت پر کمر بستہ ہو جائیں گے تو اس نے لوگوں کے سامنے جلدی سے کہا ”ہاں“ اور آپؑ سے کہا ”آپؑ نے جو بھی کہا ہے سب حق ہے ہم نے اسے اپنے کانوں سے سنا ہے اور ہمیں اس کی معرفت ہے اور ہمارے دلوں میں محفوظ ہے لیکن میں نے اس کے بعد رسول اللہؐ سے سنا فرما رہے تھے ”ہم اہل بیتؑ کو اللہ نے منتخب فرمایا اور ہمیں عزت بخشی اور ہمارے لیے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دی ہے اور اللہ عزوجل ہم اہل بیتؑ کے لیے نبوت اور خلافت کو یکجا کرنے والا نہیں ہے“ تو علیؑ نے فرمایا ”کیا رسول اللہؐ کے اصحاب میں سے کوئی تیرے ساتھ اس چیز میں موجود تھا؟“ تو عمر نے کہا ”رسول اللہؐ کے (نام نہاد) خلیفہ نے سچ کہا ہے کہ میں نے آپؑ سے ایسے ہی سنا تھا کہ جیسے اس نے کہا ہے“ اور ابو عبیدہ، ابو حذیفہ کے آزاد کردہ سالم اور معاذ بن جبل نے بھی کہا ”اس نے سچ کہا ہے“ ہم نے یہ بات رسول اللہؐ سے سنی تھی۔

## امیر المؤمنینؑ نے ملعونہ دستاویز کو بے نقاب کر دیا

فَقَالَ لَهُمْ عَلِيُّ ع لَقَدْ وَفَيْتُمْ بِصَحِيفَتِكُمْ [الْمَلْعُونَةَ] الَّتِي تَعَاقَدْتُمْ عَلَيْهَا فِي الْكَعْبَةِ إِنْ قَتَلَ اللَّهُ مُحَمَّدًا أَوْ مَاتَ لَتَزُورُنَّ هَذَا الْأَمْرَ عَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَمَا عَلِمْتُكَ بِذَلِكَ مَا أَطَّلَعْنَاكَ عَلَيْهَا فَقَالَ ع أَنْتَ يَا زُبَيْرُ وَ أَنْتَ يَا سَلْمَانَ وَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ وَ أَنْتَ يَا مِقْدَادُ أَسَأَلُكُمْ بِاللَّهِ وَ بِالْإِسْلَامِ [أَمْ] سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ ذَلِكَ وَ أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ إِنْ فُلَانًا وَ فُلَانًا حَتَّى عَدَّ هَؤُلَاءِ الْخُمْسَةَ فَذَكَّرْتُمْ بَيْنَهُمْ كِتَابًا وَ تَعَاهَدُوا فِيهِ وَ تَعَاقَدُوا [أَيْمَانًا] عَلَيَّ مَا صَنَعُوا [إِنْ قُتِلْتُ أَوْ مِتُّ] فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ فَذَكَّرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ ذَلِكَ لَكَ إِنَّهُمْ قَدْ تَعَاهَدُوا وَ تَعَاقَدُوا عَلَيَّ مَا صَنَعُوا وَ كَتَبُوا بَيْنَهُمْ كِتَابًا إِنْ قُتِلْتُ أَوْ مِتُّ [أَنْ يَنْظَاهَرُوا عَلَيْكَ وَ] أَنْ يَزُورُوا عَنكَ هَذَا يَا عَلِيُّ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي إِذَا كَانَ ذَلِكَ [أَنْ أَفْعَلَ فَقَالَ لَكَ] إِنْ وَجَدْتُمْ عَلَيْهِمْ أَعْوَانًا فَجَاهِدْهُمْ وَ نَابِدْهُمْ وَ إِنْ [أَنْتَ] لَمْ تَجِدْ أَعْوَانًا فَبَايِعْ وَ اخْتِمْ دِمَاكَ فَقَالَ عَلِيُّ ع أَمَا وَ اللَّهُ لَوْ أَنَّ أَوْلِيكَ الْأَرْبَعِينَ رَجُلًا الَّذِينَ بَايَعُونِي وَفَوَا لِي لَجَاهَدْتُكُمْ فِي اللَّهِ وَ لَكِنَّ أَمَا وَ اللَّهُ لَا يَنَالُهَا أَحَدٌ مِنْ عَقِبِكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

تو علیؑ نے ان سے فرمایا ”یقیناً تم لوگوں نے اپنے ملعون معاہدے کی پاسداری کی ہے کہ جس پر تم سب نے کعبہ میں عہد باندھا تھا کہ ”اگر اللہ عزوجل نے محمدؐ کو قتل کر دیا یا آپؐ مر گئے تو تم ہر صورت میں امر خلافت و ہدایت ہم اہل بیتؑ سے چھین لو گے“ تو ابو بکر نے کہا ”تمہیں اس کا علم کیسے ہوا جب کہ ہم نے تمہیں اس کی اطلاع نہ دی تھی“۔ تو آپؐ نے فرمایا ”اے زبیر تم، اے سلمانؓ تم، اے ابوذرؓ تم اور اے مقدادؓ تم سے میں اللہ اور اسلام کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ کیا تم نے رسول اللہؐ سے نہیں سنا تھا کہ جب آپؐ ارشاد فرما رہے تھے اور تم سب سن رہے تھے کہ ”فلاں اور فلاں۔۔ یہاں تک کہ ان پانچ کو گنوا یا۔۔ نے آپس میں معاہدہ لکھا ہے اور میرے قتل یا رحلت کی صورت میں جو وہ کریں گے اس پر قسم اٹھائی ہے“ تو ان سب نے کہا ”جی ہاں، ہم نے سنا کہ رسول اللہؐ آپؐ سے یہ سب فرما رہے تھے ”ان لوگوں نے ایک دوسرے سے عہد کیا ہے اور جو وہ کریں گے اس پر قسم اٹھائی ہے اور آپس میں ایک تحریر لکھی ہے کہ اگر میں قتل کر دیا جاؤں یا میرا انتقال ہو جائے تو وہ سب تمہاری مخالفت کریں گے اور تم سے اے علیؑ! تمہارا حق چھین لیں گے“ تو آپؐ نے عرض کی تھی، ”یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں! جب ایسی بات ہے تو آپؐ مجھے کیا حکم دیتے ہیں کہ میں کیا کروں تو آپؐ نے آپؐ سے فرمایا تھا ”اگر تم ان کے خلاف مددگار پاؤ تو ان سے جہاد کرنا اور ان کو پکڑنا اور اگر تم مددگار نہ پاؤ تو اپنے خون کی حفاظت کرنا“ تو علیؑ نے فرمایا ”اللہ کی قسم! اگر وہ چالیس (40) آدمی کہ جنہوں نے میری بیعت کی تھی اگر مجھ سے وفا کرتے تو میں یقیناً تم لوگوں سے فی سبیل اللہ جہاد کرتا، لیکن اللہ کی قسم! تمہاری اولاد میں سے کوئی ایک بھی قیامت تک اس امر خلافت کو نہ پاسکے گا۔

## اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف سے من گھڑت حدیث کی تردید

وَ فِيمَا يُكَذِّبُ قَوْلَكُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص قَوْلُهُ تَعَالَى - أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا فَالْكِتَابَ النَّبُوَّةُ وَالْحِكْمَةُ السُّنَّةُ وَالْمُلْكُ الْخِلَافَةُ وَ نَحْنُ آلُ إِبْرَاهِيمَ

تم نے رسول اللہؐ پر جو بہتان باندھا ہے اسے اللہ عزوجل کا قول جھٹلا رہا ہے، ”کیا لوگ ان کو اللہ کی طرف سے دی گئی فضیلت پر ان سے حسد کرتے ہیں، یقیناً ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب و حکمت اور عظیم سلطنت عطا فرمائی ہے (نسا 54) پس کتاب سے مراد نبوت، حکومت سے مراد سنت اور سلطنت سے مراد خلافت ہے اور ہم آل ابراہیمؑ ہیں۔

## مقدادؓ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ کا علیؑ کے بارے میں دفاع

فَقَامَ الْمُقَدَّادُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ بِمَا تَأْمُرُنِي وَ اللَّهُ إِنَّ أَمْرَتِي لِأَضْرِبَنَّ بِسَيْفِي وَ إِنَّ أَمْرَتِي كَفَفْتُ فَقَالَ عَلِيُّ ع كَفَّ يَا مُقَدَّادُ وَ اذْكُرْ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ وَ مَا أَوْصَاكَ بِهِ فَقُمْتُ وَ قُلْتُ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَبِي أَعْلَمُ أَبِي أَدْفَعُ ضَيْمًا وَ أُعِزُّ لِلَّهِ دِينًا لَوْضَعْتُ سَيْفِي عَلَى عُنُقِي ثُمَّ صَرَبْتُ بِهِ فُدمًا فُدمًا أَ تَبْتُونَ عَلَى أَخِي رَسُولِ اللَّهِ ص وَ وَصِيهِ وَ خَلِيفَتِهِ فِي أُمَّتِهِ وَ أَبِي وَوَلَدِهِ فَأَبْشِرُوا بِالْبَلَاءِ وَ افْتَضُوا مِنَ الرَّحَاءِ وَ قَامَ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ أَتَيْتُهَا الْأُمَّةُ الْمُتَحَيِّرَةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا الْمَحْدُولَةِ بِعَضَائِهَا إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ - إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَ نُوحًا وَ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ. ذُرِّيَّتَهُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَ آلُ مُحَمَّدٍ الْأَخْلَافُ مِنْ نُوحٍ وَ آلُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَ الصَّفْوَةُ وَ السَّلَالَةُ مِنْ إِسْمَاعِيلَ وَ عَثْرَةُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ أَهْلُ بَيْتِ النَّبُوَّةِ وَ مَوْضِعِ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ هُمْ كَالسَّمَاءِ الْمَرْفُوعَةِ وَ الْجِبَالِ الْمَنْصُوبَةِ وَ الْكَعْبَةِ الْمَسْتَوْرَةِ وَ الْعَيْنِ الصَّافِيَةِ وَ النُّجُومِ الْهَادِيَةِ وَ الشَّجَرَةِ الْمُبَارَكَةِ أَضَاءَ نُورِهَا وَ بُورِكَ زَيْتُهَا - مُحَمَّدٌ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَ سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ عَلِيُّ وَصِيُّ الْأَوْصِيَاءِ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدُ الْعُرَى الْمُحَجَّلِينَ وَ هُوَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَ الْفَارُوقُ الْأَعْظَمُ وَ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ وَ وَارِثُ عِلْمِهِ وَ أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ - النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَرْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَ أَوْلُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَدِّمُوا مَنْ قَدَّمَ اللَّهُ وَ أَخِّرُوا مَنْ أَخَّرَ اللَّهُ وَ اجْعَلُوا الْوَلَايَةَ وَ الْوِرَاثَةَ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ

تو مقدادؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی ”یا علیؑ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ اللہ کی قسم اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں اپنی تلوار سے ہر صورت ان سے جنگ کروں گا اور اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں رک جاتا ہوں، تو علیؑ نے فرمایا ”اے مقدادؓ رک جاؤ اور رسول اللہؐ کے عہد کو یاد کرو کہ آپ نے تمہیں کس چیز کی وصیت کی تھی،“ پس مقدادؓ نے اٹھ کر عرض کی ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے معلوم ہو کہ میں اس مصیبت کو دور کر سکتا ہوں اور اللہ کے دین کی عزت بچا سکتا ہوں تو یقیناً میں اپنی تلوار اپنی ہی گردن پر

رکھ دوں پھر اس کے ساتھ قدم قدم پر جنگ کروں پھر ان سے کہا، کیا تم لوگ رسول اللہ کے بھائی، وصی اور آپ کی امت میں آپ کے خلیفہ کے خلاف کمر بستہ ہو کہ جو آپ کے بیٹوں کا باپ ہے؟ پس تمہیں مصیبتوں کی پیشین گوئی ہو اور تم خوشحالی سے مایوس ہو جاؤ“ اور ابوذر نے کھڑے ہو کر کہا ”اے اپنے نبی کے بعد حیران و سرگرداں امت اور اپنے گناہوں کے سبب رسوا ہونے والی امت اللہ عزوجل فرماتا ہے یقیناً اللہ نے آدم، نوح، آل ابراہیم اور آل عمران کو عالمین پر فضیلت بخشی ہے کہ ان میں سے بعض بعض کی ذریت ہیں اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے“ (آل عمران 33-34) اور آل محمد نوح کے خلفا اور ابراہیم کی آل اور اسماعیل کی اولاد میں سے بہترین اور محمد کی عزت ہیں۔ وہ نبوت کے اہل بیت رسالت کی آماجگاہ اور ملائکہ کی طواف گاہ ہیں وہ بلند و بالا آسمان، ثابت پہاڑ اور پردہ پوش کعبہ، شفاف چشمہ، ہدایت کرنے والے ستارے اور مبارک شجرہ ہیں کہ جس کا نور روشن اور جس کا زیتون با برکت ہے۔ محمد انبیاء پر مہر تصدیق اور اولاد آدم کے سردار ہیں اور علی اوصیاء کے وصی، امام المتقین اور روشن چہرے والوں کے قائد ہیں اور وہ صدیق اکبر، فاروق اعظم، محمد کے وصی، آپ کے علم کے وارث اور مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہیں جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ”نبی مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور آپ کی ازواج مومنین کی مائیں ہیں اور رشتہ داروں میں سے بعض دوسروں سے کتاب اللہ کے معاملے میں زیادہ حق دار ہیں (احزاب 6) پس وہ مقدم ہیں کہ جنہیں اللہ عزوجل نے مقدم کیا اور وہ موخر ہیں کہ جنہیں اللہ نے موخر کیا تم لوگ ولایت اور وراثت نبی اس کے لیے رہنے دو کہ جس کے لیے اللہ عزوجل نے مقرر فرمایا ہے۔“

## عمر نے علی کو قتل کرنے کی دھمکی دی

فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ جَالِسٌ فَوْقَ الْمِنْبَرِ مَا يُجْلِسُكَ فَوْقَ الْمِنْبَرِ وَهَذَا جَالِسٌ مُحَارِبٌ لَا يَقُومُ فَيَبَايِعُكَ  
أَوْ تَأْمُرُ بِهِ فَتَضْرِبَ عُنُقَهُ وَالْحُسَيْنُ وَالْحُسَيْنُ عَ قَائِمَانِ فَلَمَّا سَمِعَا مَقَالََةَ عُمَرَ بَكِيًّا فَضَمَّهُمَا عَ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ لَا تَبْكِيَا  
فَوَاللَّهِ مَا يَقْدِرَانِ عَلَيَّ قَتْلَ أَبِيكُمَا

پس عمر نے اٹھ کر منبر پر بیٹھے ابو بکر سے کہا ”تمہیں کس نے منبر پر بٹھایا ہے جب کہ یہ (علی) جنگ پر تلا ہے اور اٹھ کر تیری بیعت نہیں کرتا ہے، کیا تو مجھے حکم دیتا ہے کہ ہم اس کی گردن مار دیں (نعوذ باللہ)۔ حسن اور حسین کھڑے تھے، جب آپ نے عمر کی گفتگو سنی تو رونا شروع کر دیا تو آپ نے ان دونوں کو اپنے سینے سے لگا کر فرمایا ”تم دونوں گریہ مت کرو، اللہ کی قسم! یہ دونوں تمہارے باپ کے قتل کی طاقت نہیں رکھتے۔“

## ام ایمنؓ اور بریدہؓ کا علیؓ کا دفاع

وَأَقْبَلْتُ أُمَّ أَيْمَنَ حَاضِنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَتْ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَسْرَعَ مَا أَبْدَيْتُمْ حَسَدَكُمْ وَ نِفَاقَكُمْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَأُخْرِجَتْ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا لَنَا وَ لِلنِّسَاءِ وَ قَامَ بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ وَ قَالَ أَ تَتَّبِعُ يَا عُمَرُ عَلِيَّ أَحْيَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَبِي وَ لَدَيْهِ وَ أَنْتَ الَّذِي نَعْرِفُكَ فِي فُرَيْشٍ بِمَا نَعْرِفُكَ أَ لَسْتُمْمَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ص انْطَلِقَا إِلَى عَلِيٍّ وَ سَلِّمَا عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُمَا أَعَنْ أَمْرَ اللَّهِ وَ أَمْرَ رَسُولِهِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ سَكَانَ ذَلِكَ وَ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَجْتَمِعُ لِأَهْلِ بَيْتِي النَّبِيُّ وَ الْحِلَافَةُ فَقَالَ وَ اللَّهُ مَا قَالَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ اللَّهُ لَا سَكَانَ فِي بَلَدِهِ أَنْتَ فِيهَا أَمِيرٌ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ فَضْرَبَ وَ طَرَدَ

رسول اللہؐ کی دایہ ام ایمنؓ (بی بی فضہؓ) آئیں تو اس نے کہا ”اے ابو بکر! کتنی جلدی تم لوگوں نے اپنا حسد اور منافقت ظاہر کر دی ہے“ تو عمر نے اس سے کہا عورتوں کا ہم سے کیا کام تو وہ مسجد سے چلی گئی۔ بریدہؓ اسلمی نے کھڑے ہو کر کہا ”اے عمر! کیا تو رسول اللہؐ کے بھائی اور آپؐ کی اولاد کے باپ کے خلاف کمر بستہ ہو گیا ہے اور تو وہ ہے کہ جسے ہم قریش میں جس چیز سے پہچانتے ہیں سو پہچانتے ہیں؟ کیا تم دونوں کو رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا تھا ”تم دونوں علیؓ کے پاس جاؤ اور اسے امیر المؤمنینؓ کہہ کر سلام کرو“؟ اور تم دونوں نے کہا تھا کیا اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ کے حکم سے؟“ آپؐ نے فرمایا تھا ”ہاں“ تو ابو بکر نے کہا ”ایسا ہی ہوا تھا لیکن اس کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا تھا ”میری اہل بیتؓ کے لیے نبوت و خلافت جمع نہ ہوگی“ تو اس نے کہا ”اللہ کی قسم! رسول اللہؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔ اللہ کی قسم میں اس شہر میں ہرگز نہ رہوں گا کہ جس میں تو امیر ہو“ پس عمر نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے مار کر باہر نکال دیا گیا۔

## امیر المؤمنینؓ کی بیعت کیسے لی گئی

ثُمَّ قَالَ قُمْ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ فَبَايَعُ فَقَالَ ع فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ إِذَا وَ اللَّهُ نَضْرِبُ غُنْفَكَ فَاحْتَجَّ عَلَيْهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَفْتَحَ كَفَّهُ فَضْرَبَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ وَ رَضِيَ بِذَلِكَ مِنْهُ فَنَادَى عَلِيٌّ ع قَبْلَ أَنْ يُبَايَعَ وَ الْحُبْلُ فِي غُنْفِهِ يَا ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضَعُّونِي وَ كَادُوا يَفْتُلُونِي

پھر اس نے کہا ”اے ابو طالبؓ کے فرزند! اٹھو اور بیعت کرو“ تو آپؐ نے فرمایا ”پس اگر میں ایسا نہ کروں؟“ اس نے بکواس کی ”تب اللہ کی قسم! ہم تمہاری گردن مار دیں گے“ پس آپؐ نے ان سب کے سامنے تین بار حجت تمام کی پھر اپنی ہتھیلی کھولے بغیر اپنا ہاتھ ڈھیلا کر دیا، تو ابو بکر نے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور آپؐ سے خود بخود ظاہر اراضی ہو گیا۔ اس نام نہاد بیعت کے معاملے سے پہلے علیؓ نے پکار کر فرمایا جب کہ آپؐ کے گلے میں رسی تھی ”اے میرے ماں جائے! اس گروہ نے مجھے بے بس کر دیا ہے اور یہ لوگ میرے قتل پر تئل گئے ہیں“ (اعراف۔

## زبیر، سلمان، ابوذر اور مقداد کی بیعت

و قِيلَ لِلزُّبَيْرِ بَايِعْ فَأَبَى فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي أَنْاسٍ مَعَهُمْ فَأَنْتَرَعُوا سَيْفَهُ [مِنْ يَدِهِ] فَضَرَبُوا بِهِ الْأَرْضَ [حَتَّى كَسَرُوهُ ثُمَّ لَبَّيْهُ] فَقَالَ الزُّبَيْرُ [و عُمَرُ عَلَى صَدْرِهِ] يَا ابْنَ صُهَيْكَ أَمَا وَ اللَّهُ لَوْ أَنَّ سَيْفِي فِي يَدِي لَحَدَّتْ عَنِّي ثُمَّ بَايَعْتُ قَالَ سَلْمَانُ ثُمَّ أَخَذُونِي فَوَجَعُوا عُنُقِي حَتَّى تَرَكَوْهَا كَالسَّلْعَةِ ثُمَّ أَخَذُوا يَدِي [و فَتَلَوْهَا] فَبَايَعْتُ مُكْرَهًا ثُمَّ بَايَعْتُ أَبُو دَرٍّ وَ الْمُقَدَّادُ مُكْرَهَيْنِ وَ مَا بَايَعْتُ أَحَدًا مِنَ الْأُمَّةِ مُكْرَهًا عِزٌّ عَلَيَّ ع وَ أَرْبَعِينَ وَ لَمْ يَكُنْ مِنَّا أَحَدٌ أَشَدَّ قَوْلًا مِنَ الزُّبَيْرِ فَإِنَّهُ لَمَّا بَايَعْتُ قَالَ يَا ابْنَ صُهَيْكَ أَمَا وَ اللَّهُ لَوْ لَا هَؤُلَاءِ الطُّعَاةُ الَّذِينَ أَعَانُوكَ لَمَا كُنْتُ تَقَدَّمُ عَلَيَّ وَ مَعِيَ سَيْفِي لِمَا أَعْرِفُ مِنْ جُنَيْتِكَ وَ لَوْمِكَ وَ لَكِنَّ وَجَدْتُ طُعَاةً تَقْوَى بِهِمْ وَ تَصُولُ فَعَضِبْتُ عُمَرُ وَ قَالَ أَ تَذْكُرُ صُهَيْكَ فَقَالَ [و مِنْ صُهَيْكَ] وَ مَا يَمْنَعُنِي مِنْ ذِكْرِهَا وَ قَدْ كَانَتْ صُهَيْكَ زَانِيَةً أَوْ تُنْكِرُ ذَلِكَ أَوْ لَيْسَ كَانَتْ أُمَّةً حَبَشِيَّةً لِحَدِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَزَنَى بِهَا جَدُّكَ نُفَيْلٌ فَوَلَدَتْ أَبَاكَ الْخَطَّابُ فَوَهَبَهَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِحَدِّكَ بَعْدَ مَا زَنَى بِهَا فَوَلَدَتْهُ وَ إِنَّهُ لَعَبْدٌ لِحَدِي وَ لِدَى زَيْنٍ فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمَا أَبُو بَكْرٍ وَ كَفَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَن صَاحِبِهِ-

زبیر سے کہا گیا ”بیعت کرو“ تو اس نے انکار کر دیا، پس اس کی طرف عمر، خالد بن ولید، مغیرہ بن شعبہ اپنے ساتھی لوگوں کے ساتھ بڑھے اور اس پر قابو پا کر اس کے ہاتھ سے اس کی تلوار چھین لی اور اسے اٹھا کر زمین پر دے مارا یہاں تک کہ اسے زیر کر لیا تو عمر جب اس کے سینے پر بیٹھا تو زبیر نے کہا ”اے ضحاک (فاحشہ عورت کے) کے بیٹے! اللہ کی قسم اگر میری تلوار میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں تمہیں مزا چکھاتا“ پھر اس نے بیعت کر لی۔

سلمان نے کہا ”پھر ان لوگوں نے مجھے پکڑ لیا اور میری گردن پر مار مار کر اسے پھوڑے کی طرح بنا دیا، پھر میرے ہاتھ کو پکڑ کر کھولتا تب میں نے ناپسندیدہ حالت میں مجبوراً ظاہری بیعت کر لی۔ پھر ابوذر اور مقداد نے مجبوراً بیعت کی۔ ہم چاروں اور علی کے علاوہ امت میں سے کسی ایک نے بھی اس بیعت پر ناپسندیدگی کا اظہار نہ کیا۔ اور ہم میں سے زبیر سے زیادہ سخت گفتگو کسی نے نہ کی، جب اس سے بیعت لی گئی تو اس نے کہا ”اے ضحاک کے بیٹے! اگر یہ آوارہ لوگ نہ ہوتے کہ جنہوں نے تیری معاونت کی ہے اور تو میرے پاس آتا اور میرے پاس میری تلوار ہوتی تو تیرا خوف اور پشیمانی دیدنی ہوتی لیکن تم نے ان آوارہ لوگوں کے ساتھ مل کر خود کو بچایا اور مجھ پر قابو پالیا“ تو عمر نے آگ بگولہ ہو کر کہا ”کیا تو نے ضحاک کا ذکر کیا ہے؟“ تو اس نے کہا ”ضحاک کون ہے اور مجھے اس کے ذکر سے کیا مانع ہے؟ یقیناً ضحاک تو زانیہ عورت تھی، کیا تو اس چیز کا انکار کر سکتا ہے؟ کیا وہ میرے جد امجد عبدالمطلب کی حبشی کنیز نہ تھی کہ جس سے تیرے دادا نفیل نے زنا کر ڈالا تو تیرا باپ خطاب پیدا ہوا۔ اس کے زنا کرنے کے بعد۔ عبدالمطلب نے اسے تیرے دادا کو بخش دیا تھا تو اس نے اسے جن دیا، یقیناً تیرا باپ میرے دادا کا غلام اور زنا زادہ تھا؟“ پس ان کے درمیان ابو بکر آگیا اور اس نے ان دونوں کو لڑنے سے روکا۔

## امیر المومنینؑ کے اصحاب نے غاصبوں کے خلاف دلیل قائم کی: بیعت کے بعد سلمانؑ کے الفاظ

قَالَ سَلِيمُ بْنُ قَيْسٍ فَقُلْتُ لِسَلْمَانَ أَمَا بَايَعْتَ أَبَا بَكْرٍ يَا سَلْمَانُ وَ لَمْ تَقُلْ شَيْئًا قَالَ قَدْ قُلْتُ بَعْدَ مَا بَايَعْتُ تَبًّا لَكُمْ سَائِرَ الدَّهْرِ أَوْ تَذَرُونَ مَا صَنَعْتُمْ بِأَنْفُسِكُمْ أَصَبْتُمْ وَ أَحْطَأْتُمْ أَصَبْتُمْ سَنَةً مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْفُرْقَةِ وَ الْإِخْتِلَافِ وَ أَحْطَأْتُمْ سَنَةً نَبِيِّكُمْ حَتَّى أُخْرِجْتُمُوهَا مِنْ مَعْدِنِهَا وَ أَهْلِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا سَلْمَانُ أَمَا إِذْ [بَايَعَ صَاحِبِكَ] وَ بَايَعْتَ قُتْلَ مَا شِئْتَ وَ أَفْعَلْ مَا بَدَا لَكَ وَ لَيْفَلْنِ صَاحِبِكَ مَا بَدَا لَهُ قَالَ سَلْمَانُ فَقُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ إِنَّ عَلَيْكَ وَ عَلَى صَاحِبِكَ الَّذِي بَايَعْتَهُ مِثْلَ ذُنُوبٍ [حَمِيعٍ] أُمَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مِثْلَ عَذَابِهِمْ جَمِيعًا فَقَالَ قُلْ مَا شِئْتَ أَلَيْسَ قَدْ بَايَعْتَ وَ لَمْ يُعَيِّرَ اللَّهُ عَيْنَيْكَ بِأَنْ يَلِيَهَا صَاحِبُكَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَبِي قَدْ قَرَأْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِ اللَّهِ الْمُنْزَلَةِ أَنَّكَ بِاسْمِكَ وَ نَسَبِكَ وَ صِفَتِكَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ فَقَالَ لِي قُلْ مَا شِئْتَ أَلَيْسَ قَدْ أَرَاهَا اللَّهُ عَنْ أَهْلِ [هَذَا] النَّبِيِّ الَّذِينَ اتَّخَذْتُمُوهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقُلْتُ لَهُ أَشْهَدُ أَبِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ - فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَ لَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ فَأَحْبَبَنِي بِأَنَّكَ أَنْتَ هُوَ فَقَالَ عُمَرُ اسْكُتْ اسْكُتْ اللَّهُ نَأْمَتَكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ يَا ابْنَ اللَّحْنَاءِ فَقَالَ عَلِيُّ ع أَفَسَمْتُ عَلَيْكَ يَا سَلْمَانُ لَمَّا سَكَتَ فَقَالَ سَلْمَانُ وَ اللَّهُ لَوْ لَمْ يَأْمُرْنِي عَلِيُّ ع بِالسُّكُوتِ لَحَبَّرْتُهُ بِكُلِّ شَيْءٍ نَزَلَ فِيهِ وَ كُنْتُ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فِيهِ وَ فِي صَاحِبِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ قَدْ سَكَتَ قَالَ لِي إِنَّكَ لَهُ لَمْطِيعٌ مُسَلِّمٌ

سلیم بن قیس نے کہا ”میں نے سلمانؑ سے کہا ”اے سلمانؑ تو نے ابو بکر کی بیعت کی تو کچھ نہیں کہا“ اس نے کہا جب میں نے بیعت کر لی تو میں نے کہا ”تم سب کو اللہ عزوجل زمانے بھر کی ہلاکت و رسوائی دے کیا تم جانتے ہو کہ تم نے اپنی جانوں پر کیا ظلم کیا ہے؟ تم نے ایک چیز پائی اور ایک چیز میں خطا کی ہے! تم نے تفرقہ بازی اور اختلاف کے معاملے میں اپنے سے پہلے والوں کی سنت پائی ہے اور تم نے اپنے نبیؐ کی سنت کو ترک کر دیا ہے یہاں تک کہ تم نے معدن نبوت اور اہل بیت نبوتؑ کے معاملے میں بھی سنت کو ترک کر دیا ہے“ تو عمر نے کہا ”اے سلمانؑ! جب تو نے اور تیرے سردار نے بیعت کر لی ہے تو جو چاہو کہو، جو مرضی آئے کرو اور تمہارا سردار بھی جو کہتا ہے کہے“ سلمانؑ نے کہا تب میں نے کہا ”میں نے سنا رسول اللہؐ نے فرمایا ”تم پر (عمر پر) اور تمہارے ساتھی پر کہ جس کی تم نے بیعت کی ہے (ابو بکر پر) قیامت تک آنے والی امت کے گناہوں کے برابر گناہ ہے اور ان سب کے عذاب جتنا عذاب ہے“ تو اس نے کہا ”جو چاہو کرو کیا تم نے بیعت نہیں کر لی ہے اللہ نے تمہاری آنکھوں کو سکون نہ دیا ہے کہ تم اپنے سردار کو خلیفہ دیکھتے“ تو میں نے کہا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اللہ کی نازل کردہ کتابوں میں سے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ ”تو.... تیرے نام و نصب اور اعمال سمیت.... جہنم کا ایک دروازہ ہے“ تو اس نے مجھ سے کہا ”جو چاہو کہو۔ کیا اللہ نے اس آگ کا رخ ان گھروالوں کی طرف نہیں موڑ دیا (درخانہ بتول جلانے کی طرف اشارہ) کہ جن کو تم لوگوں نے اللہ کے علاوہ رب مان لیا ہے؟“ تو میں نے اس سے کہا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے جب کہ میں نے آپؐ سے اس آیت مجیدہ! پس اس دن اس کا عذاب جیسا کسی ایک کو بھی نہ ملے گا اور اس جیسا کسی ایک کو بھی نہ باندھا جائے گا“ (فجر 25-26) کے بارے میں تو آپؐ نے مجھے اس شخص کے بارے میں بتایا کہ وہ شخص تم ہو“ تو عمر نے کہا ”خاموش ہو جاؤ کہ اللہ تمہاری آنکھوں کو خاموش کرے اے غلام۔ اے خائن کے بیٹے“ تو علیؑ نے فرمایا ”اے سلمانؑ! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم خاموش ہو

جاؤ، تو مسلمان نے کہا ”اللہ کی قسم! اگر علیؑ مجھے خاموش رہنے کا حکم نہ دیتے تو یقیناً میں اسے اس کے بارے میں نازل ہونے والی سب آیات کی خبر دیتا وہ چیز اس کو بتاتا کہ جو میں نے اس کے اور اس کے ساتھی (ابو بکر) کے بارے میں رسول اللہؐ سے سنی ہوئی ہے، پس جب عمر نے مجھے خاموش دیکھا تو مجھے کہا ”تو یقیناً اس (علیؑ) کا اطاعت گزار مسلمان ہے“

### بیعت کے بعد ابوذرؓ کے الفاظ

فَلَمَّا أَنْ بَايَعَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ وَ لَمْ يَقُولَا شَيْئاً قَالَ عُمَرُ يَا سَلْمَانُ أَلَا تَكْفُفُ كَمَا كَفَّ صَاحِبَاكَ وَ اللَّهُ مَا أَنْتَ بِأَشَدَّ حُبّاً لِأَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ مِنْهُمَا وَ لَا أَشَدَّ تَعْظِيماً لِحِقِّهِمْ مِنْهُمَا وَ قَدْ كَفَّا كَمَا تَرَى وَ بَايَعَا فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا عُمَرُ أَ فَتُعَيِّرُنَا بِحُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَعْظِيْمِهِمْ لَعَنَ اللَّهُ وَ قَدْ فَعَلَ مَنْ أْبْعَضَهُمْ وَ افْتَرَى عَلَيْهِمْ وَ ظَلَمَهُمْ حَقَّهُمْ وَ حَمَلَ النَّاسَ عَلَى رِقَابِهِمْ وَ رَدَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ الْقَهْفَرَى عَلَى أَدْبَارِهَا فَقَالَ عُمَرُ آمِينَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ظَلَمَهُمْ حَقَّهُمْ لَا وَ اللَّهُ مَا لَهُمْ فِيهَا [مِنْ] حَقٍّ وَ مَا هُمْ فِيهَا وَ عَرَضَ النَّاسَ إِلَّا سَوَاءً قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلِمَ حَاصَمْتُمْ الْأَنْصَارَ بِحَقِّهِمْ وَ حُجَّتِهِمْ

جب کہ ابوذرؓ اور مقدادؓ نے جب بیعت کی تو کچھ نہ کہا تھا تو عمر نے کہا ”اے سلمان! کیا تو خاموش نہیں رہ سکتا جیسا کہ تمہارے دونوں ساتھی چُپ ہیں؟ اللہ کی قسم! تو ان دونوں سے زیادہ اہل بیتؑ سے محبت کرنے والا اور ان کے حق کی تعظیم ان دونوں سے بڑھ کر کرنے والا نہیں ہے، تو نے دیکھا ہے کہ وہ دونوں خاموش ہیں اور ان دونوں نے بیعت کر لی ہے“ تو ابوذرؓ نے کہا ”اے عمر! کیا تو ہمیں ہماری آل محمدؑ سے محبت اور ان کی تعظیم کرنے کو بطور عار پیش کرتا ہے؟ اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر کہ جو آل محمدؑ سے بغض رکھتا ہے اور ان کے حق کے بارے میں ان پر ظلم کرتا ہے اور لوگوں کو ان کی گردنوں پر سوار کرتا ہے اور اس امت کو جبراً لٹے پاؤں (جہالت کی طرف) چلاتا ہے“ تو عمر نے کہا ”آمین! اللہ کی لعنت ہو اس پر جو ان کے حق میں ان پر ظلم کرے! اللہ کی قسم! ان کا خلافت میں کوئی حق نہیں ہے اور وہ خلافت میں کوئی حق نہیں پاتے اور لوگوں کی عزت برابر ہے“ تو ابوذرؓ نے کہا ”تو پھر تم لوگوں نے انصار سے ان کے حق کے ذریعے اور اس کی دلیل کے ذریعے بحث و تکرار کیوں کی؟“

### بیعت کے بعد امیر المومنینؑ کے الفاظ

فَقَالَ عَلِيُّ ع لِعُمَرَ يَا ابْنَ صُهَيْبٍ فَلَيْسَ لَنَا فِيهَا حَقٌّ وَ هِيَ لَكَ وَ لِابْنِ آكِلَةَ الدِّيَابِ فَقَالَ عُمَرُ كُفِّ الْآنَ يَا أَبَا الْحَسَنِ إِذْ بَايَعْتَ فَإِنَّ الْعَامَّةَ رَضُوا بِصَاحِبِي وَ لَمْ يَرْضُوا بِكَ فَمَا ذَنْبِي فَقَالَ عَلِيُّ ع وَ لَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَسُولَهُ لَمْ يَرْضِيَا إِلَّا بِي فَأَبْشِرْ أَنْتَ وَ صَاحِبُكَ وَ مَنْ اتَّبَعَكُمَا وَ وَازَرَكُمَا بِسَخَطِ مِنَ اللَّهِ وَ عَذَابِهِ وَ خِزْيِهِ وَ يَبْلُغُكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ [لَوْ تَرَى مَا دَا جَنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ] لَوْ تَدْرِي مَا مِنْهُ خَرَجْتَ وَ فِيمَا دَخَلْتَ وَ مَا دَا جَنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ وَ عَلَى صَاحِبِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا عُمَرُ أَمَا إِذْ قَدْ بَايَعَنَا وَ آمَنَّا شَرُّهُ وَ فُتِكَهُ وَ غَابَلْتَهُ فَدَعُهُ يَقُولُ مَا شَاءَ-

تو علیؑ نے عمر سے کہا! اے ضحاک کے بیٹے! پس ہمارا خلافت میں کوئی حق نہ ہے تو کیا خلافت تیرے اور لکھیاں کھانے والی عورت کے بیٹے کے لیے ہے؟“ تو عمر نے کہا ”اے ابوالحسن! اب بس بھی کیجئے کہ آپؑ نے بیعت کر لی ہے، پس عام لوگ میرے ساتھی پر راضی ہوئے اور تم پر راضی نہ ہوئے تو کیا میرا قصور ہے؟“ تو علیؑ نے فرمایا ”لیکن اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ میرے سوا کسی پر راضی نہ ہیں (خلافت کے معاملے میں)، پس تمہیں تمہارے ساتھی (ابوبکر) اور تمہاری اتباع کرنے اور تمہاری وزارت کرنے والوں کو پیشین گوئی ہو اللہ کے ناراض ہونے، اس کے عذاب اور اس کی طرف سے دی جانے والی رسوائی کی تمہارے لیے اے ابن خطاب! جہنم کی وادی ویل ہو کہ اگر تو سمجھ سکتا کہ تو نے اپنی جان پر کیا ظلم کیا ہے اور اگر تجھے معلوم ہوتا کہ تو کس چیز سے (اسلام سے) نکل کر کس چیز (کفر میں) میں داخل ہو گیا ہے تو تو اپنی جان اور اپنے ساتھی پر ظلم نہ کرتا“ تو ابوبکر نے کہا ”اے عمر! جب اس نے (علیؑ نے) ہماری بیعت کر لی ہے اور ہمیں اس کے شر اور شور و غل سے امان مل گئی ہے تو اسے چھوڑ دو جو چاہے کہتا پھرے“

## غاصب معاہدے کے اصحاب دوزخ کی آگ میں ہیں

فَقَالَ عَلِيُّ ع لَسْتُ بِقَائِلٍ غَيْرِ شَيْءٍ وَاحِدٍ أَذْكُرْكُمْ بِاللَّهِ أَيُّهَا الْأَرْبَعَةُ يَغْنِينِي وَ أَبَا ذَرٍّ وَ الزُّبَيْرَ وَ الْمُقَدَّادَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ إِنَّ تَابُوتًا مِنْ نَارٍ فِيهِ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا سِتَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ سِتَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ فِي جُبِّ فِي فَعَرٍ جَهَنَّمَ فِي تَابُوتٍ مُقْفَلٍ عَلَى ذَلِكَ الْجُبِّ صَحْرَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُسَعِّرَ جَهَنَّمَ كَشَفَ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْجُبِّ فَاسْتَعْرَثَ جَهَنَّمَ مِنْ وَهَجِ ذَلِكَ الْجُبِّ وَ مِنْ حَرِّهِ قَالَ عَلِيُّ ع فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص وَ أَنْتُمْ شُهُودٌ بِهِ عَنِ الْأَوَّلِينَ فَقَالَ أَمَّا الْأَوَّلُونَ فَأَبْنُ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ أَحَاهُ وَ فِرْعَوْنُ الْفِرَاعِيَّةَ وَ الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ وَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ بَدَلَا كِتَابَهُمْ وَ غَيْرًا سُنَّتُهُمْ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَهَوْدَ الْيَهُودَ وَ الْآخَرَ نَصَرَ النَّصَارَى [وَ إِبْلِيسَ سَادِسُهُمْ] وَ فِي الْآخِرِينَ الدَّجَالُ وَ هُوَ لَأَيُّ الْخُمُسَةِ أَصْحَابِ الصَّحِيفَةِ وَ الْكِتَابِ وَ جِبْتُهُمْ وَ طَاغُوهُمْ الَّذِي تَعَاهَدُوا عَلَيْهِ وَ تَعَاقدُوا عَلَى عِدَاؤَتِكَ يَا أُخِي وَ تَظَاهَرُوا [تَظَاهَرُوا] عَلَيْكَ بَعْدِي هَذَا وَ هَذَا حَتَّى سَمَّاهُمْ وَ عَدَّهُمْ لَنَا قَالَ سَلْمَانُ فَقُلْنَا صَدَقْتَ نَشْهَدُ أَنَّ سَمِعْنَا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص

تو علیؑ نے فرمایا ”میں ایک چیز کے علاوہ کچھ نہیں کہہ رہا۔ اللہ کی قسم بلکہ ہم چاروں یعنی میں، ابوذرؓ، زبیر اور مقدادؓ تم سب کو یاد دلاتے ہیں کہ ”میں نے رسول اللہؐ سے سنا وہ فرما رہے تھے ”یقیناً جہنم میں ایک تابوت ہے کہ جس میں بارہ (12) آدمی ہوں گے چھ اولین میں سے اور چھ آخرین میں سے ہوں گے وہ تابوت جہنم کے ایک کنویں کی تہہ میں ہو گا اس کے اوپر ایک پتھر کے ذریعے قفل پڑا ہو گا پس جب اللہ عزوجل جہنم کی آگ میں اضافہ کرنا چاہے گا تو اس کنویں کے منہ سے وہ پتھر ہٹا دے گا تو اس کے شعلوں اور گرمی کے سبب جہنم بھڑک اٹھے گی“ علیؑ نے فرمایا ”تم لوگ موجود تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے اولین کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا تھا ”جہاں تک اولین ہیں تو وہ (1) آدمؑ کا وہ بیٹا ہو گا کہ جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا (2) فرعون (3) وہ کہ جس نے ابراہیمؑ سے آپؐ کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا (نمرود) (4، 5) بنی اسرائیل میں سے دو آدمی کہ جنہوں نے کتاب میں تبدیلی کی اور انبیاء کی سنت کو بدل ڈالا ان میں سے ایک نے یہودیوں کو تقویت دی اور دوسرے نے نصاریٰ کی مدد کی تھی (6) چھٹا ایلیس ہو گا“ اور آخرین میں دجال ہو گا اور وہ پانچ ملعون ہوں گے کہ جو بتوں کے پجاری اور طاغوت کے دلدادہ ہوں گے تیرے خلاف (اے علیؑ) عہد باندھیں گے اور تیری دشمنی پر قسم اٹھائیں گے اے میرے بھائی! اور

میرے بعد کھل کر تیری مخالفت کریں گے“ فلاں، فلاں یہاں تک کہ آپ نے ہمیں ان کے نام بتائے اور ہمیں گن کر دکھایا، تو مسلمان نے کہا ”ہم نے عرض کی ”آپ سچ فرماتے ہیں! ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے یہ سب رسول اللہ سے سنا“

## عثمان اور زبیر کے بارے میں رسول اللہ کے الفاظ

فَقَالَ عُمَانُ يَا أَبَا الْحُسَيْنِ أَمَا عِنْدَكَ وَ عِنْدَ أَصْحَابِكَ هَؤُلَاءِ حَدِيثٌ فِي فَقَالَ عَلِيُّ ع بَلَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَلْعَنُكَ [مَرْبُوبِينَ] ثُمَّ لَمْ يَسْتَعْفِرِ اللَّهَ لَكَ بَعْدَ مَا لَعَنَكَ فَغَضِبَ عُمَانُ ثُمَّ قَالَ مَا لِي وَ مَا لَكَ وَ لَا تَدْعُنِي عَلَى حَالٍ عَهْدَ النَّبِيِّ وَ لَا بَعْدَهُ فَقَالَ عَلِيُّ ع [نَعَمْ] فَأَرْعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ فَقَالَ عُمَانُ فَوَ اللَّهُ لَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص يَقُولُ إِنَّ الزُّبَيْرَ يُفْتَلُ مُرْتَدًّا عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ سَلْمَانُ فَقَالَ عَلِيُّ ع لِي فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَهُ صَدَقَ عُمَانُ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يُبَايِعُنِي بَعْدَ قَتْلِ عُمَانِ وَ يَنْكُتُ بِيَعِي فَيُقْتَلُ مُرْتَدًّا قَالَ سَلْمَانُ فَقَالَ عَلِيُّ ع إِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ ازْدُؤُوا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص غَيْرَ اَرْبَعَةٍ إِنَّ النَّاسَ صَارُوا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ وَ مَنْ تَبِعَهُ وَ مَنْزِلَةِ الْعِجْلِ وَ مَنْ تَبِعَهُ فَعَلِيٌّ فِي شِبْهِ هَارُونَ وَ عَتِيقٌ فِي شِبْهِ الْعِجْلِ وَ عُمَرُ فِي شِبْهِ السَّامِرِيِّ

تو عثمان نے کہا ”اے ابوالحسن! کیا تمہارے اور تمہارے ان ساتھیوں کے پاس میرے بارے میں کوئی حدیث نہیں ہے؟“ تو علی نے فرمایا ”بالکل ہے، میں نے رسول اللہ سے سنا کہ آپ تم پر دو مرتبہ لعنت فرما رہے تھے، پھر تم پر لعنت کرنے کے بعد انہوں نے تیرے لیے کبھی بھی مغفرت کی دعا نہ کی تھی“ تو عثمان آگ بگولہ ہو گیا پھر اس نے کہا ”تمہارا اور میرا کیا کام، تم نے مجھے کسی حال میں نہیں چھوڑا، نہ نبی کے زمانے میں اور نہ آپ کے بعد“ تو علی نے فرمایا ”ہاں، پس اللہ نے تیری ناک رگڑی ہے“ تو عثمان نے کہا ”اللہ کی قسم! یقیناً میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا تھا ”زبیر اسلام سے مرتد ہو کر قتل کیا جائے گا“ مسلمان نے کہا ”تو علی نے فرمایا ”لوگ سارے کے سارے مرتد ہو گئے ہیں رسول اللہ کے بعد ماسوائے چار افراد کے“ یقیناً لوگ رسول اللہ کے بعد ہارون اور ان کے اتباع کرنے والوں اور بچھڑ اور اس کی پیروی کرنے والوں کی مانند ہو گئے ہیں، پس علی ہارون کے مشابہ، ابو بکر بچھڑے کی مانند اور عمر سامری جیسا ہو گیا۔

وَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ لَبِجِبَتِي قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِي مِنْ أَهْلِ الْعَلْبَةِ وَ الْمَكَانَةِ مَنِي لِيْمُرُوا عَلَيَّ الصِّرَاطِ فَإِذَا رَأَيْتُهُمْ وَ رَأَوْنِي وَ عَرَفْتُهُمْ وَ عَرُفُونِي اخْتَلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيُقَالُ مَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُوا بَعْدَكَ إِتْمُ اَزْدُؤُوا عَلَيَّ أَذْبَارِهِمْ حَيْثُ فَارَقْتُهُمْ فَأَقُولُ بُعْدًا وَ سُحْقًا وَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ لَتَرْكَبَنَّ أُمَّتِي سُنَّةَ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ حَذَوِ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ [وَ حَذَوِ] الْفُلْدَةَ بِالْفُلْدَةِ شَبْرًا بِشَبْرٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَ نَاعًا بِنَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرًا لَدَخَلُوا فِيهِ مَعَهُمْ إِنَّ النَّوْرَةَ وَ الْقُرْآنَ كَتَبَهُ مَلَكٌ وَاحِدٌ فِي رَقِي وَاحِدٍ بِقَلَمٍ وَاحِدٍ وَ جَزَتْ الْأَمْثَالَ وَ السُّنُنُ سَوَاءً

اور میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ”پیل صراط پر گزرنے کے لیے میرے بڑے بڑے رتبے اور مقام رکھنے والے صحابیوں کا ایک گروہ میرے پاس آئے گا تو جب میں انہیں دیکھوں گا اور وہ مجھے دیکھیں گے اور میں ان کو پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے تو مجھ سے دور ہٹا دیئے جائیں گے تو میں کہوں گا ”اے میرے رب! میرے اصحاب، میرے اصحاب!“ تو اللہ عزوجل فرمائے گا ”یقیناً تم جانتے ہو کہ ان

لوگوں نے تمہارے بعد کیا کیا گل کھلائے، جب تم ان سے جدا ہوئے تو یہ پچھلے پیروں مرتد ہو گئے تھے، تو میں کہوں گا ”دوری ہو ان کے لیے اور عذاب ہو ان کے لیے“ اور میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ”یقیناً میری امت بنی اسرائیل کی سنت پر چلے گی اور ان کی قدم بقدم، کان بکان، گراٹھ بگراٹھ، ہاتھ ہاتھ، ہر معاملے میں سختی سے ان کی سنت پر عمل پیرا ہوگی یہاں تک کہ وہ اگر کسی سوراخ میں داخل ہوئے تھے تو وہ بھی ان کے ساتھ داخل ہوں گے کیونکہ یہ تورات اور قرآن کو ایک ہی فرشتے نے ایک ہی جیسے کاغذ پر ایک ہی قلم سے لکھا اور ان میں امثال اور سنتوں کو برابر جاری کیا۔

## حدیث نمبر پانچ (5)

### قیامت کے دن شیطان اور ستیفہ کا بانی

عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُؤْتَى بِإِبْلِيسَ مَرْمُومًا بِرِمَامٍ مِنْ نَارٍ وَ يُؤْتَى بِزُفَرٍ مَرْمُومًا بِرِمَامِينَ مِنْ نَارٍ فَيَنْطَلِقُ إِلَيْهِ إِبْلِيسُ فَيَصْرُخُ وَ يَقُولُ نِكَلْتِكَ أُمَّكَ مَنْ أَنْتَ أَنَا الَّذِي فَتَنْتُ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ أَنَا مَرْمُومٌ بِرِمَامٍ وَاحِدٍ وَ أَنْتَ مَرْمُومٌ بِرِمَامِينَ فَيَقُولُ أَنَا الَّذِي أَمَرْتُ فَأَطَعْتُ وَ أَمَرَ اللَّهُ فَعُصِي

ابان بن ابی عیاش سے روایت ہے کہ سلیم بن قیس اہلالی نے کہا ”میں نے سلمان فارسی سے سنا اس نے کہا ”جب قیامت کا دن ہوگا ابلیس کو لایا جائے گا آگ کی ایک باگ کے ساتھ اور زفر (عمر) کو آگ کی دو باگوں کے ساتھ باندھ کر لایا جائے گا۔ تو ابلیس تیزی سے اس کے پاس جا کر چیخ کر کہے گا ”تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے تو کون ہے؟ میں تو وہ ہوں کہ جس نے اولین و آخرین میں فتنے ڈلوائے مگر میں ایک باگ سے باندھا ہوا ہوں جب کہ تو دو باگوں سے باندھا ہوا ہے“ تو زفر (عمر) کہے گا ”میں وہ ہوں کہ جس نے حکم دیا تو اس کی اطاعت کی گئی اور میں نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی“۔

## حدیث نمبر چھ (6)

مفاخر امیر المؤمنین علیہ السلام

### امیر المؤمنین علیہ السلام کی شان و شوکت

وَقَالَ سُلَيْمٌ وَ حَدَّثَنِي أَبُو ذَرٍّ وَ سَلْمَانُ وَ الْمِقْدَادُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْ عَلِيِّ ع قَالُوا إِنَّ رَجُلًا فَاحَرَ عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص [يَعْلِيَّ ع] أَيُّ أَخِي فَاحِرِ الْعَرَبِ فَأَنْتَ [أَكْرَمُهُمْ ابْنَ عَمِّ] وَ أَكْرَمُهُمْ أَبَا وَ أَكْرَمُهُمْ أَخَا وَ أَكْرَمُهُمْ نَفْسًا وَ أَكْرَمُهُمْ نَسَبًا وَ أَكْرَمُهُمْ زَوْجَةً وَ أَكْرَمُهُمْ وَلَدًا وَ أَكْرَمُهُمْ عَمًّا وَ أَكْرَمُهُمْ عَنَاءً بِنَفْسِكَ وَ مَالِكَ وَ أَكْرَمُهُمْ حِلْمًا [وَ أَكْرَمُهُمْ سِلْمًا] وَ أَكْرَمُهُمْ عِلْمًا وَ أَنْتَ أَفْرُوهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَ أَعْلَمُهُمْ بِسُنَنِ اللَّهِ وَ أَشْجَعُهُمْ قَلْبًا [فِي لِقَاءِ يَوْمِ الْهَيْجِ] وَ أَجْوَدُهُمْ كَفًّا وَ أَزْهَدُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ أَشَدَّهُمْ اجْتِهَادًا وَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ أَصْدَقُهُمْ لِسَانًا وَ أَحَبَّهُمْ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَيَّ

سلیم نے کہا ”مجھے ابو ذرؓ، سلمانؓ اور مقدادؓ نے بیان کیا، پھر میں نے اسے علیؓ سے بھی سنا۔ ان سب نے کہا ”ایک شخص نے علیؓ بن ابی طالبؓ کے سامنے مفاخرت کرنا چاہی (مفاخرت ”جس میں دو مد مقابل فریق اپنی اپنی قابل فخر باتیں بیان کرتے ہیں) تو رسول اللہؐ نے علیؓ سے فرمایا ”اے میرے بھائی! اس عرب سے مفاخرت کرو کیونکہ تم ان سب سے زیادہ قابل فخر، چچا زاد بھائی رکھتے ہو اور تم باپ، بھائی، نفس، نسب، زوجہ، اولاد، چچا کے اعتبار سے ان سب سے افضل ہو، اور اپنی جان اور مال کی بے نیازی میں ان سب سے عظیم ہو اور تم ان سب سے زیادہ حلیم کامل حکم رکھتے ہو اور ان سب سے اسلام میں مقدم ہو اور علم کے اعتبار سے ان سب سے زیادہ ہو۔ اور تم ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرنے والے ان سب سے بڑھ کر اللہ کی سنتوں کے عالم ہو، اور قیامت کی ہولناکی کے وقت تم ان سب سے زیادہ شجاع دل ہو اور ان سب سے بڑھ کر سختی ہمسر ہو اور دنیا میں ان سب سے بڑھ کر زاہد ہو، اور ان سب سے زیادہ کوشش کرنے والے ہو اور اخلاق میں ان سب سے بڑھ کر ہو اور ان سب سے بڑھ کر زبان کے سچے ہو اور میرے اور اللہ کے نزدیک ان سب سے بڑھ کر محبوب ہو۔

### امیر المؤمنینؓ کے ساتھ ہونے والی نا انصافیوں کی آنحضرتؐ کی طرف سے دی گئی خبر

وَ سَبَبَنِي بَعْدِي ثَلَاثِينَ سَنَةً تَعْبُدُ اللَّهَ وَ تَصْبِرُ عَلَي ظُلْمِ قُرَيْشٍ ثُمَّ مُجَاهِدٌ [هُم] فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا وَجَدْتَ أَعْوَانًا تُقَاتِلُ عَلَي تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتَ [مَعِي] عَلَي تَنْزِيلِهِ [النَّكِيثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ -] ثُمَّ تُقَاتِلُ شَهِيدًا تُحْضَبُ لِحَيْتِكَ مِنْ دَمِ رَأْسِكَ قَاتِلِكَ يَعْدِلُ عَاقِرَ النَّاقَةِ فِي الْبُعْضِ [إِلَى اللَّهِ] وَ الْبُعْدِ مِنَ اللَّهِ [وَ مَعِي] وَ يَعْدِلُ قَاتِلَ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَ فِرْعَوْنَ ذَا الْأَوْتَانِ

اور میرے بعد تم تیس (30) سال تک (اس دنیا میں) باقی رہو گے تم اللہ کی عبادت کرتے رہو گے اور قریش کے ظلم پر صبر کرو گے پھر جب تم ان کے خلاف مددگار پاؤ گے تو ان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے تم تاویل قرآن پر جنگ کرو گے اور اس امت کے ناکشیں،

تاسطین اور مارقین کے خلاف جیسا کہ تم نے میرے ساتھ مل کر اس کی تزیل پر جنگ کی۔ پھر تم شہید ہو کر مار دیئے جاؤ گے تمہاری داڑھی تمہارے سر کے خون سے خضاب ہوگی تمہارا قاتل اللہ کے نزدیک بغض کے سبب (صالح نبیؐ کی) ناقہ کے پے کرنے والے جیسا ہو گا اور مجھ سے اور اللہ سے دور ہو گا اور وہ یحییٰ بن زکریا کے قاتل اور برجون والے فرعون کے برابر گنہگار ہو گا“

## امیر المؤمنین کے فضائل کے بارے میں حسن بصری کا بیان

قال أبان و حدثت بهذا الحديث الحسن البصري عن أبي ذر فقال صدق سلیم و صدق أبو ذر - لعلي بن أبي طالب السابقة في الدين و العلم و الحكمة و الفقه و في الرأي و الصحبة [و في الفضل في البسطة و في العشيّة و في الصهر] و في النجدة في الحرب - [و في الجود و في الماعون و في العلم بالقضاء] و في القرابة [للسؤل و العلم بالقضاء و الفضل] و في [حسن] البلاء [في الإسلام] إن عليا في كل أمر أمره علي فرحم الله عليا و صلى عليه [ثم بكى حتى بل لحيته-] [قال] فقلت له يا أبا سعيد أ تقول لأحد غير النبيّ ص إذا ذكرته فقال ترحم على المسلمين إذا ذكرتهم و صل على محمد و آل محمد و إن عليا خير آل محمد فقلت يا أبا سعيد خير من حمزة و من جعفر و من فاطمة و من الحسن و الحسين فقال إي و الله إنّه لخير منهم و من يشك أنّه خير منهم فقلت له بما ذا قال [إنّه لم يجر عليه اسم شرك و لا كفر و لا عبادة صنم و لا شرب خمر و علي خير منهم] بالسبق إلى الإسلام و العلم بكتاب الله و سنة نبيه و إن رسول الله ص قال لفاطمة ع زوجتك خير أمي فلو كان في الأمة خير منه لاستثناه و إن رسول الله ص آخى بين أصحابه و آخى بين علي و نفسه فرسول الله خيرهم نفسا و خيرهم أخوا و نصبه يوم غدیر خم و أوجب له من الولاية على الناس مثل ما أوجب لنفسه [فقال من كنت مولاه فعلي مولاه] و قال له أنت مني بمنزلة هارون من موسى و لم يقل ذلك لأحد من أهل بيته و لا لأحد من أمته غيره و له سوابق كثيرة [و مناقب] ليس لأحد من الناس مثلها قال فقلت له من خير هذه الأمة بعد علي ع قال زوجته و ابناه قلت ثمّ من قال ثمّ جعفر و حمزة إن خير الناس أصحاب الكساء الذين نزلت فيهم آية التطهير ضم فيه رسول الله ص نفسه و عليا و فاطمة و الحسن و الحسين ثم قال هؤلاء ثقني و عترتي في أهل بيتي فأذهب الله عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا فقلت أم سلمة أدخلني معك [و معهم] في الكساء فقال لها يا أم سلمة أنت بخير إلى خير و إنّما نزلت [هذه] الآية في و في هؤلاء [خاصّة]

ابان نے کہا ”میں نے یہ حدیث حسن بصری کو ابو ذر سے روایت کرتے ہوئے سنا تو اس نے کہا ”سلیمؓ نے سچ کہا اور ابو ذر نے سچ کہا، یقیناً علیؑ ابن ابی طالبؑ کو دین، علم، حکمت، فقہ، رائے، صحابیت، فضیلت، کشادگی، خاندان، سسرال، جنگ میں غلبے، سخاوت، کھانا کھلانے، قضاوت کے علم میں، رسول اللہؐ کی قرابت داری میں، اسلام میں بہترین امتحان دینے میں سب پر سبقت حاصل ہے۔ علیؑ اپنے ہر کام میں ہمیشہ بلند ہیں۔ پس اللہ کی رحمت ہے علیؑ پر اور اللہ کا درود و سلام بھی“ پھر اس نے گریہ کیا یہاں تک کہ اس کی داڑھی تر ہو گئی۔ میں نے اس سے کہا ”اے ابو سعید! جب تو علیؑ کو یاد کرتا ہے تو کیا نبیؐ کے علاوہ کسی کو آپ کے برابر جانتا ہے؟“ تو اس نے کہا ”جب تم مسلمانوں کا ذکر کرتے ہو تو رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہو اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجتے ہو اور علیؑ آل محمدؐ میں سب سے افضل ہیں“ میں نے کہا ”اے ابو سعید! کیا آپ

(علیؑ) حمزہؓ، جعفرؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ میں سے سب سے افضل ہیں؟“ تو اس نے کہا ”یقیناً اللہ کی قسم وہ (علیؑ) ان سب سے بہتر ہیں اور آپؑ کے ان سب سے افضل ہونے میں کون شک کرتا ہے؟“ تو میں نے اس سے کہا ”اسکی وجہ؟“ اس نے کہا ”اس لیے کہ آپؑ پر کفر و شرک کرنے کا نام صادق نہیں آتا نہ آپؑ نے بتوں کی پوجا کی اور نہ ہی شراب نوشی کی۔ اور علیؑ ان سب سے افضل ہیں اسلام میں سبقت اور اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبیؐ کی سنت کے علم کے سبب، کیونکہ رسول اللہؐ نے فاطمہؓ سے فرمایا تھا ”میں تیرا بیہ اپنی امت کے افضل ترین فرد سے کرتا ہوں“ اگر امت میں ان سب سے بہتر کوئی ہو تو یقیناً آپؑ اس کا نام ضرور لیتے، اور کیونکہ رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ کے درمیان اخوت قائم کی تو اپنی ذات کے لیے علیؑ کو بھائی قرار دیا، پس رسول اللہؑ ان سب سے بہتر ہیں ذات میں اور بھائی کے معاملے میں اور آپؑ نے علیؑ کو غدیر خم کے دن امام منصوب فرمایا، اور لوگوں پر ان کی ولایت اسی طرح واجب فرمائی کہ جیسے اپنی ذات کے لیے واجب فرمائی تو فرمایا ”جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے“ اور آپؑ نے علیؑ سے فرمایا ”تیری منزلت میرے نزدیک وہی ہے کہ جو ہارونؑ کی موسیٰؑ کے نزدیک تھی“ اور آپؑ نے یہ سب اپنی اہل بیت اور اپنی امت میں سے علیؑ کے علاوہ کسی ایک کے لیے بھی نہیں فرمائی، اور علیؑ کو بہت زیادہ معاملات میں سبقت حاصل ہے اور آپؑ کے مناقب بہت زیادہ ہیں کہ لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی ویسے حاصل نہ ہیں۔ میں نے اس سے کہا ”علیؑ کے بعد اس امت میں افضل ترین کون ہے؟“ اس نے کہا ”آپؑ کی زوجہ مقدسہ اور آپؑ کے فرزند ان“ میں نے کہا ”پھر کون ہے؟“ اس نے کہا ”پھر جعفر و حمزہؓ ہیں، یقیناً لوگوں میں سب سے افضل اصحاب کساء ہیں کہ جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی کہ چادر میں رسول اللہؐ نے خود کو اور علیؑ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو ڈھانپا، پھر فرمایا ”یہ میرے قابل اعتماد اور میری اہل بیت میں میری عزت ہیں“ پس اللہ عزوجل نے ان سب سے رجس کو دور رکھا اور انہیں پاکیزہ بنایا کہ جیسا پاکیزگی کا حق ہے، تو ام سلمہؓ نے عرض کی ”آپؑ مجھے اپنے اور ان حضراتؑ کے ساتھ چادر میں داخل کر لیجئے“ تو آپؑ نے اس سے فرمایا ”تو نیکی پر ہے اور نیکی ہی کی طرف ہے یہ آیت فقط میرے اور ان کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے“

## حسن البصری کی اپنی منافقت کا جواز پیش کرنے کی کوشش

فقلت [اللہ] یا ابا سعید ما ترويه في علي ع و ما سمعتك تقول فيه قال يا أخي أحقن بذلك دمي من [هؤلاء] الجبابرة الظلمة [لعنهم الله] يا أخي لو لا ذلك لقد شالت بي الخشب و لكني أقول ما سمعت فيبلغهم ذلك فيكفون عني و إنما أعني ببغض علي غير علي بن أبي طالب ع فيحسبون أني لهم ولي قال الله جل و عز - ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّبِيَّةِ يعني التقية

تو میں نے کہا ”اے ابو سعید! اللہ کی قسم! تو تو علیؑ کے بارے میں روایت ہی نہیں کرتا اور میں نے آج تک تجھ سے آپؑ کے بارے میں ایسا نہ سنا ہے؟“ اس نے کہا ”اے میرے بھائی! میں ایسا کر کے ان جابر ظالموں لعن اللہ سے اپنا خون بچاتا ہوں۔ اے میرے بھائی! اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً مجھ پر لکڑیاں ڈل چکی ہوتیں (میں مر چکا ہوتا) لیکن جو تو نے سنا ہے میں نے جو کہا ہے اگر ان تک پہنچ جائے تو وہ مجھ سے لڑ

پڑیں اور بے شک میں بغض علی سے مراد علی ابن ابی طالبؑ کے علاوہ کو مراد لیتا ہوں پس وہ گمان کرتے ہیں کہ میں ان کا دوست ہوں“ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”برائی کو اچھائی کے ذریعے دور کرو“ (مومنون 96) یعنی تقیہ کرو“

## حدیث نمبر سات (7)

### معاشرے اور اس کے فرقوں میں اختلافات

#### امت کا تہتر فرقوں میں تقسیم ہونا

قَالَ أَبَانُ قَالَ سَلِمْتُ وَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع يَقُولُ إِنَّ الْأُمَّةَ سَتَمُتَرُقِي عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً اثْنَتَانِ وَ سَبْعُونَ فِرْقَةً فِي النَّارِ وَ فِرْقَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ ثَلَاثٌ عَشْرَةٌ فِرْقَةٌ مِنَ الثَّلَاثِ وَ السَّبْعِينَ تَنْتَحِلُ مَحَبَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَاحِدَةً [مِنْهَا] فِي الْجَنَّةِ وَ اثْنَتَا عَشْرَةَ فِي النَّارِ

ابان نے کہا سلیم نے روایت کیا ہے کہ میں نے علی ابن ابی طالب کو فرماتے سنا امت عنقریب تہتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی، بہتر (72) فرقے جہنمی ہوں گے اور ایک فرقہ جنتی ہوگا اور تہتر (73) میں سے تیرہ (13) فرقے ہم اہل بیت کی محبت کا دم بھرتے ہوں گے، جن میں سے فقط ایک جنت میں ہوگا اور باقی بارہ (12) جہنمی ہوں گے۔

#### نجات پانے والے فرقے کی خصوصیات

وَ أَمَّا الْفِرْقَةُ [النَّاجِيَةُ] الْمَهْدِيَّةُ [المؤملة] الْمُؤْمِنَةُ الْمُسْلِمَةُ الْمُوَافِقَةُ الْمُرْتَدَّةُ فَهِيَ الْمُؤْمِنَةُ بِبِي الْمُسْلِمَةِ لِأَمْرِي الْمَطْبِعَةُ لِي الْمُنْتَبِئَةُ مِنْ عَدُوِّي الْمُحِبَّةُ لِي وَ الْمُنْبَغِضَةُ لِعَدُوِّي الَّتِي قَدْ عَرَفْتُ حَقِّي وَ إِمَامِي وَ فَرَضَ طَاعَتِي مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ [فَلَمْ تَرْتَدَّ] وَ لَمْ تَشْكْ لِمَا قَدْ نَوَّرَ اللَّهُ فِي قَلْبِهَا مِنْ مَعْرِفَةِ حَقِّهَا وَ عَرَفَهَا مِنْ فَضْلِهَا وَ أَهْمَهَا وَ أَخَذَهَا بِنَوَاصِيهَا فَأَدْخَلَهَا فِي سَبْعِينَ حَتَّى اطْمَأَنَّتْ [فَلَوْجُهَا] وَ اسْتَبَقَنْتْ يَقِيناً لَا يَخَالِطُهُ شَكٌّ أَيْ

البتہ وہ فرقہ کہ جو ہدایت یافتہ ہوگا اور نجات پائے گا اور جسے اللہ کی رحمت کی امید ہوگی اور جو صاحب ایمان ہوگا اور حقیقی مسلمان ہوگا اور درست سمت پر جس کی رہنمائی ہوئی ہوگی وہ، وہ ہوگا کہ جو مجھ پر اعتماد کرنے والا ہوگا، میرے امر کا مطیع ہوگا میرے دشمنوں سے بیزار ہوگا، مجھ سے محبت کرتا ہوگا، میرے دشمن سے نفرت کرتا ہوگا، وہ ایسا فرقہ ہوگا کہ جو میرے حق اور میری امامت اور اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت میں میری اطاعت کے فرض کی معرفت رکھتا ہوگا وہ نہ کبھی مرتد ہوگا اور نہ ہی کبھی شک کا شکار کیونکہ اللہ عز و جل نے اس کے دل کو ہمارے حق کی معرفت سے منور کیا ہوگا اور اللہ عز و جل نے اس کو اس کی فضیلت کی معرفت دی ہوگی اور اللہ عز و جل نے اس کو الہام کیا ہوگا اور اس کی چوٹی سے پکڑ کر ہمارے شیعوں میں داخل کر دیا ہوگا، یہاں تک کہ اس کا دل مطمئن ہوگا اور اسے وہ یقین حاصل ہوگا کہ جس میں کوئی شک شامل نہ ہوگا

## نجات پانے والے فرقے کے امام

أَنَا وَأَوْصِيَائِي بَعْدِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [هُدَاةٌ] مُهْتَدُونَ الَّذِينَ قَرَّحَهُمُ اللَّهُ بِنَفْسِهِ وَ نَبِيَّهُ فِي آيٍ مِنَ الْكِتَابِ كَثِيرَةٍ وَ طَهَّرْنَا وَ عَصَمْنَا وَ جَعَلْنَا شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ وَ حُجَّتُهُ فِي أَرْضِهِ [وَ حُرَّانُهُ عَلَى عِلْمِهِ وَ مَعَادِنُ حُكْمِهِ وَ تَرَاجِمَةٌ وَحِيهِ] وَ جَعَلْنَا مَعَ الْقُرْآنِ وَ الْقُرْآنَ مَعَنَا لَا نُفَارِقُهُ وَ لَا يُفَارِقُنَا حَتَّى نَرِدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص حَوْضَهُ كَمَا

میں اور میرے بعد قیامت تک آنے والے اوصیاء ہدایت یافتہ ہادی ہیں کہ جنہیں اللہ عزوجل نے بذات خود اور اس کے نبی نے بھی قرآن کی بہت سی آیتوں میں ذکر کیا ہے اور اللہ نے ہمیں طہارت بخشی اور معصوم بنایا اور اپنی مخلوق پر ہمیں گواہ بنایا اور اپنی دھرتی پر اپنی حجت، اس کے علم کے خزانے، اس کی حکمت کی کانیں اور اس کی وحی کے ترجمان بنایا ہے اور ہمیں قرآن کے ساتھ اور قرآن کو ہمارے ساتھ قرار دیا نہ ہم قرآن کو چھوڑنے والے ہیں اور نہ وہ ہم کو چھوڑنے والا ہے یہاں تک کہ ہم سب رسول اللہ تک آپ کے حوض پر جا پہنچیں گے۔ جیسا کہ آپ نے بھی ارشاد فرمایا تھا۔

## قیامت کے دن تہتر واں فرقہ

قَالَ وَ تِلْكَ الْفِرْقَةُ [الْوَاحِدَةُ] مِنَ الثَّلَاثِ وَ السَّبْعِينَ فِرْقَةً هِيَ النَّاجِيَةُ مِنَ النَّارِ وَ مِنْ جَمِيعِ الْفِتَنِ وَ الضَّلَالَاتِ وَ الشُّبُهَاتِ هُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ [حَقًّا] وَ هُمْ [سَبْعُونَ أَلْفًا] يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ... بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ جَمِيعٌ تِلْكَ الْفِرْقِ الْإِنْتِنِينَ وَ السَّبْعِينَ هُمْ الْمُتَدَبِّتُونَ بِغَيْرِ الْحَقِّ النَّاصِرُونَ لِذِي الشَّيْطَانِ الْأَحْذُونَ عَنْ إِبْلِيسَ وَ أَوْلِيَائِهِ هُمْ أَعْدَاءُ اللَّهِ تَعَالَى وَ أَعْدَاءُ رَسُولِهِ وَ أَعْدَاءُ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ النَّارَ بِغَيْرِ حِسَابٍ بُرَاءً مِنَ اللَّهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ [نَسُوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ] وَ أَشْرَكُوا بِاللَّهِ وَ كَفَرُوا بِهِ وَ عَبَدُوا غَيْرَ اللَّهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ- وَ هُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا يَقُولُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اللَّهُ رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ... فَيَحْلِقُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِقُونَ لَكُمْ وَ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ

اور تہتر (73) فرقوں میں سے وہ ایک فرقہ جنہم سے نجات یافتہ ہوگا اور ہر قسم کے فتنوں، گمراہوں اور شبہات سے پاک ہوگا اور وہ یقیناً جنتی ہوں گے۔ وہ لوگ ستر ہزار (70,000) ہوں گے کہ جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ اور وہ بہتر (72) فرقے سارے کے سارے حق کے علاوہ کو دین جانتے ہوں گے وہ شیطان کے دین کے مددگار اور بلیس اور اس کے دوستوں میں سے دین لینے والے ہوں گے، وہ سب اللہ عزوجل، اس کے رسول اور مومنین کے دشمن ہوں گے اور وہ بغیر حساب کے جہنم میں داخل ہوں گے۔ وہ لوگ اللہ اور اس کے رسول سے بری ہوں گے اور وہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کو بھول چکے ہوں گے اور وہ لوگ اللہ سے شرک کرنے والے اور اللہ کے کافر ہوں گے اور انہیں معلوم بھی نہ ہوگا مگر وہ اللہ کے علاوہ کی پرستش کرنے والے ہوں گے اور وہ گمان کرتے ہوں گے کہ ان سے اچھا سلوک کیا جائے گا وہ لوگ قیامت کے دن کہیں گے ”اللہ کی قسم! ہمارے رب ہم مشرک نہ تھے“ (انعام 23) وہ اللہ کے سامنے بھی

حلف دیتے ہوں گے جیسے وہ تمہیں حلف دیتے ہیں اور وہ گمان کرتے ہوں گے کہ وہ اس چیز پر ہیں، خبر دار رہو کہ وہ لوگ جھوٹے ہیں“  
(بخاری: 1)

## کمزور مذہبی لوگ

قَالَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَرَأَيْتَ مَنْ قَدْ وَقَفَ فَلَمْ يَأْتِ بِكُمْ وَ لَمْ يُعَادِكُمْ وَ لَمْ يَنْصِبْ لَكُمْ [وَلَمْ يَتَّعَصِبْ] وَ لَمْ يَتَوَلَّكُمْ وَ لَمْ يَتَبَرَّأْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَ قَالَ لَا أَذْرِي وَ هُوَ صَادِقٌ قَالَ لَيْسَ أَوْلِيكَ مِنَ الثَّلَاثِ وَ السَّبْعِينَ فِرْقَةً إِلَّا مَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ص بِالثَّلَاثِ وَ السَّبْعِينَ فِرْقَةً الْبَاغِيْنَ النَّاصِبِيْنَ الَّذِيْنَ قَدْ شَهَرُوا أَنْفُسَهُمْ وَ دَعَوْا إِلَى دِينِهِمْ فَفِرْقَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهَا تَدِينُ بِدِينِ الرَّحْمَنِ وَ اثْنَتَانِ وَ سَبْعُونَ تَدِينُ بِدِينِ الشَّيْطَانِ وَ تَتَوَلَّى عَلَى قَبُولِهَا وَ تَتَبَرَّأُ مِنْ خَالَفِهَا فَأَمَّا مَنْ وَحَدَ اللَّهُ وَ آمَنَ بِرَسُولِ اللَّهِ ص وَ لَمْ يَعْرِفْ وَلَا يَتَنَا وَ لَا ضَلَالَةَ عَدُوِّنَا وَ لَمْ يَنْصِبْ شَيْئًا وَ لَمْ يُحِلَّ وَ لَمْ يُحْرِمْ وَ أَحَدًا بِجَمِيعِ مَا لَيْسَ بَيْنَ الْمُخْتَلِفِينَ مِنَ الْأُمَّةِ فِيهِ خِلَافٌ فِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَ بِهِ وَ كَفَّ عَمَّا بَيْنَ الْمُخْتَلِفِينَ مِنَ الْأُمَّةِ [فِيهِ] خِلَافٌ فِي أَنَّ اللَّهَ [أَمَرَ بِهِ أَوْ] هَيَّ عَنْهُ [فَلَمْ يَنْصِبْ شَيْئًا] وَ لَمْ يُحِلَّ وَ لَمْ يُحْرِمْ وَ لَا يَعْلَمْ وَ رَدَّ عِلْمَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِ إِلَى اللَّهِ فَهَذَا نَاجٍ

میں نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں کہ جو تردد کا شکار ہو کہ جو نہ آپ حضرات کو امام جانتا ہو اور نہ آپ حضرات سے دشمنی رکھتا ہو، اور نہ اس نے آپ حضرات سے تعصب کیا اور نہ کھسب نہ وہ آپ حضرات سے ولا رکھتا ہے اور نہ ہی آپ کے دشمنوں پر تبرا کرتا ہے اور کہتا ہے ”میں نہیں جانتا“ اور وہ ہے بھی سچا؟“ آپ نے فرمایا ”وہ ان تہتر (73) فرقوں میں سے نہ ہے۔ رسول اللہ کی مراد فقط وہ تہتر (73) فرقے ہیں کہ جو ایک دوسرے سے بغاوت کرنے والے اور ایک دوسرے سے دشمنی رکھنے والے ہوں گے کہ جو اپنی ذاتوں کو شہرت دے چکے ہوں گے اور لوگوں کو اپنے دین کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے۔ پس ان میں سے فقط ایک فرقہ دینِ رحمن کو دین سمجھتا ہو گا اور بہتر (72) فرقے شیطان کے دین پر عمل پیرا ہوں گے وہ اپنے کہے گئے قول سے محبت کرنے والے اور مخالف کے قول سے بری ہوں گے“ البتہ جو اللہ کی توحید کا قائل ہو اور رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہو جب کہ ہماری ولایت کی معرفت نہ رکھتا ہو اور نہ ہی ہمارے دشمنوں کی گمراہی کا اور کسی چیز کو معین نہ کر پاتا ہو اور اسے حلال و حرام نہ بناتا ہو اور امت میں اختلافی چیزوں کے علاوہ کہ جن میں اختلاف ہے کہ اللہ نے اس بارے میں حکم دیا ہے یا نہیں باقی سب پر عمل کرتا ہو اور اس امت کی اختلافی چیزوں سے کہ جن کے بارے میں اختلاف ہے کہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے یا نہیں رکھنے والا ہو اور کسی چیز کو معین نہ کرتا ہو، اور اپنی طرف سے حلال یا حرام نہ بناتا ہو اور وہ علم نہ رکھتا ہو اور جن چیزوں کا علم اس پر مشکل ہو اسے اللہ کی طرف پلٹانے والا ہو تو وہ نجات پانے والا ہے۔

## اہل جنت، اہل دوزخ اور رسم و رواج کے لوگ

وَ هَذِهِ الطَّبَقَةُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِينَ هُمْ أَكْثَرُ النَّاسِ وَ أَجْلُهُمْ وَ هُمْ أَصْحَابُ الْحِسَابِ وَ الْمَوَازِينِ وَ الْأَعْرَافِ وَ الْجَهَنَّمِيُونَ الَّذِيْنَ يَسْمَعُونَ هُمْ الْأَنْبِيَاءُ وَ الْمَلَائِكَةُ وَ الْمُؤْمِنُونَ وَ يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ فَيَسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيِينَ فَأَمَّا

الْمُؤْمِنُونَ فَيَنْجُونَ وَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ... بَعِيْرَ حِسَابٍ [أَمَّا الْمُشْرِكُونَ فَيَدْخُلُونَ النَّارَ بَعِيْرَ حِسَابٍ] وَ إِنَّمَا الْحِسَابُ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الصِّفَاتِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُشْرِكِينَ وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبِهِمْ [وَ الْمُؤْتَفِقَةِ] وَ الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَ آخَرَ سَيِّئًا وَ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً الْكُفْرِ وَ الشِّرْكَ وَ لَا يُحْسِنُونَ أَنْ يَنْصُبُوا- وَ لَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا إِلَى أَنْ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ عَارِفِينَ فَهُمْ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ وَ هَؤُلَاءِ لِلَّهِ فِيهِمْ الْمَشِيئَةُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنْ يَدْخُلْ أَحَدًا مِنْهُمْ النَّارَ فَيَدْبُرْهُ وَ إِنْ تَجَاوَزَ عَنْهُ فَيَرْحَمْهُ

اور یہ مومنین اور مشرکین کے درمیان ایک طبقہ ہو گا جب کہ وہ لوگوں میں سزا جزا کے اعتبار سے سب سے بڑے اور چنیدہ ہوں گے اور وہ حساب و میزان اور اعراف کا سامنا کریں گے اور جہنمی وہ لوگ ہوں گے کہ جن کی شفاعت انبیاء فرشتے اور مومنین کریں گے اور وہ جہنم سے نکالے جائیں گے پس ان کو جہنمیوں کا نام دیا جائے گا۔ البتہ مومنین نجات پائیں گے اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے اور مشرکین بغیر حساب جہنم میں داخل ہوں گے، اور مولفہ القلوب اور اعتراف کرنے والے وہ لوگ کہ جنہوں نے کچھ اچھے اعمال کیے ہوں گے اور کچھ برے اعمال اور مستضعفین وہ لوگ کہ جو کفر و شرک کا حیلہ نہ کرتے ہوں گے اور انہیں اتنی تمیز نہ ہو کہ کسی راستے کو معین کر سکیں اور نہ ہی وہ راہ حق پر گامزن ہوں کہ وہ مومنین اور عارفین میں شمار ہوں تو وہ اعراف میں رہنے والے ہوں گے اور یہی لوگ ہیں کہ جو مشیت خداوندی پر ہوں گے۔ اگر اللہ عزوجل ان میں سے کسی کو جہنم میں داخل کر دے تو وہ اس کے گناہوں کے سبب ہو گا اور اگر اللہ عزوجل اس کے گناہوں سے عفودرگزر کرے تو اس کی رحمت کے سبب ہو گا۔

### مومن، کافر اور کمزور

[فَقُلْتُ] أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَ يَدْخُلُ النَّارَ الْمُؤْمِنُ الْعَارِفُ الدَّاعِي قَالَ ع لَا قُلْتُ أَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ قَالَ ع لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ [قُلْتُ أَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ أَوْ مُشْرِكٌ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا كَافِرٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ] قُلْتُ [أَصْلَحَكَ اللَّهُ] فَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ [مُؤْمِنًا عَارِفًا بِإِمَامِهِ مُطِيعًا لَهُ أَوْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ إِذَا لَقِيَ اللَّهَ] وَ هُوَ [مُؤْمِنٌ] مِنْ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ - ... الَّذِينَ آمَنُوا وَ كَانُوا يَتَّقُونَ ... الَّذِينَ آمَنُوا وَ لَمْ يَلْبَسُوا إِمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قُلْتُ فَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ مِنْهُمْ عَلَى الْكِبَائِرِ قَالَ هُوَ فِي مَشِيئَتِهِ إِنْ عَدَبَهُ فَيَدْبُرْهُ وَ إِنْ تَجَاوَزَ عَنْهُ فَيَرْحَمْهُ قُلْتُ فَيَدْخُلُهُ النَّارَ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ نَعَمْ بَدْبُرْهُ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ عَنِ اللَّهَ أَنَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ لِأَنَّ الَّذِينَ عَنِ اللَّهَ أَنَّهُ هُمْ وَلِيُّ وَ أَنَّهُ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُونَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّقُونَ اللَّهَ وَ الَّذِينَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ الَّذِينَ لَمْ يَلْبَسُوا إِمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

تو میں نے عرض کی ”اللہ عزوجل آپ کے امور میں اصلاح قائم فرمائے! کیا نیکو کار عارف مومن جہنم میں جائے گا؟“ آپ نے فرمایا ”نہیں“ میں نے عرض کی ”جو اپنے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو کیا وہ جنت میں جائے گا؟“ آپ نے فرمایا ”نہیں مگر بصورت ایسا کہ جب اللہ عزوجل چاہے“ میں نے عرض کی ”کیا کافر اور مشرک جنت جائے گا؟“ آپ نے فرمایا ”کافر کے سوا کوئی جہنم میں نہ جائے گا مگر اسوائے اس کے کہ جس کو اللہ چاہے“ میں نے عرض کی ”اللہ آپ کے امور میں اصلاح قائم فرمائے! جو شخص اللہ کی دربار میں (قیامت کے دن)

صاحب ایمان ہو کر، اپنے امام کی معرفت اور اس کی اطاعت کرنے والا بن کر پیش ہو گیا وہ جنت والوں میں سے ہو گا؟“ آپ نے فرمایا ”ہاں! جب وہ اللہ کی دربار میں جائے تو وہ مومن ہو اور ان لوگوں میں سے ہو کہ جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ”وہ لوگ کہ جو ایمان والے ہوں اور نیک اعمال بجالائے“ (بقرہ 82) ”وہ لوگ کہ جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا“ (یونس 63) وہ لوگ کہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کا لباس نہ پہنایا“ (انعام 82-) میں نے عرض کی ”جو گناہان کبیرہ کے ساتھ اللہ کی دربار میں پیش ہو؟“ آپ نے فرمایا ”وہ اللہ کی مشیت پر ہے اگر اللہ اسے عذاب دے تو اس شخص کے گناہوں کا نتیجہ ہو گا اور اگر اسے معاف کر دے تو اس کی اپنی رحمت ہو گی“ کیونکہ وہ ان مومنین میں سے نہ ہو گا کہ جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے ”بے شک وہ مومنین کا دوست ہے“ کیونکہ وہ مومنین کے جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ ان کا دوست ہے اور یہ کہ ان کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی حزن ہے“ (یونس 62) وہ ایسے مومن ہیں کہ ”جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور جو نیک اعمال بجالاتے ہیں اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کا لباس نہیں پہنایا“

## ایمان اور اسلام کے درمیان فرق

قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا الْإِيمَانُ وَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ أَمَّا الْإِيمَانُ فَالْإِقْرَارُ بِالْمَعْرِفَةِ وَ الْإِسْلَامُ فَمَا أَقْرَزَتْ بِهِ وَ التَّسْلِيمُ وَ الطَّاعَةُ لَهُمْ قُلْتُ الْإِيمَانُ الْإِقْرَارُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ بِهِ قَالَ مَنْ عَرَفَهُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَ نَبِيَّهُ وَ إِمَامَهُ ثُمَّ أَقْرَزَ بِطَاعَتِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ قُلْتُ الْمَعْرِفَةُ مِنَ اللَّهِ وَ الْإِقْرَارُ مِنَ الْعَبْدِ قَالَ الْمَعْرِفَةُ مِنَ اللَّهِ [دُعَاءٌ] وَ حُجَّةٌ وَ [مِنَّةٌ وَ نِعْمَةٌ] وَ الْإِقْرَارُ [مِنَ اللَّهِ] قَبُولُ الْعَبْدِ- يَمُنُّ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَ الْمَعْرِفَةُ صُنْعُ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْقَلْبِ وَ الْإِقْرَارُ [فِعَالُ الْقَلْبِ] مِنَ اللَّهِ وَ عِصْمَتُهُ وَ رَحْمَتُهُ

میں نے عرض کی ”اے امیر المومنین! ایمان کیا ہے؟ اور اسلام کیا ہے؟“ آپ نے فرمایا ”ایمان معرفت کے ساتھ اقرار ہوتا ہے اور اسلام جس چیز کا تم نے اقرار کیا ہو اس میں تسلیم اور اطاعت ہوتا ہے“ میں نے عرض کی ”ایمان معرفت کے بعد اقرار ہوتا ہے؟“ آپ نے فرمایا ”معرفت اللہ کی طرف سے دعوت، حجت، احسان اور نعمت ہوتی ہے اور اقرار اللہ کی طرف سے بندے کا قبول کرنا ہوتا ہے، اللہ جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور معرفت کو اللہ عزوجل دل میں پیدا کرتا ہے اور اقرار اللہ کی طرف سے دل میں مفالیت ہوتی ہے اور اس کی عصمت اور اس کی رحمت ہوتی ہے۔“

## حق سے ناواقف لوگوں کی کاوشیں

فَمَنْ لَمْ يَجْعَلْهُ [اللَّهُ] عَارِفًا فَلَا حُجَّةَ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِ أَنْ يَقِفَ وَ يَكْفُفَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلَا يُعَذِّبُهُ اللَّهُ عَلَى جَهْلِهِ فَإِنَّمَا يَحْمَدُهُ عَلَى عَمَلِهِ بِالطَّاعَةِ وَ يُعَذِّبُهُ عَلَى عَمَلِهِ بِالْمَعْصِيَةِ وَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُطِيعَ وَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُعْصِيَ وَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْرِفَ وَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَجْهَلَ هَذَا مُحَالٌ لَا يَكُونُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا بِقَضَاءِ مِنَ اللَّهِ وَ قَدْرِهِ وَ عِلْمِهِ وَ كِتَابِهِ بَعِيرٌ جَبْرٌ لِأَنَّهُمْ لَوْ كَانُوا مَجْبُورِينَ كَانُوا مَعْذُورِينَ وَ غَيْرَ مَحْمُودِينَ وَ مَنْ جَهَلَ وَسَعَهُ أَنْ يُزِدَ إِلَيْنَا مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِ وَ مَنْ حَمَدَ اللَّهَ عَلَى النِّعْمَةِ وَ اسْتَعْفَرَهُ مِنَ الْمَعْصِيَةِ وَ أَحَبَّ الْمُطِيعِينَ وَ حَمَدَهُمْ عَلَى الطَّاعَةِ وَ أَبْغَضَ الْعَاصِينَ وَ ذَمَّهُمْ فَإِنَّهُ يَكْتَفِي بِذَلِكَ إِذَا رَدَّ عِلْمَهُ إِلَيْنَا

پس جس کو اللہ معرفت نہ دے تو اس پر کوئی حجت نہیں ہوتی ہے اور اس پر واجب ہے کہ وہ توقف کرے اور جسے نہیں جانتا اس سے رک جائے پس اللہ سے اس کی جہالت پر عذاب نہ کرے گا، اللہ فقط اس کے اطاعت بھرے عمل پر اس کی تعریف کرتا ہے اور نافرمانی پر مبنی عمل پر اس کو عذاب دیتا ہے، آدمی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اطاعت کرے اور اس پر بھی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ نافرمانی کرے لیکن معرفت پر استطاعت نہ رکھتا ہے تو وہ جہالت پر استطاعت کیسے رکھ سکتا ہے؟ یہ محال ہے اس میں سے کوئی چیز نہیں ہو سکتی ماسوائے اللہ کی قضاء قدر کے، اس کا علم اور اس کی کتاب بغیر جبر کے ہے کیونکہ اگر وہ مجبور ہوں تو مفرور ہوں گے اور ان کی تعریف نہ کی جائے گی۔ جو جاہل ہو اسے اختیار ہے کہ وہ اپنی مشکلیں ہماری طرف پلٹا دے اور جو شخص نعمت پر اللہ کی حمد کرے اور نافرمانی سے اس کی دربار میں استغفار کرے اور اطاعت گزاروں سے محبت کرے اور ان کی اطاعت گزاری پر ان کی تعریف کرے اور نافرمانوں سے نفرت کرے اور ان کی مذمت کرے تو اس کی طرف سے یہی کافی ہے جب وہ اپنا علم ہماری طرف پلٹائے۔“

## حساب اور شفاعت کرنے والے لوگ

[1] ... يُحَاسِبُونَ مِنْهُمْ مَنْ يُعْفَرُ لَهُ وَ يَدْخُلُهُ الْجَنَّةَ بِالْإِقْرَارِ وَ التَّوْحِيدِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُعَذَّبُ فِي النَّارِ ثُمَّ يَشْفَعُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَ الْأَنْبِيَاءُ وَ الْمُؤْمِنُونَ فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ وَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمَوْنَ فِيهَا الْجَهَنَّمِيِّينَ [مِنْهُمْ أَصْحَابُ الْإِقْرَارِ وَ لَيْسَتْ الْمَوَازِينُ وَ الْحِسَابُ إِلَّا عَلَيْهِمْ لِأَنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ الْعَارِفِينَ لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ وَ الْحُجَّةَ فِي أَرْضِهِ وَ شَهَادَةَ عَلَى خَلْقِهِ الْمُقَرَّبِينَ لَهُمُ الْمُطِيعِينَ لَهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ... بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ الْمُعَانِدِينَ لَهُمُ الْمُنذِرِينَ الْمُكَابِرِينَ الْمُنَاصِبِينَ أَعْدَاءَ اللَّهِ يَدْخُلُونَ النَّارَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ أَمَّا مَا بَيْنَ هَذَيْنِ فَهُمْ جُلُ النَّاسِ وَ هُمْ أَصْحَابُ الْمَوَازِينِ وَ الْحِسَابِ وَ الشَّفَاعَةِ

گناہگاروں کا حساب ہو گا ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے کہ جن کو اللہ بخش دے گا اور انہیں جنت میں داخل کرے گا، اقرار و توحید کے سبب اور ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے کہ جنہیں اللہ عذو جل جہنم میں عذاب دے گا پھر فرشتے، انبیاء اور مومنین ان کی شفاعت کریں گے تو انہیں جہنم سے نکالا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا پس جنت میں ان کا نام جہنمیوں میں ہو گا، ان میں سے کچھ اقرار کرنے والے ہیں میزان و حساب ماسوائے ان کے کسی کے لیے نہ ہو گا کیونکہ اولیاء اللہ کہ جو اللہ، اس کے رسول اور زمین پر اس کی حجت اور مخلوق پر اس کے گواہوں کی معرفت رکھنے والے ہوں گے وہ ان کا اقرار کرنے والے ہوں گے اور ان کے اطاعت گزار ہوں گے وہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔ اور عناد رکھنے والے، تکبر کرنے والے ناصبی اللہ کے دشمن بغیر حساب کے جہنم میں ڈالے جائیں گے، البتہ جو ان دو طبقوں کے درمیان ہو گا اور وہ بہت زیادہ لوگ ہوں گے ان کے لیے ہی میزان، حساب اور شفاعت ہو گی۔“

## امیر المومنینؑ کی ولایت کی دعا

قَالَ قُلْتُ فَوَجَّتْ عَنِّي وَ أَوْصَحَتْ لِي وَ شَفَيْتْ صَدْرِي فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي لَكَ وَلِيًّا فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص عَلَّمَهُ سَلْمَانَ وَ أَبَا ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادَ قُلْتُ بَلَى

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْنَا كُلَّمَا أَصْبَحْتَ وَ أَمْسَيْتَ اللَّهُمَّ اذْعُنِي عَلَى الْإِيمَانِ بِكَ وَ التَّصَدِيقِ بِمُحَمَّدٍ رَسُولِكَ وَ الْوَلَايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ الْإِيْتِمَامِ بِالْأَيْمَةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ فَإِنِّي قَدْ رَضَيْتُ بِذَلِكَ يَا رَبِّ عَشْرَ مَرَّاتٍ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ سَلْمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمُقَدَّادُ فَلَمْ أَدْعُ ذَلِكَ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنْهُمْ قَالَ لَا تَدْعُهُ مَا بَقِيَتْ

میں نے عرض کی ”آپؑ نے میری مشکل آسان فرمادی اور میرے لیے وضاحت فرمادی اور میرے سینے کو شفا دی پس آپ اللہ عزوجل سے دعا فرمائیے کہ وہ مجھے دنیا و آخرت میں آپؑ کا دوست قرار دے“ آپؑ نے فرمایا ”اے میرے معبود! اسے ان میں سے قرار دے“ پھر علیؑ نے فرمایا ”کیا میں تمہیں ایسی چیز تعلیم کروں کہ جو میں نے رسول اللہؐ سے سنی آپؑ نے وہ چیز سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ کو تعلیم فرمائی تھی؟“ میں نے عرض کی ”ضرور اے امیر المؤمنین علیہ السلام!“ آپؑ نے فرمایا ”تم ہر صبح و شام دس مرتبہ کہو ”اے میرے معبود! مجھے تجھ پر ایمان کے ساتھ اور تیرے رسول محمدؐ کی تصدیق کے ساتھ اور علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے ساتھ اور آل محمدؑ میں سے ائمہ کی امامت کے ساتھ محشور کرنا، پس میں اس پر راضی ہوں اے میرے رب“ میں نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! مجھے اس بارے میں سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ نے بھی بیان کیا ہے، میں نے ہمیشہ ان لوگوں سے یہ دعا سنی ہے“ آپؑ نے فرمایا ”جب تک باقی ہو اسے مت چھوڑنا“۔

## حدیث نمبر آٹھ (8)

## اسلام اور ایمان کے معنی

وَ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا [غَيْرَكَ وَ لَا] بَعْدَكَ فَقَالَ عَلِيٌّ ع جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ص وَ سَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَقَالَ لَهُ [مِثْلَ مَقَالَتِكَ] فَأَخَذَ يُحَدِّثُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ افْعُدْ [فَقَالَ لَهُ] آمَنْتُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيٌّ ع عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ أَمَا مَا عَلِمْتَ أَنَّ جَبْرَائِيلَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ص فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَقَالَ لَهُ مَا الْإِسْلَامُ فَقَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَ حِجُّ الْبَيْتِ وَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ وَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ تَوْمُنٌ بِاللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَ بِالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ بِالْقَدْرِ [كُلِّهِ] خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ وَ حُلُوهِ وَ مُرِّهِ فَلَمَّا قَامَ الرَّجُلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص هَذَا جَبْرَائِيلُ جَاءَكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِينَكُمْ فَكَانَ كَلِمًا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص شَيْئًا قَالَ لَهُ صَدَقْتَ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ صَدَقْتَ

ابان بن ابی عیاش نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا علی ابن ابی طالب سے ایک شخص نے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو اس نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجئے کہ میں آپ کے علاوہ کسی ایک سے بھی سوال نہ کروں؟“ تو علی نے فرمایا ”ایک شخص نبی کے پاس آیا اور اس نے تیرے جیسا ہی سوال کیا اور تیری طرح ہی آپ سے گفتگو کی تو آپ اس سے گفتگو کرنے میں محو ہو گئے پھر اس سے اچانک فرمایا ”بیٹھ جا“ (تو وہ بیٹھ گیا) تو آپ نے اس سے فرمایا ”تو ایمان لے آیا“ پھر علی نے اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ”کیا تو نہیں جانتا کہ جبرائیل آدمی کی صورت میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے عرض کی ”اسلام کیا ہے؟“ تو آپ نے فرمایا ”اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اور کعبہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا“ تو اس نے عرض کی ”ایمان؟“ آپ نے فرمایا ”تمہارا اللہ، اس کے فرشتے اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، موت کے بعد زندگی اور خیر و شر، محاسن و کڑواہٹ میں قدر پر ایمان لانا“ جب وہ شخص کھڑا ہوا تو رسول اللہ نے فرمایا ”یہ جبرائیل ہے تمہیں یقیناً تمہارا دین سکھانے آیا ہے“ جبرائیل کو جب بھی رسول اللہ کوئی چیز ارشاد فرماتے تھے تو وہ آپ سے عرض کرتا تھا ”آپ نے سچ فرمایا“ آپ نے فرمایا ”کون سی ساعت ہے؟“ اس نے عرض کی ”جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا“

## ایمان کے ستون

ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ ع بَعْدَ مَا فَرَعَ مِنْ قَوْلِ جَبْرَائِيلَ صَدَقْتَ أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ بُنِيَ عَلَى أَرْبَعِ دَعَائِمٍ عَلَى الْيَقِينِ وَ الصَّبْرِ وَ الْعَدْلِ وَ الْجِهَادِ فَالْيَقِينُ مِنْهُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى الشَّوْقِ وَ الشَّفَقِ وَ الرُّهْدِ وَ التَّرْقُبِ فَمَنْ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَ عَنِ

الشَّهَوَاتِ وَ مَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ اتَّقَى الْمُحَرَّمَاتِ وَ مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتُ وَ مَنْ ارْتَقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ الصَّبْرُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى تَبَصُّرِ الْفِطْنَةِ وَ تَأْوُلِ الْحِكْمَةِ وَ مَعْرِفَةِ الْعِبْرَةِ وَ سُنَّةِ الْأَوَّلِينَ فَمَنْ تَبَصَّرَ الْفِطْنَةَ تَبَيَّنَ فِي الْحِكْمَةِ وَ مَنْ تَبَيَّنَ فِي الْحِكْمَةِ عَرَفَ الْعِبْرَةَ وَ مَنْ عَرَفَ الْعِبْرَةَ تَأْوَلَ الْحِكْمَةَ وَ مَنْ تَأْوَلَ الْحِكْمَةَ أَبْصَرَ الْعِبْرَةَ وَ مَنْ أَبْصَرَ الْعِبْرَةَ فَكَأَنَّمَا كَانَ فِي الْأَوَّلِينَ وَ الْعَدْلُ مِنْهُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَى عَوَامِضِ الْفُهْمِ وَ عَمْرِ الْعِلْمِ وَ زَهْرَةِ

پھر جبرائیل کے قول ”آپ نے سچ فرمایا“ کے بعد علیؑ نے فرمایا ”خبردار رہو کہ ایمان کی بنیاد چار ستونوں پر ہے۔

(۱) یقین (۲) صبر (۳) عدل (۴) جہاد

پس ان میں سے یقین چار چیزوں پر مبنی ہے (۱) شوق (۲) خوف (۳) زہد (۴) انتظار

پس جو جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ شہوات سے دور رہتا ہے اور جو جہنم سے خوف زدہ ہوتا ہے وہ حرام چیزوں سے پرہیز کرتا ہے اور جو دنیا میں زہد پر عمل پیرا ہوتا ہے اس کے لیے مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیکی میں جلدی کرتا ہے۔

اور صبر چار چیزوں پر مبنی ہے (۱) دلیل کے ساتھ فکر (۲) حکمت کے ساتھ تاویل (۳) عبرت سے نصیحت (۴) پہلوں کی سنت

پس جو دلیل کے ساتھ فکر کرتا ہے اس پر حکمت واضح ہوتی ہے اور جس پر حکمت واضح ہو جائے وہ عبرت سے نصیحت لیتا ہے اور جو عبرت سے نصیحت لیتا ہے وہ حکمت کی تاویل کرتا ہے اور جو حکمت کی تاویل کرتا ہے وہ عبرت کی بصیرت پاتا ہے اور جو بصیرت پاتا ہے گویا وہ اولین (پہلوں) میں سے ہے،

اور عدل چار چیزوں پر مبنی ہے (۱) گہری سوچ (باریک بینی) (۲) علم کے اثر (۳) واضح حکم (۴) بردباری

پس جو سوچتا ہے علم کے اجمال کی تفسیر کرتا ہے اور جو جان لیتا ہے اسے فیصلے کے قوانین کی خبر پڑ جاتی ہے اور جو بار بار ہوتا ہے وہ اپنے امر میں افراط نہیں کرتا اور اس کے سبب لوگوں میں حمید (قابل تعریف) بن کر رہتا ہے

اور جہاد کی بنیاد چار چیزوں پر ہے (۱) نیکی کا حکم دینا (۲) برائی سے روکنا (۳) موقع پر سچ کہنا (۴) اللہ کی خاطر فاسقوں سے نفرت و دشمنی رکھنا،

پس جس نے نیکی کا حکم دیا اس نے مومن کی پیٹھ کو مضبوط کیا اور جس نے برائی سے روکا اس نے فاسق کی ناک رگڑی اور جس نے موقع پر سچ بولا اللہ نے اس کے حق میں فیصلہ دیا اور جس نے اللہ کی خاطر فاسقوں سے دشمنی اور نفرت کی اللہ عزوجل اس کے دشمنوں سے نفرت کرتا ہے“ اور یہ ایمان اور اس کے ستون اور اس کے شعبے ہیں۔“

## کم سے کم چیز جس کے ذریعے آدمی مومن کا فرگمراہ ہو جاتا ہے

شُعْبَةُ قَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَذْنَىٰ مَا يَكُونُ بِهِ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَ أَذْنَىٰ مَا يَكُونُ بِهِ كَافِرًا وَ أَذْنَىٰ مَا يَكُونُ بِهِ ضَالًّا قَالَ قَدْ سَأَلْتُ فَاسْتَمَعْتُ الْجَوَابَ أَذْنَىٰ مَا يَكُونُ بِهِ مُؤْمِنًا أَنْ يُعْرِفَهُ اللَّهُ نَفْسَهُ فَيَقِرَّ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ الْوَحْدَانِيَّةِ وَ أَنْ يُعْرِفَهُ نَبِيَّهُ فَيَقِرَّ لَهُ بِالنَّبُوءَةِ وَ بِالْبِلَاغَةِ وَ أَنْ يُعْرِفَهُ حُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَ شَاهِدَهُ عَلَىٰ خَلْقِهِ فَيَقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِنْ جَهِلَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ غَيْرَ مَا وَصَفْتَ قَالَ نَعَمْ إِذَا أَمَرَ أَطَاعَ وَ إِذَا نُهِىَ انْتَهَىٰ وَ أَذْنَىٰ مَا يَكُونُ بِهِ كَافِرًا أَنْ يَتَدَيَّنَ بِشَيْءٍ فَيَزْعُمَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَهُ بِهِ بِمَا نَهَىٰ الْحُكْمَ وَ رَوْضَةَ الْحَلِيمِ فَمَنْ فَهَمَ فَسَرَّ جَمَلَ الْعِلْمِ وَ مَنْ عَلِمَ عَرَضَهُ شَرَائِعِ الْحِكْمَةِ وَ مَنْ حَلَمَ لَمْ يُفْرِطْ فِي أَمْرِهِ وَ عَاشَ بِهِ فِي النَّاسِ حَمِيدًا وَ الْجِهَادُ عَلَىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ عَلَىٰ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الصِّدْقِ فِي الْمَوَاطِنِ وَ الْعَضْبِ لِلَّهِ وَ شَتَانِ الْفَاسِقِينَ فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظَهَرَ الْمُؤْمِنِ وَ مَنْ نَهَىٰ عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْغَمَ أَنْفَ الْفَاسِقِ وَ مَنْ صَدَقَ فِي الْمَوَاطِنِ قَضَىٰ الَّذِي عَلَيْهِ وَ مَنْ شَتَأَ الْفَاسِقِينَ وَ غَضِبَ لِلَّهِ غَضِبَ اللَّهُ لَهُ وَ ذَلِكَ الْإِيمَانُ وَ دَعَائِمُهُ وَ اللَّهُ عَنْهُ تَمَّ يَنْصِبُهُ دِينًا فَيَتَبَرَّأَ وَ يَتَوَلَّىٰ وَ يَزْعُمُ أَنَّهُ يُعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي أَمَرَهُ بِهِ وَ أَذْنَىٰ مَا يَكُونُ بِهِ ضَالًّا أَنْ لَا يَعْرِفَ حُجَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَ شَاهِدَهُ عَلَىٰ خَلْقِهِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِطَاعَتِهِ وَ فَرَضَ وَلَا يَتَهُ

پس اس نے آپ سے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! کم سے کم کون سی چیز ہے کہ جس کے ذریعے آدمی مومن بنتا ہے اور کم سے کم کون سی چیز ہے کہ جس کے ذریعے وہ کافر ہو جاتا ہے اور کم سے کم کون سی چیز ہے کہ جس کے ذریعے وہ گمراہ ہو جاتا ہے؟“ آپ نے فرمایا ”تو نے سوال کیا ہے کہ جواب سن ”کم سے کم وہ چیز کہ جس کے ذریعے آدمی مومن بن جاتا ہے یہ ہے کہ وہ ذات الہی کی معرفت رکھتا ہو اور اللہ کی ربوبیت اور واحدانیت کا قائل ہو اور اس کے نبی کی معرفت رکھتا ہو اور آپ کی نبوت و تبلیغ کا قائل ہو اور اللہ کی زمین پر اللہ کی حجت اور اس کی مخلوق پر اس کے گواہ کی معرفت رکھتا ہو اور اس کی اطاعت کا اقرار کرتا ہو“ اس نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! اور اگر وہ ان ساری چیزوں سے کہ جو آپ نے بیان فرمائی ہیں جاہل ہو تو؟“ آپ نے فرمایا ”ہاں! جب اسے حکم دیا جائے تو اطاعت کرے اور جب اسے روکا جائے تو وہ باز آجائے“ اور کم سے کم چیز کہ جس کے ذریعے وہ کافر بن جاتا ہے یہ ہے کہ وہ ایک چیز کو دین بنا لے اور گمان کرے کہ اللہ عزوجل نے اسے اس کا حکم دیا.... جب کہ وہ ان چیزوں میں سے ہو کہ جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے.... پھر اسے دین معین کرے پس وہ اس کے ذریعے نفرت اور دوستی کرے اور گمان کرے کہ وہ اللہ کی اس چیز کے ساتھ عبادت کر رہا ہے کہ جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے اور کم سے کم چیز کہ جس کے ذریعے وہ گمراہ ہو جاتا ہے یہ ہے کہ وہ اللہ کی زمین پر اس کی حجت اور اس کی مخلوق پر اس کے گواہ کی معرفت نہ رکھتا ہو کہ جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اس کی ولایت کو واجب قرار دیا ہے۔“

## رسول اللہ کا بارہ ائمہ معصومین علیہم السلام سے ربط

فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ لِي قَالَ الَّذِينَ قَرَّبَهُمُ اللَّهُ بِنَفْسِهِ وَ نَبِيِّهِ فَقَالَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ أَوْضَحَهُمْ لِي قَالَ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص فِي آخِرِ حُطْبَةٍ حَطَبَهَا ثُمَّ قُبِضَ مِنْ يَوْمِهِ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ

تَضَلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِمَا كَتَابَ اللَّهُ وَ أَهْلَ بَيْتِي فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ أَهْمَا لَنْ يَفْتَرَقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْخَوْضَ كَهَاتَيْنِ  
وَ أَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسْتَحْتَيْنِ وَ لَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ وَ أَشَارَ بِالْمُسْتَحْتَةِ وَ الْوُسْطَى لِأَنَّ إِحْدَاهُمَا قُدَّامَ الْأُخْرَى فَتَمَسَّكُوا بِمَا لَا  
تَضَلُّوا وَ لَا تَقْدِمُوهُمُ فَتَهْلِكُوا وَ لَا تَخْلَفُوا عَنْهُمْ فَتَفْرُقُوا وَ لَا تَعْلَمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ

تو اس نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! میرے لیے ان حجتوں کو معین فرمائیے؟“ آپ نے فرمایا ”وہ ایسی ہستیاں ہیں کہ جن کو اللہ نے اپنی ذات اور اپنے نبی کے ساتھ ذکر فرمایا تو فرمایا ”اطاعت کرو اللہ اور اطاعت کرو رسول اور اپنے صاحبان امر کی“ (نسا 59) اس نے عرض کی ”میرے لیے ان کی وضاحت فرمائیے؟“ آپ نے فرمایا ”وہ ایسی ہستیاں ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ نے اپنے آخری خطبہ میں کہ جس کے بعد اسی روز آپ کی رحلت ہو گئی فرمایا ”میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو ہرگز گمراہ نہ ہو پاؤ گے، اللہ کی کتاب اور میری اہل بیت، کیونکہ لطیف و خبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ مجھ تک حوض کوثر پر آئیں، ایسے۔ آپ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا..... میں کہتا ہوں کہ ایسے..... اور آپ نے اپنی شہادت اور درمیان والی انگلیوں کو ملا یا..... کیونکہ ان میں سے ایک دوسری سے پہلے ہوتی ہے..... پس تم سب ان دونوں سے تمسک کرو تو ہرگز گمراہ نہ ہو پاؤ گے اور ان پر خود کو مقدم نہ کرنا ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور ان سے منہ نہ موڑنا ورنہ پھوٹ کا شکار ہو جاؤ گے اور ان کو علم دینے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ جاننے والے ہیں“

قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعَ لِي قَالَ الَّذِي نَصَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص بَعْدِي حُجَّةٌ فَأَخْبِرْتُمْ أَنَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ [ثُمَّ أَمَرَهُمْ] أَنْ يُعْلِمَ الشَّاهِدَ الْعَائِبَ مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَنْتَ هُوَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَنَا أَوْلَهُمْ وَ أَفْضَلُهُمْ ثُمَّ ابْنِي الْحَسَنُ مِنْ بَعْدِي أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِهِ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ أَوْصِيَاءُ رَسُولِ اللَّهِ ص حَتَّى يَرِدُوا عَلَيْهِ خَوْضَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ

اس نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! مجھے اس کا نام بتلائیے؟“ آپ نے فرمایا ”وہ کہ جس کو رسول اللہ نے غدیر خم کے مقام پر معین فرمایا اور لوگوں کو بتایا کہ ”وہ ان کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہے“ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ جو موجود ہیں وہ موجود نہ ہونے والوں کو بتا دیں، تو میں نے عرض کی ”تو وہ ہستی آپ ہی ہیں اے امیر المؤمنین؟“ آپ نے فرمایا ”میں ان میں سے پہلا اور افضل ترین ہوں، پھر میرے بعد میرا بیٹا حسنؑ موئین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر میرا بیٹا حسینؑ اس کے بعد موئین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پھر رسول اللہ کے اوصیائیں سے یکے بعد دیگرے یہاں تک کہ وہ آپ کے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں“

فَقَامَ الرَّجُلُ إِلَىٰ عَلِيٍّ ع فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْصَحْتَ لِي وَ فَرَّجْتَ عَنِّي وَ أَذْهَبْتَ كُلَّ شَيْءٍ فِي قَلْبِي

پس وہ شخص اٹھ کر علی کے پاس گیا، آپ کے سراقہ پر بوسہ دیا پھر عرض کی ”آپ نے میرے لیے وضاحت فرمادی اور میری مشکل کشائی فرمائی اور میرے دل میں موجود ہر چیز (شک و شبہ) کو دور کر دیا ہے“

## حدیث نمبر نو (9)

### اسلام کی خصوصیات اور اس کے اثرات

عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ عِيسَى إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَرَعَ الْإِسْلَامَ وَ سَهَّلَ شَرَائِعَهُ لِمَنْ وَرَدَهُ وَ أَعَزَّ أَرْكَانَهُ لِمَنْ حَارَبَهُ وَ جَعَلَهُ عِزًّا لِمَنْ تَوَلَّاهُ وَ سَلَّمَ لِمَنْ دَخَلَهُ وَ إِمَامًا لِمَنْ اتَّمَّ بِهِ وَ زِينَةً لِمَنْ تَحَلَّاهُ وَ عُدَّةً لِمَنْ اتَّخَذَهُ وَ عُرْوَةً لِمَنْ اعْتَصَمَ بِهِ وَ حَبْلًا لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ وَ بُرْهَانًا لِمَنْ تَعَلَّمَهُ وَ نُورًا لِمَنْ اسْتَضَاءَ بِهِ وَ شَاهِدًا لِمَنْ خَاصَمَ بِهِ وَ فُلْجًا لِمَنْ حَاكَمَ بِهِ وَ عِلْمًا لِمَنْ وَعَاهُ وَ حَدِيثًا لِمَنْ رَوَاهُ وَ حُكْمًا لِمَنْ قَضَى بِهِ وَ جِلْمًا لِمَنْ جَرَّبَ وَ شِفَاءً [وَأُبًّا] لِمَنْ تَدَبَّرَ وَ فَهْمًا لِمَنْ تَفَقَّطَ وَ يَقِينًا لِمَنْ عَقَلَ وَ بَصِيرَةً لِمَنْ عَزَمَ وَ آيَةً لِمَنْ تَوَسَّمَ وَ عِبْرَةً لِمَنْ اتَّعَطَّ وَ نَجَاةً لِمَنْ صَدَّقَ وَ مَوَدَّةً لِمَنْ أَصْلَحَ وَ زُلْفَى لِمَنْ افْتَرَبَ وَ ثِقَةً لِمَنْ تَوَكَّلَ وَ رِجَاءً لِمَنْ فَوَّضَ وَ سَابِقَةً لِمَنْ أَحْسَنَ وَ حَبْرًا لِمَنْ سَارَعَ وَ حُجَّةً لِمَنْ صَبَرَ وَ لِيَاسًا لِمَنْ اتَّقَى وَ ظَهِيرًا لِمَنْ رَشَدَ وَ كَهْفًا لِمَنْ آمَنَ وَ أَمَنَةً لِمَنْ أَسْلَمَ وَ زُوحًا لِلصَّادِقِينَ وَ مَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ وَ نَجَاةً لِلْفَائِزِينَ ذَلِكَ الْحَقُّ سَبِيلُهُ الْهُدَى وَ صِفَتُهُ الْحُسْنَى وَ مَأْتِرَتُهُ الْمَجْدُ أُنْبَلِجُ الْمُنْهَاجِ

ابان بن ابی عیاش نے سلیم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپؑ سے اسلام کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا ”یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کو شریعت بنایا اور جو اس میں داخل ہو جائے اس کے لیے اس کے قوانین کو آسان بنایا اور جو اس سے جنگ کرے اس کے لیے اس کے ارکان کو سخت بنایا اور اسلام کو اس سے محبت کرنے والے کے لیے عزت اور جو اس میں داخل ہو جائے اس کے لیے سلامتی اور جو اس سے رہنمائی طلب کرے اس کے لیے امام اور جو اس کے زیور سے آراستہ ہو اس کے لیے زینت اور جو اس کے چاہنے والا ہو اس کے لیے عذر اور جو اس کو تھام لے اس کے لیے رسی اور جو اس کو پکڑے اس کے لیے نجات کا راستہ اور جو اسے سیکھے اس کے لیے دلیل اور جو اس سے روشنی چاہے اس کے لیے نور اور جو اس کے ذریعے بحث کرے اس کے لیے گواہ اور جو اس کے ذریعے فیصلہ کرے اس کے لیے کامیابی اور جو ظفر رکھتا ہو اس کے لیے علم اور جو اسے روایت کو کھولے اس کے لیے حدیث اور جو اس کے ذریعے فیصلہ کرے اس کے لیے فیصلہ اور جو تجربہ حاصل کرے اس کے لیے حلم اور جو تدبر کرے اس کے لیے شفا اور جو ذہانت رکھتا ہو اس کے لیے سوچ اور عقل رکھنے والے کے لیے یقین اور ارادہ کرنے والے کے لیے بصیرت اور راستہ ڈھونڈنے والے کے لیے نشانی اور وعظ حاصل کرنے والے کے لیے عبرت اور نجات اور صلح پسند کے لیے مودت اور قریب آنے والے کے لیے سنگھار اور بھروسہ کرنے والے کے لیے قابل اعتماد اور خود سپردگی کرنے والے کے لیے امید اور نیکی کرنے والے کے لیے سبقت اور جلدی کرنے والے کے لیے بھلائی اور صبر کرنے والے کے لیے ڈھال اور صاحب تقویٰ کے لیے لباس اور راہ راست پر چلنے والے کے لیے مددگار اور ایمان لانے والے کے لیے پردہ پوشی اور اسلام لانے والے کے لیے ایمان اور، سچوں کے لیے روح متقین کے لیے وعظ و نصیحت اور فائز لوگوں کے لیے نجات قرار دیا۔

مُشْرِقِ الْمَنَارِ ذَاكِي الْمِصْبَاحِ زَفِيحِ الْعَايَةِ يَسِيرِ الْمِضْمَارِ جَامِعِ الْحَلْبَةِ مُتَنَافِسِ السُّبْقَةِ أَلِيمِ النَّقْمَةِ [قَدِيمِ النَّعْمَةِ]  
 قَدِيمِ الْعُدَّةِ كَرِيمِ الْفُرْسَانِ فَالِإِيمَانِ مِنْهَاجُهُ وَ الصَّالِحَاتِ مَنَارُهُ وَ الْفِئَةِ مَصَابِيحُهُ وَ الْمَوْتِ غَايَتُهُ وَ الدُّنْيَا مِضْمَارُهُ وَ الْقِيَامَةُ  
 حَلْبَتُهُ وَ الْجَنَّةُ سُبْقَتُهُ وَ النَّارُ نَقْمَتُهُ وَ التَّقْوَى عُدَّتُهُ الْمُحْسِنُونَ فُرْسَانُهُ فَبِالْإِيمَانِ يُسْتَدَلُّ عَلَى الصَّالِحَاتِ وَ بِالصَّالِحَاتِ يُعْمَرُ  
 الْفِئَةُ وَ بِالْفِئَةِ يُرْهَبُ الْمَوْتُ وَ بِالْمَوْتِ يُجْتَمِعُ الدُّنْيَا وَ بِالدُّنْيَا يُجُوزُ الْقِيَامَةُ وَ بِالْقِيَامَةِ تُزْلَفُ الْجَنَّةُ وَ الْجَنَّةُ حَسْرَةُ أَهْلِ النَّارِ وَ  
 النَّارُ مَوْعِظَةٌ الْمُتَّقِينَ وَ التَّقْوَى سِنْحُ الْإِيمَانِ [فَدَلِكِ الْإِسْلَامُ]

یہ سب حق ہے اس کا راستہ ہدایت ہے اس کی صفت نیکی ہے اس کے آثار بزرگی ہے اسلام معیاری الطمینان، بلند عزت بخشنے والا، چراغ جلانے والا بلند منزل، نقصان کم کرنے والا، بلند مرتبتی کا منبع، سبقت بخشنے والا دردناک سختی سے نجات دینے والا، نعمت کو مقدم کرنے والا، معیاد کو مقدم کرنے والا اور سواروں سے سخاوت کرنے والا ہے۔ ایمان اس کا معیار، نیکیاں اس کی روشنی، سمجھداری اس کے چراغ موت اس کی منزل، دینار اس کی گزرگاہ، قیامت اس کی انعام گاہ جنت اس کی سبقت، جہنم اس کی سختی، تقویٰ اس کی معیاد اور نیوکار اس کے سوار ہیں۔ پس ایمان کے ذریعے نیکیوں پر استدلال کرتا ہے اور نیکیوں کے ساتھ سمجھداری کو آباد کرتا ہے اور سمجھداری کے ساتھ موت سے ڈراتا ہے اور موت کے ساتھ دنیا کا اختتام ہوتا ہے اور دنیا کے ساتھ قیامت گزرتی ہے اور قیامت کے ساتھ جنت سبقتی ہے اور جنت جہنمیوں کے لیے حسرت ہے اور دوزخ صاحبان تقویٰ کے لیے وعظ ہے اور تقویٰ ایمان کی مضبوطی ہے، پس یہ اسلام ہے“

## حدیث نمبر دس (10)

## شیعہ حدیث اور ان کی مخالفت کرنے والی حدیث کے درمیان اختلافات کی وجوہات

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ ع يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْ سَلْمَانَ وَ الْمِقْدَادِ وَ أَبِي ذَرٍّ شَيْئاً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَ مِنَ الرِّوَايَةِ عَنِ النَّبِيِّ ص ثُمَّ سَمِعْتُ مِنْكَ تَصْدِيقَ مَا سَمِعْتُ مِنْهُمْ وَ رَأَيْتُ فِي أَيْدِي النَّاسِ أَشْيَاءَ كَثِيرَةً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَ مِنَ الْأَحَادِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ص تُخَالِفُ

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ میں نے علیؑ سے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! میں نے سلمان اور مقداد اور ابو ذرؓ سے قرآن پاک کی کچھ تفسیر اور نبیؐ کی روایت (حدیث) سنی پھر میں نے جو ان سے سنا اس کی تصدیق میں آپؐ سے بھی سننے کا شرف حاصل کیا جب کہ میں نے دیکھا ہے کہ لوگوں کے ہاتھوں میں تفسیر قرآن اور احادیث نبیؐ میں سے بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ جو اس کی مخالفت کرتی ہیں کہ جو میں نے آپ حضراتؑ سے سماعت کی ہیں جب کہ آپ حضراتؑ اس سب کے باطل ہونے کا گمان فرماتے ہیں، تو آپؐ کیا سمجھتے ہیں کہ لوگ جان بوجھ کر رسول اللہؐ پر بہتان باندھتے ہیں اور قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں؟“

الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْكُمْ وَ أَنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ ذَلِكَ بَاطِلٌ أَ فَتَرَى [النَّاسِ] يَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص مُتَعَمِدِينَ وَ يُعَسِّرُونَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِمْ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلِيُّ ع فَقَالَ لِي يَا سُلَيْمُ قَدْ سَأَلْتُ فَافْتَهُمِ الْجَوَابَ إِنَّ فِي أَيْدِي النَّاسِ حَقًّا وَ بَاطِلًا وَ صِدْقًا وَ كَذِبًا وَ نَاسِخًا وَ مَنْسُوخًا وَ حَاصًّا وَ عَامًّا وَ مُحْكَمًا وَ مُتَشَابِهًا وَ حِفْظًا وَ وَهْمًا وَ قَدْ كُذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص عَلَى عَهْدِهِ حَتَّى قَامَ [فِيهِمْ] حَاطِبًا فَقَالَ أُيُّهَا النَّاسُ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ الْكُذَابَةُ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَفْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ثُمَّ كُذِبَ عَلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ حِينَ تُوفِّيَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ إِنَّمَا يَأْتِيكَ بِالْحَدِيثِ أَرْبَعَةٌ نَفَرٌ لَيْسَ لَهُمْ حَاسِسٌ رَجُلٌ مُنَافِقٌ مُظْهِرٌ لِلْإِيمَانِ مُتَصَنِّعٌ بِالْإِسْلَامِ لَا يَتَأْتَمُّ وَ لَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَكْذِبَ

تو آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے فرمایا ”اے سلیم! تو نے سوال کیا ہے تو جواب کو لے، لوگوں کے ہاتھوں میں حق بھی ہے اور باطل بھی ہے سچ بھی ہے اور جھوٹ بھی ہے، ناسخ بھی ہے اور منسوخ بھی ہے، خاص بھی ہے اور عام بھی ہے، محکم بھی ہے اور متشابہ بھی ہے، حافظہ بھی ہے اور وہم بھی ہے، رسول اللہؐ کے خلاف بہتان (جھوٹ) تو خود آپؐ کے زمانے میں بھی بولا گیا یہاں تک کہ آپؐ لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تو فرمایا ”اے لوگو! مجھ پر بہتان سازی کی کثرت ہو گئی ہے پس جس کسی نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اس کے پیٹ کو آگ سے بھرا جائے گا“ پھر اس کے بعد آپؐ پر جھوٹ تب بولا گیا کہ جب آپؐ کی شہادت (وفات) ہو گئی، اللہ عزوجل کی رحمت ہے نبیؐ پر اور اللہ کا درود و سلام ہے ان پر اور ان کی آل پر“ تمہارے حدیث لے کر فقط چار قسم کے افراد آتے ہیں کہ ان میں پانچواں نہیں ہے

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص مُتَعَمِّدًا فَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ مُنَافِقٌ كَذَّابٌ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُ وَ لَمْ يُصَدِّقُوهُ وَ لَكِنَّهُمْ قَالُوا هَذَا صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ص رَأَاهُ وَ سَمِعَ مِنْهُ وَ هُوَ لَا يَكْذِبُ وَ لَا يَسْتَحِلُّ الْكُذْبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ قَدْ أَخْبَرَ اللَّهُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ بِمَا أَخْبَرَ وَ وَصَفَهُمْ بِمَا وَصَفَهُمْ [فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَ إِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ ثُمَّ يَقُولُوا بَعْدَهُ] وَ تَقَرَّبُوا إِلَى أَيْمَةِ الضَّلَالِ وَ الدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ بِالزُّورِ وَ الْكُذْبِ وَ [التَّفَاقُ] وَ الْبُهْتَانِ فَوَلَّوْهُمُ الْأَعْمَالَ وَ حَمَلُوهُمْ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ وَ أَكَلُوا بِهِمْ [مِنْ] الدُّنْيَا وَ إِنَّمَا النَّاسُ مَعَ الْمُؤَلَّكِ [بِ] الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللَّهُ فَهَذَا أَوَّلُ الْأَرْبَعَةِ وَ رَجُلٌ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْهُ عَلَى وَجْهِهِ وَ وَهَمَ فِيهِ وَ لَمْ يَتَعَمَّدْ كَذِبًا وَ هُوَ فِي يَدِهِ يَزْوِيهِ وَ يَعْمَلُ بِهِ وَ يَقُولُ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ وَهَمٌ لَمْ يَقْبَلُوا وَ لَوْ عَلِمَ هُوَ أَنَّهُ وَهَمٌ [فِيهِ] لَرَفَضَهُ-

ایک وہ شخص کہ جو منافق ہے اور ایمان کا اظہار کرتا ہے اس کا اسلام مصنوعی ہے ایسا شخص رسول اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنے کو نہ گناہ تصور کرتا ہے اور نہ یہ اس میں کوئی حرج سمجھتا ہے، پس اگر مسلمانوں کو علم ہو کہ وہ منافق ہے جھوٹا ہے تو اس سے کوئی حدیث قبول نہ کریں، اور اس کو سچانہ جانیں گے لیکن مسلمان کہتے ہیں ”وہ رسول اللہ کا صحابی ہے، اس نے رسول کو دیکھا اور آپ کا کلام سنا اور وہ جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی رسول اللہ پر بہتان سازی کو حلال جانتا ہے جب کہ اللہ عزوجل نے منافقین کے بارے میں جو خبر دینی تھی دی اور ان کے جو اوصاف بیان کرنے تھے کر دیئے ہیں تو اللہ عزوجل نے فرمایا ”جب تم انہیں دیکھو گے تو تمہیں ان کے اجسام (خاصیت) پسند آئے گی اور اگر وہ بولیں تو تم ان کے قول کو غور سے سنو گے“ (منافقون 4) پھر وہ لوگ (منافقین) آپ کے بعد باقی رہے اور انہوں نے گمراہ اماموں اور لغو جھوٹ، نفاق و بہتان کے ذریعے جہنم کی طرف دعوت دینے والوں کے ہاں منزل پائی پس انہوں نے ان لوگوں کو کارندے بنا کر لوگوں کی گردنوں پر سوار کر دیا اور ان کے ذریعے دنیاوی مال ہڑپ کیا۔ اور لوگ یقیناً دنیا میں بادشاہوں کے ساتھ ہوتے ہیں ماسوائے اس کے کہ جسے اللہ محفوظ رکھے، پس یہ شخص ان چار میں سے پہلا ہے اور دوسرا وہ شخص ہے کہ جس نے ایک چیز رسول اللہ سے سنی مگر اسے اچھی طرح یاد نہ کر سکا اور اس کے بارے میں وہم کا شکار ہو گیا وہ جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والا نہ ہے وہ چیز اس کے ہاتھ میں ہے وہ اسے روایت کرتا ہے اور اس پر خود بھی عمل کرتا ہے اور کہتا ہے ”میں نے اسے خود رسول اللہ سے سنا“، پس اگر مسلمانوں کو علم ہو جائے کہ وہ وہم کا شکار ہو گیا ہے تو وہ اس سے قبول نہ کریں گے اگر خود اسے بھی علم ہو جائے کہ وہ وہم کا شکار ہو گیا تو وہ اس کو ترک کر دے گا۔

وَ رَجُلٌ ثَالِثٌ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص شَيْئًا أَمَرَ بِهِ ثُمَّ هَمَّ عِنْدَهُ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ أَوْ سَمِعَهُ هَمَّ عَنِ شَيْءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ [حَفِظَ] الْمُنْسُوخَ وَ لَمْ يَحْفَظِ النَّاسِخَ فَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضَهُ وَ لَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ [إِذْ سَمِعُوهُ] لَرَفَضُوهُ وَ رَجُلٌ رَابِعٌ لَمْ يَكْذِبْ عَلَى اللَّهِ وَ لَا عَلَى رَسُولِهِ بَعْضًا لِلْكَذْبِ وَ تَخَوُّفًا مِنَ اللَّهِ وَ تَعْظِيمًا لِرَسُولِهِ ص وَ لَمْ يُوْهِمِ بَلْ حَفِظَ مَا سَمِعَ عَلَى وَجْهِهِ فَجَاءَ بِهِ كَمَا سَمِعَهُ وَ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَ لَمْ يَنْقُصْ وَ حَفِظَ النَّاسِخَ [مِنْ] الْمُنْسُوخِ فَعَمِلَ بِالنَّاسِخِ وَ رَفَضَ الْمُنْسُوخَ وَ إِنْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ هَمَّ مِثْلَ الْقُرْآنِ نَاسِخٌ وَ مَنْسُوخٌ وَ عَامٌّ وَ حَاصٌّ وَ مُحْكَمٌ وَ مُتَشَابِهٌ وَ قَدْ كَانَ يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص الْكَلَامُ لَهُ وَجْهَانِ كَلَامٌ حَاصٌّ وَ كَلَامٌ عَامٌّ مِثْلَ الْقُرْآنِ يَسْمَعُهُ مَنْ لَا يَعْرِفُ مَا عَنِ اللَّهِ بِهِ وَ مَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ص

اور تیسرا وہ شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ سے ایک چیز کے بارے میں سنا کہ آپ نے اس کا حکم دیا پھر آپ نے اسے منع فرمایا تو اسے اس کا علم نہ ہوایا اس نے ایک چیز اس کے بارے میں نہیں سنی پھر آپ نے اسے بجالانے کا حکم دیا تو اسے معلوم نہ ہو پایا، اسے منسوخ یاد ہے مگر وہ نسخ یاد نہ کر پایا پس اگر اسے علم ہو جائے کہ وہ منسوخ ہے تو وہ اسے ترک کر دے اور اگر مسلمانوں کو علم ہو جائے کہ وہ حدیث منسوخ ہے تو جب وہ اسے سنیں تو اسے ترک کر دیں۔ اور چوتھا وہ شخص ہے کہ جس نے جھوٹ سے نفرت کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ نہ باندھا اور اس معاملے میں اللہ کا خوف اور رسول اللہ کی تعظیم مانع ہوئی اور وہ وہم کا شکار بھی نہ ہوا بلکہ جو اس نے سنا اسے اسی طرح ہی یاد کیا، پس وہ ویسی ہی حدیث لے کر آیا کہ جیسا اس نے سنا تھا اس میں اضافہ کیا اور نہ اس میں کمی کی اور اس نے نسخ و منسوخ کو یاد کر کے نسخ پر عمل کیا اور منسوخ کو چھوڑ دیا، یقیناً رسول اللہ کی امر و نہی قرآن کی طرح ہے اس میں نسخ بھی ہے اور منسوخ بھی ہے، عام بھی ہے اور خاص بھی ہے، محکم بھی ہے اور متشابہ بھی ہے۔ کبھی کبھی رسول اللہ کے کلام کی قرآن کی طرح دو قسمیں ہوتی ہیں ایک کلام خاص ہوتا ہے اور ایک کلام عام ہوتا ہے اسے وہ بھی سنتا ہے کہ جو اس بات کی معرفت نہیں رکھتا کہ اس سے اللہ کی مراد کیا ہے اور اس کے ذریعے رسول اللہ نے کیا مراد لیا۔“

وَ لَيْسَ كُلُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ص كَانَ يَسْأَلُهُ فَيَفْهَمُ وَ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ يَسْأَلُهُ وَ لَا يَسْتَفْهَمُ حَتَّىٰ إِنْ كَانُوا لَيُحِبُّونَ أَنْ يَجِيءَ الطَّارِئُ وَ الْأَعْرَابِيُّ فَيَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ص حَتَّىٰ يَسْمَعُوا مِنْهُ وَ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص كُلَّ يَوْمٍ دَخَلَةً وَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ دَخَلَةً فَيُخَلِّبُنِي فِيهَا أَدْوُرُ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ وَ قَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ص أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ غَيْرِي وَ زُبَيْمًا كَانَ ذَلِكَ فِي مَنْزِلِي [بِأَيْتِنِي رَسُولُ اللَّهِ ص] فَإِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي بَعْضِ مَنَازِلِهِ خَلَا بِي وَ أَقَامَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يُبْقِ غَيْرِي وَ غَيْرَهُ وَ إِذَا أَتَانِي لِلْخُلُوةِ فِي بَيْتِي لَمْ تُفْعَمْ مِنْ عِنْدِنَا فَاطِمَةُ وَ لَا أَحَدٌ مِنَ ابْنِي [وَ كُنْتُ] إِذَا سَأَلْتُهُ أَجَابَنِي وَ إِذَا سَكَتُ أَوْ نَقَدْتُ مَسْأَلِي ابْتَدَأَنِي فَمَا

اور رسول اللہ کے تمام صحابی ایسے نہ تھے کہ وہ رسول اللہ سے سوال کرتے اور سمجھتے، پس ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے کہ جنہوں نے نہ رسول سے سوال کیا اور نہ سمجھا یہاں تک وہ پسند کرتے تھے کہ کوئی دیہاتی یا اعرابی آئے اور رسول اللہ سے سوال کرے تاکہ وہ آپ سے حدیث سنیں۔ اور میں رسول اللہ کے پاس ہر دن و رات کئی بار حاضر ہوتا تھا، پس آپ ہر دن و رات میں ایک ایک بار تنہائی میں وقت دیا کرتے تھے، پس میں آپ سے جو سوال کرتا تھا آپ مجھے جواب دیتے تھے، آپ جہاں جاتے تھے میں بھی وہاں جاتا تھا اور رسول اللہ کے صحابی بخوبی جانتے ہیں کہ آپ میرے سوالوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی ایسا سلوک نہ کرتے تھے، بسا اوقات رسول اللہ میرے پاس میرے گھر میں تشریف لاتے تھے تو ایسا ہوتا تھا اور جب میں آپ کے کسی گھر میں حاضر ہوتا تو آپ مجھے تنہا وقت عطا فرماتے تھے اور اپنی بیویوں کو اٹھا دیتے تھے میرے اور آپ کے سوا کوئی باقی نہ بچتا تھا، لیکن جب آپ میرے گھر میں خلوت کے لیے تشریف لاتے تو ہمارے پاس سے فاطمہ اور میرے بیٹوں میں سے کوئی دور نہ جاتا تھا۔ اور جب میں آپ سے سوال کرتا تھا تو مجھے جواب دیتے تھے اور جب میں خاموش ہو جاتا تھا میرے مسائل ختم ہو جاتے تھے تو خود ابتداء فرماتے تھے، آپ پر قرآن کی کوئی آیت نہیں اتری مگر یہ کہ آپ نے مجھے وہ آیت پڑھائی اور مجھے لکھوائی تو میں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا اور اللہ عزوجل سے آپ نے دعا فرمائی کہ اس آیت کا مفہوم مجھے حفظ کرادے۔“

نَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَقْرَأْنِيهَا وَأَمْلَاهَا عَلَيَّ فَكَتَبْتُهَا بِحَظِّي وَ دَعَا اللَّهُ أَنْ يُفَهِّمَنِي [إِيَّاهَا] وَ يُحَفِّظَنِي فَمَا نَسِيتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مُنْذُ حَفِظْتُهَا وَ عَلَّمَنِي تَأْوِيلَهَا [فَحَفِظْتُهُ وَ أَمْلَاهُ عَلَيَّ فَكَتَبْتُهُ] وَ مَا تَرَكَ شَيْئاً عَلَّمَهُ اللَّهُ مِنْ حَلَالٍ وَ حَرَامٍ أَوْ أَمْرٍ وَ نَهْيٍ أَوْ طَاعَةٍ وَ مَعْصِيَةٍ كَانَ أَوْ يَكُونُ [إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ] إِلَّا وَ قَدْ عَلَّمَنِيهِ وَ حَفِظْتُهُ وَ لَمْ أَنْسَ مِنْهُ حَرْفاً وَاحِداً ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ دَعَا اللَّهُ أَنْ يَمَلَأَ قَلْبِي عِلْماً وَ فَهْماً [وَ فِئْها] وَ حُكْماً وَ نُوراً وَ أَنْ يُعَلِّمَنِي فَلَا أَجْهَلَ وَ أَنْ يُحَفِّظَنِي فَلَا أَنْسَى

پس میں نے اللہ کی کتاب کی جو آیت جب سے حفظ کی ہے مجھے نہیں بھولی اور آپ نے مجھے اس کی تاویل کا علم دیا تو میں نے اسے یاد کر لیا اور مجھے لکھوایا تو میں نے لکھ لیا۔ اللہ عزوجل نے حلال و حرام یا امر و نہی یا طاعت و نافرمانی، جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے میں سے جو چیز بھی آپ کو تعلیم فرمائی آپ نے اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی اور (سب کی سب) مجھے تعلیم فرمائی اور میں نے اسے حفظ کر لیا، میں اس میں سے ایک حرف بھی نہیں بھولا ہوں پھر آپ نے اپنا مبارک ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور اللہ عزوجل سے دعا فرمائی کہ وہ میرے دل کو علم و فہم اور حکمت و نور سے پُر فرمادے اور مجھے ہر چیز کا علم دے کر جہالت مجھ سے دور رہے اور یہ کہ مجھے حفظ رہے اور میں ہر گز نہ بھول پاؤں“

فَقُلْتُ لَهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّكَ مُنْذُ يَوْمٍ دَعَوْتَ اللَّهُ لِي بِمَا دَعَوْتَ لَمْ أَنْسَ شَيْئاً مِمَّا عَلَّمْتَنِي فَلِمَ تُمْلِيهِ عَلَيَّ وَ تَأْمُرُنِي بِكِتَابِيهِ أَ تَتَخَوَّفُ عَلَيَّ التَّسْبِيحَ فَقَالَ يَا أَخِي لَسْتُ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكَ التَّسْبِيحَ وَ لَا الْجَهْلَ وَ قَدْ أَحْبَبَنِي اللَّهُ أَنَّهُ قَدْ اسْتَجَابَ لِي فِيكَ وَ فِي شُرَكَائِكَ الَّذِينَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكَ

تو میں نے ایک دن آپ سے عرض کی ”اے اللہ کے نبی! بے شک جس دن سے آپ نے اللہ عزوجل سے میرے لیے دعا کی ہے آپ نے مجھے جو بھی تعلیم کیا ہے میں نہیں بھولا، تو آپ مجھے لکھواتے کیوں ہیں اور مجھے لکھنے کا حکم کیوں دیتے ہیں؟ کیا آپ کو میرے بارے میں نسیان کا خوف ہے؟“ تو آپ نے فرمایا ”اے میرے بھائی! مجھے تمہارے بارے میں نسیان و جہل کا ہر گز خوف نہ ہے اور یقیناً مجھے اللہ عزوجل نے خبر دی ہے کہ اس نے تمہارے بارے میں اور تمہارے شرکاء کے بارے میں جو تمہارے بعد آئیں گے کے بارے میں دعا قبول کر لی ہے۔“

## گیارہ آئمہ علیہم السلام امیر المومنینؑ کے شریک ہیں۔

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَ مَنْ شُرَكَائِي قَالَ الَّذِينَ قَرَّحَهُمُ اللَّهُ بِنَفْسِهِ وَ بِي [مَعَهُ] الَّذِينَ قَالَ فِي حَفِيهِمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ خِفْتُمْ التَّنَازُعَ فِي شَيْءٍ فَارْجِعُوهُ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَ مَنْ هُمْ قَالَ الْأَوْصِيَاءُ إِلَى أَنْ يَرِدُوا عَلَيَّ حَوْضِي كُلُّهُمْ هَادٍ مُهْتَدٍ لَا يَصُرُّهُمْ كَيْدٌ مِنْ كَادِهِمْ وَ لَا خِذْلَانٌ مِنْ خِدْلِهِمْ هُمْ مَعَ الْقُرْآنِ وَ الْقُرْآنُ مَعَهُمْ لَا يُفَارِقُونَهُ وَ لَا يُفَارِقُهُمْ بِهِمْ يَنْصُرُ اللَّهُ أُمَّتِي وَ بِهِمْ يُمُطَّرُونَ وَ يَدْفَعُ عَنْهُمْ بِمُسْتَجَابِ دَعْوَتِهِمْ

میں نے عرض کی ”اے اللہ کے نبی! میرے شرکاء کون ہیں؟“ آپ نے فرمایا ”وہ کہ جن کا ذکر اللہ عزوجل نے اپنی ذات اور میرے ساتھ فرمایا وہ کہ جن کے حق میں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے ”اے ایمان والو! تم سب اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور تمہارے اولی الامر کی“ (نسا 59-) پس اگر تم لوگوں کو کسی چیز میں بھگڑے کا خوف ہو تو اس چیز کے بارے میں اللہ اور رسول اور تمہارے اولی الامر کی طرف رجوع کرو“ میں نے عرض کی ”اے اللہ کے نبی وہ کون ہیں؟“ آپ نے فرمایا ”وہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے وقت تک کے میرے اوصیائیں، وہ سب کے سب ہدایت یافتہ ہادی ہیں، ان کو مکرو فریب والوں کا مکرو فریب نقصان نہ دے گا اور نہ رسوا کرنے کی کوشش کرنے والے کی کوشش انہیں رسوا کر پائے گی وہ سب قرآن کے ساتھ ہوں گے اور قرآن ان کے ساتھ، نہ وہ انہیں چھوڑے گا اور نہ وہ اس سے جدا ہوں گے ان ہی کے ذریعے اللہ عزوجل میری امت کی نصرت کرے گا اور ان ہی کے سب بارش دے گا اور اللہ عزوجل ان کی دعا قبول کرتے ہوئے ان کا دفاع کرے گا۔“

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهِمْ لِي فَقَالَ ابْنِي هَذَا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ ع ثُمَّ ابْنِي هَذَا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ ع ثُمَّ ابْنِي لَهُ عَلَى اسْمِي اسْمُهُ مُحَمَّدٌ [بَاقِي عِلْمِي وَ حَازِنُ وَحْيِي اللَّهُ وَ سَيُؤَلِّدُ عَلِيٍّ فِي حَيَاتِكَ يَا أَخِي فَأَقْرَبُهُ مِثِّي السَّلَامَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ الْحُسَيْنِ ع فَقَالَ سَيُؤَلِّدُ لَكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَيَاتِكَ] فَأَقْرَبُهُ مِثِّي السَّلَامَ ثُمَّ تَكَمَّلَهُ الْإِثْنِي عَشَرَ [إِمَامًا] مِنْ وُلْدِكَ [يَا أَخِي]

میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ مجھے ان کے نام بتائیے؟“ تو آپ نے فرمایا ”میرا یہ بیٹا، اور آپ نے حسن کے سر پر ہاتھ رکھا..... پھر میرا یہ بیٹا..... اور آپ نے حسین کے سر پر ہاتھ رکھا..... پھر میرے اس بیٹے کا بیٹا..... اور آپ نے حسین کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا..... پھر اس کا بیٹا کہ جس کا نام میرے نام پر محمد ہوگا، وہ میرے علم کا اظہار کرنے والا اور اللہ کی وحی کا خازن ہوگا اور عنقریب تیری زندگی میں ہی اے میرے بھائی ”علی“ کی اس دنیا میں آمد ہوگی پس اس کو میری طرف سے سلام کہنا“ پھر آپ حسین کی طرف متوجہ ہوئے تو ارشاد فرمایا ”عنقریب تمہاری زندگی ہی میں محمد بن علی کی اس دنیا میں آمد ہوگی پس تم اسے میری طرف سے سلام کہنا، پھر اے میرے بھائی تمہاری اولاد میں سے بارہ امام تکمیل ہوں گے“

فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ سَمِّهِمْ لِي فَسَمَّاهُمْ لِي رَجُلًا رَجُلًا مِنْهُمْ وَ اللَّهُ يَا أَخَا بَنِي هَلَالٍ مَهْدِيٌّ هَذِهِ الْأُمَّةَ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مَلِئْتَ ظُلْمًا وَ جَوْرًا وَ اللَّهُ إِنِّي لِأَعْرِفُ جَمِيعَ مَنْ يُبَايِعُهُ بَيْنَ الرَّحْنِ وَ الْمَقَامِ وَ أَعْرِفُ أَسْمَاءَ الْجَمِيعِ وَ قَبَائِلَهُمْ

پس میں نے عرض کی ”اے اللہ کے نبی! مجھے ان کے نام بتائیے؟“ تو آپ نے مجھے ان میں سے ایک ایک فرد کا نام بتایا اور اللہ کی قسم اے بنی ہلال کے بھائی! انہی میں سے اس امت کا مہدی ہے کہ جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے پُر ہوگی اللہ کی قسم! میں ان سب کو جانتا ہوں کہ جو رکن و مقام کے درمیان اس کی بیعت کریں گے اور میں ان سب کے نام اور قبائل کو جانتا ہوں“

## اس حدیث کے بارے میں ائمہ معصومین علیہم السلام کی قبولیت

قَالَ سَلِيمٌ ثُمَّ لَقِيْتُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا [بِالْمَدِينَةِ] بَعْدَ مَا قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَحَدَّثْتُهُمَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِيهِمَا فَقَالَا صَدَقْتَ حَدَّثَكَ أَبُوْنَا [1 عَلِيٌّ] عَ بَهَذَا الْحَدِيثِ وَ نَحْنُ جُلُوسٌ وَ قَدْ حَفِظْنَا ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص كَمَا حَدَّثَكَ أَبُوْنَا سَوَاءً لَمْ يَرِدْ وَ لَمْ يَنْفُصْ [مِنْهُ شَيْئًا] قَالَ سَلِيمٌ ثُمَّ لَقِيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ع وَ عِنْدَهُ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ع فَحَدَّثْتُهُ بِمَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِيهِ وَ عَمِّهِ وَ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ عَلِيٍّ ع فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع قَدْ أَقْرَأَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ هُوَ مَرِيضٌ وَ أَنَا صَبِيٌّ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ ع وَ قَدْ أَقْرَأَنِي جَدِّي الْحُسَيْنُ ع [بِعَهْدِ]

سلیم نے کہا ”پھر میں امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد مدینہ میں حسن اور حسین کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے آپ کی خدمت میں آپ کے بابا بزرگوار سے مروی اس حدیث کو بیان کیا تو آپ نے فرمایا ”تو سچا ہے ہمارے بابا بزرگوار علی نے تمہیں یہ حدیث بیان کی تھی تو ہم وہاں بیٹھے تھے اور یہ حدیث ہم نے رسول اللہ سے حفظ کی تھی جیسا کہ ہمارے بابا بزرگوار نے تمہیں بیان فرمائی، آپ نے اس میں نہ اضافہ کیا اور نہ کسی چیز کی کمی کی،“ سلیم نے کہا ”پھر میں علی ابن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا، جب کہ آپ کے پاس آپ کے فرزند محمد بن علی موجود تھے۔ تو میں نے آپ کی خدمت میں جو چیز آپ کے بابا بزرگوار اور آپ کے چچا بزرگوار اور علی سے سنی تھی، بیان کی تو علی بن الحسین نے فرمایا ”مجھے امیر المؤمنین نے رسول اللہ کا سلام دیا تھا، جب کہ اس وقت آپ مریض تھے اور میں بچہ تھا“ پھر محمد نے فرمایا ”اور مجھے میرے دادا بزرگوار نے اپنے زمانے میں رسول اللہ کی طرف سے سلام دیا جب کہ اس وقت آپ مریض تھے۔“

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص [وَ هُوَ مَرِيضٌ السَّلَام] قَالَ أَبَانٌ فَحَدَّثْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ع بِهَذَا [الْحَدِيثِ] كُلِّهِ عَنْ سَلِيمٍ فَقَالَ صَدَقَ سَلِيمٌ وَ قَدْ جَاءَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى ابْنِي وَ هُوَ غُلَامٌ يَخْتَلِفُ إِلَى الْكُتَابِ فَقَبَّلَهُ وَ أَقْرَأَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص السَّلَامَ قَالَ أَبَانٌ فَحَجَجْتُ [بَعْدَ مَوْتِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع] فَلَقِيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ع فَحَدَّثْتُهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ كُلِّهِ لَمْ أَتْرُكْ مِنْهُ حَرْفًا [وَاحِدًا] فَاعْرُوزَتْ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ سَلِيمٌ قَدْ أَتَانِي بَعْدَ أَنْ قُتِلَ جَدِّي الْحُسَيْنُ ع وَ أَنَا قَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي فَحَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ بِعَيْنِهِ فَقَالَ لَهُ أَبِي صَدَقْتَ قَدْ حَدَّثَكَ أَبِي بِهَذَا الْحَدِيثِ [بِعَيْنِهِ] عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ نَحْنُ شُهُودٌ ثُمَّ حَدَّثَاهُ بِمَا هُمَا سَمِعَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص

ابان نے کہا ”میں نے علی بن الحسین کی خدمت میں یہ ساری حدیث سلیم سے روایت کرتے ہوئے بیان کی تو آپ نے فرمایا ”سلیم نے سچ کہا، جابر بن عبد اللہ انصاری میرے فرزند کے پاس آیا جب کہ وہ ابھی لڑکپن میں تھے اور اس نے رسول اللہ کی طرف سے اسے سلام کہا“ ابان نے کہا ”میں نے علی بن الحسین کی شہادت کے بعد حج کیا تو میں نے ابو جعفر محمد بن علی کی زیارت کا شرف حاصل کیا تو میں نے آپ کی خدمت میں یہ ساری حدیث بیان کی اور اس میں سے ایک حرف بھی نہ چھوڑا تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں پھر فرمایا ”سلیم نے سچ کہا، وہ میرے پاس میرے دادا بزرگوار حسین کی شہادت کے بعد آیا تو میں نے اپنے بابا بزرگوار کے پاس بیٹھا تھا، تو اس نے مجھے یہ ساری حدیث بعینہ

بیان کی تھی تو میرے بابا بزرگوار نے اس سے فرمایا ”تو سچا ہے، یقیناً یہ حدیث میرے بابا بزرگوار نے بعینہ امیر المؤمنین سے روایت کرتے ہوئے بیان کی تھی اور ہم اس وقت موجود تھے“ پھر آپ نے اسے جو آپ نے رسول اللہ سے سنا تھا بیان فرمایا

## رسول اللہ کے خاندان کے لوگوں کے ساتھ برادری کی خیانت

قَالَ أَبَانُ [مُمْ] قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ الْبَاقِرُ ع مَا لَقِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ ظُلْمٍ قُرَيْشٍ وَ تَضَاهِرِهِمْ عَلَيْنَا وَ قَتْلِهِمْ إِيَّانَا وَ مَا لَقِينَتْ شَيْعَتُنَا وَ مُحِبُّونَا مِنَ النَّاسِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص فُضِضَ وَ قَدْ قَامَ بِحَقِّنَا وَ أَمَرَ بِطَاعَتِنَا وَ فَرَضَ وَ لَاتِنَا وَ مَوَدَّتِنَا وَ أَخْبَرَهُمْ بِأَنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَمَرَهُمْ أَنْ يُبَلِّغَ الشَّاهِدُ [مِنْهُمْ] الْعَائِبَ

ابان نے کہا پھر مجھے ابو جعفر باقر نے فرمایا ”ہم اہل بیت پر قریش کی طرف سے جو ظلم ہوا اور ان کی ہمارے خلاف جو مخالفت ظاہر ہوئی ہے اور انہوں نے ہمیں جو قتل کیا ہے اور ہمارے شیعوں اور محبوں کو ان لوگوں کی طرف سے جن چیزوں کا سامنا کرنا پڑا ہے یہ اس لیے ہے کہ رسول اللہ کی جب رحلت ہوئی جب کہ آپ نے ہمارے حق کا اعلان کیا اور ہماری اطاعت کا حکم دیا اور ہماری ولایت و مودت کو فرض قرار دیا تھا اور لوگوں کو بتایا تھا کہ ہم ان کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور انہیں حکم دیا تھا کہ جو موجود ہیں وہ غائب ہونے والوں کو بتا دیں۔

## ابو بکر اور عمر کا سقیفہ

فَتَضَاهَرُوا عَلَى عَلِيٍّ ع فَاحْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص فِيهِ وَ مَا سَمِعْتُهُ الْعَامَّةُ فَقَالُوا صَدَقْتَ قَدْ قَالَ [ذَلِكَ] رَسُولُ اللَّهِ ص وَ لَكِنَّ قَدْ نَسَخَهُ فَقَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتِ أَكْرَمَنَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اصْطَفَانَا وَ لَمْ يَرْضَ لَنَا بِالْأَرْضِ وَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ لَنَا النَّبُوَّةَ وَ الْخِلَافَةَ فَشَهِدَ لَهُ بِذَلِكَ أَرْبَعَةٌ نَعْرُ عُمرُ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ سَلَامٌ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ فَتَبَيَّنُوا عَلَى الْعَامَّةِ وَ صَدَّقُوهُمْ وَ رَدُّوهُمْ عَلَى أَذْبَارِهِمْ وَ أَخْرَجُوهُمْ مِنْ مَعْدِنِهَا [مِنْ] حَيْثُ جَعَلَهَا اللَّهُ وَ احْتَجُّوا عَلَى الْأَنْصَارِ بِحَقِّنَا وَ حُجَّتِنَا فَعَقَدُوا لِي أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ رَدَّهَا أَبُو بَكْرٍ إِلَى عُمرُ يُكَاْفِيهِ

پس انہوں نے علی کی مخالفت کی تو آپ نے رسول اللہ کے آپ کے بارے میں اقوال کے ذریعے ان پر احتجاج کیا جب عامہ نے سنی تو ان سب نے کہا ”آپ نے سچ فرمایا“ رسول اللہ نے یہ فرمایا تھا مگر پھر آپ نے اسے منسوخ کر دیا تھا“ تو آپ نے فرمایا ”ہم اہل بیت کو اللہ نے عزت بخشی اور ہمیں منتخب فرمایا اور ہمارے لیے دنیا پر راضی نہ ہو اور اللہ عز و جل نے ہمارے لیے نبوت و خلافت کو جمع نہ کیا ہے“ تو اس بات کی چار افراد نے گواہی دی عمر، ابو عبیدہ، معاذ بن جبل اور ابو حذیفہ کا آزاد کردہ سالم نے، پس انہوں نے عامہ کو اشتباہ میں ڈالا اور انہیں سچا گردانا اور انہیں پچھلے پیروں پلٹا دیا اور انہیں ان کے سرچشموں سے نکال باہر کیا کہ جو اللہ عز و جل نے ان کے لیے مقرر فرمائے تھے۔ اور ان لوگوں نے انصار پر ہمارے حق اور ہماری دلیل سے احتجاج کیا اور خلافت کو ابو بکر کے لیے پکا کیا پھر ابو بکر نے خلافت کو عمر کی طرف پلٹا دیا

## عثمان کی شوری

بِمَا تُمْ جَعَلَهَا عُمَرُ شُورَى بَيْنَ سِنَّةٍ [فَقَلَّدُوهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ] تُمْ جَعَلَهَا ابْنُ عَوْفٍ لِعُثْمَانَ عَلَى أَنْ يُؤَدِّهَا عَلَيْهِ فَعَدَرَ بِهِ عُثْمَانُ وَ أَظْهَرَ ابْنُ عَوْفٍ كُفْرَهُ وَ جَهْلَهُ وَ طَعَنَ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِهِ وَ زَعَمَ وُلْدُهُ أَنَّ عُثْمَانَ سَمَّهَ فَمَاتَ

پھر عمر نے خلافت کو چھ بندوں کی شوری میں رکھ دیا پس انہوں نے عبدالرحمن کی تقلید کی پھر اس نے خلافت کو عوف کے بیٹے عثمان کے لیے خاص کیا کہ وہ خلافت کو اس کی طرف پلٹا دے گا پس عثمان نے غداری کی اور ابن عوف کے کفر کا اظہار کیا اور اپنی جہالت کا بھی اور اس کی زندگی میں اس کا طعنہ دیا اور اس کے بیٹے نے گمان کیا کہ عثمان نے اسے معین کیا ہے پس وہ مر گیا۔

## جمل، صفین اور نہروان کی جنگیں

تُمْ قَامَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ فَبَايَعَا عَلِيًّا ع طَائِعِينَ عَزِيْرُ مُكْرَهِيْنَ تُمْ نَكَنَّا وَ عَدَرَا وَ ذَهَبَا بِعَائِشَةَ [مَعَهُمَا] إِلَى الْبَصْرَةِ [مُطَالِبَةً بِدَمِ عُثْمَانَ] تُمْ دَعَا مُعَاوِيَةَ طَعَاةَ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى الطَّلَبِ بِدَمِ عُثْمَانَ وَ نَصَبَ لَنَا الْحَرْبَ تُمْ خَالَفَهُ أَهْلُ حِزْوَرَاءَ عَلَى أَنْ يَخْتَكُمَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ فَلَوْ كَانَا حَكَمًا بِمَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِمَا لَحَكَمْنَا أَنَّ عَلِيًّا ع أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَ فِي سُنَّتِهِ فَخَالَفَهُ أَهْلُ النَّهْرَوَانَ وَ قَاتَلُوهُ

پھر طلحہ اور زبیر نے اٹھ کر اپنی مرضی سے بغیر کسی جبر کے علیؑ کی بیعت کر ڈالی پھر دونوں نے بیعت توڑ کر غداری کی، پھر وہ دونوں عائشہ کو ساتھ لے کر بصرہ کی طرف چلے گئے عثمان کے خون کا مطالبہ کرتے ہوئے پھر ان دونوں نے اہل شام کے طاغی معاویہ کو عثمان کے خون کے مطالبے کی دعوت دی اور ہمارے لیے جنگ بھڑکائی، پھر اہل حرور نے آپؑ کی اس بات پر مخالفت کی کہ وہ اللہ کی کتاب اور اپنے نبیؐ کی سنت کے مطابق حکم دیں، پس اگر وہ دونوں شرط کے مطابق حکم لگاتے تو یقیناً وہ دونوں فیصلہ دیتے کہ اللہ کی کتاب، اس کے نبیؐ کی زبان اور اس کی سنت میں علیؑ ہی امیر المؤمنین ہیں، پس آپؑ کی اہل نہروان نے مخالفت کی اور آپؑ سے جنگ بھی کی۔

## دواموں حسن اور حسینؑ کے خلاف بیعت توڑنا اور خیانت کرنا

تُمْ بَايَعُوا الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ع بَعْدَ أَبِيهِ وَ عَاهَدُوهُ تُمْ عَدَرُوا بِهِ وَ أَسْلَمُوهُ وَ وَثَبُوا عَلَيْهِ حَتَّى طَعَنُوهُ بِخَنْجَرٍ فِي فَخْذِهِ وَ انْتَهَبُوا عَسْكَرَهُ وَ عَاجَلُوا حَلَاحِيلَ أُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ فَصَاحَ مُعَاوِيَةَ وَ حَقَنَ دَمَهُ وَ دَمَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ شَيْعَتِهِ وَ هُمْ قَلِيلٌ حَقَّ قَلِيلٌ حِينَ لَا يَجِدُ أَعْوَانًا تُمْ بَايَعِ الْحُسَيْنَ ع مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَلْفًا تُمْ عَدَرُوا بِهِ تُمْ حَرَجُوا إِلَيْهِ فَمَاتَلُوهُ حَتَّى قُتِلَ

پھر لوگوں نے حسن بن علیؑ کی آپؑ کے باہر گوارا کے بعد بیعت کی اور آپؑ سے عہد باندھا پھر انہوں نے آپؑ سے غداری کی اور آپؑ کی مخالفت کی اور آپؑ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے آپؑ کی ران میں خنجر سے زخم لگایا اور آپؑ کے لشکر کو لوٹ

لیا اور آپ کی کنیزوں کی پازیب تک اُتار ڈالیں، پس آپ نے معاویہ سے جنگ بندی کی اور اپنا اور اپنی اہل بیت کا اور اپنے شیعوں کا خون بچایا، اور وہ بہت کم تھے جب کہ آپ نے کوئی مددگار نہ پایا۔ پھر کوفہ کے اٹھارہ ہزار (18000) افراد نے حسینؑ کی بیعت کی، پھر ان لوگوں نے غداری کی اور آپ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے پس ان لوگوں نے آپ سے جنگ کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے۔

## زیاد، ابن زیاد اور حجاج کے دور میں شیعوں پر ظلم و ستم

ثُمَّ لَمْ نَزَلْ أَهْلَ الْبَيْتِ مُنْذُ فُيُضَ رَسُولُ اللَّهِ ص نُنْذَلُ وَ نُقْصَى وَ نُحْرَمُ [وَ نُقْتَلُ وَ نُطْرَدُ] وَ نَخَافُ عَلَى دِمَائِنَا وَ كُلِّ مَنْ يُحِبُّنَا وَ وَجَدَ الْكَاذِبُونَ لِكَذِبِهِمْ مَوْضِعًا يَتَفَرَّبُونَ بِهِ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَ فُضَّاهِمَ وَ عَمَّاهِمَ فِي كُلِّ بَلَدَةٍ يُحْدِثُونَ عَدْوَنَا عَنْ وُلَّائِهِمُ الْمَاضِينَ بِالْأَحَادِيثِ الْكَاذِبَةِ الْبَاطِلَةِ وَ يَزُورُونَ عَمَّا مَا لَمْ نَقُلْ تَهْجِينًا مِنْهُمْ لَنَا وَ كَذِبًا مِنْهُمْ عَلَيْنَا وَ تَقْرُبًا إِلَى وُلَّائِهِمْ وَ فُضَّاهِمَ بِالزُّورِ وَ الْكُذِبِ وَ كَانَ عِظَمُ ذَلِكَ وَ كَثْرَتُهُ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ مَوْتِ الْحُسَيْنِ ع فَفَتَلَتِ الشَّيْعَةُ فِي كُلِّ بَلَدَةٍ وَ قُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ وَ صَلُّوا عَلَى التُّهْمَةِ وَ الظَّنَّةِ مِنْ ذِكْرِ حُبِّنَا وَ الْإِنْقِطَاعِ إِلَيْنَا ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ يَشْتَدُّ وَ يَزْدَادُ إِلَى زَمَانِ ابْنِ زَيْدٍ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ ع ثُمَّ جَاءَ الْحَجَّاجُ فَفَتَلَهُمْ بِكُلِّ فِتْلَةٍ وَ بِكُلِّ ظَنَّةٍ وَ بِكُلِّ تَهْمَةٍ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَقْتُلُ لَهُ زَنْدِيقًا أَوْ مَجُوسِيًّا كَانَ ذَلِكَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ أَنَّهُ مِنْ شَيْعَةِ الْحُسَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پھر ہم اہل بیت کو..... رسول اللہ کی رحلت سے..... ہمیشہ ذلیل و کمزور کرنے کی کوشش کی گئی، اور ہمیں قتل کیا گیا اور ہمیں در بدر کیا گیا اور ہمیں اپنے اور اپنے ہر محب کے خون کا خوف ہو گیا، جھوٹوں نے اپنی بہتان سازی کو موقع غنیمت جانا پس وہ اپنے جھوٹ کے ذریعے اپنے حاکموں، قاضیوں اور ہر شہر میں ان کے کارندوں کا قرب حاصل کیا، انہوں نے ہمارے دشمنوں کو ان کے گزشتہ حاکموں کے بارے میں جھوٹی اور باطل احادیث کو بیان کیا، اور ان لوگوں نے ہماری طرف سے وہ چیزیں روایت کیں کہ جو منقول نہیں تھیں، انہوں نے ہم پر جھوٹ بولا اور لغو جھوٹ کے ذریعے اپنے حاکموں اور قاضیوں کے ہاں تقرب حاصل کیا۔ اور یہ چیز حسن کی شہادت کے بعد معاویہ کے زمانے میں بہت بڑے پیمانے پر کثرت سے ہوئی، پس ہر علاقے میں شیعہ قتل ہوئے اور ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو کاٹا گیا اور انہیں تہمت لگا کر اور ہماری محبت کے جرم میں صلیب پر لٹکا یا گیا اور ہم سے روکا گیا۔ پھر مصیبت بڑھتی ہی گئی اور ابن زیاد ملعون کے زمانے میں حسینؑ کی شہادت کے بعد تو انتہائی بڑھ گئی، پھر حجاج ملعون آیا تو اس نے شیعوں کو ہر عنوان سے ہر گمان سے اور ہر تہمت سے قتل کیا، یہاں تک کہ وہ شخص کہ جسے زندیق یا مجوسی کہا جاتا تھا اس شخص کے لیے اس سے پسندیدہ تھا کہ اس کی طرف اشارہ کیا جائے کہ وہ حسینؑ کا شیعہ ہے“

## من گھرت تاریخ اور حدیث میں تحریف

وَ زَمَّا رَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي يُذَكَّرُ بِالْحَبْرِ وَ لَعَلَّهُ يَكُونُ وَرِعًا صَدُوقًا يُحَدِّثُ بِأَحَادِيثِ عَظِيمَةٍ عَجَبِيَةٍ مِنْ تَفْضِيلِ بَعْضِ مَنْ قَدْ مَضَى مِنَ الْوَلَاةِ لَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ مِنْهَا شَيْئًا قَطُّ وَ هُوَ يَحْسَبُ أَنَّهَا حَقٌّ لِكَثْرَةِ مَنْ قَدْ سَمِعَهَا مِنْهُ يَمُنُّ لَا يَعْرِفُ بِكَذِبٍ وَ

لَا يَقْلَعُ وَرِعَ وَ يَزُوونَ عَنِّ عَلِيٍّ عَ أَشْيَاءَ فَبِيحَةً وَ عَنِ الْحُسَيْنِ وَ الْحُسَيْنِ عَ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَنَّهُمْ قَدْ رَوَوْا فِي ذَلِكَ الْبَاطِلَ وَ الْكَذِبَ وَ الزُّورَ -

اور اکثر اوقات میں نے ایسے آدمی کو دیکھا ہے کہ جس کا ذکر اچھائی کے ساتھ ہوتا ہے.... اور ہو سکتا ہے کہ وہ پرہیزگار سچا ہو..... وہ بڑی عجیب احادیث بیان کرتا ہے گزشتہ حکمرانوں میں سے کسی کی فضیلت کے بارے میں کہ اللہ عزوجل نے اس حاکم میں ایسی کوئی چیز ہی ہرگز خلق نہ فرمائی تھی اور وہ گمان کرتا ہے کہ وہ احادیث حق ہیں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اس نے ان کو بہت زیادہ لوگوں سے سنا ہے کہ جو نہ جھوٹے مشہور تھے اور نہ ہی کم پرہیزگار، پس ان لوگوں نے علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے بارے میں قبیح چیزوں کو روایت کیا کہ اللہ کے علم میں نہیں ہے کہ آپ حضرات نے ایسا کبھی روایت کیا ہو، پس وہ سب باطل، جھوٹ اور لغو ہے۔

### من گھڑت حدیث کے نمونے

[قَالَ] قُلْتُ لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ سَمَّ لِي مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً قَالَ رَوَوْا أَنَّ سَيِّدِي كُتُوبِ أَهْلِ الْجَنَّةِ - أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ أَنَّ عُمَرَ مُحَدَّثٌ وَ أَنَّ الْمَلِكَ يُلْقِنُهُ وَ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَيَّ لِسَانِهِ وَ أَنَّ عُثْمَانَ الْمَلَأَنِيكَةَ تَسْتَحِي مِنِّي [وَ أَنَّ لِي وَ زَيْراً مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ وَ زَيْراً مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ أَنَّ أَقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي] وَ اثْبُتَ حِرَاءَ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَ صَدِيقٌ وَ شَهِيدٌ حَتَّى عَدَّدَ أَبُو جَعْفَرٍ عَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةٍ رِوَايَةٍ يَحْسُبُونَ أَنَّهَا حَقٌّ فَقَالَ عَ هِيَ وَ اللَّهُ كُلُّهَا كَذِبٌ وَ زُورٌ قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ عَ مِنْهَا مَوْضُوعٌ وَ مِنْهَا

میں نے آپ سے عرض کی ”اللہ آپ کے امور میں اصلاح قائم فرمائے! مجھے ان میں سے کسی چیز کے بارے میں تعین فرمائیے؟“ آپ نے فرمایا ”ان لوگوں نے روایت کی ہے کہ ”جنت کے بوڑھوں کے سردار ابو بکر و عمر ہیں“ اور یہ کہ عمر سے فرشتے گفتگو کرتے ہیں“ اور ”یہ کہ فرشتے اس سے ملاقات کرتے ہیں“ اور یہ کہ ”سکینہ اس کی زبان پر بولتی ہے“ اور یہ کہ ”عثمان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں“ اور یہ کہ ”میرا اہل آسمان میں سے ایک وزیر ہے اور اہل زمین میں سے ایک وزیر“ اور یہ کہ میرے بعد والوں کی اقتدار کرو“ اور یہ کہ ”اے حرا (حرا پہاڑ کا نام ہے) ساکن ہو جاؤ کہ تمہارے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے؟..... یہاں تک کہ ابو جعفر نے ایک سو (100) روایات گنوائیں کہ جن کے بارے میں لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ حق ہیں۔ تو آپ نے فرمایا ”اللہ کی قسم یہ سب جھوٹی اور لغو ہیں“

مُحَرَّفٌ فَأَمَّا الْمُحَرَّفُ فَمَا عَنِّي [أَنَّ] عَلَيْكَ نَبِيٌّ اللَّهُ وَ صَدِيقٌ وَ شَهِيدٌ يُعْنِي عَلَيًّا عَ فَاقْبَلْهَا وَ مِثْلُهُ كَيْفَ لَا يُبَارِكُ لَكَ وَ قَدْ عَلَاكَ نَبِيٌّ وَ صَدِيقٌ وَ شَهِيدٌ يُعْنِي عَلَيًّا عَ وَ عَامُّهَا كَذِبٌ وَ زُورٌ وَ بَاطِلٌ اللَّهُمَّ اجْعَلْ قَوْلِي قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَ وَ قَوْلِ عَلِيٍّ عَ مَا اِخْتَلَفَ فِيهِ أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى أَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ الْمَهْدِيَّ عَ

میں نے عرض کی ”اللہ عزوجل آپ کے امور میں اصلاح قائم فرمائے! ان میں سے کوئی چیز درست نہیں ہے؟“ آپ نے فرمایا ”ان میں سے کچھ من گھڑت ہیں اور کچھ میں تحریف کی گئی ہے جہاں تک تحریف شدہ کی بات ہے تو جیسے ”تمہارے اوپر اللہ کا نبی صدیق اور شہید ہے“ سے رسول اللہ کی مراد فقط علیؑ تھے، پس انہوں نے اسے تبدیل کر دیا اور اس جیسی ہی ہیں ”تمہارے لیے برکت کیوں نہ ہو کہ جب کہ تم پر نبی صدیق اور شہید ہے؟ یعنی علیؑ ہے اور مخالفین نے اس بارے میں جھوٹ لگو اور باطل کہا۔ اے میرے معبود میرے قول کو رسول اللہ کا قول اور علیؑ کا قول قرار دے ہر اس چیز میں کہ جس میں امت محمدیہ نے آپ کے بعد اختلاف کیا یہاں تک کہ اللہ عزوجل مہدیؑ کو مبعوث فرمائے“

## حدیث نمبر گیارہ (11)

### امیر المومنینؑ نے عثمان کے دور میں مسلمانوں کے خلاف دلائل قائم کیے

أَبَانٌ عَنْ سَلِيمٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا ع فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَ جَمَاعَةٍ يَتَحَدَّثُونَ وَ يَتَذَكَّرُونَ الْعِفَّةَ وَ الْعِلْمَ فَذَكَرُوا قُرَيْشًا وَ فَضْلَهَا وَ سَوَابِقَهَا وَ هَجْرَتَهَا وَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص فِيهِمْ [مِنَ الْفَضْلِ] مِثْلَ قَوْلِهِ الْأَيْمَةُ مِنْ قُرَيْشٍ وَ قَوْلِهِ النَّاسُ تَتَّبِعُ لِقُرَيْشٍ

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ میں نے عثمان کے زمانے میں علیؑ کو رسول اللہؐ کی مسجد میں دیکھا جب کہ کچھ گروہ فقہ اور علم کے بارے میں گفتگو سے مذاکرہ کر رہے تھے، پس ان لوگوں نے قریش کا ذکر کیا اور ان کی فضیلت و سبقت اور ان کی ہجرت کا اور اس بات کا کہ رسول اللہؐ نے ان کی فضیلت میں فرمایا ”امام قریش میں سے ہوں گے“ اور آپؐ کا فرمان ”لوگ قریش کے پیروکار ہیں“ اور ”قریش عرب کے امام ہیں“ اور آپؐ کا فرمان ”قریش کو گالیاں نہ دو“ اور آپؐ کا فرمان ”ہر قریشی کے لیے غیر قریشی کی نسبت دو آدمیوں کی طاقت ہوتی ہے“ اور آپؐ کا فرمان ”قریش سے جو نفرت کرے اس سے اللہ نفرت کرتا ہے“ آپؐ کا فرمان ”جو قریشیوں کی توہین کا ارادہ کرے اللہ اس کو رسوا کرتا ہے“

وَ قُرَيْشٌ أَيْمَةُ الْعَرَبِ وَ قَوْلُهُ ص لَا تَسُبُّوا قُرَيْشًا وَ قَوْلُهُ إِنَّ لِقُرَيْشٍ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ وَ قَوْلُهُ أْبَعَضَ اللَّهُ مَنْ أْبَعَضَ قُرَيْشًا وَ قَوْلُهُ مَنْ أَرَادَ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ وَ ذَكَرُوا الْأَنْصَارَ وَ فَضْلَهَا وَ سَوَابِقَهَا وَ نُصْرَتَهَا وَ مَا أَنْتَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ فِي كِتَابِهِ وَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص فِيهِمْ مِنَ الْقُضْلِ وَ ذَكَرُوا مَا قَالَ فِي [سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي جَنَازَتِهِ] وَ [حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ] عَسِيلِ الْمَلَانِكَةِ وَ الَّذِي حَمَّتْهُ الدَّبْرُ حَتَّى لَمْ يَدْعُوا شَيْئاً مِنْ فَضْلِهِمْ فَقَالَ كُلُّ حَيٍّ مِّنَّا فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ قَالَتْ قُرَيْشٌ مِّنَّا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ مِّنَّا حَمْرَةٌ [بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ] وَ مِّنَّا جَعْفَرٌ وَ مِّنَّا عُيَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ

اور ان لوگوں نے انصار اور ان کی فضیلت و سبقت اور ان کی نصرت کا ذکر کیا اور اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں ان کی جو تعریف کی ہے اس کا ذکر کیا اور رسول اللہؐ نے ان کی فضیلت میں جو فرمایا تھا اس کا ذکر کیا، اور ان لوگوں نے ذکر کیا اس چیز کا کہ جو رسول اللہؐ نے سعد بن معاذ کے جنازے میں فرمایا تھا اور حنظلہ بن راہب کہ جسے ملائکہ نے غسل دیا اور اس کا کہ جس کی حمیت شہد کی مکھیوں نے کی، یہاں تک کہ ان لوگوں نے ان کی فضیلت میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی، پس ان میں سے ایک جی نے کہا ”ہم میں سے فلاں اور فلاں..... ہیں“ اور قریش نے کہا ”ہم میں سے رسول اللہؐ ہیں اور ہم میں سے حمزہ بن عبدالمطلب ہیں، ہم میں سے جعفر ہیں اور ہم میں سے عبیدہ بن حارث اور زید بن حارثہ اور ابو بکر اور عمر، عثمان اور ابو عبیدہ، سالم اور ابن عوف ہیں، پس جی والوں نے سبقت رکھنے والوں میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑا اور ان کا ذکر ڈالا

وَ عُثْمَانُ وَ سَعْدٌ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَ سَلَامٌ وَ ابْنُ عَوْفٍ فَلَمْ يَدْعُوا أَحَدًا مِنَ الْحَيِّينَ مِنْ أَهْلِ السَّابِقَةِ إِلَّا سَمَّوَهُ وَ فِي الْحَلْفَةِ أَكْثَرُ مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَسَانِيدُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَ مِنْهُمْ فِي الْحَلْفَةِ- فَكَانَ يَمْنُ حَفِظْتُ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَ الزُّبَيْرُ وَ طَلْحَةُ وَ عَمَّارٌ وَ الْمُقَدَّادُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ هَاشِمُ بْنُ عُثْبَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ع وَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ [وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ] وَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي بْنُ كَعْبٍ وَ زَيْدُ

اور اس حلقہ میں دو سو (200) سے زائد افراد تھے ان میں سے کچھ قبلہ رخ تھے اور ان میں سے کچھ دائرے میں بیٹھے تھے اور جو مجھے یاد ہے قریش میں سے ”علی ابن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص عبد الرحمن بن عوف زبیر، طلحہ، عمار، مقداد، ابو ذر، ہاشم بن عتبہ، عبد اللہ بن عمر، حسن، حسین، ابن عباس، محمد بن ابی بکر، عبد اللہ بن جعفر، عبید اللہ بن عباس تھے۔ اور انصار میں سے ”ابی بن کعب، زید بن ثابت، ابویوب انصاری ابو لہیثم بن تیمان، محمد بن مسلمہ، قیس بن سعد بن عبادہ، جابر بن عبد اللہ، ابو مریم، انس بن مالک، زید بن ارقم، عبد اللہ بن ابی اونی، ابویعلیٰ اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا عبد الرحمن بھی تھا کہ جو اس کی ایک جانب بیٹھا تھا جب کہ وہ بغیر داڑھی خوبصورت جوان تھا۔

بُنْ ثَابِتٍ وَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ وَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ وَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبُو مَرْيَمَ وَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى وَ أَبُو لَيْلَى وَ مَعَهُ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَاعِدٌ بِجَنْبِهِ عَلَّامٌ أَمْرُدُ صَبِيحُ الْوَجْهِ وَ جَاءَ أَبُو الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ وَ مَعَهُ ابْنَةُ الْحَسَنِ عَلَّامٌ أَمْرُدُ صَبِيحُ الْوَجْهِ مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَلَا أُذْرِي أَيُّهُمَا أَحْمَلُ غَيْرَ أَنَّ الْحَسَنَ أَعْظَمُهُمَا وَ أَطْوَلُهُمَا فَأَكْثَرَ الْقَوْمِ وَ ذَلِكَ مِنْ بُكْرَةٍ إِلَى حِينَ الرَّوَالِ وَ عُثْمَانُ فِي دَارِهِ لَا يَعْلَمُ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ فِيهِ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع سَاكِتٌ لَا يَنْطَلِقُ هُوَ وَ لَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

اور ابو الحسن بصری آیا کہ اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا کہ جو بغیر داڑھی کے خوبصورت جوان اور درمیانے قد کا تھا۔ راوی نے کہا ”میں اس کی طرف اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی طرف دیکھنے لگا کہ مجھے معلوم نہ ہو پایا کہ ان میں سے زیادہ خوبصورت کون ہے ماسوائے اس کے کہ حسن ان میں سے بڑا اور لمبا تھا، پس لوگوں میں تکرار بڑھ گیا اور یہ صبح سے زوال تک ہوا، اور عثمان اپنے گھر میں تھا کہ اسے ان میں ہونے والی بحث میں سے کسی چیز کا علم نہ تھا، اور علی بن ابی طالب خاموش تھے اور آپ اور آپ کی اہل بیت میں سے کسی نے کچھ نہ بولا تھا۔

## امیر المومنین کا استدلال

وَ أَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَتَكَلَّمَ قَالَ ع مَا مِنَ الْحَيِّينَ أَحَدٌ إِلَّا وَ قَدْ ذَكَرَ فَضْلًا وَ قَالَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَمْنُ أَعْطَاكُمْ اللَّهُ هَذَا الْفَضْلَ أَمْ بِأَنْفُسِكُمْ وَ عَشَائِرِكُمْ وَ أَهْلِ بِيُوتَانِكُمْ أَمْ بِغَيْرِكُمْ قَالُوا بَلْ أَعْطَانَا اللَّهُ وَ مَنْ عَلَيْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ص [وَ بِهِ أَدْرَجْنَا ذَلِكَ كُلَّهُ وَ نَلْنَاهُ فَكُلُّ فَضْلٍ أَدْرَجْنَاهُ فِي دِينِ أَوْ دُنْيَانَا

فِرْسُولِ اللَّهِ ص] لَا بِنَفْسِنَا وَلَا بِعَشَائِرِنَا وَلَا بِأَهْلِ بُيُوتَانِنَا قَالَ صَدَقْتُمْ يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ أَ تَقْرُونَ أَنَّ الذِّي نَلْتُمُ بِهِ خَيْرٌ

پس وہ لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے عرض کی ”اے ابوالحسن! آپ کو کلام کرنے سے کس نے منع کیا ہے؟“ آپ نے فرمایا ”قریشیوں میں سے ہر ایک نے فضیلت کا ذکر کیا اور اس نے سچ کہا“ پھر فرمایا ”اے قریشیو! اے انصاریو! اللہ عزوجل نے تمہیں یہ فضیلت کس کے سبب بخشی، کیا تمہاری اپنی وجہ سے اور تمہارے خاندان اور تمہارے اہل بیت کی وجہ سے یا تمہارے علاوہ کسی کے ذریعے؟“ ان لوگوں نے عرض کی ”بلکہ اللہ عزوجل نے ہم پر بخشش و احسان رسول اللہ کے سبب فرمایا، اور آپ ہی کے سبب ہمیں یہ سب نصیب ہوا اور ہم نے پایا، پس دین و دنیا میں جو فضیلت ہم نے پائی ہے وہ سب رسول اللہ کی وجہ سے ہے نہ ہماری وجہ سے اور نہ ہمارے خاندان کی وجہ سے اور نہ ہی ہمارے اہل بیت کی وجہ سے ہے“

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ مِنَّا حَاصَّةً أَهْلَ الْبَيْتِ ذُنُوبَكُمْ جَمِيعاً وَ أَنْتُمْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ إِنِّي وَ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِطَيْبَةِ وَاحِدَةٍ إِلَى آدَمَ قَالَ أَهْلُ بَدْرٍ وَ أَهْلُ أُحُدٍ وَ أَهْلُ السَّابِقَةِ وَ الْقَدَمَةِ نَعَمْ سَمِعْنَا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص [قَالَ أَ تَقْرُونَ أَنَّ ابْنَ عَمِّي رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ] إِنِّي وَ أَهْلُ بَيْتِي كُنَّا نُوراً نَسَعَى بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ سَنَةٍ فَلَمَّا خَلَقَ آدَمَ وَضَعَ ذَلِكَ النُّورَ فِي صُلْبِهِ وَ أَهْبَطَهُ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ حَمَلَهُ فِي السَّفِينَةِ فِي صُلْبِ نُوحٍ ثُمَّ قُدِفَ بِهِ فِي النَّارِ فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ لَمْ يَزَلِ اللَّهُ يَنْفُلُنَا مِنَ الْأَصْلَابِ الْكَرِيمَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ وَ مِنَ الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ إِلَى الْأَصْلَابِ الْكَرِيمَةِ بَيْنَ الْأَبَاءِ وَ الْأُمَّهَاتِ لَمْ يَلْتَقِ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَلَى سَفَاحٍ قَطُّ فَقَالَ أَهْلُ السَّابِقَةِ وَ الْقَدَمَةِ وَ أَهْلُ بَدْرٍ وَ أَهْلُ أُحُدٍ نَعَمْ قَدْ سَمِعْنَا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ فَأَنْشُدْكُمْ اللَّهُ أَ تَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص أَخِي بَيْنَ كُلِّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَ أَخِي بَيْنِي وَ بَيْنَ نَفْسِيهِ وَ قَالَ أَنْتَ أَخِي وَ أَنَا أَخُوكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَ تَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص اشْتَرَى مَوْضِعَ مَسْجِدِهِ فَابْتَنَاهُ ثُمَّ بَنَى عَشْرَةَ مَنَازِلَ تَسَعَةً لَهُ وَ جَعَلَ لِي عَاشِرَهَا فِي وَسْطِهَا وَ سَدَّ كُلَّ بَابٍ شَارِعٍ إِلَى الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِي فَتَكَلَّمْتُ فِي ذَلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ فَقَالَ ص مَا

آپ نے فرمایا ”تم لوگوں نے سچ کہا، اے قریش و انصار کے گروہ! کیا تم سب اقرار کرتے ہو کہ تمہیں دنیا و آخرت کی جو بھلائی نصیب ہوئی ہے وہ ہم اہل بیت کے ساتھ خاص ہے تم سب کی وجہ سے نہ ہے اور یہ کہ تم سب نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ”میں اور میرا بھائی علی ابن ابی طالب آدم ہی ہماری طینت سے ہیں“ تو اہل بدر و اہل احد اور سبقت و تقدم رکھنے والوں نے کہا ”جی ہاں! ہم نے یہ سب رسول اللہ سے سنا“ آپ نے فرمایا ”کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ میرے بچاؤ اور رسول اللہ نے فرمایا ”میں اور میری اہل بیت آدم کی تخلیق سے چودہ ہزار (14000) سال پہلے اللہ عزوجل کے سامنے نور تھے، جب آدم کو خلق کیا گیا تو وہ نور اس کی صلب میں رکھ دیا گیا اور اللہ نے اسے زمین پر اتار دیا، پھر اس نور کو سفینہ میں نوح کی صلب میں سوار کیا، پھر آگ میں اسے ابراہیم کے صلب میں رکھا پھر ہمیشہ اللہ عزوجل نے ہمیں سخی صلبوں سے پاکیزہ ارحام میں منتقل کیا اور پاکیزہ ارحام سے سخی صلبوں کی طرف آباء و امہات کے درمیان کہ ان میں سے کسی ایک کی ملاقات بھی نکاح کے بغیر نہ ہوئی تھی؟“ تو سبقت و تقدم رکھنے والے اہل بدر و اہل احد نے کہا ”جی ہاں! ہم نے یہ سب رسول اللہ سے سنا تھا

“آپ نے فرمایا” میں تم سب کو اللہ کی قسم دیتا ہوں! کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اللہ عزوجل کے رسول نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کے درمیان اخوت قائم فرمائی تو میرے اور اپنے درمیان اخوت قائم فرمائی اور فرمایا ”تو میرا بھائی ہے اور میں دنیا و آخرت میں تیرا بھائی ہوں“؟ تو ان لوگوں کو کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپ نے فرمایا ”کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رسول اللہ نے اپنی مسجد کے لیے جگہ خریدی اور اس کی بنیاد رکھی پھر آپ نے دس (10) گھر بنائے ان میں سے نو (9) گھر آپ کے لیے تھے اور ان سب کے درمیان میں دسویں گھر کو میرے لیے قرار دیا۔

أَنَا سَدَدْتُ أَبْوَابَكُمْ وَ فَتَحْتُ بَابَهُ وَ لَكِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِسَدِّ أَبْوَابِكُمْ وَ فَتْحِ بَابِهِ وَ لَقَدْ هَمَى النَّاسَ جَمِيعاً أَنْ يَنَامُوا فِي الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَ كُنْتُ أُجِنِبُ فِي الْمَسْجِدِ وَ مَنْزِلِي وَ مَنْزِلَ رَسُولِ اللَّهِ ص [وَاحِدًا] فِي الْمَسْجِدِ يُؤَلِّدُ لِرَسُولِ اللَّهِ ص وَ لِي فِيهِ أَوْلَادٌ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَ فَتَقْرُونَ أَنَّ عَمَرَ حَرَصَ عَلَى كَوَّةٍ قَدَرَ عَيْنَيْهِ يَدْعُهَا مِنْ مَنْزِلِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَبَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ص إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ مُوسَى أَنْ يَبْنِيَ مَسْجِداً طَاهِراً لَا يَسْكُنُهُ غَيْرُهُ وَ غَيْرَ هَارُونَ وَ ابْنَيْهِ وَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ مَسْجِداً طَاهِراً لَا يَسْكُنُهُ غَيْرِي وَ غَيْرَ أَخِي وَ ابْنَيْهِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَ فَتَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص دَعَانِي يَوْمَ غَدِيرِ حُمٍّ فَنَادَى لِي بِالْوَلَايَةِ ثُمَّ قَالَ لِيْبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْعَائِبَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَ فَتَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنْتَ مَنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَ فَتَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص حِينَ دَعَا أَهْلَ نَجْرَانَ إِلَى الْمُبَاهَلَةِ إِنَّهُ لَمْ يَأْتِ إِلَّا بِي وَ بِصَاحِبَيْهِ وَ ابْنَيْ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ دَفَعَ إِلَيَّ لِيَوَاءَ حَيْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ غداً إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ يُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ لَيْسَ بِجَبَانٍ وَ لَا فَرَّارٍ يَفْتَحُهَا اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَ فَتَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص بَعَثَنِي بِسُورَةِ بَرَاءَةِ [وَ رَدِّ غَيْرِي بَعْدَ أَنْ كَانَ بَعَثَهُ بِوَحْيٍ مِنَ اللَّهِ وَ قَالَ إِنَّ الْعَلِيَّ الْأَعْلَى يَقُولُ] إِنَّهُ لَا يُبَلِّغُ

اور مسجد کی طرف کھلنے والے ہر دروازے کو بند کر دیا سوائے میرے دروازے کے، تب اس بارے میں جس نے اعتراض کرنا تھا کیا تو آپ نے فرمایا ”میں نے تمہارے دروازے بند کر کے اس کا دروازہ نہیں کھولا، بلکہ اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے دروازے بند ہوں اور اس کا دروازہ کھلا ہو“ اور آپ نے تمام لوگوں کو منع کیا کہ وہ مسجد میں نہ سوسیں ماسوائے میرے، میں مسجد میں سوتا تھا میرا اور رسول اللہ کا گھر مسجد میں ایک ہی تھا، اس میں میری اور رسول اللہ کی اولاد کا ظہور ہوا؟“ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپ نے فرمایا ”کیا تم لوگ اقرار کرتے ہو کہ عمر نے اس کی آنکھ کے برابر روشن دان اس کے گھر کی طرف سے مسجد کی طرف رکھنا چاہا تو آپ نے اس کو انکار کر دیا پھر آپ نے فرمایا ”یقیناً اللہ عزوجل نے موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ وہ ایک پاکیزہ مسجد بنائے کہ جس میں اس کے، ہارون اور اس کے دو بیٹوں کے سوا کوئی سکونت اختیار نہ کرے اور یقیناً اللہ عزوجل نے مجھے بھی حکم دیا ہے کہ میں ایک پاکیزہ مسجد بناؤں کہ جس میں میں، میرے بھائی اور اس کے دو بیٹوں کے علاوہ کوئی سکونت پذیر نہ ہو“؟ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپ نے فرمایا ”کیا تم سب اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رسول اللہ نے مجھے خم غدیر کے دن بلایا اور میری ولایت کا اعلان کیا پھر فرمایا ”تم میں سے حاضر غیر حاضر کو بتادے“ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپ نے فرمایا ”کیا تم سب اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رسول اللہ نے غزوہ تبوک میں ارشاد فرمایا ”تیری نسبت مجھ سے ہارون کی موسیٰ جیسی ہے اور تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے؟“ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپ نے فرمایا ”کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ جب رسول اللہ نے اہل نجران کو مباہلہ کی دعوت دی تو آپ کسی کو لے کر نہ گئے ماسوائے میرے، میری بیوی اور میرے

بیٹوں کے؟“ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپ نے فرمایا ”کیا تم جانتے ہو کہ آپ نے مجھے خیر میں علم دیا پھر فرمایا ”میں صحیح یقیناً اس شخص کو علم دوں گا کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔“

عَنْكَ إِلَّا رَجُلٌ مِنْكَ قَالُوا اللَّهُمَّ بَلَى قَالَ أ فَتَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص لَمْ تَنْزِلْ بِهِ شَدِيدَةً قَطُّ إِلَّا قَدَّمَنِي لَهَا نِقَةً بِي وَ أَنَّهُ لَمْ يَدْعُنِي بِاسْمِي قَطُّ إِلَّا أَنْ يَقُولَ يَا أَخِي وَ اذْعُوا لِي أَخِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ [قَالَ أ فَتَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص فَصَى بَنِي وَ بَنِي جَعْفَرٍ وَ زَيْدٍ فِي ابْنَةِ حَمْرَةَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَمَا أَنْتَ مَيِّ وَ أَنَا مِنْكَ وَ أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أ فَتَقْرُونَ أَنَّهُ كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ دَخَلَةٌ وَ خَلْوَةٌ إِذَا سَأَلْتُهُ أُعْطَانِي وَ إِذَا سَكَتُ ابْتَدَأَنِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ] قَالَ أ فَتَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص فَضَّلَنِي عَلَى جَعْفَرٍ وَ حَمْرَةَ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ ع إِنِّي زَوَّجْتُكَ خَيْرَ أَهْلِي وَ خَيْرَ أُمَّتِي وَ أَقَدَمَهُمْ سِلْمًا وَ أَعْظَمَهُمْ

اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے نہ وہ خوف کھاتا ہے اور نہ فرار ہوتا ہے اور اللہ خیر کو اس کے ہاتھوں فتح کرے گا“ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپ نے فرمایا ”کیا تم لوگ اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رسول اللہ نے میرے علاوہ (ابو بکر) کو واپس بلا کر کہ اس سے پہلے آپ نے اسے بھیجا تھا مجھے سورۃ برأت کے ساتھ بھیجا کہ اللہ کی طرف سے وحی آئی تھی اور آپ نے فرمایا ”اللہ عزوجل کہتا ہے ”تمہاری طرف سے تبلیغ ماسوائے اس شخص کے کہ جو تم میں سے ہو کوئی اور نہیں کر سکتا ہے؟“ آپ نے فرمایا ”کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رسول اللہ کو جب مشکل پڑتی تھی تو مجھے ہی بھیجتے تھے کیونکہ آپ اس معاملے میں مجھ پر اعتماد فرماتے تھے، اور یہ کہ آپ نے کبھی بھی مجھے میرے نام سے نہیں پکارا ماسوائے اس کے کہ آپ فرمایا کرتے تھے ”اے میرے بھائی“ اور ”میرے پاس میرے بھائی کو بلاؤ“؟ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپ نے فرمایا ”کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رسول اللہ نے میرے اور جعفر و زید کے درمیان حمزہ کی بیٹی کے بارے میں فیصلہ دیا تو فرمایا ”اے علی! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے“؟ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپ نے فرمایا ”کیا تم سب اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ میں ہر دن اور ہر رات میں ایک بار رسول اللہ سے تنہائی میں ملاقات کرتا تھا اور جب میں آپ سے سوال کرتا تھا تو مجھے جواب عطا فرماتے تھے اور جب میں خاموش ہوتا تھا، تو آپ گفتگو کی ابتدا خود ہی فرماتے تھے؟“ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپ نے فرمایا ”کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رسول اللہ نے مجھے جعفر و حمزہ پر فضیلت دی تو فاطمہ سے فرمایا ”میں تمہیں اپنی اہل بیت اور امت میں سے افضل ترین کے ساتھ بیاہتا ہوں وہ اسلام میں ان سب سے مقدم ، حکم میں ان سب سے بڑا اور علم میں ان سب سے زیادہ ہے“؟ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“

حَلَمًا وَ أَكْثَرُهُمْ عِلْمًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أ فَتَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ [أَخِي] عَلِيُّ سَيِّدُ الْعَرَبِ وَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ [وَ ابْنَتَايَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ] قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أ فَتَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص أَمَرَنِي أَنْ أُعَسِّلَهُ وَ أَحْبَبَنِي أَنْ جَبْرَائِيلُ يُعِينُنِي عَلَى عُسْلِهِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ [أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ] أ فَتَقْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ فِي آخِرِ حُطْبَةٍ حَاطَبُكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَصِلُوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِمَا كِتَابَ اللَّهِ وَ أَهْلَ بَيْتِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ ع أَنْشُدْكُمْ اللَّهُ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَضَّلَ فِي كِتَابِهِ السَّابِقِ عَلَى الْمَسْبُوقِ فِي غَيْرِ

آيَةٌ وَ إِنِّي لَمْ يَسْبِقْنِي إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِلَى رَسُولِهِ صَ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدْكُمْ اللَّهُ أَ تَعْلَمُونَ  
حَيْثُ نَزَلَتْ وَ السَّابِقُونَ الْأَوْلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ ... وَ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ سُئِلَ عَنْهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَ فَقَالَ أَنْزَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَ أَوْصِيَاءِهِمْ فَأَنَا أَفْضَلُ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ صِيبِي أَفْضَلُ  
الْأَوْصِيَاءِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ

آپؐ نے فرمایا ”کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ”میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں اور میرا بھائی علیؑ عرب کا  
سردار ہے اور فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور میرے دو بیٹے حسن اور حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں“؟ انہوں نے کہا ”اللہ  
کی قسم! جی ہاں“ آپؐ نے فرمایا ”کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ رسول اللہؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہی آپؐ کو غسل دوں اور مجھے بتایا کہ  
جبرائیلؑ غسل میں میرا مددگار ہوگا“؟ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپؐ نے فرمایا ”میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! کیا تم اس بات کا  
اقرار کرتے ہو کہ رسول اللہؐ نے تم سے اپنے آخری خطاب میں فرمایا ”اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم  
نے ان دونوں کا دامن تھامو تو ہرگز گمراہ نہ ہو گئے۔ اللہ کی کتاب اور میری اہل بیت“؟ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ پھر علیؑ نے فرمایا ”  
میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں ایک جگہ کسی کو فضیلت دی ہے تو دوسری جگہ کسی اور کو  
فضیلت دی ہے لیکن اللہ عزوجل نے اور اس کے رسول اللہؐ نے مجھ پر اس امت کے کسی ایک کو بھی فضیلت نہ دی ہے“؟ انہوں نے کہا ”اللہ  
کی قسم! جی ہاں“ آپؐ نے فرمایا ”میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں! کہ کیا تم جانتے ہو کہ جب آیت مجیدہ ”اور مہاجرین و انصار میں سے  
سبقت رکھنے والے“ (توبہ 100) ”اور سبقت رکھنے والے اور سبقت رکھنے والے ہی مقرب ہیں“ (واقعہ 10) نازل ہوئی تو رسول اللہؐ سے  
سوال کیا گیا ان کے بارے میں تو آپؐ نے فرمایا ”اللہ عزوجل نے یہ آیت انبیاء اور اوصیاء کے بارے میں ذکر فرمائی ہے۔ پس میں اللہ کے  
انبیاء میں سے افضل اور علی ابن ابی طالب اوصیاء میں سے افضل ہیں“؟ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“۔

## امیر المؤمنینؑ کی زبان سے غدیر خم کا دن

قَالَ فَأَنْشُدْكُمْ أَ تَعْلَمُونَ حَيْثُ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ وَ حَيْثُ  
نَزَلَتْ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ وَ حَيْثُ نَزَلَتْ أَمْ حَسِبْتُمْ  
أَنْ تُتْرَكُوا وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَلُوا مِنْكُمْ وَ لَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ لَا رَسُولِهِ وَ لَا الْمُؤْمِنِينَ وَ لِيَجْزِيَ قَالِ النَّاسُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ حَاصَّةً فِي بَعْضِ الْمُؤْمِنِينَ أَمْ عَامَّةً لِحَمِيْعِهِمْ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيَّهُ أَنْ يُعَلِّمَهُمْ وَ لَدَاهُ أَمْرُهُمْ وَ أَنْ يُفَسِّرَ لَهُمْ مِنَ  
الْوَلَايَةِ مَا فَسَّرَ لَهُمْ مِنْ صَلَاتِهِمْ وَ زَكَاتِهِمْ وَ صَوْمِهِمْ وَ حَجَّتِهِمْ فَصَبَّحَنِي لِلنَّاسِ بِغَدِيرِ حُمٍّ ثُمَّ حَطَبَ وَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ  
أَرْسَلَنِي بِرِسَالَةٍ صَاقَ بِهَا صَدْرِي وَ طَنَنْتُ أَنْ النَّاسَ تُكَلِّبُنِي فَأَوْعَدَنِي لِأَبْلَغَهَا [أَلْبَلَّغَتْهَا] أَوْ لِيُعَذِّبَنِي ثُمَّ أَمَرَ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ  
جَامِعَةً ثُمَّ حَطَبَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ أَنَا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا  
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ يَا عَلِيُّ فَمَنْتُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ هَذَا مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مِنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ فَقَامَ  
سَلْمَانٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ لَاءَ كَمَا ذَا فَقَالَ وَ لَاءَ كَوَلَايَتِي مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ فَعَلِيٌّ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ

تَعَالَى ذِكْرُهُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا فَكَبِّرِ النَّبِيَّ ص وَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ تَمَامٌ  
نُبُوَّتِي وَ تَمَامٌ دِينِ اللَّهِ وَ لَا يَأْتِي عَلَيَّ بَعْدِي

آپؐ نے فرمایا ”میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! کیا تم جانتے ہو کہ جب آیت مجیدہ ”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اولی الامر حضراتؑ کی نازل ہوئی اور جب آیت مجیدہ ”بے شک تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ صاحبان ایمان ہیں کہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں جب کہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں“ نازل ہوئی اور جب آیت مجیدہ ”کیا تم گمان کرتے ہو کہ تمہیں چھوڑ دیا گیا ہے اور اللہ تم میں سے جہاد کرنے والوں کو نہیں جانتا اور اللہ، اس کے رسول اور مومنین کے علاوہ کسی کو سردار نہیں جانتے ہیں“ نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کی ”یا رسول اللہ! کیا یہ کچھ خاص مومنین کے بارے میں ہے یا تمام مومنین کے لیے عام ہے؟“ تو اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کو ان کے اولی الامر کا بتادیں اور ان کے لیے ولایت کی تفسیر فرمادیں جیسا کہ آپؐ نے ان کے لیے ان کی نماز، زکوٰۃ، روزے اور حج کی تفسیر فرمادی تھی، تو آپؐ نے غدیر خم کے مقام پر لوگوں میں میرا اعلان فرمایا اور پھر خطاب کرتے ہوئے فرمایا ”اے لوگو! اللہ عزوجل نے مجھے ایسا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا ہے کہ جس کے سبب میرا سینہ تنگ ہو گیا ہے اور میرا گمان ہے کہ لوگ میری تکذیب کریں گے، پس اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ لیا ہے کہ میں لازماً اس کی تبلیغ کروں ورنہ وہ مجھے لازماً عذاب دے گا“ پھر آپؐ نے حکم دیا تو صلوة جامعہ کی ندا دی گئی، پھر آپؐ نے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا ”اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور میں مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہوں؟“ انہوں نے کہا ”یقیناً ایسا ہی ہے اے اللہ کے رسولؐ“، تو آپؐ نے فرمایا ”اے علیؑ! اٹھو“ تو میں کھڑا ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا ”جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے“ اے میرے معبود جو علیؑ سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کرو اور جو علیؑ سے عداوت کرے اس کو تو بھی دشمن رکھ“ تو سلمان کھڑا ہوا تو اس نے عرض کی ”یا رسول اللہؐ کیسی ولایت؟“ تو آپؐ نے فرمایا ”میری طرح کی ولایت، پس جس کی جان پر میرا اس سے زیادہ حق ہے اس کی جان پر علیؑ کا بھی اس سے زیادہ حق ہے“ پس اللہ عزوجل نے وحی نازل فرمائی تو اس کا ذکر فرمایا ”آج کے دن ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور میں تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوا“ (ماکہ 3) تو نبیؐ نے تکبیر بلند کی اور فرمایا ”اللہ اکبر، میری نبوت اور اللہ کا دین میرے بعد علیؑ کی ولایت سے مکمل ہوا“

فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ آيَاتُ حَاصَّةٍ فِي عَلِيٍّ قَالَ بَلَى فِيهِ وَ فِي أُوصِيَائِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيَّنَّنْهُمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ أَخِي وَ وَزِيرِي وَ وَارِثِي وَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ وَوَيْ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي ثُمَّ ابْنِي  
الْحَسَنُ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنِ ثُمَّ سَعَةَ مِنْ وُلْدِ ابْنِي الْحُسَيْنِ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ الْقُرْآنُ مَعَهُمْ وَ هُمْ مَعَ الْقُرْآنِ لَا يُفَارِقُونَهُ وَ لَا يُفَارِقُهُمْ  
حَتَّى يَرُدُّوا عَلَيَّ حَوْضِي فَقَالُوا كُفُّهُمْ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَدْ سَمِعْنَا ذَلِكَ وَ شَهِدْنَا كَمَا قُلْتِ سَوَاءً وَ قَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ حَفِظْنَا جُلَّ مَا  
قُلْتِ وَ لَمْ نَحْفَظْهُ كُلَّهُ وَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ حَفِظُوا أَحْيَانًا وَ أَفَاضَلْنَا فَقَالَ ع صَدَقْتُمْ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَسْتَوُونَ فِي الْحِفْظِ أَنْشُدُ اللَّهَ  
مَنْ حَفِظَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص لَمَّا قَامَ فَأَخْبَرَ بِهِ فَقَامَ زَيْنُ بْنُ أَرْقَمَ وَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمُهَدَّادُ وَ عَمَّارٌ فَقَالُوا  
نَشْهَدُ لَقَدْ حَفِظْنَا قَوْلَ النَّبِيِّ ص وَ هُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمُنْبَرِ وَ أَنْتَ إِلَى جَنْبِهِ وَ هُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَنْصِبَ

لَكُمْ إِمَامَكُمْ وَ الْقَائِمَ فِيكُمْ بَعْدِي وَ وَصِيَّي وَ خَلِيفَتِي وَ الَّذِي فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِهِ طَاعَتَهُ فَفَرَنَهُ بِطَاعَتِهِ وَ طَاعَتِي وَ أَمْرُكُمْ فِيهِ بَوْلَايَتِهِ وَ إِنِّي رَاجِعْتُ رَبِّي حَشِيئَةً طَعْنِ أَهْلِ النِّفَاقِ وَ تَكْذِيبِهِمْ فَأَوْعَدَنِي لَتُبَلِّغَنِيهَا أَوْ لَيُعَذِّبَنِي

تو ابو بکر و عمر کھڑے ہوئے اور ان دونوں نے کہا ”کیا یہ آیات علیؑ کے بارے میں خاص ہیں؟“ آپؐ نے فرمایا ”یقیناً علیؑ کے بارے میں اور میرے قیامت تک آنے والے اوصیاء کے بارے میں“ دونوں نے کہا ”یا رسول اللہؐ ہمارے لیے ان کو بیان فرمائیے“ آپؐ نے فرمایا ”علیؑ میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وصی اور امت میں میرا خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے پھر میرا بیٹا حسینؑ ہے پھر میرے بیٹے حسینؑ کی اولاد میں سے یکے بعد دیگرے نو (9) امام ہیں۔ قرآن ان سب کے ساتھ ہے اور وہ سب قرآن کے ساتھ، نہ قرآن انہیں چھوڑے گا اور نہ وہ قرآن سے جدا ہوں گے یہاں تک کہ وہ سب میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں! تو ان سب کے سب نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں، ہم نے یقیناً یہ سنا اور جیسے آپؐ نے فرمایا ہم سب نے برابر دیکھا“ اور ان میں سے بعض نے کہا ”ہمیں اس کا اکثر حصہ جو آپؐ نے فرمایا ہے یاد ہے البتہ ہمیں سب یاد نہ ہے اور جنہوں نے یاد کہا ہے وہ ہمارے بزرگ اور فاضل افراد ہیں“ تو علیؑ نے فرمایا ”تم لوگوں نے سچ کہا، تمام لوگ یاداشت میں برابر نہیں ہوتے، میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے رسول اللہؐ سے یہ سب یاد کیا اٹھے اور اس کے بارے میں بتائے“ تو زید بن ارقم، براہن عاذب، ابو ذر، مقداد اور عمارؓ نے کہا ”ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمیں نبیؐ کا قول حفظ ہے، جب کہ آپؐ منبر پر کھڑے تھے اور آپؐ ان کی ایک جانب تھے اور آپؐ فرما رہے تھے ”اے لوگو! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لیے تمہارے امام کو معین کروں اور میرے بعد تم میں میرے وصی اور خلیفہ کا اعلان کروں کہ جس کی اطاعت اللہ عزوجل نے مومنین پر اس کی کتاب میں واجب قرار دی ہے اور اس کی اطاعت کو اپنی اور میری اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس میں تمہیں اس کی ولایت کا حکم دیا ہے اور میں نے اپنے رب کی طرف اہل نفاق کے طعنوں اور ان کی تکذیب کے خوف سے رجوع کیا تو اس نے مجھ سے وعدہ لیا کہ تم اس کی ضرورت تبلیغ کر ورنہ وہ مجھے لازماً عذاب دے گا۔“

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ فِي كِتَابِهِ بِالصَّلَاةِ فَقَدْ بَيَّنَّهَا لَكُمْ وَ بِالزَّكَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ الْحَجِّ فَبَيَّنَّهَا لَكُمْ وَ فَسَّرَهَا وَ أَمَرَكُمْ بِالْوَلَايَةِ وَ إِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنَّهَا هَذَا خَاصَّةً وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع ثُمَّ لَابَنِيهِ بَعْدَهُ ثُمَّ لِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ وُلْدِهِمْ لَا يُفَارِقُونَ الْقُرْآنَ وَ لَا يُفَارِقُهُمُ الْقُرْآنُ حَتَّى يَرُدُّوا عَلَيَّ حَوْضِي أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمْ مَفْرَعَكُمْ بَعْدِي وَ إِمَامَكُمْ بَعْدِي وَ وُلِّيَكُمْ وَ هَادَيْكُمْ وَ هُوَ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ هُوَ فِيكُمْ بِمَنْزِلَتِي فِيكُمْ فَقَلِّدُوهُ دِينَكُمْ وَ أَطِيعُوهُ فِي جَمِيعِ أُمُورِكُمْ فَإِنَّ عِنْدَهُ جَمِيعَ مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ مِنْ عِلْمِهِ وَ حِكْمَتِهِ فَسَلُّوهُ وَ تَعَلَّمُوا مِنْهُ وَ مِنْ أَوْصِيَائِهِ بَعْدَهُ وَ لَا تَتَقَدَّمُوهُمْ وَ لَا تَخْلُفُوا عَنْهُمْ فَإِنَّهُمْ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَهُمْ لَا يُزِيلُونَهُ وَ لَا يُزِيلُهُمْ ثُمَّ جَلَسُوا قَالَ سَلِمَةُ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ ع أَيُّهَا النَّاسُ أَتَعَلَّمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ إِذَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فَجَمَعَنِي وَ فَاطِمَةَ وَ ابْنِي حَسَنًا وَ حُسَيْنًا ثُمَّ أَلَمَنِي عَلَيْنَا كِسَاءً وَ قَالَ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ لِحُمَّتِي يُؤَلِّمُهُمْ مَا يُؤَلِّمُنِي وَ يُؤَذِّبُنِي مَا يُؤَذِّبُهُمْ وَ يُجَرِّحُنِي مَا يُجَرِّحُهُمْ فَأَذْهَبَ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَنْتِ إِلَى خَيْرٍ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِيَّ وَ فِي أَخِي [وَ فِي ابْنَتِي فَاطِمَةَ] وَ فِي ابْنِي وَ فِي تِسْعَةٍ مِنْ وُلْدِ ابْنِي الْحُسَيْنِ خَاصَّةً لَيْسَ مَعَنَا فِيهَا أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَقَالُوا كُلُّهُمْ نَشَهُدُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ص فَحَدَّثَنَا كَمَا حَدَّثَنَا بِهِ أُمُّ سَلَمَةَ

اے لوگو! اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں تمہیں نماز کا حکم دیا تو یقیناً میں نے تمہارے لیے اس کی تفسیر بیان کر دی اور زکوٰۃ، روزے اور حج کا حکم دیا تو میں نے یقیناً ان کی تمہارے لیے تفسیر کر دی ہے اور اللہ عزوجل نے تمہیں ولایت کا حکم دیا ہے اور میں تمہارے سامنے گواہی دیتا ہوں کہ ولایت فقط اس کے لیے خاص ہے..... اور آپ نے علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے سر اقدس پر اپنا پاکیزہ ہاتھ رکھا..... پھر اس کے دو فرزندوں کے لیے پھر ان کے بعد ان کی اولاد میں سے اوصیاء کے لیے خاص ہے وہ سب قرآن کو نہ چھوڑیں گے اور نہ قرآن ان سے جدا ہو گا یہاں تک کہ وہ سب میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔ اے لوگو! میں نے میرے بعد تمہارے لیے تمہارا مرجع اور میرے بعد تمہارا امام اور تمہارا حاکم اور تمہارا ہادی بیان کر دیا ہے اور وہ میرا بھائی علی ابن ابی طالب ہے، وہ تم میں مجھ جیسا ہے، پس اپنے دین میں اس کی تقلید کرو اور اپنے تمام امور میں اس کی اطاعت کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے مجھے اپنے علم و حکمت میں سے جو عطا فرمایا ہے وہ سب اس کے پاس ہے، پس تم اس سے سوال کرو اور اس سے تعلیم حاصل کرو اور اس کے بعد اس کے اوصیاء سے، پس تم سب ان کو تعلیم دینے کی کوشش مت کرنا اور نہ ہی ان سے آگے بڑھنا اور نہ ہی ان سے منہ موڑنا کیونکہ وہ سب حق کے ساتھ اور حق ان سب کے ساتھ ہے نہ وہ اسے زائل کرنے والے ہیں اور نہ وہ ان کو زائل کرنے والا ہے، پھر وہ سب بیٹھے گئے۔ سلیم نے کہا ”پھر علی نے فرمایا ”اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ”بے شک اے اہل بیت اللہ عزوجل نے تم سے رجس کو دور رکھا ہے اور تمہیں پاکیزہ بنایا ہے جیسا پاکیزگی کا حق ہے (احزاب 33) پس آپ نے مجھے فاطمہ اور میرے فرزندوں حسن اور حسین کو جمع فرمایا پھر ہم پر چادر ڈالی اور فرمایا ”یہ میری اہل بیت ہیں اور میرا گوشت ہیں جو انہیں دکھ دے اس نے مجھے دکھ دیا، جو انہیں اذیت دے اس نے مجھے اذیت دی اور جو ان کے حارج ہو وہ مجھے حارج ہوا، اے اللہ پس تو ان سے رجس کو دور ہی رکھا اور انہیں پاکیزہ رکھ“ تو ام سلمہ نے عرض کی ”یا رسول اللہ! میں؟“ تو آپ نے فرمایا ”تیرا انجام نیک ہے مگر یہ آیت فقط میرے، میرے بھائی علی اور میری بیٹی فاطمہ اور میرے بیٹوں اور میرے بیٹے حسین کی اولاد میں سے (9) کے حق میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے اس میں ہمارے ساتھ ہمارے علاوہ کوئی ایک بھی شامل نہ ہے؟“ تو ان سب نے کہا ”ہم گواہی دیتے ہیں ہمیں ام سلمہ نے یہ بیان کیا، پس ہم نے رسول اللہ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے بھی ہمیں ویسا بیان فرمایا کہ جیسے ام سلمہ نے ہمیں بیان کیا تھا۔

ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ ع أَنُشِدُكُمْ اللَّهَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ فَقَالَ سَلْمَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَامَّةٌ هَذَا أَمْ خَاصَّةٌ قَالَ ص أَمَّا الْمَأْمُورُونَ فَعَامَّةُ الْمُؤْمِنِينَ أَمْرًا بِذَلِكَ وَ أَمَّا الصَّادِقُونَ فَخَاصَّةٌ لِأَخِي عَلِيٍّ وَ أَوْصِيَائِي مِنْ بَعْدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنُشِدُكُمْ اللَّهَ أ تَعْلَمُونَ أَيُّي قُلْتُمْ لِرَسُولِ اللَّهِ ص فِي عَزْوَةِ تَبُوكَ لَمْ خَلَفْتَنِي قَالَ إِنَّ الْمَدِينَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِي أَوْ بِكَ وَ أَنْتَ مَتِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنُشِدُكُمْ اللَّهَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي سُورَةِ الْحُجِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَ اسْجُدُوا وَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَ جَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَ فِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيداً عَلَيْكُمْ وَ تَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ وَ اعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَ نِعْمَ النَّصِيرُ فَقَامَ سَلْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَنْتَ عَلَيْهِمْ شَهِيدٌ وَ هُمْ شُهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ الَّذِينَ اجْتَبَاهُمُ اللَّهُ وَ لَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيهِمْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عَنَى بِذَلِكَ ثَلَاثَةٌ عَشْرَ

رَجُلًا خَاصَّةً ذُوْنَ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ سَلَمَانُ بَيْنَهُمْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا وَ أَخِي وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ  
فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ اللَّهُ أَنْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَامَ حَطِيبًا ثُمَّ لَمْ يَخْطُبْ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ التَّقْلِينَ  
كِتَابَ اللَّهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي فَتَمَسَّكُوا بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْحَبِيبَ أَخْبَرَنِي وَ عَهْدَ إِلَيَّ أَهْمًا لَنْ يَفْتَرَقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ  
الْحَوْضَ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ هُوَ شِبْهُ الْمُعْضَبِ فَقَالَ

پھر علیؑ نے فرمایا ”میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل نے وحی نازل فرمائی ”اے ایمان والو! اللہ سے  
ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ“ (توبہ 119) تو سلمانؓ نے عرض کی ”یا رسول اللہ! یہ آیت عام ہے یا خاص ہے؟“ آپؐ نے فرمایا ”جن کو  
حکم دیا گیا ہے تو وہ عام مومنین ہیں کہ جنہیں اس چیز کا حکم دیا گیا ہے اور جہاں تک سچوں کی بات ہے تو وہ خاص ہے میرے بھائی علیؑ اور اس کے  
بعد میرے قیامت تک آنے والے اوصیاء کے لیے“؟ ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپؐ نے فرمایا ”میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں!  
کیا تم جانتے ہو کہ میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہؐ سے عرض کی ”آپ مجھے چھوڑ کر کیوں جا رہے ہیں؟“ آپؐ نے فرمایا ”مدینہ کی  
سپردگی تیرے اور میرے علاوہ کسی کے لیے درست نہ ہے اور تیری نسبت مجھ سے وہی ہے کہ جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے تھی ماسوائے اس کے  
کہ میرے بعد نبی نہیں ہے“؟ سب نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپؐ نے فرمایا ”میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ  
عزوجل نے سورۃ الحج میں ارشاد فرمایا ”اے ایمان والو! تم سب رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلائی کے کام کرو امید  
ہے کہ فلاح پا جاؤ گے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کا حق ہے اس نے تمہیں برگزیدہ کیا اور امور دین میں تم پر کوئی سختی نہ کی ہے  
تمہارے باپ ابراہیمؑ کے مذہب کو تمہارا مذہب بنا دیا ہے اور اس نے پہلے ہی تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اور اس قرآن میں بھی، تاکہ رسولؐ تم  
پر گواہ ہوں اور تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ پس تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کے احکام کو مضبوطی سے تھام لو اور وہ تمہارا مولا ہے پس وہ  
بہترین مولیٰ اور اچھا مددگار ہے“ (حج 70) تو سلمان گھڑا ہوا اور عرض کی ”یا رسول اللہ! وہ کون ہیں کہ جن پر آپؐ گواہ ہیں اور وہ لوگوں پر  
گواہ ہیں کہ جنہیں اللہ نے برگزیدہ کیا ہے اور ان پر دین میں کوئی سختی نہیں رکھی ہے اور وہ اپنے باپ ابراہیمؑ کے مذہب پر ہیں؟“ آپؐ نے  
فرمایا ”اللہ عزوجل نے اس سے فقط تیرہ (13) افراد کو خصوصی طور پر مراد لیا ہے نہ کہ اس پوری امت کو“ سلمان نے عرض کی ”یا رسول  
اللہؐ مجھے ان کی وضاحت فرمائیے؟“ تو آپؐ نے فرمایا ”میں، میرا بھائی اور میری اولاد سے گیارہ (11)؟“ سب نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ تو  
آپؐ نے فرمایا ”میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ وہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے کہ جس کے بعد آپؐ نے  
ہر گز خطبہ نہ دیا تو فرمایا ”اے لوگو! میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں“ اللہ کی کتاب اور میری عمرت اہل بیتؑ پس تم سب ان  
دونوں کا دامن پکڑنا ہر گز گمراہ نہ ہو گے کیونکہ لطیف و خیر اللہ عزوجل نے مجھے خبر دی ہے اور مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ دونوں ہر گز ایک  
دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ تک وارد ہوں“ تو عمر بن خطاب گھڑا ہوا اور وہ آگ بگولہ دیکھائی دے رہا تھا تو اس  
نے کہا ”یا رسول اللہؐ کیا آپؐ کی ساری اہل بیتؑ؟“

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُلُّ أَهْلِ بَيْتِكَ قَالَ لَا وَ لَكِنْ أَوْصِيَانِي مِنْهُمْ أَوْهَمَ أَخِي عَلِيٌّ وَ وَزِيرِي وَ وَارِثِي وَ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ  
وَلِيِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي هُوَ أَوْهَمَ ثُمَّ ابْنِي الْحَسَنُ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنِ ثُمَّ تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ حَتَّى يَرِدُوا عَلَيَّ

الْحَوْضَ شَهَدَاءَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَ حُجَّجُهُ عَلَى خَلْقِهِ وَ حُزَّانُ عَلَيْهِ وَ مَعَادِنُ حِكْمَتِهِ مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ فَقَالُوا كُلُّهُمْ نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ ذَلِكَ

آپ نے فرمایا ”نہیں، بلکہ ان میں سے میرے اوصیاء، ان میں سے پہلا میرا بھائی میرا وزیر، میرا وارث، میری امت پر میرا خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے، پس وہ ان میں سے پہلا پھر میرا بیٹا حسن ہے پھر میرا بیٹا حسین ہے اور پھر یکے بعد دیگرے حسین سے نو (9) بیٹے امام ہیں یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آن لیں۔ وہ سب اللہ کی زمین پر اللہ کے گواہ اور اس کی مخلوق پر اس کی حجیتیں، اس کے علم کے خزانے اور اس کی حکمت کے سرچشمہ ہیں، جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی“؟ تو ان سب نے کہا ”ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ نے یہ سب کہا“

## گواہوں کے اجلاس کی تفصیل

ثُمَّ تَمَادَى بِعَلِيٍّ ع السُّؤَالُ عَمَا تَرَكَ شَيْئًا إِلَّا نَاشَدَهُمُ اللَّهُ فِيهِ وَ سَأَلَهُمْ عَنْهُ حَتَّى آتَى عَلَى آخِرِ مَنَاقِبِهِ وَ مَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص كَثِيرًا أَكْلًا ذَلِكَ يُصَدِّقُونَهُ وَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُ حَقٌّ قَالَ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ حَاصَّةً [أَوْ فِيهِ] وَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ فِي الْقُرْآنِ وَ لَا عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ص إِلَّا نَاشَدَهُمُ اللَّهُ فِيهِ فَمِنْهُ مَا يَقُولُونَ جَمِيعًا نَعَمْ وَ مِنْهُ مَا يَسْكُتُ بَعْضُهُمْ [وَ يَقُولُ بَعْضُهُمُ اللَّهُمَّ نَعَمْ] وَ يَقُولُ الَّذِينَ سَكَتُوا [لِلَّذِينَ أَقْرَبُوا] أَنْتُمْ عِنْدَنَا ثِقَاتٌ وَ قَدْ حَدَّثَنَا غَيْرُكُمْ مِمَّنْ نَبِّئُ بِهِ أَهْمُ سَمِعُوهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَّغَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ عَلَيْهِمْ قَالُوا اللَّهُمَّ اشْهَدْنَا أَنَّا لَمْ نَقُلْ إِلَّا حَقًّا وَ مَا قَدْ سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ قَدْ حَدَّثَنَا مَنْ نَبِّئُ بِهِ أَهْمُ سَمِعُوهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَ أَ تَقْرُونَ بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُجِيبُنِي وَ يُبْغِضُ عَلِيًّا فَقَدْ كَذَّبَ وَ لَيْسَ يُجِيبُنِي وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ وَ كَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّهُ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ وَ مَنْ أَحْبَبَهُ فَقَدْ أَحْبَبَنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهُ وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهُ فَقَالَ نَحْوُ مِنْ عِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ أَفْاضِلِ الْحَيَاتِ اللَّهُمَّ نَعَمْ وَ سَكَتَ بَقِيَّتُهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ ع لَلْسُكُوتِ مَا لَكُمْ سُكُوتٌ فَقَالُوا هُوَ لَاءِ الَّذِينَ شَهِدُوا عِنْدَنَا ثِقَاتٌ فِي صِدْقِهِمْ وَ فَضْلِهِمْ وَ سَابِقَتِهِمْ فَقَالَ عَلِيٌّ ع اللَّهُمَّ اشْهَدْ [عَلَيْهِمْ] [فَقَالُوا اللَّهُمَّ إِنَّا لَمْ نَشْهَدْ وَ لَمْ نَقُلْ إِلَّا مَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ مَنْ نَبِّئُ بِهِ مِنْ هَؤُلَاءِ وَ غَيْرِهِمْ أَهْمُ سَمِعُوهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص]

پھر علی نے سوالات کی بوچھاڑ کر دی پس آپ نے کچھ نہ چھوڑا مگر یہ کہ اس کے بارے میں ان کو اللہ کی قسم دی اور ان سے اس بارے میں سوال کیا یہاں تک کہ آپ نے اپنے تمام مناقب بیان کر دیئے اور رسول اللہ نے جو کثرت سے فرمایا تھا وہ بھی پس ان لوگوں نے اس سب کی تصدیق کی اور گواہی دی کہ وہ سب حق ہے۔ راوی نے کہا ”پس آپ نے کوئی چیز نہ چھوڑی نہ اس میں سے کہ جو اللہ عزوجل نے آپ کے بارے میں خاص طور پر یا آپ کی اہل بیت کے بارے میں قرآن میں نازل کی تھی اور نہ اس میں سے کہ جو رسول اللہ کی زبان اقدس پر جاری ہوئی تھی مگر یہ کہ اس میں ان لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیا، پس اس میں سے کچھ پر ان سب نے ایک زبان ہو کر کہا ”جی ہاں“ اور اس میں سے کچھ پر بعض خاموش ہو گئے اور بعض نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ اور وہ کہ جو خاموش ہو گئے تھے انہوں نے اقرار کرنے والوں سے کہا تم ہمارے نزدیک قابل اعتماد ہو، ہمیں تمہارے علاوہ نے بھی بیان کیا ہے کہ جن پر ہم اعتماد کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے بھی رسول اللہ سے

ایسا ہی سنا تھا، پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا ”اے میرے معبود! ان پر گواہ رہنا“ ان سب نے بھی کہا ”اے ہمارے معبود! گواہ رہ کہ ہم نے حق کے سوا کچھ نہیں کہا اور اس کے سوا کچھ نہیں کہا کہ جو ہم نے یقیناً رسول اللہ سے سنا تھا اور اس میں یقیناً ان لوگوں نے بھی بیان کیا ہے کہ جن پر ہم اعتماد کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی رسول اللہ سے سنا تھا“ آپ نے فرمایا ”کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو کہ رسول اللہ نے فرمایا ”جو شخص گمان کرے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے جب کہ وہ علی سے بغض رکھے یقیناً وہ جھوٹا ہے اور وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا ہے“ اور آپ نے اپنا مقدس ہاتھ میرے سر پر رکھا“ تو کہنے والے نے آپ سے کہا ”یا رسول اللہ وہ کیسے؟“ آپ نے فرمایا ”کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا“؟ تو بیس (20) کے لگ بھگ جید صحابہ نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ اور باقی خاموش رہے۔

تو علی نے خاموش رہ جانے والوں سے فرمایا ”تم کیوں خاموش ہو گئے ہو؟“ تو انہوں نے کہا ”وہ لوگ کہ جنہوں نے گواہی دی ہے ہمارے نزدیک سچائی، فضیلت اور سبقت میں قابل اعتماد ہیں“ تو علی نے فرمایا ”اے میرے معبود! ان پر گواہ رہنا“ تو ان سب نے کہا ”اے ہمارے معبود! ہم نے کوئی گواہی نہیں دی اور نہ ہی نقل کیا ہے مگر یہ کہ ہم نے اسے رسول اللہ سے خود سنا ہے یا ہمیں اس بارے میں ان میں سے یا ان کے علاوہ میں سے ان افراد نے کہ جن پر ہم اعتماد کرتے ہیں بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے سنا ہے“

## امیر المومنین اور طلحہ کے درمیان گفتگو۔ خلافت میں ابو بکر کی من گھڑت حدیث کے سات

### جوابات

فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَانَ [يُقَالُ لَهُ] « دَاهِيَةُ قُرَيْشٍ فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِمَا ادَّعَى أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ أَصْحَابُهُ الَّذِينَ صَدَّقُوهُ وَ شَهِدُوا عَلَيَّ مَقَالَتِهِ يَوْمَ اتَّوَا بِكَ ثُعَلْتُ وَ فِي عُنُقِكَ حَبْلٌ فَقَالُوا لَكَ بَايَعُ فَاحْتَجَجْتَ بِمَا احْتَجَجْتَ بِهِ مِنَ الْفَضْلِ وَ السَّابِقَةِ فَصَدَّقُوكَ جَمِيعاً ثُمَّ ادَّعَى أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ص يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَبِي أَنْ يَجْمَعَ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ النَّبَوَّةَ وَ الْخِلَافَةَ فَصَدَّقَهُ عُمَرُ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَ سَالِمٌ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ثُمَّ أَقْبَلَ طَلْحَةُ فَقَالَ [كُلُّ الَّذِي ذَكَرْتَ وَ ادَّعَيْتَ حَقٌّ وَ] مَا احْتَجَجْتَ بِهِ مِنَ السَّابِقَةِ وَ الْفَضْلِ لَحْنٌ نَقَرُ بِهِ وَ نَعْرِفُهُ وَ أَمَّا الْخِلَافَةُ فَقَدْ شَهِدْتُ أَوْلِيكَ الْخُمْسَةَ بِمَا سَمِعْتُ

تب طلحہ بن عبید اللہ... جسے قریش کا چالاک ترین فرد کہا جاتا تھا۔ نے کہا ”تو ہم اس کا کیا کریں کہ جس کا دعویٰ ابو بکر و عمر اور اس کے ان ساتھیوں نے کیا کہ جنہوں نے ابو بکر کی تصدیق کی اور اس کی گفتگو پر گواہی دی، اس روز کہ جب وہ آپ کو گرفتار کر کے لایا اور آپ کی گردن میں رسی تھی، تو ان لوگوں نے آپ سے کہا ”بیعت کرو“ تو آپ نے اسی فضیلت و سبقت کے ذریعے احتجاج کیا تو ان سب نے آپ کی تصدیق کی پھر ابو بکر نے دعویٰ کیا کہ اس نے نبی اللہ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے ”اللہ عزوجل نے ہم اہل بیت کے لیے نبوت و خلافت کو جمع کرنے سے انکار کیا ہے“ تو اس کی تصدیق عمر، ابو عبیدہ بن الجراح، سالم اور معاذ بن جبل نے کی، پھر طلحہ آپ کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے کہا

”آپؐ نے ہر وہ چیز کہ جس کا ذکر کیا ہے اور جس کا دعویٰ کیا ہے وہ سب حق ہے اور جس سبقت و فضیلت کے ذریعے آپؐ نے دلیل قائم کی ہے ہم اس کو قریب سے جانتے اور اس کی پوری معرفت رکھتے ہیں لیکن جہاں تک خلافت کا تعلق ہے تو ان پانچ افراد نے گواہی دی ہے کہ جو آپؐ سن چکے ہیں“

### ملعونہ ماہدہ پر ان کے عہد کو بے نقاب کرنا

فَقَامَ [عِنْدَ ذَلِكَ] عَلِيٌّ عَ وَ عَضِبَ مِنْ مَقَالَةِ طَلْحَةَ فَأَخْرَجَ شَيْئاً قَدْ كَانَ يَكْتُمُهُ وَ فَسَّرَ شَيْئاً قَدْ كَانَ قَالَهُ يَوْمَ مَاتَ عُمَرُ لَمْ يَدْرُوا مَا عَنَى بِهِ وَ أَقْبَلَ عَلَى طَلْحَةَ وَ النَّاسُ يَسْمَعُونَ فَقَالَ يَا طَلْحَةُ أَمَا وَ اللَّهُ مَا مِنْ صَحِيفَةٍ أَلْفَى اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ صَحِيفَةٍ هَهُؤُلَاءِ الْمُتَمَسِّةِ الَّذِينَ تَعَاهَدُوا عَلَى الْوَفَاءِ بِهَا فِي الْكَعْبَةِ [فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ] إِنْ قَتَلَ اللَّهُ مُحَمَّدًا أَوْ مَاتَ أَنْ يَتَوَازَرُوا وَ يَتَنَظَّهَرُوا عَلَيَّ فَلَا أَصِلَ إِلَى الْخِلَافَةِ

تو اس وقت علیؑ کھڑے ہوئے جب کہ آپؑ طلحہ کی گفتگو کے سبب غضبناک تھے تو آپؑ نے اس چیز کو نکالا کہ جسے آپؑ چھپائے ہوئے تھے اور اس چیز کی تفسیر فرمائی کہ جس کے بارے میں آپؑ نے عمر کی ہلاکت کے دن فرمایا تھا کہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ اس سے آپؑ کی کیا مراد تھی، تو آپؑ طلحہ کی طرف متوجہ ہوئے..... جب کہ لوگ بھی سن رہے تھے..... تو آپؑ نے فرمایا ”اے طلحہ! اللہ کی قسم! قیامت کے دن جس صحیفے کے ذریعے میں اللہ سے ملاقات کروں گا اس سے بڑھ کر پسندیدہ کچھ اور نہ ہے کہ صحیفہ ان پانچ افراد کا ہے کہ جس صحیفہ پر وفا کے بارے میں حجۃ الوداع کے موقع پر کعبہ اللہ میں انہوں نے قسم کھائی تھی ”اگر اللہ محمدؐ کو قتل کر دے یا وہ مر جائیں تو وہ میری مخالفت میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے اور میری مخالفت کریں گے تاکہ میں خلافت تک نہ پہنچ پاؤں“

### دوسرا جواب: حدیث غدیر

[وَقَالَ ع] وَ الدَّلِيلُ يَا طَلْحَةُ عَلَى بَاطِلٍ مَا شَهِدُوا عَلَيْهِ قَوْلَ نَبِيِّ اللَّهِ ص يَوْمَ غَدِيرِ حَمِيمٍ مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ فَعَلَيَّْ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ فَكَيْفَ أَكُونُ أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ هُمْ أَمْرَاءُ عَلِيٍّ [وَحُكَّامٌ]

اور آپؑ نے فرمایا ”اے طلحہ! انہوں نے جس چیز پر گواہی دی تھی اس کے باطل ہونے کی دلیل غدیر خم کے موقع پر اللہ کے نبیؐ کا فرمان ”جس کی ذات پر میں اس سے زیادہ حقدار ہوں اس کی ذات پر علیؑ بھی اس سے زیادہ حقدار ہے، تو میں ان کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار کیسے ہو سکتا ہوں جب کہ وہ مجھ پر امیر اور حاکم ہوں؟“

## تیسرا جواب: حدیث منزلہ

وَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ ص أَنْتَ مِيٌّ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرِ النَّبِيِّ أَمْ فَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ غَيْرُ النَّبِيِّ وَ لَوْ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ غَيْرَهَا لَأَسْتَشْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ص

اور رسول اللہ کا قول ہے ”میری نسبت مجھ سے ہارون کی موسیٰ جیسی ہے ماسوائے نبوت کے“، کیا تم نہیں جانتے کہ خلافت نبوت کے علاوہ ہے؟ اور اگر نبوت کے ساتھ کچھ اور بھی ہوتا تو یقیناً رسول اللہ اس کا بھی استئذان فرماتے“

## چوتھا جواب: حدیث الثقلین

وَقَوْلُهُ ص إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللَّهِ وَ عِتْرَتِي لَا تَتَقَدَّمُوهُمْ وَ لَا تَتَخَلَّفُوا عَنْهُمْ وَ لَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ فَيَنْبَغِي أَنْ لَا يَكُونَ الْخَلِيفَةُ عَلَى الْأُمَّةِ إِلَّا أَعْلَمَهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ أَمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمْ مَنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يُهْدَى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ وَ قَالَ وَ زَادَهُ بَسْطَةَ فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ وَ قَالَ أَوْ أَنَا زَعَمْتُمْ صَادِقِينَ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَا وَلَّتْ أُمَّةٌ قَطُّ أَمْرَهَا رَجُلًا وَ فِيهِمْ أَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا لَمْ يَزَلْ أَمْرُهُمْ يَذْهَبُ سَفَلًا حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى مَا تَرَكُوا فَمَا أَوْلَايَةُ غَيْرِ الْإِمَارَةِ عَلَى الْأُمَّةِ

اور رسول اللہ کا فرمان ہے ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے ان دونوں سے تمسک کیا تو ہر گز گمراہ نہ ہو پاؤ گے اللہ کی کتاب اور میری عترت، خود کو ان پر مقدم نہ کرنا اور نہ ان سے منہ موڑنا اور انہیں تعلیم دینے کو شش مت کرنا کیونکہ وہ سب تم سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں“ پس سزاویہ ہے کہ امت پر خلیفہ نہیں ہونا چاہیے مگر وہ کہ جو اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کا ان سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہو اور یقیناً اللہ نے فرمایا ”کیا وہ کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی اتباع کی جائے یا وہ کہ جو ہدایت نہیں کر سکتا جب تک کہ اسے ہدایت نہ کی جائے زیادہ حقدار ہے؟ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم کیسے فیصلہ کرتے ہو؟“ (یونس 35-) اور فرمایا ”اور اللہ عزوجل نے اسے علم و جامعیت میں کشادگی بخشی“ (بقرہ 247-) اور فرمایا ”یا علم میں سے آثار اگر تم سچے ہو تو“ (احقاف 4-) اور رسول اللہ نے فرمایا ”امت پر کوئی شخص ہر گز حاکم نہیں بن سکتا ہے جب تک کہ ان میں ان سب سے زیادہ علم رکھنے والا موجود ہو، اس صورت میں ان کا معاملہ ابتر ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں کہ جس کو انہوں نے ترک کر دیا تھا“ تو امت پر امارت کے علاوہ ولایت کیا ہے؟“

## پانچواں جواب: علیؑ کے امیر المؤمنینؑ ہونے کے اعتراف کی حدیث

وَالدَّلِيلُ عَلَى كَذِبِهِمْ وَبَاطِلِهِمْ وَفُجُورِهِمْ أَنَّهُمْ سَلَّمُوا عَلَيَّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ هِيَ الْحِجَّةُ عَلَيْهِمْ وَ عَلَيْنِكَ حَاصَّةٌ وَ عَلَى هَذَا الَّذِي مَعَكَ يَعْنِي الرُّبَيْرَ [وَ عَلَى الْأُمَّةِ رَأْسًا] وَ عَلَى هَذَيْنِ وَ أَشَارَ إِلَى سَعْدٍ وَ ابْنِ عَوْفٍ وَ عَلَى خَلِيفَتِكُمْ هَذَا الظَّالِمِ يَعْنِي عُثْمَانَ

اور ان سب کے جھوٹ باطل اور فجو پر دلیل یہ ہے کہ انہوں نے مجھ پر امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کیا رسول اللہؐ کے حکم سے اور یہ ان پر حجت ہے اور تم پر خصوصی طور پر اور تمہارے ساتھ والے..... یعنی زبیر..... پر اور سرے سے اس پوری امت پر اور ان دو پر..... اور آپؑ نے سعد اور ابن عوف کی طرف اشارہ فرمایا..... اور تمہارے اس ظالم خلیفہ پر..... یعنی عثمان پر.....

## چھٹا جواب: شوریٰ کا حکم عمر نے دیا

وَ إِنَّا مَعَشَرَ الشُّورَى السِّنَّةِ أَحْيَاءُ كُلُّنَا فَلِمَ جَعَلِي عُمَرُ فِي الشُّورَى إِنْ كَانَ قَدْ صَدَقَ هُوَ وَ أَصْحَابُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص أَجْعَلْنَا فِي الشُّورَى فِي الْخِلَافَةِ أَمْ فِي غَيْرِهَا فَإِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّهُ جَعَلَهَا شُورَى فِي غَيْرِ الْإِمَارَةِ فَلَيْسَ لِعُثْمَانَ إِمَارَةٌ عَلَيْنَا [وَ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ نَتَشَاوَرَ فِي غَيْرِهَا] لِأَنَّهُ أَمَرْنَا أَنْ نَتَشَاوَرَ فِي غَيْرِهَا وَ إِنْ كَانَتِ الشُّورَى فِيهَا فَلِمَ أَدْخَلِي فِيهِمْ فَهَلَا أَخْرَجِي وَ قَدْ قَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ص أَخْرَجَ أَهْلَ بَيْتِهِ مِنَ الْخِلَافَةِ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُمْ فِيهَا نَصِيبٌ -

اور ہم شوریٰ والے چھ (6) سب زندہ ہیں، تو عمر نے مجھے شوریٰ میں کیوں شامل کیا اگر وہ سچا تھا اور اس کے ساتھ بھی کہ جو انہوں نے رسول اللہؐ کے بارے میں کہا تھا؟ کیا اس نے خلافت کی شوریٰ میں ہمیں شامل کیا یا اس کے علاوہ میں؟ پس اگر تم گمان کرو کہ اس نے وہ شوریٰ امارت کے علاوہ میں بنائی تھی تو عثمان کو ہم پر امارت کا کوئی حق نہیں ہے اور ہمیں ضروری ہے کہ ہم اس کے (خلافت کے علاوہ) کے بارے میں مشورہ کریں، کیونکہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس کے علاوہ میں ایک دوسرے سے مشورہ کریں؟ اور اگر شوریٰ خلافت کے بارے میں تھی تو اس نے مجھے تم میں شامل کیوں کیا؟ پس بہتر تھا کہ وہ مجھے نکال باہر ہی رکھتا جب کہ بقول اس کے ”رسول اللہؐ نے اپنی اہل بیت کو خلافت سے باہر کیا اور یہ خبر دی کہ اہل بیت کے لیے خلافت میں کوئی حصہ نہیں ہے؟“

## ساتواں جواب: عمر نے اپنی موت کے وقت کیا کہا

وَ لَمْ قَالَ عُمَرُ حِينَ دَعَانَا رَجُلًا رَجُلًا لِابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ وَ هَا هُوَ ذَا أَنشُدُكَ بِاللَّهِ مَا قَالَ لَكَ حِينَ خَرَجْنَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَا إِذْ نَاشَدْتَنِي فَإِنَّهُ قَالَ إِنْ بَايَعُوا أَصْلَحَ بَنِي هَاشِمٍ حَمَلَهُمْ عَلَى الْمَحَجَّةِ الْبَيْضَاءِ وَ أَقَامَهُمْ عَلَى كِتَابِ رَبِّهِمْ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ثُمَّ قَالَ ع يَا ابْنَ عَمَرَ فَمَا قُلْتَ أَنْتَ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَمَا يَمْتَعُكَ [يَا أَبَتِ] أَنْ تَسْتَخْلِفَهُ قَالَ ع فَمَا رَدَّ عَلَيْكَ قَالَ رَدَّ عَلَيَّ شَيْئًا أَكْتُمُهُ قَالَ ع فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَدْ أَخْبَرَنِي بِكُلِّ مَا قَالَ لَكَ وَ قُلْتُ لَهُ قَالَ وَ مَتَى أَخْبَرَكَ قَالَ ع أَخْبَرَنِي فِي

حَيَاتِهِ ثُمَّ أَحْبَبَنِي بِهِ [لَيْلَةَ مَاتَ أَبُوكَ] فِي مَنَامِي وَ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ص فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَاهُ [فِي الْيَقَظَةِ] قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ  
فَمَا أَحْبَبَكَ قَالَ ع أَنَشُدُّكَ اللَّهُ يَا ابْنَ عُمَرَ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ بِهِ لَتَصَدِّقَنِي قَالَ أَوْ أَسْكُتُ قَالَ ع فَإِنَّهُ قَالَ لَكَ حِينَ قُلْتَ لَهُ فَمَا  
بِمَنْعِكَ أَنْ تَسْتَخْلِفَهُ قَالَ الصَّحِيفَةُ الَّتِي كَتَبْنَاهَا بَيْنَنَا وَالْعَهْدُ [الَّذِي تَعَاهَدْنَا عَلَيْهِ] فِي الْكَعْبَةِ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ فَسَكَتَ ابْنُ  
عُمَرَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ رَسُولِ اللَّهِ ص لَمَّا أَمْسَكْتَ عَنِّي قَالَ سَلَيْمٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ وَ قَدْ حَقَّقْتُهُ  
الْعَبْرَةَ وَ عَيْنَاهُ تَسِيلَانِ [دُمُوعاً]

اور عمر نے کیوں کہا.... جس نے ہمیں ایک ایک کر کے بلایا.... اپنے بیٹے عبد اللہ کے لیے.... ”ہاں وہ ویسا ہی ہے“ میں تمہیں  
اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جب ہم باہر چلے گئے تو اس نے تم سے کیا کہا ”تو عبد اللہ نے کہا اگر آپ نے مجھے واسطہ دیا ہے تو سنیں اس  
نے کہا تھا ”اگر لوگوں نے بیعت کر لی تو بنی ہاشم اپنا معاملہ روشن پیشانی والے پر ڈالیں گے اور وہ خلافت کو اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی  
سنت کے مطابق قائم کریں گے“ پھر آپ نے فرمایا ”اے عمر کے بیٹے! تو تم نے اس وقت کیا کہا تھا؟“ اس نے کہا میں نے کہا ”اے بابا!  
کون سی چیز مانع ہے کہ تو اسے (علیؑ) خلیفہ بنا دے؟“ آپ نے فرمایا ”اس نے تمہیں کیا جواب دیا؟“ اس نے کہا ”اس نے جو چیز جو ابابکھی میں  
اسے چھپانا ہوں“ آپ نے فرمایا ”یقیناً رسول اللہؐ نے مجھے اس بات کی خبر دے دی تھی کہ جو اس نے تمہیں کہی اور تو نے اسے کہی“ اس نے  
کہا ”آپ نے آپ کو کب خبر دی تھی؟“ آپ نے فرمایا ”آپ نے مجھے اپنی حیات ظاہری میں ہی بتا دی تھی، پھر آپ نے مجھے تیرے باپ  
کے ہلاک ہونے والی رات میری نیند میں بتائی اور جس نے رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا گویا اس نے جاگتے ہوئے دیکھا“ تو عمر کے بیٹے نے  
آپ سے عرض کی ”آپ نے آپ کو کیا خبر دی؟“ آپ نے فرمایا ”میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اے ابن عمر! اگر میں تمہیں بیان کروں تو  
تو میری تصدیق کرے گا یا تو خاموش رہے گا“ آپ نے فرمایا ”جب تم نے عمر سے کہا ”کون سی چیز مانع ہے تو علیؑ کو خلیفہ بنا دے؟“ تو اس نے  
تم سے کہا ”وہ صحیفہ کہ جو ہم نے آپس میں تحریر کیا تھا اور وہ وعدہ کہ جس پر ہم نے کعبۃ اللہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر ایک دوسرے کو قسمیں  
دی تھیں“ تو ابن عمر خاموش ہو گیا تو آپ نے فرمایا ”میں تمہیں رسول اللہؐ کے حق کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تو میرے سامنے خاموش  
کیوں ہو گیا ہے؟“ سلیم نے کہا ”میں نے اس مجلس میں ابن عمر کو دیکھا کہ اس کا گلارندھ گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔“

## عمر کی شوریٰ غیر قانونی

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيٌّ ع عَلَى طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ وَ ابْنَ عَوْفٍ وَ سَعْدٍ وَ قَالَ وَ اللَّهُ إِنْ كَانَ أَوْلَيْكَ الْحَمْسَةُ كَذَبُوا عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ ص فَمَا يَحِلُّ لَكُمْ وَلَا يَنْهَيْكُمْ وَ إِنْ كَانُوا صَدَقُوا مَا حَلَّ لَكُمْ أَيُّهَا الْحَمْسَةُ أَنْ تَدْخُلُونِي مَعَكُمْ فِي الشُّورَى لِأَنَّ إِدْخَالَكُمْ إِنَائِي  
فِيهِ خِلَافٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ رَغْبَةٌ عَنْهُ

پھر علیؑ، طلحہ، زبیر ابن عوف اور سعد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”اللہ کی قسم! اگر ان پانچ افراد نے رسول اللہؐ پر بہتان باندھا تو  
تمہارے لیے ان کی ولایت حلال نہ ہے اور اگر وہ سچے تھے تو اے پانچ افراد تمہارے لیے حلال نہ ہے کہ تم اپنے ساتھ مجھے بھی شوریٰ میں  
شامل کرو کیونکہ تمہارا مجھے شوریٰ میں شامل کرنا رسول اللہؐ کی مخالفت اور آپ سے منہ موڑنا ہے،

## خلافت اور امامت صرف بارہ اماموں کے لیے ہے۔

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَحِبُّوْنِي عَنْ مَنْزِلَتِي فِيكُمْ وَ مَا تَعْرِفُونِي بِهِ أَ صَدُوقٌ أَنَا عِنْدَكُمْ أَمْ كَذَابٌ فَقَالُوا بَلْ صَدِيقٌ صَدُوقٌ لَا وَ اللَّهُ مَا عَلِمْنَاكَ كَذَبْتَ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَ لَا إِسْلَامٍ قَالَ عَ فَوَ اللَّهُ الَّذِي أَكْرَمَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ [بِالْبُيُوتَةِ] فَجَعَلَ مِنَّا مُحَمَّدًا وَ أَكْرَمَنَا مِنْ بَعْدِهِ بِأَنْ جَعَلْنَا أَيْمَةَ الْمُؤْمِنِينَ لَا يُبْلَغُ عَنْهُ صَ غَيْرُنَا وَ لَا تَصْلُحُ الْإِمَامَةُ وَ الْخِلَافَةُ إِلَّا فِيْنَا وَ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ [مَعَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ] لِأَحَدٍ [مِنَ النَّاسِ] فِيهَا نَصِيْبًا وَ لَا حَقًّا أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ فَحَاتَمَ النَّبِيِّ لَيْسَ بَعْدَهُ رَسُولٌ وَ لَا نَبِيٌّ حَتَّمُ الْأَنْبِيَاءَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ حَتَّمُ بِالْقُرْآنِ الْكُتُبَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ جَعَلْنَا مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ خُلَفَاءَ فِي أَرْضِهِ وَ شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ وَ فَرَضَ طَاعَتَنَا فِي كِتَابِهِ وَ قَرَنَنَا بِنَفْسِهِ وَ نَبِيِّهِ [فِي الطَّاعَةِ] فِي غَيْرِ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَ اللَّهُ جَعَلَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَ جَعَلْنَا خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِهِ فِي خَلْقِهِ وَ شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ وَ فَرَضَ طَاعَتَنَا فِي كِتَابِهِ الْمُنَزَّلِ ثُمَّ أَمَرَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ نَبِيَّهُ أَنْ يُبْلَغَ ذَلِكَ أُمَّتَهُ فَبَلَّغَهُمْ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ۔

پھر علیؑ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا ”مجھے تم سب اپنے نزدیک میرا مقام بتاؤ اور جس کے بارے میں تم جانتے ہو بتاؤ، کیا میں تمہارے نزدیک سچا ہوں یا جھوٹا ہوں؟ تو لوگوں نے عرض کی ”بلکہ سچے اور سب سے بڑھ کر سچے ہیں، اللہ کی قسم ہمیں جاہلیت میں آپؐ کے جھوٹ کا علم نہ ہے اور نہ ہی اسلام میں“ آپؐ نے فرمایا ”پس اس اللہ کی قسم کہ جس نے ہم اہل بیتؑ کو نبوت کے ذریعے شرف بخشا اور محمدؐ کو ہم میں خلق فرمایا اور ہمیں آپؐ کے بعد شرف بخشا کہ ہمیں مومنین کا امام بنایا کہ آپؐ کی طرف سے ہمارا غیر تبلیغ نہیں کر سکتا ہے اور امامت و خلافت ہمارے علاوہ میں درست نہ ہے اور اللہ عزوجل نے خلافت میں اہل بیتؑ کے ساتھ لوگوں میں سے کسی ایک کا بھی حصہ یا حق مقرر نہ فرمایا ہے، جہاں تک رسول اللہؐ کی رحمتوں بھری ذات کا تعلق ہے تو وہ تمام انبیاءؑ کی تصدیق کرنے والے تھے آپؐ کے بعد نہ رسول ہے اور نہ کوئی نبی، رسول اللہؐ کی ذات کے ساتھ ہی انبیاءؑ کی آمد کا سلسلہ قیامت تک کے لیے ختم ہوا، اور اللہ عزوجل نے قرآن کے ساتھ قیامت تک کے لیے کتابوں کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا، اور ہمیں محمدؐ کے بعد اپنی زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اور اپنی مخلوق پر اپنا گواہ اور اپنی کتاب میں ہماری اطاعت فرض فرمادی اور قرآن کی کئی ایک آیات میں ہماری اطاعت کو اپنی ذات اور اپنے نبیؐ کی ذات کی اطاعت کے ساتھ ذکر فرمایا۔ اللہ ہی نے محمدؐ کو نبی بنایا اور ہمیں آپؐ کے بعد اپنی مخلوق میں خلفا اور اس کی مخلوق پر گواہ مقرر فرمایا اور اپنی نازل کردہ کتاب میں ہماری اطاعت کو فرض کیا، پھر اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ وہ اس چیز کی تبلیغ اپنی امت میں فرمادیں تو آپؐ نے لوگوں میں اس چیز کی تبلیغ فرمائی جیسا کہ اللہ عزوجل نے آپؐ کو حکم دیا تھا

## رسول اللہؐ کی جگہ اور مقام نیابت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

فَأَيْهُمَا أَحَقُّ بِمَجْلِسِ رَسُولِ اللَّهِ صَ وَ بِمَكَانِهِ وَ قَدْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَ حِينَ بَعَثَنِي بِبِرَاءَةٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَصْلُحُ أَنْ يُبْلَغَ عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ رَجُلٌ مِنِّي [فَأَنْشُدْكُمْ اللَّهُ أَسَمِعْتُمْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَ حِينَ بَعَثْتَكَ بِبِرَاءَةٍ قَالَ] فَلَمْ يَصْلُحْ لِصَاحِبِكُمْ أَنْ يُبْلَغَ عَنْهُ صَ حَقِيْقَةً قَدَّرَ أَرْبَعُ أَصَابِعَ وَ لَمْ يَصْلُحْ أَنْ يَكُونَ الْمُبْلَغُ لَهَا

عَبْرِي فَأَيُّهُمَا أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ وَ مَكَانِهِ الَّذِي سَمَّاهُ خَاصَّةً أَنَّهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ [أَوْ مَنْ حُصَّ بِهِ مِنْ بَنِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ] فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ سَمِعْنَا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فَفَسِّرْ لَنَا كَيْفَ لَا يَصْلُحُ لِأَحَدٍ أَنْ يُبَلِّغَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ قَدْ قَالَ لَنَا وَ لِسَائِرِ النَّاسِ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْعَائِبِ وَ قَالَ بِعَرَفَةَ حِينَ حَجَّ حِجَّةَ الْوَدَاعِ رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالِي فَوَعَاها ثُمَّ أَبْلَعَهَا عَنِّي فَرُبَّ حَامِلٍ فَفِيهِ وَ لَا فِقْهَ لَهُ وَ رُبَّ حَامِلٍ فَفِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثَةٌ لَا يُغْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ -

پس ان دونوں میں سے کون رسول اللہ کی جگہ اور مقام نیابت کا زیادہ حقدار ہے جب کہ تم لوگوں نے رسول اللہ سے سنا کہ جب آپ نے مجھے سورہ برات دے کر روانہ فرمایا تو آپ نے فرمایا ”میری طرف سے تبلیغ کرنے کا حق کسی کو نہ ہے ماسوائے میرے یا اس کہ جو مجھ سے ہو“؟ پس میں تم سب کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں! کیا تم سب نے یہ سب رسول اللہ سے سنا؟“ ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں، ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے یہ سب رسول اللہ سے اس وقت سنا کہ جب آپ نے آپ کو سورہ برات دے کر روانہ فرمایا، آپ نے فرمایا ”تمہارے ساتھی کے لیے درست نہ ہے کہ وہ آپ کی طرف سے چار انگلیوں جتنا صحیفہ کی تبلیغ کرے اور اس کا مبلغ میرے سوا کوئی درست نہ ہے، پس ان دونوں میں سے کون آپ کی جگہ اور مقام نیابت کا زیادہ حقدار ہے؟ وہ کہ جسے آپ نے خصوصی طور پر نامزد کیا کہ وہ رسول اللہ میں سے ہے یا وہ کہ جسے نامزد فرمایا کہ وہ اس امت میں سے ہے اور یہ کہ وہ رسول اللہ میں سے نہ ہے؟“ تو طلحہ نے کہا یقیناً ہم نے یہ سب رسول اللہ سے سنا، پس آپ ہمارے لیے وضاحت فرمائیے کہ کس طرح کسی ایک کے لیے بھی درست نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ کی طرف سے تبلیغ کرے جب کہ آپ نے ہمیں اور باقی سارے لوگوں کو فرمایا ”تم میں سے جو حاضر ہے اسے چاہیے کہ وہ غیر حاضر کو تبلیغ کرے“ اور آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جب حج کیا تو عرفہ کے دن فرمایا ”اللہ کی رحمت ہو اس شخص پر کہ جس نے میری گفتگو سنی پھر اسے یاد کیا پھر میری طرف سے اس کی تبلیغ کی، پس بہت سے سمجھدار ایسے ہوتے ہیں کہ جو ان کو بتاتے ہیں جن کو سمجھ نہیں ہوتی ہے اور بہت سے سمجھدار ایسے ہوتے ہیں کہ جو ان کو بتاتے ہیں کہ جو ان سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں، تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں مسلمان شخص کا دل کینہ نہیں رکھتا ہے۔

إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَ السَّمْعُ وَ الطَّاعَةُ وَ الْمُنَاصَحَةُ لِوَلَاةِ الْأَمْرِ وَ الرُّؤْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحِيطَةٌ مِنْ وَرَائِهِمْ وَ قَامَ فِي عَبْرٍ مَوْطِنٍ فَقَالَ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْعَائِبَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع إِنَّ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ [أَوْ يَوْمَ فُبُضَ] [فَأَنْظُرْ] فِي آخِرِ حُطْبَةٍ خَطَبَهَا حِينَ قَالَ لِي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا إِنَّ تَمَسَّكْتُمْ بِمَا كَتَبَ اللَّهُ وَ أَهْلَ بَيْتِي فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ أَهْمًا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ كَهَاتَيْنِ الْإِصْبَعَيْنِ [وَ أَشَارَ بِمُسَبِّحَتِهِ وَ الْوُسْطَى] فَإِنَّ إِخْدَاهُمَا قُدَّامَ الْأُخْرَى فَتَمَسَّكُوا بِمَا لَا تَضِلُّوا وَ لَا تَزَلُّوا وَ لَا تَقْدُمُوهُمْ وَ لَا تَخْلُفُوا عَنْهُمْ وَ لَا تَعْلَمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ وَ إِنَّمَا أَمَرَ الْعَامَّةَ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ لَقُوا مِنَ الْعَامَّةِ بِإِجَابِ طَاعَةِ الْأُمَّةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ ع وَ إِجَابِ حَقِّهِمْ وَ لَمْ يَقُلْ ذَلِكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ غَيْرِ ذَلِكَ وَ إِنَّمَا أَمَرَ الْعَامَّةَ أَنْ يُبَلِّغُوا الْعَامَّةَ بِحِجَّةٍ مَنْ لَا يُبَلِّغُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص جَمِيعَ مَا بَعَثَهُ اللَّهُ بِهِ غَيْرِهِمْ [عَبْرُهُ] أَلَا تَرَى يَا طَلْحَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ لِي وَ أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ يَا أُخِي إِنَّهُ لَا يَفْضِي عَنِّي دِينِي وَ لَا يُبْرِي دِمَّتِي غَيْرَكَ أَنْتَ تُبْرِي دِمَّتِي [وَ تُوَدِّي أَمَانَتِي] وَ تُفَاتِلُ عَلَيَّ سُنَّتِي فَلَمَّا وُلِّي أَبُو بَكْرٍ هَلْ فَضَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص دِينَهُ وَ عِدَاتِهِ [فَأَنْتَبَهُمْ جَمِيعاً فَفَضَيْتُ دِينَهُ وَ عِدَاتِهِ وَ أَحْبَرْتُهُمْ أَنَّهُ

(۱) اللہ کے علم میں اخلاص (۲) اولیا امر کی سننا، اطاعت کرنا اور نصیحت چاہنا، (۳) اور متحد ہو کر رہنا کیونکہ ان کی دعوت ان سب پر مشتمل ہوتی ہے، اور اس کے علاوہ مقام پر فرمایا، جو حاضر ہے اسے چاہیے کہ غیر حاضر کو تبلیغ کرے، تو علی ابن ابی طالب نے فرمایا ”وہ چیز کہ جو رسول اللہ نے غدیر خم، جتہ الوداع کے موقع پر یوم عرفہ اور رحلت کے دن فرمائی تو تم آپ کے آخری خطبہ میں غور کرو کہ جب آپ نے خطبہ دیا تو فرمایا ”میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے ان سے تمسک رکھا تو ہر گز گمراہ نہ ہو پاؤ گے اللہ کی کتاب اور میری اہل بیت کیونکہ لطیف و خبیر اللہ عزوجل نے یقیناً مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ہر گز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ مجھ تک حوض کوثر پر وارد ہوں، ان دو انگلیوں کی طرح.... اور آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا... کیونکہ ایک کے بعد دوسری ہے، پس تم ان دونوں کے دامن کو تھامے رکھو گمراہ نہ ہو پاؤ گے اور نہ مٹ پاؤ گے، اور تم سب ان پر مقدم نہ ہونا اور نہ ان سے منہ موڑنا اور نہ ان کو تعلیم دینے کی کوشش کرنا کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں“ اور بے شک آپ نے عام لوگوں کو حکم دیا کہ وہ انہیں ملنے والے عام لوگوں کو آل محمد کے آئمہ کی اطاعت اور ان کے حق کو قبول کرنے کی تبلیغ کریں اور آپ نے اس کے علاوہ کوئی بات نہ کی ہے اور آپ نے حج کے موقع پر حکم دیا کہ وہ یہ بات جو حاضر نہیں رسول اللہ کی طرف سے انہیں پہنچائیں کہ اللہ عزوجل نے جس کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا۔ اے طلحہ! کیا تو نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ نے مجھے فرمایا.... اور تم سب سن رہے تھے.... ”اے میرے بھائی! میرے قرض کی ادائیگی اور میری ذمہ داریوں کو نبھانے والا تیرے سوا کوئی نہیں، تو ہی میری ذمہ داری نبھا سکتا ہے اور میری امانتیں لوٹا سکتا ہے اور تو ہی میری سنت پر جنگ کرے گا“، پس جب ابو بکر حاکم بنا تو کیا اس نے رسول اللہ کے قرض اور آپ کے وعدے ادا کیے؟ پس میں نے ہی آپ کے قرض ادا کئے اور آپ کے وعدے پورے کئے اور انہیں بتایا کہ آپ کی طرف سے میرے سوا کوئی بھی آپ کا قرض ادا نہیں کر سکتا اور نہ ہی وعدے پورے کر سکتا ہے اور ابو بکر نے ان لوگوں کو آپ کے قرض کی ادائیگی اور وعدے پورے کرنے کے لیے کچھ بھی نہ دیا پس فقط میں ہی ہوں کہ جس نے آپ کے قرض ادا کیے اور آپ کے وعدے پورے کئے اور میں نے ہی آپ کی ذمہ داری نبھائی اور آپ کی امانتیں ان کے حقداروں تک پہنچائیں“

لَا يَفْضِي عَنْهُ ذَيْنَهُ وَ عِدَاتِهِ غَيْرِي وَ لَمْ يَكُنْ مَا أَعْطَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ بِقَضَاءِ لَدَيْنِهِ وَ عِدَاتِهِ] وَ إِنَّمَا كَانَ قَضَائِي ذَيْنَهُ وَ عِدَاتِهِ هُوَ الَّذِي أُبْرَأَ ذِمَّتَهُ وَ قَضَى أَمَانَتَهُ وَ إِنَّمَا يُبَلِّغُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص جَمِيعَ مَا جَاءَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْأُمَّةَ الَّذِينَ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُمْ فِي كِتَابِهِ وَ أَمَرَ بِوَلَايَتِهِمُ الَّذِينَ مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ فَقَالَ طَلْحَةُ [فَرَجَحْتُ عَنِّي مَا كُنْتُ أُذْرِي مَا عَنَى رَسُولُ اللَّهِ ص بِذَلِكَ حَتَّى فَسَّرْتَهُ لِي فَجَزَاكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ خَيْرًا عَنْ جَمِيعِ الْأُمَّةِ

اور بے شک رسول اللہ کی طرف سے ہر اس چیز کی تبلیغ کہ جو آپ کو اللہ عزوجل سے آئی فقط وہ ائمہ ہی کر سکتے ہیں کہ جن کی اطاعت کا حکم اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں دیا ہے اور جن کی ولایت کا حکم دیا ہے وہ کہ جن کی اطاعت کرنے والا اللہ کی اطاعت کرنے والا ہے اور جن کی نافرمانی کرنے والا اللہ کی نافرمانی کرنے والا ہے، تو طلحہ نے کہا ”آپ نے میری مشکل کشائی فرمادی میں اس سب سے رسول اللہ کی مراد نہ جانتا تھا یہاں تک کہ آپ نے میرے لیے اس کی تفسیر فرمائی، پس اے ابوالحسن اللہ عزوجل آپ کو اس ساری امت کی طرف سے اچھی جزا دے“

## امیر المومنینؑ کی جمع کردہ قرآن مجید کے مجموعے کے بارے میں

يَا أَبَا الْحَسَنِ شَيْءٌ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ [رَأَيْتُكَ حَرَجْتَ بِنُؤَبٍ مَحْتَمٍ عَلَيْهِ فَقُلْتَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَمْ أَزَلْ مَشْغُولًا بِرَسُولِ اللَّهِ صِ بِعُسْلِهِ وَ تَكْفِينِهِ وَ دَفْنِهِ ثُمَّ شَعَلْتُ بِكِتَابِ اللَّهِ حَتَّى جَمَعْتُهُ [فَهَذَا كِتَابُ اللَّهِ جَمُوعًا] لَمْ يَسْقُطْ مِنْهُ حَرْفٌ فَلَمْ أَرِ ذَلِكَ [الْكِتَابِ] الَّذِي كَتَبْتَ وَ أَلَفْتَ

اے ابوالحسنؑ میں ایک چیز کے بارے میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں، میں نے دیکھا کہ آپ ایک مہرزہ کپڑے کو لے کر باہر تشریف لائے تھے تو آپ نے فرمایا تھا ”اے لوگو! میں اب تک رسول اللہ کے غسل، کفن اور دفن میں مصروف رہا، پھر میں اللہ کی کتاب میں مصروف ہوا یہاں تک کہ اسے جمع کر لیا پس یہ اللہ عزوجل کی پوری کتاب ہے اس میں سے ایک حرف بھی کم نہ ہے“ پس میں اس کتاب کو نہیں دیکھ رہا کہ جو آپ نے جمع کی تھی اور جس کی تالیف فرمائی تھی،

## عمر اور عثمان کا جمع کردہ قرآن

وَ لَقَدْ رَأَيْتُ عُمَرَ بَعَثَ إِلَيْكَ حِينَ اسْتَخْلَفَ أَنْ ابْعَثْ بِهِ إِلَيَّ فَأَيَّبْتُ أَنْ تَفْعَلَ فَدَعَا عُمَرُ النَّاسَ فَيَا شَهِدَ اثْنَانِ عَلَى آيَةِ [قُرْآنِ] كَتَبَهَا وَ مَا لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهَا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ [رَمَاهُ] وَ لَمْ يَكْتُبْهُ وَ قَدْ قَالَ عُمَرُ وَ أَنَا أَسْمَعُ إِنَّهُ قَدْ قُتِلَ يَوْمَ الْبِمَامَةِ رَجُلًا كَانُوا يَقْرَءُونَ قُرْآنًا لَا يَقْرَءُهُ غَيْرُهُمْ [فَدَهَبَ] وَ قَدْ جَاءَتْ شَاةٌ إِلَى صَحِيفَةٍ وَ كِتَابِ عُمَرَ يَكْتُبُونَ فَأَكَلَتْهَا وَ دَهَبَ مَا فِيهَا وَ الْكَاتِبُ

بلکہ میں نے عمر کو دیکھا کہ جب وہ خلیفہ ہوا تو اس نے آپؑ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ کتاب میری طرف بھیجے تو آپ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تھا، تو عمر نے لوگوں کو بلایا، تو جب ایک آیت کے آیت ہونے کے بارے میں دو افراد نے گواہی دی تو اس نے اسے تحریر کر لیا اور جس آیت ہونے کے بارے میں ایک سے زائد افراد نے گواہی نہ دی اسے چھینک دیا اور اسے قرآن میں نہ لکھا اور عمر نے کہا تھا میں سن رہا تھا ”بیمامہ کی جنگ کے دن وہ آدمی مارے گئے کہ جو قرآن کے قاری تھے ان کے سوا قرآن کا کوئی قاری نہیں ہے تو قرآن ضائع ہو گیا“ اور ایک بکری اس صحیفہ کی طرف گئی.... جب کہ عمر کے لکھاری لکھ رہے تھے.... تو اس نے اسے کھالیا اور جو اس میں تھا

يَوْمَئِذٍ عُمَرَانُ [فَمَا تَقُولُونَ] وَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ وَ أَصْحَابُهُ الَّذِينَ أَلْفُوا مَا كَتَبُوا عَلَى عَهْدِ عُمَرَانَ إِنَّ الْأَحْزَابَ كَانَتْ تَعْدِلُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَ النَّوْرِ سِتُونَ وَ مِائَةَ آيَةٍ وَ الْحُجْرَاتِ تِسْعُونَ آيَةً فَمَا هَذَا وَ مَا يَمْنَعُكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَنْ تُخْرِجَ إِلَيْهِمْ مَا قَدْ أَلَفْتَ لِلنَّاسِ وَ قَدْ شَهِدْتُ عُمَرَانَ حِينَ أَخَذَ مَا أَلَفَ عُمَرُ فَجَمَعَ لَهُ الْكُتُبَ وَ حَمَلَ النَّاسَ عَلَى قِرَاءَةٍ وَاحِدَةٍ وَ مَزَقَ مُصْحَفَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَ أَحْرَقَهُمَا بِالنَّارِ فَمَا هَذَا

وہ ضائع ہو گیا اور ان دنوں عثمان لکھ رہا ہے تو آپؐ کیا فرماتے ہیں؟“ اور میں نے عمر اور اس کے ان ساتھیوں کو کہتے سنا کہ جنہوں نے تالیف کیا تھا اور جو عثمان کے زمانے میں لکھ رہے ہیں کہ ”احزاب کی سورۃ، سورۃ بقرہ کے برابر تھی اور سورۃ نور کی ایک سو ساٹھ (160) آیات تھیں اور سورۃ حجرات کی نوے (90) آیات تھیں تو یہ کیا ہے اور اللہ آپؐ پر رحمت میں اضافہ فرمائے کونسی چیز مانع ہے کہ آپؐ نے جو تالیف کیا تھا وہ لوگوں کے لیے باہر لائیں؟ اور میں نے عثمان کو دیکھا کہ جب اس نے عمر کا تالیف شدہ اٹھایا اور اس سب کو تحریر کیا اور لوگوں کو ایک قرأت پر جمع کیا اور ابی بن کعب اور ابن مسعود کے تحریر کردہ قرآن کو پھاڑا اور وہ دونوں قرآن آگ کے ساتھ جلا ڈالے تو یہ کیا ہے۔

## رسول اللہؐ کی طرف سے امیر المؤمنینؑ کو قرآن مجید کی تاکید

فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع يَا طَلْحَةَ إِنَّ كُلَّ آيَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ [فِي كِتَابِهِ] عَلَى مُحَمَّدٍ ص عِنْدِي بِإِمْلَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ص [وَأَوْ حَطِّي بِيَدِي وَ تَأْوِيلُ كُلِّ آيَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ص] وَ كُلُّ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ أَوْ حَدٍّ أَوْ حُكْمٍ أَوْ أَيِّ شَيْءٍ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ عِنْدِي مَكْتُوبٌ بِإِمْلَاءِ رَسُولِ اللَّهِ وَ حَطِّي بِيَدِي حَتَّى أَزْشُ الْخُدْشَ

تو امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ”اے طلحہ! اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں سے جو آیات محمدؐ پر نازل فرمائیں وہ ساری کی ساری رسول اللہؐ کی املا اور میرے ہاتھ کی لکھائی کے ساتھ میرے پاس موجود ہیں اور ہر اس آیت کی تاویل کی جو اللہ عزوجل نے محمدؐ پر نازل فرمائی اور ہر حلال و حرام اور ہر سزا اور ہر حکم اور ہر وہ چیز کہ قیامت تک جس کی ضرورت امت کو پڑ سکتی ہے اور میرے پاس رسول اللہؐ کی املا اور میرے ہاتھ کی تحریر کے ساتھ موجود ہے یہاں تک کہ اسے خراش تک پہنچے“

قَالَ طَلْحَةُ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ أَوْ خَاصٍّ أَوْ عَامٍّ كَانَ أَوْ يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَهَوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَكَ؟ قَالَ نَعَمْ وَ سَوَى ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص أَسْرَّ إِلَيَّ فِي مَرَضِهِ مِفْتَاحَ أَلْفِ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ يُفْتَحُ كُلُّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ وَ لَوْ أَنَّ الْأُمَّةَ مُنْذُ قَبَضَ اللَّهُ نَبِيَّهُ اتَّبَعُونِي وَ أَطَاعُونِي لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ [رَغَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ]

طلحہ نے کہا ”ہر چھوٹی بڑی چیز، ہر عام و خاص چیز اور ہر چکنے والا اور قیامت تک ہونے والا آپؐ کے پاس تحریر ہے؟“ آپؐ نے فرمایا ”جی ہاں! اور اس کے علاوہ رسول اللہؐ نے اپنی بیماری کی حالت میں مجھے علم کے ہزار (1000) باب اسرار فرمائے کہ ان میں سے ہر باب سے ایک ہزار (1000) باب نکلتے ہیں، اگر امت رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد سے میری پیروی کرتی اور میری اطاعت کرتی تو یقیناً یہ اپنے سر کے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے قیامت تک دودھ گندھا آٹا کھاتی (عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتی)،

## رسول اللہؐ کے حکم سے کیا لکھا تھا

يَا طَلْحَةَ أَلَسْتَ قَدْ شَهِدْتَ رَسُولَ اللَّهِ ص حِينَ دَعَا بِالْكِتَابِ لِيَكْتُبَ فِيهَا مَا لَا تَضِلُّ الْأُمَّةُ وَ لَا تَحْتَلِفُ فَقَالَ صَاحِبُكَ مَا قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ يَهْجُرُ فَعَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ص ثُمَّ تَرَكَهَا قَالَ بَلَى قَدْ شَهِدْتُ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَمَّا خَرَجْتُمْ أَحْبَبْتَنِي

[بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ بِالَّذِي أَرَادَ أَنْ يَكْتُوبَ فِيهَا وَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْهَا الْعَامَّةُ فَأَخْبَرَهُ جَبْرَائِيلُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ عَلِمَ مِنَ الْأُمَّةِ الْإِخْتِلَافَ وَ الْفُرْقَةَ ثُمَّ دَعَا بِصَحِيفَةٍ فَأَمْلَى عَلَيْهَا مَا أَرَادَ أَنْ يَكْتُوبَ فِي الْكِتَابِ وَ أَشْهَدَ عَلَى ذَلِكَ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ سَلْمَانَ وَ أَبَا ذَرٍّ وَ الْمُقَدَّادَ وَ سَمَّى مَنْ يَكُونُ مِنْ أَيْمَةِ الْهُدَى الَّذِينَ أَمَرَ اللَّهُ بِطَاعَتِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَسَمَّاهُمْ ثُمَّ ابْنِي [هَذَا وَ أَذْنَى بِيَدِهِ إِلَى] الْحُسَيْنِ ثُمَّ الْحُسَيْنِ ثُمَّ تَسَعَةً مِنْ وُلْدِ ابْنِي هَذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ كَذَلِكَ كَانَ يَا أَبَا ذَرٍّ وَ أَنْتَ يَا مُقَدَّادَ

اے طلحہ! کیا تو اس وقت رسول اللہ کے مبارک مشہد میں نہ تھا کہ جب آپ نے کاغذ منگوا یا تاکہ اس میں ایسی چیز لکھ دیں کہ جس کے سبب امت نہ گمراہ ہو اور نہ اختلاف کا شکار تو تمہارے ساتھی (عمر) نے کہا ”(نعوذ باللہ) نبی ہدیان بک رہے ہیں“، تو رسول اللہ غضبناک ہوئے اور آپ نے اس کو چھوڑ دیا“ اس نے کہا ”یقیناً میں نے یہ سب دیکھا“ آپ نے فرمایا ”جب تم لوگ باہر چلے گئے تھے تو رسول اللہ نے مجھے اس چیز کے بارے میں بتایا کہ جس چیز کے لکھنے کا آپ ارادہ فرما چکے تھے اور اس پر عوام کو گواہ بنانا چاہتے تھے۔ پس جبرائیل نے آپ کو خبر پہنچائی ”اللہ عزوجل امت میں اختلاف اور تفرقہ بازی پڑنے کا علم رکھتا ہے“ پھر آپ نے صحیفہ منگوا یا تو آپ جو تحریر کرنے کا ارادہ رکھتے تھے وہ سب مجھے لکھوایا اور اس پر تین لوگوں کو گواہ بنایا، سلمان، ابوذر اور مقداد کو اور ان کو نامزد فرمایا کہ جو ائمہ الہدیٰ ہیں اور اللہ عزوجل نے قیامت تک ان کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے، پس آپ نے ان میں سے پہلا مجھے نامزد فرمایا پھر میرے اس بیٹے کو اور آپ نے اپنے دست مبارک سے حسن کو اپنے قریب کیا پھر حسین کو پھر میرے اس بیٹے..... یعنی حسین کی اولاد میں سے نو (9) افراد کو اے ابوذر اور اے مقداد ایسا ہی ہوا تھا؟“

فَقَامُوا وَ قَالُوا نَشْهَدُ بِذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَ طَلْحَةُ وَ اللَّهُ لَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص يَقُولُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا أَطَّلَتِ الْخُضْرَاءُ وَ لَا أَقَلَّتِ الْعَبْرَاءُ عَلَى ذِي هَبْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَ لَا أَبْرَّ عِنْدَ اللَّهِ وَ أَنَا أَشْهَدُ أَهْمَا لَمْ يَشْهَدَا إِلَّا عَلَى حَقٍّ وَ لَأَنْتَ أَصْدَقُ وَ أَنْتَ عِنْدِي مِنْهُمَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَ عَلِيٍّ طَلْحَةُ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا طَلْحَةُ وَ أَنْتَ يَا زُبَيْرُ وَ أَنْتَ يَا سَعْدُ وَ أَنْتَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اتَّقُوا اللَّهَ وَ اتَّبُوا رِضَاهُ وَ اخْتَارُوا مَا عِنْدَهُ وَ لَا تَخَافُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِم

تو وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا ”ہم اس سب کے بارے میں رسول اللہ پر گواہی دیتے ہیں“، تو طلحہ نے کہا ”اللہ کی قسم! میں نے یقیناً رسول اللہ سے سنا تھا کہ آپ ابوذر سے فرما رہے تھے، نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اٹھایا ہے اس بولنے والے کو کہ جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو اور اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ نیکو کار کوئی نہیں ہے“، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں نے حق کے سوا کسی چیز پر گواہی نہ دی ہے اور یقیناً آپ ان دونوں سے زیادہ سچے ہیں اور میرے نزدیک ان دونوں سے زیادہ اثر انداز ہونے والے ہیں“ پھر آپ طلحہ کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا..... اے طلحہ! اللہ سے ڈرو، اور تم اے زبیر اور تم اے سعد اور تم اے ابن عوف! تم سب اللہ سے ڈرو اور اس کی رضا کو حاصل کرو اور اس کے ہاں انعام کو اختیار کرو اور اللہ کے معاملے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے خوف نہ کھاؤ“

## ہمارے دور میں موجودہ قرآن کی حمایت

قَالَ طَلْحَةُ مَا أَرَاكَ يَا أَبَا الْحُسَيْنِ أَجَبْتَنِي عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْقُرْآنِ أَلَّا تُظَهِّرَهُ لِلنَّاسِ قَالَ ع يَا طَلْحَةُ عَمْدًا كَفَمْتُ عَنْ جَوَابِكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَمَّا كَتَبَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ أَمْ قُرْآنٌ كُلُّهُ أَمْ فِيهِ مَا لَيْسَ بِقُرْآنٍ قَالَ ع بَلْ هُوَ قُرْآنٌ كُلُّهُ إِنْ أَخَذْتُمْ بِمَا فِيهِ نَجَوْتُمْ مِنَ النَّارِ وَ دَخَلْتُمْ الْجَنَّةَ فَإِنَّ فِيهِ حُجَّتَنَا وَ بَيَانَ [أَمْرِنَا وَ] حَقَّنَا وَ فَرَضَ طَاعَتِنَا فَقَالَ طَلْحَةُ حَسْبِي أَمَّا إِذَا كَانَ قُرْآنًا فَحَسْبِي ثُمَّ قَالَ طَلْحَةُ فَأَخْبِرْنِي عَمَّا فِي يَدَيْكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَ تَأْوِيلِهِ وَ عِلْمِ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ إِلَى مَنْ تَدْفَعُهُ وَ مَنْ صَاحِبُهُ بَعْدَكَ قَالَ ع إِلَى الَّذِي أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ص أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ وَصِيِّي وَ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ بَعْدِي ابْنِي هَذَا الْحُسَيْنُ ثُمَّ يَدْفَعُهُ ابْنِي الْحُسَيْنِ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَى ابْنِي هَذَا الْحُسَيْنِ ثُمَّ يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ حَتَّى يَرِدَ آخِرُهُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص حَوْضَهُ وَ هُمْ مَعَ الْقُرْآنِ وَ الْقُرْآنُ مَعَهُمْ لَا يُفَارِقُونَهُ وَ لَا يُفَارِقُهُمْ

طلحہ نے کہا ”اے ابوالحسن! میں نہیں سمجھتا کہ میں آپ سے قرآن کے معاملے میں جو سوال کروں آپ مجھے جواب دیں کیونکہ آپ اسے لوگوں پر ظاہر نہیں کرنا چاہتے؟“ آپ نے فرمایا ”اے طلحہ! میں جان بوجھ کر تمہارے جواب سے ہاتھ روکے ہوئے ہوں“ اس نے کہا ”تو آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیے کہ جو عمر اور عثمان نے لکھا ہے، کیا وہ سب قرآن ہے یا اس میں ایسا بھی ہے کہ جو قرآن نہیں ہے؟“ آپ نے فرمایا ”بلکہ وہ سب قرآن ہے اگر تم اس میں موجود احکام کو لو تو تم جہنم سے بچ جاؤ گے اور تم جنت میں داخلہ پاؤ گے، کیونکہ اس میں ہماری دلیل اور ہمارے امر کی وضاحت اور ہمارا حق اور ہماری اطاعت کا فرض بھی موجود ہے“ تو طلحہ نے کہا ”میرے لیے کافی ہے جب وہ قرآن ہے تو میرے لیے کافی ہے پھر طلحہ نے کہا ”تو آپ مجھے بتائیے اس قرآن کے بارے میں کہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اور اس کی تاویل اور حرام و حلال کے علم کے بارے میں کہ آپ اسے کس کے حوالے کریں گے اور وہ آپ کے بعد کس کے پاس ہوگا؟“ آپ نے فرمایا ”اس شخص کی طرف کہ جس کے حوالے کرنے کا حکم مجھے رسول اللہ نے دیا میں اس کے حوالے کروں گا“ اس نے کہا ”وہ کون ہے؟“ آپ نے فرمایا ”میرا وصی اور میرے بعد لوگوں میں سے سب سے زیادہ افضل میرا یہ بیٹا حسن پھر میرا بیٹا حسن اپنی شہادت کے وقت میرے اس بیٹے حسین کے حوالے کرے گا پھر یہ اولاد حسین میں سے ایک بعد ایک کے حوالے ہوگا یہاں تک کہ ان میں سے آخری رسول اللہ کے حوض کوثر پر وارد ہو، وہ سب قرآن کے ساتھ ہوں گے اور قرآن ان سب کے ساتھ، نہ وہ قرآن کو چھوڑیں گے اور نہ قرآن ان سب سے جدا ہوگا“

## بارہ گمراہ امام

أَمَّا إِنْ مُعَاوِيَةَ وَ ابْنَتَهُ سَيَلِيَانِ بَعْدَ عُثْمَانَ ثُمَّ يَلِيَهُمَا سَبْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ تَكْمِلُهُ اثْنِي عَشَرَ إِمَامًا ضَلَالَةً وَ هُمْ الَّذِينَ رَأَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ص عَلَى مَنْبَرِهِ يُرَدُّونَ أُمَّتَهُ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى عَشْرَةٌ مِنْهُمْ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَ رَجُلَانِ أَسَسَا ذَلِكَ لَهُمْ وَ عَلَيْهِمَا مِثْلُ أَوْزَارِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالُوا يَزِحْمُكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْحُسَيْنِ [وَ عَفَرَ لَكَ] وَ جَزَاكَ اللَّهُ أَفْضَلَ الْجَزَاءِ عَمَّا بُضِحِكَ وَ حُسْنِ قَوْلِكَ

البتہ معاویہ اور اس کا بیٹا عثمان کے بعد عنقریب حاکم ہوں گے پھر ان دونوں کے بعد حکم بن ابی العاص کی اولاد میں سے سات (7) افراد حاکم ہوں گے، یکے بعد دیگر یہاں تک کہ بارہ (12) گمراہ کن امام لعنۃ اللہ علیہم پورے ہوں گے اور وہ ہی تو وہ لوگ ہیں کہ جنہیں رسول اللہ نے اپنے منبر پر دیکھا کہ وہ آپ کی امت کو اٹھے پاؤں لے جائیں گے، ان میں سے دس (10) بنی اُمیہ میں سے ہوں گے اور دو آدمی اس بارے میں ان کی بنیاد رکھنے والے ہوں گے، ان دونوں پر اس پوری امت کے سارے گناہوں کے برابر گناہ ہوں گے، تو سب نے کہا ”اے ابوالحسن! اللہ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کی مغفرت فرمائے اور اللہ ہماری طرف سے آپ کو جزا خیر دے کہ آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور اچھی گفتگو فرمائی“

## حدیث نمبر بارہ (12)

## حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی زندگی کے آخری سال میں خطبہ

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا حَوْلَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ عِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ اسْتَنْفَرْتَ النَّاسَ فَقَامَ وَ حَظَبَ فَقَالَ أَلَا إِنِّي قَدْ اسْتَنْفَرْتُكُمْ فَلَمْ تَنْفَرُوا [و نَصَحْتُكُمْ فَلَمْ تَقْبَلُوا] وَ دَعَوْتُكُمْ فَلَمْ تَسْمَعُوا فَأَنْتُمْ شُهُودٌ كَعُيَابٍ وَ أَحْبَاءٌ كَأَمْوَاتٍ وَ صُمْ ذَوُو أَسْمَاعٍ أَنْتَلُو عَلَيْكُمْ الْحِكْمَةَ وَ أَعْظَمَكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ الشَّافِيَةِ [الْكَافِيَةَ] وَ أَحْتَكُمُ عَلَى الْجِهَادِ لِأَهْلِ الْجُورِ فَمَا آتَى عَلَى آخِرِ كَلَامِي حَتَّى أَرَاكُمْ مُتَفَرِّقِينَ [حَلَفًا شَتَّى] تَتَنَاشَدُونَ الْأَشْعَارَ وَ تَضْرِبُونَ الْأَمْثَالَ وَ تَسْأَلُونَ عَنِ سِعْرِ التَّمْرِ وَ اللَّبَنِ تَبَّتْ أَيْدِيكُمْ لَقَدْ سَعَيْتُمُ الْحَرْبَ وَ الْإِسْتِعْدَادَ لَهَا وَ أَصْبَحَتْ قُلُوبُكُمْ

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ ہم امیر المؤمنین کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس آپ کے اصحاب کا ایک گروہ موجود تھا تو عرض کرنے والے نے آپ سے عرض کیا ”اے آپ لوگوں کو کوچ کرنے کا فرما رہے ہیں، تو آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا ”یقیناً میں نے تمہیں کوچ کرنے کا کہا لیکن تم نے کوچ نہ کیا (جنگ کے لیے)، میں نے تمہیں نصیحت کی مگر تم نے قبول نہ کی، میں نے تمہیں پکارا مگر تم نے نہ سنا، تم لوگ غیر حاضر کی طرح حاضر ہو اور مردوں کی طرح زندہ ہو اور ساعت رکھنے والے بہرے ہو، میں نے تمہارے سامنے قرآن و حکمت کو تلاوت کیا اور تمہیں کافی و شافی و عظم و نصیحت کی اور اہل جور و ظلم کے خلاف جہاد پر ابھارا، پس میں ابھی کلام ختم نہ کر پایا تھا کہ میں نے تمہیں بہت سے حلقوں میں جدا گانہ پایہ، تم ایک دوسرے کو شعر سنانے لگے اور مثالیں دینے لگے اور ایک دوسرے سے کھجور دودھ کے زرخوں کے بارے سوال کرنے لگے، تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں! تم لوگ جنگ سے فرار کر گئے اور تم جنگ کی صلاحیت کھو چکے ہو اور تم نے اپنے دلوں کو جنگ کے ذکر سے فارغ کر دیا اور تم نے اپنے دلوں کو باطل چیزوں، گمراہ کن چیزوں اور مختلف بیماریوں سے مشغول کر لیا۔

فَارِعَاءٌ مِنْ دِكْرِهَا شَعَلْتُمُوهَا بِالْأَبَاطِيلِ وَ الْأَصَالِيلِ [وَ الْأَعَالِيلِ] وَ يَحْكُمُ اغْرُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَعْزُوكُمْ فَوَ اللَّهُ مَا غَزِي قَوْمٌ قَطُّ فِي عُمْرِ دَارِهِمْ إِلَّا ذُلُّوا وَ أَيْمُ اللَّهِ [مَا أَظُنُّ أَنْ تَفْعَلُوا حَتَّى يَفْعَلُوا ثُمَّ] وَ دِدْتُ أَيُّ قَدْ رَأَيْتُهُمْ فَلَقِيْتُ اللَّهَ عَلَى بَصِيرَتِي [وَ يَقِينِي] وَ اسْتَسَحْتُ مِنْ مَفَاسَاتِكُمْ وَ مِنْ مُمَارَسَتِكُمْ فَمَا أَنْتُمْ إِلَّا كَابِلِ جَمَّةٍ ضَلَّ رَاعِيهَا فَكُلَّمَا ضَمَّتْ مِنْ جَانِبٍ انْتَشَرَتْ مِنْ جَانِبٍ كَأَيِّ بِكُمْ وَ اللَّهُ [فِيمَا أَرَى] لَوْ قَدْ حَمَسَ الْوَعَى وَ اسْتَحَرَّ الْمَوْتَ قَدْ انْفَرَجْتُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ [انْفِرَاجَ الرَّأْسِ] وَ انْفِرَاجَ الْمَرْأَةِ عَنْ وَلَدِهَا [لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ]

تم سب کے لیے ہلاکت ہو! ان سے جنگ کرو قبل اس کے کہ وہ تم پر جنگ مسلط کریں۔ اللہ کی قسم! جس کسی قوم نے بھی اپنے گھروں کی حدود میں رہ کر جنگ کی وہ رسوا ہوئی۔ اللہ کی قسم میرا نہیں گمان کہ تم ایسا کرو یہاں تک کہ وہ کہہ ڈالیں گے۔ میں تم سے جدائی کو پسند کرتا ہوں۔ پس میں اللہ عزوجل سے اپنی بصیرت اور یقین کے ساتھ ملاقات کروں گا اور میں تمہاری قیاس آرائیوں اور اندازہ گوئیوں

سے دور ہو گیا ہوں، تم کچھ نہیں ہو ماسوائے اس اونٹ کے ریوڑ کے کہ جو اپنے چرانے والے کو گمراہ کرتا ہے پس وہ جب بھی اسے ایک جانب سے جمع کرتا ہے تو وہ دوسری جانب سے بکھر جاتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے جو تمہاری حالت دیکھی ہے اگر جنگ کا شور بلند ہو جائے اور موت کثرت سے ہونے لگے تو تم لوگ یقیناً علی ابن ابی طالب کو سرے سے ہی چھوڑ دو گے جیسے کہ عورت اپنے پہلے والے شوہر کو چھوڑ دیتی ہے کہ اسے چھوڑنے والا ہاتھ مانع نہیں آسکتا“

## امیر المؤمنینؑ نے وہ کام کیوں نہیں کیا جو عثمان نے خاموشی سے کیا تھا؟

قَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ فَهَلَّا فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ ابْنُ عَمَّانَ فَقَالَ عَلِيُّ ع [يَا عُزْفَ النَّارِ] [أَوْ كَمَا فَعَلَ ابْنُ عَمَّانَ رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ] أَنَا عَائِدٌ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا تَقُولُ يَا ابْنَ قَيْسٍ وَاللَّهِ إِنَّ الَّذِي فَعَلَ ابْنُ عَمَّانَ لَمَحْزَاةٌ لِمَنْ لَا دِينَ لَهُ [وَأَلَا الْحَقُّ فِي يَدِهِ] فَكَيْفَ أَفْعَلُ ذَلِكَ وَأَنَا عَلَى بَيْتَةِ مَنْ رَبِّي \* وَحُجَّتُهُ فِي يَدِي وَالْحَقُّ مَعِي -

اشعث ابن قیس کندی نے کہا ”تو تب آپ ایسے کر رہے ہیں کہ جیسے ابن عفان (عثمان) نے کیا؟“ تو علیؑ نے فرمایا ”اے چلتے پھرتے جہنمی! کیا جیسے ابن عفان (عثمان) نے کیا تم مجھے ویسا کرتے ہوئے دیکھتے ہو؟ تم نے جو کہا ہے میں اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنے والا ہوں۔ اے قیس کے بیٹے! اللہ کی قسم! جو ابن عفان نے کیا وہ قابل شرمندگی تھا یقیناً وہ ایسا شخص تھا کہ جس کا نہ کوئی دین تھا اور نہ ہی حق اس کے ہاتھ میں تھا، مگر میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں جب کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہوں اور اس کی حجت میرے ہاتھ میں ہے اور حق میرے ساتھ ہے؟“

وَاللَّهِ إِنَّ امْرَأَةً مَكَنَ عَدُوَّهُ مِنْ نَفْسِهِ [حَتَّى] يَبْزُرَ لَحْمَهُ وَيَقْرِي جِلْدَهُ وَيَهْشِمَ عَظْمَهُ وَيَسْفِكَ دَمَهُ [أَوْ هُوَ يَقْتُلُ عَلَى أَنْ يَمْنَعَهُ] لِعَظِيمِ وِزْرِهِ وَضَعِيفِ مَا ضَمَّتْ عَلَيْهِ جَوَانِحُ صَدْرِهِ فَكُنْ أَنْتَ ذَلِكَ يَا ابْنَ قَيْسٍ فَأَمَّا أَنَا فَدُونَ وَاللَّهِ أَنْ أُعْطِيَ بِيَدِي ضَرْبٌ بِالْمَشْرِفِي تَطِيرُ لَهُ فَرَّاشُ الْهَامِ وَتَطْبِخُ مِنْهُ الْكَفُّ وَالْمِعْصَمُ وَيَفْعَلُ اللَّهُ بَعْدُ مَا يَشَاءُ [وَوَيْلَكَ يَا ابْنَ قَيْسٍ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِكُلِّ مَوْتَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْتُلُ نَفْسَهُ فَمَنْ قَدَرَ عَلَى حَقِّنِ دَمِهِ ثُمَّ حَلَّى بَيْتَهُ وَبَيْنَ قَاتِلِهِ فَهُوَ قَاتِلُ نَفْسِهِ] وَوَيْلَكَ يَا ابْنَ قَيْسٍ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً [فِرْقَةٌ] وَاحِدَةٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ وَ اثْنَتَانِ وَ سَبْعُونَ فِي النَّارِ وَ شَرُّهَا وَ أَبْعَدُهَا إِلَى اللَّهِ وَ أَبْعَدُهَا مِنْهُ السَّامِرَةُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قِتَالَ وَ كَذَبُوا قَدْ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِقِتَالِ هَؤُلَاءِ الْبَاغِينَ فِي كِتَابِهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ [وَ كَذَلِكَ الْمَارِقَةُ]

اللہ کی قسم! اگر کوئی شخص خود کو اپنے دشمن کے حوالے کر دے یہاں تک کہ وہ اس کے گوشت کو کاٹ ڈالے اور اس کی چمڑی اُدھیڑ ڈالے اور اس کی ہڈیاں توڑ ڈالے اور اس کا خون بہا ڈالے جب کہ وہ اس سے دفاع کی صلاحیت رکھتا ہو تو اس کا گناہ بہت بڑا ہے اور اس کے سامنے جھکنا اس کے کم عقل ہونے کی علامت ہے۔ اور اے ابن قیس! تو ویسا ہی ہے جب کہ میں اللہ کی قسم! ایسا ہر گز نہیں ہوں کہ میں اپنے ہاتھوں سے کاری ضرب لگانے کا موقع دوں اور اس کے ہاتھوں موت کا بستر بچھنے دوں اور اس سے ہاتھ اور دفاع کو کھینچ لوں۔ اس کے بعد اللہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ تمہارے لیے جہنم کی وادی ویل ہو اے قیس کے بیٹے! مومن کو ہر قسمی موت آسکتی ہے مگر وہ خود کو قتل نہیں کر

سکتا۔ پس جو اپنا خون بہنے سے بچا سکتا ہو اور پھر بھی وہ اپنے اور قاتل کے درمیان خلوت دے وہ اپنے نفس کا خود قاتل ہے۔ تمہارے لیے جہنم کی وادی ویل ہو اے قیس کے بیٹے! یہ امت تہتر (73) فرقوں میں بٹنے والی ہے ان میں سے فقط ایک فرقہ جنتی ہو گا اور بہتر (72) فرقے جہنمی ہوں گے اور اللہ کے نزدیک ان میں سے شدید ترین اور سب سے بڑھ کر قابل نفرت اور اللہ عزوجل سے سب سے زیادہ دور وہ سامری فرقہ ہے کہ جو کہتے ہیں کہ کوئی جنگ نہیں ہے اور وہ جھوٹے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب اور اپنے نبی کی سنت میں ان باغیوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا ہے اور اسی طرح مار قہ فرقہ ہے“

## امیر المومنینؑ نے سقیفہ کے معاملے میں تلوار کیوں نہ اٹھائی

فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ [وَعَضِبَ مِنْ قَوْلِهِ] فَمَا يَمْنَعُكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ حِينَ بُويعَ أَخُو تَيْمٍ بِنِ مِرَّةٍ وَ أَخُو بَنِي عَدِيٍّ بِنِ كَعْبٍ وَ أَخُو بَنِي أُمَيَّةَ بَعْدَهَا أَنْ تُقَاتِلَ وَ تَضْرِبَ بِسَيْفِكَ وَ أَنْتَ لَمْ تَخْطُبْنَا حُطْبَةً مُنْذُ كُنْتَ قَدِمْتَ الْعِرَاقَ إِلَّا وَ قَدْ قُلْتَ فِيهَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ عَنْ مَنبَرِكَ وَ اللَّهُ إِلَيَّ لِأَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ وَ مَا زِلْتُ مَظْلُومًا مُنْذُ قَبِضَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَضْرِبَ بِسَيْفِكَ دُونَ مَظْلَمَتِكَ-

تواشعث ابن قیس نے.... جو کہ آپ کے فرمان سے آگ بگولہ تھا.... کہا ”اے ابوطالب کے فرزند! جب تیم بن مرثہ کے فرد بنی عدی بن کعب کے فرد اور بنی امیہ کے فرد کی بیعت ہو رہی تھی تو کس چیز نے تمہیں روکا تھا کہ تم جنگ کرتے اور اپنی تلوار چلاتے؟ اور جب سے تم عراق آئے ہو تم نے ہمیں کوئی خطبہ نہیں دیا مگر یہ کہ اس میں تم نے منبر سے اترنے سے پہلے کہا ”اللہ کی قسم! میں ان لوگوں کی نسبت لوگوں پر زیادہ حق رکھتا ہوں اور میں رسول اللہ کی رحلت سے لے کر آج تک مظلوم ہی ہوں“ تو کس چیز نے تمہیں منع کیا کہ تم تلوار چلاتے اور اپنے اوپر ہونے والے مظالم کو دور کرتے؟“

فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ ع يَا ابْنَ قَيْسٍ [قُلْتَ فَاسْمَعْ الْجَوَابَ] لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ ذَلِكَ الْجُبْنُ وَ لَا كَرَاهِيَةٌ لِلِقَاءِ رَبِّي وَ أَنْ لَا أَكُونُ أَعْلَمُ أَنْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِي مِنَ الدُّنْيَا وَ الْبَقَاءِ فِيهَا وَ لَكِنْ مَنَعْنِي مِنْ ذَلِكَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ عَهْدُهُ إِلَيَّ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ص بِمَا الْأُمَّةُ صَانِعَةٌ بِي بَعْدَهُ فَلَمْ أَكُ بِمَا صَنَعُوا حِينَ عَايَنْتُهُ بِأَعْلَمَ مِنِّي وَ لَا أَشَدَّ يَقِينًا مِنِّي بِهِ قَبْلَ ذَلِكَ بَلْ أَنَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ص أَشَدُّ يَقِينًا مِنِّي بِمَا عَايَنْتُ وَ شَهِدْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَعْهَدُ إِلَيَّ إِذَا كَانَ ذَلِكَ قَالَ [إِنَّ وَجَدْتُ أَعْوَانًا فَانْبُدْ إِلَيْهِمْ وَ جَاهِدْهُمْ وَ إِنْ لَمْ يَجِدْ أَعْوَانًا فَانْكُفْ يَدَكَ وَ احْقِنِ دَمَكَ حَتَّى تَجِدَ عَلَى إِقَامَةِ الدِّينِ وَ كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّتِي أَعْوَانًا وَ أَحَبَّ إِلَيَّ ص أَنَّ الْأُمَّةَ سَتَحْدُلُنِي وَ تُبَايِعَ غَيْرِي وَ تَتَّبِعَ غَيْرِي وَ أَحَبَّ إِلَيَّ ص أَنِّي مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ أَنَّ الْأُمَّةَ سَيَصِيرُونَ مِنْ بَعْدِهِ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ وَ مَنْ تَبِعَهُ وَ الْعِجْلِ وَ مَنْ تَبِعَهُ إِذْ قَالَ لَهُ مُوسَى يَا هَارُونَ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا. أَلَا تَتَّبِعُنِي أَ فَعَصَيْتَ أَمْرِي. قَالَ يَا بَنُ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَ لَا بِرَأْسِي إِلَيَّ حَشِيثٌ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ لَمْ تَرْفُقْ قَوْلِي وَ قَالَ ابْنُ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضَعُّونِي وَ كَادُوا يَفْتُلُونَنِي وَ إِنَّمَا بَعْضِي] أَنْ مُوسَى أَمَرَ هَارُونَ حِينَ اسْتَحْلَفَهُ عَلَيْهِمْ إِنْ ضَلُّوا فَوَجَدَ أَعْوَانًا أَنْ يُجَاهِدَهُمْ وَ إِنْ لَمْ يَجِدْ أَعْوَانًا أَنْ يَكْفُفَ يَدَهُ وَ يَحْقِنَ دَمَهُ وَ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ وَ إِلَيَّ حَشِيثٌ أَنْ يَقُولَ لِي ذَلِكَ

أَخِي رَسُولُ اللَّهِ ص [لم] فَفَرَّقَتْ بَيْنَ الْأُمَّةِ وَ لَمْ تَرْتَقِبْ قَوْلِي وَ قَدْ عَهَدْتُ إِلَيْكَ إِنْ لَمْ يَجِدْ أَعْوَانًا أَنْ تُكْفَى بِدَكَ وَ تَحْفَنَ دَمَكَ وَ دَمَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَ شِيعَتِكَ

تو علیؑ نے اس سے فرمایا ”اے قیس کے بیٹے! جب تو نے کہا ہے تو جواب بھی سن! مجھے اس چیز کے خوف نے نہیں روکا اور نہ ہی اپنے رب سے ملاقات کی پسندیدگی نے روکا۔ اور یہ کہ میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ اللہ کے ہاں میرے لیے دنیا اور دنیا میں باقی رہنے سے بہترین موجود ہے بلکہ مجھے اس بات (تلوار چلانے سے) سے رسول اللہؐ کے حکم اور آپؐ کے مجھ سے لیے گئے عہد نے روکا۔ مجھے رسول اللہؐ نے بتایا تھا کہ آپؐ کے بعد امت میرے ساتھ کیا کرنے والی ہے، پس جو انہوں نے میرے ساتھ کیا اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں ہے اور ایسا واقعہ ہونے سے پہلے ہی مجھ سے زیادہ اس پر یقین رکھنے والا کوئی نہیں کہ میں نے جو دیکھا اس کے سبب میرا رسول اللہؐ کے قول پر یقین بڑھتا، تو میں نے عرض کی ”یا رسول اللہؐ جب ایسا ہونا ہے تو مجھ سے وعدہ کیوں لیتے ہیں؟“ آپؐ نے فرمایا ”اگر تم مدگار پاؤ تو ان کے خلاف اٹھ کھڑنا اور ان سے جہاد کرنا اور اگر تم مدگار نہ پاؤ تو اپنا ہاتھ روک لینا اور اپنا خون ضائع ہونے سے بچانا یہاں تک کہ تم دین کے رائج کرنے اور اللہ کی کتاب اور میری سنت کے رائج کرنے کے لیے مدگار پاؤ۔ اور مجھے رسول اللہؐ نے خبر دی تھی کہ امت عنقریب مجھے رسوا کرنے کی کوشش کرے گی اور میرے غیر کی بیعت کرے گی اور میرے غیر کی پیروی کرے گی اور آپؐ نے مجھے خبر دی تھی کہ میری آپؐ سے نسبت وہی ہے کہ جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے نسبت تھی، کہ موسیٰؑ نے جب ہارونؑ سے فرمایا ”اے ہارونؑ! کس چیز نے تمہیں روکا کہ جب تم نے دیکھا کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں تو تو نے ان کی اصلاح کیوں نہیں کی تو نے میرے حکم کی نافرمانی کی ہے اس نے کہا اے ماں جائے! قوم نے مجھے ناتواں کر دیا تھا اور میرے قتل کے درپے ہو گئے تھے“ اور کہا ”اے ماں جائے! نہ میری داڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال۔ مجھے خوف ہوا تھا کہ کہیں آپؐ یہ نہ کہیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میرے قول کی پرواہ نہیں کی“ (اعراف 150-) یقیناً اس کا معنی یہ ہے کہ موسیٰؑ نے ہارونؑ کو حکم دیا.... جب انہیں اپنا خلیفہ بنا کر چھوڑا.... اگر وہ گمراہ ہو جائیں تو پس اگر تم مدگار پاؤ تو ان سے جہاد کرنا اور اگر مدگار نہ پاؤ تو اپنا ہاتھ روک لینا اور اپنا خون ضائع ہونے سے بچنا اور ان میں پھوٹ نہ ڈالنا۔ اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھے میرے برادر بزرگوار رسول اللہؐ یہی نہ کہیں کہ تو نے امت میں پھوٹ کیوں ڈالی اور تو نے میرے فرمان کی پرواہ نہیں کی جب کہ میں نے تم سے وعدہ لیا تھا کہ اگر تم مدگار نہ پاؤ تو اپنا ہاتھ روک لینا اور اپنا اپنی اہل بیت اور اپنے شیعوں کے خون کو ضائع ہونے سے بچانا؟“

## امیر المومنینؑ کی جانب سے ابو بکر اور عمر سے لڑنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات

فَلَمَّا فُضِيَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَالَ النَّاسِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعُوهُ وَ أَنَا مَشْغُولٌ بِرَسُولِ اللَّهِ ص بِغُسْلِهِ وَ دَفْنِهِ ثُمَّ شُغِلْتُ بِالْقُرْآنِ فَالْتَيْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَا أُرْتَدِي إِلَّا لِلصَّلَاةِ حَتَّى أَجْمَعَهُ [فِي كِتَابٍ] فَفَعَلْتُ ثُمَّ حَمَلْتُ فَاطِمَةَ وَ أَخَذْتُ بِيَدِ ابْنِي الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ فَلَمْ أَدْعُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَ أَهْلِ السَّابِقَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ إِلَّا نَاشَدْتُهُمُ اللَّهُ فِي حَقِّي وَ دَعَوْتُهُمْ إِلَى نُصْرَتِي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ إِلَّا أَرْبَعَةٌ رَهْطِ سَلْمَانَ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ وَ الرَّبِيعُ وَ لَمْ يَكُنْ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي أَصُولٌ بِهِ وَ لَا أَقْوَى بِهِ أَمَّا حَمْرَةُ فَفُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَ أَمَّا جَعْفَرٌ فَفُتِلَ يَوْمَ مُوتَةَ وَ بَقِيَتْ بَيْنَ جَلْفَيْنِ جَافِيَيْنِ ذَلِيلَيْنِ

حَقِيرِينَ [عَاجِرِينَ] الْعَبَّاسِ وَ عَقِيلٍ وَ كَانَا قَرِيْبِي الْعَهْدِ بِكُفْرٍ فَأَكْرَهُوْنِي وَ فَهَرُوْنِي فُقُلْتُ كَمَا قَالَ هَارُوْنُ لِأَخِيهِ - اِبْنُ اُمِّ اِنْ  
الْقَوْمِ اسْتَضَعُّوْنِي وَ كَادُوْا يَفْتُلُوْنِي فَلِيْ بِهَارُوْنِ اُسُوَّةٌ حَسَنَةٌ وَ لِيْ بِعَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صِ حُجَّةٌ قَوِيَّةٌ

پس جب رسول اللہ کی رحلت ہوئی تو لوگ ابو بکر کی طرف مائل ہوئے اور اس کی بیعت کر ڈالی جب کہ میں رسول اللہ کے غسل و دفن میں مشغول تھا، پھر میں قرآن میں مشغول ہو گیا میں نے خود پر قسم کھائی تھی کہ نماز کے سوا اپنے کندھے پر روانہ ڈالوں گا یہاں تک کہ اسے (قرآن کو) ایک کتاب میں پورا جمع کر لوں۔ پس میں نے ایسا کیا، پھر میں نے فاطمہؓ کو سواری پر سوار کیا اور میں نے اپنے فرزند ان حسن حسینؑ کا ہاتھ پکڑا تو میں نے اہل بدر اور مہاجرین و انصار میں سے اہل سبقت میں سے کسی کو نہ چھوڑا مگر یہ کہ میں نے انہیں اپنے حق کے معاملے میں اللہ کا واسطہ دیا اور انہیں اپنی نصرت کے لیے پکارا لیکن لوگوں میں سے ماسوائے چار افراد کے کسی نے مجھے مثبت جواب نہ دیا، ان چار میں ایک سلمانؓ، دوسرا ابوذرؓ تیسرا مقدادؓ اور چوتھا زبیرؓ تھا اور میری اہل بیتؑ میں سے میرے ساتھ ایسا ایک بھی موجود نہ تھا کہ جسے میں اپنی طاقت و قوت بنانا، جزہٴ احد والے دن قتل ہو گئے، جعفرؓ موتہ والے دن مارے گئے اور میں دولاغرو ناتواں اور بے بس افراد عباس اور عقیلؓ کے ساتھ باقی رہ گیا کہ جو نو مسلم تھے۔ پس ان لوگوں نے مجھ پر جبر و کراہ کیا تو میں نے ویسا ہی کہا جیسا ہارون نے اپنے بھائی سے کہا تھا ”اے ماں جانے! قوم نے مجھے ناتواں کر دیا اور میرے قتل کے درپے ہو گئے“، پس میرے لیے ہارون کی زندگی نمونہ ہے اور میرے لیے رسول اللہ کا عہد و پیمانہ قوی دلیل ہے“

قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ كَذَلِكَ صَنَعَ عُثْمَانُ - اسْتَعَاثَ بِالنَّاسِ وَ دَعَاَهُمْ إِلَى نُصْرَتِهِ فَلَمْ يَجِدْ أَعْوَانًا فَكَفَّ يَدَهُ حَتَّى  
قُتِلَ مَظْلُومًا قَالَ ع وَنِلِكَ يَا اِبْنَ قَيْسٍ اِنَّ الْقَوْمَ حِيْنَ فَهَرُوْنِي وَ اسْتَضَعُّوْنِي وَ كَادُوْا يَفْتُلُوْنِي لَوْ قَالُوْا لِيْ نَفْتُلُكَ الْبَيْتَةَ  
لَا مَنَعْتُمْ مِنْ قَتْلِهِمْ اِيَّايَ وَ لَوْ لَمْ اَجِدْ غَيْرَ نَفْسِيْ وَ حِدِيْ وَ لَكِيْنَ قَالُوْا اِنْ بَايَعْتَ كَفَفْنَا عَنْكَ وَ اَكْرَمْنَاكَ وَ قَرَّبْنَاكَ وَ  
فَضَّلْنَاكَ وَ اِنْ لَمْ نَفْعَلْ قَتَلْنَاكَ فَلَمَّا لَمْ اَجِدْ اَحَدًا بَايَعْتُهُمْ وَ بِيَعْتِيْ اِيَّاهُمْ لَا يَحِقُّ لَهُمْ بَاطِلًا وَ لَا يُوْجِبُ لَهُمْ حَقًّا فَلَوْ كَانَ  
عُثْمَانُ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّاسُ اِخْلَعْهَا وَ نَكُفْ عَنْكَ خَلْعَهَا لَمْ يَفْتُلُوْهُ وَ لَكِيْنَهُ قَالَ لَا اَخْلَعُهَا قَالُوْا فَاِنَّا قَاتِلُوْكَ فَكَفَّ يَدَهُ عَنْهُمْ  
حَتَّى قَتَلُوْهُ [وَ لَعَمْرِي] لَخَلْعُهُ اِيَّاهَا كَانَ خَيْرًا لَهُ لِاِنَّهُ اَخَذَهَا بِغَيْرِ حَقٍّ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيْهَا نَصِيْبٌ وَ ادْعَى مَا لَيْسَ لَهُ وَ تَنَاولَ  
حَقَّ غَيْرِهِ

تواشعث نے کہا ”عثمان نے ایسا ہی کیا تھا کہ اس نے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارا مگر اس نے کوئی مددگار نہ پایا تو اپنا ہاتھ روک لیا یہاں تک کہ مظلوم ہو کر مارا گیا“ آپ نے فرمایا ”اے قیس کے بیٹے! تمہارے لیے جہنم کی وادی ویل ہو! جب قوم نے مجھ پر زبردستی کی اور مجھے ناتواں کر دیا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر ڈالتے اگر وہ مجھے کہتے ”ہم تمہیں ہر صورت میں قتل کرنے والے ہیں“ تو یقیناً میں اپنا دفاع کرتا اگرچہ مجھے میرے سوا ایک بھی مددگار نہ ملتا، بلکہ انہوں نے تو کہا ”اگر تم بیعت کر لو تو ہم تمہارے قتل سے رک جاتے ہیں اور ہم تمہیں عزت دیں گے اور تمہیں قربت و فضیلت دیں گے اور اگر تم ایسا نہ کرو تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے، جب میں نے کوئی ایک بھی مددگار نہ پایا تو میں نے ان کی بیعت کر لی اور میرا ان کی بیعت کرنا ان کے باطل کو حق نہیں بنانا اور نہ ہی ان کے حقدار ہونے کا موجب ہے۔ پس اگر عثمان.... جب لوگوں نے اس سے کہا ”خلافت کی تمیز اُتار دو اور ہم تمہارے قتل سے باز آجاتے ہیں.... خلافت کی تمیز اُتار ڈالتا تو وہ اسے

قتل نہ کرتے لیکن اس نے تو کہا ”میں خلافت کی تمیض نہ اُتاروں گا“ لوگوں نے کہا ”ہم یقیناً تمہیں قتل کریں گے“ پس اس نے ان سے ہاتھ روک لیا یہاں تک کہ لوگوں نے اسے قتل کر ڈالا۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! اس کا خلافت کی تمیض کو اُتار دینا ہی اس کے لیے بہتر تھا کیونکہ اس نے بغیر حق کے اسے چھینا تھا اور اس کا خلافت میں کوئی حصہ نہ تھا اور اس نے اس چیز کا دعویٰ کیا تھا کہ جو اس کی نہ تھی اور اس نے اپنے غیر کا حق دبا رکھا تھا۔

## عثمان نے اپنے قتل میں مدد کی

وَيْلَكَ يَا ابْنَ قَيْسٍ إِنَّ عُثْمَانَ لَا يَعْدُو أَنْ يَكُونَ أَحَدَ رَجُلَيْنِ [إِمَّا أَنْ يَكُونَ دَعَا النَّاسَ إِلَى نُصْرَتِهِ فَلَمْ يَنْصُرُوهُ] وَ إِمَّا أَنْ يَكُونَ الْقَوْمُ دَعَوْهُ إِلَى أَنْ يَنْصُرُوهُ فَتَهَاهُم عَنْ نُصْرَتِهِ فَلَمْ يَكُنْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْهَى الْمُسْلِمِينَ عَنْ أَنْ يَنْصُرُوا إِمَامًا هَادِيًا

تمہارے لیے جہنم کی وادی ویل ہو اے قیس کے بیٹے! یقیناً عثمان ان دو آدمیوں میں سے ایک تھا کہ جس نے اپنی نصرت کی طرف لوگوں کو پکارا لیکن لوگوں نے اس کی مدد نہ کی یا اس آدمی جیسا تھا کہ جسے قوم نے پکارا کہ وہ اس کی مدد کرنا چاہتے ہیں مگر اس نے انہیں اپنی مدد سے روکا۔

مُهْتَدِيًا لَمْ يُحْدِثْ حَدَنًا وَ لَمْ يُؤْمَرْ مُحْدِثًا وَ بِئْسَ مَا صَنَعَ حِينَ تَهَاهُم وَ بِئْسَ مَا صَنَعُوا حِينَ أَطَاعُوهُ وَ إِمَّا أَنْ يَكُونَ جَوْرًا وَ سُوءَ سَرِيرَتِهِ قَضَى أَهْلًا لِنُصْرَتِهِ لِحُورِهِ وَ حُكْمِهِ بِخِلَافِ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ وَ قَدْ كَانَ مَعَ عُثْمَانَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ مَوَالِيهِ وَ أَصْحَابِهِ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ [رَجُلٍ] وَ لَوْ شَاءَ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِمْ لَفَعَلَ فَلِمَ تَهَاهُم عَنْ نُصْرَتِهِ وَ لَوْ كُنْتُ وَحْدًا يَوْمَ بُوعِ أَحُو تَيْمٍ [تَمَّة] أَرْبَعِينَ رَجُلًا مُطِيعِينَ لِي لَجَاهَدْتُهُمْ وَ أَمَّا يَوْمَ [بُوعِ] عُمَرُ وَ عُثْمَانَ فَلَا لِأَيِّ قَدْ كُنْتُ بَايَعْتُ وَ مِثْلِي لَا يَنْكُثُ بَيْعَتَهُ

پس اس کے لیے جائز نہ تھا کہ وہ مسلمانوں کو اس بات سے روکے کہ وہ اپنے امام اور ہادی کی مدد کریں کہ اسے کوئی حادثہ پیش نہ آ جائے، پس کتنا برا کیا جو اس نے کیا اور کتنا برا کیا لوگوں نے کہ اس کی اطاعت کی۔ یا پھر اس کا ظلم و جور اور اس کی بدبیتی تھی کہ جس کے سبب لوگوں نے اسے اس کی مدد کا اہل نہ سمجھا کیونکہ وہ ظالم تھا اور اس نے قرآن و سنت کے خلاف فیصلے دیئے تھے اور عثمان کے ساتھ تو... اس کی اہل بیت، موالی اور اصحاب میں سے... چار ہزار (4000) سے زائد افراد موجود تھے، اگر وہ اس کا دفاع کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے، پس اس نے کس وجہ سے ان لوگوں کو اپنی مدد سے روکا؟ جب کہ میں اگر اس دن کہ جب میں نے تمہی کی بیعت کی چالیس (40) اطاعت گزار آدمی پاتا تو یقیناً میں ان لوگوں سے جہاد کرتا، البتہ عمر و عثمان کی بیعت والے دن پاتا تو ہر گز نہیں، کیونکہ بیعت کر چکا تھا اور مجھ جیسا اپنی بیعت نہیں توڑتا۔

## جنگوں میں امیر المؤمنینؑ کا برتاؤ

وَيْلَكَ يَا ابْنَ قَيْسٍ كَيْفَ رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ حِينَ قُتِلَ عُثْمَانُ إِذْ وَجَدْتُ أَعْوَانًا هَلَنْ رَأَيْتَ مِنِّي فَشَلًّا [أَوْ تَأْخُرًا] أَوْ جُبْنًا أَوْ تَقْصِيرًا [فِي وَفَعْتِي يَوْمَ الْبَصْرَةِ] وَ هُمْ حَوْلَ جَمَلِهِمُ الْمَلْعُونِ مَنْ مَعَهُ الْمَلْعُونِ مَنْ قُتِلَ حَوْلَهُ الْمَلْعُونِ مَنْ رَجَعَ بَعْدَهُ لَا تَائِبًا وَ لَا مُسْتَغْفِرًا فَاهْتَمُّوا قَتَلُوا أَنْصَارِي وَ نَكثُوا بَيْعِي وَ مَثَلُوا بِعَامِلِي وَ بَعَوْا عَلَيَّ وَ سَرَتْ إِلَيْهِمْ فِي انْتِي عَشْرَ أَلْفًا وَ هُمْ نَيْفَتْ عَلَيَّ عَشْرِينَ وَ مَائَةَ أَلْفٍ فَتَصَرَّنِي اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ قَتَلَهُمْ بِأَيْدِينَا وَ شَفَى صُدُورَ قَوْمِ مُؤْمِنِينَ

تمہارے لیے جہنم کی وادی ویل ہوا ہے قیس کے بیٹے! تو نے دیکھا کہ جب عثمان قتل ہوا تو میں نے کیا کیا جب کہ میں مددگار بھی رکھتا تھا؟ کیا تم نے میری طرف سے افراتفری، تاخیر، خوف یا کوئی کمی دیکھی بصرہ والے دن کے واقعات میں جب کہ وہ اپنے اونٹ کے ارد گرد تھے جو ان کے ساتھ تھا اور ملعون تھا اور جو اس کے گرد مارا گیا وہ بھی ملعون تھا اور وہ بھی ملعون ہے کہ جو اس کے بعد پلٹ تو آیا مگر اس نے نہ توبہ کی اور نہ استغفار، پس ان لوگوں نے میرے انصار کو قتل کیا اور میری بیعت توڑ ڈالی اور میرے گورنر کی لاش کا مثلہ کیا اور میرے خلاف بغاوت کی اور میں ان کی طرف بارہ ہزار 12000 کا لشکر لے کر چلا کہ جب وہ ایک لاکھ بیس ہزار (120000) کا آدھا تھے، پس اللہ نے ان کے خلاف میری نصرت فرمائی اور انہیں ہمارے ہاتھوں قتل کروایا اور مؤمنین کی قوم کے دلوں کو شفا بخشی۔

وَ كَيْفَ رَأَيْتَ يَا ابْنَ قَيْسٍ وَفَعَلْنَا بِصَفِيٍّ وَ مَا قَتَلَ اللَّهُ مِنْهُمْ بِأَيْدِينَا خَمْسِينَ أَلْفًا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ إِلَى النَّارِ وَ كَيْفَ رَأَيْتَنَا يَوْمَ النَّهْرَوَانِ إِذْ لَقِيتُ الْمَارِقِينَ وَ هُمْ مُسْتَمْسِكُونَ بِوَمَيْدِ بَدِينِ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا فَتَقَاتَلَهُمُ اللَّهُ [بِأَيْدِينَا] فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ إِلَى النَّارِ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ عَشْرَةٌ وَ لَمْ يَقْتُلُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَشْرَةً وَ يَلِكُ يَا ابْنَ قَيْسٍ هَلْ رَأَيْتَ لِي لَوَاءً رُدَّ أَوْ رَايَةً رُدَّتْ [إِيَّايَ تُعَيِّرُ] يَا ابْنَ قَيْسٍ وَ أَنَا صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي جَمِيعِ مَوَاطِنِهِ وَ مَشَاهِدِهِ وَ الْمُتَقَدِّمِ إِلَى الشَّدَائِدِ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا أَفْرُ وَ لَا أُرُولُ وَ لَا أَعْيَا [وَ لَا أُنْحَازُ] وَ لَا أَمْنَحُ الْعُدُوَّ دُبْرِي لِأَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلنَّبِيِّ وَ لَا لِلْوَصِيِّ إِذَا لَبَسَ لِأَمَتِهِ وَ فَصَدَّ لِعُدُوِّهِ أَنْ يَرُجِعَ أَوْ يَنْتَهِي حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ يَا ابْنَ قَيْسٍ هَلْ سَمِعْتَ لِي بِفِرَارٍ قَطُّ أَوْ نَبْوَةٍ يَا ابْنَ قَيْسٍ أَمَا وَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ إِيَّيْ لَوْ وَجَدْتُ يَوْمَ بُوعِ أَحُو تَيْمِ الَّذِي عَيَّرْتَنِي بِدُخُولِي فِي بَيْعَتِهِ أُرْبَعِينَ رَجُلًا كُتِلُوا عَلَيَّ مِثْلَ بَصِيرَةِ الْأَرْبَعَةِ الَّذِينَ قَدْ وَجَدْتُ لَمَّا كَفَفْتُ يَدِي وَ لَنَاهَضْتُ الْقَوْمَ وَ لَكِنْ لَمْ أَجِدْ حَامِسًا [فَأَمْسَكْتُ]

اور اے قیس کے بیٹے! تو نے کیسے دیکھا کہ جب ہم نے صفین میں جنگ کی تو اللہ عزوجل نے ہمارے ہاتھوں ایک ہی جھٹکے میں ان لوگوں کے پچاس ہزار (50000) آدمیوں کو جہنم واصل کیا۔ اور تم نے مجھے نہروان کے دن کیسے دیکھا کہ جب میری مدد بھیڑ مار قین سے ہوئی جب کہ وہ ان دنوں ایسے دین کا دامن تھا مے تھے کہ جس نے دنیاوی زندگی میں ان کی کوششوں کو گراہ کر دیا تھا اور وہ گمان کرتے تھے کہ انہوں نے بہت اچھا کیا ہے؟ پس اللہ عزوجل نے انہیں ہمارے ہاتھوں ایک ہی جھٹکے میں جہنم واصل کیا یہاں تک کہ ان میں سے دس (10) بھی نہ بچے اور انہوں نے دس مؤمنین کو بھی قتل نہ کیا۔ تمہارے لیے جہنم کی وادی ویل ہوا ہے قیس کے بیٹے! کیا تو نے ایسا کوئی علم دیکھا ہے جو مجھ سے واپس لیا گیا ہو یا جو میں نے خود واپس کیا ہو؟ اے قیس کے بیٹے! تو بھی مجھے شرمندگی دلانے کی مذموم کوشش کرتا ہے

جب کہ میں رسول اللہؐ کا ساتھی ہوں، ہر موقع اور جنگ میں اور ہر سختی میں آپؐ کے ساتھ ہی رہا۔ نہ میں نے فرار کیا اور نہ لڑکھڑایا، نہ مجھے گھبراہٹ ہوئی اور نہ کوئی ہچکچاہٹ اور نہ ہی میں نے دشمن کو پیٹھ دکھائی کیونکہ نبیؐ یا وصیؐ کے لیے سزاوار نہیں ہے کہ جب وہ ہتھیار اٹھالے اور اپنے دشمن کا قصد کرے تو وہ واپس پلٹ جائے یا ہچکچائے یہاں تک کہ وہ قتل ہو جائے یا اللہ عزوجل اس کو فتح نصیب کرے۔ اے قیس کے بیٹے! کیا تو نے میرے بارے میں کبھی فرار یا سستی کا سنا ہے؟ اے قیس کے بیٹے! اس ذات کی قسم کہ جس نے دانے کو پھاڑ کر اس میں سے سبزہ اگایا! اگر مجھے تمہی (ابو بکر) کی بیعت والے دن.... کہ جس کی بیعت میں شامل ہونے کے سبب تو نے مجھے طعنہ دیا ہے.... چالیس (40) آدمی مل جاتے اور وہ سب کے سب ان چار افراد کی طرح صاحب بصیرت ہوتے کہ جو میں نے پائے تھے تو میں ہر گز اپنا ہاتھ نہ روکتا اور میں یقیناً ان سے جنگ کرتا لیکن جب میں نے پانچواں بھی نہ پایا تو میں رک گیا

قَالَ الْأَشْعَثُ فَمَنْ الْأَزْبَعَةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عَ سَلْمَانَ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمَقْدَادُ وَ الرَّبِيزُ بْنُ صَفِيَّةٍ قَبْلَ نَكْتِهِ بَيْعَتِي فَإِنَّهُ بَايَعَنِي مَرَّتَيْنِ أَمَّا بَيْعَتُهُ الْأُولَى الَّتِي وَفَى بِهَا فَإِنَّهُ لَمَّا بُويعَ أَبُو بَكْرٍ أَتَانِي أُنْزِعُونَ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ فَبَايَعُونِي [وَ فِيهِمُ الرَّبِيزُ] فَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصْبِحُوا عِنْدَ بَابِي مُحَلِّقِينَ رُؤُوسَهُمْ عَلَيْهِمُ السِّبَاحُ فَمَا وَفَى لِي وَ لَا صَدَقَنِي مِنْهُمْ أَحَدٌ غَيْرَ أَزْبَعَةَ - سَلْمَانَ وَ أَبُو [أَبِي] ذَرٍّ وَ الْمَقْدَادِ وَ الرَّبِيزِ وَ أَمَّا بَيْعَتُهُ الْأُخْرَى إِيَّايَ فَإِنَّهُ أَتَانِي هُوَ وَ صَاحِبُهُ طَلْحَةُ بَعْدَ مَا قُتِلَ عُثْمَانُ فَبَايَعَانِي [طَائِعِينَ] غَيْرَ مُكْرَهِينَ ثُمَّ رَجَعَا عَنْ دِينِهِمَا مُرْتَدِّينَ نَاكِثِينَ مُكَابِرِينَ مُعَايِدِينَ خَاسِرِينَ فَقَتَلَهُمَا اللَّهُ إِلَى النَّارِ وَ أَمَّا الثَّلَاثَةُ سَلْمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمَقْدَادُ فَتَبَتُّوا عَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ صَ وَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَتَّى لَحِقُوا بِاللَّهِ بِرَحْمَتِهِ اللَّهُ يَا ابْنَ قَيْسٍ وَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبِيبَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ لَوْ أَنَّ أَوْلِيكَ الْأَزْبَعِينَ الَّذِينَ بَايَعُوا وَفَوْا لِي وَ أَصْبَحُوا عَلَى بَابِي مُحَلِّقِينَ رُؤُوسَهُمْ قَبْلَ أَنْ تَجِبَ لِعَبْتِي فِي عُنُقِي بَيْعَتَهُ لَنَا هَضْنَتُهُ وَ حَاكَمْتُهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ [وَ لَوْ وَجَدْتُ قَبْلَ بَيْعَةِ عُثْمَانَ أَعْوَانًا لَنَا هَضْنَتُهُمْ وَ حَاكَمْتُهُمْ إِلَى اللَّهِ] فَإِنَّ ابْنَ عَوْفٍ جَعَلَهَا لِعُثْمَانَ وَ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ أَنْ يُؤَدِّهَا عَلَيْهِ [عِنْدَ مَوْتِهِ] وَ أَمَّا بَعْدَ بَيْعَتِي إِيَّاهُمْ فَلَيْسَ إِلَيَّ مُجَاهَدَتِهِمْ سَبِيلٌ

تواشعث نے کہا ”وہ چار کون تھے اے امیر المؤمنین!“ آپؐ نے فرمایا ”سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ اور زبیر بن صفیہؓ اس سے پہلے کہ وہ میری بیعت توڑتا، کیونکہ اس نے میری دودفعہ بیعت کی۔ جہاں تک اس کی پہلی بیعت کا تعلق ہے تو اس نے اس کو پورا کیا، وہ یوں کہ جب ابو بکرؓ کی بیعت ہوئی تو میرے پاس مہاجرین و انصار میں سے چالیس (40) آدمی آئے اور انہوں نے میری بیعت کی اور ان میں زبیر بھی تھا تو میں نے انہیں حکم دیا کہ وہ صبح سویرے میرے دروازے پر مسلح ہو کر آئیں اور ان کے سر منڈے ہوئے ہوں، لیکن ان میں سے میرے ساتھ و فاما سوائے ان چار کے کسی نے نہ کی ”سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ اور زبیرؓ“ اور جہاں تک اس کا میری ہی دوسری بیعت کرنے کا تعلق ہے تو وہ اور اس کا ساتھی طلحہ میرے پاس عثمان کے قتل کے بعد آئے اور ان دونوں نے بغیر کسی جبر و کراہ کے اپنی مرضی کے ساتھ میری بیعت کی، پھر وہ دونوں اپنے دین سے مرتد ہو کر پھر گئے انہوں نے بیعت توڑ ڈالی، تکبر کیا، دشمنی کی اور خسارہ اٹھایا، تو اللہ عزوجل نے انہیں مار کر جہنم بھیج دیا۔ البتہ تین افراد ”سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ دین محمدؐ اور ملت ابراہیمؑ پر ثابت قدم رہے یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ اے قیس کے بیٹے! اس کی قسم کہ جس نے دانے کو شکافتہ کر کے سبزہ اگایا! اگر وہ چالیس (40) افراد کہ جنہوں نے میری بیعت کی تھی مجھ سے وفا کرتے اور میرے دروازے پر صبح سویرے سر منڈوا کر آتے اس سے پہلے کہ ابو بکرؓ کی بیعت میری گردن پر پڑتی یقیناً میں اس سے

جنگ کرتا اور اسے اللہ کے فیصلے پر مجبور کرتا۔ یقیناً عوف کے بیٹے نے خلافت کو عثمان کے لیے اس وجہ سے قرار دیا تھا کہ اس نے عثمان پر شرط لگائی تھی.... ان کے درمیان ہونے والی علیحدہ گفتگو میں.... کہ وہ اپنی موت کے بعد خلافت کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں دے گا۔ البتہ ان لوگوں کو میری بیعت کرنے کے بعد ان کو جہاد کا کوئی راستہ میسر نہ ہوا۔

## شیعہ، ناصبی اور کمزور

فَقَالَ الْأَشْعَثُ وَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ الْأَمْرُ كَمَا تَقُولُ لَقَدْ هَلَكْتَ أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ ص غَيْرِكَ وَ غَيْرُ شِيعَتِكَ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ ع فَإِنَّ الْحَقَّ وَاللَّهِ مَعِيَ يَا ابْنَ قَيْسٍ كَمَا أَقُولُ وَ مَا هَلَكَ مِنَ الْأُمَّةِ إِلَّا النَّاصِبُونَ [وَالنَّكَاثُونَ] وَ الْمُكَايِرُونَ وَ الْجَاهِدُونَ وَ الْمُعَانِدُونَ فَأَمَّا مَنْ تَمَسَّكَ بِالتَّوْحِيدِ وَ الْإِقْرَارِ بِمُحَمَّدٍ ص وَ الْإِسْلَامِ وَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الْمِلَّةِ وَ لَمْ يُظَاهِرْ عَلَيْنَا الظَّلْمَةَ وَ لَمْ يَنْصِبْ لَنَا الْعَدَاوَةَ وَ شَكَّ فِي الْخِلَافَةِ وَ لَمْ يَعْرِفْ أَهْلَهَا وَ وُلَاتَهَا وَ لَمْ يَعْرِفْ لَنَا وَ لِيَايَةَ وَ لَمْ يَنْصِبْ لَنَا عَدَاوَةً فَإِنَّ ذَلِكَ مُسْلِمٌ مُسْتَضْعَفٌ يُرْجَى لَهُ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ يُتَخَوَّفُ عَلَيْهِ ذُنُوبُهُ قَالَ أَبَانٌ قَالَ سَلِيمُ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَبْقَ يَوْمِيذٍ مِنْ شِيعَةِ عَلِيِّ ع أَحَدٌ إِلَّا تَهَلَّلَ وَجْهَهُ وَ فَرِحَ بِمَقَالَتِهِ إِذْ شَرَحَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع الْأَمْرَ وَ بَاخَ بِهِ « وَ كَشَفَ الْغِطَاءَ وَ تَرَكَ التَّقِيَّةَ وَ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْقُرَاءِ مِمَّنْ كَانَ يَشْكُ فِي الْمَاضِيْنَ وَ يَكْفُ عَنْهُمْ وَ يَدْعُ الْبِرَاءَةَ مِنْهُمْ وَرِعَا وَ تَأْتَمَّا إِلَّا اسْتَيْقَنَ وَ اسْتَبَصَرَ وَ حَسَنَ رَأْيُهُ وَ تَرَكَ الشُّكَّ يَوْمِيذٍ وَ الْوُفُوفَ وَ لَمْ يَبْقَ حَوْلَهُ مِمَّنْ أَبِي بَيْعَتَهُ [إِلَّا] عَلِيٌّ وَ وَجْهَ مَا بُوِيعَ عَلَيْهِ

تو اشعث نے کہا ”اللہ کی قسم! اگر معاملہ ویسا ہے کہ جیسا آپ نے فرمایا ہے تو یقیناً آپ کے اور آپ کے شیعوں کے علاوہ ساری امت محمدیہ ہلاک ہو گئی۔ تو علی نے اس سے فرمایا ”یقیناً اے قیس کے بیٹے! حق میرے ساتھ ہے جیسا میں کہتا ہوں، اور امت میں سے کوئی ہلاک نہیں ہو اسوائے ناصبیوں، بیعت توڑنے والوں، تکبر کرنے والوں، انکار کرنے والوں اور دشمنی رکھنے والوں کے البتہ جو توحید کا دامن پکڑے اور محمد اور اسلام کا اقرار کرے اور ملت سے خارج نہ ہو اور ہمارے خلاف ظلم کا اظہار نہ کرے اور ہماری دشمنی پر کمر بستہ نہ ہو اور خلافت میں شک نہ کرے اور وہ خلافت کے اہل اور ولیوں کی معرفت نہ رکھتا ہو اور نہ ہی ہماری ولایت کی معرفت رکھتا ہو اور ہماری دشمنی پر بھی کمر بستہ نہ ہو تو یقیناً ایسا شخص مسلمان ہے نا تو اس ہے اس کے بارے میں اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اس کے بارے میں اس کے گناہوں کا خوف ہے“ ابان نے کہا کہ سلیم بن قیس نے کہا ”اس دن علی کے شیعوں میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ رہا مگر یہ کہ اس کا چہرہ ہشاش بشاش ہو گیا اور وہ آپ کی گفتگو سے خوش ہوا کیونکہ امیر المؤمنین نے معاملے کی وضاحت فرمادی تھی اور اسے واضح کر دیا اور پردے اٹھادیے اور تقیہ کو چھوڑ دیا تھا اور قاریوں میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ رہا کہ جو گزشتہ حکمرانوں کے بارے میں شک کرتا تھا اور ان سے خود کور وکتا تھا اور ان سے بیزاری سے کنارہ کش تھا، پرہیزگاری اور گناہ کے سبب مگر یہ کہ اس نے یقین و بصیرت حاصل کر لی اور اس کی رائے درست ہو گئی اور اس نے اس دن شک اور توقف کو ترک دیا۔

عُثْمَانُ وَ الْمَاضُونَ قَبْلَهُ إِلَّا رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَ ضَاقَ بِهِ أَمْرُهُ وَ كَرِهَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ إِنَّهُ اسْتَبَصَرَ عَامَّتُهُمْ وَ ذَهَبَ

شَكُّهُمْ.

قَالَ [أَبَانٌ عَنْ] سُلَيْمٍ فَمَا شَهِدْتُ يَوْمًا قَطُّ عَلَى رُؤُوسِ الْعَامَّةِ كَانَ أَقَرَّ لِأَعْيُنِنَا [مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ] لِمَا كَشَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَ لِلنَّاسِ مِنَ الْغِطَاءِ وَ أَظْهَرَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ وَ شَرَحَ فِيهِ مِنَ الْأَمْرِ [وَ الْعَاقِبَةِ] وَ [الْفَى فِيهِ مِنَ التَّقِيَّةِ] وَ كَثُرَتْ الشِّيْعَةُ [بَعْدَ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ] وَ تَكَلَّمُوا وَ قَدْ كَانُوا أَقَلَّ أَهْلِ عَسْكَرِهِ وَ سَائِرِ النَّاسِ يُفَاتِلُونَ مَعَهُ عَلَى غَيْرِ عِلْمٍ بِمَكَانِهِ مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ صَارَتْ النَّبِيَّةُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ أَجَلَّ النَّاسِ وَ أَعْظَمَهُمْ وَ ذَلِكَ بَعْدَ وَقْعَةِ أَهْلِ النَّهْرَوَانَ وَ هُوَ يَأْمُرُ بِالتَّهَيُّةِ وَ الْمَسِيرِ إِلَى مُعَاوِيَةَ ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ [فُتِلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ] فَتَلَّهُ ابْنُ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللَّهُ [غِيْلَةً وَ فُتْكَأً وَ قَدْ كَانَ سَيْفُهُ مَسْمُومًا قَدْ سَمَّهُ قَبْلَ ذَلِكَ] وَ [صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا]

اور آپؑ کی بیعت کا انکار کرنے والا کوئی نہ بچا سوائے اس صورت کے کہ جس صورت میں عثمان کی بیعت کی گئی تھی اور اس سے پہلے گزشتہ حکمرانوں کی مگر یہ کہ وہ اس کے چہرے پر دکھائی دینے لگا اور اس کا سینہ تنگ ہو گیا اور اس نے آپؑ کی گفتگو کو ناپسند کیا، پھر ان میں سے عام لوگوں نے بصیرت حاصل کی اور ان کا شک ختم ہو گیا۔ ابان نے سلیمؑ سے روایت کرتے ہوئے کہا ”میں نے ہر گز کسی دن عامہ کے سروں پر اقرار کے پرندے کو بیٹھتے نہ دیکھا یقیناً میں نے اس دن دیکھا کہ جب امیر المؤمنینؑ نے لوگوں کے سامنے حقیقت سے پردہ کشائی کی، اور اس معاملے میں تقیہ کا لباس اتار ڈالا اور اس دن کی مجلس کے بعد شیعہ بڑھ گئے اور ایک دوسرے سے بحث کرنے لگے جب کہ وہ آپؑ کے لشکر میں بہت کم تھے جب کہ باقی سارے لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہاں آپؑ کے مقام و مرتبہ کی معرفت کے بغیر ہی آپؑ کے ساتھ مل کر جنگ کیا کرتے تھے اس مجلس کے بعد لوگوں میں شیعہ زیادہ اور کثرت میں ہو گئے اور یہ سب اہل نہروان کے واقعہ کے بعد ہے اور آپؑ ان دنوں تیاری اور معاویہ کی طرف چل پڑنے کا حکم دے رہے تھے پھر اس کے بعد تھوڑی مدت ہی گزری تھی کہ آپؑ کو شہید کر دیا گیا اور آپؑ کو ابن ملجم ملعون نے چھپ کر دھوکے سے شہید کیا کہ اس ملعون کی تلوار زہریلی تھی کہ اس نے اسے زہر میں بچھایا ہوا تھا۔ اور اللہ کا درود و سلام ہو ہمارے سردار امیر المؤمنینؑ پر جیسا کہ سلام کا حق ہے“

## حدیث نمبر تیرا (13)

عن ابان قال قال سلیم کتب أبو المختار بن أبي الصعق إلى عمر بن الخطاب هذه الأبيات

ألا أبلغ أمير المؤمنين رسالة	فأنت أمين الله في المال و الأمر
و أنت أمين الله فينا و من يكن	أمینا لرب الناس یسلم له صدري
فلا تدعن أهل الرساتيق و القرى	یخونون مال الله في الأدم الحمر
و أرسل إلى الحجاج و اعلم حسابه	و ذاك الذي في السوق مولی بني بدر
و لا تنسين التابعین كليهما	و صهر بني غزوان في القوم ذا وفر
و ما عاصم فيها بصفر عيابه	و لا ابن غلاب من رماة بني نصر
و استل ذاك المال دون ابن محرز	و قد كان منه في الرساتيق ذا وقر
فأرسل إليهم يصدقوك و يخبروا	أحاديث هذا المال من كان ذا فكر
فلا تدعن أهل الرساتيق إثم	یخبرون مال الله في الادم و الخمر
و قاسمهم أهلي فداؤك إثم	سیرضون إن قاسمتهم منك بالشرط
و لا تدعوني للشهادة إنني	أغيب و لكني أرى عجب الدهر
أرى الخيل كالجدران و البيض كالدمى	و خطية في عدة النمل و القطر
و من ربطة مطوية في قرايها	و من طي أبراد مضاعفة صفر
إذ التاجر الداري جاء بفأرة	من المسك راحت في مفارقهم تجري
نوب إذا نابوا و نغزو إذا غزوا	فإن لهم مالا و ليس لنا وفر
ألا أبلغ أبا المختار أني أتيت	و لم أك ذا قرى لديه و لا صهر
و ما كان عندي من تراث و رثته	و لا صدقات من سبي و لا غدر
و لكن دراك الركض في كل غارة	و صبري إذا ما الموت كان ورا السمر
بسابعة يغشى اللبان فصولها»	أكفكفها عني بأبيض ذي وفر

ابان سے روایت ہے کہ سلیمؓ نے کہا ابو المختار بن ابی صعق نے عمر بن خطاب کی طرف کچھ اشعار لکھ بھیجے (کہ جس میں اس نے عمر ابن خطاب کے کارندوں کی بیت المال میں خیانت کا تفصیل سے ذکر کیا) تو عمر بن خطاب نے اس سال اپنے تمام کارندوں پر جرمانہ ڈالا ان کے

اموال میں اضافے کی مقدار کی مناسبت سے ابوالمختار کے اشعار کی وجہ سے “نوٹ ان اشعار کا ترجمہ کتاب کی ضخامت کے سوا کچھ نہ ہے۔ اس نے ان اشعار میں عمر کو معاذ اللہ امیر المؤمنین کہہ کر مخاطب کیا ہے سوان کے ترجمے کا کوئی فائدہ نہ ہے“

## تغذ کی دولت ضبط نہ کرنے کی وجہ

لشعر أبي المختار و لم يغرّم قنفذ العدوي شيئا [و قد كان من عماله و ردّ عليه ما أخذ منه و هو عشرون ألف درهم و لم يأخذ منه عشرة و لا نصف عشرة] و كان من عماله الذين أغموا أبو هريرة و كان على البحرين فأحصى ماله فبلغ أربعة و عشرين ألفاً فأغرّمه اثني عشر ألفاً قال أبا ن قال سَلَيْمٌ فَلَقِيْتُ عَلِيًّا ص فَسَأَلْتُهُ عَمَّا صَنَعَ [عُمَرُ] فَقَالَ هَلْ تَدْرِي لِمَ كَفَّ عَنْ قُنْفُذٍ وَ لَمْ يُعْرَمَهُ [شَيْئاً] قُلْتُ لَا قَالَ لِأَنَّهُ هُوَ الَّذِي ضَرَبَ فَاطِمَةَ ع بِالسَّوْطِ حِينَ جَاءَتْ لِتَنَحُولَ بَنِي وَ بَيْنَهُمْ فَمَاتَتْ ص وَ إِنَّ أَثَرَ السَّوْطِ لَفِي عَضْدِهَا مِثْلَ الدُّمْلُجِ

لیکن عمر بن خطاب نے قنفذ عدوی پر کوئی چیز بطور جرمانہ نہ ڈالی جب کہ وہ اس کے کارندوں میں سے تھا اور اس نے اس سے جو لیا تھا وہ اسے واپس کر دیا اور وہ بیس ہزار (20000) درہم تھے اس نے اس سے نہ تو عشر لیا اور نہ عشر کا آدھا وصول کیا۔ اور عمر نے اپنے جن کارندوں پر جرمانہ لگایا ان میں سے ایک ابو ہریرہ تھا کہ جو بحرین پر معین تھا، پس عمر نے اس کے مال کا حساب کیا تو وہ چوبیس ہزار (24000) درہم بنا پس عمر نے اسے بارہ ہزار (12000) جرمانہ لگایا، ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ میں نے علی سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تو میں نے عمر کے اس کارنامے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا ”کیا تو جانتا ہے کہ عمر نے قنفذ سے ہاتھ کو کیوں روک لیا اور اس پر کوئی چیز جرمانہ نہ لگائی؟“ میں نے عرض کی ”نہیں“ آپ نے فرمایا ”کیونکہ قنفذ ہی وہ ملعون شخص ہے کہ جس نے فاطمہ کو کوڑے مارے تھے کہ جب آپ میرے اور اس کے درمیان حائل ہوئی تھیں۔ پس آپ کی شہادت ہو گئی مگر آپ کے بازو پر اس کا نشان اور سوجن موجود رہی۔“

## حدیث نمبر چودہ (14)

### دین میں ابو بکر اور عمر کی بدعتیں اور اعتراضات

قَالَ أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ص لَيْسَ فِيهَا إِلَّا هَاشِمِيٌّ غَيْرَ سَلْمَانَ وَ أَبِي دَرٍّ وَ الْمِثْدَادِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلْمَةَ وَ قَيْسَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ میں مسجد رسول اللہ میں آپ کے حلقہ میں پہنچا تو اس میں سلمان، ابوذر، مقداد، محمد بن ابی بکر، عمر بن ابی سلمہ اور قیس بن سعد بن عبادہ کے سوا کوئی غیر ہاشمی موجود نہ تھا۔

### عمر نے کارکنوں پر جرمانہ عائد کر دیا

فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِعَلِيِّ ع مَا تَرَى عُمَرَ مَنَعَهُ مِنْ أَنْ يُعْرِمَ فَنُقِدَا كَمَا أُعْرِمَ جَمِيعَ عَمَالِهِ فَتَنَظَّرَ عَلِيُّ ع إِلَى مَنْ حَوْلَهُ ثُمَّ اغْرُورَقَتْ عَيْنَاهُ [بِالدُّمُوعِ] ثُمَّ قَالَ شَكَرَ لَهُ ضَرْبَةً ضَرْبَهَا فَاطِمَةُ ع بِالسُّوْطِ فَمَاتَتْ وَ فِي عَضُدِهَا أَنْزَةُ كَأَنَّهُ الدُّمُوحُ

تو عباس بن عبدالمطلب نے علی سے عرض کی ”آپ کیا سمجھتے ہیں عمر نے قنفذ پر جرمانہ کیوں نہیں کیا؟“ تو علی نے اپنے ارد گرد افراد کی طرف نگاہ فرمائی پھر آپ کا گلارندھ گیا اور آپ کی مبارک آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں پھر آپ نے فرمایا ”عمر نے قنفذ کا شکر ادا کیا ہے اس بات کا کہ قنفذ نے فاطمہ کو کوڑے مارے تھے تو آپ کی شہادت ہو گئی مگر آپ کے بازو میں کنگن کی طرح گومڑ تھا“

### امیر المومنین نے بدعات کی طرف لوگوں کے رجحانات پر حیرت کا اظہار کیا

ثُمَّ قَالَ ع الْعَجَبُ مِمَّا أُشْرِبَتْ قُلُوبُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ حُبِّ هَذَا الرَّجُلِ وَ صَاحِبِهِ مِنْ قَبْلِهِ وَ التَّسْلِيمِ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَحَدَهُ لَعْنٌ كَانَ عُمَاؤُهُ حَوْنَةً وَ كَانَ هَذَا الْمَالُ فِي أَيْدِيهِمْ خِيَانَةً مَا [كَانَ] حَلٌّ لَهُ تَرَكُهُ وَ كَانَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ كُلُّهُ فَإِنَّهُ فِيءُ الْمُسْلِمِينَ فَمَا لَهُ يَأْخُذُ نِصْفَهُ وَ يَتْرُكُ نِصْفَهُ وَ لَعْنٌ كَانُوا غَيْرَ حَوْنَةٍ فَمَا حَلٌّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ [أَمْوَالَهُمْ وَ لَا شَيْئاً] مِنْهُمْ قَلِيلاً وَ لَا كَثِيراً وَ إِنَّمَا أَحَدٌ أَنْصَافَهَا وَ لَوْ كَانَتْ فِي أَيْدِيهِمْ خِيَانَةً ثُمَّ لَمْ يَقْرَأُوا بِهَا وَ لَمْ تَعْمَ عَلَيْهِمُ الْبَيِّنَةُ مَا حَلَّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمْ قَلِيلاً وَ لَا كَثِيراً] وَ أَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ إِعَادَتُهُ إِيَّاهُمْ إِلَى أَعْمَالِهِمْ لَعْنٌ كَانُوا حَوْنَةً مَا حَلَّ لَهُ أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمْ وَ لَعْنٌ كَانُوا غَيْرَ حَوْنَةٍ مَا حَلَّتْ لَهُ أَمْوَالُهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيُّ ع عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ الْعَجَبُ لِقَوْمٍ يَرُونَ سُنَّةَ نَبِيِّهِمْ تَبَدَّلَ وَ تَتَّعَرَّ شَيْئاً شَيْئاً [وَ بَاباً بَاباً] ثُمَّ يَرُضُونَ وَ لَا يَنْكُرُونَ بَلْ يَعْضَبُونَ لَهُ وَ يَعْتَبُونَ عَلَى مَنْ عَابَ عَلَيْهِ وَ أَنْكَرَهُ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ بَعْدَنَا فَيَسْتَعْمِلُونَ بِدَعْتِهِ وَ جَوْرِهِ وَ أَحْدَانَهُ وَ يَتَّخِذُونَ أَحْدَانَهُ سُنَّةً وَ دِيناً يَتَّقَرُّونَ بِهَا إِلَى اللَّهِ فِي مِثْلِ

پھر آپؐ نے فرمایا ”بہت عجیب ہے کہ اس امت کے دل اس آدمی (عمر) اور اس سے پہلے اس کے ساتھی (ابو بکر) کی محبت میں سرشار ہیں، اور وہ لوگ ان کی بدعت کو تسلیم کرتے ہیں۔ یقیناً اگر اس کے کارندے خائن ہیں اور ان کے ہاتھوں میں یہ مال خیانت کے ذریعے ہی لگا ہے تو عمر کے لیے اس مال کا چھوڑنا حلال نہیں ہے، اور اس پر واجب ہے کہ وہ سارا مال ان سے چھین لے کیونکہ وہ مسلمانوں کا مال ہے، پس اس کو کیسے حق ہے کہ وہ آدھالے اور آدھا چھوڑ دے؟ اور اگر وہ خائن نہیں ہیں تو اس کے لیے ان کے اموال میں سے تھوڑی یا بہت کوئی چیز بھی چھیننا حلال نہ ہے اور اس نے فقط اس میں اضافے کو چھینا ہے، اور اگر ان کے ہاتھوں میں خیانت ہے پھر انہوں نے اس کا اقرار بھی نہیں کیا اور ان کے خلاف کوئی ثبوت بھی نہیں ملا تو اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ ان لوگوں سے تھوڑی یا بہت کوئی چیز بھی چھینے۔ اور اس سے بھی عجیب تر یہ بات ہے کہ اس نے انہیں دوبارہ کام پر بھی لگا دیا ہے، اگر وہ سب خائن ہیں تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ انہیں دوبارہ استعمال کرے اور اگر وہ خائن نہیں تو اس کے لیے ان کے اموال حلال نہیں ہیں۔ پھر علیؑ پورے گروہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”اس قوم کے لیے عجیب ہے کہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے نبیؐ کی سنت کو تبدیل کیا جا رہا ہے اور ہر چیز کو بدل ڈالا گیا ہے پھر بھی وہ راضی ہیں اور انکار نہیں کرتے بلکہ وہ اس شخص کی خاطر دوسروں سے نفرت کرتے ہیں اور جو اس شخص (عمر) کے عیب نکالے اس کو سزا دینے کے درپے ہو جاتے ہیں اور اس کا انکار کر دیتے ہیں پھر ہمارے بعد ایک قوم آئے گی کہ جو اس (عمر) کی بدعات کی پیروی کرے گی اور اس کے ظلم و جور اور من گھڑت احکام کی پیروی کرے گی اور وہ اس کے من گھڑت احکام کو سنت اور دین سمجھ کر لیں گے اور اس کے ذریعے قرب الٰہی چاہیں گے مثلاً

### مقام ابراہیمؑ کو زمانہ جاہلیت کی جگہ تبدیل کرنا

تَحْوِيلُهُ مَقَامَ اِبْرَاهِيمَ ع مِنْ الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ص إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ فِيهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الَّذِي حَوَّلَهُ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ص

عمر کا مقام ابراہیمؑ کو اس جگہ سے تبدیل کرنا کہ جہاں رسول اللہؐ نے رکھا تھا اس جگہ کی طرف کہ جہاں دور جاہلیت میں ہوتا تھا اور رسول اللہؐ نے اسے وہاں سے تبدیل کیا تھا۔

### رسول اللہؐ کے متعین کردہ وزن کی پیمائش میں تبدیلی

وَ فِي تَعْيِيرِهِ صَاعَ رَسُولِ اللّٰهِ ص وَ مُدَّةً وَ فِيهِمَا فَرِيضَةٌ وَ سُنَّةٌ فَمَا كَانَ زِيَادَتُهُ اِلَّا سُوءًا لِاَنَّ الْمَسَاكِينَ فِي كَفَارَةِ الْيَمِينِ وَ الظَّهَارِ [بِهِمَا يُعْطَوْنَ مَا يَجِبُ مِنَ الزَّرْعِ] وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِنَا وَ صَاعِنَا لَا يَحْوِلُونَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ ذَلِكَ لَكِنَّهُمْ رَضُوا وَ قَبِلُوا مَا صَنَعَ

اور عمر کا رسول اللہ کے مذکو تبدیل کرنا جب کہ ان کے ذریعے فرض و سنت دونوں کو پورا کیا جاتا ہے، اس نے ان میں جو اضافہ کیا ہے وہ شرارت کے علاوہ کچھ نہیں ہے کیونکہ قسم اور ظہار کے کفارے میں ان دونوں بیمانوں کے ساتھ ہی مساکین کو دیا جاتا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا تھا ”اے معبود! ہمارے لیے ہمارے مداور صلح میں برکت عطا فرما“ پس وہ لوگ اس کے اس مذموم کام میں اس کے سامنے حائل نہیں ہوتے بلکہ وہ راضی ہو گئے ہیں اور اس نے جو کیا ہے اسے ان لوگوں نے قبول کر لیا ہے“

## فدک پر قبضہ

وَ قَبْضُهُ وَ صَاحِبِهِ فَدَكَ وَ هِيَ فِي يَدِ فَاطِمَةَ عِ مَقْبُوضَةً قَدْ أَكَلَتْ غَلَّتْهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ص فَسَأَلَهَا النَّبِيَّةُ عَلَى مَا فِي يَدِهَا وَ لَمْ يُصَدِّقْهَا وَ لَا صَدَّقَ أُمَّ أَيْمَنَ وَ هُوَ يَعْلَمُ يَقِينًا [كَمَا نَعْلَمُ] أَهْمًا فِي يَدِهَا وَ لَمْ يَكُنْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَسْأَلَهَا النَّبِيَّةَ عَلَى مَا فِي يَدِهَا وَ لَا أَنْ يَتَّهَمَهَا ثُمَّ اسْتَحْسَنَ النَّاسُ ذَلِكَ وَ حَمْدُوهُ وَ قَالُوا إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ الْوَرَعُ وَ الْفَضْلُ ثُمَّ حَسَنَ فُبْحَ فِعْلِهِمَا [أَنْ عَدَلَا عَنْهَا] فَقَالَا نَظُّنُّ أَنْ فَاطِمَةَ لَنْ تَقُولَ إِلَّا حَقًّا وَ أَنْ عَلِيًّا لَمْ يَشْهَدْ إِلَّا بِحَقِّ وَ لَوْ كَانَتْ مَعَ أُمَّ أَيْمَنَ امْرَأَةً أُخْرَى أَمْضِيئًا لَهَا فَحَظِيْبًا بِذَلِكَ عِنْدَ الْجَاهِلِ وَ مَا هُمَا وَ مَنْ أَمْرُهُمَا أَنْ يَكُونَا حَاكِمَيْنِ فَيُعْطِيَانِ أَوْ يَمْنَعَانِ وَ لَكِنَّ الْأُمَّةَ ابْتَلَوْا بِيَمَّا فَأَدَخَلَا أَنْفُسَهُمَا فِيمَا لَا حَقَّ لُهُمَا فِيهِ وَ لَا عِلْمَ لُهُمَا بِهِ وَ قَدْ قَالَتْ فَاطِمَةُ ع حِينَ أَرَادَ انْتِزَاعَهَا وَ هِيَ فِي يَدِهَا أَلَيْسَتْ فِي يَدِي وَ فِيهَا وَ كَيْلِي وَ قَدْ أَكَلْتُ غَلَّتْهَا وَ رَسُولُ اللَّهِ ص حَيٌّ قَالَا بَلَى قَالَتْ فَلِمَ تَسْأَلَانِي النَّبِيَّةَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَالَا لِأَنَّهَا فِيءُ الْمُسْلِمِينَ [فَإِنْ قَامَتْ بِنَيْتَةٍ وَ إِلَّا لَمْ نَمْنَعْهَا قَالَتْ لُهُمَا وَ النَّاسُ حَوْلَهُمَا يَسْمَعُونَ] أ فَتَرِيدَانِ أَنْ تَرُدَا مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ تُحْكَمَا فِينَا خَاصَّةً بِمَا لَمْ تُحْكَمَا فِي سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ

اور عمر اور اس کے ساتھی (ابو بکر) کا فدک پر قبضہ جب کہ وہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاتھوں میں مقبوضہ تھا۔ آپ نبی کے زمانے میں اس کا غلہ کھاتی تھیں، پس اس نے آپ سے اس چیز کا ثبوت مانگا کہ جو آپ کے قبضے میں تھی اور اس نے آپ کی تصدیق نہ کی اور نہ ہی ام ایمن کو سچا جانا جب کہ جسے ہم جانتے ہیں وہ بھی یقینی طور پر جانتا تھا کہ فدک آپ کے قبضے میں تھا اور اس کو حق نہ تھا کہ وہ آپ سے اس چیز کا ثبوت مانگتا کہ جو آپ کے قبضے میں تھی اور نہ ہی اسے آپ کو جھٹلانے کا کوئی حق تھا پھر بھی لوگوں نے اس شخص کے اس کام کو احسن گروانا اور اس کی تعریف کی اور انہوں نے کہا ”یقیناً اس سے یہ کام تقویٰ اور فضیلت نے کروایا“ پھر ان دونوں کے کرتوت کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش سو جھی تو ان دونوں نے کہا ”ہمارا گمان ہے کہ فاطمہ حق کے سوا کچھ نہیں کہتی اور علی نے حق کی گواہی دی ہے اگر ام ایمن کے ساتھ ایک عورت اور ہوتی تو یقیناً ہم آپ کے حق میں ہی فیصلہ دیتے“ پس ان لوگوں نے جاہلوں کے سامنے خطاب کیا وہ کچھ نہیں ہیں اور انہیں کس نے حکم دیا ہے کہ وہ حاکم بن بیٹھیں اور چاہیں تو عطا کرنے لگیں اور اگر چاہیں تو روک لیں؟ لیکن امت ان دونوں کے ذریعے مصیبت کا شکار ہو گئی اور انہوں نے خود کو اس چیز میں داخل کر لیا کہ جس میں ان کا کوئی حق ہی نہیں ہے، اور نہ ہی انہیں اس بارے میں کوئی علم ہے۔ جب کہ فاطمہ نے ان دونوں سے فرمایا تھا..... جب ان دونوں نے فدک کو آپ کے قبضے سے چھیننا چاہا..... ”کیا میرے قبضے میں نہیں ہے اور اس میں میرے وکیل موجود نہ ہیں اور میں نے رسول اللہ کی ظاہری زندگی ہی میں اس کا غلہ نہیں کھایا؟“ ان دونوں نے کہا ”یقیناً ایسا ہی ہے“ آپ نے فرمایا ”تو تم میری مقبوضہ چیز کے بارے میں مجھ سے گواہ کیوں مانگتے ہو؟“ ان دونوں نے کہا ”کیونکہ وہ مسلمانوں کا مال ہے، پس

اگر ثبوت مل جائے تو ٹھیک ورنہ ہم اسے تمہارے پاس نہیں چھوڑنے والے، آپ نے ان دونوں سے فرمایا..... جب کہ لوگ ان دونوں کے ارد گرد موجود سن رہے تھے..... ”کیا تم دونوں ارادہ کر چکے ہو کہ جو رسول اللہ نے فیصلہ کیا اسے دھتکار دو، اور تم دونوں ہمارے بارے میں خصوصی طور پر ایسا فیصلہ کرو کہ جیسا تم باقی مسلمانوں کے معاملے میں نہیں کرتے ہو؟

أُيِّهَا النَّاسُ اسْمِعُوا مَا رَكِبْنَا أَمْ رَأَيْتُمَا إِنْ ادَّعَيْتُ مَا فِي أَيْدِي الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ أَمْ تَسْأَلُونِي الْبَيِّنَةَ أَمْ تَسْأَلُونَهُمْ قَالَا بَلَى نَسْأَلُكَ فَإِنْ ادَّعَى جَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ مَا فِي يَدِي تَسْأَلُونَهُمُ الْبَيِّنَةَ أَمْ تَسْأَلُونِي فَعَضِبَ عُمَرُ وَقَالَ إِنَّ هَذَا بَيِّنَةٌ لِلْمُسْلِمِينَ وَأَرْضُهُمْ وَهِيَ فِي يَدِي فَاطْمَئِنَّا كُلُّ غَلَّتْهَا فَإِنْ أَقَامَتْ بَيِّنَةٌ عَلَيَّ مَا ادَّعَتْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ص وَهَبَهَا لَهَا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ وَ هِيَ فَيُتُّهُمْ وَ حَقُّهُمْ نَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَقَالَتْ حَسْبِيَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ أُيُّهَا النَّاسُ أَمْ مَا سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ إِنَّ ابْنَتِي سَيِّدَةٌ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَدْ سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص قَالَتْ أَمْ سَيِّدَةٌ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَدَّعِي الْبَاطِلَ وَ تَأْخُذُ مَا لَيْسَ لَهَا أَمْ رَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ أَرْبَعَةَ شَهِدُوا عَلَيَّ بِفَاحِشَةٍ أَوْ رَجُلَانِ بِسَرِقَةٍ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِينَ عَلَيَّ فَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَسَكَتَ أَمَّا عُمَرُ فَقَالَ نَعَمْ وَ نُوْفِعُ عَلَيْكَ الْحَدَّ فَقَالَتْ كَذَبْتَ وَ لَوَّمْتُ إِلَّا أَنْ تُقَرَّ أَنَّكَ لَسْتَ عَلَيَّ دِينَ مُحَمَّدٍ ص إِنَّ الَّذِي يُحْجِرُ عَلَيَّ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ شَهَادَةٌ أَوْ يُقِيمُ عَلَيْهَا حَدًّا لَمَلْعُونٌ كَافِرٌ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ ص لِأَنَّ مَنْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً لَا يَجُوزُ عَلَيْهِمْ شَهَادَةٌ لِأَنَّهُمْ مَعْصُومُونَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ مُطَهَّرُونَ مِنْ كُلِّ فَاحِشَةٍ حَدَّثَنِي يَا عُمَرُ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْآيَةِ لَوْ أَنَّ قَوْمًا شَهِدُوا عَلَيْهِمْ أَوْ عَلَيَّ أَحَدٍ مِنْهُمْ بِشِرْكٍ أَوْ كُفْرٍ أَوْ فَاحِشَةٍ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَرَدَّدُونَ مِنْهُمْ وَ يَخْذُلُونَهُمْ قَالَ نَعَمْ وَ مَا هُمْ وَ سَائِرُ النَّاسِ فِي ذَلِكَ إِلَّا سَوَاءٌ قَالَتْ كَذَبْتَ [وَكَفَرْتَ] مَا هُمْ وَ سَائِرُ النَّاسِ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ لِأَنَّ اللَّهَ [عَصَمَهُمْ وَ] نَزَلَ عِصْمَتَهُمْ وَ تَطْهِيرَهُمْ وَ أَذْهَبَ عَنْهُمْ الرَّجْسَ فَمَنْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ فَإِنَّمَا يُكَذِّبُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ

اے لوگو سنو! ابو بکر ہمارے بارے میں کیا فیصلہ کرنے جا رہا ہے۔ تم دونوں کیا سمجھتے ہو کہ اگر میں مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود کسی چیز کے بارے میں دعویٰ کروں تو تم مجھ سے ثبوت مانگو گے یا مسلمانوں سے؟“ ان دونوں نے کہا ”بلکہ ہم آپ سے ثبوت مانگیں گے“ آپ نے فرمایا ”پس اگر سارے مسلمان میرے قبضے میں موجود چیز کے بارے میں دعویٰ کریں تو تم ان سے ثبوت مانگو گے یا مجھ سے؟“ تب عمر آگ بگولہ ہو گیا اور اس نے کہا ”یہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہے اور ان کی زمین ہے جب کہ وہ فاطمہ کے قبضے میں ہے وہ اس کا غلہ کھاتی ہے، پس اگر وہ اس بات پر ثبوت لائے کہ جو اس نے دعویٰ کیا ہے کہ رسول اللہ نے اسے ہبہ کیا تھا تو مسلمانوں میں سے صرف اس کے لیے ہے۔ جب کہ وہ ان کا حق ہے اور ان کا مال غنیمت ہے۔ ہم یقیناً اس معاملے میں غور کریں گے“ تو آپ نے فرمایا ”میرے لیے کافی ہے! اے لوگو! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں کیا تم نے رسول اللہ کو یہ فرماتے نہیں سنا ”یقیناً میری بیٹی جنت کی عورتوں کی سردار ہے؟“ سب نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں ہم نے یقیناً رسول اللہ سے سنا“ آپ نے فرمایا ”تو کیا جنت کی عورتوں کی سردار غلط دعویٰ کرتی ہے اور وہ چھیننا چاہتی ہے کہ جو اس کا نہیں ہے؟ تم لوگ کیا سمجھتے ہو کہ اگر چار آدمی میرے خلاف فحاشی کی گواہی دیں یا دو آدمی چوری کی گواہی دیں تو کیا تم لوگ ان کی تصدیق کرو گے (انہیں سچا سمجھ کر مجھے سزا دو گے)؟“ تب ابو بکر خاموش ہو گیا البتہ عمر نے کہا ”ہاں! ہم آپ پر حد جاری کریں گے“ تو آپ نے فرمایا ”تو نے جھوٹ کہا! تو قابل ملامت ہے! یہ تب ممکن ہے کہ جب تو اقرار کرے کہ تو محمد کے دین پر نہ ہے یقیناً وہ شخص کہ جو جنت کی عورتوں کی سردار کے خلاف گواہی قبول کرے یا اس پر حد جاری کرے یقیناً وہ شخص محمد پر نازل ہونے والے (قرآن)

کے مطابق ملعون اور کافر ہے، کیونکہ جن سے اللہ نے رجس کو دور کیا اور انہیں پاک رکھا جیسا پاکیزگی کا حق ہے تو ان کے خلاف گواہی قبول کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ سب ہر برائی سے معصوم ہیں اور ہر قسمی فحاشی سے پاک ہیں۔ اے عمر! مجھے اس آیت کے مصداق افراد کے بارے میں بتاؤ کہ اگر ایک گروہ ان کے خلاف یا ان میں سے ایک کے خلاف شرک یا کفر یا فحاشی کی گواہی دے تو کیا مسلمان ان سے بیزار ہو جائیں گے اور ان پر حد جاری کریں گے؟“ عمر نے کہا ”جی ہاں! وہ باقی لوگوں کی طرح اس معاملے میں برابر کے شریک ہیں“ آپ نے فرمایا ”تو نے جھوٹ کہا! تو نے کفر کیا، وہ لوگ باقی لوگوں کے ساتھ اس معاملے میں برابر نہ ہیں، کیونکہ اللہ عزوجل نے انہیں عصمت بخشی ہے اور انہیں پاکیزہ بنایا ہے اور ان سے رجس کو دور رکھا ہے پس جو ان کے مخالف کو سچا جانے اس نے یقیناً اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا“

## امیر المومنینؑ کے قتل کی سازش

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ لَمَا سَكَتَ فَلَمَّا أَنْ كَانَ اللَّيْلُ أَرْسَلَا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَقَالَا إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نُسَيِّرَ إِلَيْكَ أَمْرًا وَ نَحْمِلُكَ لِنَقْتِنَا [بِكَ] فَقَالَ أَحْمَلَانِي عَلَى مَا سِتْمَنَّا فَإِنِّي طَوَّعُ أُيْدِيكُمْمَا فَقَالَا لَهُ إِنَّهُ لَا يَنْفَعُنَا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ الْمُلْكِ وَالسُّلْطَانِ مَا دَامَ عَلِيٌّ حَيًّا [أ] مَا سَمِعْتَ مَا قَالَ لَنَا وَ مَا اسْتَقْبَلْنَا بِهِ وَ نَحْنُ] لَا نَأْمَنُهُ أَنْ يَدْعُوَ فِي السَّبْتِ فَيَسْتَجِيبَ لَهُ قَوْمٌ فَيَنَاهِضُنَا فَإِنَّهُ أَشْجَعُ الْعَرَبِ وَ قَدْ اِزْتَكَبْنَا مِنْهُ مَا رَأَيْتَ وَ عَلَبْنَاهُ عَلَى مُلْكِ ابْنِ عَمِّهِ وَ لَا حَقَّ لَنَا فِيهِ وَ اِنْتَزَعْنَا فَدَكَ مِنْ امْرَأَتِهِ فَإِذَا صَلَّيْتَ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعِدَاةِ فَتَمُّمْ إِلَى جَنْبِهِ وَ لِيَكُنْ سَبْقُكَ مَعَكَ فَإِذَا [صَلَّيْتَ وَ] سَلَّمْتَ فَاضْرِبْ عُقْبَهُ قَالَ عَلِيٌّ ع فَصَلَّى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِجَنَابِي مُتَقَلِّدًا السَّيْفَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ وَ جَعَلَ يُؤَامِرُ نَفْسَهُ وَ نَدِمَ وَ أَسْقَطَ فِي يَدِهِ حَتَّى كَادَتْ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ لَا تَفْعَلْ مَا أَمَرْتُكَ ثُمَّ سَلَّمَ فَطَلَّتْ لِحَالِدٍ وَ مَا ذَاكَ قَالَ كَانَ قَدْ أَمَرَنِي إِذَا سَلَّمْتُ أَنْ أَضْرِبَ عُقْبَكَ فُلْتُ أَوْ كُنْتُ فَاعِلًا قَالَ إِي وَ رَبِّي إِذَا لَفَعَلْتُ

تو ابو بکر نے کہا ”اے عمر! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم خاموش ہو جاؤ“ پس جب رات ہوئی تو ان دونوں نے خالد بن ولید کو بلا بھیجا، تو ان دونوں نے کہا ”ہم تم کو ایک معاملے میں رازدان بنانا چاہتے ہیں اور تم سے ایک کام کرانا چاہتے ہیں کیونکہ تم ہمارے نزدیک قابل اعتماد شخص ہو“ تو اس نے کہا ”تم مجھ سے جو کرانا چاہو کرو میں تمہارا دست باز ہوں“ تو ان دونوں نے اس سے کہا ”جب تک علی زندہ ہیں ہمیں یہ بادشاہت و مملکت کوئی فائدہ نہیں دے سکتی، کیا تم نے نہیں سنا کہ اس نے ہمیں جو کہا اور ہم نے جو جواب دیا؟ ہمیں اس بات کا خطرہ ہے کہ علی لوگوں کو چپکے سے دعوت دے اور ایک گروہ اس کو مثبت جواب دے پس وہ ہم سے جنگ کرے کیونکہ وہ عرب کا شجاع ترین شخص ہے، اور ہم نے جو اس سے کیا ہے وہ تو نے دیکھا اور ہم نے اس کے پچازاد کی مملکت کے بارے میں اس پر غلبہ کیا ہے ہمارا اس پر کوئی حق نہ تھا نہ ہے، اور ہم نے اس کی بیوی سے فدک چھین لیا ہے پس جب تم صبح کی نماز پڑھو تو اس کے پہلو میں کھڑے ہونا اور تمہارے ساتھ تمہاری تلوار ہونی چاہیے پس جب تم نماز پڑھ لو اور سلام پھیرو تو اس کی گردن مار دو“ علی نے فرمایا ”پس خالد بن ولید (ملعون) نے تلوار باندھ کر میرے پہلو میں نماز پڑھی تو ابو بکر نماز پڑھانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا اور وہ اندر ہی اندر خود سے لڑنے لگا اور پشیمان ہونے لگا اور اس سے ہاتھ کھینچنے لگا یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو گیا پھر اس نے سلام پھیرنے سے پہلے کہا ”میں نے تمہیں جو حکم دیا ہرگز

نہ کرنا، پھر سلام پھیرا تو میں نے خالد سے کہا ”یہ کیا ہے؟“ اس نے کہا ”اس نے مجھے حکم دیا تھا کہ جب وہ سلام پھیرے تو میں تمہاری گردن مار دوں“ میں نے کہا ”کیا تو ایسا کرنے والا تھا؟“ اس نے کہا ”یقیناً میرے رب کی قسم تب میں اس وقت کر چکا ہوتا“

## خمس کی بندش

قَالَ سَلِيمٌ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلَى مَنْ حَوْلَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا نَعْبُدُونَ مِنْ حَبْسِهِ وَحَبْسِ صَاحِبِهِ عَنَّا سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي فَارَضَهُ اللَّهُ لَنَا فِي الْقُرْآنِ وَ قَدْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّهُمْ سَيَطْلِمُونَاهُ وَ يَنْتَزِعُونَهُ مِنَّا فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ وَ مَا أَنْزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا - يَوْمَ الْقُرْآنِ يَوْمَ النَّعَى الْجَمْعَانِ

سلیم نے کہا ”پھر آپ نے عباس اور اس کے گرد بیٹھے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ”کیا تم لوگ اس (عمر) اور اس کے ساتھی (ابو بکر) کی جانب سے ذی القربی کا سہم ہم سے روکنے پر تعجب نہیں کرتے ہو کہ جسے اللہ عزوجل نے قرآن میں ہمارے لیے فرض کیا ہے۔ جب کہ اللہ کو معلوم تھا کہ وہ عنقریب ہم پر ظلم کریں گے اور وہ حصہ ہم سے چھین لیں گے تو فرمایا ”اگر تم لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور جو ہم نے اپنے عبد خاص پر بدر کے دن اتارا کہ جب دو گروہ آپس میں گھتم گھتاتے“ (انفال 4)

## جعفرؑ کے گھر کو مسجد سے منسلک کرنا

وَ الْعَجَبُ لَهُدْمِهِ مَنْزِلَ أَخِي جَعْفَرٍ وَ الْحَاقِقِ فِي الْمَسْجِدِ وَ لَمْ يُعْطِ بَنِيهِ مِنْ ثَمَنِهِ قَلِيلاً وَ لَا كَثِيراً ثُمَّ لَمْ يَعْبَ ذَلِكَ عَلَيْهِ النَّاسُ وَ لَمْ يُغَيِّرُوهُ فَكَأَنَّمَا أَخَذَ مَنْزِلَ رَجُلٍ مِنَ الدَّيْلَمِ

اور کتنا عجیب ہے کہ اس شخص نے میرے بھائی جعفرؑ کے گھر کو منہدم کر کے مسجد میں شامل کر دیا ہے اور اس نے اس کے بیٹوں کو اس کی قیمت میں سے تھوڑا بہت بھی ادا نہیں کیا پھر بھی لوگوں نے نہ اس پر عیب نکالا ہے اور نہ ہی اسے کچھ کہا ہے گویا اس نے دیلم کے کسی شخص کا گھر چھینا ہو۔

## غسل جنابت میں بدعت

وَ الْعَجَبُ لِحُطْبِهِ وَ جَهْلِ الْأُمَّةِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى جَمِيعِ عُمَّالِهِ أَنَّ الْجُنُبَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَّ بِالصَّعِيدِ [حَتَّى يَجِدَ الْمَاءَ] وَ إِنْ لَمْ يَجِدْهُ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ ثُمَّ قَبِلَ النَّاسُ ذَلِكَ وَ رَضُوا بِهِ وَ قَدْ عَلِمَ وَ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَدْ أَمَرَ عَمَّاراً وَ أَمَرَ أَبَا ذَرٍّ أَنَّ يَتَيَمَّمَا مِنَ الْجَنَابَةِ وَ يُصَلِّيَا وَ شَهِدَا بِهِ عِنْدَهُ وَ غَيَّرَهُمَا فَلَمْ يُعْبَلْ ذَلِكَ وَ لَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْساً

اور تعجب اس امت کی جہالت پر کہ عمر نے اپنے تمام کارندوں کو لکھا ہے کہ محب شخص کو جب پانی نہ مل سکے تو اس پر نماز واجب نہیں ہے اور وہ مٹی سے تیمم نہیں کر سکتا ہاں جب اسے پانی مل جائے اور اگر اسے پانی نہ ملے تو موت تک اس پر نماز واجب نہیں ہے، پھر بھی لوگوں نے یہ سب قبول کیا اور اس کے اس فیصلے پر راضی ہو گئے حالانکہ وہ بھی جانتا ہے اور لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ رسول اللہ نے عمارؓ اور ابوذرؓ کو حکم دیا کہ وہ جنابت کی وجہ سے تیمم کریں اور نماز پڑھیں پس ان دونوں نے عمر کے پاس گواہی دی ہے اور دو کے علاوہ نے بھی گواہی دی ہے مگر اس نے یہ قبول نہیں کیا اور اس سے ہر گز ہاتھ نہیں اٹھایا۔

## دادا کی وراثت میں بدعت

وَالْعَجَبُ لِمَا خَلَطَ قَضَايَا مُخْتَلَفَةً فِي الْجَدِّ بَعَيْرِ عِلْمٍ تَعَسُفًا وَ جَهْلًا وَ اِدْعَائِهِمَا مَا لَمْ يَعْلَمَا جُزَاءً عَلَى اللَّهِ وَ قَلَّةِ وَرِعِ اِدْعَايَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص مَاتَ وَ لَمْ يَفْضِ فِي الْجَدِّ شَيْئًا [مِنْهُ] وَ لَمْ يَدْعِ أَحَدٌ يَعْلَمُ مَا لِلْجَدِّ مِنَ الْمِيرَاثِ ثُمَّ تَابَعُوهُمَا

اور کتنا عجیب ہے کہ ان دونوں نے دادا کی میراث کے بارے میں بغیر علم کے ظلم اور جہالت کی بنا پر مختلف قسم کے غلط فیصلے دیئے ہیں اور ان دونوں نے اس کا دعویٰ کیا ہے کہ جو وہ نہیں جانتے ان دونوں نے جرات کی ہے اور ان دونوں میں تقویٰ کی انتہائی کمی ہے۔ ان دونوں نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ کی رحلت ہو گئی مگر آپ نے دادا کے میراث میں حصے کوئی فیصلہ نہ دیا اور یہ کہ کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جو دادا کی میراث میں حصے کو نہ جانتا ہو، پھر بھی لوگوں نے ان دونوں کی پیروی کی اور اس بارے میں ان کو سچا جانا

## لڑکوں کی (غلام) ماؤں کی آزادی

عَلَى ذَلِكَ [وَ صَدَّقُوهُمَا وَ عَتَقَهُ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِهِ] وَ تَرَكُوا أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ ص

(اور کتنا عجیب ہے) اس شخص کا (عمر کا) اولاد کی ماؤں کو آزاد کرنا، پس لوگوں نے اس کے قول پر عمل کیا اور لوگوں نے رسول اللہ کا حکم ترک کر دیا،

## تین افراد کے بارے میں جھوٹا فیصلہ

وَ مَا صَنَعَ بِنَصْرِ بْنِ الْحُجَّاجِ وَ بَجَعْدَةَ مِنْ سُلَيْمٍ [بِجَعْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ] وَ بَابِنِ وَبَرَةَ

اور اس (عمر) نے جو کچھ نصر بن حجاج، جعدہ بن سلیم اور ابن وبرة کے ساتھ جو کیا وہ بھی (تعجب خیز ہے)

## طلاق میں بدعت

وَأَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ أَنَّ أَبَا كِنْفٍ الْعَبْدِيَّ أَنَّهُ فَقَالَ لِي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَ أَنَا غَائِبٌ فَوَصَلَ إِلَيْهَا الطَّلَاقُ ثُمَّ رَاجَعْتُهَا وَ هِيَ فِي عِدَّتِهَا وَ كَتَبْتُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَصِلِ الْكِتَابُ إِلَيْهَا حَتَّى تَزَوَّجَتْ فُكْتُبَ لَهُ إِنْ كَانَ هَذَا الَّذِي تَزَوَّجَهَا قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَ إِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهِيَ امْرَأَتُكَ وَ كَتَبَ لَهُ ذَلِكَ وَ أَنَا شَاهِدٌ فَلَمْ يُشَاوِرْنِي وَ لَمْ يَسْأَلْنِي يَرَى اسْتِعْنَاءَهُ بِعِلْمِهِ عَنِّي فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَاهَا ثُمَّ فُئْتُ مَا أُبَالِي أَنْ يُفْضَحَهُ اللَّهُ ثُمَّ لَمْ يَعْبَهُ النَّاسُ بَلِ اسْتَحْسَنُوهُ وَ اتَّخَذُوهُ سُنَّةً [وَ قَبِلُوهُ مِنْهُ] وَ رَأَوْهُ صَوَابًا وَ ذَلِكَ قَضَاءٌ لَوْ قَضَى بِهِ مَجْنُونٌ نَحِيفٌ سَخِيفٌ لَمَا زَادَ

اور سب سے بڑھ کر تعجب خیز بات ہے کہ ابو کنف عبدی اس کے (عمر کے) پاس آیا تو اس نے کہا ”میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی میں سفر پر تھا تو اس تک طلاق پہنچ گئی پھر میں نے اس سے رجوع کر لیا جب کہ وہ ابھی عدت میں تھی اور میں نے اس کی طرف لکھ بھیجا مگر اس تک نہ پہنچا یہاں تک کہ اس سے شادی کر لی“ تو عمر نے اس کی طرف لکھا ”وہ شخص کہ جس نے اس سے شادی کی ہے اگر اس نے اس عورت سے دخول کر لیا ہے تو وہ اس کی بیوی ہے اور اگر اس نے دخول نہیں کیا تو وہ تمہاری بیوی ہے“ جب عمر اس کی طرف یہ لکھ رہا تھا تو میں موجود تھا اس نے نہ مجھ سے مشورہ کیا اور نہ مجھ سے کوئی سوال کیا، وہ سمجھتا ہے کہ اسے اپنے علم کے سبب میری کوئی ضرورت نہ ہے، پس میں نے ارادہ کیا کہ اسے روکوں پھر میں نے اندر ہی اندر کہا ”مجھے کیا پرواہ ہے اگر اللہ اسے رسوا کرنا چاہتا ہے تو“ پھر بھی لوگوں نے اس کے اس فیصلے کو اچھا جانا اور لوگوں نے اسے سنت بنا لیا اور اس کی طرف سے قبول کر لیا اور اسے صحیح جانا، اور یہ ایسا فیصلہ ہے کہ اگر کوئی کمزور عقل بے وقوف پاگل شخص بھی فیصلہ کرتا تو ایسا نہ کرتا۔

## اذان کے کچھ حصوں کو چھوڑ دینا

ثُمَّ تَرَكَهُ مِنَ الْأَذَانِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ فَاتَّخَذُوهُ سُنَّةً وَ تَابَعُوهُ عَلَى ذَلِكَ

پھر اس شخص (عمر) نے اذان سے ”حی علی خیر العمل“ کو ترک کر دیا تو لوگوں نے اس کو سنت بنا لیا اور لوگوں نے اس معاملے میں اس کی پیروی کی۔

## لاپتہ شوہر کے حکم میں بدعت

وَ قَضَيْتِهِ فِي الْمَقْفُودِ وَ أَنَّ أَجَلَ امْرَأَتِهِ أَرْبَعٌ سِنِينَ ثُمَّ تَتَزَوَّجُ فَإِنْ جَاءَ زَوْجُهَا حُرِّرَ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَ بَيْنَ الصَّدَاقِ فَاسْتَحْسَنَهُ النَّاسُ وَ اتَّخَذُوهُ سُنَّةً وَ قَبِلُوهُ مِنْهُ جَهْلًا وَ قَلَّةً عِلْمٍ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ص وَ إِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ

كُلَّ أَعْجَمِيٍّ وَ إِسَالِهِ إِلَى عُمَالِهِ بِالْبَصْرَةِ بِحَبْلِ [طُولُهُ] حَمْسَةَ أَشْبَارٍ وَ قَوْلِهِ مَنْ أَخَذْتُمُوهُ مِنَ الْأَعَاجِمِ فَبَلَغَ طَوْلَ هَذَا الْحَبْلِ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ وَ رَدُّهُ سَبَايَا تُسْتَرَّ وَ هُنَّ حَبَالَى -

پھر اس نے گمشدہ کے بارے میں فیصلہ دیا کہ اس کی بیوی کی عدت چار سال ہے پھر وہ شادی کر سکتی ہے، پس اگر اس کا پہلا شوہر آجائے تو اسے حق مہر لینے یا عورت لینے کے درمیان اختیار ہے، تو لوگوں نے اس کو احسن گردانا۔ اور اسے سنت بنا لیا اور جہالت اور اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کے بارے میں کم علمی کے سبب لوگوں نے اس کو قبول کر لیا۔ اور (کتنا عجیب ہے) اس (عمر) کا مدینے سے ہر عجمی کو نکال باہر کرنا۔ اور (کتنا عجیب ہے) اس (عمر) کا بصرہ میں اپنے کارندے کو ایک رسی بھیجنا کہ جس کی لمبائی پانچ باشت تھی اور اس کا کہنا ”تمہیں عجمیوں میں سے جو بھی اس رسی کی لمبائی کے برابر ملے اس کی گردن مار دو“ (اور کتنا عجیب ہے) اس (عمر) کا مشرکین کی قیدی عورتوں کو واپس کرنا جب کہ وہ حاملہ تھیں۔

### مزید بدعتیں

وَ إِسَالِهِ بِحَبْلِ فِي صَبْيَانٍ سَرَفُوا بِالْبَصْرَةِ وَ قَوْلِهِ مَنْ بَلَغَ طَوْلَ هَذَا الْحَبْلِ فَاقْطَعُوهُ وَ أَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ أَنَّ كَذَّابًا رُجِمَ بِكَذَابَةٍ فَقِيلَ لَهَا وَ قِيلَ لَهَا الْجَهْلُ فَرَعَمُوا أَنَّ الْمَلِكَ يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ وَ يُلْقِنُهُ وَ اعْتَقَاهِ سَبَايَا أَهْلِ الْيَمَنِ

(اور کتنا عجیب ہے) اس (عمر) کا ان بچوں کے معاملے میں رسی بھیجنا کہ جنہوں نے چوری کی تھی اور اس کا کہنا ”جو اس رسی کی لمبائی کے برابر ہو اس کا ہاتھ کاٹ دو“ اور اس سے بھی زیادہ عجیب ہے اس (عمر) نے بے گناہ شخص جھوٹی عورت کے بدلے رجم کر دیا اور جاہلوں نے اس کو قبول کر لیا اور لوگوں نے گمان کیا کہ اس کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے اور اسے الہام کرتا ہے۔ (اور کتنا عجیب ہے) اس (عمر) کا اہل یمن کے قیدیوں کو آزاد کر دینا۔

### ابو بکر اور عمر کی رسول اللہ کی نافرمانی اور اعتراضات

وَ تَخْلَفِيهِ وَ صَاحِبِهِ عَنِ جَيْشِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مَعَ تَسْلِيمِهِمَا عَلَيْهِ بِالْأَمْرِ ثُمَّ أَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ اللَّهُ وَ عَلِمَهُ النَّاسُ أَنَّهُ الَّذِي صَدَّ رَسُولَ اللَّهِ ص عَنِ الْكَيْفِ الَّذِي دَعَاهُ بِهِ ثُمَّ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ [وَ لَمْ يَنْفُصْهُ] وَ أَنَّهُ صَاحِبُ صَفِيَّةَ حِينَ قَالَ لَهَا مَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ص حَتَّى قَالَ مَا قَالَ

(اور کتنا عجیب ہے) اس (عمر) کا اور اس کے ساتھی (ابو بکر) کا اسامہ بن زید کے لشکر سے کنارہ کشی اختیار کرنا حالانکہ ان دونوں نے اس کو امیر تسلیم کر لیا تھا۔ پھر اس سے بھی زیادہ عجیب ہے کہ اللہ بھی جانتا ہے اور لوگ بھی اس بارے میں جانتے ہیں کہ اس نے ہی رسول اللہ کو کاغذ دینے سے روکا جب آپ نے کاغذ مانگا، پھر بھی لوگوں کے نزدیک اس بات نے اسے کوئی ضرر نہیں پہنچایا ہے اور نہ اسے کوئی نقصان دیا ہے۔ اور یہی وہ شخص تھا کہ جس نے صفیہ کو جو کہنا تھا کہا تو رسول اللہ نے غضبناک ہو کر اس بارے میں جو کہنا تھا کہا،

[وَ إِنَّهُ وَ صَاحِبَهُ اللَّذَانِ كَمَا عَنْ قَتْلِ الرَّجُلِ الَّذِي أَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ص بِقَتْلِهِ ثُمَّ أَمَرَنِي بَعْدَهُمَا وَ قَالَ النَّبِيُّ ص فِي ذَلِكَ مَا قَالَ وَ أَمَرَ النَّبِيُّ ص أَبَا بَكْرٍ يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ مُوَجِّدًا لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَرَدَّهُ عَمْرٌ وَ أَطَاعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَ عُصِيَ رَسُولُ اللَّهِ ص فَلَمْ تُنْفَذْ أَمْرُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ فِي ذَلِكَ مَا قَالَ فَمَسَاوِيهِ وَ مَسَاوِي صَاحِبِهِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَى أَوْ تُعَدُّ ثُمَّ لَمْ يَنْفُضْ ذَلِكَ عِنْدَ الْجُهَالِ وَ الْعَامَّةِ وَ هُمَا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَ أُمَّهَاتِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ وَ يُبْغِضُونَ لَهُمَا مَا لَا يُبْغِضُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ ص]

اور یہ اور اس کا ساتھی (ابو بکر) ہی تھا کہ جو اس شخص کے قتل سے رُک گئے کہ جس کے قتل کا ان دونوں کو رسول اللہ نے حکم دیا تھا پھر ان دونوں کے بعد رسول اللہ نے مجھے حکم دیا (تو میں نے اسے قتل کر ڈالا) اور نبی نے اس معاملے میں جو فرمایا سو فرمایا۔ اور رسول اللہ نے ابو بکر کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں منادی کرے کہ ”جو شخص اللہ کی دربار میں موحّد بن کر جائے کہ اس نے کسی کو اللہ کا شریک نہ بنایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا“ پس عمر نے اسے روکا تو اس نے عمر کی اطاعت کی اور رسول اللہ کی نافرمانی کی اور آپ کے حکم کا نفاذ نہ کیا، پس رسول اللہ نے اس بارے میں جو فرمایا سو فرمایا۔ پس اس کی اور اس کے ساتھی (ابو بکر) کی کوتاہیاں حساب و شمار سے زیادہ ہیں پھر بھی یہ سب جاہل عوام کے سامنے ان کے لیے نقصان دہ نہیں ہے اور وہ دونوں (عمر و ابو بکر) لوگوں کے نزدیک ان کے آباء و اجداد اور اٹھات اور ان کی جانوں سے زیادہ پسندیدہ ہیں اور وہ ان دونوں کے مخالف سے اتنا نفرت کرتے ہیں کہ وہ اتنا رسول اللہ کے مخالف سے بھی نفرت نہیں کرتے“

## عمر کی رسول اللہ صلی کی توہین

قَالَ عَلِيُّ ع ثُمَّ مَرَرْتُ بِالصُّهَيْكِيِّ يَوْمًا فَقَالَ لِي مَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ إِلَّا كَمَثَلِ نَخْلَةٍ نَبَتَتْ فِي كُنَاسَةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ وَ خَرَجَ فَأَتَى الْمُنَبَّرَ وَ فَرَعَتِ الْأَنْصَارُ فَجَاءَتْ شَاكَةً فِي السِّلَاحِ لِمَا رَأَتْ مِنْ غَضَبِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَ مَا بَأْسَ أَقْوَامٍ يُعَيِّرُونِي بِقُرَابَتِي وَ قَدْ سَمِعُوا مِنِّي مَا قُلْتُ فِي فَضْلِهِمْ وَ تَفْضِيلِ اللَّهِ إِلَيْهِمْ وَ مَا اخْتَصَّ اللَّهُ بِهِ مِنْ إِذْهَابِ الرَّجْسِ عَنْهُمْ وَ تَطْهِيرِ اللَّهِ إِلَيْهِمْ وَ قَدْ سَمِعْتُمْ مَا قُلْتُ فِي أَفْضَلِ أَهْلِ بَيْتِي وَ خَيْرِهِمْ مِمَّا حَصَّهُ اللَّهُ بِهِ وَ أَكْرَمَهُ وَ فَضَّلَهُ مِنْ سَبْقِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَ بَلَاءِهِ فِيهِ وَ قُرَابَتِهِ مِنِّي وَ أَنَّهُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ثُمَّ تَزَعْمُونَ أَنَّ مَثَلِي فِي أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ نَخْلَةٍ نَبَتَتْ فِي كُنَاسَةٍ أَلَا إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُمْ فَرَفَقْتَنِي فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ الْفِرَقَتَيْنِ ثُمَّ فَرَّقَ الْفِرْقَةَ [ثَلَاثَ فِرَقٍ] شُعُوبًا وَ قَبَائِلَ وَ بَيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهَا شُعْبًا وَ خَيْرِهَا قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بَيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهَا بَيْتًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [فَحَصَلَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَ عَثْرَتِي وَ أَنَا وَ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ] أَلَا وَ إِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ نَظْرَةً فَاخْتَارَنِي مِنْهُمْ ثُمَّ نَظَرَ نَظْرَةً فَاخْتَارَ أَخِي عَلِيًّا وَ وَزِيرِي وَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ وُلِّيَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي فَبَعَثَنِي رَسُولًا وَ نَبِيًّا

علی نے فرمایا ”پھر میں ایک دن ضحاک کے بیٹے (عمر) کے قریب سے گزرا تو اس نے مجھ سے کہا ”محمد کی مثال (نعوذ باللہ) کھجور کے اس پودے کی ہے کہ جو گندگی کے ڈھیر پر آگ گیا ہو“ پس میں رسول اللہ کے پاس آیا اور میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ پس رسول اللہ غضبناک ہوئے اور غضبناک ہو کر باہر آئے تو منبر پر بیٹھے پس انصار ڈر گئے اور انہیں جنگ و جدال کا شک سا پڑا کہ انہوں نے رسول اللہ کو

اتنا غضبناک دیکھا تھا، تو آپ نے فرمایا ”لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ مجھ میں میرے قرابت داروں کے ذریعے عیب تلاش کرتے ہیں؟ جب کہ وہ مجھے سن چکے ہیں کہ میں نے ان کی فضیلت میں جو کہا ہے اور اللہ عزوجل نے بھی ان کو جو فضیلت بخشی ہے اور اللہ عزوجل نے جو ان سے رحمت کو دور رکھا ہے اور انہیں اللہ نے جو طہارت بخشی ہے، اور یقیناً تم سن چکے ہو کہ میں نے جو اپنی اہل بیت میں سے افضل ترین اور ان سب سے بہترین کے بارے میں کہا ہے کہ اللہ عزوجل نے اس کو کیا خصوصیت دی ہے اور کرامت دی ہے اللہ نے اسے اس کے اسلام میں سبقت کے سبب اور اس میں مصیبت اٹھانے کے سبب اور میری قرابت کی وجہ سے فضیلت بخشی ہے اور اس کی مجھ سے نسبت وہی ہے کہ جو ہارون کی موسیٰ سے تھی، پھر بھی تم گمان کرتے ہو کہ میری اہل بیت میں میری مثال گندگی پر آگی کھجور کی طرح ہے؟ خبردار رہو کہ اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق خلق کی تو انہیں دو حصوں میں بانٹا تو مجھے سب سے بہترین حصے میں رکھا، پھر اس حصے کو تین حصوں میں تقسیم کیا اس میں مختلف نسب، قبائل اور گھربنائے اور مجھے ان میں سے بہترین نسب اور ان میں سے بہترین گھر میں قرار دیا، پھر ان کے بھی آگے مختلف گھربنائے تو مجھے ان میں سے بہترین گھر میں قرار دیا۔ پس یہ اس کا قول ہے ”بے شک اے اہل بیت اللہ عزوجل نے تم سے ہر قسمی رحمت کو دور رکھا اور تمہیں پاک بنایا جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے“ (احزاب 33-) پس یہ آیت مجیدہ میری اہل بیت عزت اور میرے اور میرے بھائی علی ابن ابی طالب علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ خبردار رہو کہ اللہ عزوجل نے زمین والوں پر نظر کرم فرمایا تو ان میں سے

وَدَلِيلًا فَأَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنِ اتَّخِذْ عَلِيًّا أَخًا وَّوَلِيًّا وَّوَصِيًّا وَّخَلِيفَةً فِي أُمَّتِي بَعْدِي أَلَا وَّ إِنَّهُ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي مَنْ  
وَالَاهُ وَالَاهُ اللَّهُ وَّ مَنْ عَادَاهُ عَادَاهُ اللَّهُ وَّ مَنْ أَحَبَّهُ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَّ مَنْ أَبْغَضَهُ أَبْغَضَهُ اللَّهُ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّ لَا يُبْغِضُهُ إِلَّا كَافِرٌ  
رَبِّ [زُر] الْأَرْضِ بَعْدِي وَّ سَكْنُهَا وَّ هُوَ كَلِمَةُ اللَّهِ التَّقْوَى وَّ عَزْوَةُ اللَّهِ الْوَتْفَى أ تُرِيدُونَ أَنْ تُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِكُمْ - وَّ اللَّهُ  
مُتِمُّ نُورِهِ ... وَّ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ - [وَأُرِيدُ أَعْدَاءَ اللَّهِ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ أَحْيَى - وَّ يَا أَيُّهَا اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ] يَا أَيُّهَا النَّاسُ لِيُبْلِغَ  
مَقَالَتِي شَاهِدَتُمْ غَائِبَتِكُمْ [اللَّهُمَّ اشْهَدْ عَلَيْنَهُمْ] يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ نَظَرَ نَظْرَةً ثَالِثَةً فَاخْتَارَ مِنْهُمْ بَعْدِي اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيًّا مِنْ  
أَهْلِ بَيْتِي وَّ هُمْ خِيَارُ أُمَّتِي [مِنْهُمْ أَحَدٌ عَشَرَ إِمَامًا بَعْدَ أَحْيَى] وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ كَلَّمَا هَلَكَ وَاحِدٌ قَامَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ مَثَلُهُمْ  
كَمَثَلِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ لَأَنَّهُمْ أَيْمَةٌ هُدَاةٌ مُهْتَدُونَ لَا يَضُرُّهُمْ كَيْدٌ مَنْ كَادَهُمْ وَّ لَا خِدْلَانٌ مَنْ  
خَذَلَهُمْ [بَلْ يُضِرُّ اللَّهُ بِذَلِكَ مَنْ كَادَهُمْ وَّ خَذَلَهُمْ] فَهَمْ حُجَّةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَّ شَهَادَاتُهُ عَلَى خَلْقِهِ مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَّ مَنْ  
عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ هُمْ مَعَ الْقُرْآنِ وَّ الْقُرْآنُ مَعَهُمْ لَا يُفَارِقُونَهُ وَّ لَا يُفَارِقُهُمْ حَتَّى يَرُدُّوا عَلَيَّ حَوْضِي

مجھے منتخب کیا پھر دوبارہ نظر کرم فرمایا تو میرے بھائی، میرے وزیر، میرے وصی اور میری امت میں میرے خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کے حاکم علی کو منتخب فرمایا، پس مجھے رسول، نبی اور دلیل بنا کر مبعوث فرمایا اور مجھے وحی نازل فرمائی کہ میں علی کو بھائی، ولی، وصی اور میرے بعد میری امت میں اپنا خلیفہ بناؤں۔ خبردار رہو کہ وہ (علی) میرے بعد ہر مومن کا حاکم ہے جو اس سے پیار کرے اللہ اسے اپنا ولی بناتا ہے اور جو اس سے دشمنی کرے اللہ عزوجل اسے دشمن رکھتا ہے۔ جو اس سے محبت کرے اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو اس سے بغض رکھے اللہ عزوجل اس پر غضبناک ہوتا ہے، اس سے مومن کے سوا کوئی محبت نہیں کر سکتا اور کافر کے سوا کوئی بغض نہیں کر سکتا ہے، میرے بعد زمین کارب اور اس کو ساکن رکھنے والا ہے اللہ عزوجل کا بہترین کلمہ اور اللہ عزوجل کی مضبوطی ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دو؟ اللہ اپنے نور کو کامل رکھنے والا ہے اگرچہ مشرکین کو ناپسند ہی کیوں نہ ہو اللہ کے دشمن چاہتے ہیں کہ میرے بھائی کے

نور کو بجھادیں اور اللہ عزوجل ایسا نہیں چاہتا البتہ وہ اس کے نور کو کامل رکھے گا۔ تم میں سے جو موجود ہے وہ میری یہ گفتگو اس تک پہنچا دے کہ تم میں سے جو موجود نہیں ہے۔ اے اللہ ان پر گواہ بنا۔ اے لوگو! اللہ عزوجل نے تیسری بار نظر کرم فرمایا تو میرے بعد میری اہل بیت میں سے گیارہ (11) وصیوں کو منتخب فرمایا اور وہ میری امت کے سب سے بہترین افراد ہیں۔ ان ہی میں سے میرے بھائی کے بعد گیارہ امام ہیں، یکے بعد دیگرے کہ جب بھی ایک چلا جاتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا قیام کرتا ہے، اس کی مثال آسمان میں ستاروں کی مانند ہے کہ جب بھی ایک ستارہ غائب ہوتا ہے دوسرا طلوع کرتا ہے کیونکہ وہ سب ہدایت یافتہ ہادی امام ہیں، جو ان سے مکرو فریب کرے اس کا مکرو فریب ان کو نقصان نہیں دیتا اور نہ ہی ان لوگوں کی ذلت کہ جو ان کو رسوا کرنے کا سوچے، بلکہ اس کے ذریعے اللہ ان کو مکرو فریب دینے والوں اور رسوائی کا سوچنے والوں کو نقصان دیتا ہے، پس وہ سب اللہ کی زمین میں اللہ کی حجت اور اس کی مخلوق پر اس کے گواہ ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی وہ سب قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے اور وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونے والے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں“

أَوَّلُ الْأَيْمَةِ [أَخِي] عَلِيٌّ عَ حَبِيبُهُمْ ثُمَّ ابْنِي الْحَسَنُ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنِ ثُمَّ تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ وَ أُمَّهُمْ ابْنَتِي فَاطِمَةُ ص ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِمْ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّي [وَ أَخُو أَخِي] وَ عَمِّي حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ [أَلَا ابْنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ] أَنَا خَيْرُ الْمُرْسَلِينَ وَ النَّبِيِّينَ [وَ فَاطِمَةُ ابْنَتِي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ] وَ عَلِيٌّ وَ بَنُو الْأَوْصِيَاءِ خَيْرُ الْوَصِيِّينَ وَ أَهْلُ بَيْتِي خَيْرُ أَهْلِ بُيُوتَاتِ النَّبِيِّينَ وَ ابْنَائِي سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ شَفَاعَتِي لَيَرْجُوهَا رَجَاؤُكُمْ أَ فَيَعْجِزُ عَنْهَا أَهْلُ بَيْتِي مَا مِنْ أَحَدٍ وَ لَدَهُ جَدِّي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَلْقَى اللَّهَ مُوَحَّدًا لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا إِلَّا أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَ لَوْ كَانَ فِيهِ مِنَ الذُّنُوبِ عَدَدُ الْحَصَى وَ زَبَدِ الْبَحْرِ [أَيُّهَا النَّاسُ عَظِّمُوا أَهْلَ بَيْتِي فِي حَيَاتِي وَ مِنْ بَعْدِي] وَ أَكْرِمُوهُمْ وَ فَضِّلُوهُمْ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَّوَمَّ مِنْ مَجْلِسِهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِأَهْلِ بَيْتِي إِنِّي لَوْ أَخَذْتُ بِخَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ ثُمَّ تَجَلَّى لِي رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى [فَسَجَدْتُ] وَ أَدْنَى لِي بِالشَّفَاعَةِ لَمْ أَوْثِرْ عَلَى أَهْلِ بَيْتِي أَحَدًا -

آئمہ میں سے پہلا میرا بھائی ہے پھر میرا بیٹا حسن ہے پھر میرا بیٹا حسین ہے پھر حسین کی اولاد میں سے نو (9) امام ہیں اور ان سب کی ماں میری بیٹی فاطمہ صلوات اللہ علیہم پھر ان کے بعد میرے چچا کا بیٹا اور میرے بھائی کا بھائی جعفر بن ابی طالب سب سے افضل ہے اور میرے چچا حمزہ بن عبدالمطلب افضل ہیں۔ خبردار رہو کہ میں محمد بن عبد اللہ تمام انبیاء اور مرسلین سے افضل ہوں، اور میری بیٹی فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور علی اور اس کے وصی بیٹے تمام اوصیاء سے افضل ہیں اور میری اہل بیت تمام نبیوں کی اہل بیت سے افضل ہیں اور میرے دو فرزند جو انان جنت کے سردار ہیں۔ اے لوگو! جو میری شفاعت کا تم میں سے امیدوار ہیں تو کیا میری اہل بیت اس سے عاجز ہے؟ میرے دادا عبدالمطلب کی اولاد میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جو اللہ کی دربار میں موحّد بن کر جائے کہ اس نے کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ بنایا ہو تو یقیناً میں اسے جنت میں داخل کروں گا اگرچہ اس نے ریت کے ذرات اور سمندر کی جھاگ کے برابر ہی گناہ کیوں نہ کیے ہوں “اے لوگو! میری زندگی میں اور میرے بعد بھی میری اہل بیت کی تعظیم کرو اور ان سب کا احترام کرو اور ان سب کو فضیلت دو، پس کسی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی کی بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر تعظیم کرے ماسوائے میری اہل بیت کے لیے اگر میں نے جنت کے دروازے کے

کنڈے کو پکڑا پھر رب عزوجل نے مجھے اپنے نور کا جلوہ دکھایا تو میں سجدہ کروں اور مجھے شفاعت کی اجازت مل جائے تو میں اپنی اہل بیت پر کسی ایک کو بھی ترجیح نہ دوں گا۔

أَيُّهَا النَّاسُ [انْسُبُونِي] مَنْ أَنَا فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَ مِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ أَخْبَرَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ الَّذِي آذَاكَ فِي أَهْلِ بَيْتِكَ حَتَّى نَضْرِبَ عُنُقَهُ وَ نُيَبِّزَ عِزَّتَهُ فَقَالَ انْسُبُونِي أَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ حَتَّى انْتَسَبَ إِلَيَّ نِزَارٍ ثُمَّ مَضَى فِي نَسَبِهِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ [بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَلِيلِ اللَّهِ] ثُمَّ قَالَ إِلَيَّ وَ أَهْلُ بَيْتِي بِطَيْبَةِ طَيْبَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ إِلَى آدَمَ نِكَاحَ غَيْرِ سَفَاحٍ [لَمْ يُخَالِطْنَا نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ]

اے لوگو! میرا نسب بتاؤ؟ میں کون ہوں؟“ تو انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی ”ہم اللہ کے غضب اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ ہی کی پناہ چاہتے ہیں۔ یا رسول اللہ ہمیں بتلائیے کہ وہ کون ہے کہ جس نے آپ کی اہل بیت کے معاملے میں آپ کو اذیت دی ہے تاکہ ہم اس کی گردن مار دیں اور اس کے خاندان کو اس سے پاک کر دیں“ تو آپ نے فرمایا ”میرا نسب بتاؤ، میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ہوں..... یہاں تک کہ آپ نے اپنا نسب جناب نزار تک بیان فرمایا پھر اپنا نسب اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہ تک بتایا..... پھر فرمایا ”میں اور میری اہل بیت عرش کے نیچے سے پاک طینت سے ہیں، ہم ہیں جو آدم تک کوئی بغیر نکاح کے نہیں ہم میں جاہلیت کا نکاح نہیں ملا ہوا۔

## رسول اللہ کا لوگوں کو اُن کا حسب نسب اور آخرت میں انجام بتانا

فَسَلُّونِي فَوَ اللَّهُ لَا يَسْأَلُنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ أُمِّهِ وَ عَنْ نَسَبِهِ إِلَّا أَخْبَرْتُهُ بِهِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ أَبِي فَقَالَ صَ أَبُوكَ فَلَانَ الَّذِي تُدْعَى إِلَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهُ [وَ أَتَى عَلَيْهِ وَ قَالَ لَوْ نَسَبْتَنِي إِلَى غَيْرِهِ لَرَضَيْتُ وَ سَلَّمْتُ] ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ [رَجُلٌ] آخَرَ فَقَالَ لَهُ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ فَلَانَ لِعَيْرِ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى إِلَيْهِ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ [ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا أَمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ -

پس تم سب مجھ سے سوال کرو، پس اللہ کی قسم! کوئی شخص بھی مجھ سے اپنے باپ، ماں اور نسب کے بارے میں نہ پوچھے گا مگر یہ کہ میں اسے اس کی خبر دوں گا“ تو ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا تو اس نے عرض کی ”میرا باپ کون ہے؟“ تو آپ نے فرمایا ”تمہارا باپ فلاں ہے کہ جس کا تم کہلاتے ہو“ پس اس شخص نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور اس نے عرض کی ”اگر آپ میری نسبت اس کے علاوہ کی طرف دیتے تو بھی میں راضی ہوتا اور اسے تسلیم کرتا“ پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر آپ سے عرض کی ”میرا باپ کون ہے؟“ تو آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے..... جو کہ اس کا وہ باپ نہیں تھا کہ جس کا وہ کہلاتا تھا..... پس وہ شخص اسلام میں مرتد ہو گیا، پھر آپ کے

سامنے ایک اور شخص کھڑا ہوا تو اس نے عرض کی ”میں اہل جنت میں سے ہوں یا اہل جہنم میں سے ہوں؟“ تو آپؐ نے فرمایا ”اہل جنت میں سے“ پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی ”میں اہل جنت میں سے ہوں یا اہل جہنم میں سے؟“ تو آپؐ نے فرمایا ”اہل جہنم میں سے“

## عمر کا توہین رسول اللہ کرنا

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص [وَهُوَ مُغْضَبٌ] مَا يَمْنَعُ الَّذِي عَيَّرَ أَفْضَلَ أَهْلِ بَيْتِي وَ أَحْيِي وَ وَزِيرِي [وَوَارِثِي وَ وَصِيِّي] وَ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ وَلِيَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي أَنْ يَقُومَ فَيَسْأَلَنِي مَنْ أَبُوهُ وَ أَيْنَ هُوَ أَمْ فِي الْجَنَّةِ أَمْ فِي النَّارِ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ وَ سَخَطِ رَسُولِهِ اعْفُ عَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ أَقَالُكَ اللَّهُ اسْتُرْنَا سِتْرَكَ اللَّهُ اصْفَحْ عَنَّا [صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ] فَاسْتَحَى رَسُولُ اللَّهِ ص فَكَفَّتْ

پھر رسول اللہؐ نے غضبناک ہو کر فرمایا ”وہ شخص کہ جو میری افضل ترین اہل بیت اور میرے بھائی، میرے وزیر، میرے وارث، میرے وصی، میری امت میں میرے خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کے ولی کے ذریعے مجھ پر طعنہ زنی کرتا ہے اس کو کس نے منع کیا ہے کہ وہ اٹھے اور مجھ سے سوال کرے کہ اس کا باپ کون ہے؟ اور کہاں ہے؟ کیا جنت میں ہے یا جہنم میں؟“ تو عمر بن خطاب نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا ”میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں! یا رسول اللہؐ ہم سے درگزر فرمائیے، اللہ آپ سے درگزر فرمائے، ہمیں معاف فرمائیے اللہ آپ کو معاف فرمائے، ہماری پردہ پوشی فرمائیے اللہ آپ کی پردہ پوشی کرے، ہم پر کرم فرمائیے، پس آپ کو رحم آگیا اور آپ ٹوک گئے۔

## عمر کا رسول اللہؐ پر اعتراض

قَالَ عَلِيٌّ ع وَ هُوَ صَاحِبُ الْعَبَّاسِ الَّذِي بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص سَاعِيًا [فَرَجَعَ] وَ قَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ قَدْ مَنَعَ صَدَقَةَ مَالِهِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ شَرِّ مَا يُلْطَحُونَ بِهِ إِنَّ الْعَبَّاسَ لَمْ يَمْنَعْ صَدَقَةَ مَالِهِ وَ لَكِنَّكَ عَجَلْتَ عَلَيْهِ [وَ قَدْ عَجَلَ زَكَةَ سِنِينَ] ثُمَّ أَتَانِي بَعْدَ ذَلِكَ يَطْلُبُ أَنْ أَفْشِي مَعَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص [شَافِعًا] لِيَرْضَى عَنْهُ فَفَعَلْتُ

علیؑ نے فرمایا ”یہ وہ شخص ہے (یعنی عمر) کہ جسے رسول اللہؐ نے عباس کے پاس زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا تو وہ پلٹ آیا اور اس نے کہا ”عباس نے اپنے مال کا صدقہ (زکوٰۃ) روک لیا ہے“ تو رسول اللہؐ غضبناک ہو گئے اور فرمایا ”تمام تر حمد ہے اس اللہ کی کہ جس نے ہمیں ہر قسمی شر سے عافیت بخشی اور اس نے ہمیں شر سے مخلوط نہیں کیا، عباس نے اپنے مال کا صدقہ (زکوٰۃ) نہیں روکا بلکہ تم نے اس پر جلد بازی کا مظاہرہ کیا“ (اور اس نے دو سال کی زکوٰۃ مانگی تھی)، پھر وہ (عمر) میرے پاس آیا تو چاہتا تھا کہ میں اس کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس چل کر جاؤں اور اس کی شفاعت کروں تاکہ آپ اس سے راضی ہو جائیں تو میں نے ایسا کیا۔

## عبداللہ بن ابی سلول کی نماز جنازہ میں رسول اللہؐ پر عمر کا اعتراض

وَ هُوَ صَاحِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلُولٍ حِينَ تَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِثَوْبِهِ مِنْ وَرَائِهِ [فَمَدَّهُ إِلَيْهِ مِنْ خَلْفِهِ] وَقَالَ قَدْ تَمَّكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا يَجِلُّ لَكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ [وَبَلَّكَ قَدْ أَذَيْتَنِي] إِنَّمَا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ كِرَامَةً لِأَنِّي لِأَرْجُو أَنْ يُسَلَّمَ بِهِ سَبْعُونَ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَبِيهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَمَا يُدْرِيكَ مَا قُلْتُ إِنَّمَا دَعَوْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ

اور یہی (عمر) وہ شخص ہے کہ جب رسول اللہؐ عبداللہ بن ابی سلول کا جنازہ پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو اس نے آپؐ کا کپڑا پیچھے کی طرف سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا ”یقیناً آپؐ کو اللہ نے اس پر نماز پڑھانے سے منع کیا ہے اور آپؐ کے لیے حلال نہیں ہے کہ آپؐ اس پر نماز جنازہ پڑھائیں“ تو رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا ”تمہارے لیے جہنم کی وادی ویل ہو! تو نے یقیناً مجھے اذیت دی ہے، میں اس پر نماز جنازہ فقط اس کے بیٹے کی عزت افزائی کے لیے پڑھا رہا ہوں۔ اور یہ کہ مجھے امید ہے کہ اس کے سب اس کے باپ کے بیٹوں اور اس کی اہل بیت میں سے ستر آدمی نجات پائیں گے (اسلام لائیں گے) اور تمہیں کیا معلوم میں نے کیا کہا یقیناً میں نے اللہ سے اس کے برخلاف دعا کی“

## عمر کا رسول اللہؐ پر اعتراض، صلح حدیبیہ میں

وَ هُوَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ حِينَ كُنْتَبَ الْفُضَيْيَّةَ إِذْ قَالَ لَهُ أَعْطِي الدِّيَّةَ فِي دِينِنَا ثُمَّ جَعَلَ يَطُوفُ فِي عَسْكَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ [يُشَكِّكُهُمْ] وَيُحْضِضُهُمْ وَيَقُولُ أَعْطِي الدِّيَّةَ فِي دِينِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ صَافِرُجُوا عَنِّي أَوْ تُرِيدُونَ أَنْ أَعْدِرَ بِدِمَّتِي وَ لِأَبِي هُمْ [بِمَا كَتَبْتُ لَهُمْ] خُذْ يَا سُهَيْلُ بِيَدِ أَبِي جَنْدَلٍ فَأَخِذْهُ فَشُدَّهُ وَثَاقًا فِي الْحَدِيدِ ثُمَّ جَعَلَ اللَّهُ عَاقِبَةَ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ صَافِرُجُوا إِلَى الْحَبَرِ وَ الرُّشْدِ وَ الْهُدَى وَ الْعِزَّةِ وَ الْفَضْلِ

اور یہی (عمر) وہ شخص ہے کہ جس نے حدیبیہ والے دن..... جب آپؐ نے فیصلہ لکھوایا..... تو اس نے رسول اللہؐ سے کہا ”کیا ہم اپنے دین میں نیچائی دیں؟“ پھر وہ رسول اللہؐ کے لشکر میں گھوم کر لشکر والوں کو شک میں ڈالنے لگا اور انہیں بھڑکانے لگا اور کہنے لگا ”کیا ہم اپنے دین میں نیچائی دیں؟“ تو رسول اللہؐ نے فرمایا ”مجھ سے دور ہو جاؤ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں اپنی ذمہ داری سے غداری کروں اور جو میں نے انہیں لکھ دیا ہے اسے پورا نہ کروں اے سہیل! ابو جندل کا ہاتھ پکڑو“ پس اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے لوہے کی زنجیروں کے ساتھ بری طرح جکڑ لیا، پھر اللہ عزوجل نے رسول اللہؐ کے معاملے کو بھلائی، ہدایت، راستی، عزت اور فضیلت بھر انعام عطا فرمایا۔

## غدیر خم کے دن عمر کا اعتراض

وَ هُوَ صَاحِبُ يَوْمِ غَدِيرِ حُمٍّ إِذْ قَالَ هُوَ وَ صَاحِبُهُ حِينَ نَصَبَنِي رَسُولَ اللَّهِ ص لِيُؤَلِّيَنِي فَقَالَ مَا يَأْلُو أَنْ يَرْفَعَ حَسْبِيئَتَهُ [وَقَالَ الْأَخْرُ مَا يَأْلُو رَفْعًا بِضَنَعِ ابْنِ عَمَّهِ] وَ قَالَ لِصَاحِبِهِ [وَأَنَا مَنْصُوبٌ] إِنَّ هَذِهِ لِهِيَ الْكِرَامَةُ فَقَطَّبَ [صَاحِبُهُ] فِي وَجْهِهِ وَ قَالَ لَا وَ اللَّهُ لَا أَسْمَعُ لَهُ وَ لَا أُطِيعُ أَبَدًا [ثُمَّ انْكَأَ عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّى وَ انْصَرَفَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ - فَلَا صَدَقَ وَ لَا صَلَّى وَ لَكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلَّى. ثُمَّ دَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ يَتَمَطَّى أُولَى لَكَ فَأُولَى ثُمَّ أُولَى لَكَ فَأُولَى وَعِيداً مِنَ اللَّهِ لَهُ وَ انْتَهَاراً]

یہی (عمر) وہ شخص ہے کہ جس نے غدیر خم والے دن کہ جب رسول اللہ نے میری ولایت کا اعلان کیا تو اس نے اور اس کے ساتھی (ابو بکر) نے کہا تھا ”آپ ہمیشہ اپنے کمتر کو بلند کرتے رہتے ہیں“ اور دوسرے نے کہا تھا ”آپ ہمیشہ اپنے چچا کے بیٹے کو ہی فضیلت دیتے ہیں“، اور اس نے اپنے ساتھی سے کہا جب کہ میرا اعلان ہو گیا تھا ”یہ یقیناً بہت بڑی کرامت ہے“ تو اس کا ساتھی اس کے سامنے اتر آیا اور اس نے کہا ”نہیں اللہ کی قسم! میں نہ اس کی سنوں گا اور نہ اس کی ہر گز اطاعت کروں گا“ پھر اس نے اس کا سہارا لیا پھر وہ اتر آیا اور دونوں چلے گئے۔ تو اللہ عزوجل نے اس بارے میں نازل فرمایا ”پس اس نے نہ کلام خدا کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی، بلکہ اس نے (کلام خدا کو) جھٹلایا اور منہ پھیر لیا پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف اترتا ہوا چل پڑا، افسوس ہے تم پر پھر افسوس ہے تم پر، افسوس ہے تم پر پھر افسوس ہے تم پر“ (قیامت آیت نمبر 31 سے لے کر 35 تک) اس کے لیے خدا کی طرف سے جہنم کا وعدہ ہے اور دھمکی ہے“

## علیؑ کی بیماری کے دوران عمر کا اعتراض اور ان کا مذاق

وَ هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلَيَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص يُعَوِّدُنِي فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حِينَ عَمَزَهُ صَاحِبُهُ فَقَامَ وَ قَالَ [يَا رَسُولَ اللَّهِ] إِنَّكَ قَدْ كُنْتَ عَهْدْتَ إِلَيْنَا فِي عَلِيٍّ عَهْدًا وَ إِلَيَّ لِأَرَاهُ لِمَا بِهِ فَإِنْ هَلَكَ فِإِلَى مَنْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص اجلسن فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَقْبَلَ عَلَيَّهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ص فَقَالَ [إِيه وَ اللَّهُ] «إِنَّهُ لَا يَمُوتُ فِي مَرَضِهِ هَذَا [وَ اللَّهُ] لَا يَمُوتُ حَتَّى تَمْلِيَاهُ [غَيْظًا وَ تَوَسَّعًا] غَدْرًا وَ ظُلْمًا ثُمَّ بَجَدَاهُ صَابِرًا قَوَّامًا [وَ لَا يَمُوتُ حَتَّى يَلْقَى مِنْكُمَا هَنَاتٍ وَ هَنَاتٍ وَ لَا يَمُوتُ إِلَّا شَهِيدًا مَقْتُولًا]

اور یہی وہ شخص ہے کہ جو رسول اللہ کے ساتھ آپ کے صحابہ میں شامل ہو کر میری عیادت کرنے آیا تو جب اس کے ساتھی نے اسے اشارہ کیا تو اس نے کھڑے ہو کر کہا ”یا رسول اللہ، یقیناً آپ نے ہم سے علیؑ کے بارے میں جو وعدہ لیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ وعدہ کس لیے تھا پس اگر علیؑ کی رحلت ہو جائے تو پھر کون ہو گا؟“ تو رسول اللہ نے فرمایا ”بیٹھ جاؤ“، پس اس نے ایسا تین بار کہا تو رسول اللہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”اللہ کی قسم! یقیناً علیؑ اپنی اس بیماری میں رحلت نہ کریں گے۔ اللہ کی قسم! علیؑ کی رحلت اس وقت تک نہ ہوگی کہ جب تک تم دونوں اس پر غضب نہ ڈھاؤ اور اس پر ظلم و غدار کی انتہا نہ کر دو، پھر بھی تم علیؑ کو صابر اور ثابت قدم پاؤ گے، علیؑ کی رحلت اس وقت تک نہیں ہو سکتی کہ جب تک اسے تمہاری طرف سے یہ دکھ نہ پہنچیں، علیؑ کی رحلت نہیں ہوگی مگر شہید اور مقتول ہو کر“

## ابو بکر، عمر اور عثمان پر علیؑ کی خلافت پر اتمامِ حجت

وَ اعْظَمَ مِنْ ذَلِكَ كَلِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص جَمَعَ ثَمَانِينَ رَجُلًا أَرْبَعِينَ مِنَ الْعَرَبِ وَ أَرْبَعِينَ مِنَ الْعَجَمِ وَ هُمَا فِيهِمْ فَسَلَّمُوا عَلَيَّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنَّ عَلِيًّا أَخِي وَ وَزِيرِي وَ وَارِثِي وَ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ وَصِيِّي فِي أَهْلِي وَ وَليُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي فَاسْتَمَعُوا لَهُ وَ أَطِيعُوا وَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَ سَالِمٌ - وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ رَهْطٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَشْهَدُ اللَّهَ عَلَيْنَكُمْ

اور اس سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ رسول اللہ نے اسی (80) آدمی جمع کئے چالیس (40) عرب میں سے اور چالیس عجم میں سے.... اور وہ دونوں بھی ان میں شامل تھے.... پس ان سب نے مجھے امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا، پھر آپ نے فرمایا ”میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ علی میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وارث، میری امت میں میرا خلیفہ، میری اہل بیت میں میرا وصی اور میرے بعد ہر مومن کا ولی (حاکم) ہے، پس تم سب اس کی بات غور سے سنو اور اس کی اطاعت کرو“ اور ان میں ابو بکر، عمر عثمان، طلحہ، زبیر سعد، عبد الرحمن بن عوف، ابو عبیدہ، سالم، معاذ بن جبل اور انصار کے کچھ افراد شامل تھے، پھر آپ نے فرمایا ”میں تم سب پر اللہ کو گواہ بنانا ہوں“

## انتخابات، انتخاب یا مشاورت

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيٌّ ع عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِمَّا أُشْرِبَتْ قُلُوبُ هَذِهِ الْأُمَّةِ [مِنْ بَلِيَّتَيْهِمَا وَ فِتْنَتَيْهِمَا] [مِنْ عَجَلِهَا وَ سَامِرِيَّتَيْهَا] إِنَّهُمْ أَقْرَأُوا وَ ادَّعَوْا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص [لَمْ يَسْتَخْلِفْ أَحَدًا وَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالشُّورَى وَ قَالَ مَنْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص لَمْ يَسْتَخْلِفْ أَحَدًا وَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ] قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعْ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّبُوَّةِ وَ الْخِلَافَةِ وَ قَدْ قَالَ لِأَوْلِيكَ الثَّمَانِينَ رَجُلًا [سَلَّمُوا عَلَيَّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ] وَ أَشْهَدُهُمْ عَلَيَّ مَا أَشْهَدَهُمْ عَلَيَّ [وَ الْعَجَبُ أَنَّهُمْ أَقْرَأُوا ثُمَّ ادَّعَوْا] أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص لَمْ يَسْتَخْلِفْ أَحَدًا وَ أَنَّهُمْ أَمَرُوا بِالشُّورَى ثُمَّ أَقْرَأُوا أَنَّهُمْ لَمْ يَشَاوِرُوا فِي أَبِي بَكْرٍ [وَ أَنَّ بَيْعَتَهُ كَانَتْ فُلْتَةً وَ أَيُّ ذَنْبٍ أَعْظَمُ مِنَ الْفُلْتَةِ] ثُمَّ اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ وَ لَمْ يَقْتَدِ بِرَسُولِ اللَّهِ ص [فَبَدَعَهُمْ بِعَيْزِ اسْتِخْلَافٍ] فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ ادَّعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ كَالنَّعْلِ الْخَلْقِ ادَّعُهُمْ بِعَيْزِ أَحَدٍ اسْتَخْلِفَ عَلَيْهِمْ طَعَنًا مِنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ رَعْبَةً عَنْ رَأْيِهِ -

پھر علیؑ اس گروہ کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا ”سبحان اللہ! اس امت کے دل ان دونوں کی مصیبت اور فتنہ سازی سے کتنا بھر چکے ہیں، اس امت کے بچھڑے (ابو بکر) اور سامری (عمر) دونوں سے، وہ سب اقرار کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے کسی ایک کو بھی خلیفہ نہ بنایا تھا اور یہ کہ آپ نے شوریٰ بنانے کا حکم دیا تھا، اور کہنے والے نے کہا ”رسول اللہ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا اور یہ کہ نبی اللہ نے فرمایا ”اللہ عزوجل نے ہم اہل بیت کے لیے نبوت اور خلافت کو یکجا نہیں کیا“ اور آپ نے ان اسی (80) آدمیوں سے کہا تھا ”علیؑ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو“، پس تم سب ان پر گواہ ہو کہ جس چیز پر آپ نے انہیں گواہ بنایا تھا۔ اور کتنا عجیب ہے کہ وہ اقرار کرتے ہیں پھر دعویٰ کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا اور انہیں مشورے کا حکم دیا گیا ہے پھر وہ اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ انہوں نے

ابو بکر کے معاملے میں مشورہ نہیں کیا اور یہ کہ ابو بکر کی بیعت ناگہانی غلطی تھی، اور ناگہانی غلطی سے بڑا گناہ اور کون سا ہو سکتا ہے۔ پھر ابو بکر نے عمر کو خلیفہ بنایا اور رسول اللہ کی اقتدا نہیں کی (بقول ان کے رسول اللہ نے انہیں بغیر خلیفہ کے چھوڑ دیا تھا) اس بارے میں اس سے کہا گیا تو اس نے کہا ”میں امت محمدیہ کو مخلوق کی جوتی بنا کر چھوڑ جاؤں؟ اور میں انہیں ان پر کسی ایک کو خلیفہ بنائے بغیر چھوڑ دوں؟“ اس نے ایسا رسول اللہ پر طعن کرتے ہوئے اور آپ کی رائے سے منہ موڑتے ہوئے کہا۔

ثُمَّ صَنَعَ عُمَرُ شَيْئًا ثَالِثًا لَمْ يَدْعُهُمْ عَلَيَّ مَا ادَّعَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص لَمْ يَسْتَخْلِفْ [وَأَوْ لَا اسْتَخْلَفَ] كَمَا اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ وَ جَاءَ بِشَيْءٍ ثَالِثٍ وَ جَعَلَهَا شُورَى بَيْنَ سِتَّةِ نَفَرٍ وَ أَخْرَجَ مِنْهَا جَمِيعَ الْعَرَبِ ثُمَّ حَظِي بِذَلِكَ عِنْدَ الْعَامَّةِ فَجَعَلَهُمْ مَعَ مَا أُشْرِبَتْ قُلُوبُهُمْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَ الضَّلَالَةِ أَقْرَابِي ثُمَّ بَايَعَ ابْنُ عَوْفٍ عُثْمَانَ [فَبَايَعُوهُ] وَ قَدْ سَمِعُوا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي عُثْمَانَ مَا قَدْ سَمِعُوا مِنْ لَعْنَةِ إِيَّاهُ فِي غَيْرِ مَوْطِنٍ -

پھر عمر نے تیسری قسم کا کام کیا اور اس نے لوگوں کو اس طریقے پر بھی نہ چھوڑا کہ جس کا اس نے دعویٰ کیا تھا کہ رسول اللہ نے کسی کو خلیفہ بنایا تھا اور نہ ہی اس نے ابو بکر کی طرح خلیفہ بنایا کہ جیسا اس نے اسے خلیفہ بنایا تھا، پس وہ تیسرا طریقہ لے کر آیا، اس نے چھ آدمیوں کی شوریٰ بنائی اور اس میں سے تمام عربوں کو باہر رکھا، پھر بھی اس نے عوام کے ہاں اس کے سبب تعریف پائی پس اس نے لوگوں کو جب کہ ان کے دل فتنہ اور گمراہی سے بھر چکے تھے اپنی رائے کا پابند بنا ڈالا۔ پھر ابن عوف نے عثمان کی بیعت کر ڈالی تو لوگوں نے بھی اس کی بیعت کر لی جب کہ لوگوں نے عثمان کے بارے میں جو سنا تھا سو سن چکے تھے کہ رسول اللہ نے عثمان پر کئی ایک مقام پر لعنت فرمائی اور عثمان ان دونوں سے بہتر تھا۔

### ابو بکر اور عمر، عثمان سے بھی بدتر

فَعُثْمَانُ عَلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ خَيْرٌ مِنْهُمَا وَ لَقَدْ قَالَ مُنْذُ أَيَّامٍ قَوْلًا وَقَفْتُ لَهُ وَ اعْجَبْتَنِي مَقَالَتَهُ بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ إِذْ أَتَتْهُ عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ تَطْلُبَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ ضِيَاعِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَمْوَالِهِ الَّتِي بِيَدِهِ فَقَالَ لَا وَ اللَّهُ وَ لَا كَرَامَةَ [لَكُمْمَا وَ لَا نَعْمَتٌ عَنْهُ] وَ لَكِنْ أُجِيزُ شَهَادَتِكُمَا عَلَى أَنْفُسِكُمَا فَإِنْ كُنْتُمَا شَاهِدَتُمَا عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ أَمْ كُنْتُمَا سَمِعْتُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص يَقُولُ - النَّبِيُّ لَا يُورِثُ مَا تَرَكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ ثُمَّ لَقِنْتُمَا أَعْرَابِيًّا جَلْفًا يُبُولُ عَلَى عَقْبَيْهِ يَتَطَهَّرُ بِبَوْلِهِ - مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بِنِ الْحَدَثَانِ فَشَهِدَ مَعَكُمْمَا وَ لَمْ يَكُنْ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ص [مِنَ الْمُهَاجِرِينَ] وَ لَا مِنَ الْأَنْصَارِ أَحَدٌ شَهِدَ بِذَلِكَ غَيْرُكُمْمَا وَ غَيْرُ أَعْرَابِيٍّ أَمَا وَ اللَّهُ مَا أَشْكُ أَنَّهُ قَدْ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

بہت دن پہلے عثمان نے ایسی بات کی ہے کہ میرا دل اس کے لیے نرم ہو گیا ہے اور مجھے اس کی گفتگو بہت پسند آئی ہے، میں اس کے پاس اس کے گھر میں بیٹھا تھا کہ اس کے پاس عائشہ اور حفصہ آئیں اور ان دونوں نے رسول اللہ کی جائیداد اور اموال میں سے کہ جو عثمان کے ہاتھ میں تھے اپنی وراثت مانگی، تو اس نے کہا ”نہیں اللہ کی قسم! اس میں کوئی شرافت نہیں ہے، میں تمہاری گواہی خود تم پر جاری کرتا ہوں، یقیناً تم دونوں ہی نے تمہارے باپوں (عمر و ابو بکر) کے سامنے گواہی دی تھی کہ تم دونوں نے رسول اللہ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے ”نبی کا

کوئی وارث نہیں ہوتا وہ جو چھوڑے صدقہ ہوتا ہے، پھر تم نے اپنے ساتھ اس بدو کو ملا لیا کہ جو غلیظ شخص اپنی پینڈلیوں پر پیشاب کرتا ہے اور اپنے ہی پیشاب سے طہارت کرتا ہے یعنی مالک بن اوس بن حدثنان۔ تو اس نے بھی تمہارے ساتھ گواہی دی جب کہ رسول اللہ کے اصحاب مہاجرین و انصار میں سے کسی ایک نے بھی تمہارے اور اس بدو کے سوا گواہی نہ دی، البتہ اللہ کی قسم مجھے شک نہیں ہے اس بات میں کہ اس نے رسول اللہ پر جھوٹ بولا

ص وَ كَذَّبْتُمَا عَلَيْهِ مَعَهُ [و لَكَيْتِي أُحْيِزُ شَهَادَتُكُمَا عَلَى أَنْفُسِكُمَا فَادْهَبَا فَلَا حَقَّ لَكُمَا] فَأَنْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَلَعَنَانِهِ وَ تَشْتُمَانِهِ فَقَالَ ارْجِعَا أَلَيْسَ قَدْ شَهِدْتُمَا بِذَلِكَ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتَا نَعَمْ قَالَ فَإِنْ شَهِدْتُمَا بِحَقِّي فَلَا حَقَّ لَكُمَا وَ إِنْ كُنْتُمَا شَهِدْتُمَا بِبَاطِلٍ فَعَلَيْكُمَا وَ عَلَى مَنْ أَحْجَزَ شَهَادَتُكُمَا عَلَى أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ - لَعْنَةُ اللَّهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ ع ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّسَ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا الْحُسَيْنِ أَ شَفَيْتُكَ مِنْهُمَا قُلْتُ نَعَمْ وَ اللَّهُ وَ أَنْبَلَعْتُ وَ قُلْتُ حَقًّا [فَلَا يُزْغِمُ اللَّهُ إِلَّا أَنْفَهُمَا] فَزَفَقْتُ لِعُثْمَانَ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ إِذَا أَرَادَ بِذَلِكَ رِضَايَ وَ أَنَّهُ أَقْرَبُ مِنْهُمَا رُحْمًا وَ أَكْفُ عَنَّا مِنْهُمَا وَ إِنْ كَانَ لَا عُذْرَ لَهُ وَ لَا حُجَّةَ بِتَأْمِيرِهِ عَلَيْنَا وَ ادِّعَائِهِ حَقًّا

اور اس کے ساتھ ساتھ تم دونوں نے بھی آپ پر جھوٹ بولا لیکن پھر بھی میں تمہاری گواہی تم پر جاری کرتا ہوں، پس تم دونوں چلی جاؤ تمہارا کوئی حق نہیں ہے، پس وہ دونوں اس پر لعنتیں کرتی اور اس کو گالیاں دیتی چلیں۔ تو اس نے کہا ”دونوں واپس آؤ! کیا تم دونوں نے اس بارے میں ابو بکر کے پاس گواہی نہ دی تھی؟“ دونوں نے کہا ”جی ہاں دی تھی“ اس نے کہا ”پس جب تم دونوں نے حق کی گواہی دی تو تمہارا کوئی حق نہیں بنتا، اور اگر تم نے جھوٹی گواہی دی تھی تو خود تم پر لعنت پڑی ہے، اور اس شخص پر کہ جس نے اس اہل بیت کے خلاف تمہاری گواہی قبول کی اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو،“ آپ نے فرمایا ”پھر عثمان میری طرف دیکھ کر مسکرایا پھر کہا ”اے ابو الحسن! کیا میں نے آپ کو ان دونوں کے بارے میں سکون دیا؟“ میں نے کہا ”ہاں، اللہ کی قسم! تو نے درست کیا اور تو نے حق بات کی۔ اللہ نے یقیناً فقط ان دونوں کی ناک ہی کور گڑا ہے،“ پس میں عثمان کے لیے نرم پڑ گیا اور مجھے معلوم ہوا کہ اس نے اس کے ذریعے میری رضا چاہی تھی اور یہ کہ وہ ان دونوں سے زیادہ رحمدل ہے اور ان دونوں سے زیادہ میری رعایت کرنے والا ہے، اگرچہ اس کے پاس ہم پر امارت کرنے اور ہمارے حق کا دعویٰ کرنے پر کوئی عذر یا دلیل نہ ہے“

## حدیث نمبر پندرہ (15)

ابو بکر، عمر اور عثمان پر امیر المومنین کے دلائل

## جنگی مردوں کے اوصاف

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع يَقُولُ قَبْلَ وَفَعَةٍ صَفِيْنٌ إِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ لَنْ يُبَيِّنُوا إِلَى الْحَقِّ وَ لَا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ حَتَّى يُزْمُوا بِالْعَسَاكِرِ [تَتَّبِعُهَا الْعَسَاكِرُ] وَ حَتَّى يُزْدَفُوا بِالْكَتَائِبِ تَتَّبِعُهَا الْكَتَائِبُ وَ حَتَّى يُجْرَّ بِبِلَادِهِمُ الْخُمَيْسُ تَتَّبِعُهَا الْخُمَيْسُ وَ حَتَّى تَرَعَى الْخَيْوَلُ بِنَوَاحِي أَرْضِهِمْ وَ تَنْزِلَ عَلَى مَسَاحِلِهِمْ وَ حَتَّى تُشَنَّ الْعَارَاثُ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ فَجٍّ [عَمِيقٍ] وَ حَتَّى يَلْقَاهُمْ قَوْمٌ صُدُقٌ صَبْرٌ لَا يَزِيدُهُمْ هَلَاكٌ مَنْ هَلَكَ مِنْ قَتْلَاهُمْ وَ مَوْتَاهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جِدًّا فِي طَاعَةِ اللَّهِ

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ میں نے واقعہ صفین سے پہلے علی کو فرماتے سنا ”اس قوم کو حق کی خبر نہیں پڑ سکتی اور نہ ہی اس بات کی کہ جو ان کے اور ہمارے درمیان برابر ہے یہاں تک کہ وہ لشکر کشی کریں کہ جس کے بعد اور لشکر کشی ہو یہاں تک کہ گھوڑے سواروں کے دستوں پر دستے دوڑائیں، اور یہاں تک کہ ان کے شہروں میں لشکر کے لشکر گزریں یہاں تک کہ گھوڑوں کی ٹاپیں ان کے ارد گرد کی زمینوں کو بدل کر رکھ دیں اور ان کے مسلح لوگوں کے خلاف اتر جائیں یہاں تک کہ ان پر غارت گری ہر طرف سے اپنی پوری سختی اور گہرائی کے ساتھ ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ ان کا ایک سبھی اور صبر والی قوم سے مقابلہ پڑے جن پر موت سخت نہ ہو اور ان میں سے قتل ہونے والے اور ان کے مرنے والے اللہ کی راہ میں انتہائی اطاعت کے ساتھ شہید ہونے والے ہوں۔“

## رسول اللہ کے ساتھ مخلص اصحاب

وَ اللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص نَفْتُلُ آبَاءَنَا وَ أُنْبَاءَنَا وَ أَحْوَالَنَا وَ أَعْمَامَنَا وَ أَهْلَ بَيْوتَاتِنَا نَمُّ لَا يَرِيدُنَا ذَلِكَ إِلَّا إِيْمَانًا وَ تَسْلِيمًا وَ جِدًّا فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَ اسْتِغْلَالًا بِمُبَارَاةِ الْأَقْرَانِ وَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا وَ الرَّجُلُ مِنْ عَدُوِّنَا لَيَتَّصَاوِلَانِ تَصَاوُلَ الْفَخْلَيْنِ يَتَخَالَسَانِ أَنْفُسَهُمَا أَيُّهُمَا يَنْتَفِي صَاحِبَهُ كَأَسَ الْمُؤْتِ فَمَرَّةً لَنَا مِنْ عَدُوِّنَا وَ مَرَّةً لِعَدُوِّنَا مِنَّا فَلَمَّا رَأَى اللَّهُ صُدُقًا وَ صُبْرًا أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِحُسْنِ التَّنَاءِ عَلَيْنَا وَ الرِّضَا عَنَّا وَ أَنْزَلَ عَلَيْنَا النَّصْرَ

اللہ کی قسم! تم نے ہمیں رسول اللہ کے ساتھ دیکھا کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد، اپنے بیٹوں، اپنے ماموں، اپنے چچوں اور اپنے گھر والوں کو قتل کیا پھر بھی اس سب نے ہمارے ایمان اور سر تسلیم خم کرنے اور اللہ کی اطاعت میں انتہا کو متاثر نہیں کیا بلکہ اس میں اضافہ کیا اور ہم عمروں سے مبارز (جنگ طلبی) میں استقلال بخشا، اگرچہ ہم میں سے کسی شخص اور ہمارے دشمنوں میں سے کسی شخص کی ایک دوسرے

سے مڈ بھیڑ ہوتی تھی تو دوسروں کی طرح ہوئی کہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے خون کا پیا سا تھا کہ وہ اپنے ساتھی کو موت کا جام پلائے پس بسا اوقات ہمارے دشمن پر ہماری فتح ہوتی تھی اور بسا اوقات ہمارے دشمن کی ہم پر فتح ہوتی تھی، جب اللہ نے ہمیں سچا اور صابر پایا تو اللہ عزوجل نے قرآن میں ہماری اچھی تعریف اور ہمارے بارے میں اپنی رضاناازل فرمائی اور ہم پر نصرت کو نازل فرمایا۔

## جنگوں میں ابو بکر اور عمر کے فرار اور مصالحت کے دوران ان کے برے آداب

وَلَسْتُ أَقُولُ إِنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص كَذَلِكِ وَ لَكِنْ أَعْظَمُهُمْ وَ جُلُّهُمْ وَ عَامَّتُهُمْ كَانُوا كَذَلِكِ وَ لَقَدْ كَانَتْ مَعَنَا بَطَانَةٌ لَا تَأْلُونَا حَبَالًا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ بَدَتِ الْبُعْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَ مَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ وَ لَقَدْ كَانَ مِنْهُمْ [بَعْضٌ] مَنْ تُفَضِّلُهُ أَنْتَ وَ أَصْحَابُكَ يَا ابْنَ قَيْسٍ فَارَيْنَ فَلَا رَمَى بَسْتِهِمْ وَ لَا ضَرْبَ بَسْتِيفٍ وَ لَا طَعْنَ بِرُمَحٍ إِذَا كَانَ الْمَوْتُ وَ الْيَزَالُ [لَاذَ وَ تَوَارَى وَ اعْتَلَّ وَ] « لَأَذْ كَمَا تَلُوذُ النَّعْجَةُ الْعَوْرَاءُ لَا تَدْفَعُ يَدَ لَامِسٍ وَ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوُّ فَرًّا وَ مَنَحَ الْعَدُوُّ دُبُرَهُ جُنْبًا وَ لَوْمًا وَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّحَاءِ وَ الْعَيْمَةِ تَكَلَّمَتْ كَمَا

میں یہ نہیں کہتا کہ جو بھی رسول اللہ کے ساتھ تھا وہ ایسا ہی تھا مگر ان میں سے بڑا حصہ ان کی کثرت اور عام طور پر ایسے ہی تھے۔ یقیناً ہمارے ساتھ جاسوس بھی تھے کہ جنہوں نے ہماری تباہی میں کچھ اٹھانہ رکھا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ”ان کی باتوں سے دشمنی ٹپکتی ہے اور جو (بغض و کینہ) ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے اس سے کہیں بڑھ کر ہے“ (آل عمران 118) اور اے قیس کے بیٹے! ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے..... کہ جنہیں تم اور تمہارے ساتھی فضیلت دیتے ہیں..... جو فرار کرنے والے تھے۔ نہ انہوں نے تیر چلایا نہ تلوار چلائی اور نہ نیزہ مارا، جب بھی موت اور شکست مزاحمانے لگتی تھی اور مقابلہ ہوتا تھا اور لڑائی بھڑک جاتی تھی اور ایسے مزادیتی تھی جیسے لاوارث بھیڑ مزادیتی ہے کہ چھونے والے کے ہاتھ کو نہیں ہٹایا جاسکتا تھا، وہ جب دشمن کے مقابلے میں جاتے تو فرار کر جاتے تھے اور خوف و ملامت کے ڈر سے دشمن کو پیٹھ دکھا دیتے تھے اور جب خوشحالی اور غنیمت کا موقع آتا تھا تو بڑھ چڑھ کر بولتے تھے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ”پھر جب خوف کا موقع جاتا رہا، تو وہ تم سے ملیں گے کہ تم پر اپنی تیکھی زبانوں سے طعن کریں گے“ (احزاب 19)۔

قَالَ اللَّهُ- سَلَفُكُمْ بِاللِّسَنَةِ حِدَادٍ أَشْحَاءَ عَلَى الْحَبْرِ فَلَا يَزَالُ قَدْ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ص فِي ضَرْبِ عُنُقِ الرَّجُلِ الَّذِي لَيْسَ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ص قَتْلَهُ فَأَبَى عَلَيْهِ وَ لَقَدْ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَوْمًا وَ عَلَيْهِ السِّلَاحُ نَأْمًا فَضَحَكَ [رَسُولُ اللَّهِ ص] عَلَيْهِ

پس وہ اس شخص کے قتل کی اجازت رسول اللہ سے مانگتا رہا کہ جس کا قتل رسول اللہ نہیں چاہتے تھے، پس آپ نے اس کو اجازت دینے سے انکار کر دیا، پھر رسول اللہ نے اس دن اسے دیکھا تو اس نے پورا اسلحہ باندھا ہوا تھا تو رسول اللہ نے تبسم فرمایا پھر ارشاد فرمایا ”اس کی کنیت سے پکارا.... اے ابو فلاں! آج کا دن تمہارا دن ہے“ تو اشعث نے کہا ”آپ نے مجھے بتایا نہیں کہ آپ کی مراد کون ہے اس سے تو شیطان بھی فرار کر جاتا ہوگا“ آپ نے فرمایا ”اے قیس کے بیٹے! اس نے کہا تھا کہ وہ شیطان کے ڈر سے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا“

و آله [ ثُمَّ قَالَ يُكَيِّبُهُ أَبَا فَلَانَ الْيَوْمَ يَوْمَكَ ] فَقَالَ الْأَشْعَثُ مَا أَعْلَمَنِي بِمَنْ تَعْنِي إِنَّ ذَلِكَ يَفْرُ مِنْهُ الشَّيْطَانُ قَالَ ع  
 يَا ابْنَ قَيْسٍ لَا آمَنَ اللَّهُ رُوعَةَ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ [ ثُمَّ قَالَ وَ لَوْ كُنَّا حِينُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ نُصَيَّبْنَا الشَّدَائِدُ [ وَ الْأَدَى ]  
 وَ الْبَأْسُ فَعَلْنَا كَمَا تَفْعَلُونَ الْيَوْمَ لَمَا قَامَ لِلَّهِ دِينٌ وَ لَا أَعَزَّ [ اللَّهُ ] الْإِسْلَامَ وَ أَيْمَ اللَّهُ لَتَحْتَلِبُنَّهَا دَمًا وَ نَدْمًا وَ حَسْرَةً فَاحْفَظُوا  
 مَا أَقُولُ لَكُمْ وَ اذْكُرُوهُ فَلَيْسَلَطَنَّ عَلَيْكُمْ شِرَارُكُمْ وَ الْأَدْعِيَاءُ مِنْكُمْ وَ الطُّلُقَاءُ وَ الطَّرْدَاءُ وَ الْمُنَافِقُونَ فَلَيْقُمْتَلْنَكُمْ ثُمَّ لَتَدْعُنَّ اللَّهُ  
 فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ وَ لَا يَرْفَعُ الْبَلَاءَ عَنْكُمْ حَتَّى تَتُوبُوا وَ تَرْجِعُوا [ فَإِنْ تَتُوبُوا وَ تَرْجِعُوا ] يَسْتَفْقِدُكُمْ اللَّهُ مِنْ فِتْنَتِهِمْ وَ ضَلَّالَتِهِمْ  
 كَمَا اسْتَفْقَدْتُمْ مِنْ شَرِّكُمْ وَ جَهَالَتِكُمْ [ أَلَا ] إِنَّ الْعَجَبَ كُلَّ الْعَجَبِ مِنْ جُهَالِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ ضَلَّالِهَا وَ فَادِحَهَا وَ سَاقِطِهَا إِلَى  
 النَّارِ لِأَنَّهُمْ قَدْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ عَوْدًا وَ بَدَاءً مَا وَلَّتْ أُمَّةٌ رَجُلًا قَطُّ أَمْرَهَا وَ فِيهِمْ أَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا لَمْ يَزَلْ أَمْرُهُمْ يَذْهَبُ  
 سَفَالًا حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى مَا تَرَكُوا فَوَلَّوْا أَمْرَهُمْ قَبْلِي ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَ لَا يَدَّعِي أَنَّ لَهُ عِلْمًا بِكِتَابِ اللَّهِ وَ  
 لَا سُنَّةَ نَبِيِّهِ ص وَ قَدْ عَلِمُوا [ يَقِينًا ] أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ

پھر آپ نے فرمایا ”جب ہم رسول اللہ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہمیں مصیبتیں سختیاں اور اذیتیں آتی تھیں تو اگر ہم بھی ایسا ہی  
 کرتے کہ جیسا تم کرتے ہو تو اللہ کے دین کی اقامت نہ ہو پاتی اور نہ ہی اللہ عزوجل اسلام کو عزت بخشتا۔ اور اللہ کی قسم! تم لوگ یقیناً حیرت و  
 ندامت سے ایک دن خون کے آنسو بہاؤ گے پس میں تمہیں جو کہتا ہوں اسے حفظ کر لو اور اسے یاد رکھو۔ پس لازم ہے کہ تم پر تمہارے شریر،  
 بغیر باپ کے والے، آزاد کردہ، دھتکارے ہوئے اور منافق لوگ مسلط ہو جائیں گے پھر تم لوگ اگر اللہ سے دعا بھی کرو گے تو بھی اللہ تمہاری  
 دعا قبول نہ کرے گا اور تم سے مصیبت کو نہ ٹالے گا جب تک کہ تم توبہ کر کے لوٹ نہ آؤ، پس اگر تم نے توبہ کر لی اور لوٹ آئے تو اللہ عزوجل  
 تمہیں ان کے فتنہ اور گمراہی سے نجات دے گا جیسا کہ اس نے خود تمہیں تمہارے اپنے شر اور جہالت سے نجات دی۔ خبر دار رہو کہ عجیب  
 ہے اور عجیب تر ہے کہ اس امت کے جاہل و گمراہ ہونے کے اور کھینچ کر اس امت کو جہنم کی طرف لے گئے، کیونکہ ان سب نے رسول اللہ سے  
 بار بار سنا ”کوئی امت ہرگز کسی شخص کو اپنے امر کا ولی نہیں بنا سکتی ہے جب کہ ان میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا موجود ہو مگر یہ کہ ان کا  
 معاملہ ابتر ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ اس سے رجوع کریں کہ جس کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا“ پس لوگوں نے مجھ سے پہلے تین افراد کو اپنا ولی  
 الامر بنایا ان میں سے کسی نے بھی قرآن جمع نہیں کیا تھا اور نہ ہی کسی نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کا علم ہے  
 جب کہ وہ تمام لوگ یقیناً جانتے تھے کہ میں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔

وَ أَفْقَهُمْ وَ أَفْرُوهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَ أَفْضَاهُمْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَ إِنَّهُ لَيْسَ رَجُلًا مِنَ الثَّلَاثَةِ لَهُ سَابِقَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ لَا عَنَاءَ مَعَهُ فِي جَمِيعِ مَشَاهِدِهِ، فَلَا رَمَى بِنَفْسِهِمْ وَ لَا طَعْنَ بِرُوحِهِ وَ لَا ضَرْبَ بِنَفْسِهِ جُنْبًا وَ لَوْمًا وَ رَغْبَةً فِي  
 الْبُقَاءِ وَ قَدْ عَلِمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَاتَلَ بِنَفْسِهِ فَقَتَلَ أَبِي بَنَ حَلْفٍ وَ قَتَلَ مِسْجَعَ بَنَ عَوْفٍ وَ كَانَ مِنْ أَشْجَعِ النَّاسِ وَ  
 أَشَدَّهُمْ لِقَاءً وَ أَحَقَّهُمْ بِذَلِكَ وَ [ قَدْ عَلِمُوا يَقِينًا أَنَّهُ ] لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ أَحَدٌ يَقُومُ مَقَامِي وَ لَا يُبَارِزُ الْأَبْطَالَ وَ لَا يَفْتَحُ الْحِصُونَ  
 غَيْرِي وَ لَا نَزَلَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ ص شَدِيدَةٌ قَطُّ وَ لَا كَرِبَةٌ أَمْرٌ وَ لَا ضَيْقٌ وَ لَا مُسْتَصْعَبٌ مِنَ الْأَمْرِ إِلَّا قَالَ ابْنُ أَبِي عَجِيٍّ عَلِيٌّ أَيْنَ  
 سَيْفِي أَيْنَ رُحْمِي أَيْنَ الْمُفْرَجِ [ عَجِيٍّ ] عَنْ وَجْهِهِ فَيَقْدِمُنِي فَأَتَقَدَّمُ فَأَلْدِيهِ بِنَفْسِي وَ يَكْشِفُ اللَّهُ بِيَدِي الْكُرْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِرَسُولِهِ بِذَلِكَ الْمَنْ وَ الطَّوْلُ حَيْثُ حَصَنِي بِذَلِكَ وَ وَفَّقَنِي لَهُ وَ إِنَّ بَعْضَ مَنْ سَمِيَتْ مَا كَانَ ذَا بَلَاءٍ وَ لَا  
 سَابِقَةٍ وَ لَا مُبَارَزَةٍ قُرْنٍ وَ لَا فَتْحٍ وَ لَا نَصْرٍ غَيْرَ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ فَرَّ وَ مَنَحَ عَدُوَّهُ دُبْرَهُ وَ رَجَعَ يُجِبُّنَ أَصْحَابَهُ وَ يُجِبُّونَهُ وَ قَدْ فَرَّ

مِرَارًا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّحَاءِ وَالْغَنِيمَةِ تَكَلَّمَ وَ تَعَبَّرَ وَ أَمَرَ وَ هَمَى وَ لَقَدْ نَادَى ابْنُ عَبْدٍ وَذِي يَوْمِ الْحُنْدُقِ بِاسْمِهِ فَحَادَ عَنْهُ وَ لَأَدَّ بِأَصْحَابِهِ حَتَّى

اور میں ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کو پڑھنے اور سمجھنے والا ہوں، اور ان سب سے زیادہ اللہ کے احکامات کے مطابق فیصلہ کرنے والا ہوں۔ اور یہ کہ ان تینوں میں سے کوئی شخص بھی رسول اللہ کے ساتھ سبقت کا حامل نہ تھا اور نہ ہی وہ آپ کے ساتھ تمام مواقع پر موجود تھا (ہر جنگ میں شریک نہ ہوئے تھے) پس نہ تو ان میں سے کسی شخص نے تیر پھینکا، نہ نیزہ مارا اور نہ ہی تلوار چلائی، کیونکہ وہ خوف کھاتے، ملامت سے ڈرتے اور باقی رہنے کی طرف راغب تھے۔ جب کہ ان لوگوں کو علم ہے کہ رسول اللہ نے بذات خود بھی جنگ فرمائی، پس آپ نے ابی بن خلف اور مسجع بن عوف کو قتل فرمایا اور آپ لوگوں میں سب سے زیادہ دلیر دل اور جنگ میں ان سے زیادہ سخت تھے اور آپ اس چیز کے زیادہ حق دار تھے۔ اور ان لوگوں کو یقیناً علم تھا کہ ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی میرا ہمسرنہ تھا۔ کسی نے بھی جنگجوؤں کو جنگ کے لیے نہ لکارا اور نہ ہی میرے سوا کسی نے قلع فتح کیے۔ رسول اللہ کو جب بھی سختی، مشکل معاملہ، تنگی اور دشواری کا سامنا ہوتا تھا تو آپ فرمایا کرتے تھے ”میرا بھائی علی کہاں ہے؟ میری تلوار کہاں ہے؟ میرا نیزہ کہاں ہے؟ میرے چہرے سے غم کو دور کرنے والا کہاں ہے؟“ پس آپ مجھے مقدم فرماتے تھے پس میں مقدم ہو کر اپنی جان ان پر قربان کرتا تھا اور اللہ عزوجل نے ہمیشہ میرے ہاتھوں آپ کے سامنے سے مصیبت کو دور فرمایا۔ اللہ عزوجل اور اس کے رسول کا احسان و مہربانی ہے کہ انہوں نے مجھے اس سے خصوصیت بخشی اور مجھے اس کی توفیق عطا فرمائی۔ جن کے تم نام لیتے ہو ان میں سے بعض کو تو میں نے دیکھا کہ نہ تو انہوں نے مصیبت کا سامنا کیا اور نہ سبقت حاصل کی اور نہ کسی پہلوان کو لکارا اور نہ ہی کسی نے مرتبہ فتح و نصرت حاصل کی پھر وہ فرار بھی ہوئے اور انہوں نے اپنے دشمن کو پیٹھ بھی دکھائی اور اپنے ساتھیوں کو جنگ سے خوف زدہ کرتے اور وہ انہیں خوف زدہ کرتے واپس پلٹ گئے اور یقیناً انہوں نے کئی بار میدان جنگ سے فرار کیا اور جب فتح ہو جاتی تھی اور غنیمت کا وقت آتا تھا تو وہ طعنہ زنی، تہدیلی اور امر و نہی کی بات کرتے تھے۔ ابن عبدود نے یقیناً خندق والے دن آپ کا نام لے کر پکارا اور آپ کو غضبناک کیا اور آپ کو آپ کے اصحاب کا طعنہ دیا تو اس کے رعب کا صحابہ پر اثر دیکھ کر رسول اللہ مسکرا دیئے اور آپ نے فرمایا ”میرا حبیب علی کہاں ہے؟ اے میرے حبیب علی آگے آؤ“

تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صِ مِمَّا رَأَى بِهِ مِنَ الرَّعْبِ وَ قَالَ صِ أَيْنَ حَبِيبِي عَلِيُّ تَقَدَّمَ يَا حَبِيبِي يَا عَلِيُّ وَ هُوَ الْقَائِلُ يَوْمَ الْحُنْدُقِ لِأَصْحَابِهِ - الْأَرْبَعَةَ أَصْحَابِ الْكِتَابِ وَ الرَّأْيِي وَ اللَّهُ أَنْ نَدْفَعُ مُحَمَّدًا إِلَيْهِمْ بِرُمَّتِهِ [وَ] نَسَلَمَ مِنْ ذَلِكَ حِينَ جَاءَ الْعَدُوُّ مِنْ فَوْقِنَا وَ مِنْ تَحْتِنَا كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - وَ زُلُّوا زُلْالًا شَدِيدًا وَ طَنُّوا بِاللَّهِ الطُّنُونَا وَ قَالَ الْمُتَنَفِّسُونَ وَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدْنَا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا وَ لَكِنْ نَتَّخِذُ صَنْمًا عَظِيمًا نَعْبُدُهُ لِأَنَّا لَا نَأْمَنُ أَنْ يَطْفِرَ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ فَيَكُونُ هَالِكُنَا وَ [لَكِنْ] يَكُونُ هَذَا الصَّنَمِ [لَنَا دُخْرًا فَإِنْ ظَفِرَتْ فُرَيْشٌ أَظْهَرْنَا عِبَادَةَ هَذَا الصَّنَمِ] وَ أَعْلَمْنَا هُمْ أَنَّا لَنْ نُفَارِقَ دِينَنَا وَ إِنْ رَجَعَتْ دَوْلَةُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ كُنَّا مُقِيمِينَ عَلَى عِبَادَةِ هَذَا الصَّنَمِ سِرًّا فَتَزَلَّ جَبْرِئِيلُ عِ فَأَخْبَرَ [النَّبِيَّ] صِ بِذَلِكَ ثُمَّ خَبَرَ [حَبْرِي] بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صِ بَعْدَ قَتْلِي ابْنَ عَبْدٍ وَذِي [فَدَعَاهُمَا فَقَالَ كَمْ صَنَمٍ عَبَدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَا نَعْبُدُنَا بِمَا مَضَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ صِ [هُمَا] فَكَمْ صَنَمٍ تَعْبُدَانِ يَوْمَ كَمَا هَذَا فَقَالَ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

اور وہ اپنے چاروں ساتھیوں سے خندق والے دن کہہ رہا تھا.... صحیفہ والے اصحاب کو.... اللہ کی قسم ہم محمد کو اس کی اہل بیت سمیت ان کے حوالے کر دیتے ہیں اور ہم جنگ سے امان میں رہیں گے جب دشمن ہمارے اوپر اور نیچے سے آئے، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ”اور وہ لوگ انتہائی حد تک لرزہ بر اندام ہو گئے اور اللہ عزوجل کے بارے میں مختلف گمان کرنے لگے اور منافقین کہ جن کے دلوں میں مرض تھانے کہا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جھوٹا وعدہ کیا“ (آیات 10-11-12) تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا ”نہیں بلکہ ہم ایک بڑا بت بنا لیں گے اور اس کی عبادت کریں گے کیونکہ ہمیں خطرہ ہے کہ ابن ابی کثیفہ کامیاب ہو جائے اور ہمیں ہلاک کر دے البتہ ہمارے لیے یہ بت فائدہ مند ثابت ہو گا پس اگر قریش نے فتح حاصل کر لی تو ہم اس بت کی عبادت کا اظہار کریں گے اور ہم انہیں بتائیں گے کہ ہم نے اپنا دین نہیں چھوڑا اور اگر ابن ابی کثیفہ کی حکومت واپس نہ آگئی تو ہم چھپ کر اس بت کی پوجا کیا کریں گے“ پس جبرائیل نازل ہوئے اور اس نے نبی کو اس بات کی خبر دی پھر رسول اللہ نے ابن عبدود کو میرے ہاتھوں قتل ہونے کے بعد اس کی خبر دی، پس آپ نے ان دونوں کو بلایا تو فرمایا ”تم نے دور جاہلیت میں کتنے بتوں کی پوجا کی ہے؟“ تو ان دونوں نے کہا ”اے محمد! آپ ہمیں دور جاہلیت کی گزشتہ باتوں کا طعنہ نہ دیں“ تو آپ نے ان دونوں سے فرمایا ”تو تم دونوں نے اس دن کتنے بتوں کی پوجا کی ہے؟“ تو ان دونوں نے کہا ”اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کا نبی بنا کر بھیجا ہے، جب سے ہم نے آپ کے دین کو قبول کیا ہے ہم نے اللہ کے سوا کسی کی عبادت کا اظہار نہ کیا ہے“

[نَبِيًّا] مَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ مُنْذُ أَظْهَرْنَا مِنْ دِينِكَ مَا أَظْهَرْنَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ خُذْ [هَذَا] السَّيْفَ فَانْطَلِقْ إِلَى مَوْضِعِ كَذَا وَ كَذَا فَاسْتَحْرِجِ الصَّنَمَ الَّذِي يَعْبُدَانِهِ فَاهْشِمُهُ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ أَحَدٌ فَاصْرَبْ عُنُقَهُ فَانْكَبْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَا اسْتُرْنَا سَتَرَكَ اللَّهُ ففُئِلْتُ أَنَا لهُمَا اضْمَنَا لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ أَنْ لَا تَعْبُدَا إِلَّا اللَّهَ وَ لَا تُشْرِكَا بِهِ شَيْئًا فَعَاهَدَا رَسُولَ اللَّهِ ص عَلَى ذَلِكَ وَ انْطَلَقْتُ حَتَّى اسْتَحْرِجْتُ الصَّنَمَ مِنْ مَوْضِعِهِ وَ كَسَرْتُ وَجْهَهُ وَ يَدَيْهِ وَ جَدَمْتُ رِجْلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَوَ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ [ذَلِكَ] فِي وَجْهَيْهِمَا [عَلِيٍّ] حَتَّى مَا تَأْتِي نَمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَ أَصْحَابُهُ حِينَ فُيِضَ رَسُولُ اللَّهِ ص فَخَاصَمُوا الْأَنْصَارَ بِحَقِّي فَإِنْ كَانُوا صَدَقُوا وَ اخْتَجُّوا بِحَقِّي أَنَّهُمْ أَوْلَى مِنَ الْأَنْصَارِ لِأَنَّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَ رَسُولُ اللَّهِ ص مِنْ قُرَيْشٍ فَمَنْ كَانَ أَوْلَى بِرَسُولِ اللَّهِ ص كَانَ أَوْلَى بِالْأَمْرِ وَ إِنَّمَا ظَلَمُونِي حَقِّي وَ إِنْ كَانُوا اخْتَجُّوا بِبَاطِلٍ فَقَدْ ظَلَمُوا الْأَنْصَارَ حَقَّهُمْ وَ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَنْ ظَلَمَنَا [حَقًّا] وَ حَمَلَ النَّاسَ عَلَى رِقَابِنَا وَ الْعَجَبُ لِمَا قَدْ أَشْرَيْتَ قُلُوبَ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ حُبِّهِمْ وَ حُبِّ مَنْ صَدَّقَهُمْ عَنْ سَبِيلِ رَبِّهِمْ وَ رَدَّهِمْ عَنْ دِينِهِمْ وَ اللَّهُ لَوْ أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَامَتْ عَلَى أَرْجُلِهَا عَلَى التُّرَابِ وَ وُضِعَتِ الرَّمَادُ عَلَى رُءُوسِهَا وَ تَصَرَّعَتْ إِلَى اللَّهِ وَ دَعَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْ

تو آپ نے فرمایا ”اے علی! تم یہ تلوار لو اور فلاں جگہ جاؤ اور اس بت کو نکالو کہ جس کی یہ پوجا کرتے ہیں اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دو پس اگر کوئی تمہارے اور بت کے درمیان حائل ہو تو اس کی گردن مار دو“ تو انہوں نے رسول اللہ کی منت و ساجت شروع کر دی اور دونوں نے کہا ”ہماری پردہ پوشی فرمائیے اللہ آپ کی پردہ پوشی فرمائے“ تو میں نے ان دونوں سے کہا ”تم اللہ اور اس کے رسول کو ضمانت دو کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور اس کا کوئی شریک نہ بناؤ گے“ تو ان دونوں نے اس بات کا رسول اللہ سے وعدہ کیا اور میں گیا یہاں تک کہ میں نے بت کو اس کی جگہ سے نکالا اور میں نے اس کا چہرہ توڑ ڈالا اور اس کے ہاتھ توڑ ڈالے اور اس کے پاؤں علیحدہ کر دیئے، پھر میں رسول اللہ کی طرف واپس چلا گیا۔ اللہ کی قسم! میں نے یہ دکھ اپنے بارے میں ان کے چہرے پر ہمیشہ دیکھا یہاں تک کہ دونوں مر گئے۔ پھر وہ

اور اس کا ساتھی.... جب رسول اللہ کی رحلت ہوئی.... چلے اور انہوں نے انصار سے میرے حق کے بارے میں جھگڑا کیا، پس اگر وہ سچے تھے اور انہوں نے اس حق کے ساتھ دلیل قائم کی ”کہ وہ انصار سے افضل ہیں کیونکہ وہ قریش سے ہیں اور رسول اللہ بھی قریش میں سے تھے“ تو جو رسول اللہ سے زیادہ قریب ہو وہ ہی، امر خلافت کا زیادہ حقدار ہوا مگر انہوں نے فقط میرے حق کے معاملے میں مجھ پر ظلم کیا اور اگر انہوں نے غلط دلیل دی تھی تو انہوں نے انصار کے حق میں ان پر ظلم کیا۔ اللہ ہی ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے کہ جنہوں نے ہمارے حق کے بارے میں ہم پر ظلم کیا اور لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار کیا۔ اور کتنا عجیب ہے کہ اس امت کے دل اس کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں کہ جس نے انہیں ان کے رب کے راستے سے بھٹکایا اور ان کے دین سے ان کو دور کیا

أَضَلَّهُمْ وَ صَدَّهُمْ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَ دَعَاهُمْ إِلَى النَّارِ وَ عَرَضَهُمْ لِسَخَطِ رَبِّهِمْ وَ أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ عَذَابَهُ بِمَا أُجْرَمُوا إِلَيْهِمْ لَكَانُوا مُفَصِّرِينَ فِي ذَلِكَ وَ ذَلِكَ أَنَّ الْمُحِقَّ الصَّادِقَ وَ الْعَالِمَ بِاللَّهِ وَ رَسُولَهُ يَتَخَوَّفُ إِنْ غَيَّرَ شَيْئاً مِنْ بَدْعِهِمْ وَ سُنَنِهِمْ وَ أَخَذَانِهِمْ وَ عَادَتِهِ الْعَامَّةِ وَ مَتَى فَعَلَ شَأْنَهُ وَ خَالَفُوهُ وَ تَبَرَّأُوا مِنْهُ وَ خَذَلُوهُ وَ تَفَرَّقُوا عَنْ حَقِّهِ وَ إِنْ أَخَذَ بَبَدْعِهِمْ وَ أَقَرَّ بِهَا [وَ زَيْنَهَا] وَ دَانَ بِهَا أَحَبَّتَهُ وَ شَرَّفَتْهُ وَ فَضَّلَتْهُ وَ اللَّهُ لَوْ نَادَيْتُ فِي عَسْكَرِي هَذَا بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَ أَظْهَرْتُهُ وَ دَعَوْتُ إِلَيْهِ وَ شَرَحْتُهُ وَ فَسَّرْتُهُ عَلَى مَا سَمِعْتُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ ص فِيهِ مَا بَقِيَ فِيهِ إِلَّا أَقْلُهُ وَ أَدْلُهُ وَ أَرْدَلُهُ وَ لَأَسْتَوْحِشُوا مِنْهُ وَ لَتَفَرَّقُوا عَنِّي وَ لَوْ لَا مَا عَاهَدَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِلَيَّ وَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَ تَقَدَّمَ إِلَيَّ فِيهِ لَفَعَلْتُ وَ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَدْ قَالَ يَا أُخِي كُلُّ مَا اضْطُرَّ إِلَيْهِ الْعَبْدُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ وَ أَبَاحَهُ إِيَّاهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ التَّقِيَّةَ مِنْ دِينِ اللَّهِ وَ لَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ [ثُمَّ أَقْبَلَ عَ عَلِيِّ فَقَالَ

تُلْتَانِ مِنْ حَيٍّ وَ ثُلْتُ مِثِّي

أَدْفَعُهُمْ بِالرَّاحِ دَفْعاً عَنِّي

فَإِنْ عَوَّضَنِي رَبِّي فَأَعْدِرَنِي]

وَ قَالَ عَلِيُّ ع لِلْحَكَمَيْنِ حِينَ بَعَثَهُمَا أَحْكَمَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّتِهِ

اللہ کی قسم! اگر یہ امت مٹی پر اپنے پاؤں سے کھڑی ہو اور اپنے سروں پر خاک ڈال لے اور اللہ کے دربار میں گریہ و زاری کرے اور قیامت تک اس کے خلاف بددعا کرے کہ جس نے انہیں گمراہ کیا اور انہیں اللہ کے راستے سے بھٹکایا اور انہیں جہنم کی دعوت دی اور انہیں ان کے رب کی ناراضگی کا حقدار بنایا اور ان پر ان کے رب کے عذاب کا موجب بنا.... اس جرم کے سبب کہ جو انہوں نے کیا.... تو بھی وہ اس سب میں قصور دار ہیں۔ اور یہ اس لیے کہ سچا حق دار اور اللہ اور اس کے رسول کا عالم خوف کھاتا ہے کہ وہ ان کی بدعتوں، بری سنتوں اور ان کی جعل سازیوں اور عام عادات کو تبدیل کرے، اور جب بھی اس نے ایسا کیا وہ اسے اذیت دیں گے اور اس کی مخالفت کریں گے اور اس سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور اسے رسوا کرنے کی کوشش کریں گے اور اس کے حق میں تتر بتر ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کی بدعتوں پر عمل کرے اور ان کے درست ہونے کا اقرار کرے اور ان کو دین مان لے تو وہ اس سے محبت کریں گے اور اس کو شرف دیں گے اور فضیلت دیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں اپنے لشکر میں منادی کروں کہ یہ حق ہے کہ جو اللہ عزوجل نے اپنے نبی پر نازل فرمایا اور میں اس کا اظہار کر دوں اور

میں اس کی طرف دعوت دوں، اور اس کی توضیح کروں اور جو میں نے رسول اللہ سے سنا ہے اس کی بنا پر اس کی تفسیر کروں تو میرے لشکر میں انتہائی کم لوگ رہ جائیں اور وہ اس سے وحشت زدہ ہو کر مجھ سے تتر بتر ہو جائیں گے۔ اگر مجھ سے رسول اللہ کا لیا گیا وعدہ نہ ہوتا اور اگر میں نے آپ سے نہ سنا ہوتا اور مجھے پہلے پتا نہ ہوتا تو یقیناً میں ایسا ہی کرتا، لیکن رسول اللہ نے مجھے فرمایا تھا ”اے میرے بھائی! ہر وہ چیز کہ جس کی طرف انسان مجبور ہو تو اللہ عز و جل اس کے لیے حلال کر دیتا ہے اور اس چیز کو اس کے لیے مباح کر دیتا ہے“ اور میں نے آپ کو فرماتے سنا ”تقیہ اللہ کے دین کا حصہ ہے جو تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں ہے“ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور ایک شعر ارشاد فرمایا۔ ”میں نے انہیں ہاتھ سے دفع کیا دو تہائی قریش میں سے تھے اور ایک تہائی مجھ سے پس اگر اللہ مجھے عوض دے گا تو میری معذرت بھی قبول کرے گا“

نَبِيَّهِ وَ إِنْ كَانَ فِيهِمَا حَرٌّْ خَلَقِي فَإِنَّهُ مَنْ قَادَهَا إِلَى هَوَآءٍ فَإِنَّ نَيْتَهُمْ أَحَبَّتْ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَا هَذَا  
الْإِنْتِشَارُ الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكَ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ الْأُمَّةِ أَضْبَطَ لِأَمْرِ مِنْكَ فَمَا هَذَا الْإِخْتِلَافُ وَ الْإِنْتِشَارُ فَقَالَ عَلِيٌّ بِنُ أَبِي  
طَالِبٍ ع أَنَا صَاحِبُكَ الَّذِي تَعْرِفُ إِلَّا أَبِي قَدْ بُلِيَتْ بِأَحَابِثٍ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ أُرِيدُهُمْ عَلَى الْأَمْرِ فَيَأْتُونَ فَإِنْ تَابَعْتَهُمْ عَلَى مَا  
يُرِيدُونَ تَفَرَّقُوا عَنِّي

علی نے جب حکمین کو بھیجا تو ان سے فرمایا ”تم دونوں اللہ کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت کے مطابق فیصلہ کرو اگرچہ ان دونوں میں میرا گلا ہی کاٹنا کیوں نہ ہو، کیونکہ جس نے اسے ان لوگوں کی طرف کھینچنا یقیناً ان کی نیت کی خباثت ہوگی“ انصار میں سے ایک شخص نے آپ سے عرض کی ”یہ انتشار کیسا ہے کہ جو آپ کے بارے میں مجھ تک پہنچا ہے؟ امت میں آپ سے بڑھ کر معاملہ فہم تو کوئی نہ تھا تو پھر یہ اختلاف اور انتشار کیسا ہے؟“ تو علی ابن ابی طالب نے فرمایا ”میں تمہارا وہی ساتھی ہوں کہ جسے تم پہچانتے ہو مگر یہ کہ اللہ کی مخلوق کے خبیث ترین افراد کے ذریعے میرا امتحان ہے، میں انہیں ایک معاملہ پر یکجا کرنا چاہتا ہوں تو وہ انکار کرتے ہیں، اور اگر میں جو وہ چاہتے اس میں ان کی پیروی کرتا ہوں تو مجھ سے تتر بتر ہو جاتے ہیں“

## حدیث نمبر سولہ (16)

### رسول اللہؐ، آئمہ معصومینؑ اور گمراہ کن آئمہ کے بارے میں حضرت عیسیٰؑ کی پیش گوئیاں

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ صِغِيِّ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَتَزَلَّ الْعَسْكَرُ قَرِيباً مِنْ دَيْرِ نَصْرَانِيٍّ فَخَرَجَ إِلَيْنَا مِنَ الدَّيْرِ شَيْخٌ كَبِيرٌ جَمِيلٌ [حَسَنُ الْوَجْهِ] حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَالسَّمْتِ وَمَعَهُ كِتَابٌ فِي يَدِهِ حَتَّى أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ فَقَالَ [لَهُ عَلَيَّ يَا أَخِي شَمْعُونُ بْنُ حَمُونَ كَيْفَ خَالَكَ رَحِمَكُ اللَّهُ فَقَالَ بِخَيْرٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدَ الْمُسْلِمِينَ وَ وَصِيَّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ] إِبْنِي مِنْ نَسْلِ [رَجُلٍ] مِنْ حَوَارِيِّ [أَخِيكَ] عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ع وَ أَنَا مِنْ نَسْلِ شَمْعُونِ بْنِ يُوْحَنَّا [وَصِيَّ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ] وَ كَانَ مِنْ أَفْضَلِ حَوَارِيِّ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ع الْإِثْنَيْ عَشَرَ وَ أَحَبَّهُمْ إِلَيْهِ وَ أَثَرَهُمْ عِنْدَهُ وَ إِلَيْهِ أَوْصَى عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ع وَ إِلَيْهِ دَفَعَ كُتُبَهُ وَ عِلْمَهُ وَ حِكْمَتَهُ فَلَمْ يَزَلْ أَهْلُ بَيْتِهِ عَلَى دِينِهِ مُتَمَسِّكِينَ بِمِلَّتِهِ فَلَمْ يَكْفُرُوا وَ لَمْ يُعَيِّرُوا

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ ہم امیر المؤمنینؑ کے ہمراہ صفین کی جنگ سے واپس آئے تو لشکر نے ایک نصرانی کے دیر کے قریب پڑاؤ ڈالا، تو دیر سے ہمارے پاس ایک جمین چہرے اور خوبصورت قدر و قامت والا بڑا بوڑھا باہر آیا اور اس کے ساتھ اس کے ہاتھ میں کتاب بھی تھی، یہاں تک کہ وہ امیر المؤمنینؑ کے پاس آیا اور اس نے آپؑ کو خلیفہ کہہ کر سلام کیا تو اس سے علیؑ نے فرمایا ”خوش آمدید! اے میرے بھائی شمعون بن حمون تمہارا حال کیسا ہے؟ تم پر اللہ کی رحمت ہو“ تو اس نے کہا ”اے امیر المؤمنینؑ! سید المسلمین اور رسول رب العالمین کے وصی میں بخیر ہوں، میں آپؑ کے بھائی عیسیٰ بن مریمؑ کے حواریوں میں سے ایک شخص کی نسل سے ہوں اور میں عیسیٰ بن مریمؑ کے وصی شمعون بن یوحنا کی نسل سے ہوں اور وہ عیسیٰ بن مریمؑ علیہما السلام کے بارہ (12) حواریوں میں سے سب سے افضل اور آپؑ کے نزدیک محبوب ترین اور آپؑ کے نزدیک پسندیدہ ترین حواری تھے اور اس ہی کی طرف عیسیٰ بن مریمؑ نے وصیت فرمائی تھی اور اپنی کتاب، علم اور حکمت اس ہی کے سپرد کیا تھا پس ہمیشہ سے اس کی اہل بیت اس کے دین پر ہے اور اس کی ملت سے متمسک ہے نہ انہوں نے کفر کیا اور نہ دین میں کمی و بیشی کی۔

### حضرت عیسیٰؑ کی کتابوں میں نبیؐ اور بارہ آئمہ علیہم السلام

وَ تِلْكَ الْكُتُبُ عِنْدِي إِفْلَاءُ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ حَطُّ أَيْنَا بِيَدِهِ وَ فِيهَا كُلُّ شَيْءٍ يُفَعَلُ النَّاسُ مِنْ بَعْدِهِ مُلْكُ مَلِكٍ وَ كَمَّ يَمَلِكُ وَ مَا يَكُونُ فِي زَمَانِ كُلِّ مَلِكٍ مِنْهُمْ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ مِنْ وَدِّ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ مِنْ أَرْضِ [ثُدَعَى] بَهَامَةَ [مِنْ قَرْبَةِ يُقَالُ لَهَا مَكَّةُ] يُقَالُ لَهُ أَحْمَدُ [الْأَنْجَلُ الْعَيْنِيُّ الْمَقْرُونُ الْحَاجِبِيُّ صَاحِبُ النَّاقَةِ وَ الْحِمَارِ وَ الْقَضِيبِ وَ النَّجَاحِ يَعْنِي الْعِمَامَةَ] لَهُ اثْنَا عَشَرَ اسْمًا ثُمَّ ذَكَرَ مَبْعَثَهُ وَ مَوْلِدَهُ وَ هِجْرَتَهُ وَ مَنْ يُقَاتِلُهُ وَ مَنْ يَنْصُرُهُ وَ مَنْ يُعَادِيهِ وَ كَمَّ يَعِيشُ وَ مَا تَلْقَى أُمَّتُهُ مِنْ بَعْدِهِ [مِنْ الْفُرْقَةِ وَ الْإِخْتِلَافِ وَ فِيهِ تَسْمِيَةُ كُلِّ إِمَامٍ هُدَى وَ إِمَامٌ صَلَالَةٌ] إِلَى أَنْ يُنْزَلَ اللَّهُ

عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ فَذَكَرَ فِي الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ هُمْ خَيْرٌ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ وَ أَحَبُّ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ إِلَى اللَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ وَلِيُّ مَنْ وَآلَاهُمْ وَ عَدُوٌّ

اور یہ کتابیں میرے پاس عیسیٰ ابن مریم کی املا اور ہمارے بابا کے اپنے ہاتھ کی تحریر ہیں اور اس میں لوگوں کے سارے کارنامے درج ہیں کہ آپ کے بعد کتنے بادشاہ آئیں گے اور کتنی مدت بادشاہت کریں گے اور ان میں سے ہر ایک بادشاہ کے زمانے میں کیا ہوگا درج ہے، یہاں تک کہ اللہ عزوجل اسماعیل بن ابراہیم خلیل الرحمن کی اولاد عربوں میں سے ایک شخص کو اس زمین سے کہ جسے تہامہ کہا جاتا ہے کے ایک گاؤں مکہ سے مبعوث فرمائے گا کہ جس کو احمد کہا جاتا ہوگا، اس کی آنکھیں بڑی اور خوبصورت ہوں گی اس کے ابرو ملے ہوئے ہوں گے وہ اونٹنی اور گدھے پر سواری کرتا ہوگا اور چھڑی اور تاج رکھتا ہوگا، یعنی عمامہ، اور اس کے بارہ (12) نام ہوں گے، پھر اس نے آپ کے مبعوث ہونے، اس دنیا میں آمد اور ہجرت کا ذکر کیا اور ہر اس کا ذکر کیا کہ جو آپ سے جنگ کرے گا اور جو آپ کی نصرت کرے گا اور جو آپ سے عداوت کرے گا اور آپ کتنی مدت اس زمین پر رہیں گے اور آپ کے بعد آپ کی امت کو تفرقہ بازی اور اختلاف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اس میں ہر ہادی امام اور ہر گمراہ کن امام لعنتہ اللہ علیہ کا ذکر تھا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اتارے گا۔ اور کتاب میں اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد میں سے تیرہ آدمیوں کا ذکر تھا کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سے افضل ترین اور اللہ کے نزدیک اللہ کی مخلوق میں سے محبوب ترین افراد ہوں گے اور یہ کہ جو ان سے محبت کرے گا اللہ اس کا دوست ہے اور جو ان سے عداوت کرے گا اللہ اس کا دشمن ہے، اور جو ان کی اطاعت کرے گا ہدایت پائے گا اور جو ان کی نافرمانی کرے گا گمراہ ہوگا، ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور ان کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہوگی۔

مَنْ عَادَاهُمْ مِنْ أَطَاعَهُمْ اهْتَدَىٰ وَ مَنْ عَصَاهُمْ ضَلَّ طَاعَتُهُمْ لِلَّهِ طَاعَةٌ وَ مَعْصِيَتُهُمْ لِلَّهِ مَعْصِيَةٌ مَكْتُوبَةٌ فِيهِ أَسْمَاؤُهُمْ وَ أَنْسَابُهُمْ [وَ نَعْتُهُمْ] وَ كَمْ يَعِيشُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ [وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ وَ كَمْ رَجُلٍ مِنْهُمْ] يَسْتَسِرُّ بِدِينِهِ وَ يَكْتُمُهُ مِنْ قَوْمِهِ وَ مَنْ يَظْهَرُ [مِنْهُمْ] وَ مَنْ يَمْلِكُ وَ يَنْفَادُ لَهُ النَّاسُ [حَتَّى يُنْزَلَ [اللَّهُ] عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَ عَلَىٰ آخِرِهِمْ فَيُصَلِّيَ [عِيسَى] خَلْفَهُ وَ يَقُولُ إِنَّكُمْ أُمَّةٌ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتَقَدَّمَكُمْ فَيَتَقَدَّمَ فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَ عِيسَى خَلْفَهُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوْهُمْ أَفْضَلُهُمْ وَ آخِرُهُمْ لَهُ مِثْلُ أَجُورِهِمْ وَ أَجُورٍ مَنْ أَطَاعَهُمْ وَ اهْتَدَىٰ بِحُدَاهُمْ

اس کتاب میں ان سب کے نام و نسب اور ان کی صفات درج تھیں اور یہ کہ ان میں سے ہر ایک شخص ایک دوسرے کے بعد کتنا عرصہ رہے گا اور ان میں سے کتنے آدمی اپنے دین کو پوشیدہ رکھیں گے اور اپنی قوم سے چھپائیں گے اور ان میں سے کون انظار کرے گا اور کون ظاہری سلطنت حاصل کرے گا اور لوگ اس پر تنقید کریں گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل عیسیٰ ابن مریم کو ان کے آخری پر نازل کرے گا، تو عیسیٰ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور کہیں گے ”آپ امام ہیں کسی ایک کو بھی آپ سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے“، پس وہ آگے بڑھے گا اور لوگوں کو نماز پڑھائے گا اور عیسیٰ اس کے پیچھے پہلی صف میں نماز پڑھیں گے، ان میں سے پہلا ان سب سے افضل ہوگا اور ان میں سے آخری کے لیے ان سب کے اجر اور ان کی اطاعت کرنے والوں اور ان کے ذریعے ہدایت پانے والوں کے برابر اجر ہوگا۔

## حضرت عیسیٰ کی کتابوں کا متن

[بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ \*] أَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ وَ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ وَ يَاسِينُ [وَ طَهُ وَ ن] وَ الْفَاتِحُ وَ الْحَاتِمُ وَ الْحَاشِرُ وَ الْعَاقِبُ وَ الْمَاجِي وَ هُوَ نَبِيُّ اللَّهِ وَ خَلِيلُ اللَّهِ وَ حَبِيبُ اللَّهِ وَ صَفِيُّهُ وَ [أَمِينُهُ وَ] خَيْرُهُ يَرَى تَقَلُّبَهُ فِي السَّاجِدِينَ يَعْنِي فِي أَصْلَابِ النَّبِيِّينَ [وَ يُكَلِّمُهُ بِرَحْمَتِهِ فَيَذَكُرُ إِذَا ذَكَرَ وَ هُوَ] أَكْرَمُ خَلْقِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ وَ أَحَبُّهُمْ إِلَى اللَّهِ لَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ خَلْقًا مَلَكَاً مُقَرَّباً وَ لَا نَبِيًّا مُرْسَلًا مِنْ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ خَيْرًا عِنْدَ اللَّهِ وَ لَا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْهُ يُفْعَلُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى عَرْشِهِ وَ يُشَفِّعُهُ فِي كُلِّ مَنْ شَفَعَ فِيهِ وَ بِاسْمِهِ جَزَى الْقَلَمُ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ

”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ احمد اللہ کے رسول ہوں گے۔ ان کا مبارک نام محمد، یاسین، طہ، ن، فاتح، خاتم، حاشر، عاقب ماجی ہوگا۔ وہ اللہ کے نبی، اللہ کے خلیل، اللہ کے حبیب، اس کے صفی اس کے امین اور اس کی مخلوق کے سب سے افضل فرد ہوں گے اور اللہ عزوجل اس کے نور کو ہمیشہ سجدہ ریز رہنے والوں یعنی انبیاء کی صلب میں پلٹائے گا اور اس سے اپنی رحمت کے ذریعے کلام کرے گا اور جب وہ اس کا تذکرہ کرے گا وہ اس کا ذکر کرے گا اور وہ اللہ کی مخلوق میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوگا اور اس کے نزدیک سب سے بڑھ کر محبوب ہوگا اور اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق میں آدم سمیت نہ کسی مقرب فرشتے اور نہ کسی نبی مرسل کو ایسا خلق کیا ہے کہ جو اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ افضل ہو اور نہ ہی اس سے بڑھ کر کوئی اللہ کے نزدیک محبوب ہوگا، اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سامنے بیٹھائے گا اور وہ جس کی شفاعت کرے گا اللہ اس کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرے گا اور لوح محفوظ میں ام الکتاب میں قلم اسی کے نام اور اس ہی کے ذکر کے ساتھ جاری ہوگا (چلے گا)

[وَ بِذِكْرِهِ- مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ] ثُمَّ أَخُوهُ صَاحِبُ اللَّوَاءِ [يَوْمَ الْقِيَامَةِ] يَوْمَ الْحُشْرِ الْأَكْبَرِ وَ أَخُوهُ وَ وَصِيُّهُ وَ وَزِيرُهُ وَ خَلِيفَتُهُ فِي أُمَّتِهِ وَ أَحَبُّ خَلْقِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ لِي كُلِّ مَوْءِنٍ بَعْدَهُ ثُمَّ أَحَدَ عَشَرَ إِمَاماً مِنْ وُلْدِ أَوَّلِ الْإِنْتِنِيِّ عَشَرَ [اثنان] سَيِّمًا ابْنِي هَارُونَ شَبْرٍ وَ شَبْرٍ وَ تِسْعَةً مِنْ وُلْدِ أَصْغَرِهِمَا [وَ هُوَ الْحُسَيْنُ] وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ آخِرُهُمُ الَّذِي يُصَلِّي عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ خَلَفَهُ فِيهِ تَسْمِيَةٌ كُلِّ مَنْ يَمْلِكُ مِنْهُمْ وَ مَنْ يَسْتَسِرُّ بِدِينِهِ [وَ مَنْ يَظْهَرُ فَأَوَّلُ] مَنْ يَظْهَرُ مِنْهُمْ يَمْلَأُ جَمِيعَ بِلَادِ اللَّهِ قِسْطاً وَ عَدْلًا وَ يَمْلِكُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَى الْأَذْيَانِ كُلِّهَا

”پھر محمد رسول اللہ، کا بھائی ہی قیامت کے دن جو کہ حشرا کبر کا دن ہوگا لو اُحمد اُٹھائے ہوگا، اس کا بھائی، اس کا وصی، اس کا وزیر، اس کی امت میں اس کا خلیفہ، اس کے بعد اللہ کے ہاں اللہ کی مخلوق میں محبوب ترین علی بن ابی طالب ہوگا کہ جو اس کے بعد ہر مومن کا ولی ہو گا پھر بارہ (12) میں سے پہلے کی اولاد میں سے گیارہ (11) امام ہوں گے دو کے نام ہارون کے بیٹوں کے نام پر شبیر اور شبیر ہوں گے اور نو (9) امام ان دو میں سے چھوٹے کی اولاد میں سے ہوں گے اور وہ حسین ہوں گے وہ سب یکے بعد دیگرے ہوں گے ان میں سے آخری وہ ہوگا کہ جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے، اس کتاب میں ان میں سے ہر ظاہری سلطنت حاصل کرنے والے کا نام اور ہر اپنا دین

چھپانے والے کا نام اور اپنے دین کا اظہار کرنے والے کا نام موجود ہے، اور اس کا نام بھی کہ جو اللہ کے تمام علاقوں کو عدل و انصاف سے بھر دے گا اور مشرق و مغرب کے درمیان حکومت کرے گا یہاں تک کہ اللہ سے تمام اویان پر غلبہ دے گا“

فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ص وَ أَبِي حَيٍّ صَدَقَ بِهِ وَ آمَنَ بِهِ وَ شَهِدَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَ كَانَ شَيْخًا كَبِيرًا وَ لَمْ يَكُنْ بِهِ شُحُوصٌ فَمَاتَ أَبِي وَ قَالَ لِي إِنَّ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ وَ خَلِيفَتَهُ الَّذِي اسْمُهُ فِي [هَذَا] الْكِتَابِ وَ نَعْنُهُ سَيَمُرُ بِكَ إِذَا مَضَى ثَلَاثَةَ [أَيَّامَةٍ] مِنْ أَيْمَةِ الضَّلَالَةِ [وَ الدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ] الْمَسْمُومِينَ بِأَسْمَائِهِمْ وَ قَبَائِلِهِمْ [فُلَانٍ وَ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ وَ نَعْنِهِمْ وَ كَمْ يَمْلِكُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ] فَإِذَا مَرَّ بِكَ فَاحْجِرْ إِلَيْهِ وَ بَايِعْهُ وَ قَاتِلْ مَعَهُ عَدُوَّهُ فَإِنَّ الْجِهَادَ مَعَهُ كَالْجِهَادِ مَعَ مُحَمَّدٍ وَ الْمُؤَالِي لَهُ كَالْمُؤَالِي لِمُحَمَّدٍ وَ الْمُعَادِي لَهُ كَالْمُعَادِي لِمُحَمَّدٍ

پس جب وہ نبی مبعوث ہوا.... جب کہ میرا باپ زندہ تھا.... اس نے اس کی تصدیق کی اور اس پر ایمان لایا اور گواہی دی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ ایک بہت بوڑھا شخص تھا اس کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا، پس وہ مر گیا اور اس نے مجھے کہا ”محمد کا وصی اور آپ کا خلیفہ کہ جس کا نام اور صفات اس کتاب میں موجود ہیں عنقریب جب تین گمراہ کن امام (لعنة الله عليهم) اور جہنم کی طرف بلانے والے گزر جائیں گے تو وہ تمہارے قریب سے گزرے گا اور اس نے ان تینوں کے نام اور ان کے قبائل کے نام (فلاں و فلاں و فلاں ہوں گے اور ان کی یہ یہ صفات ہوں گی اور ان میں سے کون کتنا عرصہ بادشاہ رہے گا سب بتائے، پس جب وہ تمہارے قریب سے گزرے تو تم اس کے پاس جانا اور اس کی بیعت کرنا اور اس کے ساتھ مل کر اس کے دشمنوں سے جنگ کرنا کیونکہ اس کے ساتھ مل کر جہاد کرنا گویا محمد کے ساتھ مل کر جہاد کرنا ہے اور اس سے محبت کرنے والا گویا محمد سے محبت کرنے والا ہے اور اس سے دشمنی کرنے والا گویا محمد سے دشمنی کرنے والا ہے“

## حضرت عیسیٰ کی کتابوں میں ابو بکر، عمر، عثمان اور دیگر تمام غاصبوں کے بارے میں خبریں

وَ فِي هَذَا الْكِتَابِ [يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ] اثْنَيْ عَشَرَ إِمَامًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ قَوْمِهِ يُعَادُونَ أَهْلَ بَيْتِهِ وَ يَمْتَعُونَ حَقَّهُمْ [وَ يَفْتُلُونَهُمْ] وَ يَطْرُدُونَهُمْ وَ يَحْرِمُونَهُمْ وَ يَنْبَرِئُونَ مِنْهُمْ وَ يُجَيِّفُونَهُمْ مُسَمَّوْنَ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَ نُعُوتِهِمْ وَ كَمْ يَمْلِكُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ [وَ مَا يَمْلِكُ] وَ مَا يَلْقَى مِنْهُمْ وَ لُذُكَ وَ أَنْصَارُهُمْ وَ شَيْعَتُكَ مِنَ الْقَتْلِ وَ الْخُوفِ وَ الْبَلَاءِ وَ كَيْفَ يُدِيلُكُمْ [اللَّهُ] مِنْهُمْ وَ مِنْ أَوْلِيَائِهِمْ وَ أَنْصَارِهِمْ- وَ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الدَّلِّ [وَ الْحَرْبِ وَ الْبَلَاءِ] وَ الْحِزْبِ وَ الْقَتْلِ وَ الْخُوفِ مِنْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ

اور اے امیر المؤمنین اس کتاب میں درج ہے کہ آپ کی قوم قریش ہی میں سے بارہ (12) گمراہ کن امام لعنة الله عليهم ہوں گے جو آپ کی اہل بیت سے عداوت کریں گے اور ان سے ان کا حق چھین لیں گے اور انہیں قتل کریں گے اور انہیں در بدر کریں گے اور ان کی حرمت پامال کریں گے اور ان سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور انہیں خوف زدہ کریں گے اور ایک کے بعد ایک کا نام اور ان کی صفات بیان ہیں اور یہ بھی کہ ان میں سے ہر ایک شخص کتنا کتنا عرصہ بادشاہ رہے گا اور ان کی طرف سے آپ کی اولاد انصار اور آپ کے شیعوں کو جو قتل

کیا جائے گا یا خوف زدہ ہوگا یا مصیبت زدہ ہوگا، اور یہ کہ ان سے ان کے انصار سے اور اس کے دوستوں سے اللہ تم سب کو کیسے چھٹکارا دے گا اور یہ بھی کہ آپ اہل بیت کو وہ لوگ جنگ و مصیبت اور قتل و غارت گری میں سے کیا کیا مسلط کریں گے۔

## راہب کا امیر المؤمنینؑ کی بیعت کرنا

[ثُمَّ قَالَ] يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ابْسُطْ يَدَكَ أَتَبِيعُكَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ فِي أُمَّتِهِ وَوَصِيئُهُ وَشَاهِدُهُ عَلَى خَلْفِهِ وَحُجَّتُهُ فِي أَرْضِهِ وَأَنَّ الْإِسْلَامَ دِينُ اللَّهِ وَأَبِي أَبْرًا مِنْ كَلْبٍ دِينَ خَالَفَ [دِينَ] الْإِسْلَامَ فَإِنَّهُ دِينُ اللَّهِ الَّذِي اصْطَفَاهُ [لِنَفْسِهِ] وَرَضِيَهُ لِأَوْلِيَائِهِ وَإِنَّهُ دِينُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَهُوَ الَّذِي دَانَ بِهِ مَنْ مَضَى مِنْ آبَائِي وَإِنِّي أَتَوَلَّاكَ وَأَتَوَلَّى أَوْلِيَاءَكَ وَأَبْرًا مِنْ عَدُوِّكَ وَأَتَوَلَّى الْأَحَدَ عَشَرَ الْأَيْمَةَ مِنْ وُلْدِكَ وَأَبْرًا مِنْ عَدُوِّهِمْ وَمَنْ خَالَفَهُمْ وَبَرَّيْ مِنْهُمْ وَادَّعَى حَقَّهُمْ وَظَلَمَهُمْ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالْآخِرِينَ ثُمَّ تَنَاوَلَ يَدَهُ وَبَايَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع نَاوَلْنِي كِتَابَكَ فَنَاوَلَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ عَلِيُّ ع لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَعَ هَذَا الرَّجُلِ فَاظْطَرَّ تَرْجُمَانًا يَفْهَمُ كَلَامَهُ فَلْيَنْسَحْهُ لَكَ بِالْعَرَبِيَّةِ مُفَسَّرًا [فَأَتَاهُ مَكْتُوبًا بِالْعَرَبِيَّةِ]

پھر اس نے کہا ”اے امیر المؤمنین! اپنا مبارک ہاتھ بڑھائیے کہ میں آپ کی بیعت کروں، پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عبد خاص اور اس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ رسول اللہ کی امت میں آپ کے خلیفہ اور اس کے وصی ہیں اور اللہ کی مخلوق پر اس کے گواہ اور اس کی زمین پر اس کی حجت ہیں اور یہ کہ اسلام اللہ کا دین ہے اور یہ کہ میں ہر اس دین سے بیزار ہوں کہ جو دین اسلام کی مخالفت کرے، کیونکہ اسلام اللہ کا وہ دین ہے کہ جسے اللہ نے اپنی ذات کے لیے چنا اور اپنے اولیاء کے لیے اس دین پر راضی ہوا اور یہ کہ اسلام عیسیٰ ابن مریم اور ان سے ما قبل اللہ کے انبیاء اور رسل کا دین ہے اور یہی وہ دین ہے کہ جس پر میرے گزشتہ آباء و اجداد تھے اور یہ کہ میں آپ سے اور آپ کے دوستوں سے محبت کرتا ہوں اور میں آپ کے دشمنوں سے بیزار ہوں اور میں آپ کی اولاد میں سے گیارہ (11) اماموں سے محبت کرتا ہوں اور ان کے دشمنوں اور ان کی مخالفت کرنے والوں اور ان سے بیزاری کا اظہار کرنے والوں اور ان کے حق پر شب خون مارنے والوں اور ان پر ظلم کرنے والوں میں سے اولین و آخرین سے بیزار ہوں“ پھر اس نے آپ کا مبارک ہاتھ تھاما اور آپ کی بیعت کر لی۔ پھر امیر المؤمنین نے اس سے فرمایا ”مجھے اپنی کتاب دو“ تو اس نے آپ کو وہ کتاب دی، تو علی نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص سے فرمایا ”اس شخص کے ساتھ جاؤ اور ترجمان کو دیکھو کہ جو اس کا کلام سمجھتا ہو تو وہ تمہارے لیے اس کتاب کا عربی میں مفسر ترجمہ کر دے“ پس وہ اسے عربی میں لکھ کر آپ کے پاس لایا۔

فَلَمَّا أَتَاهُ بِهِ قَالَ لِأَبْنِهِ الْحَسَنِ ع يَا بُنَيَّ ائْتِنِي بِالْكِتَابِ الَّذِي دَفَعْتُهُ إِلَيْكَ [فَأَتَاهُ بِهِ فَقَالَ] أَنْتَ يَا بُنَيَّ أَقْرَأَهُ وَانظُرْ أَنْتَ يَا فُلَانُ [الَّذِي تَسْتَجْهِلُ] فِي نُسَخَةِ هَذَا الْكِتَابِ فَإِنَّهُ حَطَبِي [بِيَدِي] وَ إِمْلَأْهُ رَسُولِ اللَّهِ ص عَلَيَّ فَقَرَأَهُ فَمَا خَالَفَ حَرْفًا وَاحِدًا [لَيْسَ فِيهِ تَفْدِيمٌ وَ لَا تَأْخِيرٌ] كَأَنَّهُ إِمْلَأْهُ رَجُلٌ وَاحِدٌ [عَلَى رَجُلَيْنِ] فَحَمِدَ اللَّهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ أَتَنَّى عَلَيْهِ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَوْ شَاءَ لَمْ يَخْتَلِفِ الْأُمَّةُ وَ لَمْ تَفْتَرِقْ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَنْسَيْنِي وَ لَمْ يَضَعْ أَمْرِي وَ لَمْ يُجْمَلْ دِخْرِي

عِنْدَهُ وَ عِنْدَ أَوْلِيَائِهِ إِذْ صَعُرَ وَ حَمَلَ ذِكْرُ أَوْلِيَاءِ الشَّيْطَانِ وَ حِزْبِهِ فَفَرِحَ بِذَلِكَ مَنْ حَضَرَ [عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع] مِنْ شِيعَتِهِ  
[وَ شَكَرَ] وَ سَاءَ ذَلِكَ كَثِيرًا يَمُنُّ حَوْلَهُ حَتَّى عَرَفْنَا ذَلِكَ فِي وُجُوهِهِمْ وَ أَلْوَانِهِمْ

پس جب وہ شخص آپ کے پاس اس کتاب کو لایا تو آپ نے اپنے فرزند حسن سے فرمایا ”اے میرے بیٹے! مجھے وہ کتاب دو کہ جو میں نے تمہارے حوالے کی تھی“ تو آپ وہ کتاب آپ کے پاس لائے تو آپ نے فرمایا ”اے میرے بیٹے! تم ہی اسے پڑھو“ اور اے فلاں! تو اس کتاب کے نسخے کو دیکھو کہ یہ میرے ہاتھ کی تحریر ہے کہ جو رسول اللہ نے مجھے املا کرائی تھی۔ تو آپ نے اس کتاب کو پڑھا تو ایک حرف بھی اس کے مخالف نہ تھا۔ اور نہ ہی اس میں کچھ آگے پیچھے تھا گویا وہ ایک شخص کی دو آدمیوں کو ایک ساتھ املا کرانے جیسا تھا۔ تب امیر المؤمنین نے اللہ کی حمد و ثنا فرمائی اور فرمایا ”تمام تر حمد اس اللہ کے لیے ہے کہ جو اگر چاہتا تو امت میں نہ اختلاف ہوتا اور نہ ہی افراتفری، اور تمام تر حمد ہے اس اللہ کے لیے کہ جس نے مجھے نہ بھلایا اور نہ ہی میرے امر کو گھٹیا بنایا اور اپنے اور اپنے اولیاء کے پاس میرے ذکر کو فراموش نہیں کیا، کیونکہ شیطان کے دوستوں اور اس کے گروہ کا ذکر ہی گھٹیا اور قابل فراموش ہے“ پس اس کے سبب امیر المؤمنین کے ہاں موجود ہر شخص خوش ہو اور آپ کے شیعوں نے شکر ادا کیا اور آپ کے ارد گرد موجود لوگوں میں سے بہت سوں کو بُرا لگا یہاں تک کہ ہم نے ان کے چہروں اور ان کے متغیر رنگوں سے انہیں پہچان“

## حدیث نمبر سترہ (17)

## امیر المؤمنینؑ کا خطبہ جس میں فتنہ و فساد کی تشبیہ کی گئی ہے

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَعِدَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عِ الْوَيْلِيِّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا الَّذِي فَفَأْتُ عَيْنَ الْفِتْنَةِ وَ لَمْ يَكُنْ لِيَجْتَرِيَّ عَلَيْهَا غَيْرِي وَ أَيْمُ اللَّهِ لَوْ لَمْ أَكُنْ فِيكُمْ لَمَا فُوتِلَ أَهْلُ الْجَمَلِ وَ لَا أَهْلُ صِفِّينَ وَ لَا أَهْلُ النَّهْرَوَانَ [وَ أَيْمُ اللَّهِ] لَوْ لَا أَنْ تَتَكَلَّمُوا وَ تَدْعُوا الْعَمَلَ لِحَدِّثُكُمْ بِمَا قَضَى اللَّهُ عَلَيَّ لِسَانِ نَبِيِّهِ ص لِمَنْ قَاتَلَهُمْ مُسْتَبْصِرًا فِي ضَلَالَتِهِمْ عَارِفًا بِالْهَدَى الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ع سَلُونِي [عَمَّا شِئْتُمْ] قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونِي فَوَ اللَّهُ إِنِّي بِطُرُقِ السَّمَاءِ أَعْلَمُ مِنِّي بِطُرُقِ الْأَرْضِ أَنَا يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ [164 - 1] وَ أَوَّلُ السَّابِقِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ خَاتَمُ الْوَصِيِّينَ وَ وَارِثُ النَّبِيِّينَ وَ خَلِيفَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَنَا ذِيَانُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ قَسِيمُ اللَّهِ بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ أَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَ الْفَارُوقُ الَّذِي أَفْرَقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ وَ إِنَّ عِنْدِي عِلْمَ الْمَنَائِي وَ الْبَلَايَا وَ فَضْلَ الْخُطَابِ وَ مَا مِنْ آيَةٍ [نَزَلَتْ] إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْتُ فِيهَا نَزَلَتْ وَ أَيْمُ اللَّهِ نَزَلَتْ وَ عَلَيَّ مِنْ نَزَلَتْ

ابان نے سلیمؑ سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنینؑ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ”اے لوگو! میں ہی ہوں کہ جس نے فتنہ کی آنکھ پھوڑی ہے، اور میرے سوا کسی کے پاس اس کی جرات نہ تھی، اللہ کی قسم! اگر میں تم میں نہ ہوتا تو جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان والے ہر گز نہ مارے جاتے۔ اور اللہ کی قسم! اگر تم طعنہ زنی کرنے والے اور عمل کو چھوڑنے والے نہ ہوتے تو یقیناً میں تمہیں اللہ کا فیصلہ بیان کرتا جو کہ اس نے اپنے نبیؐ کی زبان پر اس شخص کے لیے کیا ہے کہ جو ان سے ان کی گمراہی کی بصیرت رکھتے ہوئے اور ہدایت کی معرفت رکھتے ہوئے جنگ کرے وہ ہدایت کہ جس پر ہم عمل پیرا ہیں“ پھر علیؑ نے فرمایا ”جس چیز کے بارے میں تم چاہو مجھ سے سوال کرو اس سے پہلے کہ مجھے کھودو۔ اللہ کی قسم! میں زمین کے راستوں کی نسبت آسمان کے راستوں کو بہتر جانتا ہوں۔ میں مؤمنین کا سردار، سابقین میں سے پہلا، متقیوں کا امام، خاتم الوصیین، نبیوں کا وارث اور رب العالمین کا خلیفہ ہوں“ میں ہی قیامت کے دن لوگوں سے حساب لینے والا اور جنتیوں اور جہنمیوں کو الگ کرنے والا ہوں، میں ہی صدیق اکبر اور وہ فاروق ہوں کہ جو حق و باطل کے درمیان فرق ڈالنے والا ہے یقیناً میرے پاس ہی المناہیہ، البلا یا اور فضل الخطاب کا علم ہے، کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں جانتا ہوں کہ کس مسئلے میں نازل ہوئی اور کہاں نازل ہوئی اور کس کے خلاف نازل ہوئی۔

أَيُّهَا النَّاسُ [إِنَّهُ وَ شَيْبُكَ أَنْ تَفْقِدُونِي] إِنِّي مُفَارِقُكُمْ وَ إِنِّي مَيِّتٌ أَوْ مَقْتُولٌ مَا يَنْتَظِرُ أَشْقَاهَا أَنْ يَخْضِبَهَا مِنْ فَوْقِهَا يَغْنِي لِحَيْتِهِ مِنْ دَمِ رَأْسِهِ وَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ لَا تَسْأَلُونِي مِنْ فِئَةٍ تَبْلُغُ ثَلَاثِمِائَةٍ فَمَا فَوْقَهَا فِيمَا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِسَائِقِهَا وَ قَائِدِهَا وَ نَاعِقِهَا وَ بِحَرَابِ الْعَرَصَاتِ مَتَى تَحْزُبُ وَ مَتَى تَعْمُرُ بَعْدَ خَرَابِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اے لوگو! میں تمہیں چھوڑنے والا ہوں اور میں رحلت کرنے یا قتل ہونے والا ہوں اس امت کا شقی زیادہ انتظار کرنے والا نہیں کہ وہ میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے خضاب کرے۔ اس ذات کی قسم کہ جس نے دانہ کو شکافتہ کر کے اس میں سے سبزہ اگایا، تم مجھ سے تمہارے اور قیامت کے درمیان آنے والے تین سو (300) سے زائد گروہوں کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر یہ کہ میں تمہیں ان کے ہانکنے والے، کھینچنے والے اور انہیں جھڑکنے والے کے بارے میں بتاؤں گا اور خالی جگہوں کے بارے میں کہ وہ کب ویران ہوئیں اور کب ان پر اس کے بعد قیامت تک تعمیرات ہوں گی“

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنِ الْبَلَايَا فَقَالَ عِ إِذَا سَأَلَ سَائِلٌ فَلْيَعْقِلْ وَ إِذَا سُئِلَ مَسْئُولٌ فَلْيَلْبِثْ إِنَّ مِنْ وِزَائِكُمْ أُمُورًا مُلْتَحَجَّةً مُجْلَجَلَةً وَ بَلَاءً مُكَلِّحًا مُبْلِحًا وَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ لَوْ قَدْ فَفَدْتُمُونِي وَ نَزَلَتْ عَزَائِمُ الْأُمُورِ وَ حَقَائِقُ الْبَلَاءِ لَقَدْ أَطْرَقَ كَثِيرٌ مِنَ السَّائِلِينَ وَ اشْتَعَلَ كَثِيرٌ مِنَ الْمَسْئُولِينَ وَ ذَلِكَ إِذَا ظَهَرَتْ حَزْبُكُمْ وَ نَصَلَتْ عَنْ نَابٍ وَ قَامَتْ عَنْ سَاقٍ وَ صَارَتِ الدُّنْيَا بَلَاءً عَلَيْكُمْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لِيَقِيَّةِ الْأَبْرَارِ

تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی ”اے امیر المؤمنین! ہمیں مصیبتوں کے بارے میں بتائیے؟“ تو آپ نے فرمایا ”جب مسائل سوال کرے تو اسے عقل سے کام لینا چاہیے اور جب کسی سے سوال کیا جائے تو وہ خاموش رہے، یقیناً تمہارے اوپر بہت سے امور ظاہر اور پیچیدہ ہیں اور تمہارے اوپر خوفناک اور عاجز کر دینے والی مصیبتیں ہیں، اس ذات کی قسم کہ جس نے دانہ کو شکافتہ کر کے سبزہ اگایا، اگر تم نے مجھے کھو دیا اور تم پر مشکل معاملات آن پڑے اور حقیقی مصیبتیں ٹوٹ پڑیں تو بہت سے مسائل سرگرداں ہوں گے اور بہت سے وہ کہ جن سے سوال کیا جائے گا سوا ہوں گے، اور یہ اس لیے کہ جب تمہاری جنگ شروع ہوئی اور مصیبتیں ٹوٹ پڑیں اور جنگ بھڑک گئی تو پوری دنیا تم پر مصیبت بن جائے گی یہاں تک کہ اللہ عزوجل بقیۃ الابرار (امام زمانہ) علی اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو فتح نصیب فرمائے

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ عِ إِنَّ الْفِتْنَ إِذَا أَقْبَلَتْ شُبِّهَتْ وَ إِذَا أَدْبَرَتْ أَسْفَرَتْ [وَ إِنَّ الْفِتْنَ] لَهَا مَوْجٌ كَمَوْجِ الْبَحْرِ وَ إِعْصَارٌ كِإِعْصَارِ الرِّيحِ نَصِيبٌ بَلَدًا وَ تُحْطِئُ الْآخَرَ فَانظُرُوا أَقْوَامًا كَانُوا أَصْحَابَ الرِّيَاضِ يَوْمَ بَدْرٍ فَانصُرُوهُمْ تُنصَرُوا وَ تُوجَرُوا وَ تُعَدَّرُوا

تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی ”اے امیر المؤمنین! ہمیں فتنوں کے بارے میں بیان فرمائیے“ تو آپ نے فرمایا ”فتنے جب سامنے ہوں تو مشتبہ ہوتے ہیں اور جب پیٹھ دکھاتے ہیں تو واضح ہو جاتے ہیں (اپنے تباہ کن اثرات کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے)۔ اور فتنہ ایسے سمندر کی لہروں کی طرح لہریں ہیں اور ہوا کے جھونکوں (طوفان) کی طرح تیز ہوائیں ہیں، جو ایک ملک کو متاثر کرتی ہیں اور دوسرے کو چھوڑ دیتی ہیں۔ پس ان لوگوں کو دیکھو جو یوم بدر کے دن کے علمبردار تھے۔ ان کی مدد کرو اور آپ کی مدد کی جائے گی اور انعام دیا جائے گا اور آپ کو معاف کر دیا جائے گا۔

أَلَا إِنَّ أَحْوَفَ الْفِتَنِ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي فِتْنَةُ بَنِي أُمَيَّةَ إِهْمَا فِتْنَةُ عَمِيَاءَ صَمَاءَ مُطَبِّقَةً مُظْلِمَةً عَمَتْ فِتْنَتُهَا وَ حَصَّتْ بِلَيْتِهَا أَصَابَ الْبَلَاءُ مَنْ أَبْصَرَ فِيهَا وَ أَحْطَأَ الْبَلَاءُ مَنْ عَمِيَ عَنْهَا أَهْلُ بَاطِلِهَا ظَاهِرُونَ عَلَى أَهْلِ حَقِّهَا يَمْلِكُونَ الْأَرْضَ بِدَعَا وَ ظُلْمًا وَ جَوْرًا وَ أَوَّلُ مَنْ يَضَعُ جَبْرُوتَهَا وَ يَكْسِرُ عَمُودَهَا وَ يَنْزِعُ أَوْتَادَهَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَ قَاصِمُ الْجَبَّارِينَ

مجھے تمہارے لئے بنو امیہ کے فتنہ سے ڈر لگتا ہے وہ اندھا، بہرا اور گمراہی کے کئی درجے پر ہوگا۔ اس کا فتنہ عام ہوگا لیکن اس کی تکلیف مخصوص ہوگی۔ یہ دیکھنے والے کو تکلیف دے گا اور اس سے بچنے والے کو گمراہ کرے گا۔ اس کے ظالم اپنے آپ کو اپنے حق داروں پر مجبور کریں گے زمین کو بدعت، ناانصافی اور ظلم سے بھر دیں گے۔ سب سے پہلے جو اس کے ظلم کو ختم کرے گا اور اس کے ستونوں کو توڑ دے گا اور اس کے خنجر کو ہٹائے گا وہ کوئی نہیں ہوگا لیکن اللہ رب العالمین ہے جو ظالموں کا کچلنے والا ہے۔

أَلَا إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ بَنِي أُمَيَّةَ أَرْبَابَ سُوءِ بَعْدِي كَالنَّابِ الصَّرْوَسِ تَعْضُ بِفِيهَا وَ تَحْطِطُ بِبِدْيَتِهَا وَ تَضْرِبُ بِرِجْلَيْهَا وَ تَمُتُّ دَرَهَا وَ ائِمُّ اللَّهِ لَا تَزَالُ فِتْنَتُهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ نُصْرَةُ أَحَدِكُمْ لِنَفْسِهِ إِلَّا كُنُصْرَةَ الْعَبْدِ السُّوءِ لِسَيِّدِهِ إِذَا غَابَ سَبَّهُ وَ إِذَا حَضَرَ أَطَاعَهُ [وَ ائِمُّ اللَّهِ لَوْ شَرَدُوكُمْ تَحْتَ كُلِّ كَوْكَبٍ لَجَمَعَكُمْ اللَّهُ لِشَرِّ يَوْمٍ لَهُمْ]

نہیں! تم بنو امیہ کے قبیلے کو میرے بعد برا حاکم پاؤ گے، جیسے کسی کتے کے دانت اس کے ہاتھوں سے ٹکراتے ہیں، اس کی ٹانگوں سے مارتے ہیں اور اس کے موتیوں سے روکتے ہیں۔ اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان کا فتنہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک تم میں سے کوئی اپنی مدد نہ کر سکے۔ لیکن اپنے آقا کے لیے برے غلام کی مدد کی طرح اگر وہ غیر حاضر ہو تو اسے گالیاں دیتا ہے اور اگر حاضر ہو تو اس کی اطاعت کرتا ہے۔ اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم ہر ستارے کے نیچے منتشر ہو جاؤ تو اللہ تم سب کو ان کے برے دنوں کے لیے جمع کر دے گا۔

### بنو امیہ کے بعد فتنہ

فَقَالَ الرَّجُلُ فَهَلْ مِنْ جَمَاعَةٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ ع إِهْمَا سَتَكُونُونَ جَمَاعَةً شَيْ عَطَاؤُكُمْ وَ حَجُّكُمْ وَ أَسْفَاؤُكُمْ [وَاحِدٌ] وَ الْقُلُوبُ مُخْتَلِفَةٌ [قَالَ قَالَ وَاحِدٌ كَيْفَ تَخْتَلِفُ الْقُلُوبُ قَالَ ع] هَكَذَا وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ [ثُمَّ قَالَ] يَفْتُلُ هَذَا هَذَا [وَ هَذَا هَذَا هَرْجًا هَرْجًا] وَ يَبْقَى طَعَامُ جَاهِلِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا مَنَارٌ هُدَى وَ لَا عِلْمٌ يُرَى نَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ مِنْهَا بِمَنْجَاةٍ وَ لَسْنَا فِيهَا بِدُعَاةٍ

اس شخص نے کہا: کیا اس کے بعد کوئی جماعت ہوگی اے امیر المؤمنین؟ آپ نے فرمایا: ایک متنوع جماعت ہوگی۔ تمہارے صدقات اور تمہارے حج اور تمہارے سفر ایک ہوں گے مگر تمہارے دل مختلف ہوں گے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ان کے دل کیسے مختلف ہوں گے؟ آپ نے فرمایا "اس طرح" اور اپنی انگلیوں کو الجھاتے ہوئے فرمایا: یہ اس کو قتل کرے گا اور یہ اس کو قتل کرے



قَوْلِ الصَّادِقِ سَمْعَنَا فَإِنْ تَتَّبِعُونَا كَهْتَدُوا بِبَصَائِرِنَا وَ إِنْ تَوَلَّوْنَا عَنَّا يُعَذِّبْكُمْ اللَّهُ بِأَيْدِينَا أَوْ بِمَا شَاءَ نَحْنُ أَفْقُ الْإِسْلَامِ بِنَا يَلْحَقُ الْمُنْبِطِيُّ وَ إِلَيْنَا يَرْجِعُ النَّابِئُ وَ اللَّهُ لَوْ لَا أَنْ تَسْتَعْجِلُوا وَ يَتَأَخَّرَ الْحَقُّ لَنَبَأْتَكُمْ بِمَا يَكُونُ فِي شَبَابِ الْعَرَبِ وَ الْمَوَالِي فَلَا تَسْأَلُوا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ الْعَلَمِ قَبْلَ إِيَابِهِ وَ لَا تَسْأَلُوهُمْ الْمَالَ عَلَى الْعُسْرِ فَتُبْخَلُوهُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ الْبُخْلُ وَ كُونُوا أَخْلَاصَ الْبُيُوتِ وَ لَا تَكُونُوا عُجَلًا بُدْرًا كُونُوا مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ تُعْرِفُوا بِهِ وَ تَتَعَارَفُوا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهِ وَ جَعَلَ بَيْنَهُمْ الْفَضَائِلَ بِعِلْمِهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمْ عِبَادًا اخْتَارَهُمْ لِنَفْسِهِ لِيَحْتَجَّ بِهِمْ عَلَى خَلْقِهِ فَجَعَلَ عَلَامَةً مَنْ أَكْرَمَ مِنْهُمْ طَاعَتَهُ وَ عَلَامَةً مَنْ أَهَانَ مِنْهُمْ مَعْصِيَتَهُ وَ جَعَلَ ثَوَابَ أَهْلِ طَاعَتِهِ النَّصْرَةَ فِي وَجْهِهِ فِي دَارِ الْأَمْنِ وَ الْخُلْدِ الَّذِي لَا يَوْرُغُ أَهْلُهُ وَ جَعَلَ [عُقُوبَةَ] أَهْلِ مَعْصِيَتِهِ نَارًا تَأْتِجُ لِعُضْبِهِ - وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَ لَكِنْ أَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ

انا بعد! ضروری ہے ایک چکی کا ہونا کہ جو گمراہی کو پیس دے، پس جب چکی بیستی ہے تو اپنے مدار پر قائم رہتی ہے۔ خبردار رہو کہ اس کا پسینا خالص کرنا ہوتا ہے اور اس کا خالص کرنا ہی اس کی حد ہے اور اللہ پر واجب ہے کہ اس کی صلاحیتوں کو برقرار رکھے۔ خبردار رہو کہ میں اور میری عترت کے نیکو کار اور میری نسل کے پاکیزہ لوگ لوگوں کے چھوٹے بڑوں سے زیادہ حلیم اور زیادہ عالم ہیں۔ ہمارے ساتھ ہی حق و ہدایت کا جھنڈا ہے، جو اس سے آگے بڑھا وہ دین سے نکل گیا اور جس نے اسے رسوا کرنے کی کوشش کی وہ ہلاک ہو اور جس نے اسے تھامے رکھا وہ سبقت پا گیا۔ ہم اہل بیت نے اللہ کے علم سے ہی علم پایا ہے اور ہم نے سچ کا قول سنا ہے پس اگر تم ہماری پیروی کرو گے تو تم ہماری بصیرت کے سبب ہدایت پاؤ گے اور اگر ہم سے منہ موڑ لو گے تو اللہ عزوجل ہمارے ہاتھوں یا جس کے ہاتھوں وہ چاہے تم پر عذاب نازل کرے گا۔ ہم اسلام کا اُفق ہیں۔ تاخیر کرنے والا بھی ہم ہی سے آملتا ہے اور ثابت قدم رہنے والا بھی ہم ہی سے رجوع کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم جلد بازی نہ کرتے اور تم حق کو موخر نہ کرتے تو یقیناً ہم تم کو بتاتے کہ عرب کے جوانوں اور مولیوں میں کیا ہونے والا ہے۔ پس تم لوگ اہل بیت محمدؑ نے ان کے اظہار سے پہلے علم کا سوال نہ کیا، اور نہ ہی تم نے تنگدستی میں ان سے مال کا سوال کیا کہ انہوں نے تم پر بخل کیا ہو کیونکہ ان میں بخل ہے ہی نہیں۔ اپنے گھروں میں بکے رہو اور جلد باز افراتفری پھیلانے والے نہ بنو۔ اہل حق میں سے ہو جاؤ حق کی معرفت حاصل کرو اور اس سے ایک دوسرے کو پہچانو، یقیناً اللہ عزوجل نے اپنی قدرت سے مخلوق خلق کی اور ان میں اپنے علم سے فضائل رکھے اور ان میں سے کچھ بندوں کو اپنے آپ کے لیے منتخب کیا تاکہ ان کے ذریعے اپنی مخلوق پر حجت تمام کر سکے، پس اللہ عزوجل نے ان میں سے کسی کی تعظیم کو اپنی اطاعت کی علامت اور ان میں سے کسی کی توہین کو اپنی نافرمانی کی علامت قرار دیا، اور اپنے اطاعت گزاروں کے لیے اپنے سامنے امن کے گھر میں جگہ کو ثواب قرار دیا کہ جہاں ہمیشہ کی زندگی ہو کہ اس میں رہنے والوں کو موت نہ آئے گی اور اپنے گناہ گاروں کے لیے سزا کے طور پر جہنم قرار دی کہ جو اس کے غضب سے بھڑک اٹھے گی۔ ”اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنی جانوں پر خود ظلم کیا“، (نحل 33)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا أَهْلُ بَيْتِ بِنَا مَيِّزَ اللَّهِ الْكَذِبِ وَ بِنَا يُفَرِّجُ اللَّهُ الزَّمَانَ الْكَلْبِ وَ بِنَا يَنْزِعُ اللَّهُ رِنَقَ الدَّلِّ مِنْ أَعْنَاقِكُمْ وَ بِنَا يَفْتَحُ اللَّهُ وَ بِنَا يَجْنُمُ اللَّهُ فَاعْتَبِرُوا بِنَا وَ بَعْدُونَا وَ هُدَانَا وَ هُدَاهُمْ وَ بَسِيرَتَنَا وَ سِيرَتَهُمْ وَ مِيسَتَنَا وَ مِيسَتَهُمْ يَمُوتُونَ بِالِدَاءِ [بِالدَّاءِ] وَ الْفُرْحِ وَ الدُّبَيْلَةِ وَ تَمُوتُ بِالْبَطْنِ وَ الْقَتْلِ وَ الشَّهَادَةِ ثُمَّ النَّفْتِ عَ إِلَى بَيْتِهِ فَقَالَ يَا بَيِّ لِيَبَّرَ صِعَارَكُمْ كِبَارَكُمْ وَ لِيَرْحَمَ كِبَارَكُمْ صِعَارَكُمْ وَ لَا تَكُونُوا أَمْثَالَ السُّفْهَاءِ [الْجَفَاءِ] الْجَهَالِ الَّذِينَ لَا يُعْطُونَ فِي اللَّهِ الْيَقِينَ كَبِيضٍ بِيضَ فِي دَاحِ الْأَا

وَبِحَ لِفَرَاخِ فِرَاخِ آلِ مُحَمَّدٍ مِنْ خَلِيفَةِ يُسْتَحْلَفُ [جَبَّارٍ] عَثْرِيْفٍ مُتْرَفٍ يَفْتُلُ خَلْفِي وَ خَلَفَ الْحَلْفِ بَعْدِي أَمَا وَ اللَّهُ لَقَدْ  
عَلِمْتُ تَبْلِيغَ الرِّسَالَاتِ وَ تَنْجِيزَ الْعِدَاتِ وَ تَمَامَ الْكَلِمَاتِ وَ فُتِحَتْ لِي الْأَسْبَابُ [وَ عَلِمْتُ الْأَنْسَابُ] وَ أُجْرِي لِي  
السَّحَابُ وَ نَظَرْتُ فِي الْمَلَكُوتِ فَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي شَيْءٌ فَاتَ وَ لَمْ يَفْتُنِي مَا سَبَقَنِي وَ لَمْ يَشْرِكْنِي أَحَدٌ فِيمَا أَشْهَدَنِي رَبِّي يَوْمَ  
يُفُومُ الْأَشْهَادُ وَ بِي يُنِمْ اللَّهُ مَوْعِدَهُ وَ يُكْمِلُ كَلِمَاتِهِ وَ أَنَا النِّعْمَةُ الَّتِي أَنْعَمَهَا اللَّهُ عَلَيَّ خَلْفِهِ وَ أَنَا الْإِسْلَامُ الَّذِي ارْتَضَاهُ  
لِنَفْسِهِ كُلُّ ذَلِكَ مِنْ مَنِّ اللَّهِ بِهِ عَلَيَّ وَ أَدَلُّ بِهِ مِنْكِبِي وَ لَيْسَ إِمَامٌ إِلَّا وَ هُوَ عَارِفٌ بِأَهْلِ وَّلَايَتِهِ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ-  
إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ثُمَّ نَزَلَ [صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الطَّاهِرِينَ الْأَخْيَارِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا]

اے لوگو! ہم اہل بیت کے ذریعے اللہ عزوجل جھوٹ کی تمیز کرتا ہے اور ہم ہی کے ذریعے اللہ عزوجل زمانے کے غموں سے  
نجات دلاتا ہے اور ہم ہی کے ذریعے اللہ عزوجل تمہاری گردنوں میں سے ذلت کا پھندا نکالتا ہے، اللہ نے (دنیا کی) ابتدا ہم سے کی اور (دنیا کا)  
اختتام بھی ہم سے کرے گا پس تم لوگ ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں غور کرو اور ہماری ہدایت اور ان کی ہدایت پر غور کرو،  
ہماری سیرت اور ان کی سیرت پر غور کرو ہماری رحلت اور ان کی موت پر غور کرو وہ لوگ بیماری، پھوڑوں اور شکم سیری کی وجہ سے مرتے  
ہیں اور ہماری رحلت تلوار کی ضرب، قتل اور شہادت کے ساتھ ہوتی ہے، پھر آپ اپنے فرزندوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”اے  
میرے بیٹو! تم میں سے چھوٹوں کو تم میں سے بڑوں سے نیکی سے پیش آنا چاہیے اور تمہارے بڑوں کو تمہارے چھوٹوں پر رحم کرنا چاہیے، تم  
یہ قوفوں کی طرح اور ان جاہلوں کی طرح نہ ہو جانا کہ جنہیں اللہ کے معاملے میں یقین سے نہیں نوازا گیا، وہ ایسے انڈے کی طرح ہیں کہ جسے  
بچے کھیل کے طور پر استعمال کرتے ہیں خبردار رہو کہ ہلاکت ہے کمزور کرنے والے کے لیے کہ جس نے خلیفہ بن کر آل محمد کو کمزور کیا کہ  
اس نے ایک جابر، خبیث و فاجر اور متکبر شخص کو اپنے پیچھے چھوڑا کہ جو میری اولاد کو قتل کرے گا اور میرے بعد میری اولاد کی اولاد کو قتل  
کرے گا۔ البتہ اللہ کی قسم! مجھے پیغام کی تبلیغ، وعدے پورے کرنے، بحث مکمل کرنے کا علم ہے، میرے لیے اسباب مہیا کئے گئے اور مجھے  
انساب کا علم ہے میرے لیے پردے ہٹائے گئے اور میں نے ملکوت میں دیکھا تو مجھے کوئی چیز ایسی دکھائی نہ دی کہ جو میں نے کھوئی ہو اور مجھ سے  
دور ہو اور مجھ سے کوئی سبقت دور نہ رہی ہے اور میرے ساتھ اس چیز میں کوئی ایک بھی شریک نہ ہے جو مجھے اللہ نے قیامت والے دن عطا کی  
ہے، میرے ذریعے ہی اللہ اپنے وعدے پورے کرے گا اور اپنے کلمات کو تمام کرے گا، میں ہی وہ نعمت ہوں کہ جو اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق  
پر کی ہے اور میں ہی وہ اسلام ہوں کہ جسے اللہ نے اپنی ذات کے لیے منتخب کیا ہے یہ سب وہ احسانات ہیں کہ جو اللہ نے مجھ پر کئے ہیں اور اس  
کے ذریعے میری مصیبتوں کو میرے سامنے حقیر بنایا ہے، کوئی امام نہیں ہوتا مگر یہ کہ وہ اپنے اہل ولایت کی معرفت رکھنے والا ہوتا ہے، اور یہ  
اللہ عزوجل کا قول ہے ”یقیناً آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے“ (ردعد 7) پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے۔

## حدیث نمبر اٹھارہ (18)

## انسان اور مذہب پر دنیا کی طرف جھکاؤ کا اثر

قَالَ سَلِيمُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع يُحَدِّثُنِي وَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ص قَالَ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُومٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ [مِنْهَا] وَ مَنْهُومٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ فَمَنْ افْتَصَرَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ سَلِمَ وَ مَنْ تَنَاوَلَهَا مِنْ غَيْرِ حِلِّهَا هَلَكَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ وَ يُزَاجِعَ وَ مَنْ أَخَذَ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِهِ وَ عَمِلَ بِهِ نَجَا وَ مَنْ أَرَادَ بِهِ الدُّنْيَا هَلَكَ وَ هُوَ حَظُّهُ وَ الْعُلَمَاءُ عَالِمَانِ عَالِمٌ عَمِلَ بِعِلْمِهِ فَهُوَ نَاجٍ وَ عَالِمٌ تَارَكَ لِعِلْمِهِ فَهُوَ هَالِكٌ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَتَأَذُّونَ مِنْ نَجْنِ رِيحِ الْعَالِمِ التَّارِكِ لِعِلْمِهِ وَ إِنَّ أَشَدَّ أَهْلَ النَّارِ نَدَامَةً وَ حَسْرَةً رَجُلٌ دَعَا عَبْدًا إِلَى اللَّهِ فَاسْتَجَابَ لَهُ فَأَطَاعَ اللَّهُ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَ عَصَى اللَّهُ الدَّاعِيَ فَأُدْخِلَ النَّارَ بِتَرْكِهِ عِلْمَهُ وَ اتَّبَعَهُ هَوَاهُ [وَ عَصَيْنَاهُ اللَّهُ] إِنَّمَا هُمَا اثْنَانِ اتَّبَعَ الْهُوَى وَ طُوُلُ الْأَمَلِ فَأَمَّا اتَّبَعَ الْهُوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ أَمَّا طُوُلُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْأَخِرَةَ

سلیم بن قیس نے کہا میں نے سنا ابو الحسن نے مجھے بیان فرماتے ہوئے فرمایا ”نبی نے فرمایا ”دو حریص کبھی سیر نہیں ہو سکتے دنیا کا حریص دنیا سے سیر نہیں ہو سکتا اور علم کا حریص علم سے سیر نہیں ہو سکتا، جو شخص دنیا میں سے فقط اس پر اکتفا کرتا ہے کہ جو اللہ نے اس کے لیے حلال کیا ہے تو سلامت رہتا ہے اور جو دنیا کو حلال طریقے کے علاوہ سے حاصل کرتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے ماسوائے اس کے کہ وہ توبہ کر لے اور باز آجائے اور جو علم کو اہل علم سے لیتا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے نجات پاتا ہے اور جو اس کے ذریعے دنیا چاہے وہ ہلاک ہو اور وہی اس کا نصیب ہوتا ہے۔ عالم دو قسم کے ہوتے ہیں! ایک وہ عالم کہ جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو وہ نجات پانے والا ہے اور دوسرے وہ عالم کہ جو اپنے علم پر عمل کو ترک کر دیتا ہے تو وہ ہلاک ہونے والا ہے یقیناً دوزخ والے اس عالم کی بدبو سے کہ جو اپنے علم پر عمل کو ترک کر دینے والا ہو اذیت محسوس کریں گے، اور یقیناً جہنمیوں میں سے سب سے زیادہ مذمت اور حسرت اس شخص کو ہوگی کہ جس نے ایک بندے کو اللہ کی طرف بلایا تو اس نے دعوت قبول کی اور اس نے اللہ کی اطاعت کی تو اللہ نے اسے جنت میں داخل کیا اور بلانے والے نے اللہ کی نافرمانی کی اور وہ اپنے علم کو ترک کرنے کے سبب جہنم میں داخل ہوا، کیونکہ اس نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ کی نافرمانی کی۔ یقیناً یہ فقط وہی تو چیزیں ہیں، ایک خواہشات کی پیروی اور لمبی آرزوئیں خواہشات کی پیروی انسان کو حق سے دور کر دیتی ہے اور لمبی آرزوئیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔

إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَرَحَّلَتْ مُدْبِرَةً وَ إِنَّ الْأَخِرَةَ قَدْ تَرَحَّلَتْ مُقْبِلَةً وَ لِكُلِّ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْأَخِرَةِ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ وَ لَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّمَا الْيَوْمَ عَمَلٌ وَ لَا حِسَابٌ وَ عَدَا حِسَابٌ وَ لَا عَمَلٌ

یقیناً دنیا نے پیٹھ دکھا دی ہے اور آخرت سامنے آرہی ہے اور ان میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں پس تم سب اگر استطاعت رکھتے ہو تو آخرت کے چاہنے والے بنو دنیا کے چاہنے والے مت بنو، یقیناً یہ دن عمل کا ہے حساب کا نہیں اور کل حساب کا دن ہے عمل کا نہیں۔

## فتنہ کی ابتدا

وَ إِنَّمَا ابْتَدَأُ وَ فُتُوهُ الْفِتْنِ [مِنْ] أَهْوَاءِ تُتَّبَعُ وَ أَحْكَامِ تُبَدَعُ يُخَالَفُ [فِيهَا] حُكْمُ اللَّهِ يَتَوَلَّى فِيهَا رِجَالٌ رِجَالًا وَ يَتَبَرَّأُ رِجَالٌ مِنْ رِجَالٍ [أَلَا] إِنَّ الْحَقَّ لَوْ خَلَصَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ اخْتِلَافٌ وَ إِنَّ الْبَاطِلَ لَوْ خَلَصَ لَمْ يَخْفَ عَلَى ذِي حِجَى وَ لَكِنْ يُؤْخَذُ مِنْ هَذَا ضِعْفٌ وَ مِنْ هَذَا ضِعْفٌ فِيمَنْزَجَانِ فِيمَنْزَجَانِ مَعًا فَهَذَا لِكِ اسْتَوَلَى الشَّيْطَانُ عَلَى أَوْلِيَائِهِ وَ نَحَا الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى [إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ] كَيْفَ بِكُمْ إِذَا لَبَسْتُمْ فِتْنَةً يَزُبُّ فِيهَا الْوَلِيدُ وَ يَزِيدُ فِيهَا الْكَبِيرُ يَجْرِي النَّاسُ عَلَيْهَا فَيَتَّخِذُونَهَا سُنَّةً فَإِذَا غَيَّرَ مِنْهَا شَيْءٌ قَبِلَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ آتَوْا مُنْكَرًا ثُمَّ يَشْتَدُّ الْبَلَاءُ وَ تُسْبَى الذَّرِيَّةُ وَ تَدْفُقُهُمُ الْفِتْنُ كَمَا تَدْفُقُ النَّازِ الْخَطْبَ وَ كَمَا تَدْفُقُ الرِّحَى بِنْفَالِهَا يَتَفَقَّهُ النَّاسُ لِعَبْرِ الدِّينِ وَ يَتَعَلَّمُونَ لِعَبْرِ الْعَمَلِ وَ يَطْلُبُونَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ

اور یقیناً فتنوں کے پذیر ہونے کی ابتدا خواہشات کی پیروی اور بدعتوں سے ہوتی ہے کہ اس میں آدمی آدمی سے محبت کرتا ہے اور آدمی آدمی ہی سے بیزاری دکھاتا ہے۔ خرد رار ہو کہ اگر حق خالص ہو تو اس میں اختلاف نہیں ہو سکتا ہے اور اگر باطل خالص ہو تو صاحبان دلیل کے لیے خوف نہیں ہوتا ہے لیکن ہوتا یوں ہے کہ تھوڑا حق لیا جاتا ہے اور تھوڑا باطل لیا جاتا ہے پس انہیں ملا دیا جاتا ہے، پس وہ ایک ساتھ گمان کئے جاتے ہیں، پس یہیں سے شیطان اپنے دوستوں کی پشت پناہی کرتا ہے اور نجات وہ پاتا ہے کہ جنہیں ہماری طرف سے پہلے ہی اچھی بات پہنچ چکی ہو۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ”تمہارا کیا حال ہو گا کہ جب فتنہ تمہیں ڈھانپ لے گا بچے اس میں بوڑھے ہو جائیں گے اور بوڑھے اس میں بڑھیں گے۔ لوگ اس کی پیروی کریں گے اور اسے سنت بنا لیں گے اور جب اس میں سے کوئی چیز تبدیل کی جائے گی تو کہا جائے گا ”لوگوں نے یقیناً سنت تبدیل کر دی ہے“ پھر مصیبت سخت ہو جائے گی۔ ذریت رسول کو قیدی بنا لیا جائے گا۔ اور فتنے انہیں پس کر رکھ دیں گے جیسے آگ لکڑی کو راکھ بنا دیتی ہے یا جیسے چکی اپنے پتھروں سے پستی ہے۔ لوگ دین کے علاوہ میں سمجھداری حاصل کریں گے اور عمل کے علاوہ کے لیے علم حاصل کریں گے اور آخرت کے عمل کے بدلے دنیا کے طالب ہوں گے۔

## امیر المومنینؑ کی ابو بکر عمر اور عثمان کی بدعتوں کے بارے میں گفتگو

ثُمَّ أَقْبَلَ عَ بَوَجْهِهِ عَلَى نَاسٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ شِيعَتِهِ فَقَالَ [وَ اللَّهُ] لَقَدْ عَمِلَتِ الْأُمَّةُ قَبْلِي بِأُمُورٍ عَظِيمَةٍ خَالَفتُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ص مُتَعَمِّدِينَ لَوْ حَمَلْتُ النَّاسَ عَلَى تَرْكِهَا وَ تَحْوِيلِهَا عَنْ مَوْضِعِهَا إِلَى مَا كَانَتْ [بِجَرِي عَلَيْهِ] عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ص لَتَفَرَّقَ عَنِّي جُنْدِي حَتَّى لَا يَبْقَى فِي عَسْكَرِي غَيْرِي وَ قَلِيلٌ مِنْ شِيعَتِي الَّذِينَ إِنَّمَا عَرَفُوا فَضْلِي وَ إِمَامَتِي مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ لَا مِنْ غَيْرِهِمَا [أَأَرَأَيْتُمْ] لَوْ أَمَرْتُ بِمَقَامِ إِبْرَاهِيمَ ع فَرَدَدْتُهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَضَعَهُ [فِيهِ] رَسُولُ اللَّهِ ص وَ رَدَدْتُ فَدَكَ إِلَى وَرَثَةِ فَاطِمَةَ ع وَ رَدَدْتُ صَاعَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ مِدَّةً إِلَى مَا كَانَ وَ أَمْضَيْتُ قَطَاعَ أَقْطَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ص لِأَهْلِهَا وَ رَدَدْتُ دَارَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى وَرَثَتِهِ وَ هَدَمْتُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ وَ رَدَدْتُ قَضَايَا مَنْ قَضَى مِنْ كَانَ قَبْلِي بِجَوْرِ وَ رَدَدْتُ مَا قُسِمَ مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ وَ مَحَوْتُ دِيُونَ الْأَعْطِيَةِ وَ أَعْطَيْتُ كَمَا كَانَ يُعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ص

پھر آپ اپنی اہل بیت اور اپنے شیعوں میں سے کچھ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے کہ جو آپ کے سامنے موجود تھے تو آپ نے فرمایا ”اللہ کی قسم! یقیناً مجھ سے پہلے کرسی خلافت پر بیٹھنے والوں نے بڑے غلط کام کئے۔ انہوں نے ان تمام کاموں میں جان بوجھ کر رسول اللہ کی مخالفت کی۔ اگر میں لوگوں کو ان کاموں کے ترک کرنے اور ان کو رسول اللہ کے زمانے کے مطابق بجالانے کا کہوں تو یقیناً میرا لشکر تترتر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ میرے لشکر میں میرے سوا اور میرے تھوڑے شیعوں کے سوا کہ جو میری فضیلت اور امامت کی معرفت اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کے ذریعے رکھتے ہیں ان کے علاوہ، کوئی نہ بچے گا۔ کیا تم نے دیکھا کہ اگر میں مقام ابراہیم کے بارے میں حکم دوں اور اسے اس جگہ واپس پلٹا دوں کہ جس جگہ پر اسے رسول اللہ نے رکھا تھا۔ اور میں جاگیر فدک کو فاطمہ کے وارثوں کو واپس کر دوں اور رسول اللہ کے دو بیٹوں ”صاع اور مد“ کو جیسے تھے ویسا بنادوں اور زمین کے جو ٹکڑے رسول اللہ نے لوگوں کو دیئے تھے ان کو دے دوں اور جعفر ابن ابی طالب کا گھراس کے وارثوں کو واپس کر دوں اور اس پر مسجد منہدم کر دوں، اور میرے سے پہلے کرسی خلافت پر بیٹھنے والوں نے ظلم و جور سے جو فیصلے کئے انہیں ادا کر دوں اور خیبر کی زمین میں سے جو تقسیم کیا گیا ہے اسے واپس لے لوں اور عطیات کے رجسٹر کو مٹا دوں اور میں ویسے دوں کہ جیسے رسول اللہ دیا کرتے تھے۔

وَلَمْ أَجْعَلْهُ دَوْلَةً بَيْنَ الْأَعْيَابِ وَ سَبَيْتُ ذَرَارِيَّ بَنِي تَغْلِبٍ وَ أَمَرْتُ النَّاسَ أَنْ لَا يَجْمَعُوا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا فِي فَرِيضَةٍ لِنَادَى بَعْضُ النَّاسِ مِنْ أَهْلِ الْعَسْكَرِ مِمَّنْ يُفَاتِنَا مَعِي يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَ قَالُوا غَيَّرْتَ سُنَّةَ عُمَرَ نَهَيْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ تَطَوُّعًا حَتَّى خِفْنَا أَنْ يَثُورُوا فِي نَاحِيَةِ عَسْكَرِي

اور میں دولت کو امیر لوگوں کے سامنے نہ رکھوں اور بنی تغلب کی ذریت کو قید کر لوں اور میں نے لوگوں کو حکم دیا کہ ماہ رمضان میں فرض نماز کے علاوہ کے لیے اکٹھے نہ ہوں (تراویح کو ترک کر دیں) تو میرے ساتھ مل کر جنگ کرنے والے میرے لشکر میں سے کسی نے پکارا ”اے اہل اسلام دیکھو انہوں نے ”عمر کی سنت کو تبدیل کر دیا ہمیں منع کرتے ہیں کہ ہم رمضان کے مہینے میں نفل نمازیں جماعت سے ادا نہ کریں“ یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ وہ میرے لشکر میں پھوٹ نہ ڈال دیں۔

بُؤْسَى لِمَا لَقِيَتْ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا مِنَ الْفُرْقَةِ وَ طَاعَةِ أَيْمَةِ الضَّلَالِ وَ الدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ وَ لَمْ أُعْطِ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى [مِنْهُمْ] إِلَّا لِمَنْ أَمَرَ اللَّهُ بِإِعْطَائِهِ [الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ إِنَّ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ وَ مَا أَنْزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ التَّفْيِ الْجُمُعَانِ] فَتَحُّهُ الَّذِينَ عَنَى اللَّهُ بِذِي الْقُرْبَى وَ الْيَتَامَى وَ الْمَسَاكِينَ وَ ابْنِ

یہ وہ برائی ہے کہ جو مجھے اس امت سے ملی ہے کہ وہ اپنے نبی کے بعد تفرقہ میں پڑ گئے اور گمراہ کن اماموں اور جہنم کی دعوت دینے والوں کی اطاعت کرنے لگے۔ (اور میں نے انہیں کہا کہ) ذی القربی کا حصہ ان کے سوا کسی کو نہ دو کیونکہ اللہ عزوجل نے انہیں ہی دینے کا حکم دیا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ”اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اس پر ایمان رکھتے ہو کہ جو ہم نے اپنے بندے پر فرقان کے دن اتارا کہ جب دو گروہ باہم برسر پیکار تھے“ (انفال 41)۔

السَّبِيلُ كُلُّهُ هَوْلٌ مِّنَّا خَاصَّةً لِأَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لَنَا فِي سَهْمِ الصَّدَقَةِ نَصِيباً وَ أَكْرَمَ اللَّهُ نَبِيَّهُ ص وَ أَكْرَمَنَا أَنْ يُطْعَمَنَا  
أَوْ سَاحَ أَيْدِي النَّاسِ

پس ہم ہی وہ ہیں کہ اللہ نے ذی القربی، یتامی و مساکین اور ابن سبیل (مسافر) سے جو مراد لئے ہیں یہ سب ہم ہی میں سے خاص ہیں  
کیونکہ ہمارا صدقے میں حصہ نہیں ہوتا۔ اور اللہ عز و جل نے ہمیں اور اپنے بنی کو عزت بخشی کہ ہم صدقہ یا لوگوں کے ہاتھوں کی میل نہ  
کھائیں“

## حدیث نمبر انیس (19)

## ابو بکر اور عمر کے فتنہ کے بارے میں احادیث

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا ذَرٍّ مَرِيضًا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فِي إِمَارَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ يُعُوذُهُ وَ عِنْدَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ سَلْمَانَ وَ الْمِقْدَادَ وَ قَدْ أَوْصَى أَبُو ذَرٍّ إِلَى عَلِيٍّ ع وَ كَتَبَ وَ أَشْهَدَ فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ قَالَ رَجُلٌ [مِنْ أَهْلِ أَبِي ذَرٍّ مِنْ بَنِي عَمِّهِ بَنِي غَفَارٍ] مَا مَنَعَكَ أَنْ تُوصِيَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ قَالَ قَدْ أَوْصَيْتُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا حَقًّا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ نَحْنُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ وَ أَرْبَعُونَ رَجُلًا مِنَ الْعَجَمِ فَسَلَّمْنَا عَلَى عَلِيٍّ ع بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ فِينَا هَذَا الْقَائِمِ الَّذِي سَمَّيْتُهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَا أَحَدَ مِنَ الْعَرَبِ وَ لَا مِنَ الْمَوَالِي [الْعَجَمِ] رَاجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِلَّا هَذَا وَ صَوَّجِبُهُ الَّذِي اسْتَحْلَفَهُ فَإِنَّمَا قَالَ أَوْ حَقٌّ مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ [فَعَصِبَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ] قَالَ [اللَّهُمَّ نَعَمْ] حَقٌّ مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ أَمَرَنِي اللَّهُ بِذَلِكَ فَأَمَرْتُكُمْ بِهِ

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ میں نے عمر کی خلافت کے زمانے میں ابو ذرؓ کو بیمار دیکھا، تب عمر اس کی عیادت کرنے آیا تو اس کے پاس امیر المؤمنینؓ، سلمانؓ، مقدادؓ موجود تھے تو ابو ذرؓ نے علیؓ کو وصیت کی اور لکھی اور اس پر گواہ بنائے جب عمر چلا گیا تو بنی غفار میں سے ابو ذرؓ کے چچا زادوں میں سے کسی نے کہا ”تمہیں کس چیز نے روکا کہ تم امیر المؤمنین عمر (نعوذ باللہ) کی طرف وصیت کرتے؟“ تو اس نے کہا ”میں نے یقیناً حق کے امیر المؤمنین کو وصیت کی ہے رسول اللہؐ نے ہمیں حکم دیا تو ہم چالیس (40) افراد عرب تھے اور چالیس آدمی عجم تھے تو ہم سب نے علیؓ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا۔ ہم میں یہ شخص کہ جسے تم امیر المؤمنین کہتے ہو بھی شامل تھا، پس عرب اور عجم میں سے کسی نے بھی رسول اللہؐ کے قول کا انکار نہیں کیا ماسوائے اس کے اور اس کے اس ساتھی کے کہ جس نے اسے خلیفہ بنایا، تو ان دونوں نے کہا تھا ”کیا یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حکم ہے؟“ تو رسول اللہؐ غضبناک ہوئے اور فرمایا ”اللہ کی قسم سچ ہے یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم ہے۔ اللہ نے مجھے اس کا حکم دیا تو میں نے تمہیں اس کا حکم دیا“

قَالَ سُلَيْمٌ قُلْتُ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَ أَنْتَ يَا سَلْمَانَ وَ أَنْتَ يَا مِقْدَادَ أَ تَقُولُونَ كَمَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالُوا نَعَمْ صَدَقَ قُلْتُ أَرْبَعَةَ عُدُولٍ وَ لَوْ لَمْ يُحَدِّثْنِي عَزِيرٌ وَاحِدٌ مَا شَكَّكْتُ فِي صِدْقِهِ [وَ لَكِنَّ أَرْبَعَتَكُمْ أَشَدُّ لِنَفْسِي وَ بَصِيرَتِي] قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ أ تَسْمُونَ التَّمَانِينَ [مِنَ الْعَرَبِ وَ الْمَوَالِي] فَسَمَّاهُمْ سَلْمَانَ رَجُلًا رَجُلًا فَقَالَ عَلِيٌّ ع وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ صَدَقَ سَلْمَانُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَ مَغْفِرَتُهُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ فَكَانَ بَيْنَ سَمَى أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَ مُعَاذٌ وَ سَالِمٌ [وَ] الْخُمْسَةُ مِنْ أَصْحَابِ الشُّورَى وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ الْبَاقِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ وَ أَبِي بُرَّكَانٍ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ وَ بَقِيَّةَ جُلُومِهِمْ وَ أَعْظَمُهُمْ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَ أَعْظَمُهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ تَيْهَانَ وَ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ وَ أَبُو أَيُّوبَ وَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَلِيمٌ فَأُظِنُّ أَبِي قَدْ لَقِيتُ عَامَتَهُمْ فَسَأَلْتَهُمْ وَ خَلوتُ بِهِمْ رَجُلًا رَجُلًا فَمِنْهُمْ مَنْ سَكَتَ عَنِي فَلَمْ يَجِبْنِي [بشياء و كتمني] و منهم من حدَّثني [ثم]

سلیمؓ نے کہا کہ میں نے عرض کی ”اے ابوالحسنؓ آپؓ اور اے سلمانؓ آپؓ اور مقدادؓ آپؓ! کیا آپ سب بھی ابوذرؓ کی طرح فرماتے ہیں؟“ تو ان سب حضراتؓ نے فرمایا ”ہاں اس نے سچ کہا“ میں نے عرض کی ”چار عادل حضراتؓ نے بتایا ہے اگر مجھے ایک بھی بیان کرتا تو میں اس کی سچائی میں شک نہ کرتا لیکن آپؓ چاروں کے ایک ساتھ بیان نے میری بصیرت میں اضافہ کیا ہے“ میں نے عرض کی ”اللہ آپؓ کے امور میں اصلاح قائم فرمائے! کیا آپ مجھے ان اسی (80) عرب و عجم کے نام بتائیں گے؟“ تو سلمانؓ نے ان میں سے ایک ایک شخص کا نام بتایا ”تو علیؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ نے فرمایا ”سلمانؓ نے سچ کہا“ ”اللہ کی رحمت و مغفرت ہو سلمانؓ پر اور ان سب پر“ اور جن کے نام بتائے گئے تھے ان میں ”ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ، معاذ سالم اور شوریٰ والے پانچ (5)، عمار بن یاسرؓ، سعد بن عبادۃ اور اصحاب عقبہ میں سے باقی رہ جانے والے، ابی بن کعب، ابوذرؓ، مقدادؓ اور باقی اہل بدر میں سے زیادہ سے زیادہ تر بلکہ ان میں سے بڑے بڑے اور انصار میں سے بڑے بڑے کہ جن میں ابو لھیشم بن تیمیان، خالد بن یزید، ابو ایوب، اسد بن حضیر اور بشیر بن سعد شامل تھے۔

قال أصابتنا فتنة أخذت بقلوبنا و أسماعنا و أبصارنا و ذلك لما ادعى أبو بكر أنه سمع رسول الله ص يقول بعد ذلك إنا أهل بيت أكرمنا الله و اختار لنا الآخرة على الدنيا و إن الله أبي أن يجمع لنا أهل البيت النبوة و الخلافة فاحتج بذلك أبو بكر على علي ع حين جيء به للبيعة و صدقه و شهد له أربعة كانوا عندنا خيارا غير متهمين - أبو عبيدة و سالم و عمر و معاذ و ظننا أنهم قد صدقوا

سلیمؓ نے کہا ”میرا گمان ہے کہ میں نے ان میں سے زیادہ تر لوگوں سے ملاقات کی تھی اور میں نے ان سے خلوت میں ایک ایک شخص سے سوال کیا پس ان میں سے کچھ میرے سامنے خاموش رہے اور انہوں نے کچھ نہ کہا اور مجھ سے چھپایا اور ان میں سے کچھ نے مجھے بیان کیا پھر کہا ”ہمیں فتنہ نے گھیر لیا اور اس نے ہمارے دلوں، سماعتوں اور بینائی کو چھین لیا اور یہ اس لیے کہ جب ابو بکر نے دعویٰ کیا کہ اس نے رسول اللہؐ سے سنا تھا کہ آپؐ نے اس کے بعد فرمایا ”اللہ نے ہم اہل بیت کو عزت بخشی ہے اور ہمارے لیے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دی ہے اور اللہ نے ہم اہل بیت کے لیے نبوت اور خلافت کو جمع کرنے سے انکار کیا ہے“ پس ابو بکر نے اس کے ساتھ علیؓ کے دلیل دی جب آپؐ کو ابو بکر کی بیعت کے لیے لایا گیا۔ اور اس پر ابو بکر کی تصدیق اور اس کی گواہی جن چار افراد نے دی وہ ہمارے ہاں اچھے شمار ہوتے تھے اور ان پر جھوٹ کی تہمت نہ تھی وہ ابو عبیدہ، سالم، عمر اور معاذ تھے

### خانہ کعبہ میں لعنتی معاہدہ اور دستاویز

فَلَمَّا بَايَعَ عَلِيٌّ ع أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ مَا قَالَهُ وَ أَخْبَرَ أَنَّ هَؤُلَاءِ الْخُمْسَةَ كَتَبُوا بَيْنَهُمْ كِتَابًا تَعَاهَدُوا فِيهِ وَ تَعَاهَدُوا فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ إِنْ مَاتَ مُحَمَّدٌ ص أَوْ قُتِلَ أَنْ يَتَّظَاهَرُوا عَلِيَّ ع عَلِيٌّ ع فَيَزُودُوا عَنْهُ هَذَا الْأَمْرَ وَ اسْتَشْهَدُوا أَرْبَعَةَ سَلْمَانَ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ وَ الزُّبَيْرُ وَ شَهِدُوا بَعْدَ مَا وَجَبَتْ فِي أَعْنَاقِنَا لِأَبِي بَكْرٍ بَيْعَتُهُ [الْمَلْعُونَةُ الضَّالَّةُ] فَعَلِمْنَا أَنَّ عَلِيًّا ع لَمْ يَكُنْ لِيَزُوي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص تَابِلًا وَ شَهِدَ لَهُ الْأَخْيَارُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ص

پس جب علیؑ سے بیعت لے لی گئی تو آپؑ نے ہمیں بتایا کہ جو رسول اللہؐ نے فرمایا تھا سو فرمایا تھا، اور بتایا کہ ان پانچ نے کعبہ کے سائے میں آپس میں ایک معاہدہ کیا تھا اور اسے لکھا تھا اور اس پر قسم کھائی تھی کہ ”اگر محمدؐ کی رحلت ہو جائے یا قتل کر دیئے جائیں تو وہ علیؑ کی دشمنی پر کمر باندھ لیں گے اور اس سے امر خلافت چھین لیں گے“ اور آپؑ اس بات پر سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ اور زبیرؓ کو گواہ پیش کیا اور ان سب نے گواہی دی لیکن اس کے بعد کہ جب ہماری گردنوں میں ابو بکرؓ کی گمراہ کن اور ملعونہ بیت کا پھندا ڈل چکا تھا، پس ہم نے جانا کہ علیؑ نے رسول اللہؐ کے بارے میں کوئی باطل چیز روایت نہ کی تھی اور آپؑ کے لیے محمدؐ کے صحابہ میں سے بہترین نے گواہی دی تھی۔

### امیر المؤمنینؑ کے حق میں غفلت برتنے پر صحابہ کرام کا پچھتاوا

فَقَالَ جُلٌّ مَنْ قَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ إِنَّا تَدَبَّرْنَا الْأَمْرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَذَكَرْنَا قَوْلَ النَّبِيِّ ص وَ نَحْنُ نَسْمَعُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَرْبَعَةً مِنْ أَصْحَابِي وَ أَمْرِي بِحُبِّهِمْ وَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَيْهِمْ فَفَلْنَا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ص أَحِبِّي وَ وَزِيرِي وَ وَارِثِي وَ وَخَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ وَوَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمُقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَ إِنَّا نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ نَتُوبُ إِلَيْهِ مِمَّا رَكِبْنَاهُ وَ مِمَّا أَتَيْنَاهُ وَ قَدْ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ قَوْلًا لَمْ نَعْلَمْ تَأْوِيلَهُ وَ مَعْنَاهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ لَيْدَنَّ عَلِيَّ الْخَوْضَ أَقْوَامًا مِمَّنْ صَحْبِي وَ مِنْ أَهْلِ الْمَكَانَةِ مِنِّي وَ الْمَنْزِلَةِ

پس جس نے بھی یہ گفتگو کی ان میں سے زیادہ تر نے کہا ”اس کے بعد ہم نے معاملہ سمجھا تو ہمیں نبیؐ کا فرمان یاد آیا کہ ہم نے سنا تھا ”یقیناً اللہ عزوجل میرے چار اصحاب سے محبت کرتا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں بھی ان سے محبت کروں اور یہ کہ یقیناً جنت ان کی مشتاق ہے“ تو ہم نے عرض کی ”یا رسول اللہؐ وہ کون کون ہیں“ تو آپؑ نے فرمایا ”میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وارث، میری امت پر میرا خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کا ولی علیؑ ابن ابی طالبؓ، سلمان فارسیؓ، ابوذرؓ، اور مقداد بن اسودؓ“ اور ہم اللہ کی مغفرت چاہتے ہیں اور اس کے دربار میں توبہ کرتے ہیں کہ ہم نے علیؑ سے جو کیا ہے اور ہم نے انہیں جو دکھ دیئے ہیں۔

عِنْدِي حَتَّى إِذَا وَقَفُوا عَلَى مَرَاتِبِهِمْ [وَ رَأَوْنِي] اخْتَلَسُوا دُونِي وَ أُحِذَ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقُولُ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَيَّ أَذْبَارَهُمُ الْقَهْقَرَى مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ وَ لَعِمْنَا لَوْ أَنَا حِينَ قَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ ص سَلْمَنَا الْأَمْرَ إِلَى عَلِيٍّ ع وَ أَطْعَمَنَا وَ تَابَعَنَا وَ بَايَعَنَا لِرَشْدِنَا وَ اهْتَدَيْنَا وَ وَفَقْنَا وَ لَكِنِ اللَّهُ قَضَى الْاِخْتِلَافَ وَ الْفِرْقَةَ وَ الْبَلَاءَ فَلَا بَدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ مَا عَلَّمَ اللَّهُ وَ قَضَى وَ قَدَر

ہم نے یقیناً رسول اللہؐ سے آپؑ کا ایک فرمان سنا تھا کہ جس کی تاویل اور معنی ہم نہ جان پائے تھے آپؑ نے فرمایا تھا ”یقیناً میرے پاس حوض کوثر پر میرے اصحاب میں سے کچھ گروہ وارد ہوں گے کہ جن کو میری قربت نصیب ہوئی ہوگی اور میرے پاس ان کا اچھا خاصا مقام ہوگا یہاں تک کہ جب انہیں ان کے مراتب پر روکا جائے گا اور وہ مجھے دیکھیں گے تو وہ مجھ سے دور ہٹا دیئے جائیں گے اور انہیں جہنیموں میں دھکیل دیا جائے گا تو میں کہوں گا ”اے پالنے والے! میرے صحابہ میرے صحابہ“ تو مجھے کہا جائے گا ”آپؑ یقیناً جانتے ہیں کہ

انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا کارنامے سرانجام دیئے، یہ لوگ جب آپ نے انہیں چھوڑا تو یہ اسی وقت سے ہی مرتد ہو کر پچھلے پیروں لوٹ گئے تھے، ہمیں اپنی زندگی کی قسم! اگر ہم رسول اللہ کی رحلت کے بعد امر خلافت علیؑ کے سپرد کیا ہوتا اور ہم نے آپ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم آپ کی پیروی کرتے اور ہم آپ کی بیعت کرتے تو یقیناً آپ ہمیں راہ راست پر چلاتے اور ہماری ہدایت کرتے اور ہمارے لیے کافی ہوتے مگر اللہ نے اختلاف، تفرقہ بازی اور مصیبت کا فیصلہ کیا، پس اس کا واقعہ ہونا ضروری ہے کہ جو اللہ کے علم میں ہو اور قضا و قدر ہو

## حدیث نمبر بیس (20)

## معادے کے اصحاب اور عقبہ کے اصحاب

سُلَيْمٌ بْنُ قَيْسٍ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ حِينَ سَيَّرَهُ عُثْمَانُ وَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ ع فِي أَهْلِهِ [و مَالِهِ] فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ لَوْ كُنْتُ أَوْصِيْتُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ فَقَالَ قَدْ أَوْصَيْتُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا - أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ ع سَلَّمْنَا عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ص [بِأَمْرِ اللَّهِ] [قَالَ لَنَا سَلِّمُوا عَلَى أَخِي وَ وَزِيرِي وَ وَارِثِي وَ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ وَلِيِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ زُرُّ الْأَرْضِ الَّذِي تَسْكُنُ إِلَيْهِ وَ لَوْ قَدْ فَقَدْتُمُوهُ

سلیم بن قیس نے کہا ”میں نے ابو ذرؓ کو دیکھا ربذہ میں کہ جب اسے عثمان نے شہر بدر کر دیا اور اس نے اپنے اہل و عیال اور مال کے بارے میں علیؓ کو وصیت کی تو کہنے والے نے اسے کہا ”کیا ہوتا اگر تم (نعوذ باللہ) امیر المؤمنین عثمان کو وصیت کرتے“ تو اس نے کہا ”میں نے حق کے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؓ کو وصیت کی ہے۔ ہم نے آپؐ کو رسول اللہ کے زمانے میں ہی رسول اللہ اور اللہ کے حکم سے امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا تھا۔ آپؐ نے ہمیں فرمایا تھا ”تم سب میرے بھائی، میرے وزیر، میرے وارث، میری امت میں میرے خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کے ولی کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو کیونکہ یہ زمین کا مدار ہے کہ جس کے سبب زمین ساکن ہے اگر تم نے اسکو کھودیا تو زمین اپنے ساکنین کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دے گی“ پس میں نے اس امت کے بچھڑے (ابو بکر) اور سامری (عمر) کو دیکھا کہ وہ پلٹ کر رسول اللہ کے پاس گئے پھر ان دونوں نے کہا ”اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حق ہے؟“ تو رسول اللہ نے غضبناک ہو کر فرمایا ”اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حق ہے۔ مجھے اللہ ہی نے اس کا حکم دیا ہے“

أُنْكَرْتُمُ الْأَرْضَ وَ أَهْلَهَا] فَرَأَيْتُ عَجَلًا هَذِهِ الْأُمَّةَ وَ سَامِرِيَّهَا رَاجِعًا رَسُولَ اللَّهِ ص ثُمَّ قَالَ حَقٌّ مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ص ثُمَّ قَالَ حَقٌّ مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ أَمَرَنِي اللَّهُ بِذَلِكَ فَلَمَّا سَلَّمْنَا عَلَيْهِ أَقْبَلَا عَلَى أَصْحَابَيْهِمَا - مُعَاذٍ وَ سَالِمٍ وَ أَبِي عُبَيْدَةَ حِينَ خَرَجَا مِنْ بَيْتِ عَلِيٍّ ع مِنْ بَعْدِ مَا سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ مَا بَالُ هَذَا الرَّجُلِ مَا زَالَ يَرْفَعُ حَسْبِسَةَ ابْنِ عَمِّهِ وَ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّهُ لَيْحَسِسُ أَمْرَ ابْنِ عَمِّهِ وَ قَالَ الْجَمِيعُ مَا لَنَا عِنْدَهُ خَيْرٌ مَا بَقِيَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ هَذَا التَّسْلِيمُ بَعْدَ حِجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ قَبْلَهَا فَقَالَ أَمَّا التَّسْلِيمَةُ الْأُولَى فَقَبْلَ حِجَّةِ الْوَدَاعِ وَ أَمَّا التَّسْلِيمَةُ الْآخِرَى فَبَعْدَ حِجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ فَمُعَاقَدَةُ هَوْلَاءِ الْحُمْسَةِ مَتَى كَانَتْ قَالَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي أَصْلَحَكَ اللَّهُ عَنِ الْإِثْنِي عَشَرَ - أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ الْمُتَكَلِّمِينَ الَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَنْفِرُوا بِرَسُولِ اللَّهِ ص النَّاقَةَ وَ مَتَى كَانَ ذَلِكَ قَالَ بَعْدِ حِجْمِ مُقْبَلِ رَسُولِ اللَّهِ ص مِنْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ تَعْرِفُهُمْ قَالَ إِي وَ اللَّهُ كُلُّهُمْ قُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُهُمْ وَ قَدْ أَسْرَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ ص إِلَى حُدَيْفَةَ قَالَ عَمَّاؤُ بِنُ يَاسِرٍ كَانَ قَائِدًا وَ حُدَيْفَةَ كَانَ سَائِقًا فَأَمَرَ حُدَيْفَةَ بِالْكَتْمَانِ وَ لَمْ يَأْمُرْ بِذَلِكَ عَمَّارًا قُلْتُ تُسَمِّيهِمْ لِي قَالَ خَمْسَةَ أَصْحَابِ الصَّحِيفَةِ وَ خَمْسَةَ أَصْحَابِ الشُّورَى وَ عَمْرُو بِنُ الْعَاصِ وَ مُعَاوِيَةَ

جب ہم نے آپ پر سلام کر لیا تو وہ دونوں اپنے ساتھیوں معاذ، سالم اور ابو عبیدہ کی طرف گئے..... تو ان دونوں نے ان سے کہا ”اس شخص (رسول) کو کیا ہو گیا ہے کہ ہمیشہ اپنے چچا کے بیٹے کی فضیلت ہی بڑھاتا رہتا ہے“ اور ان میں سے ایک نے کہا ”اس نے (رسول) نے (یقیناً اپنے چچا زاد کا معاملہ درست کر دیا ہے“ ان سب نے کہا ”علیٰ جب تک باقی ہے اس (رسول) کے پاس ہمارے لیے کوئی اچھائی نہ ہے“ میں نے کہا ”ابو ذر! یہ سلام حجۃ الوداع کے بعد تھا یا اس سے پہلے؟“ تو اس نے کہا ”پہلی مرتبہ سلام حجۃ الوداع سے پہلے تھا البتہ دوسری مرتبہ سلام حجۃ الوداع کے بعد تھا“ میں نے کہا ”ان پانچ نے آپس میں معاہدہ کب کیا تھا؟“ اس نے کہا ”حجۃ الوداع کے موقع پر“ میں نے کہا ”اللہ تمہاری اصلاح فرمائے! مجھے بتاؤ ان دس (10) اصحاب عقبہ کے بارے میں کہ جو رسول اللہ کی اونٹنی کو پہاڑ سے نیچے گرانے چاہتے تھے اور یہ کہ یہ کب ہوا؟“ تو اس نے کہا ”حجۃ الوداع سے لوٹتے ہوئے غدیر خم کے مقام پر“ میں نے کہا ”اللہ تمہاری اصلاح فرمائے! کیا تم ان کو پہچانتے ہو؟“ اس نے کہا ”ہاں اللہ کی قسم! ان سب کو“ میں نے کہا ”تو نے انہیں کس سے جانا؟ جب کہ رسول اللہ نے فقط حذیفہ کو ہی یہ راز سونپا تھا؟“ اس نے کہا ”عمار بن یاسر اونٹنی کو آگے سے کھینچ رہا تھا اور حذیفہ پیچھے سے ہانک رہا تھا، پس آپ نے حذیفہ کو چھپانے کا حکم دیا لیکن ایسا حکم عمار کو نہ دیا تھا“ میں نے کہا ”تم مجھے ان کے نام بتاتے ہو؟“ اس نے کہا ”پانچ افراد صحیفہ والے (ابو بکر، عمر، معاذ، سالم، ابو عبیدہ) اور پانچ افراد شوری والے (عبدالرحمن بن عوف، عثمان وغیرہ) اور عمرو بن عاص اور معاویہ“

### عمار اور حذیفہ سقیفہ کے فتنہ کے زمانے میں

فُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَيْفَ تَرَدَّدَ عَمَّارٌ وَ حَذِيفَةُ فِي أَمْرِهِمْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَبْرًا رَأْيَاهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ أَظْهَرُوا التَّوْبَةَ وَ النَّدَامَةَ [بَعْدَ ذَلِكَ] وَ ادَّعَى عَجَلُهُمْ مَنَزِلَةً وَ شَهِدَهُمْ سَامِرِيَّهُمْ وَ الثَّلَاثَةَ مَعَهُمْ بِأَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ ذَلِكَ فَقَالُوا لَعَلَّ [هَذَا] أَمْرٌ حَدَّثَ بَعْدَ الْأَوَّلِ فَشَكْنَا فِيمَنْ شَكَّ مِنْهُمْ إِلَّا أَهْمَا نَابَا وَ عَرَفَا وَ سَلَّمَا قَالَ سُلَيْمٌ بِنُ قَيْسٍ فَلَقِيْتُ عَمَّارًا فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بَعْدَ مَا مَاتَ أَبُو ذَرٍّ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ صَدَقَ أَخِي [أَبُو ذَرٍّ] [إِنَّهُ لِأَبْرٌ وَ أَصْدَقٌ مِنْ أَنْ يُحَدِّثَ عَنْ عَمَّارٍ بِمَا لَا يَسْمَعُ مِنْهُ فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ بِمَا تُصَدِّقُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ أَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَ لَا أَقَلَّتِ الْعَبْرَاءُ عَلَى ذِي هُنْجَةٍ أَصْدَقٌ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَ لَا أَبْرٌ [فُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَ لَا أَهْلَ بَيْتِكَ قَالَ إِنَّمَا أَعْنِي غَيْرُهُمْ مِنَ النَّاسِ] ثُمَّ لَقِيْتُ حَذِيفَةَ بِالْمَدَائِنِ رَحَلْتُ إِلَيْهِ مِنَ الْكُوفَةِ فَذَكَرْتُ لَهُ مَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَبُو ذَرٍّ أَصْدَقٌ وَ أَبْرٌ مِنْ أَنْ يُحَدِّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ص بِغَيْرِ مَا قَالَ

میں نے کہا ”اللہ تمہاری اصلاح کرے! عمار اور حذیفہ نے رسول اللہ کے بعد جب وہ حاکم بنے تو ان کے معاملے میں تردد کیوں کیا؟“ اس نے کہا ”کیونکہ ان سب نے اس کے بعد توبہ و ندامت کا اظہار کیا تھا اور ان کے چھڑے نے منزلت کا دعویٰ کیا اور ان کے سامری نے اپنے تین ساتھیوں سمیت اس کے لیے گواہی دی کہ ان سب نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا، تو لوگوں نے سمجھا کہ یہ حکم پہلے والے حکم کے بعد شاہد صادر ہوا ہے، پس وہ دونوں بھی ان لوگوں کی طرح شک میں مبتلا ہو گئے تھے مگر یہ کہ ان دونوں (عمار اور حذیفہ) نے بعد میں توبہ کی اور معرفت حاصل کر کے سلامت رہے“ سلیم نے کہا ”عثمان کی خلافت کے زمانے میں ابو ذر کی وفات کے بعد میں عمار سے ملا تو اسے ابو ذر نے جو کہا تھا اس کی خبر سے دی تو اس نے کہا ”میرے بھائی ابو ذر نے سچ کہا کیونکہ وہ بہت نیکو کار اور اس سے کہیں بڑھ کر سچا ہے کہ وہ عمار

کے بارے میں وہ کہے کہ جو اس نے عمار سے نہ سنا ہو، تو میں نے کہا ”اللہ تمہاری اصلاح فرمائے! تم ابوذرؓ کو سچا کیوں جانتے ہو؟“ اس نے کہا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ”آسمان نے نہ سایہ کیا ہے اور نہ زمین نے اپنی پیٹھ پر اٹھایا ہے اس کو کہ جو ابوذرؓ سے زیادہ سچا اور نیکو کار ہو“ میں نے عرض کی ”یا نبی اللہ! آپؐ کی اہل بیتؑ میں سے بھی؟“ آپؐ نے فرمایا ”میری مراد فقط دوسرے لوگوں میں سے ہے“ پھر میں حدیفہؓ کو مدائن میں ملا، میں اس کی طرف کوفہ سے گیا تھا تو میں نے اس کے سامنے اس چیز کا تذکرہ کیا کہ جو ابوذرؓ نے کہا تھا، تو اس نے کہا ”سبحان اللہ! ابوذرؓ اس سے زیادہ سچا اور زیادہ نیکو کار ہے کہ وہ ایسی چیز بیان کرے کہ جو رسولؐ نے نہ فرمایا ہو“

## حدیث نمبر اکیس (21)

## رسول اللہ کی دونوں اماموں الحسنؑ اور حسینؑ سے بے پناہ محبت

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَ وَ سَلْمَانَ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمُقَدَّادُ [وَ حَدَّثَ أَبُو الْجَحَافِ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ الْعَوْفِيُّ يَزُورِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ] قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَ عَلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ عَ وَ هِيَ تُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهَا تَطْبُخُ طَعَامًا لِأَهْلِهَا وَ عَلِيُّ عَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ نَائِمٌ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا نَائِمَانِ إِلَى جَنْبِهِ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَ مَعَ ابْنَتِهِ يُحَدِّثُهَا وَ هِيَ تُوقِدُ تَحْتَ قِدْرِهَا لَيْسَ لَهَا خَادِمٌ إِذِ اسْتَيْقَظَ الْحُسَيْنُ عَ فَأَقْبَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَ فَقَالَ يَا أَبَتِ اسْتَقْنِي فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَ ثُمَّ قَامَ إِلَى لَفْحَةٍ كَانَتْ فَاحْتَلَبَهَا بِيَدِهِ ثُمَّ جَاءَ بِالْعُلْبَةِ وَ عَلَى اللَّبَنِ رَغْوَةٌ لِيُنَاوِلَهُ الْحُسَيْنُ عَ فَاسْتَيْقَظَ الْحُسَيْنُ عَ فَقَالَ يَا أَبَتِ اسْتَقْنِي

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ مجھے علی ابن ابی طالبؑ نے بیان کیا اور سلمانؑ نے اور ابو ذرؑ نے اور مقدادؑ نے بیان کیا اور ابو الجحاف داؤد بن ابی عوف عوفی نے ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ”رسول اللہؐ اپنی دختر نیک اختر فاطمہؑ کے پاس تشریف لے گئے تو آپؐ نیچے بیٹھ کر اپنے اہل خانہ کے لیے کھانا پکا رہیں تھیں اور علیؑ گھر میں ایک طرف سوئے ہوئے تھے اور حسنؑ اور حسینؑ بھی آپؐ (علیؑ) کی ایک جانب سوئے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہؐ اپنی بیٹیؑ کے ساتھ بیٹھ کر مگو گفتگو ہو گئے جب کہ آپؐ نیچے بیٹھ کر اپنے اہل خانہ کے لیے کھانا پکا رہیں تھیں آپؐ کے پاس کوئی خادمہ نہ تھی اچانک حسنؑ بیدار ہوئے اور رسول اللہؐ کے پاس آکر کہنے لگے ”اے بابا جان! مجھے دودھ پلائیے“ پس رسول اللہؐ نے ان کو پکڑا پھر اونٹنی کی طرف اٹھ کر گئے اور اس سے اپنے ہاتھوں کے ساتھ دودھ دوہا، پھر ایک لکڑی کا پیالہ لے کر آئے تاکہ حسنؑ کو دودھ دیں اس پر جھاگ تھی۔ اتنے میں حسینؑ بھی بیدار ہو گئے تو انہوں نے کہا ”اے بابا جان! مجھے دودھ پلائیے“

فَقَالَ النَّبِيُّ صَ يَا بَنِي أَخُوكَ وَ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ وَ قَدْ اسْتَسْقَانِي قَبْلَكَ فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَ اسْتَقْنِي قَبْلَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَ يَرْقُبُهُ وَ يَلِينُ لَهُ وَ يَطْلُبُ إِلَيْهِ أَنْ يَدَعَ أَحَاهُ يَشْرَبُ [قَبْلَهُ] وَ الْحُسَيْنُ عَ يَأْتِي فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَ يَا أَبَتِ كَأَنَّ الْحُسَيْنَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنَ الْحُسَيْنِ قَالَ صَ مَا هُوَ بِأَحَبِّهِمَا إِلَيَّ وَ إِهْمَا عِنْدِي لَسَوَاءٌ غَيْرَ أَنَّ الْحُسَيْنَ اسْتَسْقَانِي أَوْلَ مَرَّةٍ وَ إِلَيَّ وَ إِلَيْكَ وَ إِتَاهُمَا وَ هَذَا الرَّاقِدُ فِي الْجَنَّةِ لَفِي [مَنْزِلٍ وَاحِدٍ وَ] دَرَجَةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ وَ عَلِيُّ عَ نَائِمٌ لَا يَدْرِي بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ

تو نبیؐ نے فرمایا ”اے بیٹا جان! آپؐ کا بھائی آپؐ سے بڑا ہے اور اس نے آپؐ سے پہلے مجھ سے دودھ مانگا ہے“ تو حسینؑ نے عرض کی ”آپؐ مجھے ان سے پہلے پلائیے“ تب رسول اللہؐ آپؐ (حسینؑ) کو بوسے دیئے اور راضی کرنے لگے کہ وہ اپنے بھائی کو پہلے پینے دیں اور حسینؑ مسلسل انکار کر رہے تھے تو حضرت فاطمہؑ نے عرض کی ”اے بابا جان! کیا حسنؑ آپؐ کے نزدیک حسینؑ سے زیادہ محبوب ہے؟“ آپؐ نے فرمایا ”وہ مجھے ان دونوں میں سے زیادہ نہیں بلکہ میرے نزدیک دونوں برابر محبوب ہیں۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ حسنؑ نے

مجھ سے پہلے پلانے کا کہا ہے۔ میں یہ دونوں اور یہ سونے والا (علیٰ) جنت میں ایک ہی منزل پر ایک ہی درجہ میں ہوں گے۔ اس نے کہا ”اور علیٰؑ کو خواب تھے کہ انہیں کسی چیز کی خبر نہ تھی“

قَالَ وَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ص ذَاتَ يَوْمٍ وَ هُمَا يَلْعَبَانِ فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ص فَأَخْتَمَلَهُمَا وَ وَضَعَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى عَاتِقِهِ فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لِنِعْمِ الرَّاحِلَةَ أَنْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ نِعْمَ الرَّكَابَانِ هُمَا إِنَّ هَذَيْنِ الْعَلَامَيْنِ رَجِحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

اس نے کہا ”ایک دن رسول اللہ ان دونوں حضرات کے قریب سے گزرے جب کہ وہ دونوں حضرات کھیل رہے تھے تو آپ نے ان دونوں حضرات کو پکڑ کر اپنے کندھوں پر اٹھالیا تو سامنے سے آتے ایک شخص نے آپ سے عرض کی ”یقیناً آپ بہترین سواری ہیں“ تو رسول اللہ نے فرمایا ”یہ دونوں بہترین سواری ہیں یقیناً یہ دونوں لڑکے دنیا میں میرے دو پھول ہیں“

قَالَ فَلَمَّا أَتَى بِهِمَا مَنْزِلَ فَاطِمَةَ ع [قَالَ اضْطَرَّعًا] فَأَقْبَلَا بِضَطْرَعَانِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَقُولُ هِيَ يَا حَسَنُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ ع يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَقُولُ هِيَ يَا حَسَنُ وَ هُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص هَذَا جَبْرَيْلُ يَقُولُ هِيَ يَا حَسَنُ فَصَرَخَ الْحُسَيْنُ الْحَسَنُ قَالَ وَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِلَيْهِمَا يَوْمًا [وَ] قَدْ أَقْبَلَا فَقَالَ هَذَا وَ اللَّهُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ عِنْدِي وَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ وَ أَكْرَمَهُمْ عَلَيَّ أَبُوكُمْ ثُمَّ أَمَّا كَمَا [وَ لَيْسَ عِنْدَ اللَّهِ أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنِّي وَ أَخِي وَ وَزِيرِي وَ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي - عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ] أَلَا إِنَّ أَخِي وَ خَلِيلِي وَ وَزِيرِي وَ صَفِيِّي وَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي وَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَإِذَا هَلَكَ فَابْنِي الْحَسَنُ مِنْ بَعْدِهِ فَإِذَا هَلَكَ فَابْنِي الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ الْأَيْمَةُ [التَّسْعَةُ] مِنْ عَقَبِ الْحُسَيْنِ [هُمُ] الْهَدَاةُ الْمُهْتَدُونَ هُمْ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَهُمْ لَا يُفَارِقُونَهُ وَ لَا يُفَارِقُهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هُمْ زُرُّ الْأَرْضِ الَّذِينَ تَسْكُنُ إِلَيْهِمُ الْأَرْضُ وَ هُمْ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَ هُمْ عُرْوَةُ اللَّهِ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا وَ هُمْ حَجَجُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَ شَهَادَاؤُهُ عَلَى خَلْقِهِ وَ حَزَنَةُ عَلِيمِهِ وَ مَعَادِنُ حِكْمَتِهِ وَ هُمْ بِمَنْزِلَةِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ وَ هُمْ بِمَنْزِلَةِ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا فَرَضَ اللَّهُ فِي الْكِتَابِ طَاعَتَهُمْ وَ أَمَرَ فِيهِ بِوَلَايَتِهِمْ مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ

جب آپ ان دونوں حضرات کو فاطمہ کے گھر لائے تو فرمایا ”تم دونوں نیچے اترو آپس میں لڑنے کی مشق کریں تو رسول اللہ فرمانے لگے ”حسن سنبھل کر“ تو فاطمہ نے عرض کی ”یا رسول اللہ آپ حسن کو سنبھلنے کا کہہ رہے ہیں جب کہ وہ اس سے بڑا ہے؟“ تو رسول اللہ نے فرمایا ”یہ جبرائیل ہے کہ جو کہہ رہا ہے“ اے حسین سنبھل کر“ پس حسین نے حسن کو گودھکا دیا، اس نے کہا ”رسول اللہ نے ایک دن ان دونوں کو آتے دیکھا تو فرمایا ”اللہ کی قسم یہ دونوں جو انان جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپا ان سے افضل ہے میرے نزدیک لوگوں میں سے سب سے افضل، میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور ان سب سے زیادہ مکرم تمہارا باپا ہے پھر تمہاری ماں ہے اور اللہ کے نزدیک مجھ سے اور میرے بھائی، میرے وزیر، میری امت میں میرے خلیفہ، میرے بعد ہر مومن کے ولی علی ابن ابی طالب سے بڑھ کر کوئی ایک بھی افضل نہیں ہے۔ خبر دار رہو کہ میرا بھائی، میرا دوست، میرا وزیر، میرا صنی میرے بعد میرا خلیفہ اور ہر مومن اور مومنہ کا ولی علی ابن ابی

طالب ہے پس جب وہ شہید ہو جائے تو اس کے بعد میرا بیٹا حسن ہے، پس جب وہ شہید ہو جائے تو اس کے بعد میرا بیٹا حسین ہے، پھر حسینؑ کی اولاد میں سے نو (9) امام ہیں۔ وہ سب ہدایت یافتہ ہادی ہوں گے وہ حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہو گا نہ حق کو وہ چھوڑیں گے اور نہ ہی حق ان سے قیامت تک جدا ہو گا۔ وہ سب زمین کا مدار ہوں گے کہ جس کے سبب زمین ساکن رہے گی وہ اللہ کی مضبوط رسی ہیں کہ جس میں کوئی بل نہیں ہوتا وہ اللہ کی زمین میں اس کی حجیت اور اس کی مخلوق پر اس کے گواہ ہوں گے وہ اللہ کے علم کے خزانے اور اس کی حکومت کی کائنیں ہوں گے وہ نوحؑ کے سفینہ جیسے ہوں گے کہ جس نے سفینہ میں سواری کی نجات پایا اور جس نے اسے چھوڑ دیا غرق ہوا۔ وہ سب بنی اسرائیل میں بابِ حطہ کی طرح ہیں کہ جو اس میں داخل ہوا مومن ٹھہرا اور جو اس سے باہر نکل گیا کافر ٹھہرا۔ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں ان کی اطاعت واجب کی ہے اور ہمیں ان کی ولایت کا حکم دیا ہے جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

قَالَ وَ كَانَ الْحُسَيْنُ ع يَجِيءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ص وَ هُوَ سَاجِدٌ فَيَتَخَطَّى الصُّفُوفَ حَتَّى يَأْتِيَ النَّبِيَّ ص فَيَرْكَبُ ظَهْرَهُ فَيَقُومُ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ قَدْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى ظَهْرِ الْحُسَيْنِ ع وَ يَدُهُ الْأُخْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَ كَانَ الْحُسَيْنُ ع يَأْتِيهِ وَ هُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَخْطُبُ فَيَصْعَدُ إِلَيْهِ فَيَرْكَبُ عَلَى عَاتِقِ النَّبِيِّ ص وَ يُدَلِّي رِجْلَيْهِ عَلَى صَدْرِ النَّبِيِّ ص حَتَّى يُرَى بَرِيقُ خَلْعَالِهِ وَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَخْطُبُ فَيَمْسِكُهُ كَذَلِكَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ

اس نے کہا کہ ”حسینؑ رسول اللہ کے پاس آئے تو آپؐ سجدے کی حالت میں تھے تو حسینؑ صفوں کو روندتے ہوئے نبی کے پاس پہنچے اور آپؐ کی پیٹھ پر سوار ہو گئے تو رسول اللہ اٹھے تو آپؐ نے اپنا ایک ہاتھ حسینؑ کی پشت پر رکھا ہوا تھا اور اپنا دوسرا ہاتھ اپنی ران پر رکھا ہوا تھا یہاں تک کہ آپؐ اپنی نماز سے فارغ ہوئے“ اور حسینؑ آپؐ کے پاس گئے تو آپؐ منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو حسینؑ آپؐ کی طرف منبر پر چڑھ گئے اور نبی کے کندھوں پر سوار ہو گئے اور اپنے پاؤں نبی کے سینے پر مارنے لگے یہاں تک کہ آپؐ کے ٹخنوں کی چمک دکھائی دینے لگی اور رسول اللہؐ خطبہ دیتے رہے اور آپؐ کو اسی حالت میں قبول کئے رکھا یہاں تک کہ اپنے خطبہ سے فارغ ہو گئے۔

## حدیث نمبر بائیس (22)

## عمر بن عاص کا شام میں امیر المؤمنینؑ کے خلاف خطبہ

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ بَلَغَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ حَطَبَ النَّاسِ بِالشَّامِ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا بَعَثَنِي لِكِرَامَتِي عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ «3» أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ فَقَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ وَمِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا أَيُّهَا النَّاسُ وَهَذَا عَلِيٌّ يَطْعُنُ عَلِيَّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ ضَرَبَ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ وَقَالَ [بِئْسَ عُثْمَانُ] إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَسْتَجِي مِنْ عُثْمَانَ وَ [قَدْ] سَمِعْتُ عَلِيًّا وَ إِلَّا فَصَمْتَنَا يَعْنِي أُذُنِيهِ يَزُوي عَلِيٌّ عَهْدَ عُمَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ نَظَرَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُقْبِلَيْنِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ هَذَانِ سَيِّدَا كُفُوهٍ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ مِنْهُمْ وَالْمُرْسَلِينَ وَ لَا تُحَدِّثُهُمَا بِذَلِكَ فَيَهْلِكَا

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنینؑ کو خبر پہنچی کہ عمرو بن عاص نے شام میں لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا ”رسول اللہؐ نے مجھے ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا کہ جس میں ابو بکر اور عمر بھی تھے تو میں نے گمان کیا کہ شاید رسول اللہؐ نے مجھے اس لشکر کا امیر اس لیے بنایا کہ مجھے ان دونوں پر فضیلت حاصل ہے پس جب میں واپس آیا تو میں نے عرض کی ”یا رسول اللہؐ! لوگوں میں سے آپ کے نزدیک سب سے بڑھ کر محبوب کون ہے؟“ تو آپ نے فرمایا ”عائشہ“ میں نے عرض کی ”مردوں میں سے؟“ آپ نے فرمایا ”اس کا باپ“ اے لوگو! یہ علیؑ ہے کہ جو ابو بکر، عمر اور عثمان پر طعنہ زنی کرتا ہے جب کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا تھا کہ آپ فرما رہے تھے ”اللہ عزوجل عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کرتا ہے“ اور آپ نے عثمان کے بارے میں فرمایا ”یقیناً فرشتے عثمان سے حیا کرتے ہیں“ میں نے علیؑ سے سنا ورنہ میرے کان گونگے ہو جائیں کہ اس نے عمر کے زمانے میں روایت کیا کہ ”نبیؐ نے ابو بکر اور عمر کو آتے دیکھا تو فرمایا ”اے علیؑ! یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔ پس تم ان دونوں کو بیان نہ کرنا یہاں تک کہ یہ مر جائیں“

فَقَامَ عَلِيُّ ع فَقَالَ الْعَجَبُ لَطَعَاةِ أَهْلِ الشَّامِ حَيْثُ يَقْبَلُونَ قَوْلَ عَمْرٍو وَ يُصَدِّقُونَهُ وَ قَدْ بَلَغَ مِنْ حَدِيثِهِ وَ كَذِبِهِ وَ قَلْبَهُ وَرَعَهُ أَنْ يَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ لَعَنَهُ سَبْعِينَ لَعْنَةً وَ لَعَنَ صَاحِبَهُ الَّذِي يَدْعُو إِلَيْهِ فِي غَيْرِ مَوْطِنٍ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ هَجَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ بَيْتًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي لَأَقُولُ الشَّعْرَ وَ لَا أَجْلُهُ فَالْعَنَةُ أَنْتَ وَ مَلَائِكَتُكَ بِكُلِّ بَيْتٍ لَعْنَةً تَتْرَى عَلَى عَقْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ صَارَ أَبْتَرٌ لَا عَقِبَ لَهُ وَ إِنِّي لَأَسْتَأْذِنُ النَّاسَ لَهُ وَ أَقُولُهُمْ فِيهِ سُوءًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْأَبْتَرُ يَعْنِي أَبْتَرٌ مِنَ الْإِيمَانِ وَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ مَا لَقِيَتْ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ كَذَابِهَا وَ مَنَافِقِيهَا لَكَأَنِّي بِالْقُرَاءِ الضَّعْفَةِ الْمُجْتَهِدِينَ قَدْ رَوَوْا حَدِيثَهُ وَ صَدَّقُوهُ فِيهِ وَ احْتَجُّوا عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكَذِبِهِ [أَنَا نَقُولُ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ لَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُكَ الثَّالِثَ] وَ اللَّهُ مَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ فِي عَائِشَةَ وَ أَبِيهَا إِلَّا رِضًا مُعَاوِيَةَ وَ لَقَدْ اسْتَرْضَاهُ بِسَخَطِ اللَّهِ

تو علی گھڑے ہوئے اور فرمایا ”عجیب بات ہے کہ اہل شام باغی عمرو کا قول قبول کرتے ہیں اور اس کو سچا جانتے ہیں جب کہ اس کی جلسازی اور جھوٹ اور پرہیزگاری تو اس حد تک پہنچی ہے کہ رسول اللہ پر بھی بہتان گھڑتا ہے جب کہ رسول اللہ نے اس پر ستر (70) بار لعنت کی ہے اور اس کے ساتھی پر کہ جس کی طرف وہ لوگوں کو بلاتا ہے کئی ایک مواقع پر لعنت کی اور یہ اس لیے کہ اس نے ستر اشعار کا ایک مجموعہ رسول اللہ کی ہجو میں کہا تو رسول اللہ نے فرمایا ”اے میرے معبود! میں نہ شعر کہتا ہوں اور نہ ہی اسے حلال جانتا ہوں، پس تو اور تیرے ملائکہ ہر شعر کے بدلے اس پر لعنت بھیجیں جو اس کی قیامت تک آنے والی اولاد میں بھی دکھائی دے“ پھر جب ابراہیم بن رسول اللہ کی وفات ہوئی تو اس نے کہا ”محمد ابتر ہو گئے کہ اس کی کوئی اولاد نہ رہی، اور میں یقیناً لوگوں میں سے اس کا سب سے بڑا دشمن ہوں اور لوگوں میں چپکے چپکے سے اس کی برائی کرنے والا ہوں“ تو اللہ عزوجل نے اس کے بارے میں نازل فرمایا ”یقیناً تیرا دشمن ابتر ہے“ یعنی ایمان اور ہر بھلائی سے ابتر ہے“ مجھے اس امت کے جھوٹوں اور منافقوں سے بہت نقصان پہنچا ہے گو یا میرا مقابلہ ان کم عقل لوگوں سے ہے کہ جو عمرو کی حدیث کو روایت کرتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کے جھوٹ کو دلیل بنا کر ہم اہل بیت سے حجت کرتے ہیں کہ ہم نے کہا ”اس امت کے افضل ترین فرد ابو بکر اور عمر ہیں؟“ اگر تم چاہو تو تیسرے کا نام بھی لے لو اللہ کی قسم! اس نے عائشہ اور اس کے باپ کے بارے میں جو کہا اس کے ذریعے وہ فقط معاویہ کی خوشی چاہتا ہے اور یقیناً وہ اسے رسول اللہ کی ناراضگی کے بدلے راضی کر رہا ہے“

[وَأَمَّا حَدِيثُهُ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنِّي فَلَا وَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ لِيَعْلَمَ أَنَّهُ كَذَبَ عَلَيَّ يَقِيناً وَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنِّي سِرّاً وَ لَا جَهْراً] اللَّهُمَّ الْعَنْ عُمراً وَ الْعَنْ مُعَاوِيَةَ بِصَدِّهَا عَن سَبِيلِكَ وَ كَذِبِهَا عَلَيَّ كِتَابِكَ [وَ نَبِيِّكَ] وَ اسْتِخْفَافِهَا مِنِّي وَ كَذِبِهَا عَلَيَّ وَ عَلَيَّ \*\*\* قال سليم ثم دعا معاوية قراء أهل الشام و قضاتهم فأعطاهم الأموال و بثهم في نواحي الشام و مدائنها يروون الروايات الكاذبة و يضعون لهم الأصول الباطلة و يخبرونهم بأن علياً قتل عثمان و يتبرأ من أبي بكر و عمر و أن معاوية يطلب بدم عثمان و معه أبان بن عثمان و ولد عثمان حتى استمالوا أهل الشام و اجتمعت كلمتهم و لم يزل معاوية على ذلك عشرين سنة ذلك عمله [في جميع أعماله حتى قدم عليه طعام الشام و أعوان الباطل المنزلون له بالطعام و الشراب] يعطيهم الأموال و [يقطعهم] القطائع [و يطعمهم الطعام و الشراب] حتى نشأ عليه الصغير و هرم عليه الكبير و هاجر عليه الأعرابي و ترك أهل الشام لعن الشيطان و قالوا لعن علي و قاتل عثمان [فاستقر على ذلك جهلة الأمة و أتباع أئمة الضلالة و الدعاة إلى النار ف حَسَبْنَا اللَّهَ وَ نَعْمَ الْوَكِيلُ] ... وَ لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَيَّ الْهُدَى وَ لَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ

اور جہاں تک اس کا یہ بیان کرنا ہے کہ وہ گمان کرتا ہے کہ اس نے اس حدیث کو مجھ سے سنا ہے نہیں اس ذات کی قسم کہ جس نے دانے کو شگافہ کر کے اسمیں سے سبزہ اگا یا وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ اس نے مجھ پر یقیناً بہتان سازی کی ہے اور اللہ عزوجل نے ایسی بات مجھ سے اعلانیہ یا پوشیدہ طور پر ہرگز نہ سنی ہے۔ اے میرے معبود! عمر عمر بن عاص پر لعنت کر اور معاویہ پر لعنت کر کہ وہ دونوں تیرے راستے سے ہٹ گئے ہیں۔ اور تیری کتاب اور تیرے نبی پر جھوٹ باندھتے ہیں اور وہ دونوں تیرے نبی کو کم تر جانتے ہیں۔ اور وہ دونوں آپ اور مجھ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ سلیم نے کہا ”پھر معاویہ نے شام کے قاریوں اور قاضیوں کو بلایا اور انہیں مال و زر سے نوازا اور انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ شام کے شہروں اور نواحی علاقوں میں جا کر جھوٹی روایات بیان کریں اور لوگوں کے لیے باطل اصول وضع کریں۔ اور انہیں بتائیں کہ

علیؑ نے ہی عثمان کو قتل کیا ہے۔ اور ابو بکر عمر سے بیزاری کا اعلان کیا ہے اور یہ کہ معاویہ عثمان کے خون کا انتقام چاہتا ہے اور اس کے ساتھ اہل بن عثمان اور اولاد عثمان ہے یہاں تک کہ اہل شام کو قاتل کرو اور انکو یکجا کرو۔ اور معاویہ نے اس طرح بیس سال 20 گزارے۔ اس کا اپنے تمام کارندوں کے بارے میں یہی طرز عمل رہا یہاں تک کہ شام کے جہلاء اس کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے اور کھانے پینے کے عوض اس کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ وہ انہیں اموال دیتا رہا اور یقین دلاتا رہا یہاں تک کہ اس حالت میں بچے بڑے اور بڑے بوڑھے ہوئے اور بدو اسلام لائے اور اہل شام نے شیطان کو لعنت ترک کر دی اور کہنے لگے ”معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد“ علیؑ پر اور عثمان کے قاتل پر لعنت ہو۔“۔ پس اس پر ہی اس وقت کے جہلاء۔۔۔ اور گمراہ کن ائمہ اور جہنم کی طرف دعوت دینے والوں کی پیروی کرنے والے قائم رہے۔ پس ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے کہ جو بہترین وکیل ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

## حدیث نمبر تیس (23)

## معاویہ کا زیاد کے لئے رازدارانہ پیغام

أبان عن سليم قال كان لزيد ابن سمية كاتب يتشيع و كان لي صديقا فأقراني كتابا كتبه معاوية إلى زيد جواب كتابه إليه أما بعد فإنك كتبت إلي تسألني عن العرب من أكرم [منهم] و من أهيئ و من أقرب و من أبعد و من آمن منهم و من أحذر و أنا يا أخي أعلم الناس بالعرب انظر إلى هذا الحي من اليماني فآكرمهم في العلانية و أهنهم في الخلاء [فإني كذلك أصنع بهم أقرب مجالسهم و أريهم أنهم آثر عندي من غيرهم] و يكون عطائي و فضلي على غيرهم سرا منهم [لكثرة من يقاتلني منهم مع هذا الرجل]

أبان نے سلیمؓ سے روایت کی ہے کہ زیاد بن سمیہ کا کاتب شیعہ تھا اور میرا دوست تھا تو اس نے مجھے معاویہ کا وہ خط پڑھوایا کہ جو اس نے زیاد کو اسکے خط کے جواب میں لکھا تھا۔ اما بعد تو نے میری طرف لکھا ہے اور مجھ سے سوال کیا ہے عرب کے بارے میں کہ ان میں سے کس کی تعظیم کی جائے اور کس کی توہین کی جائے اور کسے ڈرایا جائے؟ اے میرے بھائی میں عربوں کے بارے میں لوگوں سے بڑھ کر جاننے والا ہوں تم یمن کے قبیلہ حمی کی طرف غور کرو۔ پس انکی اعلانیہ طور پر عزت کرو اور خلوت میں انکو مجالس میں قربت بخشو اور انہیں ظاہر کرو کہ وہ میرے نزدیک دوسروں سے بڑھ کر اہمیت رکھتے ہیں اور اپنی عطاء فضل کو انکے علاوہ پر پوشیدہ رکھو کیونکہ ان لوگوں کی اکثریت نے علی کے ساتھ ملکر مجھ سے جنگ کی ہے۔

و انظر ربيعة بن نزار فأكرم أشرافهم و أهن عامتهم فإن عامتهم تبع لأشرافهم و ساداتهم و انظر إلى مضر فاضرب بعضها ببعض فإن فيهم غلظة و كبرا [و أمة] و نخوة شديدة و إنك إذا [فعلت ذلك] و ضربت بعضهم ببعض كفاك بعضهم بعضا و لا ترض بالقول منهم دون الفعل و لا بالظن دون اليقين و انظر إلى الموالي و من أسلم من الأعاجم فخذهم بسنة عمر بن الخطاب فإن في ذلك خزيهم و ذلم أن تنكح العرب فيهم و لا ينكحوهم و أن ترثهم العرب و لا يرثوهم و أن تقصر بهم في عطائهم و أرزاقهم و أن يقدموا في المغازي يصلحون الطريق و يقطعون الشجر و لا يؤم أحد منهم العرب في صلاة و لا يتقدم أحد منهم في الصف الأول إذا حضرت العرب إلا أن يتموا الصف و لا تول أحدا منهم ثغرا من ثغور المسلمين [و لا مصرا من أمصارهم و لا يلي أحد منهم قضاء المسلمين] و لا أحكامهم فإن هذه سنة عمر فيهم و سيرته جزاه الله عن أمة محمد و عن بني أمية خاصة أفضل الجزاء فلعمري لو لا ما صنع هو و صاحبه و قوتهما و صلاحتهما في دين الله لكان و جميع هذه الأمة لبني هاشم الموالي و لتوارثوا الخلافة واحدا بعد واحد كما يتوارث أهل

أبان نے سلیمؓ سے روایت کی ہے کہ زیاد بن سمیہ کا کاتب شیعہ تھا اور میرا دوست تھا تو اس نے مجھے معاویہ کا وہ خط پڑھوایا کہ جو اس نے زیاد کو اسکے خط کے جواب میں لکھا تھا۔ اما بعد تو نے میری طرف لکھا ہے اور مجھ سے سوال کیا ہے عرب کے بارے میں کہ ان میں سے کس کی تعظیم کی جائے اور کس کی توہین کی جائے اور کسے ڈرایا جائے؟ اے میرے بھائی میں عربوں کے بارے میں لوگوں سے بڑھ کر جاننے

والا ہوں تم یمن کے قبیلہ حمی کی طرف غور کرو۔ پس انکی اعلانیہ طور پر عزت کرو اور خلوت میں انکو مجالس میں قربت بخشو اور انہیں ظاہر کرو کہ وہ میرے نزدیک دوسروں سے بڑھ کر اہمیت رکھتے ہیں اور اپنی عطاء فضل کو انکے علاوہ پر پوشیدہ رکھو کیونکہ ان لوگوں کی اکثریت نے علی کے ساتھ ملکر مجھ سے جنگ کی ہے۔

كسرى و قيصر و لكن الله أخرجها [بأيديهما] من بني هاشم و صبرها إلى بني تيم بن مرة ثم خرجت إلى بني عدي بن كعب و ليس في قريش حيان أقل و أذل منهما و لا أنذل فأطمعانا فيها و كنا أحق منهما و من عقبهما لأن فينا الثروة و العز و نحن أقرب إلى رسول الله في الرحم منهما ثم نالها [قبلنا] صاحبنا عثمان بشورى و رضا من العاقبة [بعد شورى ثلاثة أيام بين الستة] و نالها من نالها قبله بغير شورى فلما قتل [صاحبنا] عثمان مظلوما نلناها به لأن من قتل مظلوما فقد جعل الله لوليتيه سلطاناً و لعمرى يا أخي لو أن عمر سن دية المولى نصف دية العربي لكان أقرب إلى التقوى و لو وجدت السبيل إلى ذلك و رجوت أن تقبله العاقبة لفعلت و لكني قريب عهد بحرب فأتحوف فرقة الناس و اختلافهم علي و بحسبك ما سنه عمر فيهم فهو خزي لهم و ذل فإذا جاءك كتابي هذا فأذل العجم و أهنهم و أقصهم و لا تستعن بأحد منهم و لا تقض لهم حاجة فو الله إنك لابن أبي سفيان خرجت من صلبه [و ما تناسب عبيدا نسباً دون

اور یقیناً بنو ہاشم کے بعد دیگرے خلافت کو وراثت میں لیتے جیسے کسری اور قیصر کے خاندان والے وراثت لیتے رہے۔ مگر اللہ نے بنو ہاشم کو خلافت سے ان دونوں کے ہاتھوں نکال باہر کیا۔ اور خلافت کو بنی تميم بن مرة میں رکھا پھر خلافت نکل کر بنی عدي بن كعب میں آگئی۔ اور قريش میں یا ان دونوں (ابو بکر عمر) سے بڑھ کر کمتر اور ذلیل اور بھوکا کوئی نہ تھا۔ پس ان دونوں نے ہمیں خلافت کالایچ دیا۔ اور ہم ان دونوں (ابو بکر، عمر) سے زیادہ حقدار تھے اور انکی اولاد سے بھی زیادہ حقدار تھے۔ کیونکہ ہم ہی میں ثروت و عزت تھی۔ اور ہم ان دونوں (ابو بکر، عمر) سے زیادہ رسول اللہ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ پھر خلافت کو ہم سے پہلے ہمارے ہی ساتھی عثمان نے شوری اور عوام کی رضا سے پایا۔ پس جب ہمارا ساتھی عثمان مظلوم ہو کر مارا گیا تو ہم نے خلافت اس سے چھین لی، کیونکہ جو مظلوم مارا جائے اللہ عزوجل اسکے وارث کو بادشاہ بناتا ہے۔ اور مجھے اپنی زندگی کی قسم! اے میرے بھائی! اگر عمر عجمی کی دیت کو عربی کی دیت کا آدھا مقرر کرتا تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب تھا۔ اگر میں اس بارے میں کوئی چارہ کار پاؤں اور مجھے امید ہو کہ امت اسے قبول کرے گی تو میں یقیناً ایسا کروں۔ لیکن میں جنگ والے زمانے کے قریب ہوں اور مجھے لوگوں میں تفرقہ بازی اور میرے ساتھ اختلاف کا خوف ہے۔ پس جب تمہیں میرا یہ خط پہنچے تو عجمیوں کو ذلیل کرو اور انکی توہین اور انہیں کم تر بناؤ ان میں سے کسی کی مدد نہ کرو اور انکی حاجتیں پوری نہ کرو۔

آدم] و قد كنت حدثني و أنت يا أخي عندي صدوق إنك قرأت كتاب عمر إلى أبي موسى الأشعري بالبصرة و كنت يومئذ كاتبه و هو عامل بالبصرة و أنت أنذل الناس عنده و أنت يومئذ ذليل النفس تحسب أنك مولى لثقيف و لو كنت تعلم يومئذ يقينا كيقينك اليوم أنك ابن أبي سفيان لأعظمت نفسك و أنفت أن تكون كاتباً لدعي الأشعريين و أنت تعلم و نحن يقينا [أن أبا سفيان خرج معه-

پس اللہ کی قسم! تو یقیناً ابوسفیان کا بیٹا ہے کہ اس کے صلب سے نکلا ہے اور عبید کے لیے آدم کے سوا کوئی نسب مناسب نہ ہے۔ اور تو نے ہی مجھے بیان کیا تھا۔ اور تو اے میرے بھائی میرے نزدیک بڑا سچا ہے کہ تو نے ابو موسیٰ اشعری کے سامنے بصرہ میں عمر کا خط پڑھا اور تو ان دنوں اس کا کاتب اور وہ بصرہ کا گورنر تھا اور تو اسکے نزدیک سب سے گھٹیا لقب رکھنے والا تھا اور تو ان دنوں ذلیل نفس تھا کہ تجھے بنی ثقیف کا آزاد کردہ گمان کیا جاتا تھا۔ اگر تجھے ان دنوں یقین طور پر معلوم ہوتا جیسا کہ تمہیں اس دن یقین ہے۔ کہ تو ابوسفیان کا بیٹا ہے تو یقیناً تو اپنے آپ کی تعظیم کرتا اور اشعری کا کاتب ہونے کو ٹھوکر مار دیتا۔ تو بھی۔ اور ہم بھی یقین طور پر جانتے ہیں کہ ابوسفیان تجارت کی غرض سے شام کی طرف گیا۔ تو اسکے ساتھ اس کا دادا امیہ بن عبد شمس بھی تھا۔ تو وہ صفور یہ کے قریب سے گزرا تو اس نے قین کو خرید اور اس کے بیٹے عبد اللہ کو خرید اور یقیناً ابوسفیان امیہ بن عبد شمس کا لشکر تھا۔

جلدہ أمیة بن عبد شمس في بعض تجارته إلى الشام فمر بصفورية فاشترى قينا و ابنه عبد الله و [إن أبا سفیان كان یخذو حذو أمیة بن عبد شمس و حدثنی ابن ابي معیط أنك أخبرته أنك قرأت كتاب عمر إلى أبي موسى الأشعري و بعث إليه بجبل طوله خمسة أشبار و قال له اعرض من قبلك من أهل البصرة فمن وجدته من الموالي و من أسلم من الأعاجم قد بلغ خمسة أشبار فقدمه فاضرب عنقه فشاورك أبو موسى في ذلك فنهيته و أمرته أن يراجع عمر فراجعه و ذهبت [أنت] بالكتاب إلى عمر و إنما صنعت ما صنعت تعصبا للموالي و أنت يومئذ تحسب [أنك منهم و] أنك ابن عبید فلم تزل بعمر حتى رددته عن رأيه و خوفته فرقة الناس [فرجع] و قلت له ما يؤمنك و قد عادت أهل هذا البيت أن يثوروا إلى علي فينهض بهم فيزيل ملكك فكف عن ذلك و ما أعلم يا أخي [أنه ولد] مولود من آل أبي سفیان أعظم شؤما عليهم منك حين رددت عمر عن رأيه و نهيته عنه-

اور مجھے ابن ابی معیط نے بیان کیا ہے کہ تو نے اسے بتایا تھا کہ تو نے ابو موسیٰ اشعری کے سامنے عمر کا خط پڑھا اور 'عمر' نے اسکی طرف پانچ باشت لمبی رسی بھیجی تھی اور اسے کہا تھا۔ اہل بصرہ کو اپنی طرف سے یہ رسی پیش کرو اور مولیوں اور عجمیوں میں جو اسلام لایا ہے ان میں سے جس کا قد اسکے برابر ہو اسکی گردن مار دو تو ابو موسیٰ نے تم سے اس معاملے میں مشورہ کیا تو تو نے اسے منع کیا اور اسے کہا کہ عمر سے دوبارہ رجوع کرو اور اس نے عمر سے دوبارہ رجوع کیا تو تو ہی خط لے کر عمر کے پاس گیا یقیناً تو نے جو کیا مولیوں سے ہمدردی کے طور پر کیا کیونکہ تو بھی ان دنوں خود کو ان میں شمار کرتا تھا اور یہ کہ تو عبید کا بیٹا ہے۔ پس تو نے عمر کو لوگوں میں تفرقہ بازی کا خوف دلایا یہاں تک کہ اسے اسکی رائے سے باز رکھا تو اس نے حکم واپس لے لیا۔ اور تو نے اس سے کہا۔ تو نے اہل بیت سے دشمنی کی ہے پس تمہیں خطرہ ہے کہ موالی علی کے گرد اکٹھا ہو جائیں اور وہ انکے ساتھ ملکر تم سے جنگ کرے اور تیری بادشاہی ختم کر دے پس وہ اس بات سے رک گیا۔ اے میرے بھائی! مجھے نہیں معلوم کہ آل ابی سفیان میں تم سے بڑھ کر کوئی قابل شرمندگی پیدا ہوا ہو کہ جب تو نے عمر کو اسکی رائے سے روکا اور اس سے باز رکھا۔

و خبرني أن الذي صرفت به عن رأيه في قتلهم أنك قلت إنك سمعت علي بن أبي طالب يقول - لتضربنكم الأعاجم على هذا الدين عودا كما ضربتموهم عليه بدءا و قال ليملأن الله أيدىكم من الأعاجم ثم ليصيرن أشداء لا يفرون

فليضربن أعناقكم و ليغلبنكم علي فيعكم فقال لك عمر قد سمعت ذلك عن رسول الله فذاك الذي حملني على الكتاب إلى صاحبك في قتلهم و قد كنت عزمت علي أن أكتب إلى عمالي في سائر الأمصار بذلك فقلت لعمر لا تفعل يا أمير المؤمنين فإنك لن تأمنهم أن يدعوهم علي إلى نصرته و هم كثير و قد علمت شجاعة علي و أهل بيته و عداوته لك و لصاحبك فرددته عن ذلك فأخبرتني أنك لم ترده عن ذلك إلا عصبية و أنك لم ترجع عن رواية جينا و حدثني أنك ذكرت ذلك لعلي بن أبي طالب في إمارة عثمان فأخبرك أن أصحاب الرايات السود التي تقبل من خراسان هم الأعاجم و أنهم الذين

اور اس نے مجھے وہ چیز بھی بتائی کہ جس کے ذریعے تو نے عمر کو انکے قتل میں اسکی رائے سے باز رکھا۔ تو نے کہا تھا کہ تو نے علی ابن ابی طالب کو کہتے سنا یقیناً اس دین میں وہیسی کے لیے تمہیں عجمی ایسے ماریں گے کہ جیسے تم نے انکو اس دین میں ابتدا کے لیے مارا تھا۔ اور اس نے کہا ”یقیناً“ اللہ عزوجل تمہارے ہاتھوں کو عجمیوں سے پُر کرے گا پھر وہ تمہارے لیے سخت گیر ہو جائیں گے۔ کہ فرار نہ کریں گے۔ پس وہ یقیناً تمہاری گردن ماریں گے اور یقیناً وہ تمہارے گروہ پر غالب آجائیں گے۔ تو عمر نے تم سے کہا میں نے یہ سب رسول اللہ سے بھی سنا تھا پس یہی وہ چیز ہے کہ جس نے مجھے تمہارے ساتھی کی طرف ان کے قتل کے لیے خط لکھنے پر مجبور کیا اور میں نے تو یہ ٹھان لیا تھا کہ میں اپنے تمام شہروں کے گورنروں کو یہ خط لکھوں۔ تو تو نے عمر سے کہا اے امیر المؤمنین، نقل کفر کفر نہ باشد، اب یہ نہ کیجیے کیونکہ آپ کو خطرہ ہے کہ علیؑ ان لوگوں کو اپنی نصرت کی دعوت دے جبکہ وہ کثیر تعداد میں ہیں اور آپ علیؑ کی شجاعت سے واقف ہیں اور اسکی اہل بیت کی شجاعت سے بھی۔ اور علیؑ کی آپ سے اور آپ کے ساتھی (ابو بکر) سے دشمنی سے بھی واقف ہیں۔ پس تو نے عمر کو اس سب سے باز رکھا۔ اور تو نے مجھے بتایا ہے کہ ایسا تو نے فقط تعصب کی بنا پر کیا اور یہ کہ تو نے اس خوف کے سبب باز نہ رکھا تھا اور تو نے مجھے بیان کیا تھا کہ تو نے یہ سب عثمان کی خلافت کے زمانے میں علیؑ ابن ابی طالب کو بتایا تو اس نے تمہیں بتایا کہ لے جھنڈوں والے کو جو خراسان سے آئیں گے وہ عجمی ہوں گے۔ اور وہی وہ لوگ ہوں گے کہ جو بنی امیہ کو انکی بادشاہت پر مغلوب کریں گے۔ اور بنی امیہ کے لوگوں کو ہر پتھر اور ستارے کے نیچے قتل کریں گے۔

يغلبون بني أمية علي ملكهم و يقتلوهم تحت كل [حجر و] كوكب فلو كنت يا أخي لم ترد عمر عن رأيه لجرت سنة و لاستأصلهم الله و قطع أصلهم و إذا لاستنتت به الخلفاء من بعده حتى لا يبقى منهم [شعر و لا ظفر و لا] نافخ نار فأخهم آفة الدين فما أكثر ما قد سن عمر في هذه الأمة بخلاف سنة رسول الله فتابعه الناس عليها و أخذوا بها [فتكون هذه مثل واحدة منهن] فمنهن تحويله المقام من الموضع الذي وضعه فيه رسول الله و صاع رسول الله و مده حين غيره و زاد فيه و نهيه الجنب عن التيمم و أشياء كثيرة سنها أكثر من ألف باب أعظمها و أحبها إلينا و أقرها لأعيننا زيلة الخلافة عن بني هاشم و هم أهلها و معدنهما لأنهما لا تصلح إلا لهم و لا تصلح الأرض إلا بهم فإذا قرأت كتابي هذا [فاكتب ما فيه و] مره قال فلما قرأ زیاد الكتاب ضرب به الأرض ثم أقبل علي فقال ويلي

پس اگر تو اے میرے بھائی عمر کو اسکی رائے سے باز نہ رکھتا تو یقیناً ایک سنت جاری ہو جاتی اور اللہ عجمیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا اور انکی جڑ ہی اکھڑ جاتی اور عمر کے بعد دوسرے خلفاء بھی اسکی پیروی کرتے اور عجمیوں کی آگ دھو کنکینیں والا بھی نہ بچتا۔ کیونکہ وہ عجمی، دین پر مصیبت ہیں۔ پس کتنا زیادہ ہے وہ کہ جو عمر نے رسول اللہ کی سنت کے برخلاف سنت بنایا تو لوگوں نے اس معاملے میں رسول اللہ کے برخلاف

عمر کی پیروی کی اور اس پر عمل کیا تو یہ بھی ان کی طرح ایک اور سنت ہو جاتی پس ان میں سے ایک یہ ہے کہ عمر نے مقام ابراہیم کو اس جگہ سے تبدیل کر دیا کہ جہاں رسول اللہ نے اسے رکھا تھا اور اس 'عمر' نے رسول اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں 'صاع' اور 'مد' کو تبدیل کر کے اسمیں اضافہ کیا۔ اور عمر نے محبت کو تیمم سے منع کر دیا۔ اور اس نے جو سننیں 'بدعتیں' قائم کیں وہ ایک ہزار باب سے زائد ہیں۔ مگر ان میں سب سے بڑی اور ہمارے نزدیک محبوب اور ہماری آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی بات یہ ہے کہ اس نے (عمر نے) بنی ہاشم کو خلافت سے دور کر دیا۔ جبکہ وہ خلافت کے اہل تھے اور خلافت کی کان تھے کیونکہ خلافت ان کے علاوہ کسی کے لیے درست نہ ہے اور زمین پر حکومت ان کے علاوہ کسی کے لیے درست نہ ہے۔ پس جب تم میرا یہ خط پڑھو تو اسے پوشیدہ رکھو اور اسے پھاڑ دو اس نے (زیاد) کے کاتب نے کہا جب زیاد نے خط پڑھا تو اسے زمین پر دے مارا پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔

مما خرجت و فيما دخلت كنت [و الله] من شيعة آل محمد [و حزبه فخرجت منها] و دخلت في شيعة الشيطان و حزبه و في شيعة من يكتب إلي مثل هذا الكتاب [إثمًا و الله مثلي كمثل إبليس أبي أن يسجد لآدم كبرا و كفرا و حسدا]. قال سليم فلم أمس حتى نسخت كتابه فلما كان الليل دعا [زياد] بالكتاب فمزقه و قال لا يطلعن أحد من الناس [على ما في هذا الكتاب] و لم يعلم أبي نسخته

”میرے لیے جہنم کی وادی ویل ہو کہ میں کس چیز سے نکل کر کس چیز میں پڑ گیا۔ اللہ کی قسم! میں آل محمد کا پیروکار تھا اور ان کا حامی تھا۔ پس میں اس سے نکل کر شیطان کے پیروکاروں اور اسکے گروہ میں شامل ہو گیا ہوں اور اس شخص کے پیروکاروں میں شامل ہو گیا ہوں۔ کہ جس نے مجھے ایسا خط لکھا ہے۔ اللہ کی قسم! میری مثال فقط اس ابلیس جیسی ہے کہ جس نے تکبر، کفر، اور حسد کی بنا پر آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔“ سلیم نے کہا۔ ”پس میں نے شام سے پہلے اس خط کا نسخہ لکھ لیا۔ جب رات ہوئی تو زیاد نے خط منگوایا اور اسے پھاڑ ڈالا اور کہا لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی اس خط میں موجود باتوں سے ہرگز مطلع نہ کرنا۔ وہ نہیں جان پایا کہ میں نے اس کا ایک نسخہ (کاپی) تیار کر لیا ہے۔“

## حدیث نمبر چوبیس (24)

## رسول اللہ کی علیؑ کے حق میں دلیل قائم کرنا

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ وَ أَبَا ذَرٍّ وَ الْمُعَدَّادَ [وَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقُوا] قَالُوا دَخَلَ عَلِيٌّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَ عَلِيٍّ رَسُولَ اللَّهِ صَ وَ عَائِشَةَ فَاعِدَّةٌ خَلْفَهُ وَ عَلَيْهَا كِسَاءٌ [وَ الْبَيْتُ عَاصُ بِأَهْلِهِ فِيهِمُ الْخُمْسَةُ أَصْحَابُ الْكِتَابِ وَ الْخُمْسَةُ أَصْحَابُ الشُّورَى فَلَمْ يَجِدْ مَكَانًا فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَ هَاهُنَا يَعْني خَلْفَهُ] فَجَاءَ عَلِيٌّ عَ فَعَدَّ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَ وَ بَيْنَ عَائِشَةَ وَ أَفْعَى كَمَا يُفْعَى الْأَعْرَابِيُّ فَدَفَعَتْهُ عَائِشَةُ وَ غَضِبَتْ وَ قَالَتْ أَمَا وَجَدْتَ لِاسْتِنَاكَ مَوْضِعًا غَيْرَ حَجْرِي فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَ وَ قَالَ [مَهْ] يَا حُمَيْرَاءُ لَا تُؤْذِينِي فِي أَخِي عَلِيٍّ فَإِنَّهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَ صَاحِبُ لِيَاءِ الْحَمْدِ وَ قَائِدُ الْعُرَى الْمُحْجَلِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَجْعَلُهُ اللَّهُ عَلَى الصِّرَاطِ [فَيُقَاسِمُ النَّارَ فَيَدْخُلُ أَوْلِيَاءَهُ الْجَنَّةَ وَ يُدْخِلُ أَعْدَاءَهُ النَّارَ]

ابان بن سلیم سے روایت کی ہے کہ میں نے سلمانؓ، ابو ذرؓ اور مقداد سے سنا ہے اور اس بارے میں علیؑ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ انہوں نے سچ کہا؟ ان لوگوں نے کہا ”علی ابن ابی طالبؑ رسول اللہ کے پاس گئے تو عائشہ آپ کے پیچھے چادر پہن کر بیٹھی تھی اور گھر صیغہ والے پانچ اور شوری والے پانچ سے بھرا ہوا تھا۔ پس آپ کو بیٹھنے کی جگہ نہ ملی تو رسول اللہ نے آپ کو اشارہ کر کے فرمایا ”یہاں“ یعنی آپ کے پیچھے۔ تو علیؑ جا کر عائشہ اور رسول اللہ کے درمیان بیٹھ گئے۔ تو عائشہ چیخی کہ جیسے بد چیتے ہیں اور عائشہ نے آپ کو دھکا دیا اور آگ بگولہ ہو کر کہا۔ کیا تو نے اپنے بیٹھنے کے لیے میری جھولی کے سوا کوئی جگہ نہیں پائی؟ تو رسول اللہ نے غضبناک ہو کر فرمایا۔ اے حمیراء! خاموش ہو جاؤ! میرے بھائی علیؑ کے بارے مجھے اذیت نہ دو۔ کیونکہ یہ امیر المؤمنین سید المسلمین، لواء الحمد اٹھانے والا اور قیامت کے دن روشن چہرے والوں کا قائد ہے۔ اللہ عزوجل اسے پل صراط پر مقرر فرمائے گا تو یہ جنت و جہنم تقسیم کرے گا۔ پس یہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کرے گا۔

## حدیث نمبر پچیس (25)

## حدیث کساء اور آیت تطہیر

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ وَ زَعَمَ أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ دَعَا أَبَا الدَّرْدَاءِ وَ نَحْنُ مَعَ  
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عِصْمَةَ وَ دَعَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ لُهُمَا انْطَلِقَا إِلَى عَلِيٍّ فَأَقْرِءَاهُ مِنِّي السَّلَامَ وَ قُولَا لَهُ

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے اور اس نے گمان کیا ہے کہ ابو ہارون عبدی نے اس حدیث کو عمر بن ابی سلمہ سے سنا تھا کہ ”معاویہ نے ابو درداء ان بلایا اور ابو ہریرہ کو بلایا اور ان دونوں سے کہا تم دونوں علی کے پاس جاؤ اور ان کو میری طرف سے سلام کہو اور تم دونوں ان اس سے کہو۔ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ آپ لوگوں کی نسبت خلافت کے زیادہ حقدار ہیں اور مجھ سے بھی زیادہ حقدار ہیں کیونکہ آپ پہلے مہاجرین میں سے ہیں اور میں آزاد کردہ میں سے ہوں اور مجھے اسلام میں آپ کی طرح سبقت حاصل نہ ہے اور نہ ہی آپ کی طرح رسول اللہ سے قرابت داری اور نہ ہی آپ کی طرح اللہ کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت کا علم ہے۔

وَ اللَّهُ [إِنِّي لَأَعْلَمُ] أَنَّكَ أَوْلَى [النَّاسِ] بِالْخِلَافَةِ وَ أَحَقُّ بِهَا مِنِّي لِأَنَّكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ [الأُولَى] وَ أَنَا مِنَ الطَّلَقَاءِ  
وَ لَيْسَ لِي مِثْلُ سَابِقَتِكَ فِي الْإِسْلَامِ وَ قَرَابَتِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَ عِلْمِكَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ وَ لَقَدْ بَايَعَكَ الْمُهَاجِرُونَ وَ  
الْأَنْصَارُ بَعْدَ مَا تَشَاوَرُوا فِيكَ [قَبْلَ] ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ أَتَوْكَ فَبَايَعُوكَ طَائِعِينَ عَزِيْرٌ مُكْرَهِينَ وَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ بَايَعَكَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرُ  
ثُمَّ نَكْتًا بَيْعَتِكَ وَ ظَلَمَّاكَ [وَ طَلْبًا] مَا لَيْسَ لُهُمَا [وَ أَنَا ابْنُ عَمِّ عُثْمَانَ وَ الطَّالِبُ بِدَمِهِ] وَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَعْتَذِرُ مِنْ قَتْلِ عُثْمَانَ  
وَ تَتَبَرَّأُ مِنْ دَمِهِ وَ تَزْعُمُ أَنَّهُ قُتِلَ وَ أَنْتَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِكَ وَ أَنَّكَ قُلْتَ حِينَ قُتِلَ [وَ اسْتَرْجَعْتَ] اللَّهُمَّ لِمَ أَرْضَ وَ لِمَ أَمْلَحُ وَ  
قُلْتَ يَوْمَ الْجَمَلِ حِينَ نَادَوْا يَا لِنَارَاتِ عُثْمَانَ [حِينَ نَارَ مَنْ حَوْلَ الْجَمَلِ] قُلْتَ كُفُّ قَتْلَهُ عُثْمَانَ الْيَوْمَ لِيُجْوهِهِمْ إِلَى النَّارِ  
نَحْنُ قَتَلْنَاهُ وَ إِنَّمَا قَتَلَهُ هُمَا وَ صَاحِبُهُمَا وَ أَمْرُوا بِقَتْلِهِ وَ أَنَا قَاعِدٌ فِي بَيْتِي [وَ أَنَا ابْنُ عَمِّ عُثْمَانَ وَ وَلِيُّهُ وَ الطَّالِبُ بِدَمِهِ] فَإِنْ  
كَانَ الْأَمْرُ كَمَا قُلْتَ فَأَمَكْنَا مِنْ قَتْلِهِ عُثْمَانَ وَ اذْفَعُهُمْ إِلَيْنَا نَقْتُلُهُمْ [بِأَبْنِ عَمَّتِنَا] وَ نُبَايَعَكَ وَ نُسَلِّمُ إِلَيْكَ الْأَمْرَ

اور یقیناً مہاجرین و انصار نے آپ کی بیعت کی اس کے بعد ان سب نے پہلے تین دن متواتر آپ کے بارے میں ایک دوسرے سے مشورہ کیا پھر وہ آپ کے پاس آئے اور آپ کی بغیر کسی جبر و اکراہ کے اپنی مرضی سے بیعت کی اور جس نے سب سے پہلے آپ کی بیعت کی وہ طلحہ اور زبیر تھے۔ اور پھر ان دونوں نے بیعت توڑ ڈالی۔ اور آپ پر ظلم کیا اور اس چیز کے طالب ہوئے کہ جس کا انہیں حق نہ تھا جبکہ میں عثمان کے چچا کا بیٹا ہوں اور اس کے خون کا انتقام چاہتا ہوں۔ اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ عثمان کے قتل سے دور ہیں اور اسکے خون سے بری الذمہ ہیں۔ اور آپ کا گمان ہے کہ وہ مارا گیا اور آپ اپنے گھر میں بیٹھے تھے۔ اور یہ کہ جب وہ مارا گیا تو آپ نے ان اللہ وانا لالیہ راجعون پڑھا اور کہا اے میرے معبود میں راضی نہ تھا اور نہ ہی مجھے اسکی امید تھی اور جمل والے دن جب لوگوں نے پکارا عثمان کا انتقام؟ اور جب لوگوں نے اونٹ کے ارد گرد جمع ہو کر عثمان کا انتقام چاہا تو آپ نے کہا اللہ عثمان کے قاتلوں کو اوندھے منہ جہنم میں گرائے کیا ہم نے اسے قتل کیا ہے اسے تو

فقط ان دونوں طلحہ و زبیر اور انکی ساتھی (عائشہ) نے قتل کیا ہے اور ان تینوں نے ہی اسکے قتل کا حکم دیا جبکہ میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا، میں عثمان کا چچا زاد اور اسکا وارث اور اس کے خون کا انتقام چاہنے والا ہوں پس اگر معاملہ ویسا ہے کہ جیسا آپ کہتے ہیں تو عثمان کے قاتل پکڑ کر ہمارے حوالے کریں تاکہ ہم انہیں اپنے چچا زاد کے بدلے قتل کر دیں اور ہم آپ کی بیعت کریں اور امر خلافت آپ کے حوالے کریں۔

[هَذِهِ وَاحِدَةٌ وَأَمَّا الثَّانِيَةُ] فَقَدْ أَنْبَأَنِي عُيُوبِي وَ أَتَّيْنِي الْكُتُبُ مِنْ أَوْلِيَاءِ عُثْمَانَ مِمَّنْ هُوَ مَعَكَ يُقَاتِلُ وَ تَحْسَبُ أَنَّهُ عَلَى رَأْيِكَ وَ رَاضٍ بِأَمْرِكَ وَ هَوَاهُ مَعَنَا وَ قَلْبُهُ عِنْدَنَا وَ جَسَدُهُ مَعَكَ أَنَّكَ تُظْهِرُ وَ لَآيَةَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ تَتَرَحَّمُ عَلَيْهِمَا وَ تُكْفُ عَنْ عُثْمَانَ وَ لَا تَذْكُرُهُ وَ لَا تَتَرَحَّمُ عَلَيْهِ وَ لَا تَلْعَنُهُ وَ بَلَّغِي [عَنْكَ] أَنَّكَ إِذَا خَلَوْتَ بِبَطَانَتِكَ الْحَبِيبَةِ وَ شِيعَتِكَ وَ خَاصَّتِكَ الصَّالَّةِ [الْمُغِيرَةَ] الْكَاذِبَةَ تَبَرَّأْتَ عِنْدَهُمْ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ لَعْنَتُهُمْ وَ ادَّعَيْتَ أَنَّكَ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي أَقْبَتِهِ وَ وَصِيَّةُ فِيهِمْ وَ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ طَاعَتَكَ وَ أَمَرَ بِوَلَايَتِكَ فِي كِتَابِهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ وَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ مُحَمَّدًا أَنْ يَفْهَمَ بِذَلِكَ فِي أُمَّتِهِ وَ أَنَّهُ أَنْزَلَ عَلَيْهِ - يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَ اللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَجَمَعَ أُمَّتُهُ بِعَدِيرِ حُمٍ فَبَلَّغَ مَا أَمَرَ بِهِ فِيكَ عَنِ اللَّهِ وَ أَمَرَ أَنْ يُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْعَائِبَ وَ أَحْبَرَهُمْ أَنَّكَ أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَنَّكَ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ بَلَّغِي [عَنْكَ] أَنَّكَ لَا تَخْطُبُ النَّاسَ حُطْبَةً إِلَّا قُلْتَ قَبْلُ أَنْ تَنْزِلَ عَنْ مَنْبَرِكَ وَ اللَّهُ إِنِّي لَأَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ وَ مَا زِلْتُ مَظْلُومًا مُنْذُ فُضِّصَ رَسُولُ اللَّهِ ص لَيْسَ كَانَ مَا بَلَّغِي عَنْكَ [مِنْ ذَلِكَ] حَقًّا فَلَطَّمْتُ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ إِيَّاكَ أَعْظَمُ

یہ ایک بات تھی البتہ دوسری یہ ہے کہ مجھے میرے جاسوس نے خبر دی ہے اور میرے پاس عثمان کے دوستوں۔۔۔ جو کہ آپ کے ساتھ ہوتے ہیں آپ کے ساتھ ملکر جنگ کرتے ہیں اور آپ گمان کرتے ہیں کہ وہ آپ کے چاہنے والے ہیں اور آپ کے معاملہ سے راضی ہیں ان کے دل اور خواہشات ہمارے ساتھ ہیں اور جسم آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔ کے خطوط آئے ہیں کہا آپ ابو بکر و عمر کی حکومت کی مخالفت کرتے ہیں اور ان دونوں پر رحم کی دعا بھی کرتے ہیں جبکہ آپ عثمان کے بارے میں خاموش رہتے ہیں نہ اسکا تذکرہ کرتے ہیں نہ اس کے لیے رحم کی دعا کرتے ہیں اور نہ ہی اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور مجھے آپ علی کے بارے میں خبر ملی ہے کہ ”جب آپ اپنے شیعوں اور اپنے خاص لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں تو آپ انکے سامنے ابو بکر اور عمر اور عثمان سے بیزارگی کا اظہار کرتے ہیں اور ان تینوں پر لعنت کرتے ہیں۔ اور آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ رسول اللہ کی امت میں انکے خلیفہ اور وصی ہیں اور یہ کہ اللہ عزوجل نے مومنین پر آپ کی اطاعت فرض کی ہے۔ اور اپنی کتاب اور اپنے نبی کی سنت میں آپ کی ولایت کا حکم دیا ہے اور اللہ نے محمد کو حکم دیا کہ وہ اس کا اعلان کریں اور اللہ عزوجل نے آپ پر نازل فرمایا۔ اے رسول اپنے رب کی طرف سے خود پر نازل ہونے والے کی تبلیغ فرمائی۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت کی تبلیغ نہیں کی اور اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے۔ (مائدہ 67) پس آپ نے اپنی امت کو غدیر خم کے مقام پر جمع کیا اور اللہ نے جو آپ کے بارے میں حکم دیا تھا اسکی تبلیغ فرمائی اور حکم دیا کہ جو موجود ہے وہ یہ بات غائب موجود تک پہنچادے اور آپ نے لوگوں کو بتایا کہ آپ لوگوں کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہیں اور یہ کہ آپ کی رسول سے نسبت وہی ہے کہ جو ہارون کی موسیٰ سے نسبت تھی اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ لوگوں کو کوئی خطبہ نہیں دیتے مگر یہ کہ اپنے منبر سے اترنے سے پہلے کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں لوگوں میں سب سے زیادہ افضل ہوں اور جب سے رسول اللہ کی رحلت ہوئی ہے میں تب سے مظلوم ہوں۔

مِنْ ظَلَمَ عُثْمَانَ [لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ] لَقَدْ فُيِّضَ رَسُولَ اللَّهِ صَ وَ نَحْنُ شُهُودٌ فَانْطَلَقَ عُمَرُ وَ بَايَعَ أَبَا بَكْرٍ [وَ اسْتَأْمَرَكَ وَ لَا شَاوَرَكَ] وَ لَقَدْ حَاصَمَ الرَّجُلَانِ الْأَنْصَارِ بِحَقِّكَ وَ حُجَّتِكَ وَ قَرَابَتِكَ [مِنْ رَسُولِ اللَّهِ] وَ لَوْ سَلَّمَا لَكَ وَ بَايَعَاكَ لَكَانَ عُثْمَانُ أَسْرَعَ النَّاسِ إِلَى ذَلِكَ لِقَرَابَتِكَ مِنْهُ وَ حَقِّكَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ ابْنُ عَمِّكَ وَ ابْنُ عَمَّتِكَ ثُمَّ عَمَدَ أَبُو بَكْرٍ فَرَدَّهَا إِلَى عُمَرَ عِنْدَ مَوْتِهِ مَا شَاوَرَكَ وَ لَا اسْتَأْمَرَكَ حِينَ اسْتَحْلَفَهُ وَ بَايَعَ لَهُ ثُمَّ جَعَلَكَ عُمَرُ فِي الشُّورَى بَيْنَ سِنَّتِهِ مِنْكُمْ وَ أخرج مِنْهَا جَمِيعَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَ غَيْرَهُمْ فَوَلَّيْتُمْ ابْنَ عَوْفٍ أَمْرَكُمْ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ حِينَ رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا وَ احْتَرَطُوا سُيُوفَهُمْ وَ حَلَفُوا بِاللَّهِ لَنْ غَابَتِ الشَّمْسُ [وَ لَمْ تَحْتَارُوا أَحَدَكُمْ] لِيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَكُمْ وَ لِيَنْفِذَنَّ فِيكُمْ أَمْرَ عُمَرَ [وَ وَصِيَّتَهُ] فَوَلَّيْتُمْ أَمْرَكُمْ ابْنَ عَوْفٍ [فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ] فَبَايَعَ عُثْمَانَ فَبَايَعْتُمُوهُ ثُمَّ حُوصِرَ عُثْمَانُ فَاسْتَنْصَرَكُمْ فَلَمْ تَنْصُرُوهُ وَ دَعَاكُمْ فَلَمْ تُجِيبُوهُ وَ بَيَعْتُهُ فِي أَعْنَاقِكُمْ وَ أَنْتُمْ يَا مَعْاشِرَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ [حُضُورًا] شُهُودٌ فَحَلَّيْتُمْ عَنْ أَهْلِ مِصْرَ حَتَّى قَتَلُوهُ وَ أَعَانَهُمْ طَوَائِفُ مِنْكُمْ عَلَى قَتْلِهِ وَ خَذَلَهُ عَامَّتُكُمْ فَصَرَّيْتُمْ فِي أَمْرِهِ بَيْنَ قَاتِلٍ [وَ أَمْرٍ] وَ خَاذِلٍ

اگر بات اسی طرح ہے کہ جو مجھ تک پہنچی ہے تو ابو بکر و عمر کا آپ پر ظلم عثمان کے ظلم سے بڑا ہے) کیونکہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہیں (”رسول اللہ کی رحلت ہوئی اور ہم موجود تھے عمر چلا اور اس نے ابو بکر کی بیعت کر ڈالی اور اس نے آپ سے پوچھا اور نہ آپ سے مشورہ کیا۔ اور انصار سے دو آدمیوں سے تمہارے حق، تمہاری دلیل اور تمہاری رسول اللہ سے قربت داری کے سبب جھگڑا کیا پس اگر وہ دونوں تمہارے حق میں ہوتے اور تمہاری بیعت کر لیتے تو بھی یقیناً عثمان رسول سے قربت کے سبب اس میں لوگوں سے زیادہ میل کرنے والا ہوتا۔ اور آپ کا اس پر حق بھی تھا کیونکہ عثمان آپ کا چچا زاد اور چچی زاد تھا۔ پھر ابو بکر نے جان بوجھ کر خلافت اپنی موت کے وقت عمر کے سپرد کر دی اور اس نے آپ سے مشورہ کیا اور نہ ہی آپ سے پوچھا۔ اور اس کے لیے بیعت لے رہا تھا۔ پھر عمر نے آپ کو تم میں سے چھ افراد کی شوریٰ میں منتخب کیا۔ اور شوریٰ سے تمام مہاجرین و انصار اور لوگوں کو باہر ہی رکھا۔ پس تیسرے روز جب تم لوگوں نے دیکھا کہ لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنی تلواریں نکال لی ہیں اور انہوں نے حلف اٹھایا ہے کہ اگر سورج غروب ہو گیا۔ اور تم سب نے خود میں سے کسی ایک کو منتخب نہ کیا تو وہ تمہارے بارے میں عمر کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے تم سب کو مار دیں گے تو تم سب نے اپنا معاملہ ابن عوف کے سپرد کیا۔ پس جب تم نے اپنا معاملہ ابن عوف کے حوالے کیا تو اس نے تیسرے روز عثمان کی بیعت کر لی تو تم سب نے بھی عثمان کی بیعت کر لی۔ پھر عثمان کا محاصرہ کیا گیا تو نے اس تم سب سے مدد چاہی مگر تم سب نے اسکی مدد نہ کی۔ اس نے تمہیں پکارا مگر تم سب نے اسکو جواب نہ دیا جبکہ اسکی بیعت تم سب کی گردنوں پر تھی اور تم مہاجرین و انصار موجود تھے اور دیکھ رہے تھے۔ پس تم سب نے مصر والوں کو کھلا چھوڑ دیا یہاں تک کہ انہوں نے اسے (عثمان) قتل کر دیا اور تم میں سے کچھ گروہوں نے اسکے قتل پر مصریوں کی مدد بھی کی اور تمہاری عوام نے عثمان کو رسوا کیا پس تم اس کے معاملہ میں اسکے قاتل اور اسے رسوا کرنے والوں کے درمیان رابطہ ٹھہرے۔

ثُمَّ بَايَعَكَ النَّاسُ وَ أَنْتَ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنِّي فَأَمَكِيَّتِي مِنْ قَتَلَةِ عُثْمَانَ حَتَّى أَقْتُلَهُمْ وَ أَسَلِمَ الْأَمْرَ لَكَ وَ أَبَايَعَكَ أَنَا وَ جَمِيعُ مَنْ قَبْلِي مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا قَرَأَ عَلِيٌّ ع كِتَابَ مُعَاوِيَةَ وَ أَبْلَعَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَ أَبُو هُرَيْرَةَ رِسَالَتَهُ وَ مَثَلَتْهُ قَالَ عَلِيٌّ ع [لِأَيِّ الدَّرْدَاءِ] قَدْ أَبْلَعْتُمَايَا مَا أُرْسَلَكُمَا بِهِ مُعَاوِيَةَ فَاسْمَعَا مِنِّي ثُمَّ أَبْلَعَاهُ عَيِّي [كَمَا أَبْلَعْتُمَايَا عَنَّهُ] وَ قَوْلًا لَهُ إِنَّ عُثْمَانَ بَنَ عَقَانَ لَا يَغْدُو أَنْ يَكُونَ أَحَدَ رَجُلَيْنِ إِمَّا إِمَامٌ هُدَى حَرَامَ الدَّمِ وَاجِبَ النَّصْرَةِ لَا تَحِلُّ مَعْصِيَتُهُ وَ لَا يَسْعَى الْأُمَّةَ خِذْلَانُهُ أَوْ

إِمَامَ صَلَاحَةٍ حَلَالَ الدَّمِ لَا تَحِلُّ وَلَا يَنْبَغُ وَلَا نُصْرَتُهُ [فَلَا يَخْلُو مِنْ إِحْدَى الْخُصَلَتَيْنِ] وَ الْوَاجِبُ فِي حُكْمِ اللَّهِ وَ حُكْمِ الْإِسْلَامِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ مَا بَيَّوَتْ إِمَامَتُهُمْ أَوْ يُقْتَلُ صَالِحًا كَانَ أَوْ مُهْتَدِيًا مَظْلُومًا كَانَ أَوْ ظَالِمًا حَلَالَ الدَّمِ أَوْ حَرَامَ الدَّمِ أَنْ لَا يَعْمَلُوا عَمَلًا وَ لَا يُحْدِثُوا حَدَثًا وَ لَا يُقَدِّمُوا يَدًا وَ لَا رَجُلًا وَ لَا يَبْدَعُوا بِشَيْءٍ قَبْلَ أَنْ يَخْتَارُوا لِأَنْفُسِهِمْ إِمَامًا عَفِيفًا عَالِمًا وَرِعًا عَارِفًا بِالْقَضَاءِ وَ السُّنَّةِ يَجْمَعُ أَمْرَهُمْ وَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ وَ يَأْخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّهُ وَ يَحْفَظُ أَطْرَافَهُمْ وَ يَجِي فَيَنْهَهُمْ وَ يُقِيمُ حِجَّتَهُمْ وَ جُمُعَتَهُمْ وَ يَجِي صَدَقَاتِهِمْ ثُمَّ يَخْتَكِمُونَ إِلَيْهِ فِي إِمَامَتِهِ الْمَقْتُولِ ظُلْمًا [وَ يُحَاكِمُونَ قَتْلَهُ إِلَيْهِ] لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ فَإِنْ كَانَ إِمَامُهُمْ قُتِلَ مَظْلُومًا حَكَمَ لِأَوْلِيَانِهِ بِدَمِهِ وَ إِنْ كَانَ قُتِلَ ظَالِمًا نَظَرَ كَيْفَ الْحُكْمُ فِي ذَلِكَ هَذَا أَوَّلُ مَا يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلُوهُ أَنْ يَخْتَارُوا إِمَامًا يَجْمَعُ أَمْرَهُمْ إِنْ كَانَتْ الْحَيَرَةُ

پھر لوگوں نے آپ کی بیعت کر لی اور یقیناً آپ اس امر خلافت کے مجھ سے زیادہ حقدار ہیں پس مجھے عثمان کے قاتل دیجیے یہاں تک کہ میں انہیں قتل کر ڈالوں اور امر خلافت آپ کے لیے تسلیم کر لوں اور آپ کی بیعت میں بھی کروں اور میری طرف سے اہل شام بھی بیعت کریں؟ پس جب علی نے معاویہ کا خط پڑھا اور ابودرداء اور ابو ہریرہ نے آپ کو معاویہ کا پیغام دیا اور اسکی گفتگو پہنچائی تو علی نے ابودرداء سے فرمایا معاویہ نے تم دونوں کو جو پیغام دیا وہ تم نے مجھ تک پہنچایا۔ پس تم دونوں میرا جواب سنو اور اسے میری طرف سے معاویہ کو پہنچا دو جیسا کہ تم نے اس کا پیغام مجھ تک پہنچایا اور تم دونوں اس سے کہو ”عثمان یقیناً دو میں سے ایک شخص تھا۔ یا تو ہادی امام تھا کہ جس کا خون بہانا حرام تھا اور اسکی مدد کرنا واجب تھا اور اسکی نافرمانی جائز نہ تھی اور امت کو اسے رسوا کرنے کا کوئی حکم نہ تھا یا پھر وہ گمراہ امام تھا کہ اسکا خون بہانا حلال تھا اسکی حکومت جائز نہ تھی اور نہ اسکی مدد کرنا درست تھا۔ پس عثمان ان دو خصلتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہ تھا۔ اور اللہ کے حکم میں اور مسلمانوں پر اسلام کے حکم میں واجب ہے کہ جب انکا امام مرجائے یا قتل ہو جائے۔۔۔ خواہ وہ گمراہ کن امام ہو یا ہادی ہو مظلوم ہو یا ظالم اسکا خون بہانا حلال ہو یا حرام ہو تو۔۔۔ مسلمان کوئی کام نہ کریں اور نہ ہی کوئی نیا کارنامہ سرانجام دیں اور اپنے ہاتھ پاؤں تک نہ ہلائیں سب سے پہلے اپنے لیے پاکدامن، عالم، متقی اور قضاء و سنت کی معرفت رکھنے والا امام منتخب کریں۔ تاکہ انکا معاملہ جمع کرے اور انکے درمیان فیصلہ کر لے اور مظلوم کا ظالم سے حق واپس لے اور انکی ہر طرح سے حفاظت کرے اور انکے گروپوں کو جواب دے اور انکی محبت کو قائم کرے۔ اور انہیں متحرر رکھے اور انکے صدقات کو منظم کرے پھر وہ لوگ اپنے مقتول کا امام سے فیصلہ لے کر اور اسکے قاتلوں کا اس سے حکم پوچھیں تاکہ وہ (نیا امام) ان میں حق کا فیصلہ کرے۔ پس اگر ان کا امام مظلوم مارا گیا تو اسکے ورثاء کو اس کے خون کا بدلہ دینے کا فیصلہ کرے اور اگر وہ ظالم ہو کر مارا گیا تو دیکھیے کے اسمیں کیا حکم ہے۔

لَهُمْ وَ يُتَابِعُوهُ وَ يُطِيعُوهُ وَ إِنْ كَانَتْ الْحَيَرَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِلَى رَسُولِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَاهُمْ النَّظَرَ فِي ذَلِكَ وَ الْإِخْتِيَارَ [وَ رَسُولُ اللَّهِ ص قَدْ رَضِيَ لَهُمْ إِمَامًا وَ أَمْرَهُمْ بِطَاعَتِهِ وَ اتِّبَاعِهِ] وَ قَدْ بَايَعَنِي النَّاسُ بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ وَ بَايَعَنِي الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ بَعْدَ مَا تَشَاوَرُوا فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ هُمْ الَّذِينَ بَايَعُوا أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَقَدُوا إِمَامَتَهُمْ وَ لِي ذَلِكَ أَهْلٌ بَدْرٌ وَ السَّابِقَةُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ غَيْرَ أَنَّهُمْ بَايَعُوهُ قَبْلِي عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْعَامَّةِ [وَ إِنْ بَيَّعَنِي كَانَتْ بِمَشُورَةٍ مِنَ الْعَامَّةِ] فَإِنَّ كَانَ اللَّهُ جَلَّ اسْمُهُ جَعَلَ الْإِخْتِيَارَ إِلَى الْأُمَّةِ وَ هُمُ الَّذِينَ يَخْتَارُونَ وَ يَنْظُرُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَ الْإِخْتِيَارُ لَهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ وَ نَظَرُهُمْ لَهَا خَيْرٌ لَهُمْ مِنَ الْإِخْتِيَارِ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ لَهُمْ وَ كَانَ مِنَ اخْتَارُوهُ وَ بَايَعُوهُ بِيَعْتَهُ بِيَعْتُهُ هُدًى وَ كَانَ إِمَامًا وَاجِبًا عَلَى النَّاسِ

طَاعَتُهُ وَ نُصْرَتُهُ فَقَدْ تَشَاوَرُوا فِيَّ وَ اخْتَارُونِي بِاجْمَاعٍ مِنْهُمْ وَ اِنْ كَانََ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ هُوَ الَّذِي [يَخْتَارُ لَهُ الْخَيْرَةَ فَقَدْ] اخْتَارَنِي لِالْاُمَّةِ وَ اسْتَخْلَفَنِي عَلَيْهِمْ وَ اَمَرَهُمْ بِطَاعَتِي وَ نُصْرَتِي فِي كِتَابِهِ الْمُنَزَّلِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ص فَذَلِكَ اَقْوَى الْحِجَّتِي وَ اَوْجَبَ الْحِجَّتِي

یہ وہ پہلا کام ہے کہ جو انہیں کرنا چاہیے کہ وہ اپنے لیے امام کا انتخاب کریں کہ جو انکے معاملے کو متحرک رکھے اگر وہ انکا خیر خواہ ہے۔ اور وہ اسکی پیروی کریں اور اسکی اطاعت کریں اگرچہ یہ انتخاب اللہ عزوجل اور اس کے رسول کا حق اور اللہ عزوجل نے اس معاملے میں نظر اختیار میں انکی کفایت کی ہے اور رسول اللہ ان کے لیے امام پر راضی ہو گئے اور انکو اسکی اطاعت اور پیروی کا حکم بھی دیا اور لوگوں نے عثمان کے قتل کے بعد میری بیعت کر لی اور میری بیعت مہاجرین و انصار نے تین دن مسلسل باہم مشورے کے بعد کی ہے اور یہ وہی لوگ ہیں کہ جسوں نے ابو بکر، عمر اور عثمان کی بیعت کی تھی اور انکی امامت کو پکا کیا تھا۔ اس سب معاملے کی سرپرستی مہاجرین و انصار میں سے اہل بدر اور سبقت رکھنے والوں نے کی۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ ان لوگوں نے ان تینوں (ابو بکر و عمر و عثمان) کی بیعت مجھ سے پہلے عوام کے مشورے کے بغیر کی تھی جبکہ میری بیعت عوام کے مشورے سے ہوئی۔ پس اگر اللہ جل عزوجل نے یہ انتخاب و اختیار امت کو دیا ہے اور وہ ہی اپنے بارے میں غور و فکر اور انتخاب کرنے والے ہیں اور اگر ان کا خود کے لیے انتخاب کرنا اور غور و فکر کرنا اللہ کے انتخاب اور اسکے رسول کے ان کے لیے انتخاب سے بہتر ہے۔ انہوں نے جسکو منتخب کیا ہے اور جسکی بیعت کی ہے وہ بیعت ہدایت ہے اور وہ امام ہے کہ لوگوں پر انکی اطاعت اور نصرت واجب ہے۔ پس ان لوگوں نے میرے بارے میں باہم مشورہ کیا اور اپنے اتفاق سے مجھے منتخب کیا اور اگر اللہ کو ہی انتخاب کا حق ہے تو اس نے امت کے لیے منتخب کیا اور مجھے ان پر خلیفہ بنا یا اور ان کو میری اطاعت اور نصرت کا حکم اپنی نازل کردہ کتاب اور اپنے نبی کی سنت میں دیا ہے پس یہ میرے لیے مضبوط ترین دلیلیں اور میرے حق کو واجب کرنے والی دلیلیں ہیں۔

وَ لَوْ اَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ عَلَيَّ عَلِيٍّ عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ وَ عَمَرَ كَانَ لِمُعَاوِيَةَ فَتَاهُمَا وَ الْخُرُوجِ عَلَيْهِمَا لِلطَّلَبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَا قَالَ عَلِيٌّ ع فَكَذَلِكَ اَنَا فَاِنْ قَالَ مُعَاوِيَةُ نَعَمْ فَعُولًا اِذَا يَجُوزُ لِكُلِّ مَنْ ظَلِمَ بِمَظْلَمَةٍ اَوْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ اَنْ يَشْتَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ وَ يُفْرِقَ جَمَاعَتَهُمْ وَ يَدْعُوَ اِلَى نَفْسِهِ مَعَ اَنَّ وُلْدَ عُثْمَانَ اَوْلَى بِطَلَبِ دَمِ اَبِيهِمْ مِنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَسَكَتَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ قَالَا لَقَدْ اَنْصَفْتَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَ عَلِيٌّ ع وَ لَعَمْرِي لَقَدْ اَنْصَفَنِي مُعَاوِيَةُ اِنْ تَمَّ عَلَيَّ قَوْلُهُ وَ صَدَقَ مَا اَعْطَانِي فَهَوْلَاءِ بَنُو عُثْمَانَ [رِجَالٌ] قَدْ اَدْرَكُوا لَيْسُوا بِاطْفَالٍ وَ لَا مَوَالٍ عَلَيْهِمْ فَلْيَأْتُوا اَجْمَعُ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ قَتَلَةِ اَبِيهِمْ فَاِنْ عَجَزُوا عَنْ حُجَّتِهِمْ فَلْيَشْهَدُوا لِمُعَاوِيَةَ بِاَنَّهُ [وَلَيْتُهُمْ وَ] وَ كَيْلُهُمْ وَ حَزْبُهُمْ فِي حُصُونِهِمْ وَ لِيَعْبُدُوا هُمْ وَ حُصَمَاؤُهُمْ [بَيْنَ يَدَي] مَشْعَدِ الْحُصُومِ اِلَى الْاِمَامِ وَ الْوَالِي الَّذِي يَقْرُونَ بِحُكْمِهِ وَ يُنْفِدُونَ قَضَاءَهُ وَ اَنْظُرْ فِي حُجَّتِهِمْ وَ حُجَّةِ حُصَمَائِهِمْ فَاِنْ كَانَ اَبُوهُمْ قُتِلَ ظَالِمًا وَ كَانَ حَلَالِ الدَّمِ اَبْطَلَتْ دَمَهُ وَ اِنْ كَانَ مَظْلُومًا حَرَامَ الدَّمِ اَقْدَمْتُمْ مِنْ قَاتِلِ اَبِيهِمْ فَاِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ وَ اِنْ شَاءُوا عَفَوْا وَ اِنْ شَاءُوا قَبِلُوا الدِّيَةَ وَ هَوْلَاءِ قَتَلَهُ عُثْمَانُ فِي عَسْكَرِي يَقْرُونَ بِقَتْلِهِ وَ يَرْضَوْنَ بِحُكْمِي عَلَيْهِمْ [وَ لَهُمْ] فَلْيَأْتِنِي وُلْدَ عُثْمَانَ اَوْ مُعَاوِيَةَ [اِنْ كَانَ وَلِيْتُهُمْ وَ كَيْلُهُمْ فَلْيُحَاصِمُوا قَتْلَتَهُ] وَ لِيُحَاكِمُوهُمْ حَتَّى اَحْكُمَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَهُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ص [وَ اِنْ كَانَ مُعَاوِيَةُ اِيْمًا يَتَجَنَّى وَ يَطْلُبُ الْاَعْلَالِ وَ الْاَبَاطِيلَ فَلْيَتَجَنَّ مَا بَدَا لَهُ فَمَسْؤَفَ بَعِيثِ اللهِ عَلَيْهِ]

اور اگر عثمان ابو بکر و عمر کے دور میں قتل کیا جاتا تو کیا معاویہ کو ان دونوں سے جنگ کرنے اور انکے خلاف انتقام کے طور پر خروج کرنے کا حق تھا؟ ابو ہریرہ اور ابو درداء نے کہا ”نہیں“ علیؑ نے فرمایا پس اسی طرح ہی میں ہوں۔ پس اگر معاویہ کہے ”ہاں“ تو تم دونوں اس

سے کہو۔ ”تب تو ہر اس شخص کے لیے کہ جس پر کوئی ظلم ہو یا جس کا کوئی مارا جائے جائز ہے کہ وہ مسلمانوں کی نافرمانی پر تل جائے اور ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دے اور لوگوں کو اپنی طرف بلائے علاوہ ازیں عثمان کی اولاد معاویہ کی نسبت اپنے باپ کے خون کا انتقام طلب کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ پس ابودرداء اور ابوہریرہ خاموش ہو گئے اور ان دونوں نے کہا یقیناً آپ نے اپنی طرف سے انصاف کی بات کی ہے۔ علی السلام نے فرمایا میری زندگی کی قسم۔ معاویہ نے یہ بھی میرے بارے میں حق بات کہی ہے اگر وہ اپنے قول پر قائم رہے تو اور اس نے مجھے جو حق دیا ہے وہ ان میں سچا ہے۔ پس عثمان کے بیٹے بالغ ہیں۔ بچے نہیں ہیں اور نہ ہی ان پر کوئی انکا آقا ہے۔ پس انہیں چاہیے کہ وہ اپنے اور اپنے باپ کے قاتلوں کے درمیان انصاف کے لیے آئیں پس اگر وہ اپنی دلیلیں دینے سے عاجز ہیں تو معاویہ کے لیے گواہی دیں کہ وہ انکا ولی (سرپرست) ہے اور انکا وکیل ہے اور ان کے جھگڑے میں انکی طرف سے لڑائی کرنے والا ہے۔ پس وہ اور ان کے دشمن میرے سامنے آئیں جیسا کہ امام کے پاس فیصلے کے لیے پیش ہوا جاتا ہے۔ اور اس حاکم کے سامنے جایا جاتا ہے۔ کہ جسکے فیصلے کے برحق ہونے کا وہ اقرار کرتے ہوں اور اسکے فیصلے کو نافذ کرتے ہوں اور میں انکی اور ان کے دشمنوں کی دلیلوں میں غور کروں گا۔ پس اگر انکا باپ ظالم ہو کر مارا گیا اور اسکا خون بہانا حلال تھا تو اسکا خون رازگاں قرار دوں گا۔ اور اگر وہ مظلوم مارا گیا اور اسکا خون بہانا حرام تھا تو میں انکے باپ کے قاتل سے انہیں قصاص لے کر دوں گا۔ پس اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کریں اور وہ چاہیں تو اسے معاف کریں اور اگر وہ چاہیں تو اس سے دیت لیں۔ اور عثمان کے وہ قاتل میرے لشکر میں ہیں کہ جو اس کے قتل کا اقرار کرتے ہیں اور انکے حق میں اور انکے خلاف میرے ہر فیصلے پر راضی ہیں۔ پس عثمان کی اولاد یا معاویہ اگر وہ انکا ولی اور انکا وکیل ہے۔۔۔ کو میرے پاس آنا چاہیے تاکہ وہ اسکے قاتلوں کے خلاف مقدمہ لڑیں۔ اور ان سے فیصلہ چاہیں یہاں تک کہ میں انکے درمیان اللہ کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں) اور اگرچہ معاویہ میرے جرم کرنے پر تڑپا ہے اور غلط و باطل ارادے کا طالب ہے تو اسے چاہیے کہ وہ جرم کرتا رہے عنقریب اللہ اسکے خلاف مدد کرے گا۔

قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ وَ اللَّهُ أَنْصَفْتَ [مِنْ نَفْسِكَ] وَ زِدْتَ عَلَى النَّصْفَةِ [وَ أَرْحَمْتَ عَلَيْهِ] وَ قَطَعْتَ حُجَّتَهُ [وَ جِئْتَ بِحُجَّةٍ فَوَيْتَ صَادِقَةً مَا عَلَيْهَا لَوْمٌ] ثُمَّ حَرَجَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَإِذَا نَحَوْا مِنْ عَشْرِينَ أَلْفَ رَجُلٍ مُقْتَدِعِينَ بِالْحُدَيْدِ فَقَالُوا نَحْنُ قَتَلْنَا عُثْمَانَ وَ نَحْنُ مُقْرُونَ [رَاضُونَ] بِحُكْمِ عَلِيٍّ ع عَلَيْنَا وَ لَنَا فَلْيَأْتِنَا أَوْلِيَاءُ عُثْمَانَ فَلْيَحَاكِمُونَا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فِي دَمِ أَبِيهِمْ فَإِنَّ وَجِبَ عَلَيْنَا الْقَوْدُ أَوْ الدِّيَةُ اصْطَبَرْنَا [لِحُكْمِهِ] وَ سَلَّمْنَا فَقَالَا قَدْ أَنْصَفْتُمْ وَ لَا يَجِلُّ لِعَلِيٍّ ع دَفْعُكُمْ وَ لَا قَتْلُكُمْ حَتَّى يُحَاكِمُوَكُمْ إِلَيْهِ فَيَحْكُمَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ صَاحِبِكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ

ابودرداء اور ابوہریرہ نے کہا اللہ کی قسم آپ نے اپنی طرف سے حق بات کہی ہے بلکہ حق سے بھی بڑھ کر کی ہے اور آپ نے اسکے بہانے کو ذلیل کر دیا ہے اور اسکی دلیل کو جڑ سے اکھیر دیا ہے اور آپ نے ایک مضبوط سچی دلیل دی ہے کہ جس پر کوئی ملامت نہیں کر سکتا ہے۔ پھر ابوہریرہ اور ابودرداء باہر نکلے تو بیس 20000 ہزار افراد کہ جنہوں نے لوہے سے خود کو آراستہ کیا ہوا تھا انہوں نے کہا ”ہم عثمان کے قاتل ہیں اور ہم اقرار کرتے ہیں اور ہم راضی ہیں علی کے ہر فیصلے پر خواہ وہ ہمارے حق میں ہو یا ہماری مخالفت میں ہو۔ پس تم دونوں ہمارے پاس عثمان کے وارثوں کو بلاؤ تاکہ وہ اپنے باپ کے خون کے بارے میں امیر المؤمنین کی خدمت میں ہمارے خلاف مقدمہ دائر کریں۔ پس اگر ہم پر قصاص یا دیت واجب ہوئی تو ہم آپ کے حکم پر صبر کریں گے اور اسے تسلیم کریں گے۔ تو ان دونوں نے کہا یقیناً تم نے حق بات کہی

- علیؑ کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ تمہیں ان کے حوالے کرے یا تمہیں قتل کرے یہاں تک کہ وہ تمہارا مقدمہ اس کے پاس دائر کریں۔ پس وہ (علیؑ) تمہارے اور ان کے درمیان اللہ کی کتاب اور نبیؐ کی سنت کے مطابق فیصلہ کریں۔

فَأَنْطَلَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَ أَبُو هُرَيْرَةَ [حَتَّى قَدِمَا عَلَى مُعَاوِيَةَ] فَأَخْبَرَاهُ بِمَا قَالَ عَلِيُّ ع وَ مَا قَالَ فَتَلَّهُ عُثْمَانُ [وَ مَا قَالَ أَبُو النُّعْمَانِ بْنِ ضَمَانَ] فَقَالَ لَهُمَا مُعَاوِيَةُ فَمَا رَدَّ عَلَيْكُمَا فِي تَرْجُمِهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ كَفَّهِ عَنِ التَّرْجُمِ عَلَى عُثْمَانَ وَ بَرَاءَتِهِ مِنْهُ فِي السِّرِّ وَ مَا يَدْعِي مِنَ اسْتِخْلَافِ رَسُولِ اللَّهِ ص [إِيَّاهُ وَ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ مَظْلُومًا مُنْذُ قُبُضِ رَسُولِ اللَّهِ ص] قَالَا بَلَى قَدْ تَرَجَّمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ عِنْدَنَا وَ نَحْنُ نَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ لَنَا فِيمَا يَقُولُ إِنْ كَانَ اللَّهُ جَعَلَ الْخِيَارَ إِلَى الْأُمَّةِ فَكَانُوا هُمْ الَّذِينَ يَخْتَارُونَ وَ يَنْطَرُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَ كَانَ اخْتِيَابُهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ وَ نَظَرُهُمْ لَهَا خَيْرًا لَهُمْ وَ أَرَشَدَ مِنْ اخْتِيَابِ اللَّهِ وَ اخْتِيَابِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَدِ اخْتَارُونِي وَ بَايَعُونِي فَبِيعْتِي بِنِعْتِ هُدَى وَ أَنَا إِمَامٌ وَاجِبٌ عَلَى النَّاسِ [طَاعَتِي] وَ نُصْرَتِي لِأَنَّهُمْ قَدْ تَشَاوَرُوا فِيَّ وَ اخْتَارُونِي وَ إِنْ كَانَ اخْتِيَابُ اللَّهِ وَ اخْتِيَابُ رَسُولِ اللَّهِ ص خَيْرًا لَهُمْ وَ أَرَشَدَ مِنْ اخْتِيَابِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ وَ نَظَرِهِمْ لَهَا فَقَدِ اخْتَارَنِي اللَّهُ وَ رَسُولُهُ لِلْأُمَّةِ وَ اسْتَخْلَفَانِي عَلَيْهِمْ وَ أَمْرَاهُمْ بِنُصْرَتِي وَ طَاعَتِي فِي كِتَابِ اللَّهِ الْمُنَزَّلِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ الْمُرْسَلِ وَ ذَلِكَ أَقْوَى لِحُجَّتِي وَ أَوْجِبُ لِحُجَّتِي

پس ابودرد اور ابوہریرہ چلے یہاں تک کہ وہ دونوں معاویہ کے پاس واپس پہنچے تو ان دونوں نے معاویہ کو جو علیؑ نے فرمایا تھا حساب بتایا اور جو عثمان کے قاتلوں نے کہا تھا وہ بھی بتایا اور جو ابو نعمان بن عثمان نے کہا تھا وہ بھی بتایا۔ تو معاویہ نے ان دونوں سے کہا تو علیؑ نے تمہیں اسکے ابو بکر اور عمر کے حق میں رحم کی دعا کرنے اور عثمان کے حق میں رحم کی دعا کرنے سے باز رہنے اور اس سے پوشیدہ بیزاری کا اظہار کرنے کے بارے میں کیا جواب دیا ہے اور وہ (علیؑ) رسولؐ کی نیابت کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ رسولؐ کی رحلت سے لے کر آج تک مظلوم ہے کے بارے میں کیا جواب دیا ہے؟ ان دونوں نے کہا۔ یقیناً آپ ہمارے سامنے جبکہ ہم سن رہے تھے ابو بکر، عمر اور عثمان کے لیے رحم کی دعا کی۔ پھر آپ نے ہمیں فرمایا۔ اگر اللہ عزوجل نے امت کو خلیفہ بنانے کا اختیار دیا ہے تو وہ ہی اپنے بارے میں غور و فکر کریں گے اور انکا اپنے لیے انتخاب اور اپنے بارے میں غور و فکر ہی ان کے لیے بہتر ہے اور اللہ اور رسولؐ اللہ کے اختیار و انتخاب سے انکا انتخاب و اختیار درست ہے۔ پس ان سب نے مجھے منتخب کیا ہے اور میری بیعت کی ہے۔ پس میری بیعت ہدایت کی بیعت ہے اور میں امام ہوں کہ جسکی اطاعت لوگوں پر واجب ہے۔ اور میری نصرت بھی کیونکہ ان سب نے میرے بارے میں باہم مشورہ کیا اور ان سب نے مجھے منتخب کیا اور اگر اللہ اور رسولؐ اللہ کا انتخاب ان کے لیے بہتر اور انکا اپنی ذات کے لیے انتخاب اور غور و فکر سے زیادہ درست ہے تو مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ نے امت کے لیے حاکم منتخب کیا ہے۔ اور ان دونوں (اللہ اور رسولؐ اللہ نے) مجھے ان پر خلیفہ بنایا ہے اور ان کو میری نصرت اور اطاعت کا حکم اسکے نبیؐ مرسل کی زبان پر نازل ہونے والی اللہ کی کتاب میں دیا ہے۔ اور یہ میری دلیل کو زیادہ مضبوط بنانے والی اور میرے حق کو واجب تر بنانے والی دلیل ہے۔

ثُمَّ صَعِدَ ع الْمَنْبَرِ فِي عَسْكَرِهِ وَ جَمَعَ النَّاسَ وَ مَنْ بِحَضْرَتِهِ مِنَ النَّوَاجِحِ وَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ حَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ إِنْ مَنَاقِبِي أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَى أَوْ تُعَدَّ مَا أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ مِنْ ذَلِكَ وَ مَا قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ

ص [أَكْتَفِي بِمَا عَنْ جَمِيعِ مَنَاقِبِي وَ فَضْلِي أَ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ فَضَّلَ فِي كِتَابِهِ النَّاطِقِ السَّابِقَ إِلَى الْإِسْلَامِ فِي غَيْرِ آيَةٍ مِنْ كِتَابِهِ عَلَى الْمَسْبُوقِ وَ أَنَّهُ لَمْ يَسْبِقْنِي إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ أَحَدٌ مِنَ الْأُمَّةِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ] قَالَ أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ سُبْحَانَ اللَّهِ ص عَنْ قَوْلِهِ وَ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَنْزَلَهَا اللَّهُ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَ أَوْصِيَاءِهِمْ وَ أَنَا أَفْضَلُ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ [وَ أَخِي] وَ وَصِيِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَفْضَلُ الْأَوْصِيَاءِ فَقَامَ نَحْوُ مِنْ سَبْعِينَ بَدْرِيًّا جُلُومًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَ بَقِيَّتُهُمْ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيْهَانِ وَ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ وَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ وَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ [وَ غَيْرُهُ] فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ ذَلِكَ

پھر آپ اپنے لشکر میں منبر پر رونق افروز ہوئے اور مہاجرین و انصار اور دیگر لوگ کہ جو وہاں موجود تھے آپ کے گرد جمع ہو گئے پھر آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے لوگو۔ میرے مناقب اس سے زیادہ ہیں کہ انہیں شمار کیا جائے اور انکو گنا جائے۔ اور انہیں سے کچھ وہ ہیں کہ جو رسول اللہ نے میرے بارے میں فرمایا۔ پس وہ سب میرے لیے باقی تمام مناقب اور فضیلتوں کی نسبت کافی ہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اسلام کی طرف پہل کرنے والوں کو فضیلت بخشی ہے۔۔۔ اپنی کتاب میں ایک سے زائد آیات میں۔۔۔ اس پر کہ جو بعد میں اسلام لایا اور یہ کہ اللہ اور اسکے رسول کے نزدیک امت میں سے کسی ایک کو بھی سبقت حاصل نہ ہے؟ ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم! جی ہاں“ آپ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جب رسول اللہ سے اللہ کے قول۔ ”سبقت کرنے والے / سبقت کرنے والے ہی تو مقربوں ہیں۔ (واقعہ 10-11) کی تفسیر پوچھی گئی تو رسول اللہ نے فرمایا ”اللہ عزوجل نے اس آیت کو انبیاء اور انکے اوصیاء کے بارے میں نازل کیا ہے اور میں اللہ کے تمام اوصیاء سے افضل ہوں اور میرا بھائی، میرا وصی علی ابن ابی طالب تمام اوصیاء سے افضل ہیں۔ (کیا ایسا نہیں ہے)؟ تو ستر 70 کے قریب بدری اٹھے کہ جن میں سے اکثریت انصار کی تھی اور باقی مہاجرین تھے ان میں ابو ایوب انصاری اور الشیم بن تسیان، خالد بن زید، عمار بن یاسر وغیرہ شامل تھے تو ان سب نے کہا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کو یہ سب فرماتے سنا۔“

قَالَ أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ فِي قَوْلِ اللَّهِ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَوْلِهِ - إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ ثُمَّ قَالَ وَ لَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ لَا رَسُولِهِ وَ لَا الْمُؤْمِنِينَ وَ لِيَجْزِيَ فَقَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ حَاصُّ لِبَعْضِ الْمُؤْمِنِينَ أَمْ عَامٌّ لِجَمِيعِهِمْ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ رَسُولَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُمْ [فِيمَنْ نَزَلَتْ الْآيَاتُ] وَ أَنْ يُفَسِّرَ لَهُمْ مِنَ الْوَلَايَةِ مَا فَسَّرَ لَهُمْ مِنْ صَلَاتِهِمْ وَ صِيَامِهِمْ وَ زَكَاتِهِمْ وَ حَجَّتِهِمْ فَنَصَّبَنِي بَعْدِيرِ حِمِّ وَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي بِرِسَالَةٍ ضَاقَ بِهَا صَدْرِي وَ ظَنَنْتُ أَنَّ النَّاسَ مَكْذُوبِي [مُكْذِبِي] فَأَوْعَدَنِي لِأَبْلَعَنَهَا أَوْ يُعَذِّبَنِي ثُمَّ يَا عَلِيُّ ثُمَّ نَادَى بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً فَصَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ [أَلَا] مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ انصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اخذْ مَنْ خَذَلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَاؤُهُ كَمَا دَا فَقَالَ [وَلَاؤُهُ كَوَلَايَتِي] مَنْ

آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کے اس قول کے بارے میں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کہ اے ایمان والو۔ اطاعت کرو اللہ کی اطاعت کرو رسول کی اور تم میں سے صاحبان امر (اولی الامر) کی۔ (نساء 51) اور اللہ کے قول ”بے شک تمہارا ولی (حاکم) اللہ ہے اور اسکا رسول“

ہے اور وہ صاحبان ایمان ہیں کہ جو نماز پڑھتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ (مائدہ-55) پھر اللہ نے فرمایا۔ اور مومن وہ ہے کہ جس نے اللہ، اسکے رسول اور مومنین کے علاوہ کسی کو حاکم نہیں بنایا۔ (توبہ-16) تو لوگوں نہ کہا۔ ”یا رسول اللہ یہ آیات کچھ مومنین کے لیے خاص ہیں یا سب کے لیے عام ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کے علم میں لائیں کہ یہ آیات کن کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ اور یہ کہ آپ لوگوں کو ولایت کی تفسیر بیان فرمائیں۔ جیسا کہ آپ نے ان کے لیے انکی نماز، انکے روزوں، انکی زکوٰۃ اور انکے حج کی تفسیر فرمائی تھی۔ پس رسول اللہ نے غدیر خم کے مقام پر میرا اعلان کیا اور فرمایا ”اللہ نے مجھے ایسا پیغام دے کر بھیجا ہے کہ جس کے سبب میرا سینہ تنگ ہو گیا ہے اور مجھے گمان ہے کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے پس اللہ نے مجھ سے وعدہ لیا ہے کہ میں اسے ضرور پہنچاؤں ورنہ وہ مجھے عذاب دے گا۔ اے علی اٹھو۔ پھر آپ نے نماز جماعت کی منادی کرائی پس آپ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر فرمایا اے لوگو! اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور ان کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہوں۔ خبردار رہو کہ جس جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اے میرے معبود! جو اس سے محبت کرے تو اسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت کرے تو بھی اس سے عداوت فرما۔ اور جو اسکی نصرت کرے تو بھی اسکی نصرت فرما۔ اور جو اسے رسوا کرنے کی کوشش کرے تو اسے رسوا فرما۔ تو سلمان محمدی نے عرض کی یا رسول اللہ اسکی ولایت کیسی ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ اسکی ولایت میری ولایت جیسی ہے پس جسکی جان پر اس سے زیادہ میرا حق ہے تو اسکی جان پر علی کا بھی اس سے زیادہ حق ہے۔“

كُنْتُ أَوْلَىٰ بِهِ مِنْ نَفْسِي فَعَلِيٌّ أَوْلَىٰ بِهِ مِنْ نَفْسِهِ وَ أَنْزَلَ اللَّهُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتَمَّمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَاتِ فِي عَلِيٍّ خَاصَّةً فَقَالَ [رَسُولُ اللَّهِ ص بَلَ] فِيهِ وَ فِي أُوصِيَانِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَا سَلْمَانُ اشْهَدْ أَنَّتَ وَ مَنْ حَضَرَكَ بِذَلِكَ وَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْعَائِبَ] فَقَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيَّنَّنَهُمْ لَنَا فَقَالَ عَلِيٌّ أَخِي وَ وَزِيرِي وَ وَصِيِّ [وَ وَارِثِي] وَ حَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ وَلِيَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي وَ أَحَدَ عَشَرَ إِمَامًا مِنْ وَ لَدِهِ [أَوْهُمْ ابْنِي] الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ثُمَّ تِسْعَةٌ مِنْ وَ لَدِ الْحُسَيْنِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ الْقُرْآنَ مَعَهُمْ وَ هُمْ مَعَ الْقُرْآنِ لَا يُفَارِقُونَهُ حَتَّى يَرُدُّوا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْبَدْرِيِّينَ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّ سَمِعْنَا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ كَمَا قُلْتَ سَوَاءٌ لَمْ تَرِدْ فِيهِ وَ لَمْ تَنْفُصْ حَرْفًا [وَ أَشْهَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ ص عَلَى ذَلِكَ] وَ قَالَ بَقِيَّةُ السَّبْعِينَ قَدْ سَمِعْنَا ذَلِكَ وَ لَمْ نَحْفَظْ كَلْمَهُ وَ هَؤُلَاءِ الْإِثْنَا عَشَرَ حَيَارَنَا وَ أَفْضَلْنَا فَقَالَ ع صَدَقْتُمْ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَحْفَظُ بَعْضُهُمْ أَحْفَظُ مِنْ بَعْضٍ

اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ”آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کے بطور دین ہونے پر راضی ہو گیا۔ (مائدہ-3) تو سلمان فارسی نے عرض کی ”یا رسول اللہ کیا یہ آیات خاص طور پر علی کے بارے میں نازل ہوئی ہیں؟ تو رسول اللہ نے فرمایا۔“ بلکہ اس کے بارے میں اور میرے قیامت تک آنے والے اوصیاء کے بارے میں۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا اے سلمان۔ تم اور تمہارے ساتھ موجود اسمیں سب گواہ رہو اور حاضر کو چاہیے کہ وہ غیر حاضر کو اسکی تبلیغ کرے، تو سلمان محمدی نے عرض کی۔ یا رسول اللہ (اپنے ان اوصیاء کی) ہمارے لیے وضاحت فرمائیے؟ تو آپ نے فرمایا۔ ”علی میرا بھائی ہے، میرا وزیر، میرا وصی، میرا وارث، میری امت میں میرا خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے اور اسکی اولاد سے گیارہ امام ہیں۔ ان میں سے

پہلا میرا بیٹا حسن ہے پھر حسین کی اولاد سے یکے بعد دیگرے نو امام ہیں۔ قرآن ان سب کے ساتھ ہوگا اور وہ سب قرآن کے ساتھ نہ قرآن ان سے جدا ہوگا اور نہ وہ قرآن کو چھوڑیں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آن پہنچیں گے۔“ پس بارہ بدری آدمیوں نے اٹھ کر کہا؟ ہم گواہی دیتے ہیں ہم نے رسول اللہ سے یہ سب اسی طرح سنا تھا کہ جیسا آپ نے فرمایا ہے نہ آپ نے اسمیں کوئی اضافہ کیا ہے اور نہ آپ نے اسمیں کوئی کمی کی ہے اور ہم اس بارے میں رسول اللہ پر گواہ ہیں۔ اور ستر میں سے باقی نے کہا ہم نے یقیناً یہ سب سنا تھا مگر ہمیں اچھی طرح سارا یاد نہ ہے۔ البتہ وہ بارہ ہم سے بہترین اور افضل ترین ہیں۔ تو آپ نے فرمایا تم سب نے سچ کہا تمام لوگوں کا حافظہ ایک جیسا نہیں ہوتا۔ بعض لوگ دوسروں سے زیادہ حافظہ والے ہوتے ہیں۔

فَقَامَ مِنَ الْاِثْنَيْ عَشَرَ اَرْبَعَةً اَبُو الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ وَ اَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ وَ عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ وَ حُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ [رَحِمَهُمُ اللهُ] فَقَالُوا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ سَمِعْنَا قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ص وَ حَفِظْنَا اَنَّهُ قَالَ يَوْمَئِذٍ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ عَلِيٌّ قَائِمٌ اِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللهَ اَمَرَنِي اَنْ اَنْصِبَ لَكُمْ اِمَامًا وَ وَصِيًّا يَكُوْنُ وَصِيًّا نَبِيِّكُمْ فِيكُمْ وَ خَلِيْفَتِي فِي اُمَّتِي وَ فِي اَهْلِ بَيْتِي مِنْ بَعْدِي وَ الَّذِي فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي كِتَابِهِ طَاعَتَهُ وَ اَمْرَكُمْ فِيهِ بِوَلَايَتِهِ فَرَا جَعْتُ رَبِّي حَسْبِيَّةً طَعَنَ اَهْلَ الْبِنْفَاقِ وَ تَكْذِبِيهِمْ فَاَوْعَدَنِي لِأَبْلَعُهَا اَوْ لَيُعَذِّبَنِي [ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص] اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللهَ جَلَّ اسْمُهُ اَمْرَكُمْ فِي كِتَابِهِ بِالصَّلَاةِ وَ قَدْ بَيَّنَّنَا لَكُمْ وَ سَنَّهَا وَ الرِّكَاعَةَ وَ الصَّوْمَ وَ الْحَجَّ فَبَيَّنَّنَا وَ فَسَّرْنَا لَكُمْ وَ اَمْرَكُمْ فِي كِتَابِهِ بِالْوَلَايَةِ وَ اِيَّيْ اَشْهَدُكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّهَا خَاصَّةٌ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَ الْاَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِي وَ وُلْدِ اَخِي وَ وَصِيِّي - عَلِيٍّ اَوْلَاهُمْ ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ثُمَّ تَسَعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ اِنِّي لَا يُقَارِفُونَ الْكِتَابَ وَ لَا يُقَارِفُهُمْ حَتَّى يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي قَدْ اَعْلَمْتُكُمْ مَفْرَعَكُمْ وَ اِمَامَكُمْ بَعْدِي وَ ذَلِيْلَكُمْ وَ هَادِيَكُمْ وَ هُوَ اَخِي عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَ هُوَ فِيكُمْ بِمَنْزِلَتِي فِيكُمْ

تو ان بارہ میں سے چار افراد ابو الشیم ابن تہیان، ابو ایوب انصاری، عمار بن یاسر اور حذیمہ بن ثابت ذوالشہادتین رحمہ اللہ نے کھڑے ہو کر کہا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کا فرمان سنا تھا اور ہم نے اسے حفظ کر لیا تھا کہ آپ اس دن جبکہ آپ کھڑے تھے اور آپ کے ایک جانب علی کھڑے تھے۔ تو رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ اے لوگو! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لیے امام کا اعلان کروں اور اس کا کہ جو تمہارے نبی کا تم میں وصی ہو اور میری امت میں میرا خلیفہ ہو اور میرے اہل بیت میں میرے بعد میرا نائب ہو وہ کہ جس کی اطاعت اللہ نے مومنین پر فرض کی ہے اور تمہیں اسکی ولایت کا حکم دیا ہے۔ پس میں نے اپنے رب کی دربار میں منافقین کی طعن اور انکے جھٹلانے کے خوف سے دوبارہ رجوع کیا تو اس نے مجھ سے وعدہ لیا کہ میں اسکی تبلیغ کروں ورنہ وہ مجھے عذاب دے گا۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو! اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں تمہیں نماز کا حکم دیا تو میں نے اسکی وضاحت کر دی اور اس بارے میں سنت قائم کر دی اور زکوٰۃ کا اور روزے کا اور حج کا حکم دیا تو میں نے تمہیں انکی وضاحت کر دی اور انکی تفسیر بیان کر دی اور اللہ نے تمہیں اپنی کتاب میں ولایت کا حکم دیا ہے تو میں اے لوگو! تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ ولایت علی ابن ابی طالب اور میری اور میرے بھائی اور میرے وصی کی اولاد سے آنے والے اوصیاء کے لیے خاص ہے ان میں سے علی پہلا ہے پھر حسن ہے پھر حسین ہے پھر میرے لیے حسین کی اولاد میں سے تو ہیں۔ نہ وہ کتاب کو (قرآن کو) چھوڑیں گے اور نہ قرآن ان سے جدا ہوگا یہاں تک کہ وہ سب میرے پاس حوض کوثر پر آن پہنچیں۔ اے لوگو! میں نے تمہیں تمہارا مرجع اور میرے بعد تمہارا امام اور تمہارا رہنما اور تمہارا ہادی بتا دیا ہے وہ علی ابن ابی طالب ہے اور وہ تم میں مجھ جیسا ہے۔

فَقَلِّدُوهُ دِينَكُمْ وَ أَطِيعُوهُ فِي جَمِيعِ أُمُورِكُمْ فَإِنَّ عِنْدَهُ جَمِيعَ مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ وَ أَمَرَنِي اللَّهُ أَنْ أُعَلِّمَهُ إِيَّاهُ وَ أُعَلِّمُكُمْ أَنَّهُ عِنْدَهُ فَاسْأَلُوهُ وَ تَعَلَّمُوا مِنْهُ وَ مِنْ أَوْصِيَائِهِ بَعْدَهُ وَ لَا تُعَلِّمُوهُمْ وَ لَا تَتَخَلَّفُوا عَنْهُمْ فَإِنَّهُمْ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَهُمْ لَا يُزِيلُونَهُ وَ لَا يُزِيلُهُمْ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ ع [لِأَبِي الدَّزْدَاءِ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ مَنْ حَوْلَهُ] أَيُّهَا النَّاسُ أَ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ- إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فَجَمَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ص وَ فَاطِمَةَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْحُسَيْنَ مَعَهُ فِي كِسَائِهِ وَ قَالَ اللَّهُمَّ هُوَلَاءِ عِزَّتِي وَ حَاصَّتِي وَ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ وَ إِنَّمَا أَنْزَلْتُ فِيَّ وَ فِي أَخِي عَلِيِّ وَ ابْنَتِي فَاطِمَةَ وَ فِي ابْنِي الْحُسَيْنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ فِي تِسْعَةِ أُمَّةٍ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ ابْنِي صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ خَاصَّةً لَيْسَ مَعَنَا غَيْرُنَا فَفَقَامَ كُلُّهُمْ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْنَا بِذَلِكَ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ص فَحَدَّثَتْنَا بِهِ كَمَا حَدَّثَتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ بِهِ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ ع أَنَشُدُّكُمْ اللَّهَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ اسْمُهُ أَنْزَلَ [فِي كِتَابِهِ] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

پس تم سب اپنے دین میں اسکی (علی علیہ السلام) کی تقلید کرو اور اپنے تمام امور میں اسکی اطاعت کرو کیونکہ اسکے پاس وہ سارا علم ہے کہ جو اللہ نے مجھے تعلیم کیا، اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں وہ سب اس ہی کو تعلیم کروں اور تمہارے علم میں لاؤں کہ وہ اسکے پاس ہے پس تم سب اس سے سوال کرو اور اس سے علم حاصل کرو اور اسکے بعد اوصیاء اور نہ ہی ان سب سے منہ موڑنا۔ کیونکہ وہ سب حق کے ساتھ اور حق ان کے ساتھ ہے کہ وہ حق کو ذائل نہیں کرتے اور نہ حق انہیں زائل کرتا ہے۔ پھر علیؑ نے ابودرداء اور ابوہریرہ اور جو آپؐ کے اردو گرد موجود تھے ان سے فرمایاے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے شک اے اہل بیت اللہ نے تم سے رجس کو دور رکھا ہے اور تمہیں پاکیزہ بنایا ہے جیسا پاکیزگی کا حق ہے (احزاب 33) تو رسول اللہؐ نے مجھے فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے ساتھ چادر کے نیچے جمع کیا اور فرمایاے میرے معبود۔ یہ میری عترت اور خواص ہیں اور میری اہل بیت ہیں۔ پس تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک رکھ جیسا پاکیزگی کا حق ہے۔ تو ام سلمہؑ نے عرض کی یا رسول اللہؐ اور میں؟ تو آپؐ نے فرمایا "تیری عاقبت بخیر ہے۔ یہ آیت فقط میرے، میرے بھائی علیؑ، میری بیٹی فاطمہؑ اور میرے بیٹوں حسنؑ اور حسینؑ اور میرے بیٹے حسینؑ کی اولاد میں سے نواہموں کے بارے میں خصوصی طور پر نازل ہوئی ہے اور اسمیں ہمارے ساتھ ہمارے علاوہ کوئی شریک نہ ہے تو وہ سب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ ام سلمہؑ نے ہمیں یہ سب بیان کیا تھا۔ پس ہم نے اس بارے میں رسول اللہؐ سے سوال کیا تو آپؐ نے بھی ویسا ہی بیان فرمایا کہ جیسا ام سلمہؑ نے یہ سب بیان فرمایا تھا۔

فَقَالَ سَلْمَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَامَّةٌ هِيَ أُمَّةٌ خَاصَّةٌ فَقَالَ أَمَّا الْمَأْمُورُونَ فَعَامَّةٌ [لِأَنَّ جَمَاعَةَ] الْمُؤْمِنِينَ أُمُّرُوا بِذَلِكَ وَ أَمَّا الصَّادِقُونَ فَخَاصَّةٌ [لِأَخِي] عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَوْصِيَائِي مِنْ بَعْدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ عَلِيُّ ع وَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ص فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ حَلَفْتَنِي فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ الْمَدِينَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِي أَوْ لِيكَ وَ أَنْتَ مَعِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا النَّبُوءَةَ فَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي فَقَامَ رَجُلٌ [مِنْ مَعَهُ] مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّ سَعْدَنَا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ أَنَشُدُّكُمْ اللَّهَ أَ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْزَلَ فِي سُورَةِ الْحَجِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَ اسْجُدُوا وَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَ جَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَ فِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيداً عَلَيْكُمْ وَ تَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا

الصَّلَاةَ وَ اتُوا الزَّكَاةَ وَ اغْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَ نِعْمَ النَّصِيرُ فَقَامَ سَلْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَنْتَ عَلَيْهِمْ شَهِيدٌ وَ هُمْ شُهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ الَّذِينَ اجْتَبَاهُمُ اللَّهُ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْهِمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيهِمْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ ثَلَاثَةٌ عَشَرَ إِنْسَانًا أَنَا وَ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ أَحَدُ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي [وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ كُلُّهُمْ أَئِمَّةٌ الْقُرْآنُ مَعَهُمْ وَ هُمْ مَعَ الْقُرْآنِ لَا يَفْتَرُونَ حَتَّى يَرُدُّوا عَلَيَّ

پھر علیؑ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ جو ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (توبہ۔ 119) تو سلمانؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ یہ آیت عام ہے یا خاص ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا جنہیں حکم دیا گیا ہے وہ عام لوگ ہیں کیونکہ اس بارے میں مومنین کی جماعت کو حکم دیا گیا ہے البتہ جہاں تک سچوں کی بات ہے تو یہ آیت خاص ہے میرے بھائی علی ابن ابی طالبؑ اور اسکے بعد قیامت تک آنے والے میرے اوصیاء کے ساتھ علیؑ نے فرمایا۔ میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہؐ سے عرض کی یا رسول اللہؐ، آپ مجھے کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ مدینہ تیرے یا میرے بغیر خالی درست نہ ہے اور تیری نسبت مجھ سے وہی ہے کہ جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے نسبت تھی ماسوائے نبوت کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ تو آپؐ کے ساتھ موجود مہاجرین و انصار میں سے بہت سے آدمیوں نے کہا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے غزوہ تبوک کے موقع پر یہ سب رسول اللہؐ سے سنا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل نے سورۃ الحج میں نازل فرمایا ہے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام انجام دو امید ہے کہ تم فلاح پاؤ گے۔ اور اللہ کی راہ میں ویسے جہاد کرو کہ جیسا جہاد کرنے کا حق ہے وہی ہے کہ جس نے تمہیں برگزیدہ کیا اور دین تم میں پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا ہے۔ تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر ہو وہی ہے کہ جس نے اس سے پہلے تمہیں مسلمین کہا اور اس کتاب میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہوں اور تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ۔ پس تم سب نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کے دامن کو تھام لو وہی تمہارا مولا ہے پس وہ بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے (حج۔ 78-77) تو سلمانؓ نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہؐ وہ کون ہیں کہ جن پر آپؐ گواہ ہیں اور وہ لوگوں پر گواہ ہیں۔ وہ کہ جنہیں اللہ نے برگزیدہ کیا ہے اور ان پر دین میں کوئی بوجھ نہیں ڈالا ہے اور وہ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ عزوجل نے اس سے فقط تیرہ انسانوں کو مراد لیا ہے میں، میرا بھائی علی ابن ابی طالبؑ اور اس کی اولاد میں سے گیارہ امام جو یکے بعد دیگرے آئیں گے اور وہ سارے کے سارے امام ہونگے قرآن انکے ساتھ ہو گا اور وہ سب قرآن کے ساتھ ہونگے اور دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آلیں گے۔ ان سب نے کہا اللہ کی قسم! جی ہاں۔

الْحَوْضِ] قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ عَلِيُّ ع أَنَشِدُكُمْ اللَّهُ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَامَ حَطِيبًا وَ لَمْ يَخْطُبْ بَعْدَهَا وَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللَّهِ وَ [عَبْرَتِي] أَهْلَ بَيْتِي فَإِنَّهُ قَدْ عَاهَدَ إِلَيَّ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَهْمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضِ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَدْ شَهِدْنَا ذَلِكَ كُلَّهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص [فَقَالَ ع حَسْبِيَ اللَّهُ] فَقَامَ الْإِثْنَا عَشَرَ [مِنَ الْجَمَاعَةِ الْبَدْرِيِّينَ] فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص حِينَ حَطَبَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ شِبْهَ الْمُعْضَبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُلُّ أَهْلِ بَيْتِكَ فَقَالَ لَا وَ لَكِنَّ أَوْصِيَائِي أَخِي مِنْهُمْ وَ وَزِيرِي وَ وَارِثِي وَ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ وُلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي [وَ أَحَدُ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ] هَذَا أَوْلَهُمْ وَ خَيْرُهُمْ ثُمَّ ابْنَايَ هَذَانِ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ

إِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ثُمَّ وَصِيَّ ابْنِي يُسَمَّى بِاسْمِ أَخِي عَلِيِّ وَهُوَ ابْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ وَصِيَّ عَلِيًّا وَهُوَ وَلَدُهُ وَ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ جَعَفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ثُمَّ مُحَمَّدٌ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ مُحَمَّدٌ بْنُ الْحُسَيْنِ مَهْدِيُّ الْأُمَّةِ اسْمُهُ كَاسِمِي وَ طِينَتُهُ كَطِينَتِي يَا مُرُّ بِأَمْرِي وَ يَنْهَى بِنَهْيِي بَمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِمْتُ ظُلْمًا وَ جَوْرًا يَتَلَوُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ حَتَّى يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضَ شَهْدَاءَ

علیؑ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے خطبہ دیا کہ اسکے بعد پھر خطبہ نہ دیا اور فرمایا اے لوگو۔ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے ان دونوں کا دامن تھامو تو ہر گز گمراہ نہ ہو پاؤ گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عزت اہل بیت کیونکہ مجھے لطیف و خمیر نے وعدہ دیا ہے کہ وہ دونوں ہر گز جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آئیں؟ ان سب نے کہا اللہ کی قسم! جی ہاں ہم نے یہ سب رسول اللہؐ کو فرماتے دیکھا اور سنا تو آپؐ نے فرمایا ”میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ بدریوں کے گروہ سے بارہ افراد ٹھے اور انہوں نے کہا ”ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے جب رحلت والے دنوں میں خطبہ دیا تو عمر بن خطاب آگ بگولہ ہو کر اٹھا اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہؐ کیا آپؐ کی ساری اہل بیت؟ تو آپؐ نے فرمایا۔ نہیں بلکہ میرے اوصیاء۔ انہی میں میرا بھائی میرا وزیر، میرا وارث میری امت میرا خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے اور اسکی اولاد سے گیارہ امام ہیں۔ یہ ان سب سے پہلا اور ان سب سے بہتر ہے پھر میرے یہ دو بیٹے ہیں۔ اور آپؐ نے اپنے مبارک ہاتھ سے حسنؑ اور حسینؑ کی طرف اشارہ فرمایا۔ پھر میرے بیٹے کا وصی کہ جسکا نام میرے بھائی کے نام پر علیؑ ہو گا اور وہ حسینؑ کا بیٹا ہو گا۔ پھر علیؑ (ابن الحسین) کا وصی اور وہ اسکا بیٹا کہ جسکا نام محمدؑ ہو گا۔ پھر جعفر ابن محمدؑ موسیٰ کاظمؑ پھر امام رضاؑ پھر محمد تقیؑ پھر علی ابن محمدؑ پھر حسن بن علیؑ علیہما السلام پھر محمد بن الحسنؑ جو اس امت کا مہدیؑ ہو گا اسکا نام میرے نام جیسا اور اسکی طینت میری طینت جیسی ہوگی وہ میرے حکم کا حکم دے گا اور میرے منع کردہ سے منع کرے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گا کہ جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ پس وہ سب ایک دوسرے کے بعد یکے بعد دیگرے آئیں گے یہاں تک کہ وہ سب میرے پاس حوض کوثر پر آ پہنچیں گے۔

اللہ فِي أَرْضِهِ وَ حَجَّجُهُ عَلَى خَلْقِهِ مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ فَقَامَ [بَاقِي] السَّبْعُونَ الْبَدْرِيُّونَ وَ مِثْلُهُمْ مِنَ الْأَخْرِيِّينَ فَقَالُوا ذَكَرْتَنَا مَا كُنَّا نَسِينَا نَشْهَدُ أَنَّ قَدْ سَمِعْنَا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص [ثُمَّ عَادَ ع إِلَى السُّؤَالِ] فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا [بِمَا سَأَلَ عَنْهُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ص فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ] إِلَّا نَاشَدَهُمْ فِيهِ حَتَّى أَتَى ع عَلَى آخِرِ مَنَاقِبِهِ وَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص فِيهِ كُلَّ ذَلِكَ يُصَدِّقُونَهُ وَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُ حَقٌّ [سَمِعُوهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص] فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَ أَبُو هُرَيْرَةَ مُعَاوِيَةَ بِكُلِّ ذَلِكَ وَ بِمَا رَدَّ عَلَيْهِ النَّاسُ وَجَمَّ مِنْ ذَلِكَ [وَ قَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ وَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَئِنْ كَانَ مَا تُحَدِّثَانِي عَنْهُ حَقًّا لَقَدْ هَلَكَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ غَيْرُهُ وَ غَيْرَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ شِيعَتِهِ] ثُمَّ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع لَئِنْ كَانَ مَا قُلْتَ وَ ادَّعَيْتَ وَ اسْتَشْهَدْتَ عَلَيْهِ أَصْحَابَكَ حَقًّا لَقَدْ هَلَكَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ جَمِيعُ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ غَيْرِكَ وَ غَيْرِ أَهْلِ بَيْتِكَ وَ شِيعَتِكَ وَ قَدْ بَلَغَنِي تَرْحُمَكَ عَلَيْهِمْ وَ اسْتِعْقَارَكَ لَهُمْ وَ إِنَّهُ لَعَلَى وَجْهَيْنِ مَا لُهُمَا ثَالِثٌ

وہ سب اللہ کی زمین پر اسکے گواہ اور اسکی مخلوق پر اسکی جتیں ہونگے۔ جس نے انکی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے انکی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ تو ستر میں سے باقی بدری اور انکی طرح دوسرے بھی اٹھے اور انہوں نے کہا آپؐ نے ہمیں یاد دلایا جو ہم بھول چکے تھے ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے یہ سب رسول اللہؐ سے سنا پھر آپؐ سوالات کرنے لگے پس آپؐ نے کوئی چیز نہ چھوڑی کہ جو آپؐ نے مسجد نبویؐ میں عثمان کی خلافت کے زمانے میں پوچھی تھی مگر یہ کہ آپؐ نے اس بارے میں انہیں اللہ کا واسطہ دیا یہاں تک کہ آپؐ نے سارے اپنے مناقب بیان فرمائے اور جو کچھ آپؐ کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا تھا بیان فرمایا اور اس سب کی ان سب نے تصدیق کی اور گواہی دی کہ وہ سب حق ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے سنا تھا پس جب ابو درداء اور ابو ہریرہ نے یہ سب معاویہ سے بیان کیا اور جو کچھ لوگوں نے اس پر جواب دیا تھا بیان کیا تو اس نے کہا۔ اے ابو درداء۔ اور اے ابو ہریرہ۔ جو کچھ تم نے مجھے اسکے بارے میں بیان کیا ہے اگر وہ سچ ہے تو مہاجرین و انصار ہلاک ہو گئے ماسوائے علیؑ کے اور اسکی اہل بیت اور اسکے شیعوں کے؟ پھر معاویہ نے امیر المؤمنین کی طرف خط لکھا جو کچھ آپؐ نے کہا اور جسکا آپؐ نے دعویٰ کیا ہے اور جس پر اپنے صحابہ کو گواہ بنایا ہے اگر سچ ہے تو یقیناً ابو بکر، عمر اور عثمان اور تمام مہاجرین و انصار ماسوائے آپؐ اور آپؐ کی اہل بیت اور آپؐ کے شیعوں کے سب ہلاک ہو گئے۔ اور مجھے آپؐ کی ان تینوں کے بارے میں رحم کی دعا اور آپؐ کا ان تینوں کے لیے استغفار کرنا بھی پہنچا ہے تو یقیناً یہ سب دو طرح سے ہے کہ تیسری کوئی صورت نہیں ہے۔

إِمَّا تَقِيَّةٌ إِنْ أَنْتَ تَبَرَأْتَ مِنْهُمْ خِفْتُ أَنْ يَتَفَرَّقَ عَنْكَ أَهْلُ عَشِيرَتِكَ الَّذِينَ تَفَاتَلْتُمْ بِهِمْ أَوْ إِنْ الَّذِي ادَّعَيْتَ بَاطِلٌ وَ كَذِبٌ وَ قَدْ بَلَغَنِي وَ جَاءَنِي بَعْضُ مَنْ تَثِقُ بِهِ مِنْ خَاصَّتِكَ بِأَنَّكَ تَقُولُ لِشِبَعَتِكَ [الضَّلَالَةَ] وَ بِطَانَتِكَ بِطَانَةَ السُّوءِ إِيَّيَّ قَدْ سَمِعْتُ ثَلَاثَةً؟ بَيْنَ لِي [مِنْ نَبِيِّ] أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَإِذَا سَمِعْتُمُونِي أُنْتَرِحْتُمْ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْ أَيْمَةِ الضَّلَالَةِ فَإِنِّي أَعْنِي بِذَلِكَ نَبِيِّ وَ الدَّلِيلُ عَلَيَّ صِدْقٌ مَا أَتُونِي بِهِ وَ رَفَقَهُ إِلَيَّ أَنَا قَدْ رَأَيْتُكَ بِأَعْيُنِنَا فَلَا نَحْتَاجُ أَنْ نَسْأَلَ مِنْ ذَلِكَ غَيْرَنَا رَأَيْتُكَ حَمَلْتَ امْرَأَتَكَ فَاطِمَةَ [عَلَى حِمَارٍ] وَ أَخَذْتَ بِيَدِ ابْنَتِكَ الْحُسَيْنِ وَ الْحُسَيْنِ إِذْ بُوعِ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَدَعْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَ أَهْلِ السَّابِقَةِ إِلَّا دَعَوْتَهُمْ وَ اسْتَنْصَرْتَهُمْ عَلَيْهِ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُمْ إِنْسَانًا غَيْرَ أَرْبَعَةٍ سَلْمَانَ وَ أَبُو [أَبِي] دَرٍّ وَ الْمُقَدَّادِ وَ الرَّبِيعِ لَعْمَرِي لَوْ كُنْتُ مُحِقًّا لِأَجَابُوكَ وَ سَاعَدُوكَ وَ نَصَرُوكَ وَ لَكِنِ ادَّعَيْتَ بَاطِلًا وَ مَا لَا يَقْرُونَ بِهِ وَ سَمِعْتُكَ أُذُنَايَ وَ أَنْتَ تَقُولُ لِأَبِي سُفْيَانَ حِينَ قَالَ لَكَ غُلِبْتَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيَّ سُلْطَانَ ابْنِ عَمَّتِكَ وَ مَنْ غَلَبَكَ عَلَيْهِ أَذَلُّ أَحْبَابٍ فُرَيْشٍ تَيْمٍ وَ عَدِيٍّ

یا تو تقیہ ہے کہ اگر آپؐ ان تینوں سے نفرت کا اظہار کریں تو آپؐ کی ساری فوج جس کے ذریعہ آپؐ مجھ سے جنگ کرتے ہیں تتر بتر ہو جائے گی اور یا پھر جو آپؐ نے دعویٰ کیا ہے وہ باطل اور جھوٹا ہے اور مجھے آپؐ کے قابل اعتماد اور آپؐ کے خاص لوگوں سے خبر ملی ہے کہ آپؐ اپنے گمراہ شیعوں اور برے ساتھیوں سے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے تین بیٹوں کے نام ابو بکر، عمر اور عثمان رکھے ہیں پس جب تم سنو کہ میں ان گمراہ کن اماموں میں سے کسی کے حق میں رحم کی دعا کر رہا ہوں تو اس سے میری مراد میرے بیٹے ہونگے۔ اور جو میں کہہ رہا ہوں اور جس کی مجھے خبر ملی ہے اس کے سچے ہونے کی دلیل یہ ہے کہ میں نے آپؐ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔ مجھے اس بارے میں میرے علاوہ سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہے۔۔۔ میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنی بیوی فاطمہؑ کو سواری پر سوار کیا اور آپؐ نے اپنے بیٹوں حسن اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ جب ابو بکر کی بیعت ہو گئی۔۔۔ تو آپؐ نے اہل بدر اور سبقت رکھنے والوں میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑا مگر یہ کہ سب کو دعوت دی اور ابو بکر کے خلاف ان سے مدد چاہی اور آپؐ کو چار انسانوں کے سوا کوئی نہ ملا۔ سلمانؓ، ابو ذرؓ، مقدادؓ اور زبیر۔۔۔ مجھے اپنی زندگی کی

قسم! اگر آپ سچے ہوتے تو یقیناً وہ سب لوگ آپ کو مثبت جواب دیتے اور آپ کی مدد و نصرت کرتے مگر آپ نے غلط و باطل دعویٰ کیا کہ جبکہ وہ اقرار نہ کرتے تھے۔ اور میں نے اپنے ان کانوں سے سنا کہ آپ کو جب سفیان نے کہا اے ابوطالب کے بیٹے تمہارے پچازاد کی سلطنت میں تم پر غلبہ ہو گیا ہے اور اس پر تمہیں غلبہ قریش کے گھٹیا ترین قبیلے تیمم اور عدی نے دیا ہے۔ اور اس نے آپ کو آپ کی مدد کرنے کی دعوت دی تو آپ نے کہا اگر مجھے چالیس آدمی مہاجرین و انصار میں سے مددگار مل جاتے کہ جنہیں سبقت حاصل ہے تو یقیناً میں اس شخص (ابوبکر) سے جنگ کرتا، مگر جب آپ کو چار افراد کے سوا کوئی نہ ملا تو آپ نے مجبوراً بیعت کر لی۔

وَدَعَاكَ إِلَى أَنْ يَنْصُرَكَ فَقُلْتَ لَوْ وَجَدْتُ [أَعْوَانًا] أَرْبَعِينَ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَهْلِ السَّابِقَةِ لَنَاهَضْتُ هَذَا الرَّجُلَ فَلَمَّا لَمْ يَجِدْ غَيْرَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ بَايَعْتَ مُكْرَهًا قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع [بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ] أَمَا بَعْدُ فَقَدْ قَرَأْتُ كِتَابَكَ فَكُنْتُ نَعَجِي بِمَا حَطَّتَ فِيهِ يَدُكَ وَ أَطْبَنْتَ [فِيهِ مِنْ كَلَامِكَ] وَ مِنَ الْبَلَاءِ الْعَظِيمِ وَ الْحُطْبِ الْجَلِيلِ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ أَنْ يَكُونَ مِثْلَكَ يَتَكَلَّمُ أَوْ يَنْظُرُ فِي عَامَّةِ أَمْرِهِمْ أَوْ حَاصِنَتِهِ وَ أَنْتَ مَنْ تَعَلَّمَ وَ ابْنُ مَنْ تَعَلَّمَ وَ أَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتُ [وَ ابْنُ مَنْ قَدْ عَلِمْتُ] وَ سَأَحْبِبُكَ فِيمَا قَدْ كَتَبْتَ بِجَوَابِ لَا أَطْنُكَ تَعْقُلُهُ أَنْتَ وَ لَا وَزِيرُكَ ابْنُ النَّابِغَةِ عَمْرُو الْمُؤَافِقُ لَكَ كَمَا «وَافَقَ شَنْ طَبَقَةً» فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا الْكِتَابِ وَ زَيْنَةُ لَكَ وَ حَضْرَتُكَ فِيهِ إِبْلِيسُ وَ مَرَدَةُ أَصْحَابِهِ وَ اللَّهُ لَقَدْ أَحْبَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ص وَ عَرَفَنِي أَنَّهُ رَأَى عَلَيَّ مِنْبَرَهُ

تو امیر المؤمنین نے اسکی طرف جواب تحریر فرمایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے تمہارا خط پڑھا۔ میرے تعجب میں اضافہ ہوا کہ جو تو نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور اسمیں اپنے کلام کی طنابیں کھینچی ہیں۔ اس امت پر بری مصیبت اور مجسم آفت ہے کہ تم جیسے لوگ بھی امت کے معاملے میں بولتے ہیں اور انکے عام و خاص امور میں غور و فکر کرتے ہیں تو جانتا ہے کہ تو کیا ہے اور کس کا بیٹا ہے اور میں کون ہوں اور کس کا بیٹا ہوں یہ بھی جانتا ہوں۔ اور عنقریب میں تمہیں جواب دیتا ہوں اس کا کہ جو تو نے لکھا ہے اور میرا نہیں گمان کہ تو اسے سمجھ پائے اور نہ ہی نابغہ (زانیہ) کا بیٹا عمرو سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہی وہ شخص ہے کہ جس نے تمہیں یہ خط لکھنے کا کہا ہے اور تمہیں اس پر ابھارا ہے اور اس معاملے میں تمہارے ساتھ تو ابلیس لعین اپنے مردود ساتھیوں سمیت شامل ہے۔

أَنْتِي عَشْرَ رَجُلًا أَيْمَةً ضَالًّا مِنْ قُرَيْشٍ يَصْعَدُونَ مِنْبَرَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ يَنْزِلُونَ عَلَى صُورَةِ الْفُرُودِ يَزُودُونَ أُمَّتَهُ عَلَى أَدْبَارِهِمْ عَنِ الصِّرَاطِ [الْمُسْتَقِيمِ] قَدْ خَبَرَنِي بِأَسْمَائِهِمْ رَجُلًا رَجُلًا وَ كَمْ يَمْلِكُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ عَشْرَةَ مِنْهُمْ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَ رَجُلَانِ مِنْ حَيِّينَ مُحْتَلِفَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَيْهِمَا مِثْلُ أَوْزَارِ الْأُمَّةِ جَمِيعًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مِثْلُ جَمِيعِ عَدَائِهِمْ فَلَيْسَ مِنْ دَمِ يَهْرَاقُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَ لَا فَرَجٍ يُغْشَى حَرَامًا وَ لَا حُكْمٍ بَعِيرٍ حَقِّ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمَا وَزْرُهُ [وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَنِي الْعَاصِ إِذَا بَلَعُوا ثَلَاثِينَ رَجُلًا جَعَلُوا كِتَابَ اللَّهِ دَخَلًا وَ عِبَادَ اللَّهِ حَوْلًا وَ مَالَ اللَّهِ دَوْلًا] وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَا أَحِبِّي إِنَّكَ لَسْتَ كَمِثْلِي إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَصْدَعَ بِالْحَقِّ وَ أَحْبَبَنِي أَنَّهُ يَعْصِمُنِي مِنَ النَّاسِ وَ أَمَرَنِي أَنْ أُجَاهِدَ وَ لَوْ بِنَفْسِي فَقَالَ جَاهِدْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلِّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَ قَالَ حَرَضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ [فَكُنْتُ أَنَا وَ أَنْتَ الْمُجَاهِدَيْنِ] وَ قَدْ مَكَّنْتُ بِمَكَّةَ مَا مَكَّنْتُ لَمْ أَوْمَرَ بِقِتَالِ اللَّهِ بِالْقِتَالِ لِأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ الدِّينَ إِلَّا بِِي وَ لَا الشَّرَائِعُ وَ لَا السُّنُنُ وَ الْأَحْكَامُ وَ الْخُدُودُ وَ الْحُلَالُ وَ الْحَرَامُ وَ إِنَّ النَّاسَ يَدْعُونَ بَعْدِي مَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ بِهِ وَ مَا

اللہ کی قسم! مجھے رسول اللہ نے بتایا تھا اور مجھے اس کی معرفت عطا فرمائی تھی کہ آپ نے اپنے منبر پر قریش کے بارہ گمراہ کن اماموں کو دیکھا تھا کہ وہ رسول اللہ کے منبر پر بندروں کی صورت میں اچھل کود کر رہے تھے اور آپ کی امت کو صراطِ مستقیم سے بھٹکا کر پچھلے پیروں کفر پر دھکیل رہے تھے۔ اور رسول اللہ نے مجھے ان میں سے ہر ایک شخص کا نام بتایا تھا۔ اور یہ بھی کہاں میں سے دس بنی امیہ میں سے تھے اور دو قریش کے مختلف قبیلوں میں سے تھے۔ ان دونوں پر قیامت تک آنے والی امت کے گناہوں کے برابر گناہ ہونگے اور ان سب کے برابر عذاب جتنا عذاب ہوگا (ابو بکر، عمر پر) پس ہر وہ خون کہ جو بغیر حق کے بہایا جائے اور ہر وہ شرمگاہ کہ جس سے حرام طریقے سے دھوکا کیا جائے اور ہر وہ فیصلہ کہ جو حق کے بغیر کیا جائے اس سب کا گناہ (بوجھ) ان دونوں پر ہے۔ اور میں نے آپ کو فرماتے سنا ابو العاص کی اولاد کی تعداد جب تیس آدمیوں تک پہنچ جائے گی وہ کتاب الہی میں تحریر کریں گے اور اللہ کے بندوں کو ذلیل کریں گے اور اللہ کے مال کو لوٹیں گے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا اے میرے بھائی اس معاملے میں تو میری طرح نہ ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا کہ میں حق کا راستہ بتاؤں اور مجھے خبر دی کہ وہ مجھے لوگوں سے بچائے گا اور مجھے حکم دیا کہ میں جہاد کروں اگرچہ اپنی ذات کی حد تک تو اس نے فرمایا تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اپنی ذات کے علاوہ کسی کو تکلیف نہ دو (ن 84) اور فرمایا۔ مومنین کو جنگ پر آمادہ کرو۔ (انفال 65) پس تو اور میں دو مجاہد تھے۔ میں کچھ عرصہ مکہ میں رہا لیکن مجھے جنگ کا حکم نہ دیا گیا۔ پھر اللہ نے مجھے جنگ کا حکم دیا کیونکہ دین میرے سوا نہیں پہنچایا جاسکتا تھا اور نہ ہی شریعت و سنت کو اور نہ ہی احکام و حدود کو اور نہ ہی حلال و حرام کو، اور لوگ میرے بعد اس چیز کو ترک کر دیں گے کہ جس کا اللہ نے انہیں حکم دیا ہے۔ اور میں نے انہیں جو تیری ولایت کا حکم دیا ہے۔ وہ بھی ترک کر دیں گے۔

أَمْرُهُمْ فِيكَ مِنْ وَلَايَتِكَ وَ مَا أَظْهَرْتَ مِنْ حُجَّتِكَ مُتَعَمِّدِينَ غَيْرَ جَاهِلِينَ [و لَا اسْتَبَنَ عَلَيْهِمْ فِيهِ وَ لَا سِيَّمَا لَمَّا أَنْزَلَ قَبْلَ] مُخَالَفَةَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ فَإِنْ وَجَدْتَ أَعْوَانًا عَلَيْهِمْ فَجَاهِدْهُمْ وَ إِنْ لَمْ تَجِدْ أَعْوَانًا فَاصْكُفْ يَدَكَ وَ اخْشُ دِمْلَكَ [فَإِنَّكَ إِنْ نَابَدْتَهُمْ قَتَلُوكَ وَ إِنْ تَبِعُوكَ وَ أَطَاعُوكَ فَاحْمِلْهُمْ عَلَى الْحَقِّ وَ إِلَّا فِدَعُ وَ إِنْ اسْتَجَابُوا لَكَ وَ نَابَدُوكَ فَتَابِدْهُمْ وَ جَاهِدْهُمْ وَ إِنْ لَمْ تَجِدْ أَعْوَانًا فَكُفَّ يَدَكَ وَ اخْشُ دِمْلَكَ] وَ اعْلَمْ أَنَّكَ إِنْ دَعَوْتَهُمْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَلَا تَدْعَ أَنْ تَجْعَلَ الْحِجَّةَ عَلَيْهِمْ إِنَّكَ يَا أَحْيَى لَسْتَ مِثْلِي إِيَّيْ قَدْ أَقَمْتُ حُجَّتَكَ وَ أَظْهَرْتُ لَهُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَ إِنَّهُ لَمْ يَعْلَمْ أَبِي رَسُولُ اللَّهِ وَ أَنَّ حَقِّي وَ طَاعَتِي وَاجِبَانِ حَتَّى أَظْهَرْتُ لَكَ [ذَلِكَ] فَلْيَبِي كُنْتُ قَدْ أَظْهَرْتُ حُجَّتَكَ وَ قُمْتُ بِأَمْرِكَ فَإِنْ سَكَتَ عَنْهُمْ لَمْ تَأْتُمْ [وَ إِنْ حَكَمْتَ وَ دَعَوْتَ لَمْ تَأْتُمْ] غَيْرَ أَبِي أَحِبُّ أَنْ تَدْعُوهُمْ وَ إِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ وَ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْكَ وَ يَتَّظَاهَرُوا عَلَيْكَ ظَلَمَةٌ قُرَيْشٍ فَلْيَبِي أَحَافَ عَلَيْكَ إِنْ نَاهَضَتِ الْقَوْمَ وَ نَابَدْتَهُمْ وَ جَاهَدْتَهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ فِتْنَةٌ [أَعْوَانٌ] تَقْوَى بِهِمْ أَنْ يَفْتُلُوكَ [فَيُطْفَأُ نُورُ اللَّهِ وَ لَا يُعْبَدُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ] وَ التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللَّهِ وَ لَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَصَّى الْفُرْقَةَ وَ الْاِخْتِلَافَ بَيْنَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ لَوْ شَاءَ لَجَمَعَهُمْ

اور تیری جس حجت کا میں نے اظہار کیا ہے اور اسے جان بوجھ کر بغیر کسی علم کے اور بغیر کسی اشتباہ کے ترک کر دیں گے کیونکہ یہ لوگ اس سے پہلے بھی تیرے بارے میں نازل ہونے والی آیات کی مخالفت کرتے ہیں۔ پس اگر تم ان کے خلاف مددگار پاؤ تو ان سے جہاد کرنا اور اگر تم مددگار نہ پاؤ تو اپنے ہاتھ کو روک لینا اور اپنا خون بچانا۔ کیونکہ اگر تم نے ایسی حالت میں ان سے لڑائی کی تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے اور اگر وہ تمہاری اتباع کریں اور تمہاری اطاعت کریں تو انہیں راہ حق پر چلانا بصورت دیگر انہیں چھوڑ دینا۔ اور اگر تمہیں مددگار لیبیک کریں

اور وہ تم سے جنگ کریں تو تم بھی ان سے جنگ کرنا اور ان سے جہاد کرنا اور اگر تم مدگار نہ پاؤ تو اپنا ہاتھ روک لینا اور اپنا خون بچانا۔ جان لو کہ اگر تم انہیں پکارو اور وہ تمہیں جواب نہ دیں تو ان پر حجت تمام کرنا۔ اے میرے بھائی تو اس معاملے میں مجھ جیسا نہ ہے میں نے تمہاری حجت قائم کر دی ہے اور تمہارے بارے میں اللہ نے جو نازل فرمایا ہے اسکا میں نے انکے سامنے اظہار کر دیا ہے اور یہ اس لیے کہ کوئی ایک بھی نہ تھا کہ جسے معلوم نہ ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میرا حق اور میری اطاعت دونوں واجب ہیں یہاں تک کہ میں نے تمہارا اعلان کر دیا پس میں نے تیری حجت کا اعلان کر دیا اور تیرے امر کو قائم کر دیا۔ اگر تم انکے بارے میں خاموشی اختیار کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم حکمت سے کام لے کر انہیں دعوت دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ تم انہیں بلاؤ اگرچہ وہ تمہیں مثبت جواب نہ دیں اور تمہاری دعوت قبول نہ کریں اور تیرے خلاف قریش کے ظالم لوگ کمر بستہ ہو جائیں گے اور مجھے تمہارے بارے میں خوف ہے کہ تم نے اپنے ساتھ کسی گروہ کی مدد کے بغیر اس قوم سے لڑائی کی اور ان سے جہاد کیا تو انہیں تقویت ملے گی وہ تمہیں قتل کر ڈالیں گے اور اللہ کا نور بجھ جائے گا اور زمین پر اللہ کی عبادت ختم ہو جائے گی جبکہ تقیہ اللہ کے دین کا جزء ہے جو تقیہ نہیں کرتا اسکا کوئی دین نہیں ہے۔ یقیناً اللہ عزوجل نے اس امت کے درمیان اختلاف اور فرقہ بندی کا فیصلہ کیا ہے اور اگر وہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا اور ان میں سے کوئی دو بھی اختلاف نہ کرتے۔

عَلَى الْهُدَىٰ وَ لَمْ يَخْتَلِفْ اِثْنَانٍ مِنْهُمَا وَ لَا مِنْ خَلْفِهِ وَ لَمْ يَتَنَازَعْ فِي شَيْءٍ مِنْ اَمْرِهِ وَ لَمْ يَجْحَدِ [الْمَفْضُولُ] دَا الْفَضْلِ فَضْلُهُ وَ لَوْ شَاءَ عَجَلَ مِنْهُمْ النَّقْمَةَ وَ كَانَ مِنْهُ التَّعْيِيرُ حَتَّى يُكَذَّبَ الظَّالِمُ وَ يُعْلَمَ الْحَقُّ اَيَّنَ مَصِيْرُهُ وَ اللّٰهُ جَعَلَ الدُّنْيَا دَارَ الْاَعْمَالِ وَ جَعَلَ الْاٰخِرَةَ دَارَ الثَّوَابِ وَ الْعِقَابِ - لِيَجْزِيَ الَّذِينَ اَسَاؤُا بِمَا عَمِلُوْا وَ يُجْزِيَ الَّذِينَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى فَكُلْتُ شُكْرًا لِلّٰهِ عَلَى نِعَمَائِهِ وَ صَبْرًا عَلَى بَلَائِهِ وَ تَسْلِيمًا وَ رِضًى بِقَضَائِهِ ثُمَّ قَالَ ص يَا اَخِي اَبَشِرْ فَاِنَّ حَيَاتِكَ وَ مَوْتَكَ مَعِي وَ اَنْتَ اَخِي وَ اَنْتَ وَصِيْبِي وَ اَنْتَ وَ زِيْرِي وَ اَنْتَ وَ اَرِيْبِي وَ اَنْتَ ثِقَاتِي عَلَى سُنَّتِي وَ اَنْتَ مَعِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى وَ لَكَ بِحَارُونَ اَسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذْ اسْتَضَعَفَهُ اَهْلُهُ وَ تَظَاهَرُوْا عَلَيْهِ وَ كَادُوْا اَنْ يَقْتُلُوْهُ فَاصْبِرْ لِظُلْمِ قُرَيْشٍ اِيَّاكَ وَ تَظَاهَرِهِمْ عَلَيْكَ فَاِيْمًا ضَعَائِيْ فِي صُدُوْرِ قَوْمٍ اَحْقَادُ بَدْرِ وَ تِرَاثُ اُحُدٍ وَ اِنْ مُوسٰى اَمَرَ هَارُونَ حِيْنَ اسْتَخْلَفَهُ فِي قَوْمِهِ اِنْ ضَلُّوْا فَوَجِدْ اَعْوَانًا اَنْ يُجَاهِدُوْهُمْ بِهَيْمٍ وَ اِنْ لَمْ يَجِدْ اَعْوَانًا اَنْ يَكْفِيَ يَدَهُ وَ يَحْفَظَ دَمَهُ وَ لَا يُفْرَقَ بَيْنَهُمْ فَافْعَلْ اَنْتَ كَذٰلِكَ اِنْ وَجَدْتَ عَلَيْهِمْ اَعْوَانًا فَجَاهِدْهُمْ وَ اِنْ لَمْ يَجِدْ اَعْوَانًا فَارْكُفْ يَدَكَ وَ احْفَظْ دَمَكَ فَاِنَّكَ اِنْ نَابَدْتَهُمْ فَتَلُوْكَ [وَ اِنْ تَبِعُوْكَ وَ اَطَاعُوْكَ فَاحْمِلْهُمْ عَلَى الْحَقِّ] وَ اعْلَمْ اَنَّكَ اِنْ لَمْ تَكْفِ يَدَكَ وَ تَحْفَظْ دَمَكَ اِذَا لَمْ يَجِدْ اَعْوَانًا اَتَّخُوْفُ عَلَيْكَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ اِلَى عِبَادَةِ الْاَصْنَامِ وَ الْجُحُوْدِ بِاَيِّ رَسُوْلٍ اللّٰهِ [فَاَسْتَظْهِرِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ وَ ادْعُهُمْ] لِيَهْلِكَ النَّاصِبُونَ لَكَ وَ الْبَاغُونَ عَلَيْكَ وَ يَسْلَمَ الْعَامَّةُ

اور نہ ہی اس کی مخلوق میں سے کوئی اختلاف کرتا۔ اور نہ ہی اسکے کسی حکم میں تنازع ہوتا اور کم فضیلت والا صاحب فضیلت کی فضیلت کا انکار نہ کرتا اور اگر اللہ چاہتا تو ان میں سے بعض لوگوں پر عذاب میں جلدی کرتا اور اس کے سبب تبدیلی یہ آتی کہ ظالم کو جھٹلایا جاتا اور حق کے بارے میں معلوم ہو جاتا کہ وہ کہاں ہے۔ مگر اللہ نے تو دنیا کو اعمال کا گھر اور آخرت کو ثواب و سزا کا گھر بنایا ہے۔ ”تسا کہ اللہ برے اعمال کرنے والوں کو انکی سزا اور اچھے اعمال کرنے والوں کو اچھی طرح جزا دے۔ (نجم 31) تو میں نے کہا اللہ کی نعمتوں پر اسکا شکر ہے اور اسکے امتحانوں پر صبر ہے اور اسکے فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم ہے اور رضا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اے میرے بھائی۔ خوشخبری ہو تمہیں کہ

تیری زندگی اور رحلت میرے ساتھ ہے تو میرا بھائی ہے اور تو ہی میرا وصی ہے اور تو ہی میرا وزیر ہے اور تو ہی میرا وارث ہے اور تو ہی میری سنت کی حفاظت کے لیے جنگ کرے گا۔ اور تیری مجھ سے نسبت ہارون اور موسیٰ سے نسبت جیسی ہے اور تمہارے لیے ہارون کی زندگی نمونہ ہے کیونکہ اسے اسکی قوم نے ناتواں کر دیا تھا اور اسکی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے تھے یہاں تک کہ اسکے قتل کے درپے ہو گئے تھے۔ پس تم اپنے اوپر قریش کے ظلم پر صبر کرنا اور انکی تمہاری مخالفت پر بھی۔ کیونکہ اس قوم کے دلوں میں کینہ بھرا ہوا ہے۔ انکے دلوں میں بدر کی ذلت اور احد کی رسوائی کا غم پوشیدہ ہے۔ موسیٰ نے ہارون کو اپنی قوم پر خلیفہ بنایا تو اسے حکم دیا کہ اگر وہ گمراہ ہو جائیں اور تم مددگار پاؤ تو ان سے انکے ذریعے جہاد کرنا۔ اور اگر تم مددگار نہ پاؤ تو اپنا ہاتھ روک لینا اور اپنا خون بچانا۔ اور انکے درمیان فرقہ بازی پیدا نہ کرنا۔ پس تم بھی ایسے ہی کرنا۔ کیونکہ ایسی حالت میں اگر تو انکے خلاف اٹھ کھڑا ہو تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے۔ اور اگر وہ تمہاری اطاعت و تابعداری کریں تو انہیں راہ حق پر چلانا۔ جان لو کہ اگر تم نے انکے خلاف مددگار نہ پائے اور اپنا ہاتھ نہ روکا اور اپنا خون نہ بچایا تو مجھے خوف ہے کہ لوگ بتوں کی پوجا کی طرف پلٹ جائیں گے۔ اور اس بات کا انکار کریں گے کہ میں اللہ کا رسول تھا۔

[وَالْخَاصَّةُ] فَإِذَا وَجَدَتْ [يَوْمًا] أَعْوَانًا عَلَى إِقَامَةِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَقَاتِلْ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتَ عَلَى تَنْزِيلِهِ فَإِنَّمَا يَهْلِكُ مِنَ الْأُمَّةِ مَنْ نَصَبَ [نَفْسَهُ] لَكَ أَوْ لِأَحَدٍ مِنْ أَوْصِيَائِكَ [بِالْعَدَاوَةِ] وَ عَادَى وَ جَحَدَ وَ دَانَ بِخِلَافِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ وَ لَعْنَتِي يَا مُعَاوِيَةَ لَوْ تَرَحَّمْتُ عَلَيْكَ وَ عَلَى طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ مَا كَانَ تَرْحُمِي عَلَيْكُمْ وَ اسْتِغْفَارِي لَكُمْ لِيُحَقِّقَ بَاطِلًا بَلْ يَجْعَلِ اللَّهُ تَرْحُمِي عَلَيْكُمْ وَ اسْتِغْفَارِي لَكُمْ لَعْنَةً وَ عَذَابًا وَ مَا أَنْتَ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ بِأَحَقَّرَ جُزْأً وَ لَا أَصْعَرَ ذُنْبًا وَ لَا أَهْوَنَ بَدْعَةً وَ ضَلَالَةً مِمَّنْ اسْتَبْنَا [أَسْسْنَا] لَكَ وَ لِصَاحِبِكَ الَّذِي تَطْلُبُ بِدَمِهِ وَ وَطْنَا لَكُمْ طَلْمَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ حَمَلْنَاكُمْ عَلَى رِقَابِنَا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ - أَلَمْ تَرِ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْحَيْبِ وَ الطَّاعُوتِ وَ يَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَ مَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ يَجِدَ لَهُ نَصِيرًا. أَمْ لَمْ نَنْصِبْ مِنَ الْمَلِكِ فَإِذَا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَصِيرًا. أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَتَحْنُ النَّاسَ وَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ - فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَ كَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا فَالْمَلِكُ الْعَظِيمُ أَنْ جَعَلَ اللَّهُ فِيهِمْ أُمَّةً مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ [وَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ النَّبُوَّةَ] فَلَمْ تُقْرُونَ بِذَلِكَ فِي آلِ

پس تم ان پر حجت تمام کرنا اور انہیں چھوڑ دینا تاکہ تم سے تعصب رکھنے والے ہلاک ہو جائیں اور تیرے ساتھ بغاوت کرنے والے بھی اور عوام کی سلامتی یقینی ہو۔ پس اگر تم کسی دن کتاب و سنت کی اقامت کے لیے مددگار پاؤ تو تم قرآن کی تاویل پر ایسے جنگ کرنا کہ جیسے تم نے قرآن کے نزول پر کی تھی۔ بے شک امت میں جس نے خود کو تیرا ناصبی بنایا یا تیرے اوصیاء میں سے کسی کے ساتھ عداوت کی اور اسکا دشمن بنا اور اسکا انکار کیا اور تمہارے برخلاف کو اپنا دین بنایا وہ ہلاک ہوا۔ اے معاویہ مجھے اپنی زندگی کی قسم اگر میں تمہارے اور طلحہ اور زبیر کے حق میں رحم کی دعا کروں تو بھی میری تمہارے لیے رحم کی دعا اور میرا تمہارے لیے استغفار باطل کو حق نہیں بناتا بلکہ اللہ عز و جل میری تمہارے لیے رحم کی دعا اور استغفار کو تمہارے لیے لعنت اور عذاب قرار دیتا ہے۔ اور تم، طلحہ اور زبیر چھوٹے مجرم نہیں ہو اور نہ ہی تمہارا گناہ چھوٹا ہے اور نہ ہی تم نے کوئی بدعتیں اور گمراہیاں اس سے کم کی ہیں کہ جس نے تمہارے لیے بنیاد فراہم کی (تم عمر سے کم بدعتی اور گمراہ کن نہ

(ہو) اور نہ ہی تم اس ساتھی سے کم ہو کہ جیسے خون کا تم انتقام چاہتے ہو۔ ان دونوں نے تمہیں ہم اھل بیت پر ظلم کرنے کا راستہ فراہم کیا اور ان دونوں نے ہی تمہیں ہماری گردنوں پر سوار کیا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو کہ جنہیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا۔ پھر انہوں نے شیطانوں اور بتوں کا کلمہ پڑھنا شروع کر دیا اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کی نسبت کہنے لگے یہ تو ایمان لانے والوں سے زیادہ راہ راست پر ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ جن پر اللہ نے لعنت کی ہے پس جس پر اللہ کی لعنت کرے تم ہرگز کسی کو انکا مددگار نہ پاؤ گے۔ کیا اللہ کی سلطنت میں انکا بھی حصہ ہے تب وہ اسمیں سے لوگوں کو بھوسی بھر بھی نہ دیں گے۔“ یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے جو انہیں فضیلت دی ہے (ن 51 تا 54) پس ہم ہی وہ خاص لوگ ہیں اور ہم ہی سے حسد کیا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”یقیناً ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا کی اور انہیں عظیم سلطنت بخشی تو انہی میں سے کچھ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ اللہ کے راستے سے ہٹ گئے ہیں۔ پس ان کے لیے جہنم کا عذاب کافی ہے۔ پس عظیم سلطنت سے مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے ان میں امام بنائے ہیں کہ جس نے انکی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے انکی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور کتاب و حکمت سے مراد نبوت ہے۔ پس تم لوگ آل ابراہیم میں اسکا اقرار اور آل محمد میں اسکا انکار کیوں کرتے ہو؟۔

إِبْرَاهِيمَ وَ تَنْكِرُونَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ يَا مُعَاوِيَةُ فَإِنَّ تَكْفُرَ بِهَا أَنْتَ وَ صَاحِبِكَ وَ مَنْ قَبْلَكَ مِنْ طُغَاةِ الشَّامِ [وَ الْيَمَنِ وَ الْأَعْرَابِ أَعْرَابِ رَبِيعَةَ وَ مُضَرَ حُفَاةِ الْأُمَّةِ] فَقَدْ وَكَلَّ اللَّهُ بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ الْقُرْآنَ حَقٌّ وَ نُورٌ وَ هُدًى وَ رَحْمَةٌ وَ شِفَاءٌ لِلْمُؤْمِنِينَ- وَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَفُتْرٌ وَ هُوَ عَلَيْهِمْ عَمَى يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ جَلَالُهُ لَمْ يَدْعُ صِنْفًا مِنْ أَصْنَافِ الضَّلَالَةِ وَ الدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ إِلَّا وَ قَدْ رَدَّ عَلَيْهِمْ وَ احْتَجَّ عَلَيْهِمْ فِي الْقُرْآنِ وَ هَيَّ [فِيهِ] عَنِ اتِّبَاعِهِمْ وَ أَنْزَلَ فِيهِمْ قُرْآنًا قَاطِعًا نَاطِقًا عَلَيْهِمْ قَدْ عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَ جَهَلَهُ مَنْ جَهَلَهُ وَ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص يَقُولُ لَيْسَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةٌ إِلَّا وَ لَهَا ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ وَ مَا مِنْهُ حَرْفٌ إِلَّا وَ إِنْ لَهُ تَأْوِيلٌ- وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ الرَّاسِخُونَ نَحْنُ آلُ مُحَمَّدٍ وَ أَمَرَ اللَّهُ سَائِرَ الْأُمَّةِ أَنْ يَقُولُوا- أَمَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَ مَا يَدَّكُرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ وَ أَنْ يُسَلِّمُوا لَنَا [وَ يُدُّوا عِلْمَهُ إِيَّانَا] وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ- وَ لَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ هُمْ الَّذِينَ يَسْأَلُونَ عَنْهُ وَ يَطْلُبُونَهُ وَ لَعَمْرِي لَوْ أَنَّ النَّاسَ حِينَ فُيَضَ رَسُولُ اللَّهِ ص سَلَّمُوا لَنَا

اے معاویہ۔ اگر تم اسکا انکار کرو اور تمہارا ساتھی انکار کرے اور شام کے تمہارے طرف دار جاہل اور یمن والے اور ربیعہ و مضر قبیلے کے بدو جو کہ اس امت کے غدار ہیں انکار کریں تو اللہ عزوجل ایسی قوم مسلط کرے گا کہ جو اسکا انکار کرنے والے ہوں گے۔ اے معاویہ۔ قرآن حق اور نور ہے اور ہدایت و رحمت ہے اور مؤمنین کے لیے شفاء ہے اور وہ لوگ کہ جو ایمان نہیں رکھتے ہیں انکے کانوں میں نقص اور وہ انکے سامنے اندھیرا ہے۔ اے معاویہ۔ اللہ عزوجل نے گمراہ کرنے والوں اور جہنم کی طرف بلاوا دینے والوں کی کسی قسم کو نہیں چھوڑا مگر یہ کہ ان کا رد کیا ہے اور قرآن میں انکے خلاف حجت قائم کی ہے۔ اور قرآن میں ان کی پیروی سے منع فرمایا ہے اور انکے بارے میں ایسا قطعی قرآن نازل کیا ہے کہ جو انکے خلاف بولتا ہے۔ پس جو اسے جانتا ہے جانتا ہے اور جو اس سے جاہل ہے سو جاہل ہے میں نے یقیناً رسول اللہ کو فرماتے سنا قرآن کی کوئی آیت نہیں ہے مگر یہ کہ اسکا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے اور اسمیں کوئی حرف نہیں ہے مگر یہ کہ اسکی تاویل ہے اور اسکی تاویل کو ہرگز کوئی نہیں جانتا ہے ماسوائے راسخون فی العلم کے (آل عمران 7) ہم آل محمد ہی راسخون فی العلم ہیں۔ اور اللہ عزوجل

نے باقی ساری امت کو حکم دیا ہے کہ وہ کہیں، ہم اسکے ذریعے اپنے رب کے ہاں ہر چیز پر ایمان لائے اور ذکر نہیں کرتا سوائے صاحبان عقل کے (آل عمران 7) اور یہ کہ وہ سب ہمارے سامنے سر تسلیم خم کریں اور اسکا علم ہماری طرف پلٹادیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے 'اور وہ لوگ اسے رسول اور اپنے اولی الامر کی طرف پلٹادیتے۔ تو یقیناً انہیں وہ تعلیم کرتا کہ جس نے ان سے سیکھا یا ہے؟ (ن 83) وہی ہیں کہ جو آل کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور اسے چاہتے ہیں۔

وَ اتَّبَعُونَا وَ قَلَّدُونَا أُمُورَهُمْ - لِأَكْلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَ لَمَّا طَمَعَتْ [فِيهَا] أَنْتَ يَا مُعَاوِيَةُ [فَمَا فَاتَهُمْ مِمَّا أَكْثَرَ بِمَّا فَاتَنَا مِنْهُمْ] وَ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِي وَ فِيكَ خَاصَّةً آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ تَتْلُوهَا أَنْتَ وَ نَظَرَاؤُكَ عَلَى ظَاهِرِهَا وَ لَا يَعْلَمُونَ [تَعْلَمُونَ] تَأْوِيلَهَا وَ بَاطِنَهَا وَ هِيَ فِي سُورَةِ الْحَاقَّةِ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا إِلَى قَوْلِهِ وَ أَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يُدْعَى بِكُلِّ إِمَامٍ ضَلَّالَةٍ وَ إِمَامٍ هُدَى وَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ [الَّذِينَ بَايَعُوهُ] فَيُدْعَى بِي وَ يُدْعَى بِكَ يَا مُعَاوِيَةُ وَ أَنْتَ صَاحِبُ السِّلْسِلَةِ الَّتِي يَقُولُ - يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتِ كِتَابِيهِ وَ لَمْ أَذِرْ مَا حِسَابِيهِ إِلَى آخِرِ الْقَصَصِ وَ اللَّهُ لَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص يَقُولُهُ فِيكَ وَ كَذَلِكَ كُلُّ إِمَامٍ ضَلَّالَةٍ كَانَ قَبْلَكَ وَ يَكُونُ بَعْدَكَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ مِنْ حِزْبِي اللَّهُ وَ عَذَابِهِ وَ نَزَلَ فِيكُمْ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ - وَ مَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً

مجھے اپنی زندگی کی قسم۔ اگر لوگ رسول اللہ کی رحلت کے وقت ہی ہمارے سامنے سر تسلیم خم کر لیتے اور ہماری پیروی کرتے اور اپنے امور میں ہماری تقلید کرتے تو یقیناً اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے رزق کھاتے اور جب تو نے اے معاویہ اس خلافت میں طمع رکھنا شروع کیا ہے تو انہیں اتنا نقصان نہیں ہوا کہ جتنا ہمیں ان سے ہوا ہے۔ اور یقیناً اللہ نے میرے اور تمہارے بارے میں قرآن کی ایک خاص آیت نازل فرمائی ہے کہ جسے تو بھی تلاوت کرتا ہے اور اسکے ظاہر کو تیرے ہمنوا بھی تلاوت کرتے ہیں۔ مگر وہ سب اسکی تاویل اور اسکے باطن کا علم نہ رکھتے ہیں۔ اور وہ سورۃ الحاقۃ میں ہے۔ اور جسے اسکا اعمال نامہ اسکے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو عنقریب اس کا حساب آسان ہوگا۔ الی قوبہ 'اور جسے اسکا اعمال نامہ اسکے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا الی آخر الآیۃ (آیت نمبر 19 تا 37) اور یہ اس لیے کہ ہر گمراہ کن امام کو بلایا جائے گا اور ہر ہادی امام کو بھی اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اسکے اصحاب بھی ہونگے کہ جنہوں نے اسکی بیعت کی ہوگی۔ پس مجھے بھی بلایا جائے گا اور تمہیں بھی بلایا جائے گا، اے معاویہ! تو ہی وہ زنجیروں والا ہے کہ جو کہے گا "اے کاش مجھے اعمال نامہ نہ دیا جاتا اور میں اپنے حساب کو نہ جان پاتا۔ (حاقہ کی آیت نمبر 32 کی طرف اشارہ ہے) اللہ کی قسم۔ میں نے یہ سب رسول اللہ ص سے سنا تھا کہ آپ تمہارے بارے میں فرما رہے تھے اور اسی طرح ہر اس گمراہ کن امام کے بارے میں کہ جو تم سے پہلے گزرے اور تمہارے بعد ہونگے ان سب کے لیے بھی اس طرح کا عذاب اور اللہ کی طرف سے رسوائی ہے۔

لِلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَ ذَلِكَ حِينَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ص اثْنَيْ عَشَرَ إِمَامًا مِنْ أَيْمَةِ الضَّلَالَةِ [عَلَى مِنْبَرِهِ] يَزُدُّونَ النَّاسَ عَلَى أَذْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى رَجُلَانِ مِنْ [حَيِّينِ مُخْتَلَفِينَ مِنْ] قُرَيْشٍ وَ عَشْرَةٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ أَوَّلِ الْعَشْرَةِ صَاحِبُكَ الَّذِي تَطْلُبُ بِدَمِهِ وَ أَنْتَ وَ ابْنُكَ وَ سَبْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَوْ هُمْ مَرَوَّانُ وَ قَدْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ طَرَدَهُ [وَ مَا وُلِدَ] حِينَ اسْتَمَعَ لِنِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ص يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّا أَهْلُ بَيْتِ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَ لَمْ يَرْضَ لَنَا

الدُّنْيَا نَوَابًا وَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ص أَنْتَ وَ وَزِيرُكَ وَ صُؤْبُجُكَ يَقُولُ إِذَا بَلَغَ بَنُو أَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِينَ رَجُلًا اتَّخَذُوا كِتَابَ اللَّهِ دَحْلًا وَ عِبَادَ اللَّهِ حَوْلًا وَ مَالَ اللَّهِ دُولًا يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ زَكَرِيَّا نُشِرَ بِالْمَنْشَارِ وَ يَحْيَى ذُبِحَ وَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ وَ هُوَ يَدْعُوهُمْ

تمہارے بارے میں ہی اللہ عزوجل کا قول نازل ہوا ہے۔ اور ہم نے وہ خواب کہ جو تمہیں دکھائے ہیں ان سب کو لوگوں کے لیے فتنہ اور قرآن میں شجرہ ملعونہ قرار دیا ہے۔ (اسراء 60) اور یہ تب ہوا کہ جب رسول اللہ نے دیکھا کہ بارہ گمراہ کن امام آپ کے منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو پچھلے پیروں جہالت پر پلٹا رہے ہیں۔ دو آدمی قریش کے مختلف قبیلوں سے (ابو بکر و عمر) اور دس آدمی بنی امیہ میں سے۔ ان دس میں سے پہلا تیرا وہ ساتھی تھا کہ جسکے خون کا تو انتقام چاہتا ہے۔ اور تو ہے اور تیرا بیٹا ہے اور سات افراد حکم بن عاص کی اولاد میں سے ہیں ان میں سے پہلا مروان ہے رسول اللہ نے اس پر لعنت کی تھی اور اسکی اولاد پر بھی اور اسے نکال باہر کیا تھا۔ جب وہ رسول اللہ کی بیویوں کی سن گن لیتا تھا۔ اے معاویہ۔ ہم اہل بیت کے لیے اللہ نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دی ہے اور ہمارے لیے بطور ثواب فقط دنیا پر راضی نہ ہوا ہے۔ اور یقیناً تو نے، تیرے وزیر اور تیرے ساتھیوں نے رسول اللہ سے سنا تھا آپ نے فرمایا جب ابو العاص کی اولاد سے تیس آدمی ہو جائیں گے تو وہ کتاب خدا میں تحریف کریں گے اللہ کے بندوں کو غلام بنائیں گے اور اللہ کے مال کو اپنی دولت بنا لیں گے۔ اے معاویہ۔ اللہ کے نبی زکریا کو آرے سے چیرا گیا اور یحییٰ کو زنج کیا گیا کہ اسکی قوم ہی نے قتل کیا جبکہ وہ ان لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے تھے۔ یہ اس لیے کہ اللہ کے نزدیک دنیا پست ہے۔ یقیناً شیطان کے دوست۔ اولیا اللہ سے قدیمی جنگ کرنے والے ہیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا وہ لوگ کہ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں جو انصاف کا حکم نہ دیتے ہیں پس تم ان سب کو دردناک عذاب کی پیشین گوئی سنا دو۔ (آل عمران 21)

إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ذَلِكَ لَهُوَ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ إِنَّ أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ قَدِيمًا حَارِبُوا أَوْلِيَاءَ الرَّحْمَنِ قَالَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَ يَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بَعْدَ حَقِّهِ وَ يَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَدْ أَحْبَبَنِي أَنَّ أُمَّتَهُ سَبْحُضُبُونَ لِحَبَّتِي مِنْ دَمِ رَأْسِي وَ أَبِي مُسْتَشْهَدٌ وَ سَتَلِي الْأُمَّةَ مِنْ بَعْدِي وَ أَنْتَ سَتَقْتُلُ ابْنِي الْحُسَيْنَ عَدْرًا [بِالسَّمِّ] وَ أَنَّ ابْنَكَ يَزِيدُ [لَعَنَهُ اللَّهُ] سَيَقْتُلُ ابْنِي الْحُسَيْنَ [يَلِي ذَلِكَ مِنْهُ ابْنُ زَيْنَةَ] وَ أَنَّ الْأُمَّةَ سَيَلِيهَا مِنْ بَعْدِكَ سَبْعَةٌ مِنْ [وُلْدِ أَبِي الْعَاصِ وَ] وُلْدِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكِيمِ وَ حَمْسَةٌ مِنْ وُلْدِهِ تَكْمَلُهُ اثْنِي عَشَرَ إِمَامًا قَدْ رَأَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ص [بِتَوَاتُؤُنَّ] عَلَى مِنْبَرِهِ [تَوَاتُؤُ الْقِرَدَةِ] يَزْدُونَ أُمَّتَهُ عَنْ دِينِ اللَّهِ عَلَى أَذْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى وَ أَنَّهُمْ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَنَّ اللَّهَ سَيُخْرِجُ الْخِلَافَةَ مِنْهُمْ بِرَأْيَاتِ سُودٍ تُقْبِلُ مِنَ الشَّرْقِ يُدْهِمُ اللَّهُ بِهِمْ وَ يَقْتُلُهُمْ تَحْتَ كُلِّ حَجَرٍ وَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ وُلْدِكَ مَشْهُومٌ مَلْعُونٌ جَلَّفَ جَافٍ مَنكُوسٍ الْقَلْبِ فَظًّا غَلِيظًا قَدْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ الرَّأْفَةَ وَ الرَّحْمَةَ أَحْوَالُهُ مِنْ كَلْبٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ لَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُهُ وَ وَصَفْتُهُ وَ ابْنُ كَمْ هُوَ فَيَبْعَثُ جَيْشًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَيَدْخُلُوهَا فَيَسْرِفُونَ فِيهَا فِي

اے معاویہ۔ رسول اللہ نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کی امت میری داڑھی کو عنقریب میرے ہی سر کے خون سے خضاب کرے گی۔ اور میں شہید کیا جاؤں گا۔ اور تم میرے بعد اس امت کے حاکم بنو گے۔ اور تم میرے بیٹے حسن کو دھوکے سے زہر کے ذریعے شہید کرو گے اور تمہارا بیٹا یزید کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو عنقریب میرے بیٹے حسین کو شہید کرے گا۔ اور اس سب کی نگہبانی اس کی طرف سے زانیہ کا بیٹا کرے گا۔ اور امت پر تیرے بعد ابو العاص کی اولاد میں سے سات حاکم ہونگے مروان بن حکم ہو گا اور اس کا بیٹا اور اسکی اولاد میں سے پانچ ہونگے

یہاں تک کہ بارہ گمراہ کن امام پورے ہونگے کہ جنہیں رسول اللہ نے اپنے منبر پر بندروں کی طرح اچھل کود کرتے دیکھا تھا۔ وہ آپ کی امت کو دین الہی سے زبردستی پچھلے پاؤں پلٹائیں گے۔ اور سب قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب جھینے والے ہونگے اور اللہ عزوجل ان سے امر خلافت کو ان سیاہ جھنڈوں کے ذریعے نکالے گا کہ جو مشرق کی طرف سے آئیں گے اللہ ان سب کو ان کے ذریعے ذلیل کرے گا اور انہیں ہر پتھر کے نیچے قتل کرے گا۔ اور تیری اولاد میں سے ایک شخص کو جو منحوس، ملعون، اجڈ، ٹیڑھے دل والا اور غلیظ و خمیث ہوگا کہ اللہ عزوجل اسکے دل سے نرمی و مہربانی کو نکال لے گا۔ انکے ننیال بنی کلب سے ہونگے گویا میں اسکی طرف دیکھ رہا ہوں اگر میں چاہوں تو اسکا نام بھی بتا دوں اور اسکی علامات بھی اور یہ بھی کہ وہ کتنے سال کا ہوگا پس وہ ایک لشکر مدینہ پر چڑھائی کے لیے روانہ کرے گا۔ پس وہ لوگ مدینہ منورہ میں قتل و فحاشی کی انتہا کریں گے۔

الْقَتْلِ وَالْفَوَاحِشِ وَيَهْرُبُ مِنْهُ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِي زَكِيٍّ نَفِيٍّ الَّذِي يَمَلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَ قِسْطًا كَمَا مُلِمَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا وَ إِنِّي لَأَعْرِفُ اسْمَهُ وَ ابْنُ كَمْ هُوَ يَوْمَئِذٍ وَ عَلَامَتُهُ وَ هُوَ مِنْ وُلْدِ ابْنِي الْحُسَيْنِ الَّذِي يَقْتُلُهُ ابْنُكَ بَرِيدٌ وَ هُوَ النَّائِزُ بِدَمِ أَبِيهِ فَيَهْرُبُ إِلَى مَكَّةَ وَ يَقْتُلُ صَاحِبَ ذَلِكَ الْجَيْشِ رَجُلًا مِنْ وُلْدِي زَكِيًّا بَرِيًّا عِنْدَ أَحْجَارِ الرَّيْتِ ثُمَّ يَسِيرُ ذَلِكَ الْجَيْشُ إِلَى مَكَّةَ وَ إِنِّي لَأَعْلَمُ اسْمَ أَمِيرِهِمْ وَ عِدَّتَهُمْ وَ أَسْمَاءَهُمْ وَ سِمَاتِ حِيُولِهِمْ فَإِذَا دَخَلُوا الْبَيْدَاءَ وَ اسْتَوَتْ بِهِمُ الْأَرْضُ حَسَفَ اللَّهُ بِهِمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ لَوْ تَرَى إِذْ فَرَعُوا فَلَا قُوَّةَ وَ أُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ [قَالَ] مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِكُمْ فَلَا يَنْقِي مِنْ ذَلِكَ الْجَيْشِ أَحَدٌ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُقَلِّبُ اللَّهُ وَجْهَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَ يَبْعَثُ اللَّهُ لِلْمَهْدِيِّ أَقْوَامًا يَجْتَمِعُونَ مِنْ أَطْرَافِ الْأَرْضِ [فَرَعَ كَفْرَعِ الْحَرِيفِ] وَ اللَّهُ إِنِّي لَأَعْرِفُ [أَسْمَاءَهُمْ وَ] اسْمَ أَمِيرِهِمْ وَ مَنَاحَ رِكَابِهِمْ فَيَدْخُلُ الْمَهْدِيُّ الْكَعْبَةَ وَ يَبْكِي وَ يَتَضَرَّعُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ هَذَا لَنَا خَاصَّةً أَهْلَ الْبَيْتِ أَمَا وَ اللَّهُ يَا مُعَاوِيَةَ لَقَدْ كَتَبْتُ إِلَيْكَ هَذَا الْكِتَابَ وَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ لَا تَنْتَفِعُ بِهِ وَ أَنَّكَ سَتَفْرَحُ إِذَا أَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ سَتَلِي الْأَمْرَ وَ ابْنُكَ بَعْدَكَ لِأَنَّ الْأَخِرَةَ لَيْسَتْ مِنْ بَالِكَ وَ إِنَّكَ بِالْآخِرَةِ لِمِنَ الْكَافِرِينَ وَ سَتَنْدُمُ كَمَا نَدِمَ مَنْ أَسَسَ هَذَا

اور میری اولاد میں سے ایک شخص جو کہ زکی اور نقی ہوگا کہ جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گا کہ جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اس سے بچ نکل جائے گا۔ اور میں اسکا نام بھی جانتا ہوں اور یہ بھی کہ وہ ان دنوں کتنے سال کا ہوگا۔ اور اسکی علامت کو بھی اور وہ میرے بیٹے حسین کی اولاد میں سے ہوگا کہ جسے تیرا بیٹا یزید (لعین) قتل کرے گا اور وہ اپنے باپ کے خون کا انتقام چاہتا ہوگا۔ پس وہ مکہ کی طرف چلا جائے گا اور اس لشکر والا میری اولاد میں سے ایک پاکیزہ و نیکو کار شخص کو جواز کے پاس قتل کرے گا پھر وہ لشکر مکہ جائے گا۔ یقیناً میں اس لشکر کے امیر کا نام اور انکی تعداد اور انکے نام، اور انکے گھوڑوں کے نام تک بھی جانتا ہوں پس جب وہ لوگ بیدانامی مقام پر پہنچیں گے تو ان پر زمین برابر ہو جائے گی۔ اور اللہ عزوجل زمین کے ذریعے ان پر عذاب نازل کرے گا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے 'اور اگر تم دیکھتے کہ جب وہ ڈرائے جائیں گے پس اس دن خطانہ ہوگی اور انہیں قریب کے مقام سے پکڑا جائے گا۔ (سبا 51) یعنی انکے پیروں کے نیچے سے پکڑا جائے گا، پس اس لشکر میں سے کوئی ایک بھی نہ بچے گا ماسوائے اس شخص کہ جسکا چہرہ اللہ اس کی گدی کی طرف پھیر دے گا اور اللہ عزوجل مہدی کے لیے اقوام کو بھیجے گا کہ جو زمین کے ہر کونے سے جمع ہوگی اللہ کی قسم میں انکے نام، انکے امیر کے نام اور انکی سوار یوں تک کو جانتا ہوں۔ پس مہدی کعبہ میں داخل ہوگا اور اللہ کی دربار میں گریہ و زاری کرے گا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے 'کیا وہ ہی نہیں ہے کہ جو مجبور کی سنتا ہے کہ جب

وہ اسے پکارے اور برائی دور کرتا ہے اور تمہیں زمیں کا خلیفہ بناتا ہے (نمل-62) یہ آیت ہم اہل بیت کے لیے خاص ہے۔ اے معاویہ اللہ کی قسم! میں نے تمہاری طرف یہ خط تو لکھا ہے مگر میں پورا علم رکھتا ہوں کہ تو اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے گا اور یقیناً تو خوش ہوگا کیونکہ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ تو امر خلافت کو سنبھالے گا اور تیرے بعد تیرا بیٹا۔ کیونکہ آخرت تیری فکر کی محور و مرکز نہ ہے کیونکہ تو آخرت کا انکار کرنے والوں میں سے ہے۔

الْأَمْرَ لَكَ وَ حَمَلَكَ عَلَى رِقَابِنَا حِينَ لَمْ تَنْفَعَهُ النَّدَامَةُ وَ بِمَا دَعَانِي إِلَى الْكِتَابِ [إِلَيْكَ] بِمَا كَتَبْتُ بِهِ أَيُّ أَمْرٌ كَاتِبِي  
أَنْ يَنْسَخَ ذَلِكَ لِشِيعَتِي وَ زُرُّوسِ أَصْحَابِي لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِذَلِكَ أَوْ يَقْرَأَهُ وَاحِدٌ مِّنْ قِبَلِكَ فَيُخْرِجَهُ اللَّهُ بِهِ وَ بِنَا مِنْ  
الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى وَ مِنْ ظُلْمِكَ وَ ظَلَمِ أَصْحَابِكَ وَ فِتْنَتِهِمْ وَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُحْتَجَّ عَلَيْكَ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةَ هَنِيئاً لَكَ يَا أَبَا  
الْحَسَنِ تَمَلِّكُ الْآخِرَةَ وَ هَنِيئاً لَنَا تَمَلِّكُ الدُّنْيَا

اور تو عنقریب پشیمان ہوگا کہ جیسے تمہارے لیے اس کام کی بنیاد فراہم کرنے والا اور تمہیں ہماری گردنوں پر سوار کرنے والا اس وقت نادم ہوا تھا کہ جب اسے ندامت نے فائدہ نہ دیا تھا۔ مجھے تمہاری طرف یہ خط لکھنے پر جس چیز نے ابھارا وہ خط ہے کہ جو تو نے میری طرف لکھا۔ میں نے اپنے کاتب کو حکم دیا ہے کہ وہ اس خط کی نقلیں بنا کر میرے شیعوں اور میرے اصحاب میں سے بڑوں بڑوں کو بھیج دے یقیناً وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے یا تمہاری طرف سے کوئی ایک بھی اسے پڑھے اور اللہ اسے اس خط اور ہمارے ذریعہ گمراہی سے نکال کر راہ ہدایت پر گامزن کر دے اور تیرے ظلم اور تیرے ساتھیوں کے ظلم اور انکے فتنے کی وجہ سے میں نے چاہا کہ تم پر حجت تمام کر دوں۔ پس معاویہ نے آپ کی طرف جواب لکھا۔ مبارک ہو اے ابوالحسن کہ آپ آخرت کے مالک بنے اور ہمیں مبارک ہو کہ ہم نے دنیا کو پایا۔

## حدیث نمبر چھیس (26)

## قیس بن سعد بن عبادہ کی طرف سے معاویہ کے خلاف دلائل

[أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ وَ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ حَدِيثُهُمَا وَاحِدٌ هَذَا وَ ذَلِكَ قَالَ] قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا فِي خِلَافَتِهِ الْمَدِينَةَ بَعْدَ مَا قُتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ صَلَاحُ الْحَسَنِ ع فَاسْتَقْبَلَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَنظَرُوا إِذَا الَّذِي اسْتَقْبَلَهُ مِنْ قُرَيْشٍ أَكْثَرَ مِنَ الْأَنْصَارِ [فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ مُحْتَاجُونَ لَيْسَتْ لَهُمْ دَوَابٌ] فَالْتَفَتَ مُعَاوِيَةُ إِلَى قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا لَكُمْ

ابان نے سلیم اور عمر بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے۔ ان دونوں کی حدیث ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ۔۔۔ ان دونوں نے روایت کیا کہ معاویہ اپنی خلافت کے زمانے میں امیر المؤمنین کی شہادت اور حسن کی طرف سے جنگ بندی کے بعد حج سے واپسی پر مدینے آیا تو اہل مدینہ نے اسکا استقبال کیا تو اس نے دیکھا کہ اسکا استقبال کرنے والوں میں انصار سے زیادہ قریش ہیں پس اس نے اس بارے میں پوچھا تو اسے کہا گیا ”وہ محتاج ہو گئے ہیں انکے پاس سواریاں نہ ہیں، پس معاویہ۔ قیس بن سعد بن عبادہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا اے انصار تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نے اپنے قریشی بھائیوں کے ساتھ ملکر میرا استقبال نہیں کیا؟ تو قیس نے کہا جو انصار کا سردار تھا اور انکے سردار کا بیٹا تھا کہا ہم اس لیے بیٹھے رہے اے امیر المؤمنین (نعوذ باللہ) کہ ہمارے پاس سواریاں نہ تھیں تو معاویہ نے کہا ”تمہارے اونٹ کہاں گئے تو قیس نے کہا ”ہم نے انہیں بدروالے دن کھودیا اور احد والے دن اور انکے بعد والی رسول اللہ کی جنگوں میں جب ہم نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی مخالفت کرنے پر جنگ کی یہاں تک کہ اللہ نے اپنے امر (اسلام) کو غلبہ دیا جبکہ تم سے ناپسند کرتے تھے۔

لَا تَسْتَقْبِلُونِي مَعَ إِخْوَانِكُمْ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ قَيْسٌ [وَ كَانَ سَيِّدَ الْأَنْصَارِ وَ ابْنَ سَيِّدِهِمْ] أَفَعَدْنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ لَمْ تَكُنْ لَنَا دَوَابٌ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ فَأَيُّ النَّوَاضِحِ فَقَالَ قَيْسٌ أَفَتَبَيَّنَّاهَا يَوْمَ بَدْرٍ وَ يَوْمَ أُحُدٍ [وَ مَا بَعْدَهُمَا فِي مَشَاهِدِ رَسُولِ اللَّهِ] حِينَ ضَرَبْنَاكَ وَ أَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ - [حَتَّى ظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَ أَنْتُمْ كَارِهُونَ] قَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُمَّ عَفِّرْنَا قَالَ قَيْسٌ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ [إِنَّكُمْ] سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةً [فَقَالَ مُعَاوِيَةُ فَمَا أَمْرُكُمْ قَالَ أَمْرُنَا أَنْ نَصْبِرَ حَتَّى نَلْقَاهُ فَقَالَ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْهُ] ثُمَّ قَالَ قَيْسٌ يَا مُعَاوِيَةُ تُعَبِّرُنَا بِنَوَاضِحِنَا وَ اللَّهُ لَقَدْ لَقِينَاكَ عَلَيْهَا يَوْمَ بَدْرٍ وَ أَنْتُمْ جَاهِدُونَ عَلَى إِطْفَاءِ نُورِ اللَّهِ وَ أَنْ تَكُونَ كَلِمَةُ الشَّيْطَانِ هِيَ الْعُلْيَا ثُمَّ دَخَلْتَ أَنْتَ وَ أَبُوكَ كَرِهًا فِي الْإِسْلَامِ الَّذِي ضَرَبْنَاكَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ كَأَنَّكَ تَمُرُّ عَلَيْنَا بِنُصْرَتِكَ إِيَّانَا وَ اللَّهُ لِقُرَيْشٍ بِذَلِكَ الْمَنْ وَ الطُّولُ [أَلَسْتُمْ تَمْنُونَ عَلَيْنَا يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِنُصْرَتِكُمْ رَسُولَ اللَّهِ وَ هُوَ مِنْ قُرَيْشٍ وَ هُوَ ابْنُ عَمَّتِنَا وَ مِنَّا فَلَنَا الْمَنْ وَ الطُّولُ] إِذْ جَعَلَكُمْ اللَّهُ أَنْصَارَنَا وَ اتَّبَعَانَا

معاویہ نے کہا۔ اے اللہ ہماری مغفرت فرما قیس نے کہا رسول اللہ نے ہم سے فرمایا تھا کہ تم یقیناً میرے بعد عنقریب تنگدستی دیکھو گے۔ تو معاویہ نے کہا تو آپ نے تمہارے بارے میں کیا حکم دیا تھا؟ اس نے کہا۔ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم صبر کریں یہاں تک ہم آپ

سے جا ملیں تو اس نے (معاویہ نے) کہا پس تم صبر کرو یہاں تک کہ آپ سے جا ملو۔ پھر قیس نے کہا اے معاویہ۔ تو نے ہمارے اونٹوں کے تذکرے کے ساتھ ہم پر طعنہ زنی کی ہے؟ اللہ کی قسم ہم نے بدر والے دن ان ہی پر سوار ہو کر تم سے جنگ لڑی جبکہ تم اللہ کے نور کو بجھانے کے درپے تھے اور تم نے شیطان کے کلمہ کو بلند کیا ہوا تھا۔ پھر تم اور تمہارا باپ اس مارکی وجہ سے کہ جو ہم نے تمہیں چکھائی مجبوراً اسلام میں داخل ہو گئے۔ تو معاویہ نے اس سے کہا گو تم ہماری مدد کرنے کے ذریعے ہم پر احسان جتا رہے ہو۔ اللہ کی قسم اس معاملے میں قریش کا تم پر احسان و عنایت ہے۔ اے انصار کیا تم ہم پر رسول اللہ کی نصرت کے سبب احسان نہیں جتلاتے ہو جبکہ وہ قریش میں سے تھے وہ ہمارے پچازاد تھے اور ہم میں سے تھے؟ پس ہمارا احسان اور ہماری عنایت ہے کہ اللہ نے تمہیں ہمارا مددگار اور ہمارا پیر و کار بنایا اور ہمارے ذریعے تمہاری ہدایت کی۔

فَهَذَاكُمْ بِنَا فَقَالَ قَيْسٌ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا ص رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَبِعْتُهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً إِلَى الْحَبَشَةِ وَ الْإِنْسِ وَ الْأَحْمَرِ وَ الْأَسْوَدِ وَ الْأَبْيَضِ وَ احْتَارَهُ لِبُنُوْتِهِ وَ احْتَصَنَهُ بِرِسَالَتِهِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَدَّقَهُ وَ آمَنَ بِهِ ابْنُ عَمَّتِهِ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ كَانَ أَبُو طَالِبٍ عَمُّهُ يَذُبُّ عَنْهُ وَ يَمْنَعُ مِنْهُ وَ يَحُولُ بَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ وَ بَيْنَهُ أَنْ يُرْوَعُوهُ أَوْ يُؤْذُوهُ وَ يَأْمُرُهُ بِتَبْلِيغِ رِسَالَاتِ رَبِّهِ فَلَمَّ يَزَلْ مَمْنُوعًا مِنَ الصَّيِّمِ وَ الْأَدَى حَتَّى مَاتَ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ وَ أَمَرَ ابْنَهُ عَلِيًّا بِمُؤَاوَزَتِهِ [وَ نُصْرَتِهِ] فَوَاوَزَهُ عَلِيٌّ وَ نَصَرَهُ وَ جَعَلَ نَفْسَهُ دُونَهُ فِي كُلِّ شِدِيدَةٍ وَ كُلِّ ضَيْقٍ وَ كُلِّ حَوْفٍ وَ احْتَصَنَ اللَّهُ بِذَلِكَ عَلِيًّا ع مِنْ بَنِي قُرَيْشٍ وَ أَكْرَمَهُ مِنْ بَنِي جَمِيْعِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ فَجَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ جَمِيْعَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ [فِيهِمْ أَبُو طَالِبٍ وَ أَبُو هَبٍ] وَ هُمْ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُونَ رَجُلًا فَدَعَاَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ وَ خَادِمُهُ [يَوْمَئِذٍ] عَلِيٌّ ع وَ رَسُولُ اللَّهِ [يَوْمَئِذٍ] فِي حَجَرٍ عَمَّتِهِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَنْتَدِبُ أَنْ يَكُونَ أَحْيَى وَ وَزِيْرِي [وَ وَارِثِي] وَ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي وَ وَلِيَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي فَسَكَتَ الْقَوْمُ حَتَّى أَعَادَهَا رَسُولُ اللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْنِكَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ رَأْسَ عَلِيٍّ فِي حَجَرِهِ وَ تَقَلَّ فِي فِيهِ وَ قَالَ اللَّهُمَّ امْلَأْ جَوْفَهُ عِلْمًا وَ فَهْمًا وَ حُكْمًا ثُمَّ قَالَ لِأَبِي طَالِبٍ يَا أَبَا طَالِبٍ اسْمَعْ الْآنَ لِابْنِكَ عَلِيٍّ وَ أَطْعُ فَقَدْ جَعَلَهُ اللَّهُ مِنْ نَبِيِّهِ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى [وَ أَحْيَى بَيْنَ النَّاسِ] وَ أَحْيَى بَيْنَ عَلِيٍّ وَ بَيْنَ نَفْسِهِ فَلَمَّ يَدْعُ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ شَيْعًا مِنْ مَنَاقِبِهِ إِلَّا ذَكَرَهَا وَ احْتَجَّ بِهَا وَ قَالَ مِنْهُمْ أَهْلُ

تو قیس نے کہا یقیناً اللہ عز و جل نے محمد کو عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اور اس نے آپ کو جن و انس، سرخ و سیاہ و سفید تمام لوگوں کی طرف معبود فرمایا۔ آپ کو اپنی نبوت کے لیے منتخب فرمایا۔ اور آپ کو رسالت کے ساتھ خصوصیت بخشی۔ پس سب سے پہلے جس نے آپ کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لایا وہ آپ کا چچا زاد علی ابن ابی طالب تھے۔ اور ابو طالب آپ کے چچا آپ کا دفاع کرتے تھے اور آپ کا بچاؤ کرتے تھے اور آپ اور قریش کے کفار کے درمیان حائل تھے کہ کہیں وہ لوگ آپ کو نقصان یا ازیت نہ دیں۔ اور آپ ہر قسم کی مصیبت اور ازیت سے محفوظ رہے یہاں تک کہ آپ کے بزرگوار ابو طالب کی رحلت ہو گئی۔ تو ابو طالب نے اپنے فرزند رشید علی کو آپ کی وزارت اور نصرت کا حکم دیا۔ پس علی آپ کے ہمراہ رہے۔ اور آپ کی نصرت کی اور آپ کی خاطر اپنی جان کو ہر مصیبت، ہر تنگی اور ہر خوف میں ڈالا۔ پس اللہ عز و جل نے اس سبب سے علی کو قریش کے درمیان خصوصیت بخشی اور آپ کو تمام عرب و عجم میں بلند مرتبہ کیا۔ پس رسول اللہ نے تمام بنی عبدالمطلب کو تمام عرب و عجم میں بلند مرتبہ کیا۔ پس رسول اللہ نے تمام بنی عبدالمطلب کو جمع کیا کہ ان میں ابو

طالب اور ابو لہب لعنہ اللہ بھی شامل تھے اور وہ ان دنوں چالیس آدمی تھے۔ پس رسول اللہ نے ان سب کو عورت دی تو اس دن آپ کی خدمت علیؑ نے کی جبکہ رسول اللہ ان دنوں اپنے چچا ابو طالب کے زیر پرورش تھے۔ تو آپ نے فرمایا ”تم میں سے کون ہے کہ جو میرا بھائی میرا وزیر، میرا وارث، میری امت میں میرا خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کا ولی بننا چاہتا ہے؟ تو پوری قوم خاموش رہی یہاں تک کہ رسول اللہ نے اس بات کا تین بار تکرار کیا تو علیؑ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ آپ پر اللہ کا درود و سلام ہو۔ میں حاضر ہوں تو رسول اللہ نے علیؑ کا سراپنی جھولی میں رکھا آپ کے مبارک دہن میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور فرمایا۔ اے میرے معبود اسکے اندر علم و فہم اور حکمت بھر دے۔ پھر ابو طالب سے فرمایا ”اے ابو طالب! اب آپ اپنے فرزند کی سنیے اور اسکی اطاعت کیجیے کہ اللہ عزوجل نے اسے اپنے نبی سے وہ نسبت عطا فرمائی ہے کہ جو ہارونؑ کی موسیٰ سے نسبت تھی اور آپ نے لوگوں کے درمیان اخوت بنائی تو علیؑ اور اپنے درمیان اخوت قائم کی“ پس قیس بن سعد نے علیؑ کے مناقب میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی مگر یہ کہ سب کا ذکر ڈالا۔ اور اس کے ذریعے حجت تمام کی اور کہا ”ان اہل بیت ہی میں جعفر بن ابی طالب ہیں کہ جو جنت میں اپنے پروں سے پرواز کرتے ہیں۔ پس اللہ نے لوگوں میں سے فقط اس کو یہی یہ خصوصیت بخشی ہے اور ان ہی میں ہیں سید الشہداء حمزہ اور ان ہی میں سے ہیں حضرت فاطمہؑ جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ اور جب تم رسول اللہ اور آپ کی اہل بیت کو قریش سے علیحدہ کر لو تو اللہ کی قسم! اے قریشیوں ہم تم سے افضل ہیں اور اللہ کے اور اسکے رسول کے اور آپ کی اہل بیت کے نزدیک تم سے زیادہ محبوب ہیں۔“

الْبَيْتِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الطَّيَّارُ فِي الْجَنَّةِ بِجَنَاحَيْنِ اِخْتَصَمَهُ اللهُ بِذَلِكَ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ وَ مِنْهُمْ حَمْرَةُ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ وَ مِنْهُمْ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ الْعَالَمِينَ فَاِذَا وَضَعْتَ مِنْ قُرَيْشٍ رَسُوْلَ اللهِ وَ اَهْلَ بَيْتِهِ وَ عَثْرَتَهُ الطَّيِّبِينَ فَتَنَحُّنُ وَ اللهُ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَ اَحَبُّ اِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ وَ اِلَى اَهْلِ بَيْتِهِ مِنْكُمْ لَقَدْ فُضِّضَ رَسُوْلُ اللهِ فَاجْتَمَعَتِ الْاَنْصَارُ اِلَى الْوَالِدِيِّ سَعْدٍ ثُمَّ قَالُوْا لَا تُبَايِعْ غَيْرَ سَعْدٍ فَجَاءَتْ قُرَيْشٌ بِحُجَّةٍ عَلَيَّ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ وَ حَاصِمُوْنَا بِحُجَّتِهِ وَ قَرَابَتِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ فَمَا يَعْدُوْ قُرَيْشٌ اَنْ يَكُوْنُوْا ظَلَمُوْا الْاَنْصَارَ وَ ظَلَمُوْا آلَ مُحَمَّدٍ ع وَ لَعْمَرِيْ مَا لِاَحَدٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ لَا لِقُرَيْشٍ وَ لَا لِاَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ فِي الْخِلَافَةِ حَقٌّ [وَ لَا نَصِيْبٌ] مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ [وَ وُلْدِهِ مِنْ بَعْدِهِ] فَعَظِبَ مُعَاوِيَةُ وَ قَالَ يَا اِبْنَ سَعْدٍ عَمَّنْ اَخَذْتَ هَذَا وَ عَمَّنْ رَوَيْتَهُ وَ عَمَّنْ سَمِعْتَهُ اَبُوْكَ اَخْبَرَكَ بِذَلِكَ وَ عَنْهُ اَخَذْتَهُ فَقَالَ قَيْسٌ سَمِعْتُهُ وَ اَخَذْتَهُ مِمَّنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ اَبِي وَ اَعْظَمُ عَلَيَّ حَقًّا مِنْ اَبِي قَالَ وَ مَنْ هُوَ قَالَ [ذَاكَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ] عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عَلِمَ هَذِهِ الْاُمَّةُ [وَ دِيَاْهَا] وَ صَدِيْقُهَا [وَ فَاوِقُهَا] الَّذِي اَنْزَلَ اللهُ فِيْهِ [مَا اَنْزَلَ وَ هُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ] فُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ فَلَمْ يَدْعُ قَيْسًا اَيَّةً نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ ع اِلَّا ذَكَرَهَا

یقیناً جب رسول اللہ کی رحلت ہوئی تو انصار میرے والد بزرگوار سعد کے پاس جمع ہو گئے پھر انہوں نے کہا ”ہم سعد کے سوا کسی کی بیت نہ کریں گے۔“ پس قریش آگے تو انہوں نے علیؑ کی دلیل اور آپ کی اہل بیت کی دلیل کو ہتھیار بنا کر ہم سے بحث کی اور آپ کے حق اور رسول اللہ سے قربت کو دلیل بنا کر ہم سے جھگڑا کیا۔ اور پھر قریش اور انصار آل محمد پر ظلم کرنے پر اتر آئے۔ مجھے میری زندگی کی قسم۔ انصار و قریش اور عرب و عجم میں سے کسی ایک کا بھی علی ابن طالب اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے ساتھ خلافت میں کوئی حق یا حصہ نہ ہے۔ پس معاویہ آگے بگولہ ہوا اور اس نے کہا ”اے سعد کے بیٹے تو نے یہ کس سے سیکھا ہے اور تو نے یہ کس سے روایت کیا ہے اور تو نے کس سے سنا

ہے؟ تیرے باپ نے تجھے بتایا اور تو نے اس سے سیکھا ہے؟ تو قیس نہ کہا میں نے یہ اس سے سنا ہے اور سیکھا ہے کہ جو میرے باپ سے بھی زیادہ افضل ہے اور مجھ پر میرے باپ سے بھی بڑھ کر حق رکھتا ہے۔ اس نے کہا ”وہ کون“ اس نے کہا ”وہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب ہیں کہ جو اس امت کے عالم اور حساب لینے والے ہیں اور اس امت کے صدیق اور فاروق ہیں اور وہ ہستی ہیں کہ جن کی فضیلت میں اللہ نے بہت کچھ نازل فرمایا اور یہ اللہ عزوجل کا قول ہے کہہ دیجیے کہ تمہارے اور میرے درمیان بطور گواہ اللہ کافی ہے اور وہ کہ جس کے پاس ساری کتاب کا علم ہے۔ (ردعد 43) پس قیس نے علی کی فضیلت میں نازل ہونے والی کسی آیت کو نہ چھوڑا مگر یہ کہ اسکا ذکر کر ڈالا“

فَقَالَ مُعَاوِيَةُ فَإِنَّ صَدِيقَهَا أَبُو بَكْرٍ وَ فَارُوقَهَا عُمَرُ وَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ قَيْسٌ أَحَقُّ بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ وَ أَوْلَى بِهَا الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ - أَمْ مَنْ كَانَ عَلَى بَيْتِهِ مِنْ رَبِّهِ وَ يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ [وَ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ اسْمُهُ فِيهِ] إِمَّا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ وَ اللَّهُ لَقَدْ نَزَّلَتْ وَ عَلِيٍّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ فَاسْقَطْتُمْ ذَلِكَ] وَ الَّذِي نَصَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص بِعَدِيرِ حُجِّمْ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ فَعَلِيٌّ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ وَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنْتَ مَنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ كَانَ مُعَاوِيَةُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ فَعِنْدَ ذَلِكَ نَادَى مُنَادِيَهُ وَ كَتَبَ بِذَلِكَ نُسْخَةً [إِلَى جَمِيعِ الْبُلْدَانِ] إِلَى عُمَالِهِ إِلَّا بَرِئْتَ الذِّمَّةَ مِمَّنْ رَوَى حَدِيثًا فِي مَنَاقِبِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَوْ فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِهِ [وَ قَدْ أَحَلَّ بِنَفْسِهِ الْعُقُوبَةَ] وَ قَامَتِ الْحُطَبَاءُ فِي كُلِّ كُوَيْبَةٍ [وَ مَكَانٍ] وَ عَلَى كُلِّ الْمَنَابِرِ بَلَّغْنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع وَ الْبَرَاءَةَ مِنْهُ وَ الْوَقِيعَةَ فِيهِ وَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ ع وَ اللَّعْنَةَ لَهُمْ [بِمَا لَيْسَ فِيهِمْ]

تو معاویہ نے کہا ”اس امت کا صدیق ابو بکر ہے اور اس امت کا فاروق عمر ہے اور وہ کہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے عبد اللہ بن سلام ہے۔ قیس نے کہا۔ ان اسماء کا زیادہ حقدار اور ان کے لیے برتری رکھنے والا وہ ہے کہ جس کے بارے میں اللہ نے نازل فرمایا۔ تو کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اور اسکے پیچھے پیچھے اسکا گواہ بھی ہو۔ (سود 17) اور وہ ہے کہ جس کے بارے میں اللہ جل عزوجل نے نازل فرمایا ”آپ فقط ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ہادی ہے۔ اللہ کی قسم۔ آیت یوں نازل ہوئی تھی کہ ”علیؑ، ہر قوم کے لیے ہادی ہے۔“ پس تم نے اسمیں سے علی کا نام نکال دیا۔ اور وہ کہ جسکا اعلان رسول اللہ نے غدیر خم کے مقام پر کیا تو فرمایا میں جس کی جان پر اس سے زیادہ حقدار ہوں تو علیؑ بھی اسکی جان پر اس سے زیادہ حقدار ہے اور رسول اللہ نے غزوہ تبوک کے موقع پر آپ سے فرمایا ”تیری نسبت مجھ سے ویسی ہے کہ جیسی ہارون کی موسیٰ سے تھی ماسوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور معاویہ ان دنوں مدینہ ہی میں موجود تھا کہ اسکے منادی نے ندادی اور اس منادی کا ایک نسخہ تمام شہروں میں اسکے گورنروں کے پاس بھیج دیا گیا۔ جو بھی علی ابن ابی طالب کے مناقب اور اسکی اہل بیت کے فضائل میں حدیث روایت کرے اسکی جان کی کوئی ذمہ داری نہ ہے اور اس کی جان سزا کی حقدار ہوگی۔ پس ہر مقام پر خطیب کھڑے ہو گئے اور ہر منبر سے علی ابن ابی طالب پر نعوذ باللہ لعنت شروع کر دی اور آپ سے بیزاری کا اظہار کرنے لگے اور آپ کی اہل بیت کو برا بھلا کہنے لگے جبکہ لعنت ان کے لیے یعنی معاویہ کے لیے ہی ہے کہ آپ حضرات میں تو ایسا کچھ نہ ہے۔

ثُمَّ إِنَّ مُعَاوِيَةَ مَرَّ بِحَلْفَةَ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَامُوا لَهُ غَيْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْيَوْمِ كَمَا قَامَ أَصْحَابُكَ إِلَّا مُوجِدَةً [فِي نَفْسِكَ] عَلَيَّ بِقِتَالِي إِيَّاكُمْ يَوْمَ صِفِّينَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ [أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ] عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُومًا قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَعَمَّرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ قُتِلَ مَظْلُومًا أَوْ فَسَلَّمْتُمْ الْأَمْرَ إِلَى وُلْدِهِ [وَهَذَا ابْنُهُ] قَالَ إِنَّ عُمَرَ قَتَلَهُ مُشْرِكًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَنْ قَتَلَ عُثْمَانَ قَالَ [قَتَلَهُ] الْمُسْلِمُونَ قَالَ فَذَلِكَ أَدْحَضَ لِحُجَّتِكَ وَ أَحَلَّ لِدِمِهِ إِنْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ قَتَلُوهُ وَ حَذَلُوهُ [فَلَيْسَ إِلَّا بِحَقٍّ] قَالَ مُعَاوِيَةُ فَإِنَّا قَدْ كَتَبْنَا فِي الْأَفَاقِ نُنْهَى عَنِ ذِكْرِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ فَكُفَّ لِسَانَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَ ارْبَعْ عَلَيَّ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَ فَتَنَّهُانَا عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ قَالَ لَا قَالَ أَ فَتَنَّهُانَا عَنْ تَأْوِيلِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَفَرَّقُوا وَ لَا نَسْأَلُ عَمَّا عَنَى اللَّهُ بِهِ [قَالَ نَعَمْ]

پھر معاویہ قریش کے ایک گروہ کے قریب سے گزرا تو جب انہوں نے اسے دیکھا تو عبد اللہ ابن عباس کے علاوہ سب اسکی تعظیم میں کھڑے ہو گئے تو اس نے اس سے کہا ”اے ابن عباس تمہیں کھڑا ہونے سے کس نے روکا ہے جیسا کہ تمہارے ساتھی کھڑے ہوئے ہیں یقیناً تمہارے دل میں صفین کے دن تم سے میری جنگ کا کینہ ہے۔ اے ابن عباس میرا چچا زاد (نعوذ باللہ) امیر المؤمنین عثمان مظلوم مارا گیا تھا۔ تو ابن عباس نے اس سے کہا عمر بن خطاب بھی تو مظلوم مارا گیا تھا تو کیا تم نے خلافت اس کے بیٹے کے حوالے کی؟ اس نے کہا ”عمر کو مشرک نے قتل کیا تھا۔ ابن عباس نے کہا ”تو عثمان کو کس نے قتل کیا؟“ اس نے کہا اسے مسلمانوں نے قتل کیا۔ اس نے کہا پس یہ تیری حجت کی کمزوری اور اس کے خون کے حلال ہونے کی دلیل ہے۔ اگر اسے مسلمانوں نے مارا ہے اور اسے رسوا کیا ہے تو یقیناً حق یہی ہوگا۔ معاویہ نے کہا ہم نے پوری دنیا میں لکھا ہے اور علیؑ اور اسکی اہل بیت کے مناقب کے ذکر سے منع کیا ہے پس اے ابن عباس اپنی زبان کو روکو اور اپنی جان بچاؤ۔ تو اس سے ابن عباس نے کہا کیا تو ہمیں قرآن کی تلاوت سے روکتا ہے؟ اس نے کہا ”نہیں“ ابن عباس نے کہا کیا تو ہمیں قرآن کی تاویل سے روکتا ہے؟ اس نے کہا ”ہاں“ ابن عباس نے کہا ”تو کیا ہم قرآن تو پڑھیں اور اس سے اللہ کی مراد کیا ہے۔ اس بارے میں سوال نہ کریں؟ اس نے کہا ”ہاں“

قَالَ [فَأَيُّمَا أَوْجَبَ عَلَيْنَا قِرَاءَتَهُ أَوْ الْعَمَلُ بِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ الْعَمَلُ بِهِ قَالَ فَكَيْفَ نَعْمَلُ بِهِ حَتَّى نَعْلَمَ مَا عَنَى اللَّهُ بِمَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا قَالَ سَلْ عَنْ ذَلِكَ مَنْ يَتَأْوَلُهُ عَلَيَّ غَيْرَ مَا تَتَأْوَلُهُ أَنْتَ وَ أَهْلُ بَيْتِكَ قَالَ إِنَّمَا أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِي فَاسْأَلْ عَنْهُ آلَ أَبِي سُفْيَانَ أَوْ اسْأَلْ عَنْهُ آلَ أَبِي مُعَيْطٍ أَوْ الْيَهُودَ وَ النَّصَارَى وَ الْمَجُوسَ قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ فَقَدْ عَدَلْتَنَا بِهِمْ [وَ صَيَّرْتَنَا مِنْهُمْ] قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرِي مَا أَعْدَلْتُكَ بِهِمْ غَيْرَ أَنَّكَ تَهَيَّبْتَنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ بِالْقُرْآنِ وَ بِمَا فِيهِ مِنْ أَمْرٍ وَ هَيَّيْ أَوْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ أَوْ نَاسِخٍ أَوْ مَنْسُوخٍ أَوْ عَامٍّ أَوْ خَاصٍّ أَوْ مُحْكَمٍ أَوْ مُتَشَابِهٍ وَ إِنْ لَمْ تَسْأَلِ الْأُمَّةَ عَنْ ذَلِكَ هَلَكُوا وَ اخْتَلَفُوا وَ تَاهُوا قَالَ مُعَاوِيَةُ فَاقْرَأُوا الْقُرْآنَ [وَ تَأْوَلُوهُ] وَ لَا تَرَوْا شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكُمْ [مِنْ تَفْسِيرِهِ] وَ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ فِيكُمْ وَ ارْزُوا مَا سَوَى ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَ يُبَئِي اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُنِمْ نُورَهُ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ قَالَ مُعَاوِيَةُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَكْفَيْتَنِي نَفْسِكَ وَ كُفَّ عَنِّي لِسَانَكَ وَ إِنْ كُنْتُ لَا بُدَّ

ابن عباس نے کہا ”ہم پر اس کا پڑھنا زیادہ واجب ہے یا اس پر عمل کرنا؟ معاویہ نے کہا ”اس پر عمل کرنا“ ابن عباس نے کہا تو ہم اس پر کیسے عمل کریں جب تک ہمیں معلوم نہ ہو کہ اللہ نے جو ہم پر نازل کیا ہے اس سے اسکی مراد کیا ہے؟“ معاویہ نے کہا ”اس سے پوچھو

کہ جو تمہاری اور تمہاری اہل بیت کی تاویل کے علاوہ سے تاویل کرے؟ ابن عباس نے کہا ”بے شک اللہ نے قرآن تو میری اہل بیت پر نازل کیا اور میں اسکے بارے میں آل ابی سفیان سے یا آل ابی معیط سے یا یہودیوں، نصرانیوں اور مجوسیوں سے سوال کروں؟ تو معاویہ نے اس سے کہا ”تو نے ہمیں ان کے برابر گردانا اور ہمیں انکے ساتھ ملایا (یہودیوں، نصرانیوں اور مجوسیوں کے ساتھ) تو ابن عباس نے اس سے کہا ”مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں نے تمہیں انکے برابر اس لیے گردانا ہے کہ تم ہمیں منع کرتے ہو کہ ہم اللہ کی عبادت قرآن کے مطابق کریں اور اسمیں جو امر و نہی یا حلال و حرام یا ناسخ و منسوخ یا عام و خاص یا محکم و متشابہ ہے اس پر عمل کریں۔ اور اگر امت نے ان سب چیزوں کے بارے میں سوال نہ کیا تو سب لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور اختلاف میں پڑ کر برباد ہو جائیں گے۔ معاویہ نے کہا ”قرآن پڑھو اور اسکی تاویل کرو مگر جو چیز اللہ نے تم لوگوں کی شان میں نازل کی ہے اس کے بارے میں تفسیر کی ہر گز روایت نہ کرو۔ اور اسکی بھی ہر گز روایت نہ کرو کہ جو رسول اللہ نے تمہارے بارے میں فرمایا۔ اسکے علاوہ تم روایت کر سکتے ہو۔ ابن عباس نے کہا اللہ عزوجل نے قرآن میں فرمایا ہے وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں جبکہ اللہ ایسا نہیں کرنے والا مگر یہ کہ وہ اپنے نور کو مکمل کرے گا اگرچہ کافروں کو ناپسند ہی کیوں نہ ہو (توبہ 32) معاویہ نے کہا اے ابن عباس۔ خود کو مجھ سے بچاؤ اور میرے بارے میں اپنی زبان کو روکو اور اگر تم ایسا کرنا ہی چاہتے ہو تو تنہائی میں کرو تمہاری زبان سے اعلانیہ کوئی ایک بھی نہ سنے پھر معاویہ اپنے گھر چلا گیا اور اس نے ابن عباس کی طرف پچاس ہزار درہم بھیجے۔

فَاعِلًا فَلْيَكُنْ ذَلِكَ سِرًّا وَ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ مِنْكَ عَلَانِيَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِخَمْسِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ثُمَّ اسْتَدَّ الْبَلَاءُ بِالْأَمْصَارِ كُلِّهَا عَلَى شِيعَةِ عَلِيِّ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ ع وَ كَانَ أَشَدُّ النَّاسِ بِلِيَّةِ أَهْلِ الْكُوفَةِ لِكَثْرَةِ مَنْ بَعَا مِنَ الشِّيعَةِ وَ اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ زِيَادًا أَخَاهُ وَ صَمَّ إِلَيْهِ الْبَصْرَةَ وَ الْكُوفَةَ وَ جَمِيعَ الْعِرَاقَيْنِ وَ كَانَ يَسْتَبَعُ الشِّيعَةَ وَ هُوَ بِهِمْ عَالِمٌ لِأَنَّهُ كَانَ مِنْهُمْ فَقَدْ عَرَفَهُمْ وَ سَمِعَ كَلَامَهُمْ أَوَّلَ شَيْءٍ فَفَتَلَهُمْ تَحْتَ كُوْكَبٍ [وَ حَجَرٍ وَ مَدْرٍ وَ أَجْلَاهُمْ] وَ أَخَافَهُمْ وَ قَطَعَ الْأَيْدِي وَ الْأَرْجُلَ مِنْهُمْ وَ صَلَبَهُمْ عَلَى جُدُوعِ النَّخْلِ وَ سَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَ طَرَدَهُمْ وَ شَرَدَهُمْ [حَتَّى انْتَزَعُوا عَنِ الْعِرَاقِ] فَلَمْ يَبْقَ بِالْعِرَاقَيْنِ أَحَدٌ مَشْهُورٌ إِلَّا مَقْتُولٌ أَوْ مَصْلُوبٌ أَوْ طَرِيدٌ أَوْ هَارِبٌ وَ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى قُضَاتِيهِ وَ وُلَاتِيهِ فِي جَمِيعِ الْأَرْضَيْنِ وَ الْأَمْصَارِ أَنَّ لَا تُجْبِزُوا لِأَحَدٍ مِنْ شِيعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ لَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ [وَ لَا مِنْ أَهْلِ وَ لَاتِيهِ الَّذِينَ يَرَوْنَ

پھر تمام شہروں میں علی اور آپ کی اہل بیت کے شیعوں پر مصیبتیں سخت ہو گئیں۔ اور سب سے زیادہ مصیبت کوفہ کے لوگوں پر ٹوٹی کیونکہ ان میں شیعوں کی کثرت تھی اور معاویہ نے اس شہر پر اپنے بھائی (حرام زادے) زیاد کو گورنر بنایا۔ اور بصرہ و کوفہ اور تمام عراق اسکے زیر کمان کر دیا۔ کیونکہ وہ کبھی خود بھی شیعوں کا ہمنوا ہوتا تھا۔ اس لیے وہ انہیں جانتا تھا۔ چنانچہ اس نے شیعوں کو چن چن کر مارا۔ پس اس نے ہر جگہ شیعوں کا قتل عام کیا اور انہیں جلا وطن کیا اور انہیں خوف زدہ کیا اور انکے ہاتھ پاؤں کاٹے اور انہیں کھجوروں کے تنوں پر مصلوب کیا اور انکی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھرائیں اور انہیں در بدر کر ڈالا اور انہیں تتر بتر کر دیا یہاں تک کہ وہ عراق سے نکال باہر کر دیئے گئے۔ پس عراق کے مشہور شیعوں میں سے کوئی ایک بھی نہ بچا مگر یہ کہ اسے یا تو مار دیا گیا یا پھانسی پر لٹکا دیا گیا یا اسے در بدر کر دیا گیا یا وہ فرار ہو گیا۔ اور معاویہ نے ہر شہر اور علاقے کے اپنے قاضیوں اور حاکموں کو لکھا تم لوگ علی ابن ابی طالب اور آپ کی اہل بیت کے شیعوں میں

سے اور انکی ولایت پر ایمان رکھنے والے ان لوگوں میں سے کہ جو علیؑ کی فضیلت کی حدیثیں روایت کرتے ہیں اور علیؑ کے مناقب بیان کرتے ہیں ان میں سے کسی ایک کی بھی گواہی قبول نہ کرو“

فَضْلُهُ وَ يَتَّخِذُونَ بِمَنَاقِبِهِ [ شَهَادَةً وَ كَتَبَ إِلَى عُمَالِهِ انظُرُوا مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ شِيعَةِ عُمَانَ وَ مُحِبِّيهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ أَهْلِ وَ لَاتِيهِ الَّذِينَ يَرَوْنَ فَضْلَهُ وَ يَتَّخِذُونَ بِمَنَاقِبِهِ فَادْعُوا بِمَجَالِسِهِمْ وَ أَكْرِمُوهُمْ وَ قَرِّبُوهُمْ وَ شَرِّفُوهُمْ وَ اِكْتَبُوا إِلَيَّ بِكُلِّ مَا يَرَوِي كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فِيهِ وَ اسْمَ الرَّجُلِ وَ اسْمَ أَبِيهِ وَ مِمَّنْ هُوَ فَعْمَلُوا ذَلِكَ حَتَّى أَكْثَرُوا فِي عُمَانَ الْحَدِيثِ وَ بَعَثَ إِلَيْهِم بِالصَّلَاتِ وَ الْكِسَى وَ أَكْثَرَ لَهُمُ الْقَطَائِعَ مِنَ الْعَرَبِ وَ الْمَوَالِي فَكُثِرُوا فِي كُلِّ مِصْرٍ وَ تَنَافَسُوا فِي الْمَنَازِلِ وَ الصَّبَاعِ وَ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَأْتِي عَامِلَ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَ لَا قَرِيْبَةً فِيهِ وَ يَرَوِي فِي عُمَانَ مَنْقِبَةً أَوْ يَذْكُرُ لَهُ فَضِيلَةً إِلَّا كُتِبَ اسْمُهُ وَ قُرِبَ وَ شَفِّعَ فَلْيَبُوا بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ كَتَبَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَالِهِ أَنَّ الْحَدِيثَ قَدْ كَثُرَ فِي عُمَانَ وَ فَنَسَا فِي كُلِّ قَرِيْبَةٍ وَ مِصْرٍ وَ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ فَإِذَا جَاءَكُمْ كِتَابِي هَذَا فَادْعُوا النَّاسَ إِلَى الرِّوَايَةِ فِي أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَإِنَّ فَضْلَهُمَا وَ سَوَابِقَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ وَ أَقْرَبُ لِعَيْنِي وَ أَدْحَضُ لِحُجَّةِ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ وَ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَنَاقِبِ عُمَانَ وَ فَضَائِلِهِ فَقَرَأَ كُلُّ قَاضٍ وَ أَمِيرٍ [ مِنْ وَ لَاتِيهِ ] كِتَابَهُ عَلَى النَّاسِ وَ أَخَذَ النَّاسُ فِي الرِّوَايَاتِ

اور اس نے اپنے گورنروں کو لکھا ”تم لوگ اپنے ارد گرد عثمان اور اسکی اہل بیت کے شیعوں اور محبوں اور اسکی ولایت کو ماننے والے ان لوگوں کی طرف نگاہ کرو کہ جو عثمان کی فضیلت کو روایت کرتے ہیں اور عثمان کے مناقب کو بیان کرتے ہیں پس تم انہیں اپنی مجالس کے قریب کرو اور انہیں عزت دو اور انہیں قربت دو اور انہیں شرف بخشو۔ پس ان میں سے جو بھی عثمان کی فضیلت میں حدیث روایت کرے ہر ایسے شخص کا نام اور اسکے باپ کا نام اور جس قبیلے سے وہ تعلق رکھتا ہو اسکا نام میری طرف لکھ بھیجو۔ پس ان لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ عثمان کے بارے میں احادیث کی بہتات ہو گئی۔ پس اس نے انکی طرف اسکا صلہ اور کپڑے بھیجے اور ان کے لیے خواہ وہ عرب تھے یا عجم جاگیریں دیں۔ پس وہ ہر شہر میں کثرت پا گئے۔ انہوں نے گھر ڈالے اور جائیدادیں بنائیں اور ان پر دنیا وسیع ہو گئی۔ پس جو کوئی بھی کسی شہر کے گورنریا گواؤں کے حاکم کے پاس جاتا تھا تو وہ عثمان کی منقبت کے بارے میں حدیث روایت کرتا تھا یا اسکی فضیلت کا ذکر کرتا تھا تو وہ اسکا نام لکھ کر معاویہ کے پاس بھیجتے تھے اور اسے قربت دیتے تھے۔ اور اسکی معاویہ کے ہاں سفارش کرتے تھے۔ پس اس طرح جتنا اللہ نے چاہا وقت گزرتا رہا۔ پھر اس کے بعد اس نے اپنے گورنروں کو لکھا۔ عثمان کے بارے میں احادیث کی بہتات ہو گئی ہے۔ اور ہر گاؤں، شہر کی جانب عام ہو گئی ہیں۔ پس جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو لوگوں کو ابو بکر اور عمر کے بارے میں روایات گھڑنے پر اسکاؤ کیونکہ انکی فضیلت اور انکی سبقت میرے نزدیک پسندیدہ ترین ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اس اہل بیت کی حجت کو کمزور تر بنانے والی ہے اور ان پر عثمان کے فضائل اور مناقب پہلے ہی گراں ہیں۔

فِي أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ فِي مَنَاقِبِهِمْ ثُمَّ كَتَبَ نُسخَةً جَمَعَ فِيهَا جَمِيعَ مَا رَوِيَ فِيهِمْ مِنَ الْمَنَاقِبِ وَ الْفَضَائِلِ وَ أَنْفَذَهَا إِلَى عُمَالِهِ وَ أَمَرَهُمْ بِقِرَاءَتِهَا عَلَى الْمَنَابِرِ وَ فِي كُلِّ كُورَةٍ وَ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ وَ أَمَرَهُمْ أَنْ يُنْفَذُوا إِلَى مُعَلِّمِي الْكُتَاتِيْبِ أَنْ يُعَلِّمُوَهَا صِبْيَانَهُمْ حَتَّى يَرَوُّوَهَا وَ يَتَعَلَّمُوَهَا كَمَا يَتَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ وَ حَتَّى عَلِّمُوَهَا بَنَاتِهِمْ وَ نِسَاءَهُمْ وَ خَدَمَهُمْ وَ حَشَمَهُمْ فَلْيَبُوا بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى عُمَالِهِ نُسخَةً وَاحِدَةً إِلَى جَمِيعِ الْبُلْدَانِ انظُرُوا مَنْ قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةُ أَنَّهُ يُحِبُّ عَلِيًّا وَ أَهْلَ بَيْتِهِ

فَأَخُوهُ مِنَ الدِّيَّانِ وَ لَا يُحِبُّوهُ لَهُ شَهَادَةٌ ثُمَّ كَتَبَ كِتَابًا آخَرَ مِنْ أَهْمُومُوهُ وَ لَمْ تَقُمْ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ [أَنَّهُ مِنْهُمْ] فَأَقْتُلُوهُ فَفَقْتُلُوهُمْ عَلَى النَّهْمِ وَ الظَّنِّ وَ الشُّبُهَةِ تَحْتَ كُلِّ كَوْكَبٍ حَتَّى لَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَغْلُطُ بِكَلِمَةٍ فَيُضْرَبُ عَنْقُهُ وَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الْبَلَاءُ فِي بَلَدٍ أَكْبَرَ وَ لَا أَشَدَّ مِنْهُ

پس اسکے نامزدہر قاضی اور امیر نے اسکا خط لوگوں کے سامنے پڑھا تو لوگوں نے ابو بکر و عمر اور ان دونوں کے مناقب میں احادیث گھڑ کر روایت کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے ایک نسخہ میں ابو بکر و عثمان کے مناقب اور فضائل میں جو گھڑ کر روایت کیا گیا تھا وہ سب جمع کیا اور اسے اپنے گورنروں کے پاس بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اسے منبر پر پڑھیں ہر چوک اور ہر مسجد میں پڑھیں۔ اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے سکولوں کے اساتذہ کو حکم دیں کہ وہ اسے بچوں کو تعلیم کریں تاکہ وہ بھی روایت کریں اور اسکا علم حاصل کریں جیسے کہ وہ قرآن کا علم حاصل کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی اپنی بیٹیوں، اپنی بیویوں، نوکروں اور دوستوں کو تعلیم دیں۔ پس لوگوں نے جب تک اللہ نے چاہا ہی وقت گزارا۔ پھر معاویہ نے ایک ہی طرح کا خط تمام علاقوں میں اپنے کارندوں کی طرف لکھا ”دیکھو جس کے خلاف ثابت ہو جائے، کہ وہ علیؑ اور انکی اہل بیتؑ سے محبت کرتا ہے اسکا نام وظیفے کے رجسٹر سے مٹا دو اور اسکی گواہی قبول نہ کرو۔ پھر اس نے دوسرا خط لکھا ”پس جس کے خلاف تمہیں ثبوت نہ ملے اور تمہیں اس پر شک ہو کہ وہ ان میں سے ہے اسے تم قتل کر ڈالو۔“ پس انہوں نے شیعوں کو شک اور گمان اور شبہ کے ذریعے بھی ہر جگہ مارا پس ان میں سے اگر کوئی شخص کسی لفظ میں بھی غلطی کرتا تھا تو بھی اسکی گردن مار دیتے تھے اور یہ مصیبت کسی بھی علاقے میں عراق سے زیادہ سخت نہ تھی اور خصوصاً کوفہ میں تو سختی تھی

بِالْعِرَاقِ وَ لَا سِيَّمَا بِالْكُوفَةِ حَتَّى إِنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ مِنْ شَيْعَةِ عَلِيٍّ ع وَ مِنْ بَقِيَّةِ مَنْ أَصْحَابِهِ بِالْمَدِينَةِ وَ غَيْرِهَا لِيَأْتِيَهُ مَنْ يَتَّقُ بِهِ فَيَدْخُلُ بَيْتَهُ ثُمَّ يُلْقِي إِلَيْهِ سِرَّهُ فَيَخَافُ مِنْ خَادِمِهِ وَ مَمْلُوكِهِ فَلَا يُحَدِّثُهُ حَتَّى يَأْخُذَ عَلَيْهِ الْأَيْمَانَ الْمُعْطَلَةَ لِيَكْتُمَهُ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ الْأَمْرَ لَا يَزْدَادُ إِلَّا شِدَّةً وَ كَثُرَ عِنْدَهُمْ عَدُوُّهُمْ وَ أَظْهَرُوا أَحَادِيثَهُمُ الْكَاذِبَةَ فِي أَصْحَابِهِمْ مِنَ الزُّورِ وَ الْبُهْتَانِ فَشَأْنُ النَّاسِ عَلَى ذَلِكَ وَ لَمْ يَتَعَلَّمُوا إِلَّا مِنْهُمْ وَ مَضَى عَلَى ذَلِكَ فَضَائِحُهُمْ وَ وُلَائُهُمْ وَ فُقَهَائُهُمْ وَ كَانَ أَعْظَمَ النَّاسِ فِي ذَلِكَ بَلَاءٌ وَ فِتْنَةٌ الْفُرَّاءُ الْمُرَاءُونَ الَّذِينَ يُظْهِرُونَ [لَهُمُ الْخِزْنَ] وَ الْحُشُوعَ وَ النَّسْكَ وَ يَكْذِبُونَ وَ يَفْتَعِلُونَ [يَعْلَمُونَ] الْأَحَادِيثَ لِيَحْضَرُوا بِذَلِكَ [عِنْدَ وُلَائِهِمْ] وَ يَدْنُوا بِذَلِكَ بِجَالِسَتِهِمْ وَ يُصَيِّبُوا بِذَلِكَ الْأَمْوَالَ وَ الْقَطَائِعَ وَ الْمَنَازِلَ حَتَّى صَارَتْ أَحَادِيثُهُمْ تَلْكَ وَ رَوَايَاتُهُمْ فِي أَيْدِي مَنْ يَحْسَبُ أَنَّهَا حَقٌّ وَ أَنَّهَا صِدْقٌ فَرَوَوْهَا وَ قَبِلُوهَا وَ تَعَلَّمُوهَا وَ عَلَّمُوهَا وَ أَحَبُّوا عَلَيْهَا وَ أَنْعَضُوا [حَتَّى جُمِعَتْ عَلَى ذَلِكَ بِجَالِسَتِهِمْ] وَ صَارَتْ فِي أَيْدِي النَّاسِ الْمُتَدَبِّتِينَ الَّذِينَ لَا يَسْتَحِلُّونَ الْكَذِبَ وَ يُبْعَضُونَ عَلَيْهِ أَهْلَهُ فَاقْبَلُوهَا وَ هُمْ يَرَوْنَ أَنَّهَا حَقٌّ وَ لَوْ عَلِمُوا أَنَّهَا

یہاں تک کہ علیؑ کے شیعوں میں سے کوئی شخص اور ان میں سے کہ جو علیؑ کے مدینہ کے صحابیوں میں سے بچ گئے تھے کوئی شخص جب اس کے پاس کوئی قابل اعتماد شخص آتا تو وہ اسے اپنے گھر میں داخل کرتا پھر اسے راز کی بات بتاتا پس وہ غلاموں سے بھی ڈرتا تھا۔ پس وہ اسے کچھ بیان نہ کرتا تھا جب تک کہ اس سے بھاری قسم نہ لے لے کہ اس بات کو چھپائے گا۔ اور روز بروز اس میں اضافہ ہونے لگا کہ انکے ہاں دشمنوں کی کثرت ہونے لگی اور وہ لوگ اپنے اصحاب (ابو بکر، عمر و عثمان) کے بارے میں جھوٹی احادیث بیان کر کے بہتان و جلسازی کرنے

لگے۔ پس لوگوں کی نشوونما اسی طرح ہوئی۔ لوگوں نے انکے سوا کسی سے تعلیم حاصل نہ کی تھی اور اسی تعلیم ہی کے ذریعے انکے قاضی، حاکم اور انکے فقہا فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اور اس مصیبت و فتنہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ ریاکار اور دکھاوا کی عبادت کرنے والے قاری حضرات علیہم لعن تھے۔ وہ کہ جو خشوع و خضوع کا اظہار کرتے تھے اور عبادت کا اظہار کرتے تھے اور جھوٹ بول کر احادیث بھی گھڑتے تھے تاکہ اس کے ذریعے اپنے حاکموں کے ہاں حصہ پاسکیں۔ اور اس کے سبب انکی مجالس کے قریب ہو سکیں اور اس کے ذریعے مال و دولت، جاگیریں اور بڑے بڑے گھر حاصل کر سکیں۔ یہاں تک کہ انکی یہ احادیث اور انکی یہ روایات ایسے آدمی کے ہاتھ جا پہنچیں کہ جس نے گمان کیا کہ وہ سب حق اور سچ ہیں۔ پس اس نے ان جھوٹی احادیث و روایات کو آگے روایت کیا تو لوگوں نے انکو قبول کیا اور خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی تعلیم کیا اور انہی روایات و احادیث کا ذبہ کی روشنی میں لوگوں نے محبت اور نفرت کی یہاں تک کہ انہی احادیث و روایات کے سبب ہی انکی مجالس کا اجتماع ہونے لگا۔ اور یہ احادیث و روایات کا ذبہ ان دین دار لوگوں تک جا پہنچیں کہ جو جھوٹ کو حلال نہ جانتے تھے اور جھوٹ کے مخالف تھے۔ پس انہوں نے ان احادیث و روایات کا ذبہ کو قبول کیا اور وہ روایت کرنے لگے کہ یہ سب حق ہیں پس اگر وہ جانتے کہ یہ باطل ہیں تو ہرگز انہیں روایت نہ کرتے اور انکی روشنی میں دین نہ بناتے اور جو انکی مخالفت کرے اسے کوئی نقصان نہ دیتے۔

بَاطِلٌ لَمْ يَرَوْهَا وَ لَمْ يَتَدَيَّنُوا بِهَا] وَ لَا يَنْفُصُوا مَنْ خَالَفَهُمْ [فَصَارَ الْحَقُّ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ بَاطِلًا وَ الْبَاطِلُ حَقًّا وَ الصِّدْقُ كَذِبًا وَ الْكُذْبُ صِدْقًا وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَتَشْمَلَنَّكُمْ فِتْنَةٌ يَرُبُّو فِيهَا الْوَلِيدُ وَ يَنْشَأُ فِيهَا الْكَبِيرُ يَجْرِي النَّاسُ عَلَيْهَا وَ يَتَّخِذُونَهَا سُنَّةً فَإِذَا غَيَّرَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالُوا أَتَى النَّاسُ مِنْكَرًا غَيَّرَتِ السُّنَّةُ فَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ع لَمْ يَزَلِ الْفِتْنَةُ وَ الْبَلَاءُ يَعْظَمَانِ وَ يَشْتَدَّانِ فَلَمْ يَبْقَ وَ لِيَّ لِلَّهِ إِلَّا خَائِفًا عَلَى دَمِهِ أَوْ مَقْتُولًا أَوْ طَرِيدًا أَوْ شَرِيدًا وَ لَمْ يَبْقَ عَدُوٌّ لِلَّهِ إِلَّا مُظْهِرًا حُجَّتَهُ غَيْرَ مُسْتَتِرٍ بِبِدْعَتِهِ وَ ضَلَالَتِهِ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ مَوْتِ مُعَاوِيَةَ بِسَنَةِ حَجَّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ مَعَهُ [فَجَمَعَ الْحُسَيْنُ ع بَنِي هَاشِمٍ رِجَالَهُمْ وَ نِسَاءَهُمْ وَ مَوَالِيَهُمْ وَ شَبَعَتُهُمْ مِنْ حَجَّ مِنْهُمْ وَ مِنَ الْأَنْصَارِ بِمَنْ يَعْرِفُهُ الْحُسَيْنُ ع وَ أَهْلُ بَيْتِهِ

پس اس زمانے میں حق باطل میں تبدیل کر دیا گیا اور باطل کو حق میں تبدیل کر دیا گیا۔ جھوٹ کو سچ گردانا جانے لگا اور سچ کو جھوٹ مانا جانے لگا۔ اور رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ یقیناً تمہیں ایک فتنہ گھیر لے گا کہ جس میں چھوٹے پرورش پائیں گے اور بڑے بوڑھے ہو جائیں گے لوگ اسی فتنہ کی ہوا پر عمل کریں اور اسی فتنہ ہی کو سنت سمجھ لیں گے۔ پس جب اس فتنہ میں سے کوئی چیز تبدیل کی جائے گی تو لوگ کہیں گے ”لوگوں کو گناہ کا حکم دیا گیا ہے اور سنت کو تبدیل کر دیا گیا ہے؟“ پس جب حسن بن علیؑ کی شہادت ہوئی تو فتنہ اور مصیبت میں اضافہ ہونے لگا۔ اور وہ شدت اختیار کر گئے۔ پس کوئی اللہ کا ولی باقی نہ رہا مگر یہ کہ یا تو اسے اپنے خون بہائے جانے کا خوف تھا یا وہ قتل کر دیا گیا یا اسے دھتکار دیا گیا۔ یا وہ قید کر دیا گیا۔ اور کوئی دشمن خدا باقی نہ تھا مگر یہ کہ وہ اپنی حجت کا بغیر کسی پردہ پوشی کے اپنی بدعت اور گمراہی سے اظہار کرنے لگا۔ پس جب معاویہ کی موت سے ایک سال قبل حسین بن علیؑ اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن جعفرؑ نے ایک ساتھ حج کیا تو حسینؑ نے بنو ہاشم کے مردوزن اور اپنے موالیوں اور شیعوں میں سے جو حج کرنے آیا تھا جمع کیا اور انصار میں سے بھی جمع کیا کہ جو حسینؑ اور آپؑ کی اہل بیت کی معرفت رکھتے تھے۔

ثُمَّ أَرْسَلَ رَسُولًا لَا تَدْعُو أَحَدًا مِمَّنْ حَجَّ الْعَامَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ بِالصَّلَاحِ وَالنُّسُكِ إِلَّا أَجْمَعُوهُمْ لِي فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ بَعِيٌّ أَكْثَرُ مِنْ سَبْعِمِائَةِ رَجُلٍ وَ هُمْ فِي سُرَادِقِهِ عَامَتُهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ] وَ نَحْوُ مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ص [وَ غَيْرِهِمْ] فَقَامَ فِيهِمْ الْحُسَيْنُ ع حَطِيئاً فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الطَّاعِنَةَ قَدْ فَعَلَ بِنَا وَ بِشِيعَتِنَا مَا قَدْ رَأَيْتُمْ وَ عَلِمْتُمْ وَ شَهِدْتُمْ وَ إِيَّيْ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَإِنْ صَدَقْتُ فَصَدِّقُونِي وَ إِنْ كَذَبْتُ فَكَذِّبُونِي أَسْأَلُكُمْ بِحَقِّ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَ حَقِّ رَسُولِ اللَّهِ وَ حَقِّ قَرَابَتِي مِنْ نَبِيِّكُمْ لَمَّا سِيرْتُمْ [سَتَرْتُمْ] مَقَامِي هَذَا وَ وَصَفْتُمْ مَقَالَتِي وَ دَعَوْتُمْ أَجْمَعِينَ فِي أَنْصَارِكُمْ مِنْ قَبَائِلِكُمْ مَنْ آمَنْتُمْ مِنَ النَّاسِ وَ وَثِقْتُمْ بِهِ فَأَدْعُوهُمْ إِلَى مَا تَعْلَمُونَ مِنْ حَقِّنَا فَإِنِّي أَخْشَوْفُ أَنْ يَدْرُسَ هَذَا الْأَمْرُ وَ يَذْهَبَ الْحَقُّ وَ يُغْلَبَ - وَ اللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَ مَا تَرَكَ شَيْئاً بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا تَلَاهُ وَ فَسَّرَهُ وَ لَا شَيْئاً بِمَا قَالَهُ

پھر آپ نے اپنے نمائندے بھیجے کہ اصحاب رسول اللہ میں سے جو نیک و عابد اس سال حج پر آئے ہوئے ہیں ان سب کو میرے پاس لاؤ۔ پس منی کے مقام پر آپ کے پاس سات سو سے زائد آدمی اکٹھے ہو گئے اور وہ سب آپ کے شامیانے کے نیچے تھے۔ ان میں سے اکثریت تابعین کی تھی اور دو سو کے لگ بھگ نبی کے اصحاب تھے اور دیگر لوگ بھی شامل تھے۔ پس ان لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے حسین کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اما بعد۔ یقیناً اس بد کردار (معاویہ) نے جو کچھ ہمارے ساتھ اور ہمارے شیعوں کے ساتھ کیا وہ تم سب نے دیکھا اور جانتے ہو اور تم سب اس کے گواہ ہو۔ اور میں تم سے ایک چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ پس اگر میں سچ کہوں تو میری تصدیق کرنا اور اگر خدا نخواستہ میں سچ نہ کہو تو مجھے جھٹلانا۔ میں تم سے تم پر اللہ کے حق، رسول اللہ کے حق اور تمہارے نبی سے میری قربت کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جب تم میرے پاس یہاں چل کر آگئے ہو۔ تو میری گفتگو کو راز میں رکھنا اور تم اپنے قبائل اور انصار میں سے جنکے بارے میں تمہیں خوف نہ ہو اور جن پر اعتماد ہو انکو یہ بیان کرنا اور انکو ہمارے اس حق کی جانب دعوت دو کہ جو تم سب جانتے ہو۔ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں اس معاملے کو برباد نہ کر دیا جائے اور حق ختم اور مغلوب نہ ہو جائے۔ اللہ اپنے نور کو کامل رکھنے والا ہے۔ اگرچہ کافروں کو ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔ پس آپ نے اپنے بارے میں اللہ کی طرف سے نازل ہونے والے قرآن میں سے کچھ کو بھی نہ چھوڑا بلکہ اسے تلاوت کیا اور اسکی تفسیر بھی فرمادی۔ اور کوئی چیز ایسی نہ رہی کہ جو رسول اللہ نے آپ کے باپ اور آپ کے برادر بزرگوار اور آپ کی والدہ ماجدہ اور آپ اور آپ کی اصل بیت کے بارے میں فرمائی ہو مگر آپ نے اس سب کو روایت کیا۔

رَسُولُ اللَّهِ ص فِي أَبِيهِ وَ أَخِيهِ وَ أُمِّهِ وَ فِي نَفْسِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا زَوَاهُ وَ كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ الصَّحَابَةُ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَدْ سَمِعْنَا وَ شَهِدْنَا وَ يَقُولُ التَّابِعِيُّ اللَّهُمَّ قَدْ حَدَّثَنِي بِهِ مَنْ أَصَدَّقُهُ وَ أَتَمَّتْهُ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ اللَّهَ إِلَّا حَدَّثْتُمْ بِهِ مَنْ تَتَّبِعُونَ بِهِ وَ بِدِينِهِ قَالَ سَلِيمٌ فَكَانَ فِيهِمَا نَاشِدُهُمُ الْحُسَيْنُ ع وَ ذَكَرَهُمْ أَنْ قَالَ أَنْشُدْكُمْ اللَّهَ أَنْ تَعْلَمُونَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ أَخًا رَسُولِ اللَّهِ ص حِينَ أَخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَآخَى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ نَفْسِهِ وَ قَالَ أَنْتَ أَخِي وَ أَنَا أَخُوكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدْكُمْ اللَّهَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص اشْتَرَى مَوْضِعَ مَسْجِدِهِ وَ مَنَازِلِهِ فَابْتَنَاهُ ثُمَّ ابْتَنَى فِيهِ عَشْرَةَ مَنَازِلٍ تِسْعَةٌ لَهُ وَ جَعَلَ عَاشِرَهَا فِي وَسْطِهَا لِأَبِي ثُمَّ سَدَّ كُلَّ بَابٍ شَارِعٍ إِلَى الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِهِ فَتَكَلَّمُ فِي ذَلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ فَقَالَ ص مَا أَنَا سَدَدْتُ أَبْوَابَكُمْ وَ فَتَحْتُ بَابَهُ وَ لَكِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِسَدِّ أَبْوَابِكُمْ وَ فَتَحَ بَابَهُ ثُمَّ هَمَى النَّاسُ أَنْ يَنَامُوا فِي الْمَسْجِدِ غَيْرِهِ وَ كَانَ يُجَنَّبُ فِي الْمَسْجِدِ وَ مَنْزِلُهُ فِي مَنْزِلِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَوُلِدَ لِرَسُولِ اللَّهِ ص وَ لَهُ فِيهِ أَوْلَادٌ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ

قَالَ أَفَتَعْلَمُونَ أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَرَصَ عَلَى كُفُوفِ قَدْرٍ عَيْنِيهِ يَدْعُهَا مِنْ مَنْزِلِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَبَى عَلَيْهِ ثُمَّ حَطَبَ ص فَقَالَ  
[إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ مُوسَى أَنْ يَنْبِيَّ مَسْجِداً طَاهِراً لَا يَسْكُنُهُ غَيْرُهُ وَ غَيْرُ هَارُونَ وَ ابْنَيْهِ وَ [إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَّ مَسْجِداً طَاهِراً لَا  
يَسْكُنُهُ غَيْرِي وَ غَيْرِ أَحِي وَ ابْنَيْهِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ

اور اس سب پر صحابہ نے کہا اللہ کی قسم۔ جی ہاں ہم نے سنا اور ہم نے دیکھا اور تابعین نے کہا ”اللہ کی قسم یقیناً ہمیں یہ سب صحابہ  
میں سے سچے اور امین لوگوں نے بتایا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم یہ سب انکو بیان کرو کہ جن پر تمہیں اعتماد  
ہے اور جنکی دینداری پر اطمینان ہے،“ سلیمؓ نے کہا ”پس حسینؓ نے جو چیزیں انہیں اللہ کا واسطہ دے کر یاد دلائی ان میں سے ہے کہ آپؐ نے  
فرمایا ”میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو؟ کہ علی ابن ابی طالبؓ رسول اللہؐ کے بھائی تھے کہ جب آپؐ نے اپنے صحابہ کے  
درمیان اخوت قائم کی تو آپؐ نے اپنے اور علیؓ کے درمیان اخوت قائم کی اور فرمایا تو میرا بھائی ہے اور میں دنیا و آخرت میں تیرا بھائی ہوں ان  
سب نے کہا اللہ کی قسم جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا ”میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے اپنی مسجد اور گھروں والی جگہ  
کو خرید اور مسجد کی بنیاد رکھی پھر اس جگہ میں دس گھر بنائے تو گھر آپؐ کے لیے تھے اور دسواں ان سب کے درمیان میرے بابا بزرگوار کے  
لیے قرار دیا۔ پھر مسجد کی طرف کھلنے والا دروازہ بند کر دیا سوائے علیؓ کے دروازے کے پس اس بارے میں جس نے بولا سو بولا۔ تو آپؐ  
نے فرمایا میں نے تو تمہارے دروازے بند نہیں کیے اور نہ ہی میں نے اسکا (علیؓ کا) دروازہ کھلا ہی رہنے دوں“ پھر آپؐ نے علیؓ کے سوا تمام لوگوں کو مسجد میں سونے سے منع  
فرمایا۔ اور آپؐ کا گھر رسول اللہؐ کے گھر ہی میں تھا۔ پس اس میں رسول اللہؐ کی اولاد کا ظہور ہوا؟ ان سب نے کہا اللہ کی قسم جی ہاں۔ آپؐ نے  
فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ عمر بن خطابؓ نے اپنی آنکھ کے برابر اپنے گھر سے مسجد کی طرف روشن دان چھوڑنے کی بات کی تو آپؐ نے اسے انکار  
کر دیا پھر آپؐ نے خطبہ دیا تو فرمایا ”اللہ عزوجل نے موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ پاک مسجد بنائیں۔ کہ جس میں انکے اور ہارونؓ کے اور انکے بیٹوں کے  
سوا کوئی سکونت پذیر نہ ہو اور اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بھی پاک مسجد بناؤں کہ جس میں میرے، میرے بھائی اور میرے بھائی  
کے بیٹوں کے علاوہ کوئی رہائش پذیر نہ ہو؟ ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم۔ جی ہاں۔

قَالَ أَنْشَدُكُمْ اللَّهَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص نَصَبَهُ يَوْمَ غَدِيرِ حُمٍ فَنَادَى لَهُ بِالْوَلَايَةِ وَ قَالَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدَ الْعَائِبِ  
قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشَدُكُمْ اللَّهَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ لَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنْتَ مَعِيَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ أَنْتَ  
وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشَدُكُمْ اللَّهَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص حِينَ دَعَا النَّصَارَى مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ إِلَى  
الْمُبَاهَلَةِ لَمْ يَأْتِ إِلَّا بِهِ وَ بِصَاحِبَيْهِ وَ ابْنَيْهِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشَدُكُمْ اللَّهَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ دَفَعَ إِلَيْهِ اللِّوَاءَ يَوْمَ خَيْبَرَ ثُمَّ قَالَ  
لَأَدْفَعُهُ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ يُحِبُّ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ كَرَارًا غَيْرَ فَرَارٍ يَفْتَحُهَا اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أ تَعْلَمُونَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص بَعَثَهُ بِرِءَاءَةٍ وَ قَالَ لَا يُبَلِّغُ عَنِّي إِلَّا أَوْ رَجُلٍ مَعِيَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص لَمْ تَنْزِلْ  
بِهِ شِدَّةٌ قَطُّ إِلَّا قَدَمَهُ لَهَا ثِقَّةٌ بِهِ وَ أَنَّهُ لَمْ يَدْعُهُ بِاسْمِهِ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَقُولَ يَا أَحِي وَ ادْعُوا لِي أَحِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أ  
تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَضَى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ جَعْفَرٍ وَ زَيْدٍ فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مَعِيَ وَ أَنَا مِنْكَ وَ أَنْتَ وَ لِي كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ  
مُؤْمِنَةٍ [بَعْدِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص كُلِّ يَوْمٍ خَلْوَةٌ

آپؐ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے آپؐ کو غدیر خم والے دن امام معین فرمایا اور آپؐ کی ولایت کا اعلان فرمایا اور فرمایا ”حاضر کو چاہیے کہ وہ غیر حاضر تک پہنچا دے ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم!“ ”جی ہاں“۔ آپؐ نے فرمایا ”میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ رسولؐ نے آپؐ کو غزوہ تبوک کے موقع پر ارشاد فرمایا ”تیری نسبت مجھ سے وہی ہے کہ جو ہارون کو موسیٰؑ سے نسبت تھی اور تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے؟ ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے جب نجران کے نصاریٰ کو مباہلہ کی دعوت دی تو آپؐ نے مباہلہ کے لیے آپؐ اور آپؐ کی بیویؑ اور آپؐ کے دو بیٹوںؑ کے علاوہ کسی کو نہ لائے؟ ان سب نے کہا اللہ کی قسم۔ جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ آپؐ نے خیبر کے دن علم آپؐ ہی کے سپرد کیا تو پھر فرمایا یقیناً میں نے علم اس شخص کو دیا ہے کہ جسے اللہ اور اس کا رسولؐ محبوب رکھتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے۔ جم کر لڑنے والا ہے فرار ہونے والا نہیں اللہ عزوجل اسی کے ہاتھوں پر خیبر کو فتح کرے گا؟ ان سب نے کہا اللہ کی قسم جی ہاں! آپؐ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے آپؐ کو سورۃ برات دے کر روانہ کیا اور فرمایا میری طرف سے تبلیغ کوئی نہیں کر سکتا ماسوائے اس کے کہ یا تو میں خود تبلیغ کروں یا ایسا شخص کرے کہ جو مجھ میں سے ہو؟ ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم جی ہاں آپؐ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ کو جب بھی کوئی سخت معاملہ درپیش آتا تھا تو آپؐ علیؑ کو ہی آگے بڑھاتے تھے کیونکہ آپؐ کو ان پر اعتماد تھا اور یہ کہ آپؐ نے علیؑ کو کبھی بھی نام سے نہیں پکارا جب بھی پکارتے تو فرماتے ”اے میرے بھائی۔ اور ”میرے بھائی کو میرے پاس بلاؤ؟ ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم۔ جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا ”کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے علیؑ اور جعفرؑ اور زیدؑ کے درمیان ایک معاملہ میں فیصلہ کیا تو علیؑ سے فرمایا اے علیؑ تو مجھ سے ہے اور میں تم سے ہوں اور تو میرے بعد ہر مومن اور مومنہ کا ولی ہے“؟ ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا ”کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ کے پاس آپؐ کے لیے ہر دن میں ایک مرتبہ خلوت کا وقت اور ہر رات میں ایک مرتبہ داخلے کا وقت ہو کرتا تھا۔ جب آپؐ نبیؐ سے سوال کرتے تو آپؐ انہیں جواب دیتے تھے اور جب آپؐ خاموش ہوتے تو آپؐ ہی گفتگو کی ابتداء کرتے تھے“؟ ان سب نے کہا۔ اللہ کی قسم۔ جی ہاں۔

وَ كَلِّ لَيْلَةَ دَخَلَتْ إِذَا سَأَلَهُ أُعْطَاهُ وَ إِذَا سَكَتَ أَبْدَاهُ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص فَضَّلَهُ عَلَى جَعْفَرٍ وَ حَمْرَةَ حِينَ قَالَ لِفَاطِمَةَ ع بَوَّجْتُكَ خَيْرَ أَهْلِ بَيْتِي أَفَدَمَهُمْ سِلْمًا وَ أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ أَخِي عَلِيُّ سَيِّدُ الْعَرَبِ وَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ ابْنَايَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص أَمْرَهُ يُعْسَلُهُ وَ أَحْبَبَهُ أَنْ جَبْرِئِيلَ يُعِينُهُ عَلَيْهِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ فِي آخِرِ حُطْبَةٍ حُطْبَتِهَا [إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَ أَهْلَ بَيْتِي فَتَمَسَّكُوا بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا أَنْزَلَهُ اللَّهُ فِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع خَاصَّةً وَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ مِنَ الْقُرْآنِ وَ لَا عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ص إِلَّا نَاشَدَهُمْ فِيهِ فَيَقُولُ الصَّحَابَةُ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَدْ سَمِعْنَا وَ يَقُولُ التَّابِعِيُّ اللَّهُمَّ قَدْ حَدَّثَنِيهِ مَنْ أَتَى بِهِ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ

آپؐ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے علیؑ کو جعفرؑ اور حمزہؑ پر فضیلت دی کہ جب آپؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا ”میں نے تیری شادی میری اہل بیتؑ کے سب سے افضل شخص سے کی ہے وہ ان سب سے اسلام میں مقدم اور ان سب سے بڑا حلیم اور ان سب سے زیادہ

علم رکھنے والا ہے، ان سب نے کہا اللہ کی قسم۔ جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا ”کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں اور میرا بھائی علیؑ عرب کا سردار ہے اور فاطمہؑ جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور میرے دو بیٹے حسنؑ اور حسینؑ جو انان جنت کے سردار ہیں؟ ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم جی ہاں“ آپؐ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے علیؑ کو اپنے غسل کا حکم دیا اور آپؐ کو بتایا کہ غسل میں ان کی مدد جبرائیلؑ کرے گا؟ ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم جی ہاں“ آپؐ نے فرمایا ”کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے اپنا جو آخری خطبہ دیا اس میں ارشاد فرمایا۔ ”اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے میری اصل بیت پس تم سب ان دونوں سے تمسک کرو ہر گز گمراہ نہ ہو پاؤ گے۔ ان سب نے کہا ”اللہ کی قسم۔ جی ہاں۔ پس آپؐ نے کوئی چیز نہ چھوڑی اسمیں کہ جو اللہ عزوجل نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے حق میں خصوصی طور پر اور آپؐ کی اصل بیت کے بارے میں قرآن میں نازل فرمائی تھی اور نہ اسمیں سے کوئی چیز چھوڑی کہ جو اللہ کے نبیؐ کی زبان اطہر پر جاری ہوئی تھی مگر یہ کہ اس کے بارے میں ان لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیا۔ تو صحابہ نے کہا اللہ کی قسم جی ہاں ہم نے یقیناً سنا تھا اور ہر تابعی نے کہا اللہ کی قسم مجھے میرے فلاں وفلاں قابل اعتماد نے یہ سب یقیناً بیان کیا تھا۔

[لَمْ نَشَدْهُمْ [أَنَّهُمْ قَدْ سَمِعُوهُ ص يَقُولُ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَ يُبْغِضُ عَلِيًّا فَقَدْ كَذَّبَ لَيْسَ يُحِبُّنِي وَ هُوَ يُبْغِضُ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ لِأَنَّهُ مَيِّ وَ أَنَا مِنْهُ] مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي [وَ مَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهُ] وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي [وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهُ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَدْ سَمِعْنَا وَ تَفَرَّقُوا عَلَيَّ ذَلِكَ

پھر آپؐ نے ان سب کو واسطہ دے کر پوچھا کہ کیا ان سب نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا کہ ”جو گمان کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور علیؑ سے بغض رکھتا ہے تو وہ جھوٹا ہے جب وہ علیؑ سے بغض رکھتا ہے تو وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا ہے“ تو عرض کرنے والے نے آپؐ سے عرض کی ”یا رسولؐ یہ کیسے؟ آپؐ نے فرمایا کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا؟ تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم۔ جی ہاں ہم نے یقیناً یہ سنا تھا اور اس کے بعد وہ سب چلے گئے۔

## حدیث نمبر ستائیس (27)

## ابن عباس مسئلے کا ذکر

أَبَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ وَ عِنْدَهُ رَهْطٌ مِنَ الشَّيْبَعَةِ قَالَ [ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ ص وَ مَوْتَهُ فَبَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَوْمَ الْإِنْتِنِ وَ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَ حَوْلَهُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَ ثَلَاثُونَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ ابْتَوَى بِكَتِفِ أَكْتَبَ لَكُمْ ] فِيهِ [ كِتَابًا لَنْ تَضَلُّوا بَعْدِي وَ لَنْ تَخْتَلِفُوا ] بَعْدِي [ فَمَنْعَهُمْ فِرْعَوْنُ هَذِهِ الْأُمَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ يَهْجُرُ فَعَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ قَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ تُخَالِفُونِي وَ أَنَا حَيٌّ ] فَكَيْفَ بَعْدَ مَوْتِي [ فَتَرَكَ الْكَتِفَ قَالَ سُلَيْمٌ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا سُلَيْمُ لَوْ لَا مَا قَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ ]

ابن ابی عباس نے سلیمؓ سے روایت کی ہے کہ میں عبد اللہ ابن عباس کے پاس اسکے گھر میں تھا کہ اسکے پاس کچھ شیعہ افراد بھی موجود تھے۔ تو ان لوگوں نے رسولؐ اور آپؐ کی رحلت کا تذکرہ کیا تو ابن عباس نے گریہ کیا اور کہا رسول اللہؐ نے سوموار والے دن اور یہ وہ ہی دن تھا کہ جس میں آپؐ کی رحلت ہوئی۔ جبکہ آپؐ کے ارد گرد آپؐ کی اہل بیت اور آپؐ کے صحابہ میں سے تیس افراد موجود تھے فرمایا ”میرے پاس کاغذ لاؤ تا کہ اس میں تمہارے لیے ایسی تحریر لکھ دوں کہ میرے بعد تم ہر گز گمراہ نہ ہو پاؤ گے اور میرے بعد ہر گز تم اختلاف میں نہ پڑو گے۔ تو اس امت کے فرعون (عمر) نے لوگوں کو منع کرتے ہوئے کہا (نعوذ باللہ) رسول اللہؐ بہک رہے ہیں تو رسول اللہؐ نے غضبناک ہو کر فرمایا ”میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم مجھ سے اختلاف کر رہے ہو تو میری رحلت کے بعد کیا ہوگا؟ آپؐ نے کاغذ کو رہنے دیا۔ سلیمؓ نے کہا پھر ابن عباس میری طرف متوجہ ہوا تو اس نے کہا ”اے سلیمؓ اگر اس شخص نے جو کہا نہ کہا ہوتا تو یقیناً آپ ہمارے لیے وہ تحریر لکھ دیتے کہ کوئی ایک بھی گمراہ نہ ہوتا اور نہ کوئی اختلاف کرتا۔“

لَكُنْتُ لَنَا كِتَابًا لَا يَضِلُّ أَحَدٌ وَ لَا يَخْتَلِفُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَ مَنْ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْسَ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلٌ فَحَلَوْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ فَقَالَ هُوَ عُمَرُ فَقُلْتُ صَدَقْتَ قَدْ سَمِعْتُ عَلِيًّا ع وَ سَلْمَانَ وَ أَبَا ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادَ يَقُولُونَ إِنَّهُ عُمَرُ فَقَالَ يَا سُلَيْمُ أَكُنْتُمْ إِلَّا مَنْ تَنَبَّأَ بِهِمْ مِنْ إِخْوَانِكَ فَإِنَّ قُلُوبَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أُشْرِبَتْ حُبَّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ كَمَا أُشْرِبَتْ قُلُوبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ حُبَّ الْعِجْلِ وَ السَّامِرِيِّ

تو اس گروہ میں سے ایک شخص نے کہا وہ شخص کون تھا؟ تو اس نے کہا میں یہ نہیں بتا سکتا جب وہ گروہ چلا گیا تو میں ابن عباس کے ساتھ تنہا ہو گیا تو اس نے کہا وہ عمر تھا تو میں نے کہا ”تو نے سچ کہا میں نے علیؓ سلمانؓ، ابو ذرؓ ابو مقدادؓ سے سنا کہ انہوں نے کہا وہ عمر ہی تھا۔ تو اس نے کہا اے سلیمؓ اسکو ہر کسی سے چھپاؤ ماسوائے تیرے ان دینی بھائیوں کے کہ جس پر تمہیں اعتماد ہے کیونکہ اس امت کے دل ان دو آدمیوں (ابو بکر و عمر) کی محبت سے سرشار ہو چکے ہیں کہ جیسے بنی اسرائیل کے دل چمچڑے اور سامری کی محبت سے بھر چکے تھے۔“

## حدیث نمبر اٹھائیس (28)

## جنگ جمل

قال أبان سمعت سلیم بن قیس يقول شهدت يوم الجمل عليا و كنا اثني عشر ألفا و كان أصحاب الجمل زيادة على عشرين و مائة ألف و كان مع علي ع من المهاجرين و الأنصار نحو من أربعة آلاف ممن شهد مع رسول الله ص بدرًا و الحديبية و مشاهدته و سائر الناس من أهل [الكوفة إلا من تبعه من] أهل [البصرة و الحجاز ليست له هجرة ممن أسلم بعد الفتح و جل الأربعة آلاف من الأنصار و لم يكره أحدا] من الناس [على البيعة و لا على القتال إنما ندبهم فانتدب من أهل بدر سبعون و مائة رجل و جلهم من الأنصار ممن شاهد أحدا و الحديبية و لم يتخلف عنه أحد

ابان نے روایت کی ہے کہ میں نے سلیم بن قیس کو کہتے سنا میں جنگ جمل والے دن علیؑ کے پاس حاضر تھا اور ہم بارہ ہزار افراد تھے اور اصحاب جمل (عائشہ کی فوج) ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد تھے۔ اور علیؑ کے ساتھ چار ہزار کے لگ بھگ ایسے افراد تھے کہ جنہوں نے رسول اللہؐ کے ساتھ بدر، حدیبیہ اور آپؐ کی دوسری جنگوں میں شرکت کی تھی اور باقی سارے لوگ کونے سے تھے ماسوائے ان کے کہ جو اہل بصرہ اور حجاز میں سے تھے اور انہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور ان چار ہزار صحابہ کی بڑی تعداد انصار میں سے تھی۔ آپؐ نے لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی بیعت اور جنگ پر مجبور نہ کیا تھا آپؐ نے تو ان سب کو فقط پکارا تھا تو اہل بدر میں سے ایک سو ستر آدمیوں نے لبیک کہی اور ان میں سے زیادہ تر انصار تھے کہ جنہوں نے احد اور حدیبیہ میں شرکت کی تھی اور آپؐ کے پاس سے کسی نے منہ نہ موڑا۔

و ليس أحد من المهاجرين و الأنصار إلا] و [هواه معه يتولونه و يدعون له بالظفر و النصر و يحبون ظهوره على من ناواه و لم يجرجهم و لم يضيق عليهم و قد بايعوه و ليس كل الناس يقاتل في سبيل الله و الطاعن عليه و المتبرئ منه قليل مستتر عنه مظهر له الطاعة غير ثلاثة رهط بايعوه ثم شكوا في القتال معه و قعدوا في بيوتهم محمد بن مسلمة و سعد بن أبي وقاص و ابن عمر و أسامة بن زيد سلم بعد ذلك و رضي و دعا لعلي ع و استغفر له و برئ من عدوه و شهد أنه على الحق و من خالفه ملعون حلال الدم

اور مهاجرین اور انصار میں سے کوئی ایک بھی نہ تھا مگر یہ کہ ان سب کی نیک خواہشات آپؐ کے ساتھ تھیں۔ وہ سب آپؐ سے محبت کرتے تھے اور آپؐ کی کامیابی و نصرت کی طرف بلانے والے تھے۔ اور آپؐ سے جو چھینا گیا تھا اس پر آپؐ کے ظہور کو پسند کرتے تھے اور آپؐ نے انہیں روکا اور نہ اس پر سختی کی اور ان سب نے آپؐ کی بیعت کر لی تھی۔ ہر آدمی تو اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کر سکتا ہے۔ اور آپؐ طعنہ زنی کرنے والے اور آپؐ سے بیزاری و نفرت کرنے والے بہت کم اور پوشیدہ تھے۔ جو کہ آپؐ کی اطاعت کا اظہار کرتے تھے۔ ماسوائے تین افراد کے جنہوں نے آپؐ کی بیعت تو کر لی تھی مگر آپؐ کے ساتھ ملکر

جنگ کرنے کے معاملے میں شکر کا شکار ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ گئے۔ وہ محمد بن مسلمہ، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ ابن عمر تھے۔ جبکہ اسامہ بن زید اسکے بعد اسلام لے آیا اور آپؐ راضی ہو گئے۔ اور اس نے علیؑ کے حق میں دعا کی اور آپؐ نے اس کے لیے استغفار فرمایا اور اس نے آپؐ کے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار کیا اور گواہی دی کہ آپؐ حق پر ہیں اور جو آپؐ کی مخالفت کرے وہ ملعون ہے اور اس کا خون بہانا حلال ہے۔

## حدیث نمبر انیس (29)

## امیر المؤمنینؑ کا طلحہ اور زبیر کے خلاف دلائل

قَالَ أَبَانٌ قَالَ سَلِمٌ لَمَّا التَّقَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ أَهْلَ الْبَصْرَةِ يَوْمَ الْجَمَلِ نَادَى [عَلِيٌّ ع] [الرُّبَيْزُ] يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْخُرُجُ إِلَيَّ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَخْرُجُ إِلَى الرُّبَيْزِ النَّكَثِ بِنِعْتِهِ وَ هُوَ عَلَى فَرْسٍ شَاكٍ فِي السِّلَاحِ وَ أَنْتَ عَلَى بَغْلَةٍ بِلَا سِلَاحٍ فَقَالَ عَلِيُّ ع إِنَّ عَلِيَّ [ع] مِنَ اللَّهِ [جَنَّةٌ وَاقِبَةٌ لَنْ يَسْتَطِيعَ أَحَدٌ فِرَاراً مِنْ أَجَلِهِ وَ إِلَيَّ لَا أَمُوتُ وَ لَا أُقْتَلُ إِلَّا عَلَى يَدَيْ أَشْقَاهَا كَمَا عَفَّرَ نَافَةَ اللَّهِ أَشْفَى مُؤَدَّ فَخَرَجَ [إِلَيْهِ] [الرُّبَيْزُ] فَقَالَ أَيْنَ طَلْحَةُ لِيَخْرُجَ فَخَرَجَ [طَلْحَةُ] فَقَالَ ع نَسَدْتُكُمْ بِاللَّهِ أَ تَعْلَمَانِ وَ أَوْلُو الْعِلْمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الْجَمَلِ وَ أَهْلَ النَّهْرَوَانَ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ وَ قَدْ خَابَ مَنْ افْتَرَى فَقَالَ الرُّبَيْزُ كَيْفَ نَكُونُ مَلْعُونِينَ وَ نَحْنُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ عَلِيُّ ع

ابان نے روایت کی ہے کہ سلیمؑ نے کہا ”جب جنگ جمل کے دن علیؑ کا بصرہ والوں سے آمناسا منا ہوا تو علیؑ نے زبیر کو پکارا۔“ اے ابو عبد اللہ۔ میرے پاس باہر آؤ۔ تو آپؑ سے آپؑ کے صحابہ نے عرض کی یا امیر المؤمنینؑ آپؑ زبیر کے پاس جا رہے ہیں۔ کہ جس نے اپنی بیعت توڑ دی ہے اور وہ گھوڑے پر اسلحہ سجائے ہوئے ہے جبکہ آپؑ نچر پر غیر مسلح ہیں۔ تو علیؑ نے فرمایا مجھے اللہ کی طرف سے ناقابل شکست ڈھال ملی ہوئی ہے۔ کسی ایک کو بھی اپنی موت سے فرار ممکن نہ ہے اور میری رحلت نہ ہوگی اور نہ ہی میں قتل کیا جاؤں گا مگر اس امت کے شقی ترین شخص کے ہاتھوں جیسا کہ قوم شمود کے شقی ترین فرد نے ناقصہ اللہ کو پے کیا تھا پس زبیر آپؑ کے سامنے آیا تو آپؑ نے فرمایا طلحہ کہاں ہے؟ وہ بھی باہر آئے تو طلحہ بھی سامنے آگیا۔ تو آپؑ نے فرمایا ”میں تم دونوں کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم دونوں جانتے ہو اور آل محمدؑ کے صاحبان علم بھی جانتے ہیں اور عائشہ بنت ابی بکر بھی جانتی ہے کہ ”جنگ جمل میں اونٹ اور جنگ نہروان میں نہروان والے محمدؑ کی زبان اطہر سے ملعون ہیں اور جس نے جھوٹ بولا وہ خسارے میں رہا؟ تو زبیر نے کہا ہم کیا ملعون ہو گئے جبکہ ہم جنتی ہیں؟ تو علیؑ نے فرمایا اگر مجھے علم ہو کہ تم جنتی ہو تو میں ہر گز تم سے جنگ کو حلال نہ جانتا۔“

لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَمَّا اسْتَحَلَلْتُ فِتَانَكُمْ فَقَالَ الرُّبَيْزُ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ أُوجِبَ طَلْحَةَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ بِمَشِي عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى فَلْيَنْظُرَ إِلَى طَلْحَةَ أَوْ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ عَشْرَةَ مِنْ فُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عَلِيُّ ع فَسَمِعْتُمْ قَالَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً فِيهِمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَ بَنُو عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ فَقَالَ عَلِيُّ ع عَدَدْتُ تِسْعَةً فَمَنْ الْعَاشِرُ قَالَ الرُّبَيْزُ أَنْتَ فَقَالَ عَلِيُّ ع أَمَا أَنْتَ فَقَدْ أَقْرَبْتَ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَمَا مَا ادَّعَيْتَ لِنَفْسِكَ وَ أَصْحَابِكَ فَإِنِّي بِهِ لِمِنَ الْجَاهِدِينَ وَ اللَّهُ إِنَّ بَعْضَ مَنْ سَمَّيْتَ لَفِي تَابُوتٍ فِي جُبِّ فِي أَسْفَلِ دَرَكٍ مِنْ جَهَنَّمَ عَلَى ذَلِكَ الْجُبِّ صَخْرَةٌ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُسَعِّرَ جَهَنَّمَ رَفَعَ تِلْكَ الصَّخْرَةَ فَأَسْعَرَتْ جَهَنَّمَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ إِلَّا فَأَطْفَرَكُ اللَّهُ فِي وَ سَفَكَ دَمِي بِيَدِكَ وَ إِلَّا فَأَطْفَرَنِي اللَّهُ بِكَ وَ بِأَصْحَابِكَ فَارْجِعِ الرُّبَيْزُ إِلَى أَصْحَابِهِ وَ هُوَ

يُبْكِي ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى طَلْحَةَ فَقَالَ يَا طَلْحَةُ مَعَكُمْ نِسَائُكُمْ قَالَ لَا قَالَ عَمَدُومًا إِلَى امْرَأَةٍ مَوْضِعَهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْفَعُودُ فِي  
بَيْتِهَا فَأَبْرَزْتُمَاهَا وَ صُنْتُمَا حَلَالَتِكُمَا فِي الْحَيَامِ وَ الْحِجَالِ مَا أَنْصَفْتُمَا رَسُولَ اللَّهِ ص [ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَيْثُ أَجَلَسْتُمَا

توزیر نے کہا کیا آپ نے اُحد والے دن رسول اللہ کو فرماتے نہیں سنا کہ طلحہ پر جنت واجب ہے اور جو چاہتا ہے کہ شہید کو زمین پر  
زندہ چلتے پھرتے دیکھے اسے چاہیے کہ طلحہ کی طرف دیکھے؟ یا آپ نے رسول اللہ کو فرماتے نہیں سنا قریش کے دس افراد جنت میں ہونگے؟ تو  
علی نے فرمایا ان دس کے نام بتاؤ تو اس نے کہا ”فلاں، فلاں، فلاں۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ اس نے نوافر اگنے کہ جس میں ابو عبیدہ بن جراح، سعید  
بن زید بن عمرو بن نفیل بھی شامل تھے۔ تو علی نے فرمایا تو نے نو آدمی شمار کیے ہیں تو دسواں کون ہے؟ تو وزیر نے کہا ”آپ تو علی نے فرمایا  
”جہاں تک تیری بات ہے تو تو نے اقرار کیا ہے کہ میں جنتی ہوں اور جہاں تک میری بات ہے تو تو نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں  
دعویٰ کیا ہے میں اسکا انکار کرنے والوں میں سے ہوں۔ اللہ کی قسم جنکے تو نے نام لیے ہیں ان میں سے کچھ تو جہنم کے سب سے نچلے درجے میں  
ایک کنویں میں تابوت کے اندر ہیں۔ اس کنویں کے دھانے پر ایک پتھر ہے جب اللہ چاہتا ہے کہ جہنم کو مزید بھڑکائے تو اس پتھر کو ہٹا دیتا ہے  
تو جہنم بھڑک اٹھتی ہے میں نے یہ سب رسول اللہ سے سنا ہے۔ اگر میں سچا نہیں تو اللہ تمہیں مجھ پر کامیابی دے اور میرا خون تمہارے ہاتھوں  
بہا دے اور اگر میں سچا ہوں تو اللہ مجھے تم پر کامیابی دے گا اور تیرے ساتھیوں پر بھی۔ پس وزیر گریہ کرتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس واپس  
چلا گیا پھر علی نے طلحہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے طلحہ۔ کیا تم دونوں کے ساتھ تمہاری عورتیں بھی ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا  
تم دونوں اس عورت کو کہ جب کا مقام اللہ کی کتاب میں گھر میں بیٹھنا ہے میدان جنگ میں جان بوجھ کر کھینچ لائے ہو جبکہ تم نے اپنی بیویوں کو  
گھروں اور پردوں میں بٹھایا ہوا ہے تم نے رسول اللہ سے اپنی جانوں کی نسبت انصاف نہیں کیا کہ تم نے اپنی بیویوں کو تو گھروں

نِسَاءَكُمْ فِي الْبُيُوتِ وَ أَخْرَجْتُمَا زَوْجَةَ رَسُولِ اللَّهِ ص [ وَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ لَا يُكَلِّمَنَّ إِلَّا مِنْ وِرَاءِ حِجَابٍ أَحْبَبْتَنِي  
عَنْ صَلَاةٍ ] عَبْدُ اللَّهِ [ بِنِ الرَّبِيعِ بِكُمَا أَمَا يَرْضَى أَحَدُكُمْ بِصَاحِبِهِ أَحْبَبْتَنِي عَنْ دُعَائِكُمَا الْأَعْرَابِ إِلَى قِتَالِي مَا يَحْمِلُكُمْ عَلَى  
ذَلِكَ فَقَالَ طَلْحَةُ يَا هَذَا كُنَّا فِي الشُّورَى سِتَّةَ مَاتَ مِنَّا وَاحِدٌ وَ قُتِلَ آخَرُ فَخَرُّ الْيَوْمِ أَرْبَعَةٌ كُلُّنَا لَكَ كَارِهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ ع  
لَيْسَ ذَلِكَ عَلَيَّ قَدْ كُنَّا فِي الشُّورَى وَ الْأَمْرُ فِي يَدِ غَيْرِنَا وَ هُوَ الْيَوْمُ فِي يَدِي أَرَأَيْتَ لَوْ أَرَدْتُ بَعْدَ مَا بَايَعْتُ عُثْمَانَ أَنْ أُرَدَّ  
هَذَا الْأَمْرَ شُورَى أَوْ كَانَ ذَلِكَ لِي قَالَ لَا قَالَ وَ لَمْ قَالَ لِأَنَّكَ بَايَعْتَ طَائِعًا فَقَالَ عَلِيٌّ ع وَ كَيْفَ ذَلِكَ وَ الْأَنْصَارُ مَعَهُمْ  
السُّيُوفُ مُحْتَرِطَةٌ يَقُولُونَ لَيْنَ فَرَعْنَمَ وَ بَايَعْتُمْ وَاحِدًا مِنْكُمْ وَ إِلَّا ضَرَبْنَا أَعْنَاقَكُمْ أَجْمَعِينَ فَهَلْ قَالَ لَكَ وَ لِأَصْحَابِكَ أَحَدٌ  
شَيْئًا مِنْ هَذَا حَيْثُ بَايَعْتُمَانِي وَ حُجَّتِي فِي الْإِسْتِكْرَاهِ فِي الْبَيْعَةِ أَوْضَحَ مِنْ حُجَّتِكَ وَ قَدْ بَايَعْتَنِي أَنْتَ وَ صَاحِبُكَ طَائِعِينَ  
غَيْرَ مُكْرَهِينَ وَ كُنْتُمَا أَوْلَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ وَ لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ لَتَبَايَعَانِ أَوْ لَتَمُتُنَا فَاَنْصَرَفَ طَلْحَةُ وَ نَشِبَ الْقِتَالُ فَفُتِنَ  
طَلْحَةُ وَ أَهْزَمَ الرَّبِيعُ

میں بٹھا دیا ہے اور تم دونوں رسول اللہ کی زوجہ کو باہر نکال لائے ہو۔ جبکہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ پردے کے پیچھے کے علاوہ سے  
گفتگو بھی ہرگز نہ کریں۔ مجھے تم دونوں کو عبد اللہ بن زبیر کے نماز پڑھانے کے بارے میں بتاؤ کیا تم میں سے ایک دوسرے ساتھی کے نماز  
پڑھانے پر راضی نہیں ہے؟ تم مجھے ان بدوؤں کو میرے خلاف جنگ کی دعوت دینے کے بارے میں بتاؤ کہ تمہیں اس راستے پر کس چیز نے

لگایا؟ تو طلحہ نے کہا ”ہم شوریٰ میں چھ افراد تھے ہم میں سے ایک مر گیا اور ایک کو قتل کر دیا گیا اور ہم ان دنوں چار آدمی ہیں کہ جو سب کے سب تم کو ناپسند کرتے ہیں،“ تو علیؑ نے اس سے فرمایا تمہارا یہ حق نہیں ہے ہم یقیناً شوریٰ میں تھے اور معاملہ تب ہمارے غیر کے ہاتھوں میں تھا۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ جب عثمان کے قتل کے بعد میری بیعت ہو گئی تو کیا میں امر خلافت کو شوریٰ کے سپرد کر سکتا ہوں کیا مجھے اس کا حق ہے؟ اس نے کہا ”نہیں“ آپؑ نے فرمایا وہ کیوں؟ اس نے کہا کیونکہ تمہاری بیعت رضامندی سے ہوئی ہے تو علیؑ نے فرمایا تو تم یاد کرو کہ وہ کیسے ہوا تھا کہ انصار کے ساتھ انکی تنگی تلواریں ہیں اور وہ کہہ رہے تھے پس تم مشورے سے فارغ ہو کر کسی ایک کی بیعت کر لو بصورت دیگر ہم تم سب کی گردنیں مار دیں گے کیا تم نے جب میری بیعت کی تو تمہیں اور تیرے ساتھی (زبیر) کو کسی ایک نے بھی ایسی کوئی چیز کہی؟ بیعت میں مجبور کرنے کی میری دلیلیں تیری دلیلوں سے روشن ہیں جبکہ تم نے اور تیرے ساتھی نے میری بیعت ہنسی خوشی کی اور تم دونوں ہی سب سے پہلے بیعت کرنے والے تھے۔ کسی ایک نے بھی تمہیں نہیں کہا کہ تم دونوں ضرور بیعت کرو ورنہ ہم تم دونوں کو قتل کر دیں گے۔ پس طلحہ واپس چلا گیا اور ہم نے رات تک جنگ کی تو طلحہ مارا گیا اور زبیر شکست کھا کر بھاگ گیا۔

## حدیث نمبر تیس (30)

## علیؑ کے پاس موجود علم کی کنجیاں

قَالَ أَبَانٌ قَالَ سَلِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ عَلِيٍّ ع حَدِيثًا لَمْ أَدْرِ مَا وَجْهُهُ [وَلَمْ أَنْكِرْهُ] [سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص أَسْرَّ إِلَيَّ فِي مَرَضِهِ فَعَلَّمَنِي مِفْتَاحَ أَلْفِ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ وَ إِلَيَّ لَجَالِسٍ بِذِي قَارٍ فِي فُسْطَاطِ عَلِيٍّ ع وَ قَدْ بَعَثَ الْحُسَيْنُ ع وَ عَمَّارًا [إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ] [يَسْتَنْفِرَانِ النَّاسَ إِذْ أَقْبَلَ] عَلِيٍّ [عَلِيٌّ ع فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَفْتَدِمُ عَلَيْكَ الْحُسَيْنُ وَ مَعَهُ أَحَدَ عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ عَيْرٍ رَجُلٍ أَوْ رَجُلَيْنِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي إِنَّ كَانَ كَمَا قَالَ فَهُوَ مِنْ تِلْكَ الْأَلْفِ بَابٍ فَلَمَّا أَظَلَّنَا الْحُسَيْنُ ع بِذَلِكَ الْجُنْدِ اسْتَقْبَلُونَهُمْ فَقُلْتُ لِكِتَابِ الْجَيْشِ الَّذِي مَعَهُ أَسْمَاؤُهُمْ كَمْ رَجُلٍ مَعَكُمْ فَقَالَ أَحَدَ عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ عَيْرٍ رَجُلٍ أَوْ رَجُلَيْنِ

ابان نے روایت کی ہے کہ سلیمؓ نے کہا میں نے ابن عباس کو کہتے سنا کہ میں نے علیؑ سے ایک حدیث سنی مجھے نہیں معلوم تھا کہ اسکی توجیح کیا ہے اور میں اس کو انکار بھی نہیں کرتا تھا، میں نے آپؑ سے سنا کہ رسول اللہؐ نے اپنی بیماری کے دوران مجھے اسرار عنایت فرمائے تو آپؑ نے مجھے ایک ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے کہ ان میں سے ہر ایک باب سے ہزار باب کھلتے ہیں۔ اور میں ’ذی قار‘ کے مقام پر علیؑ کے خیمے میں بیٹھا تھا کہ آپؑ نے حسن بن علیؑ اور عمارؓ کو اہل کوفہ کی طرف بھیجا ہوا تھا تاکہ وہاں سے لوگوں کو لائیں۔ اچانک علیؑ میری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا ’اے ابن عباس۔ حسن تمہارے پاس واپس آئے گا تو اسکے ساتھ گیارہ ہزار آدمی ہونگے کہ جنمیں سے ایک یا دو کم ہونگے۔ تو میں نے اندر ہی اندر کہا ’اگر ایسا ہوا کہ جیسا آپؑ نے فرمایا تو یہ ان ہزار ابواب میں سے ایک ہوگا۔ پس جب حسنؑ اس لشکر کے ساتھ ہمارے پاس پہنچے تو ہم نے ان سب کا استقبال کیا تو میں نے لشکر کے کاتب کو کہا کہ جس کے پاس ان سب کے نام موجود تھے تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں؟ تو اس نے کہا ایک یا دو آدمی کم گیارہ ہزار آدمی ہیں۔

## حدیث نمبر اکتیس (31)

## سوال کرو اس سے پہلے کہ تم سب مجھے نہ پاؤ

قَالَ أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى عَلِيٍّ ع بِالْكَوْفَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَ النَّاسُ حَوْلَهُ فَقَالَ سَلُونِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونِي سَلُونِي عَنْ كِتَابِ اللَّهِ فَوَ اللَّهُ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَ قَدْ أَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ عَلَّمَنِي تَأْوِيلَهَا فَقَالَ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَمَا كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ وَ أَنْتَ غَائِبٌ فَقَالَ ع بَلَى يَحْفَظُ عَلَيٌّ مَا غَيْبُ عَنْهُ فَإِذَا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي [ يَا عَلِيُّ ] أَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَكَ كَذَا وَ كَذَا فَيَقْرَأُ فِيهِ وَ تَأْوِيلُهُ كَذَا وَ كَذَا فَيَعْلَمُ بِهِ

ابان سے روایت کی ہے کہ سلیمؓ نے کہا میں مسجد کوفہ میں علیؑ کے مشہد مقدس میں بیٹھا تھا جبکہ آپؑ کے ارد گرد لوگ بھی موجود تھے تو آپؑ نے فرمایا تم مجھ سے سوال کرو اس سے پہلے کہ تم سب مجھے نہ پاؤ۔ تم مجھ سے اللہ کی کتاب کے بارے میں سوال کرو پس اللہ کی قسم اللہ کی کتاب کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ مجھے رسول اللہؐ نے وہ پڑھائی اور مجھے اسکی تاویل بھی تعلیم فرمائی۔ تو ابن الکواء نے عرض کی جب آپؑ غائب ہوتے تھے (سفر پر ہوتے تھے) تو جو آپؑ پر نازل ہوتا تھا؟ تو آپؑ نے فرمایا یقیناً جب میں آپؑ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا تھا تو آپؑ اسے میرے لیے حفظ فرما لیتے تھے اور جب میں آپؑ کے پاس واپس آتا تھا تو آپؑ مجھے فرماتے تھے ”اے علیؑ اللہ عزوجل نے تمہارے بعد یہ نازل فرمایا ہے۔“ پس آپؑ مجھے وہ پڑھاتے تھے۔ اور اسکی تاویل یہ ہے ”پس آپؑ مجھے اسکی تعلیم عطا فرماتے تھے۔“

## حدیث نمبر بتیس (32)

## امت کے فرقے

قَالَ أَبَانٌ قَالَ سَلِمٌ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَ وَهُوَ يَقُولُ لِرَأْسِ الْيَهُودِ كَمَا افْتَرَقْتُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ كَذَبًا وَكَذًا فِرْقَةٌ فَقَالَ عَلِيٌّ عَ كَذَبْتَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ [لَوْ تَنَبَّأْتُ لِي الْوَسَادَةُ لَفَضَّيْتُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَةِ بَنَوْرَاتِهِمْ وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيلِ بِإِنْجِيلِهِمْ وَبَيْنَ أَهْلِ الْقُرْآنِ بِقُرْآنِهِمْ افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً سَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ الَّتِي اتَّبَعَتْ يُوشَعَ بْنَ نُونٍ وَصِيَّ مُوسَى وَ افْتَرَقَتِ النَّصَارَى عَلَى اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً إِحْدَى وَ سَبْعُونَ فِرْقَةً فِي النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ الَّتِي اتَّبَعَتْ شَمْعُونَ وَصِيَّ عِيسَى عَ وَ تَفَرَّقَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً اثْنَتَانِ وَ سَبْعُونَ فِرْقَةً فِي النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ الَّتِي اتَّبَعَتْ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ صَ وَ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ فِرْقَةً مِنَ الثَّلَاثِ وَ السَّبْعِينَ كُلُّهَا تَنْتَحِلُ مَوَدَّتِي وَ حُبِّي] وَ وَاحِدَةٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ [وَ اثْنَتَا عَشْرَةَ مِنْهَا فِي النَّارِ

ابان نے روایت کی ہے کہ سلیمؓ نے کہا میں نے علیؓ کو یہودیوں کے سردار کو فرماتے سنا۔ تم میں کتنے فرقے بنے؟ تو اس نے کہا اتنے اتنے فرقے تو علیؓ نے فرمایا ”تم نے جھوٹ بولا۔ پھر آپؐ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اللہ کی قسم۔ اگر میرے لیے مسند قضا سجادی جائے تو یقیناً میں اہل تورات میں انکی تورات کے مطابق اور اہل انجیل میں انکی انجیل کے مطابق اور اہل قرآن کے درمیان انکے قرآن کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ یہودیوں کے اکہتر فرقے بنے ان میں سے ستر جہنمی اور فقط ایک جنتی ہے اور یہ وہ فرقہ ہے کہ جس نے موسیٰؑ کے وصی جناب یوشع بن نونؑ کی پیروی کی۔ اور نصاریٰ کے بہتر فرقے بنے جس میں سے اکہتر جہنمی ہیں اور فقط ایک فرقہ جنتی ہے اور یہ وہ فرقہ ہے کہ جس نے عیسیٰؑ کے وصی جناب شمعونؑ کی پیروی کی۔ اور یہ امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ ان میں سے بہتر فرقے جہنم میں ہونگے اور فقط ایک فرقہ جنتی ہوگا اور یہ وہ فرقہ ہوگا کہ جس نے محمدؐ کے وصی کی پیروی کی۔ اور آپؐ نے اپنے مبارک ہاتھ کو اپنے مبارک سینے پر مارا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ ان تہتر فرقوں میں سے تیرہ فرقے ایسے ہونگے کہ جو سب کے سب میری مودت اور محبت کا دم بھرتے ہونگے مگر ان میں سے فقط ایک جنت میں جائیگا اور باقی بارہ فرقے جہنم میں جائیں گے۔

## حدیث نمبر تینتیس (33)

## خوش بختوں اور بد بختوں کے نام

قَالَ أَبَانٌ قَالَ سَلِيمٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَحْبَبْتَنِي بِأَعْظَمِ مَا سَمِعْتُمْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع [ مَا هُوَ قَالَ سَلِيمٌ ]  
 فَأَتَانِي بِشَيْءٍ قَدْ كُنْتُ [ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَلِيٍّ ع قَالَ ع دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ص وَ فِي يَدِهِ كِتَابٌ فَقَالَ يَا عَلِيُّ دُونَكَ هَذَا  
 الْكِتَابَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَ مَا هَذَا [ الْكِتَابُ ] قَالَ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللَّهُ فِيهِ تَسْمِيَةُ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ مِنْ أُمَّتِي إِلَى  
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكَ

ابان نے سلیمؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا مجھے اس سب سے بڑی چیز کے بارے میں بتاؤ کہ جو تم نے علیؓ سے سنی ہو وہ کیا ہے؟ سلیمؓ نے کہا تو اس نے مجھے وہ چیز روایت کی کہ جو میں پہلے خود ہی علیؓ سے سن چکا تھا، آپؓ نے فرمایا رسول اللہؐ نے مجھے بلایا تو آپؓ کے ہاتھوں میں ایک کتاب تھی تو آپؓ نے فرمایا ”یا علیؓ یہ کتاب اپنے پاس رکھو، تو میں نے عرض کی ”یا نبی اللہؐ اس کتاب میں کیا ہے؟“ آپؓ نے فرمایا ”یہ وہ کتاب ہے کہ جسے اللہ نے تحریر کیا ہے اسمیں قیامت تک آنے والی میری امت کے خوش بختوں اور بد بختوں کے نام درج ہیں۔ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسے تمہارے حوالے کر دوں۔“

## حدیث نمبر چونیتس (34)

## جنگ صفین

قَالَ أَبَانٌ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ وَ سَأَلْتُهُ هَلْ شَهِدْتَ صَفِينَ فَقَالَ نَعَمْ فُلْتُ هَلْ شَهِدْتَ يَوْمَ الْهَرِيرِ قَالَ نَعَمْ فُلْتُ كَمْ كَانَ أَتَى عَلَيْكَ مِنَ السِّنِّ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً فُلْتُ فَحَدَّثَنِي رَجَمَكَ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ مَهْمَا نَسِيتُ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَلَا أَنْسَى هَذَا الْحَدِيثَ ثُمَّ بَكَى وَ قَالَ صُفُوًا وَ صَفَفْنَا فَحَرَجَ مَالِكُ الْأَشْتَرُ عَلَى فَرَسٍ لَهُ [أَذْهَمَ مُجَنَّبٍ وَ سِلَاحَهُ مُعَلَّقًا عَلَى فَرَسِهِ وَ بِيَدِهِ الرُّمْحُ وَ هُوَ يَقْرَعُ بِهِ رُءُوسَنَا وَ يَقُولُ أَقِيمُوا

ابان نے روایت کی ہے کہ میں نے سلیم بن قیس سے سوال کیا کہ کیا تو صفین کی جنگ میں شریک تھا۔ تو اس نے کہا جی ہاں میں نے کہا تو ہریر والے دن بھی موجود تھا؟ اس نے کہا جی ہاں میں نے کہا تب تمہاری عمر کیا تھی؟ اس نے کہا چالیس سال میں نے کہا ”اللہ تم پر رحم فرمائے۔ مجھے کچھ بیان کرو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ بسا اوقات میں کوئی چیز بھول جاتا ہوں مگر یہ حدیث میں ہرگز نہیں بھولا۔ پھر وہ رونے لگا اور کہا شامیوں نے صفین بنائیں اور ہم بھی صف آراستہ ہو گئے۔ تو مالک اشتر اپنے گھوڑے کے ساتھ باہر نکلا کہ گھوڑا اسکے ایک طرف چل رہا تھا اور اس کا اسلحہ گھوڑے پر لٹک رہا تھا اور اس کے ہاتھوں میں تیر تھا کہ جس کے ذریعے وہ ہمارے سروں کو بجا رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ اپنی صفیں قائم کرو۔

صُفُوفُكُمْ فَلَمَّا كَتَبَ الْكُتَاتِبُ وَ أَقَامَ الصُّفُوفَ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسِهِ حَتَّى قَامَ بَيْنَ الصَّفَيْنِ فَوَلَّى أَهْلَ الشَّامِ ظَهْرَهُ وَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَ أَتَى عَلَيْهِ وَ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ص ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ كَانَ مِنْ قَضَاءِ اللَّهِ وَ قَدَرِهِ اجْتِمَاعُنَا فِي هَذِهِ الْبُقْعَةِ مِنَ الْأَرْضِ لِأَجْلِ قَدِ افْتَرَبَتْ وَ أُمُورٍ تَصَرَّمَتْ يَسُوسُنَا فِيهَا سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ خَيْرُ الْوَصِيِّينَ وَ ابْنُ عَمِّ نَبِيِّنَا وَ أَحُوهُ وَ وَارِثُهُ وَ سُبُوفُنَا سُيُوفُ اللَّهِ وَ رِئِيسُهُمْ ابْنُ أَكَلَةَ الْأَكْبَادِ وَ كَهْفُ الْبَقَاقِ وَ بَقِيَّةُ الْأَحْزَابِ يَسُوفُهُمْ إِلَى الشَّقَاءِ وَ النَّارِ وَ نَحْنُ نَرْجُو بِقِتَالِهِمْ مِنَ اللَّهِ النَّوَابِ وَ هُمْ يَنْتَظِرُونَ الْعِقَابَ فَإِذَا حَمَى الْوَطِيسُ وَ نَارَ الْقِتَالِ وَ جَالَتْ الْحَيْلُ بِقِتَالِنَا وَ قَتَلَاهُمْ رَجُونًَا بِقِتَالِهِمْ النَّصْرَ مِنَ اللَّهِ فَلَا أَسْمَعَنَّ إِلَّا غَمَمَةً أَوْ هَمَّهَمَةً أَيُّهَا النَّاسُ غَضُّوا الْأَبْصَارَ وَ عَضُّوا عَلَى النَّوَاجِذِ مِنَ الْأَضْرَاسِ فَإِنَّهَا أَشَدُّ لِيَضْرِبَ الرَّأْسَ وَ اسْتَقْبِلُوا الْقَوْمَ [بِوُجُوهِكُمْ وَ خُذُوا قَوَائِمَ سُيُوفِكُمْ بِأَيْمَانِكُمْ فَاضْرِبُوا الْهَامَ وَ اطْعِنُوا بِالرِّمَاحِ بِمَا يَلِي الشُّرُوفَ] الْأَيْسَرَ [فَإِنَّهُ مَقْتَلٌ وَ شُدُّوا شِدَّةَ قَوْمٍ مُؤْتَوِرِينَ بِأَبَائِهِمْ وَ بَدَمَاءَ إِخْوَانِهِمْ حَنِيقِينَ عَلَى عَدُوِّهِمْ قَدْ وَطِنُوا أَنْفُسَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِكَيْلَا تَدْلُوا وَ لَا يَلْزَمَكُمْ فِي الدُّنْيَا عَارٌ

پس جب جنگ کا لشکر تیار ہو گیا اور صفین درست کر لی گئیں تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لائے یہاں تک کہ دونوں صفوں کے درمیان کھڑے ہو گیا اس نے شامیوں کی طرف پشت کی اور ہماری طرف اپنا چہرہ کیا پس اللہ کی حمد و ثنا کی اور نبی پر درود و سلام بھیجا پھر کہا ابعد۔ اگر اللہ کی قضا و قدر کا فیصلہ یہی ہے کہ ہم زمین کے اس ٹکڑے پر موت کے لیے اکٹھے ہوں تو موت قریب ہے اور معاملات

ہمیں یہاں کھینچ لئے ہیں۔ اس جنگ میں ہماری قیادت سید المسلمین، امیر المؤمنین، خیر الوصیین، ہمارے نبی کے چچا زاد اور آپ کے بھائی اور آپ کے وارث فرما رہے ہیں ہماری تلواریں اللہ کی تلواریں ہیں۔ جبکہ ان (شامیوں) کا سردار جگر چبانے والی کا بیٹا ہے وہ منافقت کا پہاڑ اور جنگ احزاب کی بچت ہے وہ انہیں بد بختی اور جہنم کی طرف کھینچ لایا ہے جبکہ ہم ان سے جنگ کرنے پر اللہ کے ثواب کی امید رکھتے ہیں جبکہ وہ سزا کے منتظر ہیں۔ پس جب جنگ کی شدت ہوگی اور جنگ کا غبار بلند ہوگا اور گھوڑے ہمارے اور ان کے مقتولوں کو لتاڑیں گے تو ہم ان سے جنگ کرنے میں اللہ کی نصرت کے امیدوار ہیں پس ہمیں شور و غل کے سوا کچھ سنائی نہ دے گا۔ اے لوگو! اپنی آنکھیں نیچی کر لو اور اوپر والے دانتوں کو نیچے والے دانتوں پر سختی سے جمالو۔ کیونکہ یہ سر پر ضرب لگتے وقت اسے سخت بنا دیتی ہے اپنے چہرے اس قوم کی طرف رکھو اور اپنی تلواروں کے دستے اپنے دائیں ہاتھوں سے پکڑو اور سروں پر وار کرو اور نیزے کے ساتھ بائیں طرف کی پھلی کے نیچے مارو کیونکہ یہ قتل کر دینے والا وار ہوتا ہے اور اس قوم کی طرف سختی سے پیش آؤ کہ جو اپنے آباء و اجداد اور اپنے بھائی بندوں کے خون کے بدلے کے لیے اپنے دشمنوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جبکہ انہوں نے اپنی جانوں کو موت پر آمادہ کیا ہوا ہوتا ہے تاکہ تم ذلت سے بچ جاؤ اور تمہیں دنیا میں شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ثُمَّ التَّمْيِ الْقَوْمِ فَكَانَ بَيْنَهُمْ أَمْرٌ عَظِيمٌ فَتَفَرَّقُوا عَنْ سَبْعِينَ أَلْفَ قَتِيلٍ مِنْ جَحَا حِجَّةِ الْعَرَبِ وَ كَانَتْ الْوَفْعَةُ يَوْمَ الْحَمِيسِ مِنْ حَيْثُ اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ مَا سُجِدَ لِلَّهِ فِي ذُنُوبِكُمُ الْعَسْكَرِينَ سَجْدَةً حَتَّى مَرَّتْ مَوَاقِيتُ الصَّلَوَاتِ الْأَرْبَعِ الظُّهُرُ وَالْعَصْرُ وَالْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ قَالَ سَلِّمْتُكُمْ ثُمَّ إِنَّ عَلِيًّا ع قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ بَلَغَ بِكُمْ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ وَ بَعْدُوكُمْ كَمَثَلٍ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا آخِرُ نَفْسٍ وَ إِنَّ الْأُمُورَ إِذَا أَقْبَلَتْ اعْتَبِرْ آخِرَهَا بِأَوَّلِهَا وَ قَدْ صَبَرَ لَكُمْ الْقَوْمُ عَلَى غَيْرِ دِينٍ حَتَّى بَلَّغُوا فِيكُمْ مَا قَدْ بَلَّغُوا وَ أَنَا عَادٍ عَلَيْهِمْ بِالْعِدَاةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَ مُحَاكِمُهُمْ إِلَى اللَّهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَفَزِعَ فَرَعًا شَدِيدًا وَ انْكَسَرَ هُوَ وَ [ جَمِيعٌ ] أَصْحَابِهِ وَ أَهْلُ الشَّامِ لِذَلِكَ فَدَعَا عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ يَا عَمْرُو إِنَّمَا هِيَ اللَّيْلَةُ حَتَّى يَعُدُّوْا عَلَيْنَا فَمَا تَرَى قَالَ أَرَى الرِّجَالَ قَدْ قَلُّوا وَ مَا بَقِيَ فَلَآ يَثُومُونَ لِرِجَالِهِ وَ لَسْتُ مِثْلَهُ وَ إِنَّمَا يُعَاتِلُكَ عَلَى أَمْرٍ وَ أَنْتَ تُعَاتِلُهُ عَلَى غَيْرِهِ أَنْتَ تُرِيدُ الْبَقَاءَ وَ هُوَ يُرِيدُ الْفَنَاءَ وَ لَيْسَ يَخَافُ أَهْلُ الشَّامِ عَلِيًّا إِنْ ظَفِرَ بِهِمْ مَا يَخَافُ أَهْلُ الْعِرَاقِ إِنْ ظَفِرَتْ بِهِمْ وَ لَكِنْ

پھر دونوں گروہوں کا ٹکراؤ ہوا تو ان کے درمیان شدید جنگ ہوئی پس جب انہوں نے جنگ روکی تو عرب کے بڑے بڑے ستر ہزار لوگ مارے جا چکے تھے اور یہ خمیس کے دن کا واقعہ ہے کہ سورج نکلے سے جنگ شروع ہوئی اور رات کا پہلا ایک تہائی حصہ ختم ہو گیا۔ پس دونوں لشکروں نے ایک سجدہ بھی نہ کیا یہاں تک کہ چار نمازوں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کا وقت گزر گیا۔ سلیم نے کہا پھر علی نے کھڑے ہو کر خطاب شروع کیا تو فرمایا ”اے لوگوں! تمہارا جو نقصان ہوا وہ بھی تم نے دیکھا اور تمہارے دشمن کا بھی اسی طرح تم نے دیکھا۔ پس تمہارے دشمنوں کے آخری افراد بچ گئے ہیں۔ اور یقیناً جب معاملات سامنے آتے ہیں تو ان کے آخر کا اعتبار انکی ابتدا ہی سے ہوتا ہے۔ پس اس قوم نے دین کے علاوہ تمہارے سامنے صبر کیا یہاں تک کہ تمہیں جو نقصان وہ پہنچا سکتے تھے پہنچایا اور ان شاء اللہ کل میں ان پر شیر کی طرح ٹوٹ پڑوں گا اور ان سب کو اللہ کے سامنے پیش کروں گا (جنگ کا فیصلہ ہو جائے گا) پس جب معاویہ کو یہ خبر پہنچی تو اسے شدید خوف نے گھیر لیا اور اس کے سبب وہ اور اسکے ساتھی اور سارے شام والے تھر تھر کانپنے لگے۔ تو معاویہ نے عمرو بن عاص کو بلا یا اور اس سے کہا ”اے عمرو۔

فقط یہی ایک رات ہے یہاں تک کہ کل وہ ہمارا خاتمہ کر دیں گے۔ تو تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا ”میں سمجھتا ہوں کہ آدمی کم بچے ہیں اور جو بچے ہیں وہ علیؑ کے آدمیوں کے سامنے ٹک نہ پائیں گے اور تو بھی علیؑ کی طرح نہ ہے علیؑ بے شک اپنے دین کے معاملے میں جنگ کر رہا ہے جبکہ تو اس سے دین کے علاوہ کے حصول کے لیے جنگ کر رہا ہے تو دنیا کا طالب ہے اور وہ فناء (آخرت کا) طلبگار ہے۔ اگر علیؑ شام والوں پر فتح حاصل کر لیں تو وہ علیؑ کو ڈرا نہیں سکتے مگر اگر تو نے عراق والوں پر فتح حاصل کر لی تو وہ تجھے خوف زدہ ہی رکھیں گے۔ تجھے چاہیے کہ تم لوگوں کے سامنے (عراق والوں کے سامنے) ایسا معاملہ ڈالو کہ اگر وہ اسے قبول نہ کریں تو بھی اختلاف کا شکار ہو جائیں

أَلْقِ إِلَيْهِمْ أَمْرًا فَإِنْ رَدُّوهُ اخْتَلَفُوا وَإِنْ قَبِلُوهُ اخْتَلَفُوا اذْهَبُوا اذْهَبُوا إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ ارْزُقِ الْمَصَاحِفَ عَلَى رُءُوسِ الرِّمَاحِ فَإِنَّكَ بَالِغٌ حَاجَتِكَ فَإِنِّي لَمْ أَزَلْ أَدْخِرُهَا لَكَ [فَعَرَفَهَا مُعَاوِيَةُ وَ قَالَ صَدَقْتَ وَ لَكِنَّ قَدْ رَأَيْتُ رَأْيًا أَخْدَعُ بِهِ عَلِيًّا طَلَبِي إِلَيْهِ الشَّامَ عَلَى الْمُوَادَعَةِ وَ هُوَ الشَّيْءُ] الْأَوَّلُ [الَّذِي رَدَّيْنِي عَنْهُ فَصَحَّحَ عَمْرُو وَ قَالَ أَيْنَ أَنْتَ يَا مُعَاوِيَةُ مِنْ خَدْبِ عَالِيٍّ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَكْتُبَ فَاتَّكِبْ قَالَ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَلِيٍّ ع كِتَابًا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ السَّكَاكِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْبَةَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكَ لَوْ عَلِمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ تَبْلُغُ بِنَا وَ بِكَ مَا بَلَغَتْ وَ عَلِمْنَا نَحْنُ لَمْ يَجْنِهَا بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ وَ إِنْ كُنَّا قَدْ غَلَبْنَا عَلَى عَمُولِنَا فَقَدْ بَقِيَ مِنْهَا مَا نَزَّمُ بِهِ مَا مَضَى وَ نُصَلِّحُ مَا بَقِيَ وَ قَدْ كُنْتُ سَأَلْتُكَ الشَّامَ عَلَى أَنْ لَا تَلْزَمَنِي لَكَ طَاعَةٌ وَ لَا بَيْعَةٌ فَأَبَيْتَ ذَلِكَ] عَلِيٍّ [فَأَعْطَانِي اللَّهُ مَا مَنَعْتَ وَ أَنَا أَدْعُوكَ] الْيَوْمَ « [إِلَى مَا دَعَوْتُكَ إِلَيْهِ أَمْسَ فَإِنَّكَ لَا تَرْجُو مِنَ الْبَقَاءِ إِلَّا مَا أَرْجُوهُ وَ لَا تَخَافُ مِنَ الْفَنَاءِ إِلَّا مَا أَخَافُ وَ قَدْ وَ اللَّهُ رَقَبَتِ الْأَكْبَادِ وَ ذَهَبَتِ الرِّجَالُ وَ نَحْنُ بَنُو عَبْدِ مَنَافٍ وَ لَيْسَ لِبَعْضِنَا عَلَى بَعْضٍ فَضْلٌ يُسْتَنْدَلُ بِهِ عَزِيْزٌ وَ لَا يُسْتَرْقَى بِهِ ذَلِيلٌ وَ السَّلَامُ

اور اگر قبول بھی کر لیں تو بھی آپس میں اختلاف کر بیٹھیں۔ تم ان سب کو اللہ کی کتاب کی طرف بلاؤ۔ اور قرآن کو نیزوں پر بلند کر یقیناً تم اپنی مراد پا لو گے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تو ویسے بھی قرآن کو ہمیشہ سے حقیر جانتا ہے۔ پس معاویہ نے غور کیا اور کہا ”تو نے سچ کہا۔ لیکن میرے پاس ایک رائے ہے کہ جس کے ذریعے میں علیؑ کو دھوکا دے سکتا ہوں کہ میں اس سے چند وعدوں کے عوض شام مانگتا ہوں اور یہ وہ پہلی چیز ہے کہ جہاں مجھے اسکی طرف سے انکار ہوا تھا۔ تو عمر و ہنسا اور اس نے کہا اے معاویہ تو کس دنیا میں رہتا ہے کہ علیؑ کو دھوکا دینے کا سوچتا ہے اگر تو لکھنا چاہتا ہے تو لکھو، پس معاویہ نے علیؑ کے طرف ایک خط لکھا اور اہل ”سکاسک“ کے ایک شخص کو جسے عبد اللہ بن عقبہ کہا جاتا تھا کے ہاتھ آپ کی خدمت میں بھیجا۔ ”ما بعد۔ آپ یقیناً جان چکے ہیں کہ جنگ نے ہمیں اور آپ کو کتنا نقصان دیا ہے۔ اور اسمیں اس سے اندازہ ہو گیا ہے کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی دوسرے پر کامیابی حاصل نہ کر سکتا ہے۔ اور اگر ہم اپنی عقل سے کام لیں تو اب بھی بہت کچھ باقی ہے جو گزر چکا اسے بھول جائیں اور باقی پر صلح کر لیں۔ میں نے آپ سے اس شرط پر شام مانگا تھا کہ آپ کی اطاعت و بیعت مجھ پر لازم نہ ہوگی۔ تو آپ نے اس پر مجھے انکار کیا تھا تو جو آپ نے روکا اللہ نے مجھے وہ عطا کر دیا ہے اور میں آج بھی آپ کو اسی بات کی دعوت دیتا ہوں کہ جسکی کل آپ کو دی تھی۔ یقیناً آپ کو بقاء کی اتنی ہی امید ہے کہ جتنی مجھے ہے اور یقیناً جتنا مجھے فناء کا خوف ہے اتنا آپ کو بھی ہے اللہ کی قسم، جگر دہل گئے اور آدمی ختم ہو چکے ہیں اور ہم عبد مناف ہی کی اولاد ہیں ہم میں سے کسی کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہ ہے کہ جس کے ذریعے ہم عزت دار کو ذلیل اور ذلیل کو غلام بنا سکیں والسلام۔

قَالَ سَلِيمٌ فَلَمَّا قَرَأَ عَلِيٌّ عِ كِتَابَهُ ضَحِكَ وَ قَالَ الْعَجَبُ مِنْ مُعَاوِيَةَ وَ خَدِيعَتِهِ لِي فَدَعَا كَاتِبَهُ عُيَيْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ فَقَالَ لَهُ اَكْتُبْ لِي مَا بَعْدَ فَقَدْ جَاءَنِي كِتَابُكَ تَذَكُّرٌ فِيهِ أَنَّكَ لَوْ عَلِمْتَ وَ عَلِمْنَا أَنَّ الْحَرْبَ تَبْلُغُ بِنَا وَ بِكَ إِلَى مَا بَلَّغْتَ لَمْ يَجْنِبْنَا بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ وَ إِنَّا وَ إِنَّاكَ يَا مُعَاوِيَةَ عَلَى غَايَةِ مِنْهَا لَمْ نَبْلُغْهَا بَعْدُ وَ أَمَّا طَلَبُكَ الشَّامَ فَإِنِّي لَمْ أُعْطِكَ الْيَوْمَ مَا مَنَعْتُكَ أَمْسٍ وَ أَمَّا اسْتِوَاؤُنَا فِي الْخَوْفِ وَ الرَّجَاءِ فَإِنَّكَ لَسْتَ بِأَمْضَى عَلَى الشَّكِّ مِنِّي عَلَى الْيَقِينِ وَ لَيْسَ أَهْلُ الشَّامِ أَحْرَصَ عَلَى الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ عَلَى الْآخِرَةِ وَ أَمَّا قَوْلُكَ إِنَّا بَنُو عَبْدِ مَنَافٍ لَيْسَ لِبَعْضِنَا فَضْلٌ عَلَى بَعْضٍ فَكَذَلِكَ نَحْنُ وَ لَكِنْ لَيْسَ أُمَّيَّةٌ كَهَاشِمٍ وَ لَا حَرْبٌ كَعَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ لَا أَبُو سُفْيَانَ كَأَبِي طَالِبٍ وَ لَا الطَّلِيْقُ كَالْمُهَاجِرِ وَ لَا الْمُنَافِقُ كَالْمُؤْمِنِ وَ لَا الْمُبْطِلُ كَالْمُحِقِّ فِي أَيَّدِنَا فَضْلُ النَّبُوَّةِ الَّتِي مَلَكَنَا بِهَا الْعَرَبَ وَ اسْتَعْبَدْنَا بِهَا الْعَجَمَ وَ السَّلَامُ] قَالَ [فَلَمَّا انْتَهَى كِتَابُ عَلِيٍّ عِ إِلَى مُعَاوِيَةَ كَتَمَهُ عَنْ عَمْرٍو ثُمَّ دَعَاهُ فَأَقْرَأَهُ فَشَمِتَ بِهِ عَمْرٍو وَ قَدْ كَانَ نَهَاهُ وَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَشَدَّ تَعْظِيمًا لِعَلِيٍّ عِ مِنْ عَمْرٍو بَعْدَ الْيَوْمِ الَّذِي صَرَعه عَنْ دَائِبِهِ فَقَالَ عَمْرٍو

وَ دُرُّ الْمَرْءِ ذِي الْحَالِ الْمَسُودِ  
وَ قَدْ قَرَعَ الْحَدِيدَ عَلَى الْحَدِيدِ  
وَ تَرَجُّوْا أَنْ يَهَابَكَ بِالْوَعِيدِ  
يَشِيبُ لَهْؤُهَا رَأْسُ الْوَلِيدِ

أَلَا لِلَّهِ دُرُّكَ يَا ابْنَ هِنْدٍ  
أَتَطْمَعُ لَا أَبَا لَكَ فِي عَلِيٍّ  
وَ تَرَجُّوْا أَنْ تُحَادِعه بِشِكِّ  
وَ قَدْ كَشَفَ الْقِنَاعَ وَ جَرَّ حَرْبًا

سلیم نے کہا جب علیؑ نے خط پڑھا تو تبسم فرماتے ہوئے فرمایا کتنا عجب ہے کہ معاویہ مجھے دھوکہ دینا چاہتا ہے؟ تو آپؑ نے اپنے کاتب عبید اللہ بن ابی رافع کو بلا یا اور اس سے فرمایا دکھو۔ ”ابا بعد۔ میرے پاس تمہارا خط پہنچا تو نے اس میں تذکرہ کیا ہے کہ یقیناً آپؑ بھی جان چکے ہیں اور ہمیں بھی معلوم ہو گیا کہ جنگ نے ہمیں اور آپؑ دونوں کو اتنا نقصان پہنچایا کہ ہم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے پر غلبہ حاصل نہ کر سکتا ہے۔ اے معاویہ! میں اور تم اس نوبت تک پہنچ چکے ہیں کہ ہمیں یہ موقع پھر نہ ملے گا۔ اور جہاں تک تیرے شام کو طلب کرنے کی بات ہے تو میں نے گزشتہ کل جس چیز کا تمہیں انکار کیا تھا وہ آج بھی دینے والا نہیں ہوں۔ اور جہاں تک خوف و امید میں ہمارے برابر ہونے کی بات ہے تو یقیناً تو میری طرح شک پر یقین کو ترجیح دینے والا نہیں ہے اور شام والے دنیا پر حرص میں عراق والوں کے آخرت پر حریص ہونے سے زیادہ نہ ہیں۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ ہم سب عبد مناف کی اولاد ہیں اور ہم میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہ ہے تو ہو سکتا ہے کہ ہم ایسے ہی ہوں مگر امیہ، ہاشم کے برابر نہ تھا اور نہ ہی حرب عبد المطلبؑ کی طرح اور نہ ہی ابوسفیان ابو طالبؑ کے ہم پلہ تھا۔ آزاد کردہ مہاجر کے برابر نہیں ہو سکتا اور نہ ہی منافق مومن کی برابری کر سکتا ہے اور نہ ہی باطل پرست حق پرست کے برابر ہو سکتا ہے ہمارے ہاتھوں میں نبوت کی فضیلت ہے کہ جس کے سبب ہم سارے عرب کے مالک ہوئے اور اس کے سبب ہی ہم نے عجم کو اپنا غلام بنایا۔ والسلام۔ راوی نے کہا جب معاویہ کو علیؑ کا خط پہنچا تو اس نے اسے عمرو سے چھپایا۔ بعد میں اس نے عمرو کو بلا یا اور اس خط کو پڑھا یا تو عمرو نے معاویہ کو طعن و تشنیع کیا کیونکہ اس نے اسے منع کیا تھا اور جب سے علیؑ نے عمرو کو اسکی سواری سے گرا کر چھوڑ دیا تھا تب سے قریش میں اس سے زیادہ علیؑ کی تعظیم کرنے والا کوئی نہ تھا۔ تو عمرو نے کہا 1۔ اے ہند کے بیٹے تیری خوبی اللہ کے لیے ہے اور اس شخص کی خوبی کہ جو آسودہ حال ہے 2۔ کیا تو۔ کہ تیرا کوئی باپ نہیں۔ علیؑ میں طمع رکھتا ہے (فتح کی) جبکہ لوہا لوہے سے نکل گیا ہے۔ 3۔ اور تو امید رکھتا ہے کہ علیؑ کو شک کے ذریعہ دھوکہ

دے گا اور تو امید رکھتا ہے کہ وہ تمہیں وعدوں کے ذریعے بخش دے گا۔ 4۔ جبکہ پردے اٹھ چکے ہیں اور جنگ شروع ہو گئی ہے کہ اس کے شعلے تو نو مولود کے سر کو بھی اپنی لپیٹ میں لے چکے ہیں

[لَهُ جَاوَاهِرٌ مُّظْلَمَةٌ طَحُولٌ  
وَ قَابِلٌ بِالطَّعَانِ الْقَوْمِ عُودِي  
وَ إِنَّ صَدْرَتْ فَلَيْسَ بِيَدِي وُزُودٌ  
وَ مَا هِيَ مِنْ مَسَائِكَ بِالْبُعِيدِ  
ضَعِيفِ الْقَلْبِ مُنْقَطِعِ الْوَرِيدِ  
مِنَ السَّوْءَاتِ وَ الرَّأْيِ الرَّهِيدِ  
وَ مَا لَكَ فِي اسْتِزَادِكَ مِنْ مَزِيدِ  
سِوَى مَا كَانَ لَا بَلَّ دُونَ عُودِ

فَوَارِسُهَا تَلَهَّبُ كَالْأَسُودِ [يَقُولُ لَهَا إِذَا رَجَعْتَ إِلَيْهِ  
فَإِنَّ وَرَدَتْ فَأَوْلَمَا وُزُودًا  
وَ مَا هِيَ مِنْ أَبِي حَسَنِ بِنُكْرٍ  
وَ قُلْتَ لَهُ مَقَالَةَ مُسْتَكِينِ  
طَلَبْتَ الشَّامَ حَسْبُكَ يَا ابْنَ هِنْدِ  
وَ لَوْ أَعْطَاكَهَا مَا اِزْدَدْتَ عِزًّا  
فَلَمْ تُكْسِرْ بِحَذَا الرَّأْيِ عُودًا

فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا أَرَدْتُ [بِحَذَا] قَالَ عَمْرُو وَ مَا أَرَدْتُ بِهِ قَالَ عَيْنَبُكَ رَأْيِي وَ خِلَافُكَ عَلَيَّ وَ  
إِعْظَامُكَ عَلَيَّ لِمَا فَضَحَكَ يَوْمَ بَارَزْتَهُ فَضَحَكَ عَمْرُو وَ قَالَ أَمَا خِلَافُكَ وَ مَعْصِيَتُكَ فَقَدْ كَانَتْ وَ أَمَا فَضِيحَتِي فَلَمْ  
يُفْتَضِحْ رَجُلٌ بَارَزَ عَلِيًّا فَإِنَّ شِئْتَ أَنْ تُتْلَوْهَا أَنْتَ مِنْهُ فَافْعَلْ فَسَكَتَ مُعَاوِيَةُ وَ فَشَا أَمْرُهُمَا فِي أَهْلِ الشَّامِ

اور عمرو نے اس قسم کی شعر و شاعری کے ذریعے آٹھ اور بھی شعر کہے کہ جنکا ذکر یہاں طوالت کے سوا کچھ نہ ہے۔ کہ جس میں اس نے معاویہ کو علی کی بہادری اور عقل مندی کی طرف متوجہ کیا اور اسے اسکی کم عقلی پر میٹھی میٹھی سرزنش کی (تو معاویہ نے کہا اللہ کی قسم مجھے معلوم ہے کہ تو اس کے ذریعے کیا چاہتا ہے عمرو نے کہا میں اس کے ذریعے کیا چاہتا ہوں؟ اس نے کہا تو اس کے ذریعے میری مخالفت اور میری ناقص رائے کا اظہار اور علی کی تعظیم چاہتا ہے۔ کیونکہ اس نے جب تو اسکے مقابلے میں گیا تھا تو تجھے رسوا کیا تھا۔ تو عمرو مسکرایا اور اس نے کہا جہاں تک تیری مخالفت اور تیری نافرمانی کی بات ہے تو درست ہے اور جہاں تک میری بے عزتی کی بات ہے تو جو شخص علی کے مقابلے میں جائے اور ایسا کرے اسکی کوئی رسوائی نہیں (عمرو نے علی کے مقابلے میں جا کر اپنی شرمگاہ کھول دی تھی تو بیچ گیا تھا) اور اگر تو چاہے کہ تو اس سے مقابلہ کرے تو تو بھی کر لے؟ تو معاویہ خاموش ہو گیا اور ان دونوں کا معاملہ اہل شام کے ہاں عام ہو گیا۔

## حدیث نمبر (35)

## جنگ صفین

قَالَ أَبَانٌ قَالَ سَلِمٌ وَمَرَّ عَلَيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بِجَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فِيهِمْ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَهُمْ يَشْتُمُونَهُ فَأُخْبِرُ بِذَلِكَ فَوَقَفْتُ فِيمَنْ يَلِيهِمْ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ

ابان نے روایت کی ہے کہ سلیمؓ نے کہا۔ ”علیؑ کا گزر شام والوں کے ایک گروہ کے قریب سے ہوا کہ جن میں ولید بن عقبہ بن ابی معیط بھی شامل تھا اور وہ آپؐ پر سب و شتم کر رہے تھے پس آپؐ کو اسکی خبر ہوئی تو آپؐ انکے سامنے اپنے اصحاب کے ساتھ رک گئے۔ پھر اپنے اصحاب سے فرمایا۔

اهْتَضُوا إِلَيْهِمْ وَ عَلَيْنُكُمْ السَّكِينَةُ وَ سِيَمَاءُ الصَّالِحِينَ وَ وَقَارُ الْإِسْلَامِ إِنَّ أَقْرَبَنَا مِنَ الْجَهْلِ بِاللَّهِ وَ الْجُرْأَةِ عَلَيْهِ وَ الْإِغْتِرَارِ لِقَوْمٍ رَأَيْتُهُمْ مُعَاوِيَةَ وَ ابْنَ النَّبِغَةِ وَ أَبُو الْأَعْوَرِ السُّلَمِيُّ وَ ابْنُ أَبِي مُعَيْطٍ شَارِبُ الْخَمْرِ وَ الْمَجْلُودُ الْحَدَّ فِي الْإِسْلَامِ وَ الطَّرِيدُ مَرْوَانَ وَ هُمْ هَؤُلَاءِ يَفُومُونَ وَ يَشْتُمُونَ وَ قَبْلَ الْيَوْمِ مَا قَاتَلُونِي وَ شَتَّمُونِي وَ أَنَا إِذْ ذَاكَ أَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ هُمْ يَدْعُونَنِي إِلَى عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَدِيمًا وَ حَدِيثًا [عَلَى مَا عَادَانِي الْفَاسِقُونَ] [إِنَّ هَذَا الْخَطْبُ لَجَلِيلٌ إِنَّ فَسَاقًا مُنَافِقِينَ كَانُوا عِنْدَنَا غَيْرَ مُؤْمِنِينَ وَ عَلَى الْإِسْلَامِ مُتَخَوِّفِينَ خَدَعُوا هَذِهِ الْأُمَّةَ وَ أَشْرَبُوا قُلُوبَهُمْ حُبَّ الْفِتْنَةِ وَ اسْتَمَالُوا أَهْوَاءَهُمْ إِلَى الْبَاطِلِ فَقَدْ تَصَبُّوا لَنَا الْحَرْبَ وَ جَدُّوا فِي إِطْفَاءِ نُورِ اللَّهِ - وَ اللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ثُمَّ حَرَضَ عَلَيْهِمْ وَ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَزَالُونَ عَنْ مَوَافِقِهِمْ هَذَا دُونَ طَعْنِ دِرَاكِ تَطْيِيرٍ مِنْهُ الْفُلُوبُ وَ ضَرْبٍ يَفْلِقُ الْأَهَامَ وَ تَطْيِخُ مِنْهُ [ الْأُنُوفُ وَ الْعِظَامُ وَ تَسْفُطُ مِنْهُ الْمَعَاصِمُ وَ حَتَّى تُفْرِعَ جِبَاهَهُمْ بِعُمْدِ الْحَدِيدِ وَ تُنَشِّرَ حَوَاجِبَهُمْ عَلَى صُدُورِهِمْ وَ الْأَذْقَانِ] وَ النَّحُورِ [أَيُّنَ أَهْلِ الدِّينِ طَلَّابُ الْأَجْرِ فَتَارَتْ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ نَحْوَ أَرْبَعَةِ آلَافٍ فَدَعَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَقَالَ يَا بَنِي امْشِ نَحْوَ هَذِهِ الرَّايَةِ مَشْيًا وَ يُدَا عَلَى هَيْبَتِكَ حَتَّى إِذَا شَرَعَتْ فِي

”تم سب ان کے مقابلے میں جاؤ مگر سکون کے ساتھ اور تم پر نیکوکاروں کی نشانیوں اور اسلام کے وقار کو ملحوظ خاطر رکھنا واجب ہے۔ یقیناً ہم سے زیادہ اللہ کے معاملے میں جاہل اور اسکے خلاف جرات کا مظاہرہ کرنے والے اور دھوکا دینے والی وہ قوم ہے کہ جنکا سردار معاویہ، ابن بابغہ، (زانہ کا بیٹا) ابو الاعور سلمی اور ابن ابی محیط شراب خور کہ جسے اسلام میں سزا کے طور پر کوڑے مارے گئے اور دھتکارا ہوا مروان ہے۔ وہ سب کھڑے سب و شتم کر رہے ہیں اور اس سے پہلے جب انہوں نے مجھ سے جنگ کی اور نہ ہی مجھ سے سب و شتم کیا تو میں نے فقط انہیں اسلام کی دعوت دی اور وہ مجھے بتوں کی پوجا کی طرف بلاتے ہیں پس اللہ کی حمد ہے کہ اس نے فاسقوں اور منافقوں کو میرا دشمن بنایا ہے۔ یقیناً یہ حالت بہت ہی عجیب ہے کہ فاسق اور منافق ہمارے ہاں خطرہ سے محفوظ نہ ہیں اور انہیں اسلام کے بارے میں خوف ہے وہ لوگ اس امت کو دھوکہ دے رہے ہیں اور انکے دل فتنہ

کی محبت سے بھر چکے ہیں اور وہ انکی خواہشات کو باطل کی طرف مائل کر رہے ہیں اور انہوں نے ہمارے خلاف جنگ قائم کی ہے اور اللہ کے نور کو بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اللہ اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو ناگوار ہی گزرے۔ پھر آپؐ نے اپنے اصحاب کو ان سے جنگ پر آمادہ کرنے کے لیے فرمایا وہ اپنی جگہ سے ہلنے والے نہیں ہیں جب تک کہ تم انکو ایسے نیزے نہ مارو کہ جن سے دل گھبرا جائیں اور انکی کھوپڑیوں پر ایسے وار نہ پڑیں کہ جن سے ناک اور ہڈیاں کچلی نہ جائیں اور انکے دانت گر نہ پڑیں۔ یہاں تک کہ تم انکے جبرٹوں کو لوہے سے ٹھونکو اور انکے ابرو انکے سینوں پر جا پڑیں۔ پس کہاں ہیں دیندار صبر کرنے والے کہ جو اجر چاہتے ہوں۔

صُدُوْرِهِمُ الْاَسِنَّةُ فَاَمْسِكْ حَتَّى يَأْتِيَنَّكَ رَأْيِي فَفَعَلَ وَ اَعَدَّ عَلِيٌّ ع مِثْلَهُمْ فَلَمَّا دَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَشْرَعَ الرِّمَاحُ فِي صُدُوْرِهِمْ اَمَرَ عَلِيٌّ ع الَّذِيْنَ كَانَ اَعَدَّهُمْ اَنْ يَحْمِلُوْا مَعَهُمْ فَشَدُّوْا عَلَيْهِمْ وَ نَهَضَ مُحَمَّدٌ وَ مَنْ مَعَهُ فِي وُجُوْهِهِمْ فَاَزَالُوْهُمْ عَنْ مَوَاقِفِهِمْ وَ قَتَلُوْا عَاقِبَتَهُمْ

تو آپؐ کی طرف چار ہزار کے لگ بھگ اصحاب بڑھے تو آپؐ نے جناب محمد بن حنفیہؓ کو بلایا اور اس سے فرمایا اے میرے فرزند! اس جھنڈے کی طرف اپنی پوری ہیبت کے ساتھ پیدل چل کر جاؤ۔ تم انکے سینوں میں نیزے گھونپ لو تو وہیں رک جانا یہاں تک کہ تمہیں میرا پیغام پہنچے پس آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ اور علیؓ نے انکے برابر دوسری تعداد شمار فرمائی۔ پس جب محمدؐ قریب گئے اور انکے سینوں میں نیزے گھونپے تو علیؓ نے دوسرے گروہ کو کہ جسے تیار کیا ہوا تھا حکم دیا کہ وہ بھی ان کے ساتھ ہو جائیں اور انکے خلاف مضبوطی دیں۔ اور محمدؐ اور آپؐ کے ساتھیوں نے انکے چہروں کو پھیر کر رکھ دیا پس وہ اپنے مقام سے بھاگ کھڑے ہوئے اور ان میں سے اکثر مارے گئے۔

## حدیث نمبر چھتیس (36)

## رسول اللہ کی دعا

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ الْمُقَدَّادَ عَنْ عَلِيٍّ ع قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص [ وَ ذَلِكَ ] قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَ نِسَاءَهُ بِالْحِجَابِ وَ هُوَ يَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ ص لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ غَيْرُهُ وَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ص لِحَافٌ لَيْسَ لَهُ لِحَافٌ غَيْرُهُ وَ مَعَهُ عَائِشَةُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَتَأَمَّرُ بَيْنَ عَلِيٍّ وَ عَائِشَةَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ لِحَافٌ غَيْرُهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ص مِنَ اللَّيْلِ [ حَطَّ بِيَدِهِ ] لِّلْحِافِ مِنْ وَسْطِهِ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ عَائِشَةَ حَتَّى يَمَسَّ اللَّحَافَ الْفَرَّاشَ الَّذِي تَحْتَهُمْ وَ يَتَوَمَّعُ رَسُولُ اللَّهِ ص فِيصَلِّي فَأَخَذَتْ عَلِيًّا ع الْحَمِيَّ لَيْلَةً فَأَسَهَرَتْهُ فَسَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ص لِسَهَرِهِ فَبَاتَ لَيْلَةً مَرَّةً يُصَلِّي وَ مَرَّةً يَأْتِي عَلِيًّا ع يُسَلِّيهِ وَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ حَتَّى أَصْبَحَ فَلَمَّا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الْعَدَاةَ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ عَلِيًّا وَ عَافِهِ فَإِنَّهُ قَدْ أَسَهَرَنِي مِمَّا بِهِ مِنَ الْوَجَعِ فَعُوذِي فَكَأَنَّمَا أُنْشِطُ مِنْ عِقَالٍ مَا بِهِ مِنْ عِلَّةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَبَشِّرْ يَا أَحْيَى قَالَ ذَلِكَ وَ أَصْحَابُهُ حَوْلَهُ يَسْمَعُونَ فَقَالَ عَلِيٌّ ع بِشْرَكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ جَعَلَنِي فِدَاكَ

ابان نے روایت کی ہے سلیم نے کہا میں نے مقداد سے علی کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا ہم سب رسول اللہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔۔۔ اور یہ اس سے پہلے کی بات ہے کہ آپ کی بیویوں کو پردے کا حکم ملتا۔۔۔ اور علی رسول اللہ کی خدمت پر مامور تھے کہ رسول اللہ کی خدمت پر کوئی اور مامور نہ تھا۔ اور رسول کے پاس فقط ایک ہی لِحاف تھا اور آپ کے ساتھ عائشہ بھی تھی۔ تو رسول اللہ علی اور عائشہ کے درمیان ایک ہی لِحاف میں سوتے تھے پس جب رسول اللہ رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو اپنے ہاتھ سے لِحاف علی اور عائشہ کے درمیان دبا دیتے تھے یہاں تک کہ لِحاف فرش کو چھونے لگتا تھا کہ جوان کے نیچے ہوتا تھا۔ اور رسول اٹھ کر نماز قائم کرتے تھے۔ پس علی کو ایک رات بخار نے گھیر لیا تو آپ رات بھر جاگتے رہے تو آپ کے جاگنے کے سبب رسول اللہ بھی جاگتے رہے تو رسول اللہ نے رات یوں گزاری کہ ایک مرتبہ نماز پڑھتے پھر علی کے پاس جاتے اور آپ کی تیمارداری اور نگہداشت کرتے یہاں تک صبح ہوگئی۔ پس جب آپ نے اپنے صحابہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی تو فرمایا اے میرے معبود! علی کو شفاء اور صحت عطا فرما کیونکہ اسے جو درد تھا اس کے سبب اس نے مجھے رات بھر جگایا۔ پس آپ تندرست ہو گئے گویا انہیں کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ خوشخبری ہو تمہیں اے میرے بھائی جب آپ نے فرمایا تو آپ کے ارد گرد تمام صحابہ سن رہے تھے تو علی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو بھی اللہ بھلائی کی خوشخبری دے اور مجھے آپ پر قربان فرمائے۔

قَالَ إِنِّي لَمْ أَسْأَلِ اللَّهَ [ الشَّيْئاً إِلَّا أَعْطَانِيهِ وَ لَمْ أَسْأَلْ لِنَفْسِي شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ ] إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُوَاحِي بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَفَعَلَ وَ سَأَلْتُهُ أَنْ يَجْعَلَكَ وَ لِي كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي فَفَعَلَ وَ سَأَلْتُهُ إِذَا أَلْبَسَنِي ثَوْبَ النُّبُوَّةِ وَ الرِّسَالَةِ أَنْ يَلْبَسَكَ ثَوْبَ الْوَصِيَّةِ وَ الشَّجَاعَةِ فَفَعَلَ وَ سَأَلْتُهُ أَنْ يَجْعَلَكَ وَ صِيبِي وَ وَارِثِي وَ خَازِنَ عِلْمِي فَفَعَلَ وَ سَأَلْتُهُ أَنْ يَجْعَلَكَ مِنِّي

بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ أَنْ يَشُدَّ بِكَ أَرْزِي وَ يُشْرِكَكَ فِي أَمْرِي فَفَعَلَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ فَرَضِيْتُ وَ سَأَلْتُهُ أَنْ يُزَوِّجَكَ ابْنَتِي وَ يَجْعَلَكَ أَبَا وُلْدِي فَفَعَلَ فَقَالَ رَجُلٌ لِصَاحِبِهِ أَرَأَيْتَ مَا سَأَلَ فَوَ اللَّهُ لَوْ سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ مَلَكًا يُعِينُهُ عَلَى عَدُوِّهِ أَوْ يَفْتَحَ لَهُ كَنْزًا يُنْفِقُهُ هُوَ وَ أَصْحَابُهُ فَإِنَّ بِهِ حَاجَةً كَانَ حَيْرًا لَهُ مِمَّا سَأَلَ وَ قَالَ الْأَخْرُ وَ اللَّهُ لَصَاحُغٌ مِنْ تَمْرِ حَيْرٍ مِمَّا سَأَلَ

آپؐ نے فرمایا میں نے اس رات اللہ سے جو چیز بھی مانگی ہے اس نے مجھے عطا فرمائی ہے اور میں نے جو بھی اپنے لیے مانگا وہیں تمہارے لیے بھی مانگا۔ میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان اخوت قائم فرمائے تو اس نے ایسا ہی کیا۔ اور میں نے اس سے سوال کیا کہ تمہیں میرے بعد ہر مومن کا ولی بنائے تو اس نے ایسا ہی کیا اور میں نے اس سے سوال کیا کہ مجھے نبوت و رسالت کا لباس پہنایا ہے تو وہ تمہیں وصایت اور شجاعت کا لباس پہنائے۔ تو اس نے ایسا ہی کیا۔ اور میں نے اس سے سوال کیا کہ تجھے میرا وصی، میرا وارث اور میرے علم کا خازن بنائے تو اس نے ایسا ہی کیا۔ اور میں نے اس سے سوال کیا کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت عطا فرمائے کہ جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے تھی اور تیرے ذریعے میری کمر کو مضبوط بنائے اور تمہیں میرے امر نبوت میں شریک بنائے تو اس نے ایسا ہی کیا ماسوائے اس کے اس نے فرمایا ”تیرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ تو میں راضی ہو گیا۔ اور میں نے اللہ سے سوال کیا کہ تیری شادی میری بیٹی سے کرائے اور تجھے میری اولاد کا باپ بنائے تو اللہ نے ایسا ہی کیا۔ تو ایک شخص نے اپنے ساتھی سے کہا ”تو نے دیکھا کہ آپؐ نے کیا کیا مانگا؟ اللہ کی قسم! اگر آپؐ اس سے سوال کرتے کہ وہ علیؑ پر فرشتے کو نازل کرے جو اسکے دشمن کے خلاف اس کی مدد کرے یا اس کے لیے کوئی خزانہ کھولاجائے کہ جس سے وہ خرچ کرے تو ایسا ہی ہوتا۔ کیونکہ اسے اور اسکے ساتھیوں کو اسکی ضرورت ہے اور یہ اس کے لیے مانگے گئے سے بہتر ہوتا۔ اور دوسرے نے کہا ”اللہ کی قسم۔ جو رسول اللہؐ نے مانگا ہے اس سے تو ایک صاع (سواتین سیر) کھجوریں بہتر ہیں۔

## حدیث نمبر سینتیس (37)

## معادے کے ساتھیوں نے اپنی موت کے وقت کیا کہا

عَنْ أَبِي بَانٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَنَمٍ الْأَزْدِيَّ [ثُمَّ] [الثَّمَالِيَّ] حَتَّىٰ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ  
[وَأَنَّ] كَانَتْ ابْنَتُهُ تَحْتَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ [وَأَنَّ] كَانَتْ أَهْلُ الشَّامِ وَأَشَدَّهُمْ اجْتِهَادًا قَالَ

ابان سے روایت ہے کہ میں نے سلیم بن قیس کو کہتے سنا کہ میں نے عبدالرحمن بن عنم ازدی الثمالی سے سنا کہ جو معاذ بن جبل کا سر تھا۔۔۔ اسکی بیٹی معاذ بن جبل کے گھر والی تھی۔۔۔ اور وہ شام والوں کا دانا شخص تھا اور ان سب سے بڑھ کر کوشش کرنے والا تھا اس نے کہا۔

مَاتَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالطَّاعُونِ فَشَهِدَتْهُ يَوْمَ مَاتَ وَكَانَ النَّاسُ مُتَشَاغِلِينَ بِالطَّاعُونِ [قَالَ] [فَسَمِعْتُهُ حِينَ] اخْتَضَرَ وَ لَيْسَ فِي الْبَيْتِ [مَعَهُ] [غَيْرِي] وَ ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ وَيْلٌ لِي وَيْلٌ لِي [فَقُلْتُ] فِي نَفْسِي أَصْحَابُ الطَّاعُونِ يَهْدُونَ وَ يَتَكَلَّمُونَ وَ يَقُولُونَ الْأَعَاجِبَ فُقُلْتُ لَهُ [عَهْدِي] رَحِمَكَ اللَّهُ [فَقَالَ] لَا فُقُلْتُ فَلِمَ تَدْعُو بِالْوَيْلِ [قَالَ] لِمَوْلَانِي عَدُوَّ اللَّهِ عَلَىٰ وَ لِي اللَّهُ فُقُلْتُ مَنْ هُوَ [قَالَ] مَوْلَانِي [عَدُوَّ اللَّهِ] [عَتِيقًا] وَ عُمَرَ عَلَىٰ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ وَ وَصِيَّهُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فُقُلْتُ إِنَّكَ لَتَهْجُرُ فَقَالَ يَا ابْنَ عَنَمٍ [وَاللَّهِ مَا أَهْجُرُ] [هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ عَلِيٌّ] بِنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولَانِ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَبَشِرْ بِالنَّارِ أَنْتَ وَ أَصْحَابُكَ الَّذِينَ قُلْتُمْ إِنَّ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ أَوْ قُتِلَ زَوْجُنَا الْخِلَافَةَ عَنْ عَلِيٍّ فَلَنْ يَصِلَ إِلَيْهَا أَنْتَ وَ عَتِيقٌ وَ عُمَرُ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَ سَلَامٌ فُقُلْتُ يَا مُعَاذُ مَتَى هَذَا فَقَالَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْنَا نَتَّظَاهِرُ عَلَىٰ عَلِيٍّ فَلَا يَنَالُ الْخِلَافَةَ مَا حِينَمَا فَلَمَّا فُضِضَ رَسُولُ اللَّهِ قُلْتُ [هَلُمَّ] [أَنَا أَكْفِيكُمْ] قَوْمِي [الْأَنْصَارَ] فَكَفُّوْنِي فُرَيْشًا ثُمَّ دَعَوْتُ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ إِلَىٰ الَّذِي تَعَاهَدْنَا عَلَيْهِ -بَشِيرَ بْنَ سَعِيدٍ وَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فَبَايَعَانِي عَلَىٰ ذَلِكَ

”معاذ بن جبل طاعون کی بیماری سے ہلاک ہوا اور میں اسکی ہلاکت والے دن اسکے پاس تھا۔ لوگ طاعون کی بیماری میں گھرے ہوئے تھے۔ پس جب اسکی موت کا وقت قریب آیا تو اسکے ساتھ گھر میں میرے سوا کوئی موجود نہ تھا میں نے اس سے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا۔۔۔ اور یہ عمر بن خطاب کی خلافت کا زمانہ تھا۔۔۔ ”میرے لیے جہنم کی وادی ویل ہے۔ میرے لیے جہنم کی وادی ویل ہے۔ میرے لیے جہنم کی وادی ویل ہے۔“ تو میں نے اندر ہی اندر کہا۔ طاعون کی بیماری والے ہذیان جکتے ہیں اور بڑ بڑاتے ہیں اور عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں۔ تو میں نے اس سے کہا ”اللہ تم پر رحم فرمائے۔ تم ہذیان بک رہے ہو؟ تو اس نے کہا ”نہیں“ تو میں نے کہا ”تو تم واویلا کیوں کر رہے ہو؟ اس نے کہا ”اس لیے کہ میں نے اللہ کے ولی کے مقابلہ میں اللہ کے دشمن کی مدد کی۔ میں نے اس سے کہا ”وہ کون ہے؟“ اس نے کہا ”میں نے رسول اللہ کے خلیفہ اور وصی علی ابن ابی طالب کے مقابلہ میں اللہ کے دشمن ابو بکر اور عمر کی مدد کی؟ میں نے کہا یقیناً تو بہک رہا ہے؟ تو اس نے کہا ”اے عنم کے بیٹے۔ اللہ کی قسم

میں نہیں بہک رہا۔ یہ رسول اللہ اور علی ابن ابی طالب ہیں کہ جو کہہ رہے ہیں ”اے معاذ بن جبل تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو جہنم کی پیشین گوئی ہو کہ تم لوگوں نے کہا تھا اگر رسول اللہ کی رحلت ہوگی یا قتل ہوگئے تو ہم علی سے خلافت چھین لیں گے اور اسے اس تک نہ پہنچنے دیں گے“ تم، ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ اور سالم (سب جہنمی ہو)

فَقُلْتُ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ لَتَهْجُرُ قَالَ ضَعَّ حِدِّي بِالْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَدْعُو بِالْوَيْلِ [ وَ النَّبُورِ [ حَتَّى قَضَى ] قَالَ سَلِيمٌ ]  
قَالَ لِي ابْنُ عَنَمٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا قَبْلَكَ فَطُ لَا وَاللَّهِ غَيْرَ رَجُلَيْنِ فَإِنِّي فَرَعْتُ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ مُعَاذٍ فَحَجَجْتُ فَلَقَيْتُ الَّذِي  
وَلَى مَوْتَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجُرَّاحِ وَ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ فَقُلْتُ أَوْ لَمْ يُقْتَلْ سَالِمٌ يَوْمَ الْبِمَامَةِ

تو میں نے کہا۔ اے معاذ یہ کب ہوا تھا۔ تو اس نے کہا ”حجۃ الوداع کو موقع پر ہم نے کہا ”ہم علی کی مخالفت کریں گے جب تک ہم زندہ ہیں وہ خلافت کو نہ پاسکیں گے۔ جب رسول اللہ کی رحلت ہوگئی تو میں نے ان سے کہا ”میں تمہارے لیے اپنی قوم انصار کو تیار کرتا ہوں اور تم قریش کو تیار کرو۔ پھر میں نے رسول اللہ کے اس معاہدے کے مطابق دعوت دینا شروع کی کہ جو رسول اللہ نے ہمارے درمیان معاہدہ کرایا تھا۔ میں نے شبیر بن سعید اور اسید بن حضیر کو بلایا تو انہوں نے بھی اس معاملے میں میری بیعت کرلی“ تو میں نے معاذ سے کہا ”اے معاذ یقیناً تو بہک رہا ہے“ اس نے کہا میرے رخسار زمین پر رکھ دو۔ پس وہ مرنے تک واویلا کرتا رہا۔ سلیم نے کہا مجھ سے ابن عنم نے کہا ”میں نے تم سے پہلے اللہ کی قسم ماسوائے دو آدمیوں کے کسی ایک کو بھی یہ بیان نہیں کیا ہے۔ کیونکہ جو کچھ میں نے معاذ سے سنا اس سے بہت خوفزدہ ہو گیا ہوں۔ پس میں نے حج کیا تو میں نے ابو عبیدہ بن جراح اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ سالم کی موت کے وقت انکے پاس ہونے والوں سے ملاقات بھی کی۔ تو میں نے کہا کیا سالم بمامہ کی جنگ میں نہیں مارا گیا؟

قَالَ بَلَى وَ لَكِنْ اِحْتَمَلْنَاهُ وَ بِهِ رَمَقٌ قَالَ فَحَدَّثَنِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِمِثْلِهِ [ سَوَاءٌ ] لَمْ يَرِدْ وَ لَمْ يَنْفُصْ أَهْمًا قَالَا كَمَا  
قَالَ مُعَاذٌ قَالَ أَبَانٌ قَالَ سَلِيمٌ فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ ابْنِ عَنَمٍ هَذَا سِوَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَكْثَمُ عَلِيٍّ وَ أَشْهَدُ أَنَّ أَبِي عِنْدَ  
مَوْتِهِ قَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبِي لَيَهْجُرُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَقَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ [ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ ] فَحَدَّثَنِي بِمَا  
قَالَ أَبِي عِنْدَ مَوْتِهِ وَ أَحَدْتُ عَلَيْهِ الْعَهْدَ وَ الْمِيثَاقَ لَيْكُنْمَنَّ عَلِيٌّ [ فَقَالَ ] لِي ابْنُ عُمَرَ [ أَكْثَمُ عَلِيٍّ فَوَاللَّهِ لَقَدْ قَالَ أَبِي مِثْلَ  
مَقَالَةِ أَبِيكَ مَا زَادَ وَ لَا نَقَصَ ثُمَّ تَدَارَكَهَا ] عَبْدُ اللَّهِ [ بِنُ عُمَرَ وَ تَخَوَّفَ أَنْ أُخْبِرَ بِذَلِكَ عَلِيٌّ بِنُ أَبِي طَالِبٍ ع لِمَا قَدْ عَلِمَ  
مِنْ حِيَّتِي لَهُ وَ انْقِطَاعِي إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ أَبِي يَهْجُرُ فَأَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع فَحَدَّثَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي وَ بِمَا حَدَّثَنِي ابْنُ  
عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ [ فَقَالَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع قَدْ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ ] عَنْ

اس نے کہا ایسا ہی ہے لیکن جب ہم نے اسے اٹھایا تو اس میں رَمَقُ باقی تھی۔ اس نے کہا ان دونوں نے بھی معاذ کی طرح مجھے بیان کیا اور اس میں کوئی زیادتی تھی اور نہ ہی کوئی کمی بلکہ ان دونوں نے ویسا ہی کیا تھا کہ جیسا معاذ نے کیا تھا۔ ابان نے روایت کی ہے کہ سلیم نے کہا میں نے ابن عنم کی یہ ساری گفتگو محمد بن ابی بکر کو سنائی تو اس نے کہا مجھے پوشیدہ رکھنا میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے باپ نے بھی (ابو بکر نے بھی) اپنی موت کے وقت ان سب ہی کی طرح کہا تھا تو عائشہ نے کہا تھا

”یقیناً میرے باپ کو ہذیان ہو گیا ہے۔ محمدؐ نے کہا میں عثمان کے زمانے میں عبداللہ بن عمر سے ملا تو میں نے اس سے یہ عہد و پیمان لے کر کہ وہ مجھے پوشیدہ رکھے گا وہ سب بیان کیا کہ جو میرے باپ نے اپنی موت کو وقت کہا تھا تو عمر کے بیٹے نے مجھے کہا تو بھی مجھے پوشیدہ رکھنا کہ اللہ کی قسم میرے باپ نے بھی بغیر کسی کمی و بیشی کے تیرے باپ کی طرح کہا تھا۔ پھر عبداللہ بن عمر نے اس خوف سے کہا کہیں میں علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو نہ بتا دوں کہ وہ میری آپ سے محبت سے واقف تھا۔ اس بات کا تدارک کرنے کے لیے کہا ”یقیناً میرا باپ تو بہک گیا تھا؟ پس میں امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے جو اپنے باپ سے سنا تھا اور ابن عمر نے جو اپنے باپ کے بارے میں بیان کیا تھا وہ سب آپ کے گوش گزار کیا تو امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ”تمہارے باپ، عبداللہ، ابو عبیدہ، سالم اور معاذ کے بارے میں مجھے اس سے پہلے بھی اس نے بیان کیا ہے کہ جو تم سے اور عمر کے بیٹے سے بھی زیادہ سچا ہے۔ میں نے عرض کی اے امیر المؤمنینؑ وہ کون تھے؟“

أَبِيهِ وَ عَنْ أَبِيكَ وَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَ سَالِمٍ وَ عَنْ مُعَاذٍ مَنْ هُوَ أَصْدَقُ مِنْكَ] وَ مِنْ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ ذَاكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ بَعْضُ مَنْ يُحَدِّثُنِي قَالَ [فَعَلِمْتُ مَنْ عَنَى فَقُلْتُ صَدَقْتَ] يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ [إِنَّمَا حَسِبْتُ إِسْتِنَانًا حَدَّثَكَ وَ مَا شَهِدَ أَبِي وَ هُوَ يَقُولُ هَذَا غَيْرِي قَالَ سَلِيمٌ فَقُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ مَاتَ مُعَاذٌ بِالطَّاعُونَ فِيمَ مَاتَ أَبُو عُبَيْدَةَ بَنُ الْجِرَاحِ قَالَ بِالذُّبَيْلَةِ فَلَقِيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ مَوْتَ أَبِيكَ غَيْرَ أَحْيَاكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَ عَائِشَةَ وَ عُمَرَ] قَالَ لَا قُلْتُ [وَ هَلْ سَمِعُوا مِنْهُ مَا سَمِعْتَ قَالَ سَمِعُوا مِنْهُ طَرَفًا فَبَكَوْا وَ قَالُوا يَهْجُرُ] فَأَمَّا كُلَّمَا سَمِعْتُ أَنَا فَلَا قُلْتُ وَ الَّذِي سَمِعُوا مِنْهُ مَا هُوَ قَالَ دَعَا بِاللَّوَيْلِ وَ النَّبُورِ [فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا حَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ مَا لَكَ تَدْعُو بِاللَّوَيْلِ وَ النَّبُورِ قَالَ هَذَا مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ يُبَشِّرَانِي بِالنَّارِ بِيَدِهِ الصَّحِيفَةُ الَّتِي تَعَاهَدْنَا عَلَيْهَا فِي الْكُعْبَةِ وَ هُوَ يَقُولُ

تو آپ نے فرمایا کوئی ہے کہ جو مجھے سبھی خبر دیتا رہتا ہے؟ پس میں سمجھ گیا تو میں نے عرض کی۔ ”اے امیر المؤمنینؑ آپ سچے ہیں میں نے تو فقط کسی انسان کے بارے میں گمان کیا تھا کہ جس نے آپ کو بیان کیا ہے جبکہ میرا باپ جبکہ یہ کہ رہا تھا تو اس وقت میرے سوا وہاں کوئی نہ تھا۔ سلیم نے کہا میں نے عبدالرحمن بن عنم سے کہا معاذ تو طاعون کے سبب مرا مگر ابو عبیدہ بن جراح کی موت کس چیز سے ہوئی؟ اس نے کہا پیٹ میں پھوڑا نکلنے سے۔ پس میں محمد بن ابی بکر سے ملا تو میں نے کہا کیا تیرے باپ کی موت کے وقت تیرے اور تیرے دوسرے بھائی عبدالرحمن، عائشہ، اور عمر کے علاوہ کوئی موجود تھا۔ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کیا انہوں نے بھی اس سے وہ باتیں سنیں کہ جو تم نے سنیں؟ اس نے کہا انہوں نے اس سے تھوڑا سنا تو وہ رونے لگے اور انہوں نے کہا وہ بہک رہا ہے البتہ جو میں نے سنا وہ سب انہوں نے نہیں سنا میں نے کہا ”وہ جو انہوں نے سنا وہ کیا تھا؟ اس نے کہا ”وہ جہنم و عذاب کو پکار رہا تھا۔ تو عمر نے اس سے کہا اے رسول اللہ کے خلیفہ (نعوذ باللہ من ذلک) آپ جہنم و عذاب کی پکار کیوں کر رہے ہیں؟ اس نے کہا یہ محمدؐ اور علیؑ ہی ہیں کہ وہ دونوں مجھے جہنم کا مشردہ سنا رہے ہیں۔ اور آپ کے ہاتھوں میں وہ صحیفہ ہے کہ جس پر ہم نے کعبہ کے اندر عہد و پیمان کیا تھا اور آپ فرما رہے ہیں ”مجھے زندگی کی قسم! تو نے اس پر

عہد نبھایا ہے کہ تو نے اور تیرے ساتھیوں نے اللہ کے ولی علیؑ کی مخالفت کی ہے پس تمہیں جہنم میں سب سے نچلے درجے کی پیشین گوئی ہے۔

[لَعْمَرِي] لَقَدْ وَفَّيْتِ بِمَا فَظَاهَرْتِ عَلَيَّ وَوَلِيَّ اللَّهِ أَنْتَ وَ أَصْحَابُكَ فَأَبَشِرْ بِالنَّارِ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ فَلَمَّا سَمِعَهَا عُمَرُ حَرَجَ وَ هُوَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَهْجُرُ قَالَ لَا وَ اللَّهُ مَا أَهْجُرُ [أَيْنَ تَذَهَبُ] قَالَ عُمَرُ أَنْتَ ثَابِتٌ ثَابِتٌ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ قَالَ الْآنَ أَيْضاً أَوْ لَمْ أُحَدِّثْكَ أَنَّ مُحَمَّدًا وَ لَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لِي وَ أَنَا مَعَهُ فِي الْغَارِ إِنِّي أَرَى سَفِينَةَ جَعْفَرٍ وَ أَصْحَابَهُ تَعُومُ فِي الْبَحْرِ فَمَلْتُ أَرْنِيهَا فَمَسَحَ وَجْهِي فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهَا فَاسْتَيْقَنْتُ عِنْدَ ذَلِكَ أَنَّهُ سَاحِرٌ [فَذَكَرْتُ لَكَ ذَلِكَ بِالْمَدِينَةِ فَاجْتَمَعَ رَأْيِي وَ رَأْيُكَ عَلَيَّ أَنَّهُ سَاحِرٌ] فَقَالَ عُمَرُ يَا هَؤُلَاءِ إِنَّ أَبَاكُمْ يَهْجُرُ [وَ أَكْتُمُوا مَا تَسْمَعُونَ مِنْهُ لَا يَشْمَتُ بِكُمْ أَهْلُ هَذَا الْبَيْتِ ثُمَّ حَرَجَ وَ حَرَجَ أَحْيِي] وَ حَرَجَتْ عَائِشَةُ]

پس جب عمر نے یہ بات سنی تو وہ یہ کہتا ہوا وہ باہر نکل گیا کہ ”یقیناً یہ شخص بہک رہا ہے تو ابو بکر نے کہا ”اللہ کی قسم۔ میں بہک نہیں رہا کہاں جا رہے ہو؟ تو عمر نے کہا کیا تو غار میں اس (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ دوسرا نہ تھا کہ جب وہ دونوں غار میں تھے۔ اس نے کہا ”اس وقت ایسا ہی ہے۔ کیا میں نے تمہیں بیان نہیں کیا تھا کہ محمدؐ۔۔۔ اس نے رسول اللہؐ نہیں کہا۔ نے مجھے کہا جبکہ میں اس کے ساتھ غار میں تھا کہ جعفرؓ اور ساتھیوں کی کشتی سمندر میں راستہ کھوپچی ہے۔ تو میں نے کہا مجھے دکھائیے،“ تو اس (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو میں نے وہ کشتی دیکھی تو مجھے اس وقت یقین ہو گیا کہ وہ جادو گر ہے تو میں نے تمہیں یہ مدینہ میں بتایا تھا تو تیری اور میری رائے ایک ہی بنی کہ وہ جادو گر ہے؟ تو عمر نے کہا اے تمہارا باپ بہک رہا ہے اسکا منہ بند کرو اور اس سے جو سنو اسے چھپاؤ کے اہل بیت تم پر طعنہ زنی نہ کریں۔ پھر وہ باہر نکل گیا اور میرا بھائی بھی نکل گیا اور عائشہ بھی چلی گئی۔ تاکہ وہ نماز کے لیے وضو کریں۔ پس میں نے اس سے وہ باتیں سنیں کہ جو انہوں نے نہیں سنیں۔

لَيَتَوَضَّئُوا لِلصَّلَاةِ فَأَسْمَعَنِي مِنْ قَوْلِهِ مَا لَمْ يَسْمَعُوا فَمَلْتُ لَهُ لَمَّا خَلَوْتُ بِهِ [يَا أَبَتِ] [قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا أَقُولُهَا أَبَدًا وَ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهَا حَتَّى] أَرَدَ النَّارَ [فَأَذْخَلَ النَّابُوتَ فَلَمَّا ذَكَرَتْ] ذَكَرَ [النَّابُوتَ طَنَنْتُ أَنَّهُ يَهْجُرُ فَمَلْتُ لَهُ أَيُّ تَابُوتٍ فَقَالَ تَابُوتٌ مِنْ نَارٍ مُقَمَّلٌ بِفِعْلِ مِنْ نَارٍ فِيهِ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا أَنَا وَ صَاحِبِي هَذَا قُلْتُ عُمَرُ قَالَ نَعَمْ] [فَمَنْ أَعْنِي] [وَ عَشْرَةٌ فِي جُبِّ فِي جَهَنَّمَ عَلَيْهِ صَخْرَةٌ] إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُسْعَرَ جَهَنَّمَ رَفَعَ الصَّخْرَةَ [قُلْتُ تَهْذِي قَالَ لَا وَ اللَّهُ مَا أَهْذِي لَعَنَ اللَّهُ ابْنَ صُهَيْكَ هُوَ الَّذِي صَدَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي - فَبَيَّسَ الْقَرِينُ لَعْنَةَ اللَّهِ الْصَبْقِ حَدِّي بِالْأَرْضِ فَأَلْصَقْتُ]

پس جب میں اسکے ساتھ تنہا رہا تو میں نے اس سے کہا ”اے بابا،“ کہو لالہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے) اس نے کہا ”میں نے کبھی یہ نہیں کہا اور نہ ہی یہ کہہ سکتا ہوں یہاں تک کہ میں جہنم میں جاؤں اور تابوت میں داخل کیا جاؤں (پس جب اس نے تابوت کا ذکر کیا تو مجھے گمان ہوا کہ یقیناً وہ بہک رہا ہے۔ تو میں نے اس سے کہا ”کون سا تابوت؟ اس نے کہا آگ کا تابوت کہ جس پر آگ کا تالاکا ہوا ہے۔ اسمیں بارہ آدمی ہونگے۔ میں اور میرا یہ ساتھی“ میں نے کہا ”عمر؟“ اس

نے کہا ”ہاں اور میری مراد کون ہے؟ اور دس افراد جہنم کے کنویں میں ہونگے کہ جس پر ایک پتھر ہو گا جب اللہ جہنم کو مزید بھڑکانے کا ارادہ کرے گا تو اس پتھر کو ہٹا دے گا میں نے کہا تمہیں ہذیان ہو گیا ہے؟ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم۔ میں ہذیان نہیں بک رہا۔ اللہ کی لعنت ہو ابن ضحاک پر کہ جس نے مجھے ہدایت پانے کے بعد ہدایت سے ہٹا دیا اس پر اللہ کی لعنت ہو وہ کتنا برا دوست ہے۔ پس تم میرے رخسار زمین پر رکھ دو۔

حَدَّثَهُ بِالْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَدْعُو بِالْوَيْلِ وَ التُّبُورِ حَتَّى غَمَضْتُهُ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ عُمَرُ وَ قَدْ غَمَضْتُهُ فَقَالَ هَلْ قَالَ بَعْدِي شَيْئاً فَعَرَفْتُهُ مَا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَرْحَمُ اللَّهُ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَكْتُمُهُ فَإِنَّ هَذَا هَذْيَانٌ وَ أَنْتُمْ أَهْلُ بَيْتٍ مَعْرُوفٍ لَكُمْ فِي مَرْضِكُمْ الْهَذْيَانُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقْتَ وَ قَالُوا لِي جَمِيعاً لَا يَسْمَعَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ هَذَا شَيْئاً فَيَشْتَمَ بِهِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ أَهْلُ بَيْتِهِ قَالَ سَلِيمٌ [فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ مَنْ تَرَاهُ حَدَّثَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع عَنْ هَوْلَاءِ الْخُمَسَةِ بِمَا قَالُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّهُ يَرَاهُ فِي مَنَامِهِ كُلِّ لَيْلَةٍ وَ حَدِيثُهُ إِيَّاهُ فِي الْمَنَامِ مِثْلُ حَدِيثِهِ إِيَّاهُ فِي الْحَيَاةِ] وَ الْبِقِطَّةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي فِي نَوْمٍ وَ لَا يَقْطَعُ وَ لَا بِأَحَدٍ مِنْ أَوْصِيَائِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ] قَالَ سَلِيمٌ [فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا قَالَ عَلِيُّ ع فَقُلْتُ وَ أَنَا سَمِعْتُهُ أَيْضاً مِنْهُ كَمَا سَمِعْتَ أَنْتَ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فَلَعَلَّ مَلَكاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَدَّثَهُ قَالَ أَوْ ذَاكَ قُلْتُ وَ هَلْ تُحَدِّثُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءَ قَالَ أَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ - وَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ

پس میں نے انکا رخسار زمین پر رکھا اور وہ جہنم و عذاب کو پکارتا رہا یہاں تک کہ اسے نیند آگئی۔ پھر عمر میرے پاس آیا کہ جب میں اسے سلا چکا تھا تو اسنے کہا کیا اس نے میرے بعد کوئی چیز کہی؟ تو میں نے اس نے جو کہا تھا اسے بیان کیا تو عمر نے کہا اللہ رحم کرے رسول اللہ کے خلیفہ (معاذ اللہ) پر اسے پوشیدہ رکھنا کیونکہ یہ سب ہذیان ہے اور تمہارا ایسے خاندان سے تعلق ہے کہ جس کے بارے میں مشہور ہے کہ انکے مریضوں کو ہذیان ہو جاتا ہے تو عائشہ نے کہا تم نے سچ کہا اور ان سب نے مجھ سے کہا کوئی ایک بھی تم سے ہر گز یہ بات نہ سُن پائے کہ علی اور اسکی اہل بیت اس کے ذریعے ہم پر طعنہ زنی کریں گے۔ سلیم نے کہا میں نے محمد سے کہا تمہارے نزدیک وہ کون ہے کہ جس نے ان پانچوں کی گفتگو کہ جو انہوں نے کہا امیر المؤمنین کو بیان کی۔ تو اس نے کہا رسول اللہ نے کیونکہ علی آپ کو ہر رات نیند میں دیکھتے ہیں اور آپ کی حدیث نیند کے دوران بھی ویسی ہی ہوتی ہے کہ جیسے آپ کی حدیث زندگی اور بیداری میں۔ کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ جس نے مجھے نیند میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان نیند میں میری شکل نہیں بنا سکتا اور نہ ہی بیداری میں اور نہ ہی قیامت تک میرے آنے والے اوصیاء کا روپ دھار سکتا ہے سلیم نے کہا میں نے محمد بن ابی بکر سے کہا تجھے یہ حدیث کس نے بیان کی؟ اس نے کہا ’علی نے‘ تو میں نے کہا ’میں نے بھی یہ حدیث تیری طرح آپ سے ہی سنی ہے۔ تو میں نے محمد سے کہا ہو سکتا ہے کہ فرشتوں میں سے کسی فرشتے نے آپ کو بیان کیا ہو؟ اس نے کہا کیوں نہیں؟ میں نے کہا ’کیا فرشتے انبیاء کے سوا کسی سے گفتگو کر سکتے ہیں؟

رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ] قَالَ [قُلْتُ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع مُحَدَّثٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَ كَانَتْ فَاطِمَةُ ع مُحَدَّثَةً وَ لَمْ تَكُنْ نَبِيَّةً] وَ مَرْيَمُ كَانَتْ مُحَدَّثَةً وَ لَمْ تَكُنْ نَبِيَّةً وَ أُمُّ مُوسَى مَا كَانَتْ نَبِيَّةً وَ كَانَتْ مُحَدَّثَةً [وَ كَانَتْ سَارَةُ امْرَأَةً إِبْرَاهِيمَ قَدْ عَايَنَتْ الْمَلَائِكَةَ فَبَشَّرُوهَا بِإِسْحَاقَ وَ مِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ وَ لَمْ تَكُنْ نَبِيَّةً قَالَ سُلَيْمٌ فَلَمَّا قُتِلَ مُحَمَّدٌ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِمِصْرَ وَ نُعِيَ عَزِيَّتُ بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَ] خَلُوتُ بِهِ [فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي بِهِ مُحَمَّدٌ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَ حَبَرْتُهُ بِمَا حَبَرَنِي بِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَنَمٍ قَالَ صَدَقَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ أَمَا إِنَّهُ شَهِيدٌ حَيٌّ يُرْزَقُ يَا سُلَيْمُ إِنَّ أَوْصِيَاءِي أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ وُلْدِي أَيْمَةٌ هُدَاةٌ مَهْدِيُونَ

اس نے کہا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا ”اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول ہر گز نہیں بھیجا اور نہ ہی کوئی نبی اور نہ ہی کوئی محدث (فرشتے جس سے گفتگو کریں (ج 52) میں نے اس سے کہا تو کیا امیر المؤمنینؑ بھی محدث ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں اور فاطمہؑ بھی محدث تھیں جبکہ وہ نبی نہ تھیں اور مریمؑ بھی محدث تھیں جبکہ وہ نبی نہ تھیں اور ابراہیمؑ کی بیوی سارہؑ نے ملائکہ کو آنکھوں سے دیکھا تو فرشتوں نے انہیں اسحاقؑ اور اسکے بعد والوں کی خوشخبری دی جبکہ وہ نبی نہ تھیں۔ سلیمؑ نے کہا جب محمدؐ بن ابی بکر مصر میں شہید ہو گئے تو میں امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں اسکی تعزیت پیش کرنے کے لیے حاضر ہوا تو جب مجھے آپؑ سے خلوت میسر ہوئی تو میں نے آپؑ کی خدمت میں جو کچھ محمدؐ بن ابی بکر نے بیان کیا تھا وہ بھی آپؑ کے گوش گزار کیا۔ آپؑ نے فرمایا۔ اللہ کی رحمت ہو محمدؐ پر اس نے سچ کہا اور یقیناً وہ شہید ہے اور زندہ ہے اور رزق پاتا ہے۔ اے سلیمؑ۔ میرے اوصیاء میری اولاد میں سے گیارہ ہدایت یافتہ ہادی امام ہیں اور وہ سب کے سب محدث ہوں گے۔ ان سے فرشتے کلام کرتے ہوں گے

كُلُّهُمْ مُحَدَّثُونَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ هُمْ قَالَ ابْنِي هَذَا الْحَسَنُ ثُمَّ ابْنِي هَذَا الْحُسَيْنُ ثُمَّ ابْنِي هَذَا وَ أَخَذَ بِيَدِ ابْنِ ابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ هُوَ رَضِيعٌ ثُمَّ ثَمَانِيَةٌ مِنْ وُلْدِهِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ وَ هُمُ الَّذِينَ أَقْسَمَ اللَّهُ بِحِمِّ فَقَالَ وَ وَالِدٍ وَ مَا وَلَدٌ قَالَوَالِدُ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أَنَا وَ مَا وَلَدٌ يَعْنِي هَؤُلَاءِ الْأَحَدَ عَشَرَ وَصِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَجْتَمِعُ إِيمَانًا قَالَ نَعَمْ إِلَّا أَنْ وَاحِدًا صَامِتٌ [لَا يَنْطِقُ] حَتَّى يَهْلِكَ الْأَوَّلُ هَذَا مَا خَطَّهُ بِيَدِهِ أَبَانٌ عَنْ لِسَانِ سُلَيْمٍ إِنَّ الْقَوْمَ وَ هُمْ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ أَنَسٌ وَ سَعْدٌ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ شَهِدُوا عَلَيَّ أَنْفُسِهِمْ عِنْدَ مَمَاتِهِمْ أَنَّهُمْ مَاتُوا عَلَيَّ مَا مَاتَ عَلَيْهِ آبَاؤُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ...

میں نے عرض کی اے امیر المؤمنینؑ وہ کون ہوں گے؟ آپؑ نے فرمایا میرا یہ بیٹا حسنؑ پھر میرا یہ بیٹا حسینؑ۔ پھر میرا یہ بیٹا۔۔۔ اور آپؑ نے اپنے پوتے جو کہ اس وقت شیر خوار تھے علی ابن الحسینؑ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ پھر اسکی اولاد میں سے یکے بعد دیگرے آٹھ امامؑ۔ اور یہی وہ ہیں کہ جنگی اللہ نے قسم اٹھائی ہے ”باپ کی قسم اور اولاد کی قسم (بلد 3) پس باپ سے مراد رسول اللہؐ اور میں ہوں اور اولاد سے مراد وہ گیارہ اوصیاء صلوات اللہ علیہم ہیں۔ میں نے عرض کی اے امیر المؤمنینؑ۔ کیا دو امامؑ ایک وقت میں یکجا ہو سکتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ”ہاں۔ البتہ ان میں سے ایک خاموش رہے اور ہر گز نہ بولے یہاں تک کہ پہلا چلا جائے۔ (ہم یہ فقرہ کتاب کے خطی نسخوں میں سے نسخہ نمبر 60 سے نقل کر کے یہاں ذکر کر رہے ہیں کیونکہ یہ اس حدیث

سے مناسبت رکھتا ہے) وہ یہ ہے کہ جسے ابانؓ نے اپنے ہاتھ سے سلیمؓ کی زبانی لکھا یقیناً ایک گروہ۔۔ اور وہ ابو بکر، عمر عثمان، طلحہ، زبیر، انس، سعد اور عبدالرحمن۔۔ نے اپنی موت کے وقت گواہی دی کہ۔ وہ اسی دین پر سدا رہے۔ کہ جس دین پر دور جاہلیت میں انکے آباؤ اجداد مرے“

## حدیث نمبر ۱۸ تیس (38)

## امت کا تین فرقوں میں بٹ جانا

أَبَانٌ عَنْ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ وَ أَبَا ذَرٍّ وَ الْمُقَدَّادَ يَقُولُونَ إِنَّا لَنُعُودُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص مَا مَعَنَا غَيْرُنَا إِذْ أَقْبَلَ [ثَلَاثَةَ] رَهْطٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كُلُّهُمْ بَدْرِيُّونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي بَعْدِي ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ حَقٌّ لَا يَشُوبُهُ شَيْءٌ مِنَ الْبَاطِلِ مِثْلُهُمْ كَمِثْلِ الذَّهَبِ [الْأَحْمَرِ] كُلَّمَا سَبَكْتَهُ عَلَى النَّارِ ازْدَادَ جُودَةً وَ طَيِّباً إِمَامُهُمْ أَحَدُ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ وَ فِرْقَةٌ أَهْلُ بَاطِلٍ [لَا يَشُوبُهُ شَيْءٌ مِنَ الْحَقِّ] مِثْلُهُمْ كَمِثْلِ [حَبَثٍ] الْحَدِيدِ كُلَّمَا فَتَنْتَهُ بِالنَّارِ ازْدَادَ حَبْتاً

ابان نے روایت کی ہے کہ سلیم نے کہا ”میں نے سلمان، ابو ذر اور مقداد کو کہتے سنا۔ ہم تینوں رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ہمارے علاوہ ہمارے ساتھ کوئی اور نہ تھا۔ کہ مہاجرین میں سے تین افراد سامنے سے آتے دکھائی دیے کہ وہ سب بدری تھے۔ تو رسول اللہ نے فرمایا ”عنقریب میری امت میرے بعد تین فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں سے ایک فرقہ حق پر ہوگا اسمیں باطل میں سے تھوڑی سی چیز بھی نہ ملی ہوگی۔ ان کی مثال سُرخ سونے جیسے ہوگی کہ جب بھی اس پر آگ دھونکی جائے اسمیں عمدگی اور پاکیزگی کے علاوہ کسی چیز کا اضافہ نہ ہوتا ہے۔ ان سب کا امام ان تینوں میں سے ایک ہوگا۔ اور دوسرا وہ فرقہ کہ جو باطل پر ہوگا کہ جسمیں حق میں سے کوئی تھوڑی سی چیز بھی شامل نہ ہوگی انکی مثال لوہے کی خباث جیسی ہوگی کہ جب بھی اسے آگ میں ڈالا جائے تو اسکی خباث اور بدبو میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ ان کا امام بھی ان تینوں میں سے ایک ہے۔ اور تیسرا وہ فرقہ کہ جو گمراہ ہونگے اور تذبذب کا شکار ہونگے نہ وہ انکی (حق کی) طرف ہونگے اور انکا شمار (باطل) ہوگا ان میں سے۔ ان کا امام بھی ان تینوں میں سے ایک ہوگا۔

وَ نَسْنَا إِمَامَهُمْ أَحَدُ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ وَ فِرْقَةٌ [أُخْرَى] ضَلَالٌ مُذْبَذَبُونَ لَا إِلَى هُوَلاءِ وَ لَا إِلَى هُوَلاءِ إِمَامُهُمْ أَحَدُ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ فَسَأَلْتُهُمْ عَنِ الثَّلَاثَةِ فَقَالُوا إِمَامُ الْحَقِّ وَ الْهُدَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِمَامُ الْمُذْبَذَبِينَ وَ حَرَضْتُ [عَلَيْهِمْ] أَنْ يُسْمُوا لِیِ الثَّلَاثَةِ فَأَبَوْا عَلَيَّ وَ عَرَّضُوا لِیِ حَتَّى عَرَفْتُ مَنْ يَعْنُونَ بِهِ قَالَ سَلِيمٌ فَحَدَّثْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع بِالْكَوْفَةِ بِمَا حَدَّثَنِي بِهِ سَلْمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمُقَدَّادُ [مِنْ] قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ص حِينَ رَأَى الثَّلَاثَةَ مِنْ أَهْلِ بَدْرِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ قُرَيْشٍ مُقْبِلِينَ قَالَ تَفْتَرِقُ أُمَّتِي بَعْدِي ثَلَاثَ فِرَقٍ فَسَمَوْتُكَ وَ سَمَوْتُ سَعْدًا وَ الثَّلَاثَ لَمْ يُسْمُوا إِلَّا بِالْمَعَارِضِ حَتَّى عَلِمْتُ مَنْ عَنَّا فَقَالَ ع لَا تَلْمَهُمْ يَا سَلِيمُ فَإِنَّ الْأُمَّةَ قَدْ أُشْرِبَتْ قُلُوبُهُمْ حُبَّهُ كَمَا أُشْرِبَتْ قُلُوبُ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ حُبَّ الْعِجْلِ يَا سَلِيمُ أ فِي شَكِّ أَنْتَ فِيهِ مَنْ هُوَ قَالَ قُلْتُ [بَلَى] وَ لَكِنْ أَحِبُّ أَنْ تُسَمِّيَهُ لِیِ وَ أَسْمَعُهُ مِنْكَ فَأَزْدَادَ يَقِيناً قَالَ هُوَ عَتِيقٌ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ الَّذِي عَرَّفْتُمْ اللَّهَ وَ مَنْ بِهِ عَلَيْكُمْ أَشَدُّ حَبْرِيَّةً مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ أَقْلُ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَعْرِفُونَهُ وَ لَقَدْ مَاتَتْ أُمَّتُكُمْ وَ إِحْمَا لِمَنْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَ مَا كَانَتْ تَعْرِفُ مَا عَرَفَكَ اللَّهُ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَ حُذِّ مَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَ حَصَّكَ بِهِ بِشْكْرٍ وَ اعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعْطِي الدُّنْيَا الْبَرَّ وَ الْفَاجِرَ وَ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ إِنَّمَا يُعْطِيهِ اللَّهُ صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ إِنَّ أَمْرَنَا لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا ثَلَاثَةٌ مِنْ

الْخَلْقِ مَلَكٌ مُّقْرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ يَا سَلِيمُ إِنَّ مَلَكَ هَذَا الْأَمْرِ الْوَرَعُ لِأَنَّهُ لَا يُنَالُ وَلَا يَتَنَا إِلَّا بِالْوَرَعِ

تو میں نے ان تینوں سے ان تینوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا ”حق و ہدایت کے امام علی ابن ابی طالبؑ ہیں“ اور سعد بن ابی وقاصؓ تذبذب کا شکار لوگوں کا امام ہے۔ میں نے ان سے بہت اصرار کیا کہ وہ مجھے تیسرے کا نام بتائیں مگر انہوں نے انکار کر دیا اور مجھے کچھ نشانیاں بتائیں یہاں تک کہ مجھے پہچان ہو گئی کہ اس سے ان لوگوں کی مراد کیا ہے؟ سلیمؑ نے کہا ”میں نے امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں بیان کیا وہ سب کہ جو مجھے سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقداد نے رسول اللہؐ کا فرمان بیان کیا تھا کہ جب آپؐ نے قریش کے مہاجرین میں سے تین بدریوں کو آتے دیکھا تو فرمایا میرے بعد میری امت تین گروہوں میں بٹ جائے گی اور ان سب نے آپؐ کا نام اور سعد کا نام بتایا اور تیسرے کا نام نہیں بتایا مگر اسکی نشانیاں بتائی ہیں یہاں تک کہ میں جان گیا کہ ان کی مراد کون ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا ”اے سلیمؑ لوگوں کو مت بتاؤ کیونکہ اس امت کے دل اس شخص کی محبت سے ایسے بھر چکے ہیں کہ جیسے بنی اسرائیل کے دل پچھڑے کی محبت سے بھر گئے تھے۔ اے سلیمؑ کیا تو اب بھی اس شک میں ہے کہ وہ کون ہیں؟ میں نے کہا ”یقیناً مجھے شک نہیں ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ آپؐ مجھے اسکا نام بتائیں اور میں اسکا نام آپؐ کی زبانی سنوں تاکہ میری یقین میں اضافہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا ”وہ ابو بکر ہے یہ امر امامت کہ جسکی معرفت تم لوگوں کو اللہ نے دی ہے اور جس کے ذریعے اللہ نے تم پر احسان کیا ہے سونے اور چاندی کے خزانے کی خبر ملنے سے بہتر ہے اور اس امت کے انتہائی کم افراد ہی اسکی معرفت رکھتے ہیں اور ام ایمن فوت ہو گئی ہے اور یقیناً وہ جنتی ہے وہ بھی اتنی معرفت نہ رکھتی تھی کہ جتنا اللہ نے تجھے معرفت دی ہے۔ پس تم اللہ کا شکر کرو۔ اور جو اللہ نے دیا اسے سنبھالو اور اس پر تم اس کا (اللہ) خصوصی شکر ادا کرو اور جان لو کہ اللہ عزوجل دنیا نیو کار اور گنگار دونوں کو دیتا ہے البتہ یہ امر امامت کہ جسکی تمہیں معرفت ملی ہے۔ یہ معرفت اللہ تعالیٰ فقط اپنی چنیدہ مخلوق کو دیتا ہے۔ ہمارے امر کی معرفت مخلوق میں سے فقط تین لوگوں کو ملتی ہے

i - مقرب فرشتہ ii - مرسل نبی iii - عبد خاص جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لیے امتحان لے لیا ہو

اے سلیمؑ اس امر امامت کی معرفت کا معیار تقویٰ ہے کیونکہ ہماری ولایت تقویٰ کے علاوہ سے کوئی نہیں پاسکتا

ہے۔“

## حدیث نمبر انتالیس (39)

## غدير خم

أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا النَّاسَ بِغَدِيرِ خُمٍّ فَأَمَرَ بِمَا كَانَ تَحْتِ الشَّجَرَةِ مِنَ الشُّؤْكِ فُحِّمَ وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْحَمِيْسِ ثُمَّ دَعَا النَّاسَ إِلَيْهِ وَأَخَذَ بِضَبْعِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَ فَرَفَعَهَا حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى بَيَاضِ إِبْطِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ مَحْنُتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ انصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اخذُلْ مَنْ خذَلَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يَنْزِلْ [عَنِ الْمُنْبَرِ] حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ- الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِكْمَالِ الدِّينِ وَ إِتْمَامِ النِّعْمَةِ وَ رِضَى الرَّبِّ بِرِسَالَتِي وَ بَوْلَايَةِ عَلِيٍّ مِنْ بَعْدِي فَقَالَ حَسَنًا بَنُو ثَابِتٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِدُنْ لِي لِأَقُولَ فِي عَلِيٍّ عَ أَتِيَانًا فَقَالَ ص قُلْ عَلَى بَرَكَتِهِ اللَّهُ فَقَالَ حَسَنًا يَا مَشِيخَةَ قُرَيْشٍ اسْمِعُوا قَوْلِي بِشَهَادَةِ مَنْ رَسُولِ اللَّهِ [ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ]

لَدَى دَوْحٍ لُحْمٍ حِينَ قَامَ مُنَادِيًا

أَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ مُحَمَّدًا

بِأَنَّكَ مَغْضُوبٌ فَلَا تَكُ وَانِيًا

وَ قَدْ جَاءَ [جَاءَهُ] جَزِيلٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ

ابان ابن عیاش نے سلیمؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو سعید الخدری کو کہتے سنا رسول اللہؐ نے غدير خم کے مقام پر لوگوں کو بلایا اور آپؐ نے درخت کے نیچے سے کانٹے ہٹانے کا حکم دیا تو جھاڑو دیا گیا۔ اور وہ خمس کا دن تھا۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو اپنی طرف بلایا اور علیؑ کا بازو پکڑ کر اسے بلند کیا یہاں تک کہ میں نے آپؐ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ تو آپؐ نے فرمایا ”میں جس جسکا مولا (حاکم) ہوں تو اس کا علیؑ بھی مولا (حاکم) ہے اے میرے معبود۔ علیؑ سے محبت کرنے والوں کو تو بھی محبوب رکھ اور جو اس سے عداوت کرے تو بھی اس سے عداوت رکھ جو اسکی نصرت کرے اس کی تو بھی نصرت فرما اور جو اسکو ذلیل کرنے کی کوشش کرے اسکو تو بھی رسوا کر دے“ ابو سعید نے کہا پس آپؐ منبر سے نہ اترے تھے کہ یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ”آج کے دن ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل بنا دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت کی انتہا کردی اور میں تمہارے لیے اسلام کے بطور دین ہونے پر راضی ہوا۔ (مائدہ-3) تو رسول اللہؐ نے فرمایا۔ اللہ اکبر دین کے کامل ہونے پر اور نعمت کی انتہا پر رب عزوجل کے میری رسالت اور میرے بعد علیؑ کی ولایت پر راضی ہونے پر“ تو حسان بن ثابت نے کہا ”یا رسول اللہؐ“ اب مجھے اجازت عطا فرمائیے کہ میں علیؑ کی شان میں کچھ اشعار کہوں“ تو آپؐ نے فرمایا اللہ تمہیں برکت دے گا تم کہو“ تو حسان نے کہا ”اے قریش کے شیوخ میرے قول کو رسول اللہؐ کی گواہی کے ساتھ سنو پھر اس نے شعر کہے۔1- کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اکرمؐ نے خم کے بڑے پھیلے ہوئے درخت کے قریب جب اعلان فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے۔2- جب کہ

آپ کے پاس آپ کے رب عزوجل کی طرف سے جبرائیلؑ یہ پیغام لے کر آیا تھا کہ یقیناً آپؐ معصوم ہیں پس آپؐ سستی نہ فرمائیے۔

و بَلَّغْتَهُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ رَحْمَةً  
عَنْ إِلَهُهِمْ  
رَسَالَتَهُ إِنْ كُنْتَ تَحْتَسِبُ الْأَعَادِيَا  
فَقَامَ بِهِ إِذْ ذَاكَ زَافِعَ كَهْفِهِ  
بِيَمْنَى يَدَيْهِ مُغْلِقِنِ الصَّوْتِ عَالِيَا  
فَقَالَ لَهُمْ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ مِنْكُمْ  
فَمَوْلَاهُ مِنْ بَغْدِي عَلِيٍّ وَ إِبْنِي  
و كَانَ لِقَوْلِي خَافِظًا لَيْسَ نَاسِيَا  
فَبَا رَبِّ مَنْ وَ أَلَى عَلِيًّا قَوْلَاهِ  
بِهِ لَكُمْ دُونَ التَّوْبَةِ رَاضِيَا  
وَ كُنْ لِلدِّي عَادَى عَلِيًّا مُعَادِيَا  
وَ يَا رَبِّ فَانصُرْ نَاصِرِيهِ لِنَصْرِهِمْ  
إِمَامَ الْمُتَدَي كَالْبَدْرِ يَجْلُو الدِّيَا جِنَا  
وَ يَا رَبِّ فَاخْذُلْ خَادِلِيهِ وَ كُنْ لَهُمْ  
إِذَا وَقَعُوا يَوْمَ الْحِسَابِ مُكَافِيَا

قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ص فِي وَفْتِ الطَّهْرَةِ وَ أَمَرَ بِنَصْبِ حَيْمَةَ وَ أَمَرَ عَلِيًّا ع أَنْ يَدْخُلَ فِيهَا وَ أَوَّلَ مَنْ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ص هُمَا أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَلَمْ يَقُومَا إِلَّا بَعْدَ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ص هَلْ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ هَذِهِ الْبَيْعَةُ فَأَجَابَهُمَا نَعَمْ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ جَلَّ وَ عَالَا وَ اعْلَمَا أَنَّ مَنْ نَقَضَ هَذِهِ الْبَيْعَةَ كَافِرٌ وَ مَنْ لَمْ يُطِيعْ عَلِيًّا كَافِرٌ فَإِنَّ قَوْلَ عَلِيٍّ قَوْلِي وَ أَمْرُهُ أَمْرِي فَمَنْ خَالَفَ قَوْلَ عَلِيٍّ وَ أَمْرَهُ فَقَدْ خَالَفَنِي وَ بَعْدَ مَا أَكَّدَ عَلَيْهِمْ هَذَا الْكَلَامَ أَمَرَهُمْ بِالْإِسْرَاعِ فِي الْبَيْعَةِ فَقَامَا وَ دَخَلَا عَلَى عَلِيٍّ ع وَ بَايَعَاهُ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَ قَالَ عُمَرُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ بَحْ بَحْ لَكَ يَا عَلِيُّ أَصْبَحْتَ مُؤَلَايَ وَ مَوْتِي كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ص سَلْمَانَ وَ أَبَا ذَرٍّ بِالْبَيْعَةِ فَقَامَا وَ لَمْ يَقُولَا شَيْئًا....

3- اور آپؐ لوگوں کو انکے اللہ عزوجل نے جو نازل فرمایا ہے ان تک پہنچائیے اور اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا اور آپؐ نے باغیوں کی بغاوت کے خوف کے سبب کو مصلحت بنایا 4- تو آپؐ نے آپؐ پر اللہ کی رسالت کے تبلیغ کے وجوب کو ادا نہ کیا اور آپؐ عداوت کرنے والوں کی عداوت سے مت ہچکچائیے 5- تو آپؐ علیؑ کے ہمراہ اٹھ کھڑے ہوئے کہ آپؐ نے علیؑ کے بازو کو اپنے دائیں ہاتھ سے بلند کیا ہوا تھا اور آپؐ بلند آواز سے اعلان فرما رہے تھے۔ 6- تو آپؐ نے لوگوں سے فرمایا میں تم میں سے جس جس کا مولا (حاکم) ہوں اور وہ میرے حکم یاد رکھنے والا ہے اور بھولنے والا نہیں ہے۔ 7- تو اس اس کا میرے بعد علیؑ مولا (حاکم) ہے اور یقیناً میں پوری مخلوق میں تمہارے لیے فقط اسی کی ولایت پر راضی ہوں۔ 8- پس اے میرے رب جو علیؑ سے محبت کرے تو بھی اس شخص سے محبت فرما اور علیؑ سے عداوت رکھنے والے کے لیے تو بھی دشمن بن جا۔ 9- اور اے میرے رب اسکی نصرت کرنے والوں کی تو بھی نصرت فرما کیونکہ انہوں نے اس امام الہدیٰ کی نصرت کی جو چودھویں کے چاند کی طرح اندھیروں کو روشنی بخشنے والا ہے۔ 10- اور میرے رب جو اسکور سوا کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں تو بھی ان لوگوں کو رسوائی کا مزا چکھا اور جب وہ حساب کے دن کھڑے ہوں تو بھی ان کے لیے سزا دینے والا بن جانا۔ (ہمارے لیے یہ فقرے خطی کتابوں کے نسخہ نمبر 60 سے نقل کیے گئے ہیں جنہیں ہم یہاں وارد کر رہے ہیں کیونکہ یہ فقرے اسی حدیث سے مناسبت رکھتے ہیں۔ سول

اللہ دو پہر کے وقت میں قیام پذیر ہوئے اور خیمہ لگانے کا حکم صادر فرمایا اور علیؑ کو حکم دیا کہ وہ اس خیمہ میں تشریف فرما ہوں اور رسول اللہؐ نے لوگوں میں سب سے پہلے جن کو حکم دیا وہ ابو بکر اور عمر تھے۔ پس وہ دونوں ہر گز نہ اٹھے جب تک دونوں نے رسول اللہؐ سے سوال کیا ”کیا یہ بیعت اللہ کے حکم سے ہے؟“ تو آپؐ نے ان دونوں کو جواب دیا ”ہاں۔ اللہ عزوجل کے حکم ہی سے ہے۔ اور تم دونوں جان لو کہ جس نے یہ بیعت توڑی یقیناً وہ کافر ہوگا۔ اور جس کسی نے بھی علیؑ کی اطاعت نہ کی وہ کافر ہوگا۔ کیونکہ علیؑ کا فرمان میرا فرمان ہے اور اس کا حکم میرا ہی حکم ہے پس جو کوئی بھی علیؑ کے فرمان اور اسکے حکم کی مخالفت کرے یقیناً اس نے میری مخالفت کی۔ اور آپؐ نے لوگوں کو اس کلام کے ذریعے تاکید کرنے کے بعد انہیں بیعت میں جلدی کرنے کا حکم دیا پس وہ دونوں بھی کھڑے ہوئے اور علیؑ کی خدمت میں گئے اور ان دونوں نے آپؐ کی بطور امیر المؤمنینؑ کے بیعت کی۔ اور عمر نے بیعت کے وقت کہا اے علیؑ۔ آپؐ کو مبارک ہو کہ اب آپؐ میرے مولا (حاکم) ہیں اور ہر مومن اور مومنہ کے مولا (حاکم) ہیں۔ پھر رسول اللہؐ نے سلمانؓ اور ابوذرؓ کو بیعت کرنے کا حکم دیا پس وہ دونوں بیعت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ ان دونوں نے کوئی چوں چوں نہ کی۔

## حدیث نمبر چالیس (40)

### امیر المومنینؑ کی رسول اللہؐ کی طرف سے دس خصوصیات

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا ع يَقُولُ كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص عَشْرُ خِصَالٍ مَا يَسُرُّنِي بِإِحْدَاهِنَّ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ مَا غَرَبَتْ فَقِيلَ لَهُ بَيَّنْهَا لَنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ص يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْأَخُ وَ أَنْتَ الْخَلِيلُ وَ أَنْتَ الْوَصِيُّ وَ أَنْتَ الْوَزِيرُ وَ أَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ فِي كُلِّ غَيْبَةٍ أُغْيِبَهَا وَ مَنْزِلَتِكَ مِنِّي كَمَنْزِلَتِي مِنْ رَبِّي وَ أَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي أُمَّتِي وَلِيِّكَ وَ لِي وَ عَدُوُّكَ عَدُوِّي وَ أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِي ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيٌّ ع عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الصَّحَابَةِ وَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمْتُ عَلَى أَمْرٍ إِلَّا مَا عَهَدَ إِلَيَّ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ص فَطُوبَى لِمَنْ رَسَخَ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي قَلْبِهِ لِيَكُونَ الْإِيمَانُ أَتْبَتَ فِي قَلْبِهِ مِنْ جَبَلٍ أُخِذَ فِي مَكَانِهِ وَ مَنْ لَمْ تَصِرْ مَوَدَّتُنَا فِي قَلْبِهِ أَمَاتَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَأَمِيَّاتِ الْمَلْحِ فِي الْمَاءِ

ابان نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے علیؑ کو فرماتے سنا مجھے رسول اللہؐ کی طرف سے دس خصوصیات ملیں کہ ان میں سے کسی ایک کے عوض مجھے سورج کے طلوع و غروب کو سہنے والی تمام چیزیں (پوری دنیا) بھی خوش نہیں کر سکتی ہیں۔ تو آپؐ سے عرض کیا گیا۔ اے امیر المومنینؑ ہمیں وہ سب بیان فرمائیے۔ تو آپؐ نے فرمایا مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا دیا علیؑ تو میرا بھائی تو میرا وصی ہے تو میرا وزیر ہے تو میری اہل بیعت اور میرے مال میں میرا جانشین ہے اور میری ہر غیبت میں بھی تو ہی میرا خلیفہ ہے تیرا میرے نزدیک وہی مقام و منزلت ہے کہ جو میرا رب کے نزدیک ہے تو میری امت میں میرا خلیفہ ہے تیرا دوست میرا دوست ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے تو امیر المومنینؑ ہے اور میرے بعد سید المسلمین ہو (مسلمانوں کے آقا ہو) پھر آپؐ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا اے صحابہ کے گروہ! اللہ کی قسم میں نے کسی کام کو مقدم نہیں کیا مگر یہ کہ جس کے بارے میں رسول اللہؐ نے مجھ سے عہد و پیمان لیا تھا پس سعادت اس کے لیے ہے کہ جس نے اپنے دل میں ہم اہل بیتؑ کی محبت کو راسخ کیا یقیناً اسکے دل میں ایمان جیسے احد پہاڑ اپنی جگہ مضبوطی سے بھی زیادہ مضبوط ہے اور جس نے بھی اپنے دل میں ہماری محبت کو جگہ نہیں دی انکے دل میں ایمان اپنا وجود کھودیتا ہے کہ جیسے نمک پانی میں گھل کر اپنا وجود کھودیتا ہے۔

وَ اللَّهُ [ثُمَّ وَ اللَّهُ] مَا ذُكِرَ فِي الْعَالَمِينَ ذِكْرًا أَحَبُّ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ص مِنِّي وَ لَا صَلَّى الْقَبْلَتَيْنِ كَصَلَاتِي صَلَاتِي صَبِيًّا وَ لَمْ أَزْهَقْ حُلْمًا وَ هَذِهِ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص تَحْتِي هِيَ فِي زَمَانِهَا كَمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فِي زَمَانِهَا وَ أَقُولُ لَكُمْ الثَّالِثَةُ إِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَبَطَا هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ هُمَا مِنْ مُحَمَّدٍ كَمَكَانِ الْعَيْنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ وَ أَمَا أَنَا فَكَمَكَانِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْبَدَنِ وَ أَمَا فَاطِمَةُ فَكَمَكَانِ الْقَلْبِ [مِنْ الْجَسَدِ مَثَلًا مَثَلًا سَفِينَةَ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ

اللہ کی قسم! پھر اللہ کی قسم۔ عالمین میں جتنے بھی ذکر ہوئے رسول اللہ کے نزدیک میرا ذکر ہی سب سے بڑھ کر پسندیدہ تھا اور کسی نے بھی میری طرح دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھی میں نے بچپن میں نماز پڑھی کہ ابھی مجھ میں بلاغت کا ظہور بھی نہ ہوا تھا۔ اور یہ فاطمہ الزہراء ہی ہیں۔ کہ جو میری زوجہ ہیں وہ اپنے زمانے میں ایسے ہیں کہ جیسے مریم بنت عمران اپنے زمانے میں تھیں۔ اور میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ حسن اور حسین اس امت کے سبطین ہیں اور یہ دونوں حضرات بھی محمد سے وہی نسبت رکھتے ہیں کہ جو دو آنکھوں کی سر میں ہوتی ہے اور جہاں تک میری بات ہے تو میری محمد سے نسبت وہی ہے کہ بدن میں دو ہاتھوں کی ہوتی ہے البتہ فاطمہ کی محمد سے نسبت جسم میں دل جیسی ہے ہماری مثال نوح کی کشتی جیسی ہے کہ جو اس کشتی میں سوار ہوا تھا اس نے نجات پائی تھی اور جس نے اس سے منہ موڑا تھا وہ غرق ہو گیا تھا۔

## حدیث نمبر اکتالیس (41)

## شیعوں کے بارے میں رسول اللہ کے آخری الفاظ

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا ع يَقُولُ عَهْدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ص يَوْمَ تُوُفِّيَ وَ قَدْ أَسْنَدْتُهُ إِلَى صَدْرِي وَ [إِن] رَأْسُهُ عِنْدَ أُذُنِي وَ قَدْ أَصْعَتِ الْمَرْأَتَانِ لِتَسْمَعَا الْكَلَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص اللَّهُمَّ سُدَّ مَسَامِعَهُمَا ثُمَّ قَالَ [لِي] يَا عَلِيُّ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ أَ تَدْرِي مَنْ هُمْ [قَالَ] قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُمْ شِيعَتُكَ وَ أَنْصَارُكَ وَ مَوْعِدِي وَ مَوْعِدُهُمُ الْحَوْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جَنَّتِ الْأُمَمُ عَلَى رُكْبِهَا وَ بَدَأَ لِلَّهِ [تَبَارَكَ وَ تَعَالَى] فِي عَرْضِ خَلْقِهِ وَ دَعَا النَّاسَ إِلَى مَا لَا بُدَّ لَهُمْ مِنْهُ فَيَدْعُوكَ وَ شِيعَتَكَ فَتَجِئُونَ عُرًا مُحَجَّلِينَ شِبَاعًا مَرُورِينَ

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ میں نے علیؑ کو فرماتے سنا ”رسول اللہ نے اپنی رحلت والے دن مجھ سے راز کی بات کرنا چاہی جبکہ میں نے آپؑ کو اپنے سینے کے ذریعے سہارا دیا ہوا تھا اور آپؑ کا سر اقدس میرے کانوں کے قریب تھا تو دو عورتوں (عائشہ اور حفصہ) نے گفتگو سننے کے لیے کان دھرنے کی کوشش کی تو رسول اللہؐ نے دعا فرمائی ”اے معبود۔ انکی ساعت کی قوت کو روک دے۔ پھر آپؑ نے مجھے فرمایا۔ یا علیؑ یقیناً تم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان کو دیکھا ہے ”یقیناً وہ لوگ کہ جنہوں نے ایمان کی دولت پائی اور جو نیک اعمال بجالائے وہی مخلوق میں سے سب سے بہترین ہیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کون ہیں؟ میں نے عرض کی اللہ اور اسکے رسولؐ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں آپؑ نے فرمایا وہ تیرے شیعہ اور تیرے انصار ہیں قیامت کے دن میرا اور ان سب مومنین کا مقام حوض کوثر ہوگا جب ہر جانب سے امتیں جمع ہوں گی اور اللہ کی بارگاہ میں مخلوق کو پیش کیا جائے گا اور لوگوں کو اس چیز کی طرف بلایا جائے گا کہ جس کے بغیر گزارہ ممکن ہی نہیں ہوگا تب تمہیں اور تمہارے شیعوں کو پکارا جائے گا پس تم سب اس طرح آؤ گے کہ تمہارے چہرے روشن ہوں گے اور تم سب سیر و سیراب ہو کر آؤ گے۔

يَا عَلِيُّ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَ الْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ فَهُمْ الْيَهُودُ وَ بَنُو أُمِّيَّةٍ وَ شِيعَتُهُمْ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَشْقِيَاءَ جِيَاعاً عَطَاشَى مُسْوَدَّةً وَ جُوهُهُمْ صُنْ هَذَا الْكِتَابِ يَا جَابِرُ قَالَ الْمَلِكُ لِيْنِي الْعَبَّاسُ حَتَّى يَخْتَمَ بِعِبَادِ اللَّهِ ذُو الْعَيْنِ الْآخِرَةِ وَ يَظْهَرَ نَادٍ بِالْحِجَازِ وَ يُخْرَبُ جَامِعُ الْكُوفَةِ وَ مَا شَيْدُهُ النَّانِي بِالْفُرَاتِ وَ إِذَا هَلَكَ مَلِكُ التُّرْكِ تَمِيدُ لِسَانُ الشَّامِ وَ يَكْثُرُ الْمُلُوكُ وَ يَظْهَرُ الْحَقُّ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ

اے علیؑ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنم کی آگ میں ہوں گے ہمیشہ اسی میں رہیں گے وہی لوگ ہی تو مخلوق کے شریر ترین فرد ہیں پس وہ یہودی، بنو امیہ اور انکے پیرو کار ہیں قیامت کے دن ان بد بختوں کو بھوکا پیاسا اور سیاہ چہرے کے ساتھ اٹھایا جائے گا (یہ حدیث کتاب سلیم کے

دیگر نسخوں میں پائی گئی ان میں سے کچھ سطریں ہم بعینہ یہاں وارد کر رہے ہیں (یہاں تک کہ یہ بادشاہت اللہ کے ایک بندے کہ جو آخرت پر یقین رکھتا ہوگا کہ ہاتھوں ختم ہوگی۔ حجاز میں اے جابر! اس کتاب کی حفاظت کرنا (کتاب سلیم کی) ابھی بادشاہت ظاہر ہوگی اور جامع مسجد کوفہ ویران ہو جائے گی اور وہ بھی کہ جسے ثانی نے فرات کے قریب بنایا تھا۔ اور جب ترکی کا بادشاہ ہلاک ہو جائے اور شام والوں کی زبان لڑکھڑانے لگے گی اور بادشاہ بہت زیادہ ہو جائیں گے اور حق کا اظہار ہونے لگے گا واللہ!

## حدیث نمبر بیالیس (42)

## عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے معاویہ کے خلاف دلائل

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَ مَعَنَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ [وَ عِنْدَهُ] عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ [وَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ] فَالْتَفَتَ إِلَيَّ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ مَا أَشَدَّ تَعْظِيمَكَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ [اللَّهُ] مَا هُمَا بِخَيْرٍ مِنْكَ وَ لَا أَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْ أَبِيكَ وَ لَوْ لَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ [أُمَّهُمَا] لَقُلْتُ مَا أُمَّكَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمَيْسٍ ذُوهَا

ابان نے سلیم سے روایت کی ہے کہ مجھے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے بیان فرمایا ”میں معاویہ کے پاس تھا اور ہمارے ساتھ حسن اور حسین بھی تھے اور معاویہ کے ہاں عبداللہ بن عباس اور فضل بن عباس بھی تھے۔ تو معاویہ نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے عبداللہ بن جعفر تم کتنی زیادہ حسن و حسین کی عزت کرتے ہو۔ اللہ کی قسم وہ دونوں تم سے بہتر نہ ہیں اور نہ ہی ان دونوں کا باپ تمہارے باپ سے بہتر ہے اور اگر انکی ماں فاطمہ بنت رسول اللہ نہ ہوتیں تو یقیناً میں کہتا کہ تمہاری ماں اسماء بنت عمیس بھی انکی ماں سے کم نہیں۔

[فَعَضِبْتُ مِنْ مَقَالَتِهِ وَ أَخَذَنِي مَا لَمْ أَمْلِكْ مَعَهُ نَفْسِي] فَقُلْتُ [وَ اللَّهُ] إِنَّكَ لَلْقَلِيلُ الْمَعْرِفَةِ بِهِمَا وَ بِأَبِيهِمَا وَ بِأُمِّهِمَا بَلْ وَ اللَّهُ لَهُمَا خَيْرٌ مِنِّي وَ لِأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْ أَبِي وَ لِأُمُّهُمَا خَيْرٌ مِنْ أُمِّي يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّكَ لَعَاقِلٌ عَمَّا سَمِعْتَهُ أَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص يَقُولُ فِيهِمَا وَ فِي أَبِيهِمَا وَ فِي أُمَّهِمَا قَدْ حَفِظْتُهُ وَ وَعَيْتُهُ وَ رَوَيْتُهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ هَاتِ مَا سَمِعْتَ [وَ فِي مَجْلِسِهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَ ابْنُ أَبِي لَهَبٍ] فَوَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِكَذَّابٍ وَ لَا مُتَّهِمٌ فَقُلْتُ إِنَّهُ أَعْظَمُ مِمَّا فِي نَفْسِكَ قَالَ وَ إِنْ كَانَ أَعْظَمَ مِنْ أُحُدٍ وَ جِرَاءٍ [جَمِيعاً فَلَسْتُ أَنْبِئُ] [إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْمَجْلِسِ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ] وَ إِذْ قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ وَ فَرَّقَ جَمْعَكُمْ وَ صَارَ الْأَمْرُ فِي أَهْلِهِ [وَ مَعْدِنِهِ] فَحَدَّثْنَا فَإِنَّا لَا نُبَالِي مَا قُلْتُمْ وَ لَا مَا أَدْعَيْتُمْ

پس میں اسکی گفتگو سے غضبناک ہو گیا۔ اور میرا خود پر کنٹرول نہ رہا تو میں نے کہا اللہ کی قسم یقیناً تو ان دونوں حضرات علیہما السلام، ان کے بابا بزرگوار اور انکی مادر گرامی کے بارے میں بہت کم معرفت رکھتا ہے۔ بلکہ اللہ کی قسم یہ دونوں حضرات مجھ سے بہترے ہیں اور ان حضرات کے بابا بزرگوار میرے بابا سے بہتر ہیں اور یقیناً ان حضرات کی مادر گرامی میری ماں سے افضل ہے۔ اے معاویہ۔ یقیناً تو غافل ہے اس چیز سے کہ جو میں نے رسول اللہ سے سنے کا شرف حاصل کیا آپ نے وہ چیز ان دونوں حضرات اور انکے بابا بزرگوار اور انکی مادر گرامی کی شان میں فرمائی تھی یقیناً میں نے اسے حفظ کیا اور اسے اپنے سینے میں جگہ دی اور میں اسکی روایت بھی کر چکا ہوں۔“ معاویہ نے کہا ”آپ نے جو سنا تھا اسے بیان کیجیے“ اسکی محفل میں حسن، حسین، عبداللہ بن عباس، فضل بن عباس اور ابو لہب کا بیٹا بھی موجود تھا (اللہ کی قسم! آپ جھوٹے نہیں ہیں اور نہ ہی آپ پر

جھوٹ کی تہمت لگی ہے۔ تو میں نے کہا یہ تمہارے اندر موجود بغض کے سبب تم پر گراں گزرے گی۔ اس نے کہا اگرچہ احد و حراء دونوں سے بھاری ہو تو بھی مجھے پرواہ نہیں ہے۔ (کیونکہ محفل میں کوئی ایک شامی بھی موجود نہ تھا) جبکہ اللہ نے تمہارے سردار (علی علیہ السلام) کو قتل کر دیا ہے اور تمہاری جمعیت کو پرانہ کر دیا ہے اور امر خلافت اسکے اہل میں پہنچ چکی ہے پس ہمیں بیان کریں کیونکہ ہمیں نہیں پرواہ کہ تم حضرات کیا کہتے ہو اور نہ ہی اسکی پرواہ ہے کہ تم حضرات کس چیز کا دعویٰ کرتے ہو۔“

فُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَ وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ - وَ مَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَيْمَةِ الصَّلَاةِ يَصْعَدُونَ [مَنْبَرِي] وَ يَنْزِلُونَ يُرْدُونَ أُمَّتِي عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْفَقْرَى فِيهِمْ رَجُلَانِ [مِنْ حَيِّينِ] مِنْ فُرَيْشٍ مُخْتَلَفَيْنِ [تَيْمٍ وَ عَدِيٍّ] وَ ثَلَاثَةٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةٍ وَ سَبْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَنِي أَبِي الْعَاصِ إِذَا بَلَغُوا ثَلَاثِينَ رَجُلًا جَعَلُوا كِتَابَ اللَّهِ دَخَلًا وَ عِبَادَ اللَّهِ حَوْلًا وَ مَالَ اللَّهِ دُولًا يَا مُعَاوِيَةُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَ يَقُولُ [أَوْ هُوَ] عَلَى الْمَنْبَرِ وَ أَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمُقَدَّادُ وَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَ هُوَ يَقُولُ أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَعَلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ [قَالَ أَلَيْسَ أَزْوَاجِي أُمَّهَاتِكُمْ فَلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ] قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبِ عَلِيٍّ عَ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ

میں نے کہا ”میں نے سنا کہ رسول اللہ سے آیت مجید ”اور ہم نے تمہیں جو خواب دکھایا ہے اسے لوگوں کے لیے فتنہ کے سوا کچھ قرار نہ دیا ہے اور اسے قرآن میں شجرہ ملعونہ قرار دیا“ (اسرا 60) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا میں نے بارہ آدمیوں کو جو کہ گمراہ کن امام لعن اللہ علیہم ہیں اپنے منبر پر چڑتے اترتے دیکھا ہے وہ میری امت کے لوگوں کو پچھلے پیروں (کفر) پر پلٹا رہے ہیں ان میں دو آدمی قریش کے دو مختلف قبیلوں ”تیم اور عدی“ سے ہونگے اور تین بنی امیہ میں سے ہیں اور سات حکم بن ابی العاص معلون کی اولاد سے ہونگے۔ اور میں نے سنا آپ فرما رہے تھے ابو العاص کی اولاد جب تیس آدمیوں کی تعداد کے برابر ہو جائے گی وہ اللہ کی کتاب میں تحریف کریں گے اور اللہ کے بندوں کو ذلیل (غلام) بنائیں گے اور اللہ کے مال کو اپنی دولت بنالیں گے؟ اے معاویہ۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا۔۔ جبکہ آپ منبر پر تشریف فرماتے تھے اور آپ کے سامنے، میں عمر بن ابی سلمہ، اسامہ بن زید، سعد بن ابی وقاص، سلمان فارسی، ابوذر، مقداد اور زبیر بن عوام موجود تھے۔۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہاری جانوں پر زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ ہم نے عرض کی یقیناً ایسا ہی ہے یا رسول اللہ آپ نے ارشاد فرمایا جس جس کا میں مولا (حاکم) ہوں اس اسکا علی بھی حاکم (مولا) ہے۔ اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے علی کے کندھوں پر مارا اور کہا! اے میرے معبود اس سے محبت کرنے والے سے محبت فرما اور اس سے دشمنی رکھنے والے سے تو بھی دشمنی کا اظہار فرما۔

أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ لَيْسَ لَكُمْ مَعِيَ أَمْرٌ وَ عَلِيٌّ مِنْ بَعْدِي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ لَيْسَ لَكُمْ مَعَهُ أَمْرٌ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِ أَخِيهِ أَوْلَى

بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مَعَهُ أَمْرٌ ثُمَّ عَادَ ص فَقَالَ [أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا أَنَا اسْتُشْهِدْتُ فَعَلَيَّْ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ عَلِيُّ فَابْنِي الْحَسَنُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ ابْنِي الْحَسَنُ فَابْنِي الْحُسَيْنِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مَعَهُ أَمْرٌ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيَّ عَلِيٌّ ع فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّكَ

اے لوگو۔ میں مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہوں اور ان کا میرے امر نبوت میں کوئی عمل دخل نہ ہے اور میرے بعد علیؑ مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور لوگوں کو اس کے امر امامت میں دخل اندازی کا کوئی حق نہ ہے۔ پھر اپنے باپ کے بعد میرا بیٹا حسنؑ مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہے اور لوگوں کو اس کے امر امامت میں دخل اندازی کا کوئی حق نہیں پھر میرا بیٹا حسینؑ اپنے بھائی کے بعد مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہے اور لوگوں کو اس کے امر امامت میں دخل اندازی کا حق نہ ہے۔ پھر آپ نے دوبارہ فرمایا اے لوگو۔ جب میں شہید کر دیا جاؤں تو علیؑ تمہاری جانوں پر تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور جب علیؑ شہید کر دیئے جائیں تو میرا بیٹا حسنؑ مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے اور جب میرے بیٹے حسنؑ کو شہید کر دیا جائے تو میرا بیٹا علی بن الحسینؑ مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہوگا اور لوگوں کو اس کے امر خلافت میں کوئی عمل دخل نہ ہوگا پھر میرا بیٹا علی بن الحسینؑ مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہوگا۔ پھر آپ علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا۔“

سَتُدْرِكُهُ فَأَقْرَبُهُ عَيْي السَّلَامَ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ فَابْنُهُ مُحَمَّدٌ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ أَنْتَ يَا حُسَيْنُ فَأَقْرَبُهُ مِنِّي السَّلَامَ ثُمَّ يَكُونُ فِي عَقَبِ مُحَمَّدٍ رَجُلًا وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ [و لَيْسَ لَهُمْ مَعَهُمْ أَمْرٌ ثُمَّ أَعَادَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ] وَ لَيْسَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَ هُوَ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ [مِنْهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مَعَهُ أَمْرٌ كَلُّهُمْ] هَذَاوَن مُهْتَدُونَ [تِسْعَةً مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ] فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ص وَ هُوَ يَبْكِي فَقَالَ [بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي] يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَ تُقْتَلُ قَالَ نَعَمْ أَهْلِكَ شَهِيدًا بِالسَّمِّ وَ تُقْتَلُ أَنْتَ بِالسَّيْفِ وَ تُخَضَّبُ لِجَيْشِكَ مِنْ دَمِ رَأْسِكَ وَ يُقْتَلُ ابْنِي الْحَسَنُ بِالسَّمِّ وَ يُقْتَلُ ابْنِي الْحُسَيْنُ بِالسَّيْفِ يَقْتُلُهُ طَاطِغِي بْنُ طَاطِغِي دَعِيٌّ بْنُ دَعِيٍّ [مُتَافِقٌ بْنُ مُتَافِقٍ] فَقَالَ مُعَاوِيَةُ يَا ابْنَ جَعْفَرٍ [لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِعَظِيمٍ] وَ لَعْنُ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا

”اے علیؑ عنقریب تو اسے دیکھے گا تو تم میری طرف سے اسکو سلام کہنا“ پس جب وہ شہید کر دیا جائے تو اسکا فرزند رشید محمدؑ مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہوگا اور تو اے حسینؑ اسے دیکھے گا پس میری طرف سے اسے سلام کہنا پھر محمدؑ کی اولاد میں یکے بعد دیگرے امام آئیں گے اور لوگوں کو انکی موجودگی میں امر امامت کا حق نہ ہوگا“ پھر آپ نے اس بات کا تین بار تکرار فرمایا۔ پھر فرمایا ان میں سے ہر ایک مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہوگا اور لوگوں کو اس کے امر امامت میں دخل اندازی کا حق ہرگز نہ ہوگا۔ وہ سب ہدایت یافتہ ہادی ہونگے ان میں سے نو ہادی حسینؑ کی اولاد میں سے ہونگے۔ تو علی ابن ابی طالبؑ روتے ہوئے آپ کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کی میرا ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اے اللہ کے نبیؑ کیا آپ قتل کیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں میں زہر کے ساتھ شہید کیا جاؤں گا اور تو تلوار کے ساتھ شہید ہوگا اور تیری داڑھی

تیرے سر کے خون سے خضاب ہوگی اور میرا بیٹا حسن زہر کے ساتھ شہید ہوگا اور میرا بیٹا حسین تلوار کے ساتھ شہید ہوگا اور حسین کو ظالم ابن ظالم، منافق ابن منافق اور حرام زادے کا حرام زادہ بیٹا شہید کرے گا۔

[لَقَدْ هَلَكْتُ وَ هَلَكَ الثَّلَاثَةُ قَبْلِي وَ جَمِيعٌ مِّنْ تَوَلَّاهُمْ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ] لَقَدْ هَلَكْتُ أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ [وَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ] مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ غَيْرِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ أَوْلِيَانِكُمْ وَ أَنْصَارِكُمْ فَفُلْتُ وَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِي فُلْتُ حَقٌّ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَ مُعَاوِيَةُ يَا حَسَنُ يَا حُسَيْنُ وَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا يَقُولُ ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ لَا تُؤْمِنُ بِالَّذِي قَالَ فَأَرْسِلْ إِلَى الَّذِينَ سَمَّاهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَأَرْسَلْتُ مُعَاوِيَةَ إِلَى عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَسَأَلَهُمَا فَشَهِدَا أَنَّ الَّذِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَدْ سَمِعْتَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص كَمَا سَمِعْتُهُ [وَ كَانَ هَذَا بِالْمَدِينَةِ أَوَّلَ سَنَةِ جُمُعَتِ الْأُمَّةِ عَلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ سُلَيْمٌ وَ سَمِعْتُ ابْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ] فَقَالَ مُعَاوِيَةُ يَا ابْنَ جَعْفَرٍ قَدْ سَمِعْتَاهُ فِي الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ فِي أَبِيهِمَا فَمَا

تو معاویہ نے کہا اے جعفر کے بیٹے تو نے بہت بڑی بات کہہ دی ہے اگر جو تو نے کہا ہے حق ہے تو یقیناً میں بھی ہلاک ہو گیا اور مجھ سے پہلے والے تین (ابو بکر، عمر، عثمان) بھی ہلاک ہو گئے اور یقیناً محمد کی ساری امت اور محمد کے سارے اصحاب، مہاجرین و انصار ہلاک ہو گئے۔ ماسوائے تم اہل بیت اور تمہارے اولیاء و انصار کے، تو میں نے کہا اللہ کی قسم۔ جو کچھ میں نے کہا ہے حق ہے یہ سب میں نے رسول اللہ ص سے سنا تھا پس معاویہ نے کہا اے حسن اور اے حسین اور اے ابن عباس۔ دیکھو جعفر کا بیٹا کیا کہتا ہے۔ تو ابن عباس نے کہا۔ جو اس نے کہا اگر تجھے اطمینان نہیں تو اس نے جن لوگوں کے نام لیے ہیں انکی طرف پیغام بھیج کر ان سے اس بارے میں پوچھ لے۔ پس معاویہ نے عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ بن زید کی طرف پیغام بھیجا اور ان دونوں حضرات سے سوال کیا تو ان دونوں حضرات نے گواہی دی کہ جو کچھ عبد اللہ بن جعفر نے کہا ہے یقیناً وہ ہم نے بھی رسول اللہ ص سے اسی طرح سنا ہے کہ جیسا اس نے سنا ہے۔ (یہ بات پوری امت کی طرف سے معاویہ کی بیعت کرنے کے پہلے سال مدینہ منورہ کی ہے) سلیم نے کہا ”میں نے جعفر کے فرزند (عبد اللہ) کو یہ حدیث عمر بن خطاب کے زمانے میں بھی بیان کرتے ہوئے سنا تھا“۔

سَمِعْتُ فِي أُمَّتِهِمَا وَ مُعَاوِيَةَ كَالْمُسْتَهْزِئِ وَ الْمُنْكَرِ فَفُلْتُ [بَلَى] قَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص يَقُولُ لَيْسَ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ مَنْزِلٌ [أَشْرَفَ وَ لَا] أَفْضَلَ وَ لَا أَقْرَبَ إِلَى عَرْشِ رَبِّي مِنْ مَنْزِلِي نَحْنُ فِيهِ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ إِنْسَانًا أَنَا وَ أَخِي عَلِيٌّ وَ هُوَ خَيْرُهُمْ وَ أَحَبُّهُمْ إِلَيَّ وَ فَاطِمَةُ وَ هِيَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ تِسْعَةُ أَيْمَةٍ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ فَنَحْنُ فِيهِ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ إِنْسَانًا فِي مَنْزِلٍ وَاحِدٍ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنَّا الرَّجْسَ وَ طَهَّرَنَا تَطْهِيراً هُدَاةً مَهْدِيَّينَ أَنَا الْمُبْلِغُ عَنِ اللَّهِ وَ هُمُ الْمُبْلَغُونَ عَنِّي [وَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ] وَ هُمْ حُجَجُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ وَ شَهِدَاؤُهُ فِي أَرْضِهِ [وَ حُرَّائِهِ عَلَى عِلْمِهِ وَ مَعَادُنِ حِكْمِهِ] مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ لَا تَبْقَى الْأَرْضُ طَرَفَةَ عَيْنٍ إِلَّا بِبِقَائِهِمْ وَ لَا تَصْلُحُ [الْأَرْضُ] إِلَّا بِهَمِّ يُخْبِرُونَ الْأُمَّةَ بِأَمْرِ دِينِهِمْ وَ بِحَالِهِمْ وَ حَزَامِهِمْ [يَدُلُّوهُمْ عَلَى رِضَى رَبِّهِمْ وَ يَنْهَوْنَهُمْ عَنِ سَخَطِهِ بِأَمْرِ وَاحِدٍ وَ هَيَّ وَاحِدٍ

معاویہ نے کہا اے جعفرؓ کے بیٹے۔ ہم نے یہ حدیث حسنؓ، حسینؓ اور ان دونوں کے بابا کے بارے میں سُن لی۔ کیا تو نے ان کی مادر گرامیؓ کے بارے میں کچھ نہیں سنا تھا؟۔۔۔ معاویہ ملعون بی بی سلام علیہا کی فضیلت سے انکار کرتے ہوئے مذاق اڑانا چاہتا تھا۔ تو میں نے کہا بالکل سنا ہے۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا۔ ”جنت عدن میں میری منزل سے زیادہ شرف رکھنے والی اور میری منزل سے زیادہ افضل اور میری منزل سے زیادہ میرے رب کے عرش کے قریب کوئی منزل نہ ہوگی۔ اسمیں ہم فقط چودہ انسان ہونگے۔ میں اور میرا بھائی علیؓ اور وہ ان سب سے افضل اور میرے نزدیک ان سب سے زیادہ محبوب ہے اور فاطمہؓ اور وہ جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسنؓ اور حسینؓ اور حسینؓ کی اولاد سے نو امامؓ ہونگے۔ پس ہم سب چودہ حضراتؓ ایک ہی منزل میں ہونگے۔ اللہ نے ہم سے رجب کو دور کیا اور ہمیں پاکیزہ رکھا ہے کہ جیسا پاکیزگی کا حق ہے۔ ہم سب ہدایت یافتہ ہادی ہیں۔ میں اللہ کی طرف سے تبلیغ کرنے والا ہوں اور وہ سب میری طرف اور اللہ کی طرف سے تبلیغ کرنے والے ہونگے وہ سب اللہ کی مخلوق پر اللہ کی حجتیں ہیں اور اسکی زمین پر اسکے گواہ ہیں اور اسکے علم کے خزانے ہیں اور اسکی حکمت کا سرچشمہ ہیں۔ جس نے انکی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے انکی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ انکی بقاء کے بغیر زمین پلک جھپکنے تک کی دیر بھی باقی نہیں رہ پائے گی۔ زمین پر حکومت کا حق فقط انہی کو ہے۔ وہ امت کو ان کے دین کے معاملات بتائیں گے اور حلال و حرام کی لوگوں کو خبر دیں گے۔ وہ لوگوں کی انکے رب کو راضی کرنے کی راہ پر رہنمائی کریں گے۔ اور لوگوں کو رب عزوجل کی ناراضگی سے منع کرتے ہونگے ایک ہی طرح کے امر کے ذریعے اور ایک ہی طرح کی نہی کے ذریعے۔ ان میں آپس میں نہ تو کوئی اختلاف ہوگا اور نہ تفرقہ اور نہ ہی کوئی باہمی تنازع ہوگا۔

لَيْسَ فِيهِمْ اِخْتِلَافٌ وَ لَا فُرْقَةٌ وَ لَا تَنَازُعٌ يَأْخُذُ اٰخِرَهُمْ عَنْ اَوْلِيٰهِمْ اِمْلَانِي وَ حَطَّ اَخِي عَلِيٌّ بِيَدِهِ يَتَوَارَثُوْنَهُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَهْلُ الْاَرْضِ كُلُّهُمْ فِي غَمْرَةٍ وَ غَفْلَةٍ وَ تَبِيْهِ وَ حَيْرَةٍ غَيْرُهُمْ وَ غَيْرِ شَبِيْعَتِهِمْ وَ اَوْلِيَايَاهُمْ] لَا يَخْتَانُجُوْنَ اِلَى اَحَدٍ مِنَ الْاُمَّةِ [فِي شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ] وَ الْاُمَّةُ تَخْتَانُجُ اِلَيْهِمْ وَ هُمْ الَّذِيْنَ عَنِى اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَ قَرْنَ طَاعَتَهُمْ بِطَاعَتِهِ وَ طَاعَةَ رَسُوْلِهِ فَقَالَ - اَطِيعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيعُوا الرّسُوْلَ وَ اَوْلِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ [قَالَ] فَاقْبَلْ مُعَاوِيَةَ عَلٰى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ وَ اَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ كُلُّكُمْ عَلٰى مَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّكُمْ لَتَدْعُوْنَ [اَمْرًا] عَظِيْمًا وَ تَخْتَانُجُوْنَ بِحُجَجٍ قَوِيَّةٍ اِنْ كَانَتْ حَقًّا وَ اِنَّكُمْ لَتَضْمُرُوْنَ عَلٰى اَمْرِ تُسِرُّوْنَهُ وَ النَّاسُ عَنْهُ فِي غَفْلَةٍ عَمِيَاءَ وَ لَيْنٍ كَانَ مَا تَقُوْلُوْنَ [حَقًّا] لَقَدْ هَلَكْتَ الْاُمَّةُ وَ اَزْدَدْتُ عَنْ دِيْنِهَا [وَ تَرَكْتُ عَهْدَ نَبِيِّنَا] غَيْرَكُمْ اَهْلُ الْبَيْتِ وَ مَنْ قَالَ بِقَوْلِكُمْ فَأَوْلِيكَ فِي النَّاسِ قَلِيْلٌ

ان میں سے ہر آنے والا اپنے پہلے والے سے میری طرف املاء کرائی گئی میرے بھائی علیؓ کے ہاتھ کی تحریر حاصل کرے گا اور وہ ایک دوسرے کو قیامت تک بطور وراثت دیتے رہیں گے۔ ساکنان زمین سارے کے سارے غفلت، گمراہی، کوتاہی اور سرگردانی کا شکار ہونگے ماسوائے انکے اور انکے شیعوں کے اور انکے دوستوں کے۔ وہ اپنے دین کے معاملات میں امت کے کسی ایک فرد کے بھی محتاج نہ ہونگے جبکہ پوری امت انکی ضرور محتاج ہوگی۔ یہ وہی لوگ ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں جن کو مراد لیا ہے اور انکی اطاعت کو اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت کے ساتھ نسبت دی ہے تو فرمایا تم سب اطاعت کرو اللہ

کی اور تم سب اطاعت کرو رسولؐ کی اور تمہارے اولی الامرؓ کی (نساء 59) پس معاویہ، حسن، ابن عباس، فضل ابن عباس عمر ابن ابی سلمہ اور اسامہ بن زیدؓ کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا ”کیا تم سب بھی ابن جعفرؓ کے قول کی تصدیق کرتے ہو؟ تو ان سب حضراتؓ نے فرمایا۔ جی ہاں۔ معاویہ نے کہا ”اے عبدالمطلبؓ کی اولاد۔ تم نے یقیناً بہت بڑے امر کا دعویٰ کیا ہے اور اگر یہ حق ہے تو تم نے بڑی طاقت والی دلیلوں کے ذریعے استدلال قائم کیا ہے اور یقیناً تم نے ایسا معاملے کو پوشیدہ رکھا ہوا ہے کہ جو تمہارے لیے خوشی کا باعث ہے اور لوگ اس سے غافل ہو کر اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں اور اگر جو تم کہتے ہو حق ہے تو یقیناً پوری امت ہلاک ہوگئی اور دین سے مرتد ہوگئی اور اپنے نبیؐ کے عہد کو ترک کر دیا مسوائے تم اہل بیتؓ کے اور اس کے کہ جو تمہارے قول کا قائل ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

فَأَقْبَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [فِي كِتَابِهِ] وَ قَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّاكِرُونَ وَ يَقُولُ وَ مَا أَكْثَرَ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ وَ يَقُولُ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ قَلِيلٌ مَا هُمْ [وَ يَقُولُ لِنُوحٍ وَ مَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ] وَ تَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ يَا مُعَاوِيَةَ وَ أَعْجَبُ مِنْ أَمْرِنَا أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّ السَّحْرَةَ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَفْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ \* فَأَمَّنُوا بِمُوسَى وَ صَدَّقُوهُ وَ اتَّبَعُوهُ فَسَارَ بِهِمْ وَ بِمَنْ تَبِعَهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَقْطَعَهُمُ الْبَحْرَ وَ أَرَاهُمْ الْأَعْجِيبَ وَ هُمْ يُصَدِّقُونَ بِهِ وَ بِالتَّوْرَةِ يَقْرُونَ لَهُ بِدِينِهِ فَمَرَّ بِهِمْ عَلَى قَوْمٍ يَعْبُدُونَ أَصْنَامًا لَهُمْ فَقَالُوا يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ... ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ فَعَبَّكُمُ عَلَيْهِ جَمِيعًا غَيْرَ هَارُونَ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ قَالَ لَهُمُ السَّامِرِيُّ هَذَا إِلَهُكُمْ وَ إِلَهُ مُوسَى « ثُمَّ قَالَ لَهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ - ادْخُلُوا

پس ابن عباس نے معاویہ سے گفتگو شروع کی تو کہا اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے ”میرے بندوں میں سے بہت سے کم شکر گزار ہیں (سباء 13) اور فرماتا ہے اگر تو مومنین کو شمار کرے تو وہ لوگوں سے زیادہ نہ ہی (یوسف 103) اور فرماتا ہے ”ماسوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور وہ بہت ہی کم ہیں (ص 24) اور نوحؑ سے فرمایا۔ ” اور اس کے ساتھ ایمان نہ لائے مگر بہت ہی کم لوگ (ہود 40) اے معاویہ تجھے اس سے تعجب ہوتا؟ ہم سے زیادہ تو بنی اسرائیل کا معاملہ تعجب خیز تھا۔ جادوگروں نے فرعون سے کہا ”تو جو فیصلہ کرنا چاہتا ہے کروہ تو فقط اس دنیاوی زندگی کے بارے میں فیصلہ کر سکتا ہے ہم تو عالمین کے رب پر ایمان لائے ہیں۔ (طہ 82) پس وہ سب موسیٰ پر ایمان لائے اور آپؑ کی تصدیق اور آپؑ کی پیروی کی۔ پس آپؑ انکے ساتھ اور بنی اسرائیل میں سے انکی پیروی کرنے والوں کے ساتھ سفر پر نکل پڑے۔ آپؑ نے ان کے لیے سمندر کو شکافتہ کیا اور انہیں معجزات دکھائے اور وہ سب آپؑ کی تصدیق اور تورات کی تصدیق کرتے تھے اور آپؑ کے دین کا اقرار کرتے تھے۔ پس آپؑ ان لوگوں کے ہمراہ ایک قوم کے پاس سے گزرے کہ جو اپنے بتوں کی پوجا کر رہے تھے تو لوگوں نے کہا ”اے موسیٰ“ ہمارے لیے ایک معبود بنا دے جیسے انکے معبود ہیں (اعراف 138) پھر ان لوگوں نے چھڑا بنایا اور سب اسکے سامنے سجدہ ریز ہو گئے ماسوائے ہارونؑ اور اسکی اہل بیت کے اور سامری نے ان لوگوں سے کہا یہ تمہارا معبود اور

موسیٰ کا معبود ہے (طہ 80) پھر موسیٰ نے ان سے اسکے بعد بھی فرمایا تم سب اس پاک زمین میں داخل ہو جاؤ کہ جو اللہ نے تمہارے لیے واجب کیا ہے۔ (مائدہ 21)

الْأَرْضَ الْمُعَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ فَكَانَ مِنْ جَوَابِهِمْ مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَن نَدْخُلُهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِن يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ حَتَّىٰ قَالَ مُوسَىٰ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرِقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ثُمَّ قَالَ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ فَاحْتَدَثَ هَذِهِ الْأُمَّةُ ذَلِكَ الْمِثَالِ سَوَاءً وَفَدَّ كَانَتْ لَهُمْ فَضَائِلٌ وَسَوَابِقٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَ وَ مَنَازِلُ مِنْهُ قَرِيبَةٌ وَ مُقَرَّرِينَ بِدِينِ مُحَمَّدٍ وَ الْقُرْآنِ حَتَّىٰ فَارَقَهُمْ نَبِيُّهُمْ فَاحْتَلَفُوا وَ تَفَرَّقُوا وَ تَحَاسَدُوا وَ خَالَفُوا إِمَامَهُمْ وَ وَلِيَّهُمْ حَتَّىٰ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ عَلَىٰ مَا عَاهَدُوا عَلَيْهِ نَبِيُّهُمْ غَيْرَ صَاحِبِنَا الَّذِي هُوَ مِنْ نَبِيِّنَا بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ وَ نَقَرَ قَلِيلٌ لَقُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَىٰ دِينِهِمْ وَ إِيمَانِهِمْ وَ رَجَعُوا الْآخِرُونَ الْقَهْقَرَىٰ عَلَىٰ أَذْبَارِهِمْ كَمَا فَعَلَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ عَ بِاتِّخَاذِهِمُ الْعِجْلَ وَ عِبَادَتِهِمْ إِيَّاهُ وَ زَعَمِهِمْ أَنَّهُ رُبُّهُمْ وَ إِجْمَاعِهِمْ عَلَيْهِ غَيْرَ هَارُونَ وَ وَوَلَدِهِ وَ نَقَرَ قَلِيلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ نَبِيِّنَا صَ قَدْ نَصَبَ لِأُمَّتِهِ أَفْضَلَ النَّاسِ وَ أَوْلَاهُمْ وَ خَيْرَهُمْ بِعَدِيدِ حُجْمٍ وَ فِي غَيْرِ مَوْطِنٍ وَ احْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِهِ وَ أَمَرَهُمْ بِطَاعَتِهِ وَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ

اور اللہ عزوجل نے انکا جو قصہ اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اس میں ہے کہ انکا جواب تھا ”اس میں جابر لوگوں کی قوم ہے جب تک وہ اس سے نکل نہیں جاتے ہم اس میں داخل نہیں ہونگے پس اگر وہ اس زمین سے نکل جائیں تو ہم داخل ہونے کے لیے تیار ہیں (مائدہ 22) یہاں تک کہ موسیٰ نے فرمایا۔ اے میرے رب میں اپنی ذات اور اپنے بھائی کی ذات کے علاوہ پر اختیار نہیں رکھتا۔ پس ہم دونوں اور اس فاسق قوم کے درمیان جدائی ڈال دے۔ (مائدہ 25) پھر اللہ عزوجل نے فرمایا ”فاسقین کی اس قوم کے مقابلے میں مایوس مت ہو (مائدہ 26) پس اس امت نے بھی اس سب معاملے میں انکی طرح ہی کیا ہے۔ ان لوگوں کے فضائل تھے اور رسول اللہ کے ہاں سبقت تھی اور آپ کے ہاں انکی قریبی منزلت تھی۔ وہ سب دین محمدؐ اور قرآن کا اقرار کرنے والے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے نبی نے انہیں واضح مفارقت دی تو آپس میں اختلاف کرنے لگے اور فرقوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے سے حسد کرنے لگے اور اپنے امام کی اور اپنے ولی کی مخالفت تک کر ڈالی یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک بھی اپنے اس وعدے پر قائم نہیں رہا کہ جو ان سے انکے نبی نے لیا تھا۔ ماسوائے ہمارے سردار کے کہ جسکی ہمارے نبی سے نسبت وہی تھی کہ جو ہارون کی موسیٰ سے نسبت تھی۔ اور بہت کم افراد ہی اپنے دین پر ثابت قدمی اور ایمان کی حالت میں اپنے رب سے جا ملے اور باقی سب الٹے پاؤں پلٹ گئے (کفر کی طرف) جیسا کہ موسیٰ کے اصحاب نے کیا تھا انہوں نے مچھڑا بنایا اور اس کی عبادت کرنے لگے اور وہ گمان کرتے تھے کہ وہی انکا رب ہے اور ان سب نے اس پر اجماع بھی کر لیا ماسوائے ہارون اور آپکی اولاد کے اور آپ کی اہل بیت میں سے چند لوگوں کے۔ اور ہمارے نبی نے اپنی امت کے لیے لوگوں میں سے سب سے زیادہ افضل ان سب سے بہترین اور بلند مرتبہ کو غدیر خم اور دیگر کئی مقامات پر امام مقرر کیا اور آپ نے ان لوگوں کو اس بارے میں دلائل دیئے اور آپ نے لوگوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیا اور انہیں بتایا کہ اسکی مجھ سے نسبت وہی ہے کہ جو ہارون کی نسبت موسیٰ سے تھی۔

ہارونَ مِنْ مُوسَى وَ أَنَّهُ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدَهُ وَ أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ هُوَ وَلِيُّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ وَ مَنْ كَانَ هُوَ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ فَعَلِيٌّ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ وَ أَنَّهُ خَلِيفَتُهُ فِيهِمْ وَ وَصِيُّهُ وَ أَنَّ مَنْ أَطَاعَهُ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُ عَصَى اللَّهَ وَ مَنْ وَالَاهُ وَالَى اللَّهَ وَ مَنْ عَادَاهُ عَادَى اللَّهَ فَأَنكَرُوهُ وَ جَهِلُوهُ وَ تَوَلَّوْا غَيْرَهُ يَا مُعَاوِيَةُ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَحِبَ بَعَثَ إِلَى مُؤْتَةِ أَقْرَبِ عَلَيْهِمْ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنْ هَلَكَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ هَلَكَ زَيْدُ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَ لَمْ يَرْضَ لَهُمْ أَنْ يَخْتَارُوا لِأَنْفُسِهِمْ أَمْ كَانَ يَبْرُكُ أُمَّتَهُ لَا يُبَيِّنُ لَهُمْ خَلِيفَتَهُ فِيهِمْ بَلَى وَ اللَّهُ مَا تَرَكَهُمْ فِي عَمِيَاءَ وَ لَا شُبَهَةَ بَنَ رَكَبِ الْقَوْمِ مَا رَكِبُوا بَعْدَ النَّبِيِّ وَ كَذَبُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص فَهَلَكُوا وَ هَلَكَ مَنْ شَابِعَهُمْ وَ ضَلُّوا وَ ضَلَّ مَنْ تَابَعَهُمْ- فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ يَا ابْنَ عَبَّاسِ إِنَّكَ لَتَسْفُوهُ بِعَظِيمٍ وَ الْاجْتِمَاعُ عِنْدَنَا خَيْرٌ مِنَ الْإِخْتِلَافِ وَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَمْ تَسْتَقِمْ عَلَى صَاحِبِكِ-

اور یہ کہ وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے اور یہ کہ جس جس کا میں ولی ہوں اس کا علیؑ بھی ولی ہے اور میں جس جس کی جان پر اس سے زیادہ حق رکھتا ہوں علیؑ بھی اسکی جان پر زیادہ حق رکھتا ہے اور یہ کہ وہ ان میں آپؑ کا خلیفہ اور وصی ہیں یہ کہ جس نے اسکی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اسکی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے اسے دوست رکھا وہ اللہ کا ولی ہے۔ اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے اللہ سے عداوت کی۔ مگر لوگوں نے آپؑ کا انکار کیا اور آپؑ کو بھول گئے اور آپ کے غیر کو حاکم بنا لیا۔ اے معاویہ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہؐ نے جب جنگ موتہ کے لیے لشکر روانہ کیا تو ان پر جعفر ابن ابی طالبؑ کو امیر مقرر فرمایا پھر فرمایا۔ اگر جعفر بن ابی طالبؑ شہید ہو جائے تو زید بن حارثہ امیر ہوگا اور اگر زیدؑ شہید ہو جائے تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوگا اور آپؑ نے پسند نہ فرمایا کہ لوگ اپنا امیر خود بناتے پھر میں تو کیا آپؑ نے امت کو ایسے ہی چھوڑ دیا اور ان میں اپنے خلیفہ کا اعلان نہیں کیا؟ اللہ کی قسم! ضرور اعلان کیا۔ آپؑ نے لوگوں کو اندھیروں اور شکوک و شبہات میں نہیں چھوڑا بلکہ قوم نے جو مذموم کا رنامہ انجام دیا شواہد کے باوجود دیا۔ اور جن لوگوں نے رسول اللہؐ پر جھوٹ باندھا تو وہ سارے ہلاک ہو گئے اور جس نے انکی بیروی کی وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ وہ بھی گمراہ ہو گئے اور انکی تابعداری کرنے والے بھی گمراہ ہو گئے۔ پس ظالموں کی قوم کے لیے دھتکار ہے، تو معاویہ نے کہا اے ابن عباس۔ ہمارے اتفاق ہی میں عظمت ہے۔ اور ہمارا اجماع اختلاف سے بہتر ہے یقیناً تم جانتے ہو امت تمہارے سردار علیؑ پر راضی نہیں ہوئی۔

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ مَا اخْتَلَفَتْ أُمَّةٌ بَعْدَ نَبِيِّهَا إِلَّا ظَهَرَ أَهْلُهَا بِاطِلَافٍ عَلَى أَهْلِ حَقِّهَا وَ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ اجْتَمَعَتْ عَلَى أُمُورٍ كَثِيرَةٍ لَيْسَ بَيْنَهَا اخْتِلَافٌ وَ لَا مُنَازَعَةٌ وَ لَا فُرْقَةٌ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ الصَّلَاةُ الْحُمُسُ [وَ الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ] وَ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَيْتِ وَ أَشْيَاءُ كَثِيرَةٌ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَ اجْتَمَعُوا عَلَى تَحْرِيمِ الْحُمْرِ وَ الزِّنَا وَ السَّرِقَةِ وَ قَطْعِ الْأَرْحَامِ وَ الْكُذِبِ وَ الْحِيَانَةِ [وَ أَشْيَاءُ كَثِيرَةٌ مِنْ مَعَاصِي اللَّهِ] وَ اخْتَلَفَتْ فِي شَيْئَيْنِ أَحَدُهُمَا اقْتَبَلَتْ عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَتْ فِيهِ وَ صَارَتْ فُرْقًا يَلْعَنُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَ يَبْرَأُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ الثَّانِي لَمْ تَقْتَبِلْ عَلَيْهِ وَ لَمْ تَتَفَرَّقْ فِيهِ وَ وَسَّعَ بَعْضُهُمْ فِيهِ لِبَعْضٍ وَ هُوَ كِتَابُ اللَّهِ وَ سُنَّةُ نَبِيِّهِ وَ مَا يَخْدُثُ زَعَمْتَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَ لَا سُنَّةِ نَبِيِّهِ وَ أَمَّا الَّذِي اخْتَلَفْتَ فِيهِ وَ تَفَرَّقْتَ وَ تَبَرَّأْتَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَالْمُلْكُ وَ الْحِلَافَةُ زَعَمْتَ أَنَّهُمَا أَحَقُّ بِمَا مِنْ

أَهْلٍ بَيَّتَ نَبِيَّ اللَّهِ صَ فَمَنْ أَحَدَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ بَيْنَ أَهْلِ الْقِبْلَةِ اِخْتِلَافٌ وَ رَدَّ عِلْمَ مَا اِخْتَلَفُوا فِيهِ إِلَى اللَّهِ فَقَدْ سَلِمَ [وَأَجَا مِنْ النَّارِ] وَ لَمْ يَسْأَلْهُ اللَّهُ عَمَّا أَشْكَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْخُصَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ

تو ابن عباس نے کہا میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کسی امت کے باطل پرست لوگوں نے اہل حق کی مخالفت پر کمر باندھ لی۔ اور یہ امت تو زیادہ تر امور پر متفق ہے کہ ان معاملات میں انکے درمیان کوئی اختلاف ہے اور نہ کوئی تنازع ہے اور نہ ہی کوئی فرقہ بندی جیسے اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نمازیں پانچ ہیں۔ زکوٰۃ فرض ہے، ماہ رمضان کے روزے ہیں۔ حج بیت اللہ ہے اور بھی بہت سی چیزیں کہ جو اطاعت خداوندی میں شامل ہوتی ہیں اور اسی طرح لوگ متفق ہیں کہ شراب حرام ہے زنا حرام ہے، چوری اور قطع رحمی حرام ہے جھوٹ حرام ہے اور خیانت حرام ہے، اور اسی طرح بہت سی چیزیں کہ جو اللہ کی نافرمانیاں ہیں حرام ہیں۔ اس امت نے فقط دو چیزوں میں اختلاف کیا۔ ان میں سے ایک پر انہوں نے قتل و غارت گری کی اور تفرقہ بازی کی تو وہ علیحدہ علیحدہ فرقوں میں بٹ گئے یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے پر لعنت کی اور ایک دوسرے سے نفرت کا اظہار کیا اور دوسرے معاملے پر انہوں نے ایک دوسرے کو نہ قتل کیا اور نہ فرقہ بازی کا شکار ہوئے بلکہ ایک دوسرے کے لیے راستہ ہموار کیا۔ اور وہ دوسری چیز اللہ کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت ہے جو بھی نیا مسئلہ درپیش آیا انہوں نے گمان کیا کہ وہ اللہ کی کتاب اور نبی کی سنت میں نہیں ہے۔ البتہ وہ چیز کہ جسمیں امت نے اختلاف کیا اور تفرقہ بازی کا شکار ہوئی اور لوگوں نے ایک دوسرے سے نفرت کا اظہار کیا وہ مملکت و خلافت ہے امت نے گمان کیا کہ وہ اہل بیت نبی سے زیادہ اسکی حقدار ہے۔ پس جس کسی نے بھی اس پر عمل کیا کہ جس میں اہل قبلہ (مسلمانوں) کے درمیان اختلاف نہیں اور اختلافی معاملات کا علم اللہ کی طرف پلٹا یا تو وہ سالم رہا اور اس نے جہنم سے نجات پائی اور اللہ عزوجل اس سے دو اختلافی چیزوں میں جو اسے اشکال ہوا تھا اسکے بارے میں اس سے سوال نہ کرے گا۔ اور جسے اللہ نے توفیق دی اور اس پر احسان کیا اور اسکے دل کو نورانی کیا اور اسے معرفت عطا فرمائی کہ اولیاء امر اور علم کا سرچشمہ کہاں ہے اور اس نے اسکی معرفت پائی وہ خوش بخت اور اللہ کا ولی ہے۔ اور نبی فرمایا کرتے تھے ”اللہ کی رحمت ہوتی ہے اس بندے پر جو حق بات کو غنیمت جانتا ہے یا پھر خاموش رہتا ہے تو اس نے سلامتی حاصل کر لی۔

اِخْتَلَفْتُ فِيهِمَا وَ مَنْ وَفَّقَهُ اللَّهُ وَ مَنْ عَلَيْهِ وَ نَوَّرَ قَلْبَهُ وَ عَرَفَهُ وَ لَوَاةَ الْأَمْرِ وَ مَعْدِنَ الْعِلْمِ أَيْنَ هُوَ فَعَرَفَ ذَلِكَ كَانَ سَعِيداً وَ لِلَّهِ وَلِيّاً وَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ص يَقُولُ رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ حَقًّا فَعَنِمَ أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ فَالْأَيْمَةُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ وَ مَعْدِنَ الرِّسَالَةِ وَ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَ مَهْبِطَ الْوَحْيِ وَ مُخْتَلَفِ الْمَلَائِكَةِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا فِيهَا لِأَنَّ اللَّهَ خَصَّهَا وَ جَعَلَهَا أَهْلًا فِي كِتَابِهِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ص فَالْعِلْمُ فِيهِمْ وَ هُمْ أَهْلُهُ وَ هُوَ عِنْدَهُمْ كُنْهُ بِحَدْفِهِ بَاطِلُهُ وَ ظَاهِرُهُ وَ مُخْتَلَفُهُ وَ مُتَشَابِهُهُ وَ نَاسِخُهُ وَ مَنْسُوخُهُ

پس حق کے امام نبوت کی اہل بیت اور رسالت کے سرچشموں میں سے ہیں اور اس گھر میں سے ہیں جہاں کتاب نازل ہوئی اور وحی آتری اور ملائکہ نے طواف کیا۔ خلافت امامت انکے سوا کسی کے لیے سزاوار نہ ہے کیونکہ اللہ نے خلافت

وامامت کو انہی کے ساتھ خاص فرمایا۔ اور اپنی کتاب اور اپنے نبی کی زبانی انہیں ہی اسکا اہل قرار دیا ہے۔ پس علم ان ہی کے پاس ہے اور وہ ہی اہل علم ہیں اور علم ان کے پاس اپنی تمام تر تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ قرآن کا باطن، ظاہر، محکم، مشابہ اور نسخ و منسوخ بھی فقط وہی جانتے ہیں۔

يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرْسَلَنِي فِي إِمَارَتِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَ أَيُّ أَرِيدُ أَنْ أَكْتُبَ الْقُرْآنَ فِي مِصْحَفٍ فَاذْبَعْتِ إِلَيْنَا مَا كُتِبَتْ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ عَ تَضْرِبُ وَاللَّهِ عُنُقِي قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ فُقُلْتُ وَ لَمْ قَالَ لِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَا يَمْسُهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ يَعْنِي لَا يَنَالُهُ كُلُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ إِيَّانَا عَنَى نَحْنُ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنَّا الرَّجْسَ وَ طَهَّرَنَا تَطْهِيراً وَ قَالَ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَتَحْنُ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ وَ نَحْنُ صَفْوَةُ اللَّهِ وَ لَنَا ضَرْبَتِ الْأَمْثَالِ وَ عَلَيْنَا نَزَلَ الْوَحْيُ [قَالَ] فَغَضِبَ عُمَرُ وَ قَالَ إِنَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدَ أَحَدٍ عِلْمٌ غَيْرُهُ فَمَنْ كَانَ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئاً فَلْيَأْتِنَا [بِهِ] فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ بِقُرْآنٍ فَقَرَأَهُ وَ مَعَهُ آخِرُ كِتَابِهِ وَ إِلَّا لَمْ يَكْتُبْهُ فَمَنْ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّهُ ضَاعَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ فَقَدْ كَذَبَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِهِ جَمُوعٌ [مُحْفُوظٌ] ثُمَّ أَمَرَ عُمَرُ فَضَاتَهُ وَ وُلَاتَهُ فَقَالَ اجْتَهِدُوا زَأْيَكُمْ وَ اتَّبِعُوا مَا تَرَوْنَ أَنَّهُ الْحَقُّ فَلَمْ يَزَلْ هُوَ وَ بَعْضُ وُلَاتِهِ وَ قَدْ وَقَعُوا فِي عَظِيمَةٍ فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَ يُخْبِرُهُمْ بِمَا يَخْتَجُّ بِهِ عَلَيْهِمْ وَ كَانَ عُمَّالَهُ وَ قُضَاتُهُ يَحْكُمُونَ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ بِقَضَايَا مُخْتَلِفَةٍ

اے معاویہ - عمر بن خطاب نے اپنی حکومت کے زمانے میں مجھے پیغام دے کر علی ابن ابی طالب کے پاس بھیجا میں چاہتا ہوں کہ قرآن کو ایک مصحف میں لکھوں۔ پس آپ ہمیں قرآن میں سے جو لکھا ہے بھیج دیں۔ تو علی نے فرمایا۔ اللہ کی قسم تمہیں اس تک رسائی سے پہلے میری گردن مارنا پڑے گی، تو میں نے عرض کی وہ کیوں؟ آپ نے فرمایا کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اسکو ماسوائے پاکیزہ لوگوں کے کوئی چھو نہیں سکتا۔ (واقعہ 79) یعنی اس قرآن کو سارے کا سارا ماسوائے پاکیزہ لوگوں کے کوئی حاصل نہیں کر سکتا اور اللہ نے اس سے ہمیں مراد لیا ہے۔ کہ جن سے اللہ نے رجس کو دور کر رکھا ہے اور ہمیں ویسا پاکیزہ بنایا ہے کہ جیسا پاکیزہ بنانے کا حق ہے اور فرمایا ”اور ہم نے کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا ہے کہ جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا؟ (فاطر 32) پس ہم ہی وہ ہیں کہ ہمیں اللہ عزوجل نے اپنے بندوں میں سے چن لیا ہے۔ اور ہم صفوة اللہ ہیں ہمارے لیے ہی مثالیں قائم کی گئی ہیں اور ہم ہی پر وحی نازل ہوئی ہے۔ عمر آگ بگولہ ہو گیا اور اس نے کہا یقیناً ابو طالب کا بیٹا گمان کرتا ہے کہ اسکے سوا کسی ایک کے پاس بھی علم نہیں ہے پس جس کسی نے بھی قرآن میں سے کچھ پڑھا ہو اسے میرے پاس لاؤ پس جب کوئی شخص قرآن کی کوئی آیت لے کر آتا تو وہ پڑھتا اور اسکے ساتھ دوسرا لکھتا تھا مگر عمر بھی سارا قرآن نہ لکھ پایا اور اے معاویہ جو یہ کہتا ہے کہ اس نے قرآن میں سے کچھ ضائع کر دیا وہ جھوٹ بولتا ہے کیونکہ قرآن اپنے اہل کے پاس سارا کا سارا محفوظ ہے؟ پھر عمر نے اپنے قاضیوں اور والیوں کو حکم دیا تو کہا اپنی رائے سے اجتہاد کرو اور اسکی پیروی کرو کہ جو صرف تمہیں حق دکھائی دے۔ پس وہ اور اسکے بعض والی ہمیشہ مصیبت میں مبتلا رہے اور علی ابن ابی طالب جس معاملے میں ان لوگوں کو ضرورت پڑتی تھی بتاتے رہتے تھے تو وہ ان کے لیے جائز قرار دیتا تھا کیونکہ اللہ عزوجل نے اسے حکمت اور فصل خطاب نہیں کیا تھا۔

فَيُجِيزُهَا لَهُمْ لِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يُؤْتِهِ الْحِكْمَةَ وَ فَضَلَ الْخِطَابِ وَ زَعَمَ كُلُّ صِنْفٍ مِنْ أَهْلِ الْقَبِيلَةِ أَنَّهُمْ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ الْخِلَافَةِ  
 دُوهُمْ فَبِاللَّهِ نَسْتَعِينُ عَلَى مَنْ جَحَدَهُمْ حَقَّهُمْ وَ سَنَّ لِلنَّاسِ مَا يَخْتَجُّ بِهِ مِثْلَكَ عَلَيْهِمْ [حَسْبُنَا اللَّهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ] إِنَّمَا النَّاسُ  
 ثَلَاثَةٌ مُؤْمِنٌ يَعْرِفُ حَقَّنَا وَ يُسَلِّمُ لَنَا وَ يَأْتُمُّ بِنَا فَذَلِكَ نَاجٍ نَجِيبٌ لِلَّهِ وَ لِيٍّ وَ نَاصِبٌ لَنَا الْعِدَاوَةَ يَتَّبِعُ مِنَّا وَ يَلْعَنُنَا وَ يَسْتَحِلُّ  
 دِمَاءَنَا وَ يَجْحَدُ حَقَّنَا وَ يَدِينُ بِالْبِرَاءَةِ مِنَّا فَهَذَا كَافِرٌ بِهِ مُشْرِكٌ مَلْعُونٌ وَ رَجُلٌ آخِذٌ بِمَا لَا يَحْتَلِفُونَ فِيهِ وَ رَدَّ عِلْمَ مَا أَشْكَلَ  
 عَلَيْهِ إِلَى اللَّهِ مِنْ وَلَا يَتَنَا وَ لَمْ يُعَادِنَا فَتَحْنُ نَرْجُو لَهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ أَمَرَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عِ بَأَلْفِ أَلْفٍ  
 دِرْهَمٍ لِكُلِّ وَاحِدٍ بِخَمْسِمِائَةِ أَلْفٍ

اور مسلمانوں کی ہر قسم (گروہ) نے یہ گمان کیا کہ ہم علم و خلافت کا دوسروں کی نسبت سرچشمہ ہیں پس اللہ سے ہی  
 مدد مانگتے ہیں اس کیخلاف کہ جن لوگوں نے اہل بیت کے حق کا انکار کیا اور لوگوں میں وہ سنت قائم کی کہ جس کے ذریعے تم جیسے  
 بھی اہل بیت کے خلاف دلیلیں دیتے ہیں۔ ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے۔ بے شک لوگ فقط تین قسموں  
 کے ہیں۔ ایک مومن کہ جو ہمارے حق کی معرفت رکھتا ہے اور ہمارے سامنے سر تسلیم خم رکھتا ہے اور ہمیں ہی امام جانتا ہے وہ  
 نجیب اور نجات یافتہ ہے اور اللہ کا ولی ہے اور دوسرے وہ کہ جو ہم سے عداوت کے سبب ناصبی ہے ہم سے نفرت کا اظہار کرتا  
 ہے اور ہم پر لعن و طعن کرتا ہے اور ہمارے خون بہانا حلال جانتا ہے اور ہمارے حق کا انکار کرتا ہے اور ہم سے بیزاری ہی کو دین  
 سمجھتا ہے تو یہ کافر، مشرک اور ملعون ہے۔ اور تیسرے وہ کہ جو امت کے اختلافی مسائل کو نہیں لیتا اور ہماری ولایت کے  
 معاملے میں جو اس کو مشکل لگتا ہے اس کے علم کو اللہ کی طرف پلٹاتا ہے اور ہم سے عداوت نہیں رکھتا ہے تو ہم اس کے بارے  
 میں پر امید ہیں کہ اسکا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے پس جب یہ سب معاویہ نے سنا تو حسن اور حسین کے لیے دس لاکھ درہم کا  
 حکم دیا کہ ہر ایک کو پانچ پانچ لاکھ درہم پیش کیے جائیں

## حدیث نمبر ترتالیس (43)

## مومنین کے اوصاف پر خطبہ

وَ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ وَ كَانَ عَابِدًا مُجْتَهِدًا فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لِي الْمُؤْمِنِينَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَتَتَأَقَّلُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع عَنْ جَوَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا هَمَّامُ اتَّقِ اللَّهَ وَ أَحْسِنْ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ الَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ فَقَالَ لَهُ هَمَّامٌ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَكْرَمَكَ وَ حَصَّكَ وَ حَبَاكَ وَ فَضَّلَكَ بِمَا آتَاكَ لَمَّا وَصَفْتَهُمْ لِي فَقَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع عَلَى رَجُلَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حِينَ خَلَقَهُمْ غَنِيًّا عَنْ طَاعَتِهِمْ آمِنًا مِنْ مَعْصِيَتِهِمْ لِأَنَّهُ لَا تَضُرُّهُ مَعْصِيَةٌ مِنْ عَصَاهُ وَ لَا تَنْفَعُهُ طَاعَةٌ مِنْ أَطَاعَهُ مِنْهُمْ فَفَسَمَ بَيْنَهُمْ مَعَايِشَهُمْ وَ وَضَعَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَوَاضِعَهُمْ وَ إِذَا أَهْبَطَ آدَمُ إِلَيْهَا عُقُوبَةً لِمَا صَنَعَ حَيْثُ نَهَاهُ اللَّهُ فَخَالَفَهُ وَ أَمَرَهُ فَعَصَاهُ فَالْمُؤْمِنُونَ فِيهَا هُمْ أَهْلُ الْفَضَائِلِ مَنْطِقُهُمُ الصَّوَابُ وَ مَلْبَسُهُمُ الْإِقْتِصَادُ وَ مَشْيُهُمُ التَّوَاضُّعُ خَضَعُوا لِلَّهِ بِالطَّاعَةِ فَمَضَوْا عَاضِينَ أَبْصَارَهُمْ عَمَّا حَزَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَافْتَعَيْنَ أَسْمَاعَهُمْ عَلَى الْعِلْمِ نَزَلَتْ أَنْفُسُهُمْ مِنْهُمْ فِي الْبَلَاءِ كَالَّذِي نَزَلَتْ فِي

ابان بن ابی عیاش سے روایت ہے کہ سلیمؓ نے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا کہ جسے ہمام کہا جاتا تھا۔ اور وہ عبادت گزار اور آخرت کے لیے انتہائی کوشش کرنے والا تھا تو اس نے عرض کی۔ میرے لیے مومنین کے اوصاف بیان فرمائیے ایسے کہ گویا میں انکو آنکھوں سے دیکھ لوں، تو امیر المومنینؑ اس کے جواب میں تھوڑا خاموش رہے پھر آپؑ نے فرمایا اے ہمام۔ اللہ سے ڈرو اور احسان سے کام لو کیونکہ اللہ عزوجل ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے کہ جو اللہ سے ڈریں اور وہ کہ جو احسان کرنے والے ہوں۔ تو ہمام نے آپؑ سے عرض کی۔ پھر آپؑ سے اس اللہ کے نام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس نے آپکو عزت بخشی اور آپؑ کو خصوصیت بخشی اور آپؑ کو محبوب بنایا اور آپکو فضیلت سے نوازا۔ آپؑ مجھے مومنین کے اوصاف بتلائیے۔ تو امیر المومنینؑ اپنے پیروں پر السیادہ ہوئے اللہ کی حمد و ثنا فرما کر نبیؐ اور اہل بیت نبیؐ پر درود بھیجا پھر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے جب مخلوق خلق فرمائی تو وہ انکی اطاعت کا محتاج نہ تھا اور اسے اسکی مصیبت کا خوف بھی ہرگز نہ تھا کیونکہ وہ ایسی ذات ہے کہ جسے کسی نافرمان کی نافرمانی نقصان نہیں دے سکتی ہے اور نہ ہی اسے لوگوں میں سے کسی کی اطاعت کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہے پس اللہ عزوجل نے لوگوں کے درمیان انکی معشیت (روزگار) کو تقسیم کیا اور دنیا میں انکے معاملات پر ہی انہیں رکھا اور یقیناً آدمؑ کو زمین پر انکے کارنامے کے سبب اتارا گیا کہ اللہ عزوجل نے آدمؑ کو منع فرمایا تو آدمؑ نے اس نہی کی مخالفت کی اور اللہ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے تسابل (ستی) سے کام لیا۔ پس زمین پر مومنین ہی فضیلت کے حامل ہیں۔ ان کا بولنا راستی ہوتا ہے اور انکا پہننا وادرمیانی اور انکی چال عاجزانہ ہوتی ہے اطاعت کے ساتھ اللہ کے دربار میں خشوع و خضوع کرتے ہیں اور وہ ہر اس چیز سے اپنی آنکھ بند کر کے گزر جاتے ہیں کہ جو چیز اللہ نے ان پر حرام کی ہے۔ وہ اپنی سماعت فقط علم کے ساتھ

وقف کرنے والے ہیں پس وہ اپنی جانوں پر مصیبت میں بھی اتنا ہی بوجھ ڈالتے ہیں کہ جتنا وہ خوشی کے وقت ڈالتے اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہتے ہیں۔

الرِّحَاءِ رَضِيَ عَنِ اللَّهِ بِالْقَضَاءِ لَوْ لَا الْأَجَالَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَهُمْ لَمْ تَسْتَقِرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ طَرَفَةَ عَيْنٍ شَوْقًا إِلَى النَّوَابِ وَ خَوْفًا مِنَ الْعِقَابِ عَظُمَ الْخَالِقُ فِي أَنْفُسِهِمْ وَ صَعُرَ مَا دُونَهُ فِي أَعْيُنِهِمْ فَهُمْ وَ الْجَنَّةُ كَمَنْ قَدْ رَأَاهَا فَهُمْ فِيهَا مُنْعَمُونَ وَ هُمْ وَ النَّارُ كَمَنْ قَدْ رَأَاهَا فَهُمْ فِيهَا مُعَذَّبُونَ فُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ وَ حُدُودُهُمْ مَأْمُونَةٌ وَ أَجْسَادُهُمْ حَيِّقَةٌ وَ حَوَائِجُهُمْ حَفِيفَةٌ وَ أَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ وَ مَعُونَتُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ عَظِيمَةٌ صَبَرُوا أَيَّامًا فَصَارَ أَعْيُنُهُمْ رَاحَةً طَوِيلَةً تَجَارَةٌ مُرْجِحَةٌ يَسْرَهَا لَهُمْ رَبٌّ كَرِيمٌ أَرَادَهُمُ الدُّنْيَا فَلَمْ يُرِيدُوهَا وَ طَلَبْتُهُمْ فَأَعْجَزُوهَا أَمَّا اللَّيْلُ فَصَافُونَ أَقْدَامَهُمْ تَالِينَ لِأَجْزَاءِ الْقُرْآنِ يُرْتَلُوهُ تَرْتِيلًا يُحْزِنُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَ يَسْتَبِيرُونَ بِهِ دَوَاءَ دَائِهِمْ وَ تَمِيحُ أَحْزَانِهِمْ بُكَاءَ عَلَى ذُنُوبِهِمْ وَ وَجِعَ كُلُّهُمْ «2» حَوَائِجُهُمْ فَإِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَشْوِيقٌ رَكَنُوا إِلَيْهَا طَمَعًا وَ تَطَلَّعَتْ إِلَيْهَا أَنْفُسُهُمْ شَوْقًا فَظَنُّوا أَنَّهُا نُصِبَ أَعْيُنُهُمْ حَاقِينَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ يُمَجِّدُونَ جَبَّارًا عَظِيمًا مُفْتَرِّشِينَ جَنَاهَهُمْ وَ أَكْفَمَهُمْ وَ رَكِبَهُمْ وَ أَطْرَافَ أَقْدَامِهِمْ تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى حُدُودِهِمْ يَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ فِي فَكَاكٍ رِقَائِهِمْ مِنَ النَّارِ وَ إِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَخْوِيفٌ أَصْعَقُوا إِلَيْهَا مَسَامِعَ فُلُوبِهِمْ وَ أَبْصَارِهِمْ وَ أَفْشَعَرَتْ مِنْهَا جُلُودُهُمْ وَ وَجَلَتْ مِنْهَا فُلُوبُهُمْ وَ ظَنُّوا أَنَّ صَهِيلَ جَهَنَّمَ وَ زَفِيرَهَا وَ شَهيقَهَا فِي أُصُولِ آذَانِهِمْ وَ أَمَّا النَّهَارُ فَخَلَمَاءُ عُلَمَاءُ بَرَزَةٌ أَتَقِيَاءُ بَرَاهِمُ الْخَوْفِ فَهُمْ أَمْتَالُ الْقِدَاحِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ النَّاطِقُ فَيَحْسَبُهُمْ مَرْضَى وَ مَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرْضٍ أَوْ قَدْ حَوْلُوا قَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ إِذَا ذَكَرُوا عَظَمَةَ اللَّهِ وَ شِدَّةَ سُلْطَانِهِ مَعَ مَا يُخَالِطُهُمْ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَ أَهْوَالِ الْقِيَامَةِ فَرَّغَ ذَلِكَ فُلُوبَهُمْ وَ طَاشَتْ لَهُ حُلُومُهُمْ وَ ذَهَلَتْ عَنْهُمْ عُقُولُهُمْ وَ أَفْشَعَرَتْ مِنْهَا جُلُودُهُمْ وَ إِذَا اسْتَفَافُوا مِنْ ذَلِكَ بَادَرُوا إِلَى اللَّهِ بِالْأَعْمَالِ الرَّكِيَّةِ لَا يَرْضَوْنَ لِلَّهِ

اور اگر اللہ نے ان کی موت کا وقت مقرر نہ کیا ہوا ہوتا تو انکی روح آنکھ جھپکنے تک کی دیر بھی انکے جسموں میں باقی نہ رہتیں یہ ان کے ثواب شوق اور سزا کے خوف کا عالم ہے۔ انکے پر خالق اکبر کی عظمت کچھ یوں اثر انداز ہوتی ہے کہ انکی نگاہوں میں باقی سب حقیر ہوتے ہیں۔ پس وہ جنت کے بارے میں یوں تصور رکھتے ہیں کہ گویا وہ اسے دیکھ رہے ہوں اور اسکی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور وہ جہنم کے بارے میں ایسا ہی تصور کرتے ہیں کہ گویا انہوں نے اسے دیکھا ہو اور اس میں عذاب بھگت رہے ہوں۔ انکے دل غمگین ہوتے ہیں انکا غیظ و غضب سلامتی بخش ہوتا ہے اور انکے اجسام کمزور ہوتے ہیں انکی ضرورتیں کم ہوتی ہیں انکے نفس پاکیزہ ہوتے ہیں اور انکی اسلام بارے معاونت عظیم ہے۔ انہوں نے تھوڑے دن صبر کیا تو اسکے بدلے انہیں طویل آرام نصیب ہوا یہ ایسی نفع بخش تجارت ہے کہ جو انہیں رب کریم نے فراہم کی ہے دنیا نے انکی طرف رخ کیا تو انہوں نے دنیا سے منہ موڑ لیا۔ دنیا انکی تلاش میں نکلی تو انہوں نے اسے تھکا کر عاجز کر دیا۔ جب رات ہوتی تو وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر قرآن کی بڑے آرام سے تلاوت کرتے ہیں جن سے انکے نفوس غمگین ہوتے ہیں اور وہ قرآن ہی کے ذریعے بیماریوں کی دوا تلاش کرتے ہیں انکا گریہ اور درد دل انکے غم کو مزید بھڑکاتا ہے۔ پس جب وہ ایسی آیت کو پڑھتے ہیں کہ جس میں جنت کا شوق دلایا گیا ہوتا ہے۔ تو وہ اس میں طمع کرتے ہوئے کھوجاتے ہیں اور انکا انداز جنت کے شوق کی وجہ سے اس طرف کھینچنے لگتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ گویا یہی انکی نگاہوں کی منزل ہے۔ وہ کمر بستہ ہو کر عظیم و جبار اللہ کی حمد و ثناء کرتے رہتے

ہیں انکی پشیمانیاں ، ہتھیلیاں پیر اور پہلو ہمیشہ زمین گیر رہتے ہیں۔ انکے آنسو انکے رخساروں پر جاری رہتے ہیں اور اپنی گردنوں کی جہنم سے آزادی کے لیے اللہ کے دربار میں گریہ و زاری کرتے رہتے ہیں۔ اور جب وہ کسی ایسی آیت کو پڑھتے ہیں کہ جس میں جہنم کا خوف دلایا گیا ہوتا ہے تو وہ اپنے دلوں اور آنکھوں کی تمام تر توجہ اس طرف مبرول کرتے ہیں اور اس کے سبب انکی چڑی تھر تھراتی ہے اور انکے دل خوف سے دہل جاتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ گویا جہنم کی ہولناک آواز اور شور و غل انکے اندر ہی ہو رہا ہے۔ اور اگر دن ہو تو وہ بردبار ، عالم ، نیکو کار اور متقی دکھائی دیتے ہیں وہ خوف کے سبب دنیا سے بیزار ہو جاتے ہیں وہ بغیر تراشے تیری مانند ہو جاتے ہیں انہیں بیمار گمان کیا جانے لگتا ہے حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے ہیں یا گمان کیا جاتا ہے کہ انکا مزاج ناساز ہے حالانکہ اس گروہ کو ایک عظیم مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔ جب وہ اللہ کی عظمت اور اسکی توانا بادشاہت کو یاد کرتے ہیں جب کہ اس کے ساتھ ساتھ ان پر موت اور قیامت کی ہولناکی بھی اثر انداز ہوتی ہے تو انکے دل اس سے دہل جاتے ہیں اور انکے حوصلے جواب دے جاتے ہیں عقل کام چھوڑنے لگتی ہے اور انکی چڑی تھر تھرانے کا نپنے لگتی ہے اور جب وہ اس حالت سے ذرا باہر نکلتے ہیں تو وہ اللہ کے دربار میں پاکیزہ اعمال کے وسیلے سے رجوع کرتے ہیں وہ اللہ کے لیے کم عبادت پر راضی نہیں ہوتے اور نہ ہی زیادہ اجر کے طالب ہوتے ہیں۔

بِالْقَلِيلِ وَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ لَهُ الْجَزِيلَ فَهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ مُتَّهَمُونَ وَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ مُشْفِقُونَ إِنْ زَكَّيْ أَحَدُهُمْ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ وَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْ غَيْرِي وَ رَبِّي أَعْلَمُ بِي مِنْ غَيْرِي اللَّهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ وَ اجْعَلْنِي خَيْرًا مِمَّا يَقُولُونَ وَ اغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ فَإِنَّكَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَ سَاتِرُ الْعُيُوبِ وَ مِنْ عِلْمِهِ أَنْتَ تَرَى لَهُ قُوَّةً فِي دِينٍ وَ حِزْمًا فِي لَيْنٍ وَ إِيمَانًا فِي يَقِينٍ وَ جِزْصًا عَلَى عِلْمٍ وَ فَهْمًا فِي فِقْهِ وَ عِلْمًا فِي حِلْمٍ وَ شَفَقَةً فِي نَفَقَةٍ وَ كَيْسًا فِي رَفِقٍ وَ قُصْدًا فِي غَيٍّْ وَ حُشُوعًا فِي عِبَادَةٍ وَ تَحُمُّلًا فِي فَاقَةِ وَ صَبْرًا فِي شِدَّةٍ وَ رَحْمَةً لِلْمَجْهُودِ وَ إِعْطَاءً فِي حَقِّهِ وَ رِفْقًا فِي كَسْبِهِ وَ طَيْبًا فِي الْحَلَالِ وَ نَشَاطًا فِي الْهُدَى وَ تَحَرُّجًا عَنِ الطَّمَعِ وَ بَرًّا فِي اسْتِقَامَةٍ وَ اعْتِنَاءً عِنْدَ شَهْوَةِ لَا يَغُورُ نَنَاءً مِنْ جَهْلِهِ وَ لَا يَدْعُ إِحْصَاءَ عَمَلِهِ مُسْتَبْطِنًا لِنَفْسِهِ فِي الْعَمَلِ يَعْمَلُ الْأَعْمَالَ الصَّالِحَةَ وَ هُوَ رَجُلٌ يُمْسِي وَ هُمُّهُ الشُّكْرُ وَ يُصْبِحُ وَ شَعْلُهُ الدُّكْرُ يَبِيْتُ حَذِرًا وَ يُصْبِحُ فَرِحًا حَذِرًا لِمَا حَذَرَ وَ فَرِحًا لِمَا أَصَابَ مِنَ الْفَضْلِ وَ الرَّحْمَةِ وَ إِنْ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِيمَا تَكَرَّرَ لَمْ يُعْطِهَا سُؤْلَهَا فِيمَا إِلَيْهِ بِشْرُهُ فَفَرَحَهُ فِيمَا يُخَلِّدُ وَ يَطُولُ وَ فُرَّةٌ عَيْنِهِ فِيمَا لَا يَزُولُ رَعْبَتُهُ فِيمَا يَبْقَى وَ زَهَادَتُهُ فِيمَا يَفْنَى بِمَزْجِ الْحِلْمِ بِالْعِلْمِ وَ الْعِلْمِ بِالْعَقْلِ تَرَاهُ بَعِيدًا كَسَلُهُ دَائِمًا نَشَاطُهُ قَرِيبًا أَمَلُهُ قَلِيلًا زَلَّةٌ مُتَوَقِّعًا أَجَلُهُ خَاشِعًا قَلْبُهُ قَانِعَةٌ نَفْسُهُ مُتَعَبِّبًا جَهْلُهُ سَهْلًا أَمْرُهُ حَرِيْرًا لِدِينِهِ مَيِّتَةً شَهْوَتُهُ مَكْطُومًا عَيْظُهُ صَافِيًا خُلُقُهُ أَمِنًا مِنْهُ جَارُهُ ضَعِيفًا كَبْرُهُ قَانِعًا بِاللَّيْ قُدْرٌ لَهُ مَتِينًا صَبْرُهُ مُحْكَمًا أَمْرُهُ كَثِيرًا ذِكْرُهُ لَا يُحَدِّثُ بِمَا أُؤْتِمِّنَ عَلَيْهِ الْأَصْدِقَاءُ وَ لَا يَكْتُمُ شَهَادَةَ الْأَعْدَاءِ وَ لَا يَعْمَلُ شَيْئًا مِنَ الْحَقِّ رِيَاءً وَ لَا يَبْرُكُهُ حَيَاءُ الْحَيْرِ مِنْهُ مَا مَقُولٌ وَ الشَّرُّ مِنْهُ مَا مَأْمُونٌ يَعْمُو عَمَّنْ ظَلَمَهُ وَ يُعْطِي مَنْ حَرَمَهُ وَ يَصِلُ مَنْ قَطَعَهُ لَا يَعْرُبُ حِلْمُهُ وَ لَا

پس وہ ہمیشہ اپنے نفس کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں اور اپنے اعمال کو کم تر گردانتے ہیں اور اگر کوئی ان میں سے کسی ایک کی تعریف کرے تو وہ انکے قول سے خوف زدہ ہو کر کہتا ہے ”دوسروں کی نسبت اپنے نفس کے بارے میں ہی بہتر جانتا ہوں اور میرا رب ہی دوسروں کی نسبت مجھے بہتر جانتا ہے اے میرے معبود! یہ لوگ جو کہتے ہیں اس پر مجھے مت پکڑنا اور جو لوگ

گمان کرتے ہیں مجھے اس سے بھی بہتر بنا اور جو لوگ یہ نہیں جانتے میرے وہ گناہ معاف فرما یقیناً تو غیب کا علم رکھنے والا اور پردہ پوشی کرنے والا ہے؟ اور ان میں سے کسی کو دیکھو گے تو یقیناً تم اس میں کچھ علامتیں پاؤ گے۔ وہ دین کے بارے میں طاقت ور، نرمی میں فراست، ایمان میں یقین، حصول علم میں حریص، دانائی میں فہم، بردباری میں علم، خرچ کرنے میں مہربانی، رحمدلی میں ہوشیاری، تو نگری میں میانہ روی، عبادت میں خشوع و خضوع فاقہ کشی میں تحمل، سختیوں میں صبر، ستم رسیدہ پر رحم، حق بات کو سرہانے، کمانے میں نرمی، حلال میں طلب، ہدایت میں سرور، لالچ سے پرہیز، نیکی میں استقلال اور خواہش میں ضبط کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اسے ناواقف کی تعریف دھوکہ نہیں دے سکتی وہ اپنے اعمال کا محاسبہ ترک نہیں کرتا وہ عمل میں اپنے نفس کی بات کم مانتا ہے اور نیک اعمال بجالاتا ہے۔ وہ ایسا شخص ہوتا ہے کہ ہر وقت اسکی تمام تر کوشش شکر ہوتی ہے اور صبح کے وقت وہ ذکر الہی میں مشغول رہتا ہے۔ رات کے وقت خوف زدہ ہو کر سوتا ہے اور صبح خوش ہو کر اٹھتا ہے۔ ڈرتا اس لیے ہے کہ اسے ڈرایا گیا ہے اور خوش اس لیے ہوتا ہے کہ اسے اللہ کے فضل و رحمت کی امید ہوتی ہے۔ اور اگر اسکا نفس کی کام کی دشواری کے سبب ناخوش ہوتا ہے تو وہ اپنے نفس کی امید پوری نہیں کرتا اور اسکی خوشی تو ہمیشہ دائمی اور طویل زندگی (آخرت) میں ہوتی ہے اور اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک وہ جنت ہوتی ہے کہ جو لازوال ہوتی ہے وہ آخرت میں رغبت اور فانی دنیا میں زہد کا مظاہرہ کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ اپنے علم میں عقل کو استعمال کرتا ہے۔ تم ہمیشہ اسے سستی سے دور چاک و چوبند، جھوٹی امید نہ رکھنے والا، کم بہکنے والا، موت کا انتظار کرنے والا خشوع و خضوع والا دل رکھنے والا، اپنے نفس پر دسترس رکھنے والا، جہالت سے ناواقف، اپنے معاملے کو آسان بنانے والا، اپنے دین کی حفاظت کرنے والا، اپنی خواہشات کو مارنے والا، اپنے غصے کو پینے والا، اپنے اخلاق کو پاکیزہ رکھنے والا دیکھو گے اس سے اسکے ہمسائے محفوظ ہونگے۔ اسمیں تکبر نہ ہونے کے برابر ہوگا اور اللہ کی طرف سے اپنے مقدر پر قناعت کرنے والا ہوگا۔ اسکا صبر پر وقار اور اسکا معاملہ مضبوط ہوتا ہے وہ کثرت سے ذکر الہی کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ ایسی بات کہ جس پر سچوں نے اسے امین بنایا ہو ہر گز کسی کو نہیں بتاتا ہے اور دشمن کی گواہی بھی نہیں چھپاتا۔ وہ حق کی کسی بات پر عمل کرنے میں دکھاوہ نہیں کرتا اور نہ ہی اسے شرمساری کے سبب چھوڑنے والا ہوتا ہے۔ اس سے ہمیشہ بھلائی کی امید ہوتی ہے جبکہ برائی کا اس سے ہر گز خوف نہیں ہوتا جو اس پر ظلم کرے وہ اسے معاف کرنے والا ہوتا ہے اور جو اسے محروم کرنے والا ہو اسے عطا کرنے والا ہوتا ہے وہ قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرتا ہے وہ اپنی بردباری کو کبھی ترک نہیں کرتا۔ اور جس میں اسے کوئی شک پڑ جائے اسمیں جلدی نہیں کرتا۔ غیبت گوئی سے درگزر کرنے والا ہوتا ہے۔ جہالت اس سے دور ہوتی ہے۔ اسکی گفتگو نرم ہوتی ہے۔ حرام سے پرہیز کرنے والا ہوتا ہے۔ نیکی کے قریب رہنے والا ہوتا ہے اس کا قول سچا، اسکا کام اچھا اسکی بھلائی سامنے آتی رہتی ہے اور وہ اپنے شر کو پیٹھ دکھانے والا ہوتا ہے۔

بَعَجَلُ فِيمَا يُرِيهٖ وَ يَصْفَحُ عَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ بَعِيدٌ جَهْلُهُ لَبِنٌ قَوْلُهُ عَائِبٌ مُنْكَرُهُ قَرِيبٌ مَعْرُوفُهُ صَادِقٌ قَوْلُهُ حَسَنٌ فَعْلُهُ مُسْبِلٌ خَيْرُهُ مُدْبِرٌ شَرُّهُ وَ هُوَ فِي الزَّلَازِلِ وَفُورٌ وَ فِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ وَ فِي الرَّخَاءِ شَكُورٌ لَا يَحِيْفُ عَلٰى مَنْ يَنْعَضُ وَ لَا يَأْتُمُ فِيمَا يُحِبُّ وَ لَا يَدْعِي مَا لَيْسَ لَهُ وَ لَا يَجْحَدُ حَقًّا هُوَ عَلَيْهِ يَعْتَرِفُ بِالْحَقِّ قَبْلَ أَنْ يُشْهَدَ بِهِ عَلَيْهِ لَا يُضَيِّعُ مَا اسْتَحْفِظَ عَلَيْهِ وَ لَا يُنَابِزُ بِالْأَلْقَابِ وَ لَا يَنْبَغِي عَلٰى أَحَدٍ وَ لَا يَهْتُمُ بِالْحَسَدِ وَ لَا يُضَارُّ بِالْجَارِ وَ لَا يَشْتُمُ بِالْمَصَائِبِ مُؤَدِّ لِلْأَمَانَاتِ سَرِيعٌ إِلَى

الصَّلَوَاتِ بِطِيءٍ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يَدْخُلُ فِي الْأُمُورِ بِجَهْلٍ وَ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْحَقِّ بِعَجْزٍ إِنْ صَمَتَ لَمْ يَغُمَّهُ الصَّمْتُ وَ إِنْ نَطَقَ لَمْ يَقُلْ حَطًّا وَ إِنْ صَحَكَ لَمْ يَغْلُ صَوْتُهُ قَانِعٌ بِالذِّي قَدَّرَ لَهُ لَا يَجْمَحُ بِهِ الْعَيْظُ وَ لَا يَغْلِبُهُ الْهُوَى وَ لَا يَقْفِرُهُ الشُّخُّ وَ لَا يَطْمَعُ فِيْمَا لَيْسَ لَهُ يَخَالِطُ النَّاسَ لِيَعْلَمَ وَ يَصْمُتُ لِيَسْلَمَ وَ يَسْأَلُ لِيَفْهَمَ وَ يَنْجُرُ لِيَعْنَمَ [وَ يَبْحَثُ لِيَعْلَمَ] لَا يَنْصِتُ لِلْخَيْرِ لِيَفْخَرَ بِهِ وَ لَا يَتَكَلَّمُ لِيَتَجَبَّرَ عَلَى مَنْ سِوَاهُ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ أَنْعَبَ نَفْسَهُ لِأَخْرَجَتْهُ وَ أَرَاخَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ إِنْ بُعِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الْمُتَنَصِّرُ لَهُ بَعْدَهُ عَمَّنْ تَبَاعَدَ عَنْهُ زُهْدٌ وَ نَزَاهَةٌ وَ ذُنُوبُهُ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَ رَحْمَةٌ لَيْسَ تَبَاعُدُهُ تَكْبُرًا وَ لَا عَظَمَةٌ وَ لَا ذُنُوبُهُ حَدِيدَةٌ وَ لَا خِلَابَةٌ بَلْ يَفْتَنِي بِي مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ فَهُوَ إِمَامٌ لِمَنْ خَلَفَهُ مِنْ أَهْلِ الْإِيْرَ قَالَ فَصَاحَ هَمَّامٌ صَبِيحَةً ثُمَّ وَقَعَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَ أَمَا وَ اللَّهُ لَقَدْ كُنْتُ أَخَافُهَا عَلَيْهِ وَ قَالَ هَكَذَا تَصْنَعُ الْمَوَاعِظُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ فَمَا بِالْكَ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لِكُلِّ أَجَلٍ لَنْ يَغْدُوهُ وَ سَبَبٌ لَا يُجَاوِزُهُ فَمَهْلًا لَا تُعَدُّ فِيمَا نَفَثَ عَلَى لِسَانِكَ الشَّيْطَانُ ثُمَّ رَفَعَ هَمَّامٌ رَأْسَهُ فَصَعِقَ صَعَقَةً وَ فَارَقَ الدُّنْيَا رَحْمَةً اللَّهُ

وہ مصیبتوں میں پر وقار ، ناپسندیدہ چیزوں میں صبر کرنے والا ، خوشحالی میں شکر کرنے والا ہوتا ہے وہ دشمنوں پر زیادتی نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کی محبت میں گناہ کرتا ہے وہ اپنے حق کے علاوہ کا دعویٰ نہیں ہوتا اور نہ ہی اپنے اوپر کسی کے حق کا انکار کرتا ہے اور وہ اس سے پہلے ہی حق کو قبول کر لیتا ہے کہ اس کے خلاف گواہی دی جائے۔ اسے جس چیز پر حفاظت کا کہا جائے وہ اسے ضائع نہیں کرتا اور لوگوں کے نام نہیں بگاڑتا کسی کی بھی غیبت نہیں کرتا حسد میں مبتلا نہیں ہوتا۔ ہمسائے کو نقصان نہیں پہنچاتا اور مصائب میں مایوس نہیں ہوتا ہے۔ امانتوں کو ادا کرنے والا ہوتا ہے نماز کی طرف جلدی کرنے والا ہوتا ہے برائیوں سے دور بھاگنے والا ہوتا ہے۔ نیکی کا پرچار کرنے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہوتا ہے۔ جہالت کے ساتھ کاموں میں دخل اندازی نہیں کرتا اور عاجزی کے سبب حق سے نکل جانے والا نہیں ہوتا۔ اگر خاموش رہے تو خاموشی اسے غمگین نہیں کرتی اور اگر بولے تو غلط بات نہیں کہتا۔ اگر مسکرائے تو آواز بلند نہیں ہوتی اور اپنے مقدر پر قناعت کرنے والا ہوتا ہے غصہ اسے آپے سے باہر نہیں کرتا اور خواہشات اس پر غالب نہیں آسکتی۔ بخیل اسے آگ بگولہ نہیں کر سکتا اور اپنے حق کے سوا میں لالچ نہیں رکھتا۔ وہ لوگوں میں گھل مل جاتا ہے تاکہ جان لے اور خاموش رہتا ہے تاکہ سالم رہے اور سوال کرتا ہے تاکہ سمجھ سکے اور کاروبار کرتا ہے تاکہ تو نگرہی حاصل کرے اور بحث کرتا ہے تاکہ علم حاصل کرے وہ نیکی پر فخر کرنے کے لیے خاموش نہیں رہتا اور دوسروں پر جبر کرنے کے لیے گفتگو نہیں کرتا۔ اس کا نفس اسکی طرف سے مصیبت میں ہوتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں ہوتے ہیں وہ اپنی جان کو اپنی آخرت کے لیے سخت محنت میں ڈالتا ہے اور اپنی جان کے ذریعے لوگوں کو آرام دیتا ہے۔ اگر اس کے خلاف بغاوت کی جائے تو وہ صابر رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ ہی اس کا مددگار بنتا ہے۔ وہ جس سے دوری اختیار کرتا ہے تو صرف زہد و پاکیزگی کے سبب ہوتا ہے اور وہ جس کے قریب جاتا ہے تو صرف نرمی اور رحمت کے سبب ہوتا ہے کسی سے دور ہونے کا اس کا مقصد تکبر اور بڑائی کا اظہار نہیں ہوتا اور کسی کے قریب ہونا اسکے دھوکہ و فریب کے سبب نہیں ہوتا بلکہ وہ ماسلف اہل چیز کی اقتداء کرتا ہے اور نیکی میں اسکی پیروی کرنے والوں کا پیشوا ہوتا ہے۔ پس ”ہمامؓ“ نے چیخ ماری اور اس پر غش

طاری ہوگئی۔ تو امیر المؤمنین علی السلام نے فرمایا اللہ کی قسم مجھے اسکے بارے میں پہلے ہی اسی بات کا خوف تھا، اور فرمایا پر اثر و  
عظ و نصیحت اپنے سننے والوں کا یہی حال بنا دیتے ہیں تو کہنے والے نے کہا ”یا امیر المؤمنین آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا ”  
ہر ایک کی مدت مقرر ہے کہ جس سے وہ بھاگ نہیں سکتا اور ایک سبب ہے کہ جس سے تجاوز نہیں کرتا، خبردار دوبارہ ایسا نہ کہنا  
کہ تیری زبان پر شیطان بول رہا ہے۔“ پھر ہمام نے اپنا سر اٹھایا اور بجلی کی طرح ایک جھٹکے کے ساتھ دنیا کو چھوڑ دیا اللہ اس پر  
رحم فرمائے۔

## حدیث نمبر چوالیس (44)

### جس نے ولایت علیؑ کا انکار کیا اس نے اللہ کی ربوبیت کا انکار کیا

أَبَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادِ إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْمُتَنَفِقِينَ اجْتَمَعُوا فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُخْبِرُنَا عَنِ الْجَنَّةِ وَ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِيهَا مِنَ النَّارِ وَ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِيهَا مِنَ الْأَنْكَالِ وَ الْهَوَانِ لِأَعْدَائِهِ وَ أَهْلِ مَعْصِيَتِهِ فَلَوْ أَخْبَرْنَا عَنْ آبَائِنَا وَ أُمَّهَاتِنَا وَ مَقْعَدِنَا فِي الْجَنَّةِ وَ النَّارِ فَعَرَفْنَا الَّذِي يُبْنَى عَلَيْهِ فِي الْعَاجِلِ وَ الْأَجَلِ فَبَلَّغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ص فَأَمَرَ بِالْأَلَا فَنَادَى بِ الصَّلَاةِ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ حَتَّى غَصَّ الْمَسْجِدُ وَ تَضَاقَقَ بِأَهْلِهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا حَاسِرًا عَنْ ذِرَاعِيهِ وَ رُكْبَتَيْهِ حَتَّى صَعَدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ\* أَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي فَاخْتَصَّنِي بِرِسَالَتِهِ وَ اصْطَفَانِي لِنُبُوتِهِ وَ فَضَّلَنِي عَلَى جَمِيعِ وُلْدِ آدَمَ وَ أَطَّلَعَنِي عَلَى مَا شَاءَ مِنْ عَيْبِهِ فَاسْأَلُونِي عَمَّا بَدَا لَكُمْ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ عَنْ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ وَ عَنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ إِلَّا أَخْبَرْتُهُ هَذَا جَبْرَائِيلُ عَنْ يَمِينِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَبِّي فَاسْأَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَنَا قَالَ أَنْتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ فَتَسَبَّهُ إِلَى أَبِيهِ الَّذِي كَانَ يُدْعَى بِهِ فَجَلَسَ قَرِيبَةً عَيْنُهُ ثُمَّ قَامَ مُنَافِقٌ مَرِيضٌ الْقَلْبِ مُبْغِضٌ لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَنَا

ابان بن ابی عیاش نے سلیم بن قیس سے، اس نے سلمان، ابو ذر اور مقداد سے روایت کی ہے کہ کچھ منافقین اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا محمدؐ ہمیں جنت کے بارے میں اور اسمیں اللہ عزوجل نے اپنے اولیاء اور اطاعت گزاروں کے لیے جو کچھ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کے بارے میں بتاتا ہے اور ہمیں جہنم اور اسمیں اللہ عزوجل نے اپنے دشمنوں اور نافرمانوں کے لیے جو عذاب اور ہولناکی تیار کر رکھی ہے کے بارے میں بتاتا ہے۔ پس اگر وہ ہمیں ہمارے آباؤ اجداد اور امھات اور ہمارے جنت و جہنم میں ٹھکانے کے بارے میں خبر دیں تو ہمیں معلوم ہو جائے کہ حال اور مستقبل میں کیا کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات رسول اللہؐ تک پہنچی تو آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ تو اس نے لوگوں کو اجتماع کے لیے پکارا۔ پس لوگ جمع ہو گئے یہاں تک کہ مسجد کچھ کچھ بھر گئی اور اس میں تل دھرنے کی جگہ باقی نہ رہی تو آپؐ غضبناک ہو کر اپنی آستینیں چڑھائے باہر تشریف لائے اور منبر پر رونق افروز ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ”اے لوگو۔ میں تمہاری طرح بغیر بالوں کے چمڑی کا مالک ہوں میری طرف میرے رب نے وحی کی ہے اور مجھے اپنی رسالت کے ساتھ خصوصیت بخشی ہے اور اس نے مجھے اپنی نبوت کے لیے چنا ہے اور مجھے تمام اولاد آدمؑ پر فضیلت بخشی ہے اور اس نے جتنا چاہا مجھے غیب پر علم دیا۔ پس تمہارے دل میں جو آئے مجھ سے پوچھو۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضے قدرت میں میری جان ہے جو شخص بھی مجھ سے اپنے باپ، اپنی ماں اور جنت و جہنم میں اپنے ٹھکانے کے بارے میں سوال کرے گا میں اسے بتادوں گا۔ یہ جبرائیلؑ ہے کہ جو میرے بائیں طرف موجود ہے جو مجھے میرے رب کی طرف سے خبر دیتا ہے۔ پس تم مجھ سے سوال کرو۔ پس ایک مومن شخص کہ جو اللہ اور اسکے رسولؐ سے محبت کرتا تھا اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی ”یا نبی اللہؐ میں کون ہوں؟ آپؐ نے فرمایا تم عبداللہ بن جعفر ہو، پس آپؐ نے اسکی نسبت اس کے باپ ہی

کی طرف دی کہ جس کا وہ کہلواتا تھا پس وہ اپنی آنکھوں میں ٹھنڈک لے کر بیٹھ گیا پھر ایک منافق کھڑا ہوا کہ جس کا دل بیمار تھا وہ اللہ اور اسکے رسول سے بغض رکھنے والا تھا تو اس نے کہا ”یا رسول اللہ میں کون ہوں؟“

قَالَ أَنْتَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَاعٍ لِبَنِي عِصْمَةَ وَ هُمْ شَرُّ حَيٍّ فِي ثَقِيفٍ عَصَاؤُا اللَّهُ فَأَخْرَأَهُمْ فَجَلَسَ وَ قَدْ أَخْرَأَهُ اللَّهُ وَ فَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ وَ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ لَا يَشْكُ النَّاسُ أَنَّهُ صِنْدِيدٌ مِنْ صِنَادِيدِ قُرَيْشٍ وَ نَابَ مِنْ أُنْيَابِهِمْ ثُمَّ قَامَ ثَالِثٌ مُنَافِقٌ مَرِيضٌ الْقَلْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ فِي الْجَنَّةِ أَنَا أَمْ فِي النَّارِ قَالَ فِي النَّارِ وَ رَعْمًا فَجَلَسَ وَ قَدْ أَخْرَأَهُ اللَّهُ وَ فَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَبِيًّا وَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَ غَضَبِ رَسُولِهِ اعْفُ عَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَفَا اللَّهُ عَنكَ وَ اسْتَزِ سَتْرَكَ اللَّهُ فَقَالَ صَ عَنْ غَيْرِ هَذَا أَوْ تَطْلُبُ سِوَاهُ «2» يَا عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَمُو عَنْ أُمَّتِكَ فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْسُبْنِي مَنْ أَنَا لِيَعْرِفَ النَّاسُ قَرَابَتِي مِنْكَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ خُلِفْتُ أَنَا وَ أَنْتَ مِنْ عَمُودَيْنِ مِنْ نُورٍ مُعَلَّقَيْنِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يُقَدِّسَانِ الْمَلِكُ «3» مِنْ قَبْلِ أَنْ يُخْلَقَ الْخَلْقُ بِالْفِي عَامٍ ثُمَّ خَلَقَ مِنْ ذَنبِكَ الْعَمُودَيْنِ نُطْفَتَيْنِ بَيْنَاوَيْنِ مُلْتَوِيَتَيْنِ ثُمَّ نَقَلَ تِلْكَ النُّطْفَتَيْنِ فِي الْأَصْلَابِ الْكَرِيمَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الرَّكِيَّةِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى جَعَلَ نِصْفَهَا فِي صُلْبِ عَبْدِ اللَّهِ وَ نِصْفَهَا فِي صُلْبِ أَبِي طَالِبٍ فَجُزءٌ أَنَا وَ جُزءٌ أَنْتَ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ- وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَ صِهْرًا وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكَ سِيطَ لِحْمِكَ بِلَحْمِي وَ دَمُكَ بِدَمِي وَ أَنْتَ السَّبَبُ فِيمَا بَيْنَ اللَّهِ وَ بَيْنَ خَلْقِهِ بَعْدِي فَمَنْ جَحَدَ وَ لَا يَتَكَ قَطَعَ السَّبَبَ الَّذِي فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّهِ وَ كَانَ مَاضِيًا فِي الدَّرَكَاتِ

آپ نے فرمایا ”تو فلاں ہے اور ثقیف کے قبیلے کے شری ترین افراد عصمتہ کے چرواہے کا بیٹا ہے۔ ان لوگوں نے اللہ کی نافرمانی کی تو اللہ نے انہیں رسوا کیا“ پس وہ شخص بیٹھ گیا کہ اللہ نے اسے رسوا کر دیا تھا اور لوگوں کے سامنے اس کا راز کھل گیا اس سے پہلے لوگوں کو اس کے بارے میں تھوڑا بھی شک نہ تھا وہ سمجھتے تھے کہ وہ قریش کے اعلیٰ نسب لوگوں میں سے ایک ہے اور ان کی نسل میں سے ایک ہے۔ پھر تیسرا آدمی جو کہ منافق اور دل کا مریض تھا کھڑا ہوا تو اس نے کہا ”یا رسول اللہ میں جنتی ہو یا جہنمی ہوں؟ آپ نے فرمایا ”جہنم میں تیری ناک رگڑی جائے گی، پس وہ بھی بیٹھ گیا اور اللہ نے اسے بھی رسوا کر دیا اور لوگوں کے سامنے اس کا بھی راز فاش کر دیا۔ پس عمر بن خطاب کھڑا ہوا تو اس نے کہا ”ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور آپ کے رسول نبی ہونے پر راضی ہیں اور ہم اللہ اور اسکے رسول کے غضب سے اللہ ہی کی پناہ چاہتے ہیں۔ یا رسول اللہ ہم سے درگزر فرمائیے۔ اللہ آپ سے درگزر فرمائے گا۔ ہماری پردہ پوشی فرمائیے کہ اللہ آپ کی پردہ پوشی فرمائے گا؟ تو آپ نے فرمایا ”اے عمر اسکے علاوہ کے بارے میں سوال کرو“ تو عمر نے کہا ”یا رسول اللہ اپنی امت سے درگزر فرمائیے۔ پس علی ابن ابی طالب کھڑے ہوئے اور عرض کی ”یا رسول اللہ میرا نسب بیان فرمائیے کہ میں کون ہوں تاکہ لوگ میری آپ سے قربت داری کی معرفت پاسکیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ اے علی میں اور تو عرش کے نیچے لگتے نور کے ان ستونوں سے خلق کیے گئے ہیں کہ جو اللہ عزوجل کی تقدیس اس کے مخلوق خلق کرنے سے دو ہزار سال پہلے سے کر رہے تھے۔ پھر اللہ عزوجل نے ان نور کے ستونوں سے نور کا حصہ لے کر کریم صلبوں اور پاک و پاکیزہ ارحام میں رکھا۔ یہاں تک کہ اس میں سے آدمی

عبداللہ کے صلب میں اور آدھا ابو طالب کے صلب میں پہنچا پس اس نور کا ایک حصہ تم ہو اور ایک حصہ میں ہوں اور یہ اللہ عزوجل کے قول سے ثابت ہے ”وہی ذات اللہ ہے کہ جس نے پانی سے بغیر بالوں کے چڑی والے کو خلق کیا اور اسکو نسب اور سسرال بنایا اور تمہارا رب اس پر قادر تھا (فرقان 54) اے علی تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں تمہارا گوشت میرے گوشت سے اور تمہارا خون میرے خون سے مخلوط (باہم ملا ہوا) ہے اور تو میرے بعد اللہ اور اسکی مخلوق کے درمیان وسیلہ ہے پس جو تیری ولایت کا انکار کرے اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلے کو ختم کر دیا اور وہ ابتری میں گم ہو گیا۔

يَا عَلِيُّ مَا عَرَفَ اللَّهُ إِلَّا بِِي ثُمَّ بِكَ مَنْ جَحَدَ وَلَا يَتَكَ جَحَدَ اللَّهُ رُبُوبِيَّةً يَا عَلِيُّ أَنْتَ عَلَّمُ اللَّهُ بَعْدِي الْأَكْبَرُ فِي الْأَرْضِ وَأَنْتَ الرَّكْنُ الْأَكْبَرُ فِي الْقِيَامَةِ فَمَنْ اسْتَظَلَ بِمِثْلِكَ كَانَ فَائِزًا لِأَنَّ حِسَابَ الْخَلَائِقِ إِلَيْكَ وَ مَا يَهُمُّ إِلَيْكَ وَ الْمِيزَانَ مِيزَانِكَ وَ الصِّرَاطَ صِرَاطِكَ وَ الْمَوْقِفَ مَوْقِفِكَ وَ الْحِسَابَ حِسَابِكَ فَمَنْ رَكَنَ إِلَيْكَ نَجَا وَ مَنْ خَالَفَكَ هَوَى وَ هَلَكَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ نَزَلَ ص

اے علی! اللہ کی معرفت میرے علاوہ حاصل نہیں ہو سکتی ہے اور پھر تیرے علاوہ سے بھی۔ جس نے تیری ولایت کا انکار کیا اس نے اللہ کی ربوبیت کا انکار کیا۔ اے علی! تم میرے بعد زمین پر اللہ کی سب سے بڑی نشانی ہو اور تم قیامت کے دن سب سے بڑے رکن ہو۔ پس جس نے تمہارے گروہ میں پناہ حاصل کی وہ کامیاب ہو ا کیونکہ مخلوق کا حساب تیرے ہاتھوں میں ہے اور انکا انجام بھی تیرے ہاتھوں میں ہے میزان تیرا ہی میزان ہے اور پل صراط بھی تیری ہے جس میدان میں لوگوں کو روکا جائے گا وہ بھی تیرا ہے اور حساب کتاب کا بھی تو ہی مالک ہے پس جس نے تمہاری طرف رجوع کیا اس نے نجات پائی اور جس نے تمہاری مخالفت کی وہ گمراہ ہو اور ہلاک ہو گیا۔ اے اللہ گواہ رہنا۔ اے اللہ گواہ رہنا۔ پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لے گئے۔

## حدیث نمبر سینتالیس (45)

## علیٰ سے مومن کے سوا کوئی محبت نہیں کر سکتا

أَبَانٌ عَنْ سُلَيْمٍ [عَنْ سَلْمَانَ] قَالَ كَانَتْ قُرَيْشٌ إِذَا جَلَسَتْ فِي مَجَالِسِهَا فَرَأَتْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ قَطَعَتْ حَدِيثَهَا فَبَيْنَمَا هِيَ جَالِسَةٌ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا كَمَثَلِ نُحْلَةٍ نَبَتَتْ فِي كُنَاسَةٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ص فَغَضِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَتَى الْمَنْبَرَ فَجَلَسَ عَلَيْهِ حَتَّى اجْتَمَعَ النَّاسُ ثُمَّ قَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَنَا قَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ ثُمَّ مَضَى فِي نَسَبِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نِزَارٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَ إِيَّيَّ وَ أَهْلَ بَيْتِي كُنَّا نُورًا نَسْعَى بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ بِالْقِيَامِ وَ كَانَ ذَلِكَ النَّورُ إِذَا سَبَّحَ سَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ لِتَسْبِيحِهِ فَلَمَّا خَلَقَ آدَمَ وَضَعَ ذَلِكَ النَّورَ فِي صُلْبِهِ ثُمَّ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ فِي صُلْبِ آدَمَ ثُمَّ حَمَلَهُ فِي السَّفِينَةِ فِي صُلْبِ نُوحٍ ثُمَّ قَدَفَهُ فِي النَّارِ فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَنْقُلُنَا فِي أَكْرَامِ الْأَصْلَابِ حَتَّى أَخْرَجَنَا مِنْ أَفْضَلِ الْمَعَادِنِ مَحْتَدًا وَ أَكْرَمِ الْمَعَارِسِ مَنْبِتًا بَيْنَ الْأَبَاءِ وَ الْأُمَّهَاتِ

ابان بن سلیم سے، اس نے سلمان سے روایت کی ہے کہ قریش جب اپنی محافل میں بیٹھتے تھے تو اہل بیت میں سے کسی کو دیکھ کر اپنی گفتگو چھوڑ دیتے تھے۔ پس ایک روز جب وہ بیٹھے تھے تو ان میں سے ایک شخص نے بکواس کی ”محمدؐ“ کی مثال اسکی اہل بیت میں ایسے ہے کہ جیسے نعوذ باللہ ”گندگی کے ڈھیر پر اگی کھجور“۔ پس رسول اللہؐ کو اس کی خبر پہنچی تو غضبناک ہوئے پھر گھر سے باہر تشریف لا کر منبر پر رونق افروز ہوئے یہاں تک کہ لوگ جمع ہو گئے پھر آپؐ نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا۔ اے لوگو! میں کون ہوں؟“ آپ نے فرمایا۔ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ہوں۔ آپ نے اپنا نسب بیان کرنا شروع کیا یہاں تک کہ نزار تک پہنچ گئے۔ پھر فرمایا خبردار ہو جاؤ کہ میں اور میری اہل بیت نور تھے ہم نے اللہ کے دربار میں اللہ کی طرف سے آدم کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل عبادت کی۔ اور وہ نور جب تسبیح کرتا تھا تو انکی تسبیح سن کر ملائکہ نے تسبیح شروع کر دی۔ جب اللہ نے آدم کو خلق کیا تو اسکی صلب کو اس نور سے زینت بخشی۔ پھر اس نور کو نوح کی صلب میں کشتی پر سوار کیا پھر ابرہیم کی صلب میں سے آگ میں گلزار کی سیر کرائی۔ پھر ہمیشہ ہمیں عزت دار اصلاہ میں منتقل فرماتا رہا یہاں تک کہ ہمیں اسکے نور کے اصلی اور افضل ترین سرچشموں سے ظاہر کیا اور ہمیں افضل ترین آباؤ اجداد اور مقامات عطا فرمائے

لَمْ يَلْتَقِ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى سِفَاحِ قَطُ أَلَا وَ نَحْنُ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْحِجَّةِ أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرٌ وَ حَزْرَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ فَاطِمَةُ وَ الْمَهْدِيُّ أَلَا وَ إِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ نَظْرَةً فَاخْتَارَ مِنْهُمْ رَجُلَيْنِ أَحَدَهُمَا أَنَا فَبَعَثَنِي رَسُولًا وَ نَبِيًّا وَ الْآخَرَ عَلِيًّا بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أَخْذَهُ أَخًا وَ خَلِيلًا وَ وَزِيرًا وَ وَصِيًّا وَ خَلِيفَةً أَلَا وَ إِنَّهُ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي مَنْ وَالَاهُ وَالَاهُ اللَّهُ وَ مَنْ عَادَاهُ عَادَاهُ اللَّهُ لَا يُجِبُهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْعِضُهُ إِلَّا كَافِرٌ هُوَ زُرُّ الْأَرْضِ بَعْدِي وَ سَكِينُهَا وَ

هُوَ كَلِمَةُ اللَّهِ التَّقْوَى وَ عُرْوَتُهُ الْوُثْقَى يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ - ... وَ اللَّهُ مُنِيرٌ نُورِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ أَلَا وَ إِنَّ اللَّهَ نَظَرَ نَظْرَةً ثَانِيَةً فَاخْتَارَ بَعْدَنَا اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيًّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَجَعَلَهُمْ خِيَارَ أُمَّتِي وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ مِثْلَ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ هُمْ أَئِمَّةٌ هُذَاهُ مُهْتَدُونَ لَا يَضُرُّهُمْ كَيْدٌ مَنْ كَادَهُمْ وَ لَا خِدْلَانٌ مَنْ خَدَلَهُمْ هُمْ حُجَجُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَ شُهَدَاؤُهُ عَلَى خَلْقِهِ وَ حُرَّانُ عِلْمِهِ وَ تَرَاجِمُهُ وَ حِيهِ وَ مَعَادِنُ حِكْمَتِهِ مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ هُمْ مَعَ الْقُرْآنِ وَ الْقُرْآنُ مَعَهُمْ لَا يُفَارِقُونَهُ حَتَّى يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدِ الْغَائِبِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

کہ جن میں سے کوئی ایک بھی بغیر نکاح کے آپس میں نہ ملے تھے۔ خبردار ہو جاؤ۔ ہم بنو عبدالمطلب اور اہل جنت کے سردار ہیں۔ میں، علی، حمزہ، جعفر، حسن، حسین، فاطمہ اور مہدی سب کے سب۔ خبردار رہو کہ اللہ عزوجل نے اہل زمین پر نظر کرم فرمائی تو ان کے لیے دو آدمیوں کو منتخب کیا۔ ان میں سے ایک میں ہوں کہ مجھے رسول اور نبی بنا کر معبود فرمایا اور دوسرا علی ابن ابی طالب اور میری طرف وحی نازل فرمائی کہ میں اسے اپنا بھائی، خلیل، وزیر، وصی اور خلیفہ بناؤں۔ خبردار رہو کہ وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے جو اس سے محبت کرے اس سے اللہ بھی محبت کرتا ہے اور جو اس سے عداوت کرے اسے اللہ اپنا دشمن بنالیتا ہے۔ علی سے مومن کے سوا کوئی محبت نہیں کر سکتا اور کافر کے سوا اس سے کوئی بغض نہیں رکھ سکتا وہ میرے بعد زمین کا مدار اور اسکو ساکن رکھنے والا ہے وہ اللہ کا تقویٰ کلام اور اسکی مضبوط رسی ہے۔ ”منافق چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں جبکہ اللہ اپنے نور کو کامل رکھنے والا ہے اگرچہ کافروں کو برا ہی کیوں نہ لگے۔ خبردار ہو کہ اللہ عزوجل نے دوسری بار نظر کرم فرمایا تو ہمارے بعد میری اہل بیت میں سے بارہ اماموں کو منتخب فرمایا۔ پس اللہ عزوجل نے انہیں یکے بعد دیگرے میری امت کا افضل ترین فرد قرار دیا انکی مثال ستاروں جیسی ہے کہ جب بھی ایک ستارہ غروب ہوتا ہے دوسرا طلوع کرتا ہے۔ وہ سب ہدایت یافتہ ہادی امام ہیں انکو مکرو حیلہ کرنے والے کا مکرو حیلہ نقصان نہیں دے سکتا اور نہ ہی انکو رسوا کرنے والے کی مذموم کوشش رسوا کر سکتی ہے۔ وہ سب اللہ کی زمین پر اللہ کی ججیتیں اور اسکی مخلوق پر اسکے گواہ، اسکے علم کے خزانے، اسکی وحی کے ترجمان، اسکی رحمت کے سرچشمے ہیں جس نے ان سب کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان سب کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ وہ سب قرآن کے ساتھ اور قرآن ان سب کے ساتھ ہے وہ قرآن کو ہرگز نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔ پس حاضر شخص کو چاہیے کہ وہ غیر حاضر شخص کو بتادے۔ اے میرے معبود گواہ رہنا۔ اے میرے معبود گواہ رہنا۔ اے میرے معبود گواہ رہنا۔

## حدیث نمبر چھیالیس (46)

### ابو ذرؓ اور مقدارؓ کا فضیلتِ علیؓ میں احادیث بیان کرنا

أَبَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ حَدَّثَنِي رَجَمَكَ اللَّهُ بِأَعَجَبٍ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص يَقُولُ فِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ إِنَّ حَوْلَ الْعَرْشِ لِسِتِّينَ [أَلْفٍ] مَلَكٍ لَيْسَ لَهُمْ تَسْبِيحٌ وَ لَا عِبَادَةٌ إِلَّا الطَّاعَةُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ الْبِرَاءَةُ مِنْ أَعْدَائِهِ وَ الْإِسْتِعْفَارُ لِشِبَعِيَّتِهِ [قُلْتُ فَغَيْرَ هَذَا رَجَمَكَ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ حَصَّ جَبْرَائِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ بِطَاعَةِ عَلِيٍّ وَ الْبِرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِهِ وَ الْإِسْتِعْفَارِ لِشِبَعِيَّتِهِ] قُلْتُ فَغَيْرَ هَذَا رَجَمَكَ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ لَمْ يَزَلِ اللَّهُ يَخْتَجُّ بِعَلِيٍّ فِي كُلِّ أُمَّةٍ فِيهَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ أَشَدُّهُمْ مَعْرِفَةً لِعَلِيٍّ أَعْظَمُهُمْ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ قُلْتُ فَغَيْرَ هَذَا رَجَمَكَ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ لَوْ لَا أَنَا وَ عَلِيٌّ مَا عَرَفَ اللَّهُ وَ لَوْ لَا أَنَا وَ عَلِيٌّ مَا عُيِدَ اللَّهُ وَ لَوْ لَا أَنَا وَ عَلِيٌّ مَا كَانَ ثَوَابٌ وَ لَا عِقَابٌ وَ لَا يَسْتُرُ عَلِيًّا عَنِ اللَّهِ سِتْرٌ وَ لَا يَحْجُبُهُ عَنِ اللَّهِ حِجَابٌ وَ هُوَ السِّتْرُ وَ الْحِجَابُ فِيمَا بَيْنَ اللَّهِ وَ بَيْنَ خَلْقِهِ

ابان بن ابی عیاش نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ذرؓ سے کہا ”اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے۔ مجھے وہ عجیب ترین حدیث سناؤ کہ جو تم نے علی ابن ابی طالبؓ کی فضیلت میں رسول اللہؐ سے سنی ہو“ اس نے کہا ”میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا عرش کے ارد گرد نوے ہزار فرشتے ایسے ہیں کہ جو نہ تسبیح کرتے ہیں اور نہ ہی عبادت کرتے ہیں بلکہ وہ فقط علی ابن ابی طالبؓ کی اطاعت کرتے ہیں اور آپ کے دشمنوں سے نفرت کرتے ہیں اور آپ کے شیعوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ تو میں نے کہا اللہ تم پر رحم فرمائے اسکے علاوہ کوئی اور؟ اس نے کہا میں نے آپ کو فرماتے سنا اللہ عزوجل نے جبرائیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کو علیؓ کی اطاعت اسکے دشمنوں سے نفرت اور اسکے شیعوں کے لیے استغفار کرنے کے لیے خاص کیا ہے۔ میں نے کہا ”اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اسکے علاوہ؟ اس نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا اللہ عزوجل نے ہمیشہ ہر اس امت میں کہ جسمیں نبی مرسلؐ کو بھیجا علیؓ کے بارے میں اپنی حجت تمام کی اور انہیں اچھی طرح معرفت کرائی کہ علیؓ کا اللہ کے نزدیک ان سب سے بلند مرتبہ ہے۔“ میں نے کہا اسکے علاوہ؟ اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اس نے کہا ہاں۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ”اگر میں اور علیؓ نہ ہوتے تو اللہ نہ پہچانا جاتا۔ اور اگر میں اور علیؓ نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی اگر میں اور علیؓ نہ ہوتے تو نہ ثواب ہوتا اور نہ گناہ ہوتا۔ اور علیؓ کو اللہ سے کوئی پردہ نہ ہے اور نہ ہی اسے اللہ سے کوئی حجاب حاصل ہے۔“

قَالَ سُلَيْمٌ ثُمَّ سَأَلْتُ الْمِقْدَادَ قُلْتُ حَدَّثَنِي رَجَمَكَ اللَّهُ بِأَفْضَلٍ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص يَقُولُ فِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَوَخَّأَ بِمَلَكِهِ فَعَرَفَ أَنْوَارَهُ نَفْسُهُ ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِمْ أَمْرَهُ وَ أَبَاحَهُمْ جَنَّتَهُ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُطَهَّرَ قَلْبَهُ مِنَ الْحَيِّ وَ الْإِنْسِ عَرَفَهُ وَ لَا يَبَةُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَطْمَسَ عَلَى قَلْبِهِ أَمْسَكَ عَنْهُ مَعْرِفَةَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا اسْتَوْجَبَ آدَمَ أَنْ يَخْلُقَهُ اللَّهُ وَ يَنْفُخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِ وَ يُرُدَّهُ إِلَى جَنَّتِهِ

إِلَّا بُنُوتِي وَ الْوَلَايَةَ لِعَلِيٍّ بَعْدِي وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَرَىٰ إِذْ هُم مُّلكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ لَا اتَّخَذَهُ خَلِيلًا إِلَّا بُنُوتِي وَ الْإِفْرَارِ لِعَلِيٍّ بَعْدِي وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا وَ لَا أَقَامَ عِيسَىٰ آيَةً لِلْعَالَمِينَ إِلَّا بُنُوتِي وَ مَعْرِفَةَ عَلِيٍّ بَعْدِي وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا تَنَبَّأَ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ وَ الْإِفْرَارِ لَنَا بِالْوَلَايَةِ وَ لَا اسْتَأْهَلَ خَلْقٌ مِنَ اللَّهِ النَّظَرَ إِلَيْهِ إِلَّا بِالْعُبُودِيَّةِ لَهُ وَ الْإِفْرَارِ لِعَلِيٍّ بَعْدِي ثُمَّ سَكَتَ فَقُلْتُ فَغَيْرَ هَذَا رَحِمَكَ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ - عَلِيٌّ ذِيَانُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ الشَّاهِدُ عَلَيْهَا وَ الْمُتَوَلَّىٰ لِحِسَابِهَا وَ هُوَ صَاحِبُ السَّنَامِ الْأَعْظَمِ وَ طَرِيقُ الْحَقِّ الْأَمْجَحِ - [وَ السَّبِيلُ وَ صِرَاطُ اللَّهِ الْمُسْتَقِيمِ بِهِ يُهْتَدَىٰ بَعْدِي مِنَ الضَّلَالَةِ وَ يُبْصَرُ بِهِ مِنَ الْعَمَىٰ بِهِ يُنْجُو النَّاجُونَ وَ يُجَارُ مِنَ الْمَوْتِ وَ يُؤْمَنُ مِنَ الْخَوْفِ وَ يُحْيَىٰ بِهِ السَّيِّئَاتُ وَ يُدْفَعُ الصَّيِّمُ وَ يُنْزَلُ الرَّحْمَةُ وَ هُوَ عَيْنُ اللَّهِ النَّاطِرَةُ وَ أُذُنُهُ السَّمِيعَةُ وَ لِسَانُهُ النَّاطِقُ فِي خَلْقِهِ وَ يَدُهُ الْمَبْسُوطَةُ عَلَىٰ عِبَادِهِ بِالرَّحْمَةِ وَ وَجْهُهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ جَنْبُهُ الظَّاهِرُ الْبَيِّنُ وَ حَبْلُهُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ وَ عُرْوَتُهُ الْوُثْقَىٰ الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا وَ بَابُهُ الَّذِي يُؤْتَىٰ مِنْهُ وَ بَيْتُهُ الَّذِي مِنْ دَخَلِهِ كَانَ آمِنًا وَ عَلَّمَهُ عَلَى الصِّرَاطِ فِي بَعُوهِ مَنْ عَرَفَهُ نَجَا إِلَى الْجَنَّةِ وَ مَنْ أَنْكَرَهُ هَوَىٰ إِلَى النَّارِ

بلکہ علیؑ اور اسکی مخلوق کے درمیان حجاب ہے۔ سلیمؑ نے کہا پھر میں نے مقدادؑ سے سوال کیا تو میں نے کہا ”اللہ تم پر رحم فرمائے مجھے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں وہ افضل ترین حدیث سناؤ کہ جو تم نے رسول اللہؐ سے سنی ہو۔ اس نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا یقیناً اللہ عزوجل اپنی مملکت میں لیکتا ہے پس اس نے اپنے انوار (مضمونین علیہم السلام) کو اپنے نفس کی معرفت عطا فرمائی۔ اور پھر اپنے امور انکے سپرد فرمائے اور ان کے لیے اپنی جنت مباح کردی اور اللہ عزوجل جن و انس میں سے جس کے دل کو پاک بنانا چاہتا ہے اسے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی معرفت عطا فرماتا ہے۔ اور جس کے دل کو ناپاک رکھنا چاہتا ہے اس سے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی معرفت کو دور رکھتا ہے۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ نے آدمؑ کو خلق کر کے اسمیں اپنی روح پھونکی اور اسکی توبہ قبول فرمائی اور اسے جنت میں واپس بلایا تو یہ صرف اور صرف میری نبوت اور میرے بعد علیؑ کی ولایت کی وجہ سے ہوا۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ابراہیمؑ کو زمین و آسمان کے ملکوت کی سیر نہیں کرائی گئی اور اللہ عزوجل نے اسے خلیل نہیں بنایا مگر میری نبوت اور میرے بعد علیؑ کی ولایت کے اقرار کے سبب ایسا ہوا۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ عزوجل نے موسیٰؑ سے حد درجہ کلام نہیں فرمایا اور نہ ہی عیسیٰؑ کو عالمین کے لیے نشانی بنایا ہے مگر میری نبوت اور میرے بعد علیؑ کی ولایت کی معرفت کے سبب ایسا ہوا۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی نبیؑ اس وقت تک نبیؑ نہیں بنا جب تک اس نے میری معرفت حاصل نہ کی اور جب تک علیؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا۔ اور مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ کے نظر و کرم کا حقدار نہیں ہے کہ جب تک اسکی عبودیت اور میرے بعد علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کرے پھر وہ خاموش ہو گیا۔ تو میں نے کہا اسکے علاوہ؟ اللہ تم پر رحم کرے۔“ اس نے کہا ”علیؑ اس امت کو نامہ اعمال دینے والے، انکے خلاف گواہ اور انکے حساب کتاب (قیامت کے دن) کے نگہبان ہیں۔ وہ ہی بڑا سردار حق کا راستہ، روشن راستہ اور اللہ کی صراط مستقیم ہے اللہ نے اس کے ذریعے ہی میرے بعد گمراہی سے ہدایت کا بندوبست کیا ہے اور اس کے سبب ہی اندھیروں سے بصیرت بخشی ہے۔ اسی کے ذریعے ہی

نجات پانے والے نجات پائیں گے اور موت سے پناہ اور خوف سے امان اسی کے ذریعے ہی حاصل کیا جائے گا اور اسی کے سبب ہی گناہ مٹائے جائیں گے اور مصیبتیں دور ہوں گی۔ اور رحمت نازل ہوگی۔ وہ (علیؑ) اللہ کی دیکھتی آنکھ سنتے کان اور اسکی مخلوق میں اسکی بولتی زبان اور اسکے بندوں پر اسکی رحمت کے سبب کشادگی دینے والا ہاتھ اور زمین و آسمان میں اسکا چہرہ ہے اور اسکا بابرکت پہلو ہے اور اسکا مضبوط و پر وقار دامن اور اسکی مضبوط رسی ہے کہ جو کبھی بھی نہیں کھل سکتی ہے اور اسکا وہ دروازہ ہے کہ جس میں سے اسکی طرف جایا جاسکتا ہے اور اسکا وہ گھر ہے کہ جو اسمیں داخل ہو گیا اس نے امان پائی۔ اور پل صراط پر اسکا محشر میں علم ہوگا جس نے اسکی معرفت حاصل کی وہ جنت کی طرف نجات پا گیا اور جس نے اسکا انکار کیا وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

## حدیث نمبر سینتالیس (47)

### مومن اور کافر

و عنہ عن سلیم بن قیس قال سمعت سلمان الفارسی يقول إن علیاً ع باب فتحه الله من دخله كان مؤمناً و من خرج منه كان كافراً

اس نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے سلمان فارسیؓ کو کہتے سنا ”یقیناً علیؑ وہ دروازہ ہیں کہ جو اللہ نے (اپنی مخلوق کے لیے) کھولا ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہو گیا وہ کافر ہے۔“

## حدیث نمبر اڑتالیس (48)

## ابن عباس کے الفاظ میں السقیفة کا واقعہ

أَبَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ وَ مَعَنَا جَمَاعَةٌ مِنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ ع فَحَدَّثَنَا فَكَانَ فِيهَا حَدَّثَنَا أَنْ قَالَ يَا إِخْوَتِي تُؤَيِّ رَسُوْلُ اللَّهِ ص يَوْمَ تُؤَيِّ فَلَمْ يُوضِعْ فِي حُفْرَتِهِ حَتَّى نَكَثَ النَّاسُ وَ ارْتَدُّوا وَ أَجْمَعُوا عَلَيَّ الخِلَافَ وَ اسْتَعْلَى عَلِيٌّ بِنُ أَبِي طَالِبٍ ع بِرَسُوْلِ اللَّهِ ص حَتَّى فَرَعَ مِنْ عُسْلِهِ وَ تَكْفِينِهِ وَ تَحْيِيْطِهِ وَ وَضَعَهُ فِي حُفْرَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ تَأْلِيْفِ الْقُرْآنِ وَ شُعْلِ عَنْهُمْ بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللَّهِ ص وَ لَمْ يَكُنْ هِمَّتُهُ الْمُلْكُ لِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ص أَخْبَرَهُ عَنِ الْقَوْمِ فَلَمَّا افْتَتَحَ النَّاسُ بِالذِّي افْتَتَحُوا بِهِ مِنَ الرَّجُلَيْنِ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا عَلِيٌّ وَ بَنُو هَاشِمٍ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ وَ سَلْمَانُ فِي أَنْاسٍ مَعَهُمْ يَسِيرٍ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا هَذَا إِنَّ النَّاسَ

ابان بن ابی عیاش نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں عبداللہ بن عباس کے ہاں اسکے گھر میں تھا اور ہمارے ساتھ شیعان علی کا ایک گروہ بھی موجود تھا پس اس نے ہم سے جو گفتگو کرنی تھی کی یہاں تک کہ کہا ”اے میرے بھائیو۔ رسول اللہ کی جس روز وفات ہوئی ابھی آپ کو قبر میں نہ اتارا گیا تھا کہ لوگوں نے عہد کو توڑ دیا اور سب مرتد ہو گئے اور دین کے برخلاف اجماع کر ڈالا جبکہ علی ابن ابی طالب ہند فین کے معاملات میں مصروف تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ نے رسول اللہ کے غسل و کفن و حنوط اور آپ کو قبر میں اتارنے سے فارغ ہوئے تو تالیف قرآن میں لگ گئے اور آپ رسول اللہ کی وصیت کے سبب لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور آپ کا حکومت کی طرف رجحان ہرگز نہ تھا۔ کیونکہ رسول اللہ نے اس قوم کے بارے میں آپ کو خبر دی تھی۔ پس جب لوگوں کو ان دو آدمیوں (ابو بکر، عمر) کے فتنے نے گھیر لیا تو ماسوائے علی اور بنو ہاشم اور ابو ذر، مقداد اور سلمان نے جو ان لوگوں میں بہت کم تھے اس فتنے میں مبتلا ہونے سے رہ گئے۔ تو عمر نے ابو بکر سے کہا ”اے فلاں“۔ تمام لوگوں نے تمہاری بیعت کر لی ماسوائے اس مرد (علی علیہ السلام) اور اسکی اہل بیت اور ان کے چند افراد کے۔ پس تم انکو بلاؤ۔ تو ابو بکر نے علی کی طرف عمر کے چچا زاد کہ جسے قنفذ لعین کہا جاتا تھا کو بھیجا اور اس سے کہا اے قنفذ لعین۔ علی کے پاس جاؤ اور اس سے کہو رسول اللہ کے خلیفہ (بناؤ) نے تمہیں یاد کیا ہے۔

أَجْمَعِينَ قَدْ بَايَعوكَ مَا خَلَا هَذَا الرَّجُلَ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ وَ هُوَ لَأَوَّ النَّفَرِ فَاْبَعَثَ إِلَيْهِ فَبَعَثَ [إِلَيْهِ] ابْنَ عَمِّ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ فُنْفَذٌ فَقَالَ [لَهُ يَا فُنْفَذُ] انْطَلِقْ إِلَى عَلِيٍّ فَقُلْ لَهُ أَحِبَّ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللَّهِ فَانْطَلِقْ فَأَبْلَعَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ ع مَا أَسْرَعُ مَا كَذَبْتُمْ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللَّهِ [نَكَثْتُمْ] وَ ارْتَدَدْتُمْ وَ اللَّهُ مَا اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللَّهِ غَيْرِي فَارْجِعْ يَا فُنْفَذُ فَإِنَّمَا أَنْتَ رَسُوْلُ فُقُلْ لَهُ قَالَ لَكَ عَلِيٌّ وَ اللَّهُ مَا اسْتَخْلَفَكَ رَسُوْلُ اللَّهِ وَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَنْ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللَّهِ فَاقْبَلْ فُنْفَذُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَلَعَهُ الرِّسَالَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ عَلِيٌّ مَا اسْتَخْلَفَنِي رَسُوْلُ اللَّهِ فَعَضِبَ عُمَرُ وَ وَثَبَ [وَ قَامَ] فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ لِفُنْفَذٍ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ أَحِبَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَبَا بَكْرٍ فَاقْبَلْ فُنْفَذُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ ع فَأَبْلَعَهُ الرِّسَالَةَ فَقَالَ ع كَذَبَ وَ اللَّهُ انْطَلِقْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ [وَ اللَّهُ]

لَقَدْ تَسَمَّيْتَ بِاسْمِ لَيْسَ لَكَ فَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَزِيكَ فَرَجَعْتُ فُنْفُنًا فَأَخْبَرْتُهُمَا فَوْتَبَ عُمَرُ غَضَبًا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي  
لَعَارِفٌ بِسَخْفِهِ وَصَعْفٍ رَأْيِهِ وَإِنَّهُ لَا يَسْتَقِيمُ لَنَا أَمْرٌ حَتَّى نَقْتُلَهُ فَخَلَنِي آتَاكَ بِرَأْسِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اجْلِسْ فَأَبَى فَأَقْسَمَ عَلَيْهِ  
فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ يَا فُنْفُنُ أَنْطَلِقْ فَقُلْ لَهُ أَجِبْ أَبَا بَكْرٍ فَأَقْبَلَ فُنْفُنُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَجِبْ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ عَلِيُّ إِنِّي لَفِي

پس اس نے جا کر آپ کو پیغام دیا تو علیؑ نے فرمایا کتنی جلدی کی ہے تم نے رسول اللہؐ پر جھوٹ بولنے میں۔ تم نے عہد  
توڑ ڈالا ہے اور تم سب مرتد ہو گئے ہو۔ اللہ کی قسم۔ رسول اللہؐ نے میرے علاوہ کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔ پس اے قنفذ لعین تم  
لوٹ جاؤ کیونکہ تم فقط پیغام لانے والے ہو تم اس سے جا کر کہو تمہیں علیؑ کہتا ہے اللہ کی قسم رسول اللہؐ نے تمہیں خلیفہ نہیں بنایا  
اور یقیناً تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ کا خلیفہ کون ہے۔“ پس قنفذ نے واپس جا کر ابو بکر کو پیغام دیا تو ابو بکر نے کہا ”علیؑ سچا ہے  
رسول اللہؐ نے مجھے خلیفہ نہیں بنایا“ پس عمر آگ بگولہ ہو کر آپ سے باہر ہو گیا اور اٹھ کھڑا ہوا تو ابو بکر نے کہا ”بیٹھ جاؤ“ پھر  
اس نے قنفذ سے کہا ”تم علیؑ کے پاس جاؤ اور اسے کہو۔ امیر المؤمنین ابو بکر نے (معاذ اللہ) تمہیں یاد کیا۔ اس نے کہا جی ہاں  
۔ پس قنفذ لعین چل پڑا یہاں تک کہ علیؑ کی خدمت میں پہنچا اور آپ کو پیغام دیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم اس نے جھوٹ کہا تم  
اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو ”اللہ کی قسم تو نے اپنے نام کے ساتھ ایسا لقب لگایا ہے کہ جو تیرے لیے ہر گز نہیں ہے یقیناً تو  
جانتا ہے امیر المؤمنین تیرے علاوہ کوئی اور ہے۔“ پس قنفذ نے واپس آکر ان دونوں کو بتایا تو عمر غصے سے تلملا اٹھا اور اس نے  
بکواس کی ”اللہ کی قسم۔ میں (نقل کفر کفر نہ باشد) اسکی غلط سوچ اور ارادوں سے واقف ہوں اسکا معاملہ ہمارے بارے میں  
کبھی سیدھا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ ہم اسے قتل کر ڈالیں۔ پس تم مجھے چھوڑو میں تمہارے پاس اس کا سر لاتا ہوں تو ابو بکر نے  
کہا ”بیٹھ جاؤ“ تو عمر نے بیٹھنے سے انکار کر دیا پس ابو بکر نے اسے قسم دی تو وہ بیٹھ گیا پھر اس نے (ابو بکر) کہا اے قنفذ۔ جاؤ اور اس  
سے کہو ابو بکر نے تمہیں یاد کیا ہے۔ تو قنفذ نے آکر کہا ”علیؑ علیہ اسلام! ابو بکر نے آپ کو یاد کیا ہے تو علیؑ نے فرمایا ”میں کسی کام  
میں مصروف ہوں کہ اسکے پاس نہیں آسکتا اور تمہاری خاطر اپنے خلیلؑ و بھائیؑ کی وصیت ترک نہیں کر سکتا۔ پس تم ابو بکر اور  
اسکے پاس جو اسکے ظالم دوست جمع ہیں کے پاس واپس جاؤ۔ پس قنفذ لعین چلا گیا اور اس نے ابو بکر کو خبر دی تو عمر آگ بگولہ ہو کر  
اٹھا اور اس نے خالد بن ولید اور قنفذ لعین کو بلایا اور انہیں لکڑیاں اور آگ اٹھانے کا کہا پھر چل پڑا یہاں تک کہ علیؑ کے دروازے  
پر پہنچا۔ اس وقت فاطمہؑ دروازے کے پیچھے گھر میں موجود تھیں کہ آپ نے اپنا سر باندھا ہوا تھا اور رسول اللہؐ کی وفات کے غم  
میں آپ کا جسم کمزور ہو چکا تھا۔ پس عمر آیا اور اس نے دروازہ بجایا پھر پکارا ”اے ابو طالبؑ کے بیٹے دروازہ کھولو“ تو فاطمہؑ نے  
فرمایا ”اے عمر۔ تمہارا ہم سے کیا تعلق ہے؟ کیا تو اس گھر کو بھی نہیں چھوڑتا کہ جس میں ہم ہیں؟ عمر نے  
کہا ”تم دروازہ کھولو ورنہ ہم تمہارے دروازے کو آگ لگا دیں گے؟ تو آپ نے فرمایا ”اے عمر کیا تجھے اللہ عزوجل کا خوف نہیں  
کہ تو میرے گھر میں داخل ہونا چاہتا ہے اور تو میرے گھر پر دھاوا بولنا چاہتا ہے؟

شُعْلُ عَنْهُ وَ مَا كُنْتُ بِالَّذِي أَتْرُكُ وَصِيَّةَ خَلِيلِي وَ أَحْيِي وَ أَنْطَلِقُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ مَا اجْتَمَعْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْجَوْرِ  
فَأَنْطَلِقُ فُنْفُنًا فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ فَوْتَبَ عُمَرُ غَضَبًا فَنَادَى خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَ فُنْفُنًا فَأَمَرَهَا أَنْ يَحْمِلَهَا حَطْبًا وَ نَارًا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى

انتهی اِلٰی بابِ عَلِيٍّ ع وَ فَاطِمَةَ ع قَاعِدَةٌ خَلْفَ الْبَابِ قَدْ عَصَبَتْ رَأْسَهَا وَ نَحَلَ جِسْمَهَا فِي وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَأَقْبَلَ  
عُمَرُ حَتَّى ضَرَبَ الْبَابَ ثُمَّ نَادَى يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ [اِفْتَحِ الْبَابَ] فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا عُمَرُ مَا لَنَا وَ لَكَ لَا تَدْعُنَا وَ مَا نَحْنُ فِيهِ  
قَالَ افْتَحِي الْبَابَ وَ اِلَّا اُخْرِفْنَا عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ يَا عُمَرُ ا مَا تَتَّقِي اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ تَدْخُلُ عَلَيَّ بَيْتِي وَ تَهْجُمُ عَلَيَّ دَارِي فَأَبَى  
أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ دَعَا عُمَرُ بِالنَّارِ فَأَضْرَمَهَا فِي الْبَابِ فَأَحْرَقَ الْبَابَ ثُمَّ دَفَعَهُ عُمَرُ فَاسْتَقْبَلَتْهُ فَاطِمَةُ ع وَ صَاحَتْ يَا أَبَتَاهُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ السَّيْفَ وَ هُوَ فِي غَمْدِهِ فَوَجَّأَ بِهِ جَنْبَهَا فَصَرَخَتْ فَزَعَّ السُّوْطَ فَضَرَبَ بِهِ ذِرَاعَهَا فَصَاحَتْ يَا أَبَتَاهُ فَوَثَبَ  
عَلِيٌّ بِنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَأَخَذَ بِنَاصِيَةِ عُمَرُ ثُمَّ هَزَّهُ فَصَرَغَهُ وَ وَجَّأَ أَنْفَهُ وَ رَقَبَتَهُ وَ هَمَّ بِقَتْلِهِ فَذَكَرَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ مَا  
أَوْصَى بِهِ مِنَ الصَّبْرِ وَ الطَّاعَةِ فَقَالَ وَ الَّذِي كَرَّمَ مُحَمَّدًا بِالنُّبُوَّةِ يَا ابْنَ صُهَيْك لَوْ لَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَعَلِمْتَ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ  
بَيْتِي

پس عمر نے واپس جانے سے انکار کر دیا۔ پھر عمر نے آگ منگوائی اور دروازے میں آگ لگا کر دروازہ جلا ڈالا پھر عمر  
نے دروازے کو دھکا دیا تو اسکے سامنے فاطمہ آگئیں اور آپؑ نے بین کیا ”اے بابا جان۔ اے اللہ کے رسولؐ“ تو عمر نے نیام  
سمیت تلوار بلند کی اور اس کے ذریعے آپؑ کے پہلو پر زور سے مارا تو آپؑ کی چیخیں بلند ہو گئیں پھر اس نے کوزا بلند کیا اور اس کے  
ساتھ آپؑ کے بازو پر زور سے مارا تو آپؑ نے بین کیا ”اے بابا جان“ پس علی ابن ابی طالبؑ تڑپ کر اٹھے اور عمر کو گریبان سے  
پکڑا پھر اسے بلند کیا اور اسے زمین پر دے مارا اور اسکی ناک اور گردن کو گرگا قریب تھا کہ اسے مار ڈالتے مگر آپؑ کو رسول اللہؐ کی  
وہ وصیت سامنے آگئی کہ جس میں رسول اللہؐ نے آپؑ کو صبر کی تلقین فرمائی تھی۔ تو آپؑ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم کہ جس  
نے محمدؐ کو نبوت کے ساتھ عزت بخشی۔ اے ضحاک کے بیٹے۔ اگر میرے سامنے کتاب الہی نہ ہوتی تو میں یقیناً تمہیں بتاتا کہ تو  
میرے گھر میں کیسے داخل ہو سکتا ہے۔“

فَأَرْسَلَ عُمَرُ يَسْتَعِيثُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ حَتَّى دَخَلُوا الدَّارَ وَ سَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ السَّيْفَ لِيَضْرِبَ فَاطِمَةَ ع فَحَمَلَ عَلَيْهِ  
بِسَيْفِهِ فَأَقْسَمَ عَلَى عَلِيٍّ ع فَكَفَّ وَ أَقْبَلَ الْمُقْدَادَ وَ سَلْمَانَ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ عَمَّارٌ وَ بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ حَتَّى دَخَلُوا الدَّارَ أَعْوَانًا  
لِعَلِيٍّ ع حَتَّى كَادَتْ تَقَعُ فِتْنَةٌ فَأُخْرِجَ عَلِيٌّ ع وَ اتَّبَعَهُ النَّاسُ وَ اتَّبَعَهُ سَلْمَانٌ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمُقْدَادُ وَ عَمَّارٌ وَ بُرَيْدَةُ  
[الْأَسْلَمِيُّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ] وَ هُمْ يَقُولُونَ مَا أَسْرَعَ مَا خُتِنْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ص وَ أَخْرَجْتُمُ الصَّعَائِنَ الَّتِي فِي صُدُورِكُمْ وَ قَالَ بُرَيْدَةُ بْنُ  
الْحَصِيبِ الْأَسْلَمِيُّ- يَا عُمَرُ أَ تَتَّبِعُ عَلِيَّ أَخِي رَسُولَ اللَّهِ وَ وَصِيَّهِ وَ عَلِيٌّ ابْنَتِهِ فَتَضْرِبُهَا وَ أَنْتَ الَّذِي يَعْرِفُكَ فُرَيْشٌ بِمَا  
يَعْرِفُكَ بِهِ فَرَفَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ السَّيْفَ لِيَضْرِبَ بِهِ بُرَيْدَةَ وَ هُوَ فِي غَمْدِهِ فَتَعَلَّقَ بِهِ عُمَرُ وَ مَنَعَهُ [مِنْ ذَلِكَ] فَانْتَهَوْا بِعَلِيٍّ  
إِلَى أَبِي بَكْرٍ مُلَبَّأً فَلَمَّا بَصُرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ صَاحَ حَلُّوا سَبِيلَهُ فَقَالَ [عَلِيٌّ] ع مَا أَسْرَعَ مَا تَوَثَّيْتُمْ عَلَيَّ أَهْلِي بَيْتِ نَبِيِّكُمْ يَا أَبَا  
بَكْرٍ بَأَيِّ حَقٍّ وَ بَأَيِّ مِيرَاثٍ وَ بَأَيِّ سَابِقَةٍ تَحْتُ النَّاسِ إِلَى بَيْعَتِكَ أَمْ لَمْ تُبَايِعْنِي

تو عمر نے چیخ و پکار کے ذریعے لوگوں کو متوجہ کیا تو لوگ دوڑ پڑے یہاں تک کہ (اہل بیت نبوتؐ کے) گھر میں داخل  
ہو گئے۔ خالد بن ولید ملعون نے تلوار کو نیام سے نکالا تاکہ فاطمہؑ کو مار سکے تو آپؑ نے اس پر تلوار اٹھانا چاہی تو اس نے علیؑ کو قسم  
دی تو اس کی جان بچ گئی۔ تب مقداد، سلمان، ابوذرؓ اور بریدہؓ اسلمی دوڑتے ہوئے آئے یہاں تک کہ وہ علیؑ کی مدد کی غرض سے

گھر میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ جنگ ہونے والی تھی علیؑ کو وہ بدمعاش لوگ باہر نکال لائے اور آپؑ کے پیچھے سلمانؓ، ابو ذرؓ، مقدادؓ، عمارؓ اور بریدہؓ اسلمی رحم اللہ بھی چل دیئے اور وہ سب کہتے جاتے تھے ”تم نے کتنی جلدی رسول اللہؐ سے خیانت کی اور تم نے اپنے سینوں میں موجود بغض کو ظاہر کر دیا ہے۔ بریدہؓ بن الحصبی اسلمی نے کہا ”اے عمر۔ کیا تو نے رسول اللہؐ کے بھائی و وصیؑ کے اور آپؑ کی بیٹیؑ کے خلاف دھاوا بولا ہے اور تو نے رسول اللہؐ کی دختر کو مارا ہے جبکہ قریش میں تو، تو پہلے ہی بدنام زمانہ ہے ہی۔ پس خالد بن ولید نے نیام سمیت تلوار اٹھا کر بریدہؓ کو مارنا چاہا تو عمر اس سے چمٹ گیا اور اس نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا۔ پس وہ بدمعاش لوگ علیؑ کو رن بستہ کر کے ابو بکر کے پاس پہنچے۔ جب ابو بکر نے آپؑ کو اس حالت میں دیکھا تو چیخا ”تم سب اسکو چھوڑ دو“ تو علیؑ نے فرمایا ”تم لوگوں نے کتنی جلدی اپنے نبیؐ کی اہل بیتؑ پر دھاوا بول دیا ہے۔ اے ابو بکر۔ تو نے کس حق، کس ورثے اور کس سبقت کی بنیاد پر لوگوں کو اپنی بیعت پر مجبور کیا ہے؟ کیا پچھلے دنوں ہی تم نے رسولؐ کے حکم پر میری بیعت نہیں کی تھی؟“

بِالْأَمْسِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ص فَقَالَ عُمَرُ دَعِ [عَنْكَ] هَذَا يَا عَلِيُّ فَوَ اللَّهُ إِنَّ لَمْ تُبَايِعْ لَنَفُتُنَاكَ فَقَالَ عَلِيُّ ع إِذَا وَ اللَّهُ أَكُونُ عَبْدَ اللَّهِ وَ أَحَا رَسُولَ اللَّهِ الْمُفْتُولَ فَقَالَ [عُمَرُ] أَمَا عَبْدُ اللَّهِ الْمُفْتُولُ فَتَعَمَّ وَ أَمَا أَحُو رَسُولَ اللَّهِ فَلَا فَقَالَ عَلِيُّ ع أَمَا وَ اللَّهُ لَوْ لَا قَضَاءَ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ وَ عَهْدَ عَهْدِهِ إِلَى خَلِيلِي لَسْتُ أَجُوزُهُ لَعَلِمْتُ أَيُّنَا أَضَعُفُ نَاصِرًا وَ أَقْلُ عَدَدًا وَ أَبُو بَكْرٍ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَامَ بُرَيْدَةُ فَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَسْتُمَا اللَّذَيْنِ قَالَ لَكُمَا رَسُولُ اللَّهِ ص انْطَلَقَا إِلَى عَلِيٍّ فَسَلِمَا عَلَيْهِ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَمَلْتُمَا عَنْ أَمْرِ اللَّهِ وَ أَمْرِ رَسُولِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ كَانَ ذَلِكَ يَا بُرَيْدَةُ وَ لَكِنَّكَ غَبْتُ وَ شَهِدْنَا وَ الْأَمْرُ يَحْدُثُ بَعْدَهُ الْأَمْرُ فَقَالَ عُمَرُ وَ مَا أَنْتَ وَ هَذَا يَا بُرَيْدَةُ- وَ مَا يُدْخِلُكَ فِي هَذَا فَقَالَ بُرَيْدَةُ وَ اللَّهُ لَا سَكْنَتُ فِي بَلَدِهِ أَنْتُمْ فِيهَا أَمْرَاءُ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ فَضْرِبَ وَ أُخْرِجَ ثُمَّ قَامَ سَلْمَانُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ اتَّقِ اللَّهَ وَ فَمَّ عَنْ هَذَا الْمَجْلِسِ وَ دَعَا لِأَهْلِهِ يَأْكُلُوا بِهِ رَعْدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَحْتَلِفُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيِّفَانِ فَلَمْ يُجِبْهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَعَادَ سَلْمَانُ [فَقَالَ] مِثْلَهَا فَانْتَهَرَهُ عُمَرُ وَ قَالَ مَا لَكَ وَ لِهَذَا الْأَمْرِ وَ مَا يُدْخِلُكَ فِيمَا هَاهُنَا فَقَالَ مَهَلًا يَا عُمَرُ فَمَّ يَا أَبَا بَكْرٍ عَنْ هَذَا الْمَجْلِسِ وَ دَعَا لِأَهْلِهِ يَأْكُلُوا بِهِ وَ اللَّهُ خُضْرًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ إِنْ أَبَيْتُمْ لَتَحْلُبَنَّ بِهِ دَمًا وَ لَيَطْمَعَنَّ فِيهِ الطُّغَاءُ وَ الطُّرْدَاءُ وَ الْمُنَافِقُونَ وَ اللَّهُ لَوْ أَعْلَمَ أَيُّ أَدْفَعُ ضَيْمًا أَوْ أَعَزَّ لِلَّهِ دِينًا لَوْضَعْتُ سَيْفِي عَلَى

تو عمر نے کہا ”اے علیؑ تم ان باتوں کو چھوڑو اللہ کی قسم۔ اگر تم نے بیعت نہ کی تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ تو علیؑ نے فرمایا ”تب تم اللہ کے عبد خاص اور رسول اللہ کے بھائی کو قتل کرو گے“ تو عمر نے کہا ”جہاں تک اللہ کے عبد خاص کے قتل ہونے کی بات ہے تو درست ہے البتہ تم رسول اللہ کے بھائی نہیں ہو“۔ تو علیؑ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر اللہ کے فیصلے اور رسول اللہ کے اس وعدے کو کہ جو انہوں نے مجھ سے لیا تھا سبقت نہ ہوتی تو میں ہر گز تمہیں اسکی اجازت نہ دیتا یقیناً تم جان گئے ہو کہ ہم مددگاروں کی قلت اور تعداد میں کمی کا شکار ہیں۔ اس وقت ابو بکر خاموش رہا اور اس نے کلام نہ کیا۔ تب بریدہؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا ”اے عمر، کیا تم دونوں وہی نہیں ہو کہ جنہیں رسول اللہ نے فرمایا تھا ”تم دونوں علیؑ کے پاس جاؤ اور تم دونوں آپؑ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو تو تم دونوں نے کہا تھا ”کیا اللہ اور اسکے رسولؐ کا حکم ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا۔ ہاں۔ تو ابو بکر

نے کہا اے بریدہ۔ ایسا ہی ہوا تھا مگر تم غیر حاضر تھے اور ہم موجود تھے کہ اس حکم کے بعد نیا حکم بھی ہوا۔ تو عمر نے کہا اے بریدہ تمہارا علیؑ سے کیا تعلق ہے؟ تمہیں کس نے اس معاملے میں دخل اندازی کی اجازت دی ہے؟ تو بریدہ نے کہا اللہ کی قسم! میں ہرگز اس شہر میں نہیں رہ سکتا جس میں تم جیسے لوگ حکمران ہوں؟ پس عمر نے حکم دیا تو اسے مار کر باہر نکال دیا گیا۔ پھر سلمانؓ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا ”اے ابو بکر اللہ سے ڈرو اور اس منبر سے نیچے اتر آؤ اور اس منبر کو انکے اہل افراد کے لیے چھوڑ دو تاکہ وہ اس پر قیامت تک بیٹھتے رہیں اور اس امت پر دو تلواریں مسلط نہ کرو تو ابو بکر نے آپؐ کو جواب نہ دیا تو سلمانؓ نے دوبارہ ایسا ہی کیا تو عمر نے اسے جھڑکا اور کہا ”تمہارا اس معاملے سے کیا تعلق؟ تمہیں یہاں پر دخل اندازی کی اجازت کس نے دی ہے۔ تو سلمانؓ نے کہا اے عمر حوصلہ رکھو۔ اے ابو بکر تم اس منبر سے نیچے اتر آؤ اور منبر کو اسکے اہل کے لیے چھوڑ دو تاکہ اس کے سبب مسلمان قیامت تک پیٹ بھر کر کھائیں گے اور اگر تم لوگوں نے انکار کیا تو اس کے سبب تمہیں دودھ کی جگہ خون دوہنا پڑے گا اور اس کے بارے میں (خلافت کے بارے میں) آزاد کردہ، دھتکارے ہوئے اور منافق بھی لالچ کرنے لگیں گے۔ اللہ کی قسم اگر مجھے معلوم ہو کہ میں اس مصیبت کو دور کر سکتا ہوں اور اللہ کے دین کی عزت بچا سکتا ہوں تو یقیناً میں اپنی تلوار اپنے کندھے سے اتار لوں اور پھر سب سے آگے بڑھ کر جنگ کروں۔ کیا تم لوگوں نے رسولؐ کے وصیؑ پر دھاوا بولے ہو؟ تمہیں مصیبتوں کی پیشین گوئی ہو اور تم خوشحالی سے ناامید ہو جاؤ۔“

عَاتِقِي ثُمَّ ضَرَبْتُ بِهِ فُؤْمًا أَتَّبُونُ عَلِيَّ وَصِيَّ رَسُولِ اللَّهِ ص فَأَبْشُرُوا بِالْبَلَاءِ وَ افْتَضُوا مِنَ الرَّخَاءِ ثُمَّ قَامَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمَقْدَادُ وَ عَمَّارٌ فَقَالُوا لِعَلِيٍّ ع مَا تَأْمُرُ وَ اللَّهُ إِنْ أَمَرْتَنَا لَنَضْرِبَنَّ بِالسَّيْفِ حَتَّى نُقْتَلَ فَقَالَ عَلِيٌّ ع كُفُّوا رَحْمَتَكُمْ اللَّهُ وَ اذْكُرُوا عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَ مَا أَوْصَاكُمْ بِهِ فَكُفُّوا فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ وَ هُوَ جَالِسٌ فَوْقَ الْمِنْبَرِ مَا يُجْلِسُكَ فَوْقَ الْمِنْبَرِ وَ هَذَا جَالِسٌ مُحَارِبٌ لَا يَقُومُ [فِينَا] فَيُبَايِعُكَ أَوْ تَأْمُرُ بِهِ فَيَضْرِبُ عُنُقَهُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْحُسَيْنُ ع فَابْتَمَانَ عَلِيٌّ رَأْسِ عَلِيٍّ ع فَلَمَّا سَمِعَا مَقَالَ عُمَرَ بَكِيًّا وَ رَفَعَا أَصْوَاهُمَا يَا جَدَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَمَّهُمَا عَلِيٌّ إِلَى صَدْرِهِ وَ قَالَ لَا تَبْكِيَا فَوَ اللَّهُ لَا يَقْدِرَانِ عَلَيَّ قَتْلَ أَبِيكَمَا هُنَا [أَقُلُّ وَ] أَدَلُّ وَ أَدْحَرُ مِنْ ذَلِكَ وَ أَقْبَلْتُ أُمَّ أَيْمَنَ التَّوْبِيَّةَ حَاضِنَةً رَسُولِ اللَّهِ ص وَ أُمُّ سَلَمَةَ يَقَالَتَانِ يَا عَتِيقُ مَا أَسْرَعُ مَا أَبْدَيْتُمْ حَسَدَكُمْ لِأَلِ مُحَمَّدٍ فَأَمَرَ بِهِمَا عُمَرُ أَنْ تُخْرَجَا مِنَ الْمَسْجِدِ وَ قَالَ مَا لَنَا وَ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيٌّ قُمْ بَايِعْ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ إِذَا وَ اللَّهُ نَضْرِبُ عُنُقَكَ قَالَ ع كَذِبْتَ وَ اللَّهُ يَا ابْنَ صُهَيْكٍ لَا تَقْدِرُ عَلَيَّ ذَلِكَ أَنْتَ أَلَّامٌ وَ أضعفُ مِنْ ذَلِكَ

پھر ابو ذرؓ، مقدادؓ اور عمارؓ نے کھڑے ہو کر علیؑ سے عرض کی ”آپؐ کیا حکم صادر فرماتے ہیں؟ اللہ کی قسم۔ اگر آپؐ ہمیں حکم دیں تو ہم تلوار سے جنگ کرتے ہیں یہاں تک کہ ہم مارے جائیں“ تو علیؑ نے فرمایا ”اللہ تم پر رحم فرمائے رک جاؤ اور اللہ کے رسولؐ کے وعدے اور آپؐ نے جو تمہیں وصیت کی تھی اسکو سامنے رکھو“ پس وہ سب لوگ رک گئے۔ تب عمر نے ابو بکر سے کہا۔ جبکہ ابو بکر منبر پر بیٹھا ہوا تھا۔ تجھے کس نے منبر پر بٹھایا ہے جبکہ یہ جو بیٹھا ہے اعلان جنگ کیے ہوئے ہے اور ہمارے معاملے کو مضبوط نہیں کرتا ہے کہ تمہاری بیعت کرے؟ تو اسکے بارے میں حکم دے تو اسکی گردن ماری جائے۔ اس وقت حسن اور حسینؑ ان کے پیچھے کھڑے تھے۔ پس جب ان دونوں حضراتؑ نے عمر کی گفتگو سنی تو بلند آواز سے رورو کر بین

کرنا شروع کر دیئے ” اے نانا جان۔ اے اللہ کے رسول“ پس علیؑ نے ان دونوں کو اپنے سینے سے لگا لیا اور فرمایا تم دونوں مت رو اللہ کی قسم یہ دونوں تمہارے باپ کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ دونوں کمزور، بزدل اور گھٹیا ہیں، رسول اللہؐ کے گھر کی دائی ام ایمن نوبیہ اور ام سلمہؓ نے آکر دونوں سے کہا ” اے ابو بکر تم نے کتنی جلدی آل محمدؐ کے بارے میں اپنے حسد کا اظہار کر دیا ہے عمر نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان دونوں کو مسجد سے نکال دیا جائے اور اس نے کہا ”عورتوں کا ہم سے کیا کام“ پھر اس نے کہا ” اے علیؑ۔ اٹھو بیعت کرو تو علیؑ نے فرمایا اگر میں ایسا نہ کروں تو عمر نے کہا ”تب اللہ کی قسم ہم تمہاری گردن مار دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا اے ضحاک کے بیٹے تو نے جھوٹ کہا تو اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کام سے گھٹیا اور کمزور تر ہے۔

فَوَثَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ احْتَرَطَ سِنْفُهُ وَ قَالَ وَ اللَّهُ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَأَفْتُلَنَّكَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ ع وَ أَخَذَ بِمَجَامِعِ ثَوْبِهِ ثُمَّ دَفَعَهُ حَتَّى أَلْفَاهُ عَلَى قَفَاهُ وَ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ عُمَرُ فَمَنْ يَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَبَايَعَ قَالَ ع فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ إِذَا وَ اللَّهُ نَفُتُلَنَّكَ وَ احْتَجَّ عَلَيْهِمْ عَلِيٌّ ع ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَفْتَحَ كَفَّهُ فَضَرَبَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ وَ رَضِيَ [مِنْهُ] بِذَلِكَ ثُمَّ تَوَجَّهَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَ تَبِعَهُ النَّاسُ قَالَ ثُمَّ إِنَّ فَاطِمَةَ ع بَلَغَهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَضَ فَذَكَ فَخَرَجَتْ فِي نِسَاءِ بَنِي هَاشِمٍ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا بَكْرٍ تُرِيدُ أَنْ تَأْخُذَ مِنِّي أَرْضًا جَعَلَهَا لِي رَسُولُ اللَّهِ ص وَ تَصَدَّقَ بِهَا عَلِيٌّ مِنَ الْوَجِيفِ الَّذِي لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بَ حَبْلٍ وَ لَا رِكَابٍ أَمَا كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص الْمَرْءُ يُحْفَظُ فِي وُلْدِهِ [بَعْدَهُ] وَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَمْ يَزُكْ لِوَلَدِهِ شَيْعًا غَيْرَهَا فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ مَقَالَتَهَا وَ التَّسْوَةَ مَعَهَا دَعَا بِدَوَاةٍ لِيَكْتُبَ بِهِ لَهَا فَدَخَلَ عُمَرُ فَقَالَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا تَكْتُبِ لَهَا حَتَّى تُقِيمَ الْبَيْتَةَ بِمَا تَدْعِي فَقَالَتْ فَاطِمَةُ ع نَعَمْ أُقِيمُ الْبَيْتَةَ قَالَ مَنْ قَالَتْ عَلِيٌّ وَ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ عَجْمِيَّةٍ لَا تُفْصِحُ وَ أَمَّا عَلِيٌّ فَيُحْزِرُ النَّارَ إِلَى فُرْصِهِ فَرَجَعَتْ فَاطِمَةُ ع وَ قَدْ جَرَعَهَا مِنَ الْعَبْطِ مَا لَا يُوصَفُ فَمَرَضَتْ

پس خالد بن ولید جست لگا کر کھڑا ہوا اور اس نے تلوار سونت کر کہا۔ اللہ کی قسم اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ تو علیؑ نے کھڑے ہو کر اسکے گریبان سے پکڑ کر اسے زمین پر دے مارا یہاں تک کہ اسکا ہاتھ ٹوٹ گیا اور اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ تو عمر نے کہا اے علیؑ اٹھو بیعت کرو۔ آپؐ نے فرمایا اگر میں ایسا نہ کروں؟ عمر نے کہا تب اللہ کی قسم ہم تمہیں قتل کر دیں گے آپؐ نے انکے سامنے تین بار حجت تمام کی پھر اپنی مٹھی کھولے بغیر ہاتھ بڑھا دیا تو اس پر ابو بکر نے خود ہی ہاتھ مارا اور اس پر راضی ہو گیا۔ پھر آپؐ اپنے گھر واپس چلے گئے اور لوگ بھی آپؐ کے پیچھے چل دیئے راوی نے کہا ”پھر فاطمہؓ کو خبر ملی کہ ابو بکر نے فدک پر قبضہ کر لیا ہے تو آپؐ بنو ہاشمؓ کی عورتوں کے جھرمٹ میں گھر سے باہر نکلیں اور ابو بکر کے پاس گئیں تو آپؐ نے فرمایا ”اے ابو بکر کیا تو مجھ سے وہ زمین چھیننا چاہتا ہے کہ جو رسول اللہؐ نے مجھے دی تھی اور آپؐ نے مجھے اس زمین میں سے دیا تھا کہ جس پر قبضے کے لیے نہ مسلمانوں نے گھوڑے دوڑائے اور نہ سواری کی تو اسے صدقہ کہتا ہے؟ کیا رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا تھا۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنے بعد اپنی اولاد کی حفاظت کے لیے کچھ چھوڑے؟ یقیناً تو جانتا ہے کہ آپؐ نے اپنی اولاد کے لیے اس زمین کے علاوہ کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ پس جب ابو بکر نے آپؐ اور آپؐ کے ساتھ بنو ہاشمؓ کی دیگر خواتین کی گفتگو سنی

تو دوات منگوائی تاکہ وہ زمین آپ کو لکھ دے تب عمر داخل ہوا تو اس نے کہا اے رسول اللہ کے خلیفہ (معاذ اللہ) تم اس کو لکھ کر ہر گز مت دو جب تک کہ وہ اپنے دعوے پر گواہ نہ لائے تو فاطمہ نے فرمایا ”ہاں میں گواہ لاتی ہوں۔ اس نے کہا ’کون کون؟‘ آپ نے فرمایا علیؑ اور ام ایمنؑ” تو عمر نے کہا اس عجمی عورت کی گواہی قبول نہیں کی جاسکتی کہ جو صحیح طریقے سے عربی نہیں بول سکتی۔ اور جہاں تک علیؑ کی بات ہے تو مال اس ہی کے گھر جاتا ہے، (پس فاطمہ کو اتنا صدمہ اور غیظ و غضب پہنچا کہ جو بیان سے باہر ہے آپ واپس چلی گئیں اور مریض ہو گئیں۔

وَ كَانَ عَلِيٌّ عِ فِي الْمَسْجِدِ الصَّلَاةِ الْحُمْسِ فَكُلَّمَا صَلَّى قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ كَيْفَ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى أَنْ تَقُولَ فَسَأَلَا عَنْهَا وَ قَالَا قَدْ كَانَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهَا مَا قَدْ عَلِمْتَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَنَا فَتَعْتَدِرِ إِلَيْهَا [مِنْ ذَنْبِنَا] قَالَ ع ذَلِكَ إِلَيْكُمْ فَمَا فَجَلَسَا بِالْبَابِ وَ دَخَلَ عَلِيٌّ ع عَلَى فَاطِمَةَ ع فَقَالَ لَهَا أَيُّهَا الْحُرَّةُ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ بِالْبَابِ يُرِيدَانِ أَنْ يُسَلِّمَا عَلَيْكَ فَمَا تَرَيْنِ قَالَتْ ع الْبَيْتُ بَيْنَكَ وَ الْحُرَّةُ رَوْحُكَ فَأَفْعَلِ مَا تَشَاءُ فَقَالَ شُدِّي قِنَاعَكَ فَتَشَدَّتْ [قِنَاعَهَا] وَ حَوَّلَتْ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَدَخَلَا وَ سَلَّمَا وَ قَالَا اَرْضِي عَنَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ فَقَالَتْ مَا دَعَاكُمْ إِلَى هَذَا فَقَالَا اغْتَرَفْنَا بِالْإِسَاءَةِ وَ رَجَوْنَا أَنْ تَعْفِي عَنَّا وَ نُخْرِجِي سَخِيمَتِكَ فَقَالَتْ فَإِنْ كُنْتُمَا صَادِقَيْنِ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا أَسْأَلُكُمْ عَنْهُ فَإِنِّي لَا أَسْأَلُكُمْ عَنْ أَمْرِ إِلَّا وَ أَنَا عَارِفَةٌ بِأَنْتُمَا تَعْلَمَانِيهِ فَإِنْ صَدَقْتُمَا عَلِمْتُ أَنْتُمَا صَادِقَانِ فِي مَجِيئِكُمَا فَلَا سَلِي عَمَّا بَدَأَ لَكَ قَالَتْ نَشَدُّنُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعْتُمَا رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي قَالَا نَعَمْ فَرَفَعَتْ يَدَهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ إِنَّمَا قَدْ آذَانِي فَأَنَا أَشْكُوهُمَا إِلَيْكَ وَ إِلَى رَسُولِكَ لَا وَ اللَّهِ لَا أَرْضِي عَنْكُمَا أَبَدًا حَتَّى أَلْقَى [أَبِي] رَسُولَ اللَّهِ وَ أَخْبِرُهُ بِمَا صَنَعْتُمَا فَيَكُونُ هُوَ الْحَاكِمَ [فِيكُمْ] قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ دَعَا أَبُو بَكْرٍ بِالْوَيْلِ وَ التَّبَوُّرِ وَ جَزَعَ جَزَعًا شَدِيدًا فَقَالَ عُمَرُ نَجْرُغُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ قَوْلِ امْرَأَةٍ

علیؑ نماز پنجگانہ ہی مسجد نبوی میں ادا فرمایا کرتے تھے پس آپؑ بھی نماز پڑھ چکے تھے ابو بکر اور عمر کہتے تھے ”رسول اللہؐ کی بیٹی کا کیا حال ہے؟ یہاں تک کہ آپؑ کی طبیعت ناساز ہوگئی تو انہوں نے آپؑ کے بارے میں پوچھا اور ان دونوں نے کہا ہمارے اور انکے درمیان جو ہوا تھا وہ آپؑ جانتے ہیں۔ اگر آپؑ مناسب سمجھیں اور ہمیں اجازت دیں تو ہم آپؑ علیہما السلام سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ”میری طرف سے تمہیں اسکی اجازت ہے“ پس وہ دونوں اٹھے اور دروازے پر بیٹھ گئے اور علیؑ فاطمہؑ کے پاس اندر گئے تو فرمایا ”اے آزاد ہستی فلاں فلاں دروازے پر ہیں چاہتے ہیں کہ آپؑ کو سلام کریں تو آپؑ کیا چاہتی ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ”یہ گھر آپؑ کا گھر ہے اور یہ آزاد آپؑ کی بیوی ہے۔ آپؑ جو چاہیں کریں؟ تو آپؑ نے فرمایا ”اپنا پردہ درست فرمائیے۔ آپؑ نے اپنا پردہ درست فرمایا اور اپنا چہرہ مبارک دیوار کی طرف پھیر لیا۔ پس وہ دونوں اندر آئے اور دونوں نے سلام کیا اور دونوں نے کہا ”آپؑ ہم سے راضی ہو جائیں اللہ آپؑ سے راضی ہو تو آپؑ علیہما السلام نے فرمایا ”تمہیں اس معافی مانگنے پر کس نے مجبور کیا؟“ تو ان دونوں نے کہا ”ہم اپنے برے سلوک کا اعتراف کرتے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ آپؑ ہمیں معاف کر دیں گی اور اپنی ناراضگی ختم کر دیں گی“۔ تو آپؑ نے فرمایا ”اگر تم دونوں سچے ہو تو میں تم سے جو پوچھتی ہوں مجھے بتاؤ کیونکہ میں تم سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کر رہی ہوں کہ جس کے بارے میں

جانتی ہوں کہ تم اسکا علم رکھتے ہو پس اگر تم نے سچ بولا تو میں جان جاؤں گی کہ تم اپنی آمد کے بارے میں سچے ہو۔ ان دونوں نے کہا آپؐ جس چیز کے بارے میں چاہتی ہیں سوال کریں، آپؐ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں کیا تم دونوں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا تھا کہ ”فاطمہؑ میرا حصہ ہے پس جس نے اسے ازیت دی اس نے مجھے ازیت دی؟ ان دونوں نے کہا جی ہاں تو آپؐ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند فرمایا اور فرمایا ”اے میرے معبود۔ ان دونوں نے مجھے ازیت دی ہے پس میں ان دونوں کی تمہارے حضور اور تیرے رسولؐ کے حضور شکایت کرتی ہوں۔ اللہ کی قسم میں تم سے ہر گز راضی نہ ہوگی یہاں تک کہ میں اپنے بابا بزرگوارؐ سے جا ملوں اور آپؐ کو بتاؤں کہ تم نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے پس آپؐ ہی تمہارے اور میرے درمیان فیصلہ کریں گے۔ اس وقت ابو بکر نے جہنم و عذاب کی پکار کی اور شدید گریہ کرنے لگا تو عمر نے کہا ”اے رسول اللہؐ کے خلیفہ (معاذ اللہ) تو ایک عورت کی بات پر گریہ کرتا ہے؟

قَالَ فَبَقِيَتْ فَاطِمَةُ ع بَعْدَ وَفَاةِ أَبِيهَا [رَسُولُ اللَّهِ ص] أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا اشْتَدَّ بِهَا الْأَمْرُ دَعَتْ عَلِيًّا ع وَ قَالَتْ يَا ابْنَ عَمِّ مَا أَرَانِي إِلَّا لِمَا بِي وَ أَنَا أُوصِيكَ أَنْ تَتَزَوَّجَ بِنْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ تَكُونَ لِوَلَدِي مِثْلِي وَ تَتَّخِذَ لِي نَعَشًا فَإِنِّي رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ يَصْفُونَهُ لِي وَ أَنْ لَا يَشْهَدَ أَحَدٌ مِنْ أَعْدَاءِ اللَّهِ جِنَازَتِي وَ لَا دَفْنِي وَ لَا الصَّلَاةَ عَلَيَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ هُوَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع أَشْيَاءَ لَمْ أَجِدْ إِلَى تَرْكِهِمْ سَبِيلًا لِأَنَّ الْقُرْآنَ بِهَا أَنْزَلَ عَلَى قَلْبِ مُحَمَّدٍ ص قِتَالَ النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ الَّذِي أَوْصَانِي وَ عَهْدَ إِلَيَّ خَلِيلِي رَسُولُ اللَّهِ بِقِتَالِهِمْ وَ تَزْوِيجَ أَمَامَةَ بِنْتِ زَيْنَبَ أَوْصَيْتَنِي بِهَا فَاطِمَةُ ع قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَقِيَتْ فَاطِمَةُ ع مِنْ يَوْمِهَا فَارْتَحَّتْ الْمَدِينَةَ بِالْبُكَّاءِ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَ دَهَشَ النَّاسُ كَيْوَمَ فُبِضَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ص فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ يُعَرِّتَانِ عَلِيًّا ع وَ يَقُولَانِ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ لَا تَسْمِقْنَا بِالصَّلَاةِ عَلَى ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلِ دَعَا عَلِيًّا ع الْعَبَّاسَ وَ الْفَضْلَ وَ الْمُهَدَّادَ وَ سَلْمَانَ وَ أَبَا ذَرٍّ وَ عَمَّارًا فَقَدَّمَ الْعَبَّاسَ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَ دَفَنُوهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ النَّاسُ يُرِيدُونَ الصَّلَاةَ عَلَى فَاطِمَةَ ع

فاطمہؑ اپنے بابا رسول اللہؐ کی وفات کے بعد چالیس راتیں اس دنیا میں باقی رہیں جب آپؐ کی حالت نازک ہو گئی تو آپؐ نے علیؑ کو بلایا اور فرمایا اے پچا زاد۔ میں نے جو دیکھا تھا دیکھ لیا۔ میں آپؐ کو وصیت کرتی ہوں کہ آپؐ میرے بعد میری بہن زینب (امامہ بنت زینب کو بی بی بہن کہتی تھیں) کی بیٹی سے شادی کیجیے گا وہ میری اولاد کے لیے میری طرح ہوگی۔ اور میرے لیے تابوت بنائیے گا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ملائکہ نے مجھے تابوت کے بارے میں بتایا تھا۔ اور یہ کہ میرے جنازے، میرے دفن اور میرے اوپر نماز پڑھنے میں اللہ کے دشمنوں میں سے کوئی ایک بھی حاضر نہ ہو، ابن عباس نے کہا ”یہ امیر المؤمنینؑ کا فرمان ہے کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں کسی حال میں ترک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قرآن نے ان چیزوں کو محمدؐ کے دل پر نازل کیا ہے، ناکشین، قاسطین، اور مارقین سے جنگ جس میں مجھے وصیت کی گئی ہے اور میرے خلیل رسول اللہؐ نے ان سے جنگ کرنے کا مجھ سے وعدہ لیا تھا اور امامہ بنت زینبؑ سے شادی کہ اس کی وصیت مجھے فاطمہؑ نے کی تھی؟ ابن عباس نے کہا ”اسی دن ہی فاطمہ سلام اللہ علیہ کی رحلت ہو گئی تو مدینہ عورتوں اور مردوں کے گریہ و بکا سے لرز اٹھا اور لوگ رسول اللہؐ کی وفات والے دن کی طرح غمناک ہو گئے تو ابو بکر اور عمر تعزیت کرنے کی غرض سے علیؑ کے پاس آئے تو ان دونوں نے آپؐ

سے کہا ”اے ابو الحسن۔ ہمیں رسول اللہ کی بیٹی کے نماز جنازہ میں شرکت سے پیچھے نہ چھوڑ دینا۔“ جب رات ہوئی تو علی نے عباس، فضل، مقداد، سلمان ابو ذر اور عمار کو بلایا تو ان سب نے آگے بڑھ کر آپ پر نماز پڑھی اور ان سب نے آپ کو دفن کر دیا۔ پس جب صبح ہوئی تو ابو بکر، عمر اور دیگر لوگ آئے وہ فاطمہ پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے تھے تو مقداد نے کہا ”ہم نے تو فاطمہ کو گزشتہ رات دفن کر دیا ہے؟ پس عمر ابو بکر سے مخاطب ہو کر بولا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ وہ (بنو ہاشم) ایسا ہی کریں گے؟ عباس نے کہا ”آپ نے وصیت کی تھی کہ تم دونوں آپ کے جنازے میں ہر گز شریک نہ ہو پاؤ۔“

فَقَالَ الْمُقَدَّادُ قَدْ دَفَنَّا فَاطِمَةَ الْبَارِحَةَ فَالْتَمَتْ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّهُمْ سَيَفْعَلُونَ قَالَ الْعَبَّاسُ إِنَّهَا أَوْصَتْ أَنْ لَا تُصَلِّيَا عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ [وَاللَّهِ] لَا تَنْزُكُونَ يَا بَنِي هَاشِمٍ حَسَدُكُمْ الْقَدِيمَ لَنَا أَبَدًا إِنَّ هَذِهِ الصَّغَائِرُ الَّتِي فِي صُدُورِكُمْ لَنْ تَذَهَبَ وَاللَّهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْبِشَهَا فَأُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ عَلِيُّ ع وَاللَّهِ لَوْ رُمْتُ ذَلِكَ يَا ابْنَ صُهَيْكٍ لَأَرْجَعْتُ إِلَيْكَ يَمِينِكَ [وَاللَّهِ] لَعِنَ سَلْتُ سَيْفِي لَا عَمْدَ لَهُ دُونَ إِزْهَاقِ نَفْسِكَ فَرُمْتُ ذَلِكَ فَانْكَسَرَ عُمَرُ وَ سَكَتَ وَ عَلِمَ أَنَّ عَلِيًّا ع إِذَا حَلَفَ صَدَقَ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ ع يَا عُمَرُ أَ لَسْتَ الَّذِي هَمَّ بِكَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَجِئْتُ مُتَقَلِّدًا بِسَيْفِي ثُمَّ أَقْبَلْتُ نَحْوَكَ لِأَقْتُلَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ- فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا [فَانصَرُّوا] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ إِنَّهُمْ تَأْمَرُوا وَ تَذَاكُرُوا فَقَالُوا لَا يَسْتَقِيمُ لَنَا أَمْرٌ مَا دَامَ هَذَا الرَّجُلُ حَيًّا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ لَنَا بِعَتْلِهِ فَقَالَ عُمَرُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَرْسَلَا إِلَيْهِ فَقَالَا يَا خَالِدُ مَا رَأَيْتُكَ فِي أَمْرِ نَحْمِلُكَ عَلَيْهِ قَالَ أَحْمَلَانِي عَلَى مَا شِئْتُمَا فَوَاللَّهِ إِنْ حَمَلْتُمَانِي عَلَى قَتْلِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ لَفَعَلْتُ فَقَالَا وَاللَّهِ مَا نُرِيدُ غَيْرَهُ قَالَ فَإِنِّي لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا فُئِمْنَا فِي الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَعُمُّ إِلَى جَانِبِهِ وَ مَعَكَ السَّيْفُ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ نَعَمْ فَانْفَرَّتُوا عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَفَكَّرَ فِيمَا أَمَرَ بِهِ مِنْ قَتْلِ عَلِيٍّ ع وَ عَرَفَ أَنَّهُ إِنْ فَعَلَ ذَلِكَ وَفَعَلَتْ حَرْبٌ شَدِيدَةٌ وَ بَلَاءٌ طَوِيلٌ فَتَدَبَّرَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ فَلَمْ يَنْمُ لَيْلَتَهُ تِلْكَ حَتَّى [أَصْبَحَ ثُمَّ] أَتَى الْمَسْجِدَ وَ قَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ مُفَكِّرًا لَا يَدْرِي مَا يَقُولُ وَ أَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مُتَقَلِّدًا بِالسَّيْفِ حَتَّى قَامَ إِلَى جَانِبِ عَلِيٍّ ع وَ قَدْ فَطِنَ عَلِيُّ ع بِبَعْضِ ذَلِكَ فَلَمَّا فَرَغَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ تَشْهِيدِهِ صَاحَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ يَا خَالِدُ لَا تَفْعَلْ مَا أَمَرْتُكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَتَتَلْتُكَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَ شِئَالِهِ فَوَثَبَ عَلِيُّ ع فَأَخَذَ بِنَاصِيَةِ خَالِدٍ وَ انْتَزَعَ السَّيْفَ مِنْ يَدِهِ ثُمَّ صَرَخَهُ وَ جَلَسَ عَلَى صَدْرِهِ وَ أَخَذَ سَيْفَهُ لِيَقْتُلَهُ

تو عمر نے کہا ”اللہ کی قسم اے بنی ہاشم تم ہمارے بارے میں اپنے حسد کو کبھی ترک نہیں کر سکتے۔ تمہارے دلوں میں جو کدورت ہے وہ ہر گز ختم نہیں ہو سکتی۔ اللہ کی قسم مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ ہم آپ کی قبر کھول کر آپ پر نماز پڑھیں گے۔ تو علی نے فرمایا ”اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو صحاح کے بیٹے! میں تمہاری قسم تم پر ہی پلٹا دوں گا۔ اللہ کی قسم! اگر میں نے اپنی تلوار سونت لی تو میں تمہیں رسوائی کا مزا چکھائے بغیر ہر گز اسے نیام میں نہ ڈالوں گا۔ پس تم ایسا کرنے کی کوشش تو کرو۔ پس عمر ڈھیلا پڑ گیا اور خاموش ہو گیا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ علی جب قسم اٹھاتے ہیں تو سچ ہی فرماتے ہیں۔ پھر علی نے فرمایا ”اے عمر! کیا تو وہی نہیں ہے کہ رسول اللہ نے تمہیں مارنے کا ارادہ فرمایا تو مجھے پیغام بھیجا تو میں اپنی تلوار سونت کر نکلا پھر میں تمہاری طرف نکل پڑا تاکہ تمہیں قتل کر ڈالوں۔ تو اللہ عزوجل نے وحی نازل فرمائی ان کے

بارے میں جلدی نہ فرمائیے یقیناً ہم نے ان کے لیے گنتی کے دن مقرر کیے ہیں پس وہ واپس چلے گئے۔ ابن عباس نے کہا ”پھر ان لوگوں نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا ہمارا معاملہ کبھی بھی سیدھا نہیں ہو سکتا جب تک یہ آدمی زندہ ہے؟ تو ابو بکر نے کہا ”کون ہے کہ جو اسے ہماری خاطر قتل کرے؟ تو عمر نے کہا ”خالد بن ولید“ پس ان دونوں نے اسے بلا بھیجا تب ان دونوں نے اس سے کہا ”اے خالد! تمہاری کیا رائے ہے اس معاملے میں کہ جو ہم تم سے کرانا چاہتے ہیں؟ اس نے کہا ”تم مجھ سے جو کرانا چاہو کراؤ اللہ کی قسم! اگر تم دونوں مجھ سے علی بن ابی طالب کو بھی قتل کرانا چاہو تو بھی میں ضرور کروں گا۔ تو ان دونوں نے کہا ”اللہ کی قسم! ہم بھی اسکے علاوہ کچھ نہیں چاہتے اس نے کہا ”میں اس کے لیے حاضر ہوں۔ تو ابو بکر نے کہا ”جب ہم نماز فجر کے لیے کھڑے ہوں تو نے ایک جانب کھڑے ہونا ہے اور تمہارے ساتھ تلوار ہونی چاہیے۔ پس جب میں سلام کروں تو تم اسکی گردن مار دینا۔“ اس نے کہا جی ہاں! پس وہ سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ پھر ابو بکر نے علی کے قتل کا جو حکم دیا تھا اس کے بارے میں سوچنے لگا اور جان گیا کہ اگر ایسا ہوا تو شدید جنگ چھڑ جائے گی اور طویل مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پس اس نے جو حکم دیا تھا اس پر نادم ہوا پس وہ اس رات سو نہ پایا یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر وہ مسجد گیا کہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی پس اس نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی اور سوچتا رہا کہ وہ کیا کہے۔ اور خالد بن ولید تلوار سونتے آیا اور یہاں تک کہ علی کے پہلو میں کھڑا ہو گیا علی کو معاملہ کی کچھ خبر تھی پس جب ابو بکر نماز کے تشہد سے فارغ ہوا تو سلام سے پہلے چیخا۔ ”اے خالد! میں نے جو تمہیں حکم دیا تھا ویسا مت کرنا۔ اگر تم نے کیا تو میں تمہیں قتل کروں گا؟ پھر اس نے اپنے دائیں اور بائیں سلام کیا۔ پس علی نے خالد کو گریبان سے پکڑا اور اس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی پھر اسے زمین پر دے مارا اور اسکے سینے پر بیٹھ گئے اور اسکی تلوار اٹھا کر اسے قتل کرنے لگے۔

وَ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لِيُخَلِّصُوا خَالِدًا فَمَا قَدَرُوا [عَلَيْهِ] فَقَالَ الْعَبَّاسُ خَلِّفُوهُ بِحَقِّ الْقَبْرِ لَمَّا كَفَمْتُمْ فَخَلَّفُوهُ بِالْقَبْرِ فَتَرَكُوهُ وَ قَامَ فَأَنْتَلَقَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَ جَاءَ الرَّبِيزُ وَ الْعَبَّاسُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمُقَدَّادُ وَ بَنُو هَاشِمٍ وَ اخْتَرَطُوا السُّيُوفَ وَ قَالُوا وَ اللَّهُ لَا تَنْتَهُونَ حَتَّى يَنْتَكِلَمَ وَ يَفْعَلَ وَ اخْتَلَفَ النَّاسُ وَ مَا جَاوَا وَ اضْطَرَبُوا وَ حَرَجَتْ نِسْوَةُ بَنِي هَاشِمٍ فَصَرَخَتْ وَ قُلْنَ يَا أَعْدَاءَ اللَّهِ مَا أَسْرَعَ مَا أَبْدَيْتُمُ الْعَدَاوَةَ- لِرَسُولِ اللَّهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ لَطَالَمَا أَرَدْتُمْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فَلَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِ فَقَتَلْتُمْ ابْنَتَهُ بِالْأَمْسِ نُمْ [أَنْتُمْ] تُرِيدُونَ الْيَوْمَ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَاهُ وَ ابْنَ عَمِّهِ وَ وَصِيَّهُ وَ أَبَا وَوَلَدِهِ كَذَبْتُمْ وَ رَبِّ الْكُعْبَةِ مَا كُنْتُمْ تَصِلُونَ إِلَى قَتْلِهِ حَتَّى تَخَوْفَ النَّاسُ أَنْ تَقَعَ فِتْنَةٌ عَظِيمَةٌ

مسجد میں موجود لوگوں نے جمع ہو کر خالد کو بچانا چاہا مگر ناکام رہے تو عباس نے کہا ”اسے صاحب مزار کے حق کا واسطہ دو ورنہ تم اسے نہ روک پاؤ گے؟ پس لوگوں نے آپ کو صاحب مزار کا واسطہ دیا تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ اور اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اور زبیر، عباس، ابو ذر، مقداد اور دیگر بنو ہاشم تلواریں لے کر آگئے اور ان لوگوں نے کہا ”اللہ کی قسم! تم ہمیں روک نہ پاؤ گے ہم بولیں گے اور کچھ کر کے رہیں گے اور لوگ سہم کر اور بے چین ہو کر بکھر گئے۔ اور بنی ہاشم کی عورتیں بین کرتی ہوئی باہر نکل آئیں ”اے اللہ کے دشمنو! تم نے کتنی جلدی رسول اللہ اور آپ کی اہل بیعت سے دشمنی کا اظہار

کر دیا ہے یقیناً تم نے رسول اللہ سے بھی ایسا کرنا چاہا تھا مگر تم اس پر کامیاب نہ ہو پائے۔ تم لوگوں نے کل رسول اللہ کی بیٹی کو قتل کیا پھر تم اب آپ کے بھائی، آپ کے چچا زاد، آپ کے وصی اور آپ کی اولاد کے بابا بزرگوار کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ رب کعبہ کی قسم سب جھوٹے ہو۔ تم آپ کے قتل تک نہیں پہنچ سکتے۔“ یہاں تک کہ لوگوں کو خوف درپے ہوا کہ بڑا فتنہ کھڑا نہ ہو جائے۔

## حدیث نمبر انچاس (49)

## جو کچھ رسول اللہ نے کف پر لکھا

وَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ- بَعْدَ مَا قَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مَا قَالَ وَ غَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ دَفَعَ الْكُتَيْفَ-: أَلَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ عَنِ الَّذِي كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فِي الْكُتَيْفِ مِمَّا لَوْ كَتَبَهُ لَمْ يَضِلَّ أَحَدٌ وَ لَمْ يَخْتَلِفْ ائْتَانِ فَسَكَتُ حَتَّى إِذَا قَامَ مَنْ فِي الْبَيْتِ وَ بَقِيَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ دَهَبْنَا نَقُومُ أَنَا وَ صَاحِبِي أَبُو ذَرٍّ وَ الْمُقْدَادُ، قَالَ لَنَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اجْلِسُوا. فَأَزَادَ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ نَحْنُ نَسْمَعُ، فَأَبْتَدَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ: «يَا أُخِي، أَمَا سَمِعْتَ مَا قَالَ عَدُوُّ اللَّهِ أَتَانِي جَبْرِئِيلُ قَبْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّه سَامِرِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ أَنَّ صَاحِبَهُ عَجَلُهَا «2»، وَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ قَضَى الْفُرْقَةَ وَ الْإِخْتِلَافَ عَلَيَّ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي، فَأَمَرَنِي أَنْ أَكْتُبَ ذَلِكَ الْكِتَابَ الَّذِي أَرَدْتُ أَنْ أَكْتُبَهُ فِي الْكُتَيْفِ لَكَ، وَ أَشْهَدَ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ عَلَيْهِ، ادْعُ لِي بِصَحِيْفَةٍ». فَأَتَانِي بِهَا فَأَمَلَى عَلَيْهِ اسْمَاءُ الْأَيْمَةِ الْهُدَاةِ مِنْ بَعْدِهِ رَجُلًا رَجُلًا وَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْطُهُ بِيَدِهِ. وَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنَّ أُخِي وَ وَزِيرِي وَ وَارِثِي وَ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ثُمَّ مَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ تَسَعَةً مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ.

سلیم بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے سلمانؓ کو کہتے سنا کہ میں نے علیؑ سے سنا کہ جب عمر نے جو کہنا تھا کہا تو رسول اللہؐ غضبناک ہو گئے اور آپؐ نے کاغذ قلم کو رہنے دیا۔ تو ہم نے رسول اللہؐ سے اس بات کے بارے میں پوچھنا چاہا کہ جو آپؐ نے کاغذ پر لکھنے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر آپؐ اسے تحریر کر دیتے تو کوئی ایک بھی گمراہ نہ ہوتا اور کسی دو میں بھی ہرگز اختلاف نہ ہوتا۔ پس میں خاموش رہا یہاں تک کہ گھر میں موجود تمام لوگ اٹھ کر چلے گئے اور علیؑ، فاطمہؑ اور حسن و حسینؑ کے سوا کوئی باقی نہ بچا تو میں اور میرے دو ساتھیوں ابو ذرؓ اور مقدادؓ نے بھی اٹھ کر جانا چاہا تو ہمیں علیؑ نے فرمایا ”بیٹھ جاؤ“۔ پس آپؐ نے ابھی ارادہ ہی فرمایا تھا کہ رسول اللہؐ سے سوال کریں جبکہ ہم سن رہے تھے تو رسول اللہؐ نے خود ہی آپؐ سے گفتگو شروع کر دی اور فرمایا ”اے میرے بھائی! اللہ کے دشمن (عمر) نے جو کہا ہے یقیناً تم نے سن لیا ہے۔ میرے پاس اس سے پہلے جبرائیلؑ آیا تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ (عمر) اس امت کا سامری اور اسکا ساتھی (ابو بکر) اس امت کا گوسالہ (بچھڑا) ہے اور اللہ عزوجل نے میرے بعد میری امت میں اختلاف کا فیصلہ کیا ہے پس اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ وہ تحریر تمہیں لکھ دوں کہ جسکا میں نے کاغذ پر لکھنے کا ارادہ کیا تھا۔ اور ان تینوں کو اس پر گواہ بناؤں۔ پس میرے لیے کاغذ لاؤ۔ پس آپؐ نے آپؐ کی خدمت میں کاغذ پیش کیا۔ تو آپؐ نے اس پر یکے بعد دیگرے آئمۃ الہدیٰ میں سے ہر ایک کا نام املا کرایا اور علیؑ نے اسے اپنے ہاتھوں سے تحریر فرمایا آپؐ نے فرمایا ”میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا بھائی میرا وزیر، میرا وارث اور میری امت میں میرا خلیفہ علی ابن ابی طالبؑ ہے۔ پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر ان سب کے بعد حسینؑ کی اولاد میں سے نوابام ہیں۔“

ثُمَّ لَمْ أَحْفَظْ مِنْهُمْ غَيْرَ رَجُلَيْنِ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ اشْتَبَهَ الْأَحْرُوقَ مِنْ أَسْمَاءِ الْأَيْمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ صِفَةَ الْمَهْدِيِّ وَ عَدْلَهُ وَ عَمَلَهُ وَ أَنَّ اللَّهَ يَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَكْتُبَ هَذَا ثُمَّ أَخْرَجَ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَدْعُو الْعَامَّةَ فَأَقْرَأَهُ عَلَيْهِمْ وَ أَشْهَدُهُمْ عَلَيْهِ. فَأَبَى اللَّهُ وَ قَضَى مَا أَرَادَ. ثُمَّ قَالَ سُلَيْمٌ: فَلَقِيتُ أَبَا دَرٍّ وَ الْمِقْدَادَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ فَحَدَّثَانِي. ثُمَّ لَقِيتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحُوفَةِ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَحَدَّثَانِي بِهِ سِرًّا مَا زَادُوا وَ لَا نَقَصُوا كَأَنَّمَا يَنْطَفُونَ بِلِسَانٍ وَاحِدٍ

پھر مجھے ان آئمہؑ میں سے دو حضرات علی (ابن الحسینؑ) اور محمدؑ (ابن علیؑ) کے علاوہ کسی کے نام یاد نہ رہے (یقیناً یہاں پر سلمانؑ نے تھیقہ باقی آئمہؑ کے نام ذکر کرنے سے گریز کیا ہے تاکہ ظالموں تک خبر نہ پہنچے ورنہ ایسا سلمانؑ سے بعید ہے) پھر مجھے باقی آئمہؑ کے ناموں میں اشتباہ ہو گیا۔ ماسوائے اس کے کہ میں نے مہدیؑ کے اوصاف اور آپ کے عدل و علم کے بارے میں سنا تھا اور یہ کہ اللہ ان کے ہاتھوں اس زمین کو عدل و انصاف سے پُر کرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ پھر نبیؐ نے فرمایا ”میں فقط یہی لکھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ پھر آپ اس تحریر کو مسجد لے گئے اور لوگوں کو بلا کر انکے سامنے پڑھا اور انہیں اس پر گواہ بنایا مگر اللہ نے جو چاہا وہ کیا۔ پھر سلیمؑ نے کہا ”میں ابو ذرؑ اور مقدادؑ سے عثمان کی حکومت کے دنوں میں ملا تو ان دونوں نے مجھے یہی بیان کیا پھر میں نے کوفہ میں علیؑ اور حسن و حسینؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تو ان دونوں نے مجھے یہی بیان کیا تو آپ حضراتؑ نے بھی مجھے یہی بیان فرمایا نہ انہوں نے اسمیں کوئی کمی کی اور نہ بیشی گویا ان سب حضرات نے ایک ہی زبان سے بولا ہو۔“

## حدیث نمبر پچاس (50)

## علیؑ کے لیے مسجد میں وہی چیزیں جائز ہیں جو رسول اللہ کے لیے جائز ہیں

سَلِيمٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ فِي يَدِهِ عَسِيبٌ رَطْبٌ وَ نَخْلٌ فِي مَسْجِدِهِ، فَجَعَلَ يَضْرِبُنَا وَ يَقُولُ: لَا تَزْفُدُوا فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْنَا وَأَرَادَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَخْرُجَ مَعَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَيْنَ تَخْرُجُ يَا أَخِي؟ إِنَّهُ يَحِلُّ لَكَ فِي الْمَسْجِدِ مَا يَحِلُّ لِي. أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِنْ اللَّهُ أَمَرَ مُوسَى أَنْ يَبْنِيَ مَسْجِدًا طَاهِرًا طَيِّبًا لَا يَسْكُنُهُ مَعَهُ إِلَّا هُوَ وَابْنَاهُ شَبْرٌ وَشَبِيرٌ. يَا أَخِي، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكَ لِلذَّائِدِ عَنْ حَوْضِي بِيَدِكَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ عَنْ إِبْلِهِ الْإِبِلَ الْجَرِيَّةَ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَقَامِكَ مِنْ حَوْضِي مَعَكَ عَصَى مِنْ عَوْسَجٍ.

سَلِيمٌ نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ”ہم مسجد میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہؐ باہر سے تشریف لائے تو آپ کے ہاتھوں میں کھجور کی بغیر پتوں والی تازہ لکڑی تھی آپ نے ہمیں مارنا اور کہنا شروع کر دیا ”مسجد میں مت سویا کرو؟ جابر نے کہا ”ہم باہر نکلنے لگے اور علیؑ نے بھی ہمارے ساتھ باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا اے میرے بھائی! تم کہاں باہر جا رہے ہو؟ کیونکہ مسجد میں جو میرے لیے حلال ہے وہ تمہارے لیے بھی حلال ہے تیری نسبت مجھ سے وہی ہے کہ جو ہارونؑ کی موسیٰ سے تھی۔ اللہ عزوجل نے موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ وہ پاک و پاکیزہ مسجد بنائیں کہ جسمیں ان کے ساتھ ہارونؑ اور ان کے دو بیٹوں شبر اور شبیر کے سوا کوئی سکونت پذیر نہ ہو۔ اے میرے بھائی! اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ ء قدرت میں میری جان ہے تو اپنے ہاتھ سے میرے حوض کوثر سے ایسے سیراب ہوگا کہ جیسے آدمی اپنی اونٹنی سے دودھ پیتا ہے۔ گویا تمہیں دیکھ رہا ہوں تم میرے پاس میرے حوض کوثر پر کھڑے ہو اور تمہارے ساتھ عوسج کی رنگین لکڑی کا عصا ہے۔

## حدیث نمبر اکیاون (51)

## مسجد نبویؐ

سلیم بن قیس قال سمعت أمير المؤمنين عليه السلام يقول كَأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه و آله بصحن مسجده يقول «ألا إنه لا يحل مسجدي لجنب و لا لحائض غيري و غير أخي و غير ابنتي و نسائي و خدمي و حشمتي. ألا هل سمعتم ألا هل بينت لكم ألا لا تضلوا»، ينادي بذلك نداء

سلیم بن قیس نے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المؤمنینؑ کو فرماتے سنا ”گویا میں اب بھی رسول اللہؐ کو انکی مسجد کے صحن میں دیکھ رہا ہوں کہ آپؐ فرما رہے ہیں“۔ ”مسجد میں مجنب اور حائضہ کا آنا حلال نہیں ہے۔ میرے بھائی اور میری بیٹی کے سوا مسجد میں کوئی سکونت پذیر نہیں ہو سکتا؟ کیا تم سب نے سن لیا؟ کیا میں نے تمہارے لیے وضاحت کر دی؟ خبردار تم ہرگز گمراہ نہ ہونا؟ آپؐ اس سب کی منادی کر رہے تھے۔

## حدیث نمبر باون (52)

## علیٰ صدیق اکبر

و ذکر سلیم بن قیس أنه جلس إلى سلمان و أبي ذر و المقداد في إمارة عمر بن الخطاب، فجاء رجل من أهل الكوفة فجلس إليهم مسترشدا. فقالوا له عليك بكتاب الله فالزمه، و علي بن أبي طالب فإنه مع الكتاب لا يفارقه. و إنا نشهد أنا سمعنا رسول الله صلى الله عليه و آله يقول «إن عليا مع القرآن و الحق، حيثما دار دار. إنه أول من آمن بالله و أول من يصفحني يوم القيامة من أمتي، و هو الصديق الأكبر و الفاروق بين الحق و الباطل، و هو وصيي و وزيري و خليفتي في أمتي و يقاتل علي سنتي». فقال لهم الرجل فما بال الناس يسمون أبا بكر الصديق و عمر الفاروق فقالوا له نحلهمنا الناس اسم غيرهما كما نحلوهما خلافة رسول الله صلى الله عليه و آله و إمرة المؤمنين، و ما هو لهما باسم لأنه اسم غيرهما. إن عليا لخليفة رسول الله صلى الله عليه و آله و أمير المؤمنين. لقد أمرنا رسول الله صلى الله عليه و آله و أمرهما معنا فسلمنا علي علي عليه السلام بإمرة المؤمنين .

سلیم بن قیس نے ذکر کیا ہے کہ وہ عمر بن خطاب کی حکومت کے زمانے میں سلمانؓ، ابوذرؓ اور مقدادؓ کے پاس بیٹھا تھا تو کوفہ والوں میں سے ایک شخص ان کے پاس آکر بیٹھ گیا اور وہ راہنمائی چاہتا تھا۔ تو ان سب نے اس سے کہا ”تم پر اللہ کی کتاب سے رجوع کرنا واجب ہے اور علی ابن ابی طالبؓ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے کیونکہ وہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے علیؓ قرآن کے ساتھ اور حق کے ساتھ ہے۔ علیؓ جہاں بھی جائے قرآن وہیں جاتا ہے اور وہ (علیؓ) سب سے پہلا ہے کہ جو اللہ پر ایمان لایا اور قیامت کے دن میری امت میں سے سب سے پہلے وہی مجھ سے مصافحہ کرے گا۔ وہ ہی صدیق اکبر ہے اور حق و باطل کے درمیان فاروق ہے۔ وہ میرا وصی، میرا وزیر، میری امت میں میرا خلیفہ اور میری سنت کی حفاظت کے لیے جنگ کرنے والا ہے۔“ تو اس شخص نے کہا ”تو لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ ابو بکر کو صدیق اور عمر کو فاروق کہتے ہیں؟ تو ان سب نے اس سے کہا لوگوں نے ان دونوں کو کسی اور کا نام دے دیا ہے جیسا کہ لوگوں نے ان دونوں کو رسول اللہؐ کی خلافت اور مومنین کی امارت سونپ دی ہے۔ حالانکہ ہمیں اور ان دونوں کو بھی رسول اللہؐ نے حکم دیا تھا تو ہم سب نے علیؓ کو امیر المومنینؓ کہہ کر سلام کیا تھا۔

## حدیث نمبر ترین (53)

## جنگ جمل اور جنگ صفین

سلیم قال سمعت علیا علیہ السلام یقول یوم الجمل و یوم الصفین إني نظرت فلم أجد إلا الكفر بالله و الجحود بما أنزل الله تعالی، أو الجهاد فی سبیل الله و الأمر بالمعروف و النهی عن المنکر. فاخترت الجهاد فی سبیل الله و الأمر بالمعروف و النهی عن المنکر علی الكفر بالله و الجحود بما أنزل الله و معالجة الأغلال فی نار جهنم، إذا وجدت أعوانا علی ذلك. إني لم أزل مظلوما منذ قبض رسول الله صلی الله علیه و آله، فلو وجدت قبل الیوم أعوانا علی إحياء الكتاب و السنة كما وجدتہم الیوم لقاتلت و لم یسعني الجلوس

سلیمؓ نے کہا کہ میں نے جنگ جمل اور جنگ صفین والے دن علیؓ کو فرماتے سنا ” میں نے نگاہ کی تو اللہ کے ساتھ کفر اور اللہ کے نازل کردہ (قرآن) کے انکار کے سوا کچھ نہیں پایا۔ یا پھر یہ کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کروں۔ پس میں نے اللہ کی راہ میں جہاد کو اختیار کیا اور اللہ کے ساتھ کفر اور اللہ کے نازل کردہ (قرآن) کے انکار کے مقابلے میں میں نے جہنم کی زنجیروں سے چھٹکارے کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترجیح دی کیونکہ میں نے اس پر مددگار بھی پائے ہیں۔ جب سے رسول اللہؐ کی رحلت ہوئی ہے میں مظلوم ہی رہا ہوں میں اگر آج کے دن سے پہلے بھی کتاب و سنت کے احیاء کے لیے مددگار پاتا جیسا کہ میں نے ان دنوں پائے تو یقیناً میں جنگ کرتا اور مجھے خاموش بیٹھنے کا حق نہ ہوتا۔

## حدیث نمبر چون (54)

## اہل بیت کا حکم اللہ کا حکم

سلیم بن قیس قال سمعت علي بن أبي طالب عليه السلام يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله احذروا على دينكم ثلاثة رجال قرأ القرآن حتى إذا رأى عليه بهجته كان رداء للإيمان غيره إلى ما شاء الله اختلط سيفه على أخيه المسلم و رماه بالشرك. قلت يا رسول الله، أيهما أولى بالشرك قال الرامي به منهما. و رجل استخفته الأحاديث كلما انقطعت أحداثه كذب مثلها أطول منها، إن يدرك الدجال يتبعه. و رجل آتاه الله عز و جل سلطانا فرغم أن طاعته طاعة الله و معصيته معصية الله، و كذب، لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق، لا طاعة لمن عصى الله. إنما الطاعة لله و لرسوله و لولاة الأمر الذين قرهم الله بنفسه و نبيه فقال أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ لَأَنَّ اللَّهَ إِنَّمَا أَمَرَ بِطَاعَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِأَنَّهُ لَأَنَّهُ مَعْصُومٌ مَطْهَرٌ لَا يَأْمُرُ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَ إِنَّمَا أَمَرَ بِطَاعَةِ أُولِي الْأَمْرِ لِأَنَّهُمْ مَعْصُومُونَ مَطْهَرُونَ لَا يَأْمُرُونَ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ.

سلیم بن قیس نے روایت کی ہے کہ میں نے علی ابن ابی طالب کو فرماتے سنا ”رسول اللہ نے فرمایا ”اپنے دین کے معاملے میں تین آدمیوں سے بچو۔ ایک وہ شخص کہ جو قرآن پڑھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے چہرے پر اسکی بہار آتی ہے گویا کہ وہ ایمان کی رداء ہوتی ہے وہ اسے تبدیل کرڈالتا ہے اور اپنے مسلمان بھائی پر تلوار سونت لیتا ہے اور اسکی طرف شرک کی نسبت دیتا ہے۔“ میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ! ان دونوں میں شرک کا کون زیادہ حقدار ہے؟“ آپ نے فرمایا ان دونوں میں سے جو شرک کی نسبت دے (دوسرے کو مشرک کہے) وہ خود مشرک ہے۔ اور دوسرے وہ شخص کہ جسکے سامنے گفتگو کی کوئی قدر و قیمت نہ ہو جب بھی کوئی گفتگو ختم ہو وہ اسکی طرح اس سے بھی بڑی جھوٹی گفتگو کرتا ہو اور اگر ایسا شخص دجال کو پائے تو اسکی پیروی کرنے لگے گا۔ اور تیسرے وہ شخص کہ جسے اللہ نے بادشاہت دی تو وہ گمان کرنے لگا کہ گویا اسکی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور اسکی مصیبت (نافرمانی) اللہ کی مصیبت ہے حالانکہ وہ جھوٹ بولتا ہے خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت واجب نہ ہے اور نہ ہی اس کی اطاعت واجب ہے کہ جس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اطاعت فقط اللہ، اور اسکے رسول اور ان (اولی الامر) کی ہے کہ جن کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت اور اپنے نبی کی اطاعت کے ساتھ ملایا ہے۔ تو ارشاد فرمایا ”تم سب اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور تمہارے اولی الامر کی اطاعت کرو“ (نسا۔ 59) کیونکہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ کی اطاعت کا حکم فقط اس لیے دیا ہے کہ کیونکہ وہ معصوم و مطہر ہیں اور اللہ کی نافرمانی کا حکم نہیں دے سکتے ہیں اور اولی الامر کی اطاعت کا حکم فقط اس لیے دیا ہے کہ کیونکہ وہ سب حضرات معصوم و مطہر ہیں کہ اللہ کی معصیت کا حکم نہیں دے سکتے۔“

قال ثم أقبل على علي بن أبي طالب عليه السلام حين فرغ من حديث رسول الله صلى الله عليه وآله فقال لا بد من رحى ضلالة، فإذا قامت طحنت و إن لطحنها روقا و إن روقها حدثها و على الله فلها. إن أبرار عترتي و طيب أرومتي أحلم الناس صغارا و أعلمهم كبارا. ألا و بنا يفرج الله الضيق و الزمان الكلب، و على أيدينا يغير الكذب. ألا و إنا أهل بيت من حكم الله حكمننا و قول صادق سمعنا، فإن تتبعوا سبيلنا و تسلكوا طريقنا و آثارنا تحتدوا ببصائرنا، و إن تخالفونا تهلکوا، و إن تقتدوا بنا تجدونا على الكتاب أمامكم، و إن تخالفونا لم تضروا بذلك إلا أنفسكم. إن الله سائل أهل كل زمان و يدعى الشهداء عليهم في زمانهم منا، فمن صدق صدقناه و من كذب كذبناه. إن رسول الله صلى الله عليه وآله هو المنذر الهادي الرسول إلى الجن و الإنس إلى يوم القيامة، لا نبي بعده و لا رسول، و لا ينزل بعد القرآن كتابا، و لكل أهل زمان هاد و دليل و إمام يهديهم و يدهم و يرشدهم إلى كتاب رهم و سنة نبیهم، كلما مضى هاد خلف آخر مثله، هم مع الكتاب و الكتاب معهم لا يفارقونه و لا يفارقه حتى يردوا على رسول الله صلى الله عليه وآله حوضه. إنا أهل بيت دعا الله لنا أبونا إبراهيم عليه السلام فقال فَأَجْعَلْ أَفْنَدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ، فإيانا عنى الله بذلك خاصة. و نحن الذين عنى الله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَ اسْجُدُوا وَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ إلى آخر السورة، فرسول الله الشاهد علينا و نحن شهداء الله على خلقه و حججه في أرضه. و نحن الذين عنى الله بقوله وَ كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ إلى آخر الآية، فلكل زمان منا إمام شاهد على أهل زمانه

پھر علی ابن ابی طالب جب رسول اللہ کی حدیث مبارکہ بیان کرنے سے فارغ ہوئے تو مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا ”گراہی کی چکی لازم ہے اور جب گراہی کی چکی چلتی ہے تو پیستی ہے اور اسکا پیسنا مصیبت ہوتا ہے اور اسکی مصیبت گرمی ہوتی ہے اللہ پر اس کا ازالہ واجب ہوتا ہے۔ میری عترت کے نیکو کار اور میری نسل کے پاکیزہ لوگ صغیر سن میں لوگوں سے بڑھ کر بردبار اور پیری میں لوگوں سے بڑھ کر عالم ہوتے ہیں خبردار ہو کہ ہمارے ذریعے ہی اللہ عزوجل نے تنگی اور زمانے کی سختیوں سے نجات دینی ہے اور ہمارے ہی ہاتھوں جھوٹ کو شکست ملے گی۔ خبردار رہو کہ ہم اہل بیت کا حکم اللہ کے حکم کا حصہ ہے ہم نے صادق کا قول سنا ہے۔ پس اگر تم سب ہمارے راستے کی پیروی کرو اور ہمارے راستے پر چلو اور ہمارے آثار کی اتباع کرو تو ہماری بصیرت کے سبب ہدایت پا جاؤ گے اور اگر تم نے ہماری مخالفت کی تو ہلاک ہو جاؤ گے اگر تم ہماری اقتداء کرو تو تم ہمیں قرآن کے مطابق اپنا امام پاؤ گے اور اگر تم نے ہماری مخالفت کی تو یہ ماسوائے تمہاری ذات کے کسی کے لیے نقصان دہ نہ ہے۔ یقیناً اللہ عزوجل ہر زمانے والوں سے سوال کرے گا اور ہر زمانے والوں کے خلاف ان ہی کے زمانے میں ہم میں سے گواہوں کو بلائے گا۔ پس جو سچا ہوگا ہم اسکی تصدیق کریں گے اور جس نے جھوٹ بولا ہم اسے جھٹلائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ ہی ڈرانے والے ہدایت کرنے والے اور قیامت تک کے دن کے لیے جن و انس کی طرف اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ ہی کوئی رسول۔ اور قرآن کے بعد کوئی کتاب نازل نہ ہوگی اور ہر زمانے والوں کے لیے ایک ہادی راہنما اور امام ہوتا ہے۔ کہ جو انکی ہدایت کرتا ہے اور انکی راہنمائی کرتا ہے اور انکو انکے رب کی کتاب اور انکے نبی کی سنت کا راستہ بتلاتا ہے۔ جب بھی کوئی ہادی گزر جاتا ہے تو اسکے پیچھے اس جیسا ہی دوسرا یہ کام سنبھالتا ہے۔ وہ سب قرآن کے ساتھ اور قرآن ان سب کے ساتھ ہوتا ہے۔ نہ وہ اس سے جدا ہو سکتے ہیں اور نہ وہ ان سب سے جدا ہو سکتا ہے۔ یہاں تک وہ سب ایک ساتھ رسول اللہ کے

پس آپ کے حوض (کوثر) پر پہنچیں۔ ہم اہل بیت کے لیے ہمارے بابا ابراہیمؑ نے اللہ کی دربار میں دعا کی تھی تو فرمایا تھا ”پس لوگوں میں سے جو کچھ کے دلوں کو انکی طرف مائل فرما“ (ابراہیم 37) پس ہم ہی ہیں جو کہ اللہ کے ساتھ خصوصی طور پر مراد ہیں۔ اور ہم ہیں کہ جنہیں اللہ نے اپنے قول ”اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کے کام سر انجام دو یقیناً تم فلاح پاؤ گے۔۔۔ آخر سورۃ تک (حج۔۔78-77) سے مراد لیا ہے۔ پس رسول اللہؐ ہم پر گواہ ہیں۔ اور ہم اللہ کی طرف سے اسکی مخلوق پر گواہ ہیں اور اسکی زمین میں اس کی حجیتیں ہیں۔ اور ہم ہی وہ لوگ ہیں کہ جنہیں اللہ نے اپنے قول ” اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت قرار دیا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ“ (بقرہ 143) میں مراد لیا ہے (آخر آیت تک)۔ پس ہر زمانے میں ہم میں سے ایک امام ہوتا ہے کہ جو اس زمانے والوں پر گواہ ہوتا ہے۔

## حدیث نمبر پچپن (55)

### سعد بن ابی وقاص کے امیر المومنین کے بارے میں اعترافات

قَالَ سَلِيمُ بْنُ قَيْسٍ: لَقِيتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ وَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: «اتَّقُوا فِتْنَةَ الْأَخْيَيسِ ، اتَّقُوا فِتْنَةَ سَعْدٍ، فَإِنَّهُ يَدْعُو إِلَى خِذْلَانِ الْحَقِّ وَ أَهْلِهِ فَقَالَ سَعْدٌ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُبْغِضَ عَلِيًّا أَوْ يُبْغِضَنِي، أَوْ أُقَاتِلَ عَلِيًّا أَوْ يُقَاتِلَنِي، أَوْ أُعَادِيَ عَلِيًّا أَوْ يُعَادِيَنِي، إِنَّ عَلِيًّا كَانَتْ لَهُ خِصَالٌ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِثْلَهَا. إِنَّهُ صَاحِبُ بَرَاءَةِ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: «إِنَّهُ لَا يُبْلَغُ عَنِّي إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَهُ يَوْمَ غَزَاةِ تَبُوكَ»: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرِ النَّبُوَّةِ، فَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ أَمَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِسَدِّ كُلِّ بَابٍ شَارِعٍ إِلَى الْمَسْجِدِ غَيْرِ بَابِهِ، فَجَهَدَ عُمَرُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فِي كُوفَةٍ صَغِيرَةٍ فَدَرَّ عَيْنَهُ فَأَبَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ حَمْزَةُ وَ الْعَبَّاسُ وَ جَعْفَرٌ: «سَدَدْتَ أَبْوَابَنَا وَ تَرَكْتَ بَابَ عَلِيٍّ» فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: «مَا أَنَا سَدَدْتُهَا وَ لَا فَتَحْتُ بَابَهُ، وَ لَكِنَّ اللَّهَ سَدَّهَا وَ فَتَحَ بَابَهُ

سلیم بن قیس نے کہا ” میں نے سعد ابن ابی وقاص سے ملاقات کی اور میں نے اس سے کہا ” میں نے علی کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا آنے والے فتنے سے بچو اور سعد کے فتنے سے بچو کہ وہ حق اور اہل حق کو رسوا کرنے کی طرف دعوت دے گا۔ تو سعد نے کہا اے میرے معبود میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں علی سے بغض رکھوں یا علی سے نفرت کریں یا میں علی سے جنگ کروں یا وہ مجھ سے جنگ کریں یا میں علی سے عداوت رکھوں یا وہ مجھ سے عداوت رکھیں۔ کیونکہ علی کی وہ فضیلتیں ہیں کہ لوگوں میں سے کسی ایک کے لیے بھی ان جیسی فضیلت نہ ہے۔ آپؐ سورۃ براءت کو لے کر جانے والے ہیں کہ جب رسول اللہ نے فرمایا میری طرف سے تبلیغ ماسوائے اس شخص کے کہ جو مجھ سے ہو کوئی اور نہیں کر سکتا ہے۔ اور رسول اللہ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا تیری مجھ سے وہی نسبت ہے کہ جو ہارون کی موسیٰ سے نسبت تھی ماسوائے نبوت کے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور آپؐ نے مسجد کی طرف کھلنے والے ہر دروازے کو بند کرنے کا حکم صادر فرمایا ماسوائے علی کے دروازے کے۔ پس عمر نے کوشش کی کہ اسکو آنکھ برابر روشن دان رکھنے کی اجازت دی جائے تو رسول اللہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت حمزہ، عباس اور جعفر نے عرض کی آپؐ نے ہمارے دروازے بند کر دیئے ہیں اور علی کے دروازے کو چھوڑ دیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا۔ میں نے ان دروازوں کو بند نہیں کیا اور نہ ہی اسکے دروازے کو کھولا ہے بلکہ اللہ نے ان دروازوں کو بند کیا ہے اور اسکے دروازے کو کھلا رکھا ہے۔

وَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَيْنَ كُلِّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ: آخَيْتَ بَيْنَ كُلِّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِكَ وَ تَرَكْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: «أَنْتَ أَخِي وَ أَنَا أَحْوَكُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ قَالَ فِي

يَوْمَ خَيْبَرَ حِينَ أَهْرَمَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَعَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَلْمُونَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ يَفْرُونَ لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ، لَيْسَ بِجَبَانٍ وَ لَا فَرَّارٍ وَ لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيَّ يَدَيْهِ خَيْبَرًا.» «فَلَمَّا أَصْبَحْنَا اجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَرَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَجْهِي، فَقَالَ: «أَيْنَ أَخِي، ادْعُوا لِي عَلِيًّا.» «فَأَتَوْهُ بِهِ فَإِذَا هُوَ رَمَدٌ يُقَادُ مِنْ رَمِدِهِ وَ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَ عُبَارُ الدَّقِيقِ عَلَيْهِ وَ كَانَ يَطْحَنُ لِأَهْلِهِ. فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حَجْرِهِ وَ تَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ عَقَدَ لَهُ وَ دَعَا لَهُ، فَمَا انْتَهَى حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ لَهُ وَ أَنَاهُ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَحْطَبٍ، فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَ جَعَلَ عِنْتَهَا صَدَاقَهَا. وَ أَعْظَمَ مِنْ ذَلِكَ - يَا أَحَا بَنِي هَلَالٍ - يَوْمَ عَدِيرِ حُيَمٍ، أَحَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِيَدِهِ - وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ - رَافِعًا عَضُدَيْهِ فَقَالَ: «أَأَلَسْتُ أَوَّلِي بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ» «فَقَالُوا: بَلَى. قَالَ: «فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاةً فَعَلِيٌّ مَوْلَاةٌ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ سَلِيمٌ: وَ أَقْبَلَ عَلَيَّ سَعْدٌ فَقَالَ: إِنَّمَا شَكَكْتُ وَ لَسْتُ بِقَاتِلٍ نَفْسِي. إِنْ كَانَ سَبَقَنِي إِلَى فَضْلِ غَبْتٍ عَنْهُ إِنِّي لَمْ أُرْغَمُ أَيُّ حُطْطِي وَ لَا مُسِيءَةٍ، بَلْ هُوَ عَلَيَّ الْحَقُّ.»

اور رسول اللہ نے اپنے اصحاب میں دودو آدمیوں کے درمیان اخوت قائم کی تو علی نے عرض کی آپ نے اپنے اصحاب کے دودو آدمیوں کے درمیان میں اخوت قائم کی ہے اور مجھے ترک کر دیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ”تو میرا بھائی اور میں دنیا و آخرت میں تیرا بھائی ہوں اور خیبر کے دن جب ابو بکر اور عمر نے شکست فاش کا منہ دیکھا تو رسول اللہ غضبناک ہوئے اور فرمایا ”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ مشرکین کا سامنا کرتے ہیں تو فرار ہو جاتے ہیں؟ یقیناً کل میں علم اس شخص کو دوں گا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں۔ نہ وہ ڈر پوک ہے اور نہ وہ فرار کرنے والا ہے پس وہ واپس نہ آئے گا یہاں تک کہ اللہ اسکے ہاتھوں خیبر کو فتح کرے گا۔ جب ہم نے سویر کی اور ہم رسول اللہ کے پاس جمع ہوئے تو میں نے دیکھا رسول اللہ نے میرے سامنے فرمایا ”میرا بھائی کہاں ہے علی کو میرے پاس لاؤ۔“ پس علی ”کو آپ کے پاس لایا گیا تو آپ آشوب چشم کی بیماری میں مبتلا تھے اور آپ پر آٹے کا گرد و غبار تھا کہ اپنے اہل خانہ کے لیے چکی پیستے رہے تھے۔ پس رسول اللہ نے آپ کو حکم دیا تو آپ نے اپنا سراقہ آپ کی جھولی میں رکھا۔ اور آپ نے اپنا مبارک لعاب دہن آپ کی آنکھوں پر لگایا پھر آپ کے حق میں دعا فرمائی اور آپ کو علم اسلام عطا فرمایا تو آپ نے دوسرا حملہ نہ کیا تھا کہ اللہ عزوجل نے آپ کے ہاتھوں خیبر کو فتح کر دیا۔ اور آپ نے صفیہ بنت جہی بن اہ خطب کو پیش کیا تو نبی نے اسکو آزاد کر کے اس سے شادی کر لی اور اسکی آزادی ہی کو اس کا حق مہر قرار دیا۔ اور ان سب سے بڑھ کر۔ اے بنی ہلال کے بھائی۔۔۔ غدیر خم والے دن ہوا کہ میں دیکھ رہا تھا کہ رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے علی کے دونوں بازوؤں کو بلند کیا اور فرمایا ”کیا میں تمہاری جانوں پر تم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا ”ایسا ہی ہے“ آپ نے فرمایا ”پس جس جس کا میں مولا ہوں اس، اس کا علی بھی مولا ہے۔ اے میرے معبود! جو اس سے محبت کرے اس سے تو بھی محبت کر اور اسکے دشمن سے دشمنی رکھ۔ جو حاضر ہے اسے چاہیے کہ وہ غیر حاضر تک یہ بات پہنچا دے۔ سلیم نے کہا ”سعد نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا ”میں صرف شک کا شکار ہوں لیکن میں آپ کو قتل کرنے والا نہیں ہوں اگر علی مجھ سے فضیلت میں سبقت رکھتے ہیں تو میں انکے سامنے سے غائب ہوں میں نہیں گمان رکھتا کہ میں خطا کار ہوں یا گنہگار ہوں۔ بلکہ علی حق پر ہیں۔“



## حدیث نمبر چھپن (56)

## مہاجرین و انصار

قَالَ: وَ ذَكَرَ سُلَيْمٌ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَعَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ رَجُلًا وَاحِدًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ، وَ لَا مَعَ مُعَاوِيَةَ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ، وَ لَا مَعَ الْخَوَارِجِ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَ ذَكَرَ الْمُحَدِّثُ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُتِلَ شَيْطَانُ الْوَهْدَةِ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: «أُمَّهُ أُمَّةٌ لِبَنِي سُلَيْمٍ وَ أَبُوهُ شَيْطَانٌ»

اس نے کہا کہ سلیمؓ نے ذکر کیا کہ طلحہ اور زبیر کے ساتھ مہاجرین و انصار میں سے کوئی ایک شخص بھی نہ تھا اور نہ ہی معاویہ کے ساتھ مہاجرین و انصار میں سے کوئی تھا اور نہ ہی نہروان والے دن خوارج کے ساتھ مہاجرین و انصار میں سے کوئی تھا۔ کہا کہ میں نے سعد سے سنا کہ اس نے مخروج کا ذکر کیا تو کہا علیؓ نے فرمایا ”پست شیطان مارا گیا“۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا تھا ”اسکی ماں بنی سلیم کی کنیز اور اسکا باپ شیطان تھا۔“

## حدیث نمبر ستاون (57)

## علیؑ کے بارے میں تین کا افسوس

قَالَ سُلَيْمُ بْنُ قَيْسٍ: وَجَلَسْتُ يَوْمًا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ ، فَسَمِعْتُهُمْ يَتَمَلَّوْنَ: لَقَدْ تَخَوَّفْنَا أَنْ نَكُونَ قَدْ هَلَكْنَا بِتَخَلُّفِنَا عَنْ نُصْرَةِ عَلِيٍّ وَ عَنِ قِتَالِنَا مَعَهُ الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ. فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: «أَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِقِتَالِ النَّكِيثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ قَالَ: فَبَكَوْا، ثُمَّ قَالُوا: صَدَقَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ بَرٌّ، مَا قَالَ عَلَى اللَّهِ وَ لَا عَلَى رَسُولِهِ قَطُّ إِلَّا الْحَقُّ، فَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ تَخَلُّفِنَا عَنْهُ وَ خِدْلَانَا إِيَّاهُ

سُلَيْمُ بْنُ قَيْسٍ نے کہا ”ایک دن میں محمد بن مسلمہ ، سعد بن مالک اور عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھا تھا تو میں نے ان سب کو کہتے سنا ”یقیناً ہمیں ڈر ہے کہ ہم کہیں ہلاک نہ ہو جائیں کیونکہ ہم نے علیؑ کی نصرت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے اور باغی گروہ سے جنگ میں اسکے ساتھ جانے سے گریز کیا ہے؟ تو میں نے کہا ”مجھے میرے معبود کی قسم! میں نے علیؑ کو فرماتے سنا ہے۔ کہ مجھے رسول اللہؐ نے ناکثین ، قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنے کا حکم دیا تھا؟ سلیمؓ نے کہا پس وہ سب رونے لگے۔ پھر ان سب نے کہا علیؑ سچا اور نیکو کار ہے وہ اللہ اور اسکے رسولؐ کے بارے میں سچ کے سوا کچھ نہیں فرماتے ہیں ہم آپؐ سے منہ موڑنے اور آپؐ کو تنہا چھوڑنے پر اللہ کی دربار میں استغفار کرتے ہیں؟

## حدیث نمبر اٹھاون (58)

## ابان کی حسن بصری کے خلاف دلیل

سُلَيْمٌ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ لَا أَنْ تَقُولَ طَوَائِفُ مِنْ أُمَّتِي مَا قَالَتِ النَّصَارَى فِي عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَقُلْتُ فِيكَ مَقَالَةً تَتَّبَعُ أُمَّتِي آثَارَ قَدَمَيْكَ فِي التُّرَابِ فَيَقْبَلُونَهُ

سلیم بن قیس نے کہا میں نے سلمانؓ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا ”اگر میری امت کے گروہ تیرے بارے میں وہ نہ کہیں کہ جو نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا تو یقیناً میں تمہارے بارے میں ایسی بات بتاؤں کہ میری امت تمہارے قدموں کی خاک کو ڈھونڈ کر اسے بوسے دیں؟“

قَالَ أَبَانٌ: فَحَدَّثْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ - وَهُوَ فِي نَيْبِ أَبِي خَلِيفَةَ - بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ سَلْمَانَ. فَقَالَ الْحُسَيْنُ: «وَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ فِي عَلِيٍّ حَدِيثَيْنِ مَا حَدَّثْتُ بِهِمَا أَحَدًا قَطُّ. «فَحَدَّثْتُ بِتَسْلِيمِ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِ وَ حَدِيثِ يَوْمِ أُحُدٍ، فَوَجَدْتُهُمَا فِي صَحِيفَةِ سُلَيْمٍ بَعْدَ ذَلِكَ يَرْوِيهَا عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا مِنْهُ. قَالَ أَبَانٌ: فَلَمَّا حَدَّثْنَا بِهَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ خَلَوْتُ بِهِ وَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ غَيْرِي وَغَيْرَ أَبِي خَلِيفَةَ، وَبِتَّ لَيْلَتِي إِذْ ذَاكَ عِنْدَهُ. فَقَالَ الْحُسَيْنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ: لَوْ لَا رِوَايَةُ يَرْوِيهَا النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَطَنَنْتُ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ هَلَكُوا مِنْذُ فُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ غَيْرَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ شِيعَتِهِ.»

ابان نے کہا میں نے یہ حدیث سلیم سے کہ جو اس نے سلمانؓ سے روایت کی تھی۔ حسن بن ابی الحسن کو جبکہ وہ ابو خلیفہ کے گھر میں تھا بیان کی تو حسن نے کہا ”اللہ کی قسم! میں نے علیؑ کے بارے میں دو حدیثیں ایسی سنی ہیں کہ جو میں نے کسی ایک سے بھی ہر گز بیان نہ کی ہیں؟ پس اس نے علیؑ کے سامنے ملائکہ کے سر تسلیم خم کرنے اور اُحد والے دن کی حدیث بیان کی۔ میں نے بعد میں ان دونوں حدیثوں کو سلیم کی کتاب میں پایا کہ اس نے روایت کی ہے کہ اس نے یہ دونوں حدیثیں علیؑ سے سننے کا شرف حاصل کیا۔ ابان نے کہا ”جس نے ہمیں یہ دونوں حدیثیں سنائیں تو جب میرے علاوہ باقی لوگ چلے گئے اور میں اسکے ساتھ تنہا رہ گیا اور ابو خلیفہ بھی اور میں نے وہ رات اسکے پاس گزاری تھی۔ تو اس رات حسن (بصری) نے کہا ”اگر وہ روایت نہ ہو کہ جو لوگ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں تو میرا گمان ہے کہ یقیناً لوگ تمام کے تمام رسول اللہ کی وفات کے بعد سے ہی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ماسوائے علیؑ اور آپ کے شیعوں کے؟“

قُلْتُ: يَا بَا سَعِيدٍ، وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَ مَا تِلْكَ الرِّوَايَةُ يَا بَا سَعِيدٍ قَالَ: قَوْلُ حَدِيثِ «قَوْمٌ يَنْجُونَ وَ يَهْلِكُ أَتْبَاعُهُمْ. «قِيلَ: وَ كَيْفَ ذَلِكَ يَا حَدِيثُ قَالَ: « قَوْمٌ لَهُمْ سَوَابِقُ أَحَدُنَا أَحَدًا فَتَبِعَهُمْ عَلَى أَحَدَانِهِمْ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ سَوَابِقُ. فَجَاءَ أَوْلِيَاكَ بِسَوَابِقِهِمْ وَ هَلَكَ الْأَتْبَاعُ بِأَحَدَانِهِمْ. «وَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِعُمَرَ -

حِينَ اسْتَأْذَنَهُ فِي قَتْلِ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ [فَقَالَ]: «وَمَا يُدْرِيكَ يَا عُمَرُ! لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى غُصْبَةِ أَهْلِ بَدْرٍ فَأَشْهَدَ مَا لَمْ يَكُنْهُ: إِنِّي قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ فَلْيَعْمَلُوا مَا شَاءُوا». (و حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ذَكَرَ الْمُؤَجَّبَيْنِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تَعْنِي بِالْمُؤَجَّبَيْنِ قَالَ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَ مَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ.» فَلَسْتُ أَزْجُو لِأَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ النَّجَاةَ إِلَّا بِهَذِهِ الرِّوَايَاتِ وَ السَّلَامَةِ. قُلْتُ: أَتَجْعَلُ حَدِيثَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ وَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ، إِنْ كَانَ الْأَمْرُ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ دُوهُمْ] مِنَ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ [فَقَالَ: يَا أَحْمَقُ، لَا تَقُولَنَّ] إِنْ كَانَ «هُوَ وَ اللَّهُ لِعَلِيٍّ دُوهُمْ، وَ كَيْفَ لَا يَكُونُ لَهُ دُوهُمْ بَعْدَ الْخِصَالِ الْأَرْبَعِ] وَ لَقَدْ حَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

میں نے کہا ”اے ابوسعید! ابو بکر اور عمر بھی؟“ اس نے کہا ”جی ہاں“ میں نے کہا ”اے ابوسعید! وہ روایت کیا ہے؟“ اس نے کہا ”حذیفہ کا کہنا ”ایک قوم نجات پائے گی جبکہ انکی اتباع کرنے والے ہلاک ہونگے؟ اس سے کہا گیا ”اے حذیفہ وہ کیسے؟ اس نے کہا ایک قوم کے لیے سبقت تھی انہوں نے بدعتیں ایجاد کیں تو انکی بدعتوں میں اس قوم نے پیروی کی کہ جن کو کوئی سبقت حاصل نہ تھی۔ پس وہ اپنی سبقتوں کے سبب نجات پا جائیں گے اور انکی بدعتوں پر عمل کرنے والے ہلاک ہو جائیں گے اور عمر کے بارے میں رسول اللہ کا فرمان۔۔۔ کہ جب اس نے آپ سے حاطب بن ابی بلتعہ کے قتل کی اجازت چاہی۔ تو آپ نے فرمایا اے عمر! تو نہیں جانتا کہ یقیناً اللہ عزوجل نے اہل بدر کے گروہ پر نظر کرم فرماتے ہوئے ملائکہ کو گواہ بنایا ہے کہ ”میں نے انکی مغفرت کی ہے پس وہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ اور جابر بن عبد اللہ انصاری کی حدیث کہ رسول اللہ نے دو موبجبتین کا ذکر فرمایا تو لوگوں نے عرض کی ”یا رسول اللہ موبجبتین سے آپ کی کیا مراد ہے؟“ آپ نے فرمایا جو شخص قیامت کے دن اللہ کے حضور پہنچا اور اس نے کسی کو بھی اللہ کا شریک نہیں بنایا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ کے دربار میں اسکا شریک بنا کر پہنچا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ ”پس مجھے ابو بکر، عمر، عثمان، طلحہ اور زبیر کی نجات و سلامتی کی امید نہیں ہے ماسوائے ان روایات کے“ میں نے کہا ”کیا تو ابو بکر اور عمر کے کرتوتوں کو عثمان و طلحہ اور زبیر کے کرتوتوں جیسا سمجھتا ہے؟ اگرچہ اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے علی کے لیے ہی حکم ہو تو اس نے کہا ”اے احمق! تم ایسا ہرگز نہ کہو کہ اگر ہو“ اللہ کی قسم وہ امر خلافت علی ہی کے لیے ہے ان سب کے لیے نہیں۔ اور امر خلافت علی کے لیے کیوں نہ ہو جبکہ علی کے پاس چار فضیلتیں ہیں؟ جو کہ مجھے رسول اللہ سے لاتعداد قابل اعتماد راویوں نے بیان کیا ہے۔

الرِّقَاتُ مَا لَا أَحْصِي. [قُلْتُ: وَ مَا هَذِهِ الْخِصَالُ الْأَرْبَعُ قَالَ]: فَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ [نُصِبَهُ إِيَّاهُ يَوْمَ غَدِيرِ حُجِّمٍ. وَ قَوْلُهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ]: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرِ التَّبُوءِ»، وَ لَوْ كَانَ غَيْرِ التَّبُوءِ لَأَسْتَشْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَ قَدْ عَلِمْنَا [يَقِينًا] أَنَّ الْخِلَافَةَ غَيْرِ التَّبُوءِ. وَ حَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ آخِرَ حُطْبَةٍ حَطَبَهَا لِلنَّاسِ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ: «أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمُ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَ أَهْلَ بَيْتِي، فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ أَهْمًا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْخَوْضَ كَهَاتَيْنِ - وَ جَمَعَ بَيْنَ سَبَابَتَيْهِ - لَا كَهَاتَيْنِ - وَ جَمَعَ بَيْنَ سَبَابَتَيْهِ وَ الْوُسْطَى - لِأَنَّ إِحْدَاهُمَا قُدَّامُ الْأُخْرَى فَتَمَسَّكُوا بِهِمَا لَا تَضِلُّوا وَ لَا تُؤَلُّوا. لَا

تَقَدَّمُوهُمْ فَتَهَلَّكُوا وَ لَا تُعَلِّمُوهُمْ فَأَنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ . وَ لَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ - وَ هُمَا سَابِعَا سَبْعَةٍ - أَنْ يُسَلِّمُوا عَلَيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ . وَ لَعَمْرِي لَئِنْ جَازَ لَنَا - يَا أَحَا عَبْدَ الْقَيْسِ - أَنْ نَسْتَغْفِرَ لِعُثْمَانَ وَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ - وَ قَدْ بَلَغَ مِنْ حَدِيثِهِمْ مَا قَدْ ظَهَرَ لَنَا - إِنَّهُ لَيَسْتَعْنَا أَنْ نَسْتَغْفِرَ لَهُمَا . فَأَمَّا طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ، فَأَيُّهُمَا بَايَعَا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَ أَنَا شَاهِدٌ - طَائِعِينَ عَيْرَ مُكْرَهَيْنِ، ثُمَّ نَكْنَا بَيْنَهُمَا وَ سَفِكَا الدِّمَاءَ الَّتِي قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ رَغْبَةً فِي الدُّنْيَا وَ حِرْصًا عَلَى الْمُلْكِ، وَ لَيْسَ ذَنْبٌ بَعْدَ الشِّرْكِ بِاللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ سَفْكِ الدِّمَاءِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ .

میں نے کہا ”وہ فضیلتیں کیا ہیں اس نے کہا ”ختم غدیر کے دن اسکا اعلان اور رسول اللہ کا اس کے بارے میں فرمان۔ اور آپ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا تیری نسبت مجھ سے وہی ہے کہ جو ہارون کی موسیٰ سے تھی ماسوائے نبوت کے ”اگر نبوت کے علاوہ کچھ اور ہوتا تو رسول اللہ اسکا بھی استنشا فرماتے۔ اور ہم یقیناً جانتے ہیں کہ نبوت کے علاوہ خلافت ہے۔ اور رسول اللہ کا وہ آخری خطبہ کہ جس کے بعد آپ گھر چلے گئے اور ہر گز باہر نکل کہ لوگوں کو خطبہ نہ دیا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اسکے آخر میں فرمایا ”اے لوگو! یقیناً میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب بھی تم نے ان دونوں کا دامن تھامنا ہر گز گمراہ نہ ہو پاؤ گے ایک اللہ کی کتاب دوسرے میری اہل بیت کیونکہ لطیف و خبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ دونوں ہر گز جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر یوں پہنچیں گے۔ آپ نے اپنی شہادت کی درمیانی دو انگلیوں کو ملا یا۔۔۔ کیونکہ ان میں ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے پس تم ان دونوں کا دامن تھامنا گمراہ نہیں ہو پاؤ گے اور ان سے منہ نہ موڑنا اور ان سے آگے ہر گز نہ بڑھنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور انکو سکھانے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ اور یقیناً رسول اللہ نے ابو بکر اور عمر کو حکم دیا۔۔۔ اور وہ سات میں سے ساتویں تھے۔ کہ وہ علی کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کریں مجھے میری زندگی کی قسم! اگر ہمارے لیے جائز ہوتا۔۔۔ اے عبدالقیس کے بھائی۔۔۔ کہ ہم عثمان، طلحہ اور زبیر کے لیے استغفار کریں۔۔۔ جبکہ انکے کرتوتوں کی انتہا ہو گئی تھی کہ جو ہمارے سامنے ظاہر ہے۔۔۔ مگر ہمارے لیے اجازت ہے کہ ہم ان دونوں کے لیے استغفار کر سکتے ہیں (ابو بکر اور عمر کے لیے) جہاں تک طلحہ اور زبیر کی بات ہے تو ان دونوں نے میری موجودگی میں علیؑ کی بیعت کی اپنی کھلی رضا مندی سے بغیر کسی مجبوری کے پھر ان دونوں نے اپنی بیعت توڑ ڈالی اور پھر ان دونوں نے دنیا کی چاہت اور حکومت کی لالچ میں ان لوگوں کا خون بہایا کہ جنکا خون بہانا اللہ نے حرام قرار دیا تھا۔ اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے بعد خون بہانے سے بڑا کوئی گناہ نہ ہے کہ جسکا بہانا اللہ نے حرام قرار دیا ہو۔

وَ أَمَّا عُثْمَانُ فَأَذَى السُّفْهَاءِ وَ بَاعَدَ الْأَتْقِيَاءَ وَ آوَى طَرِيدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَيَّرَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ أَبَا دَرٍّ وَ قَوْمًا صَالِحِينَ وَ جَعَلَ الْمَالَ دَوْلَةً بَيْنَ الْأَعْيَاءِ وَ حَكَمَ بَعِيرٍ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَ كَانَتْ أَحْدَانُهُ أَكْثَرَ وَ أَعْظَمَ مِنْ أَنْ تُحْصَى، وَ أَعْظَمُهُمَا [تَحْرِيقُ كِتَابِ اللَّهِ . [وَ أَفْضَعُهَا صَلَاتُهُ بِمَيِّ أَرْبَعًا خِلَافًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ . قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ، فَتَرْتَحِمُكَ عَلَيْهِ] وَ تَفْضِيلُكَ إِيَّاهُ . قَالَ : إِنَّمَا أَصْنَعُ ذَلِكَ لِيَسْمَعَ بِذَلِكَ أَوْلِيَاؤُهُ الطُّعَاةُ الْعُنَاةُ الْجَبَابِرَةُ الظُّلْمَةُ، [الْحُجَّاجُ وَ ابْنُ زِيَادٍ قَبْلَهُ وَ أَبُوهُ . [أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّهُمْ مِنَ أَهْمُوهُ فِي بَعْضِ عُثْمَانَ وَ حُبِّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفْوَهُ وَ مَثَلُوا بِهِ وَ قَتَلُوهُ وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : «لَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ . [قُلْتُ : وَ مَا إِذْلَالُهُ لِنَفْسِهِ



حکومت ہی میں رہے ہو۔ پھر آپ تین دن تک مسلسل لوگوں سے دور رہے۔ پس لوگوں نے آپ کو تلاش کرنا شروع کیا تو وہ لوگ آپ کے پاس بستی نجا کے چھپر نما مکان میں پہنچے تو انہوں نے عرض کی ”ہم نے اس امرء خلافت میں مسلسل تین دن تک باہم مشورہ کیا ہے۔ پس ہم نے لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی خلافت کا آپ سے بڑھ کر حقدار نہ پایا ہے۔ پس ہم امت محمدیہ کے ضائع ہونے کے بارے میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ کے غیر کی حکومت سے ایسا ہی ہوگا۔ پس لوگوں نے آپ کی بیعت کر ڈالی سب سے پہلے جس نے آپ کی بیعت کی وہ طلحہ اور زبیر تھے۔ پھر وہ دونوں یہ گمان کرتے کہ انہوں نے مجبوراً بیعت کی تھی بصرہ چلے گئے حالانکہ وہ دونوں جھوٹے تھے۔ پھر آپ کے پاس مہرۃ نامی جگہ۔۔۔ جو حضرموت اور عمان کے درمیان ہے۔۔۔ سے ایک شخص آیا۔۔۔ جبکہ محمد بن ابی بکر آپ کے پہلو میں موجود تھے۔۔۔ میں سن رہا تھا کہ علی نے اس سے فرمایا ”اے مہرۃ کے بھائی! کیا تو میری بیعت کرنے آیا ہے؟ اس نے عرض کی ”جی ہاں“ آپ نے فرمایا کیا تم میری بیعت اس بات پر کرتے ہو کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد امر خلافت میرے لیے ہی تھا مگر ابن ابی قحافہ (ابو بکر) نے ظلم و عداوت کی بنا پر چھین لیا پھر اس کے بعد عمر نے ہم سے چھین لیا؟ پس اس نے عرض کی ”جی ہاں“ پس اس شخص نے اس بات پر ہی آپ کی بیعت کی اپنی مکمل رضامندی سے اور بغیر کسی مجبوری کے“۔ ابان نے کہا میں نے حسن (بصری) سے کہا ”کیا تمام لوگوں نے اسی بات پر آپ کی بیعت کی تھی؟ اس نے کہا نہیں بلکہ جو ایمان رکھتے تھے اور آپ کے قابل اعتماد تھے انہوں نے اسی بات پر بیعت کی تھی

يَا أَخَا عَبْدِ الْقَيْسِ، وَ لَيْنَ جَاَزَ لَنَا أَنْ نَسْتَغْفِرَ لِعُثْمَانَ وَ قَدْ رَكِبَ [مَا رَكِبَ] مِنَ الْكِبَائِرِ وَ الْأُمُورِ الْقَبِيحَةِ إِنَّهُ لَيَجُوزُ لَنَا أَنْ نَسْتَغْفِرَ لَهُمَا وَ قَدْ عُوفِيَا مِنَ الدِّمَاءِ وَ عَقًّا فِي وَلايَتِهِمَا وَ كَهْفًا وَ أَحْسَنًا السِّيَرَةَ ، وَ لَمْ يَعْمَلَا بِمِثْلِ عَمَلِ عُثْمَانَ مِنَ الْجَوْرِ وَ التَّخْلِيضِ، وَ لَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَهُ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ مِنْ نَكْثِهِمَا الْبَيْعَةَ وَ مَا سَفَكَا مِنَ الدِّمَاءِ إِزَادَةَ الدُّنْيَا وَ الْمُلْكِ، وَ قَدْ سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَنْهَى عَمَّا رَكِبَا وَ عَمَّا أَتَيَا فَتَرَكَا أَمَرَ اللَّهُ وَ أَمَرَ رَسُولُهُ [بَعْدَ الْحُجَّةِ وَ الْبَيْتَةِ اسْتِحْقَافًا بِأَمْرِ اللَّهِ وَ أَمْرِ رَسُولِهِ] . [وَ لَيْنَ قُلْتُ يَا أَخَا عَبْدِ الْقَيْسِ] : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ قَدْ سَمِعَا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَلَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ عُثْمَانُ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ رَكِبُوا مَا رَكِبُوا مِنَ الْحَرْبِ وَ سَفَكِ الدِّمَاءِ وَ عُوفِيَا مِنْ ذَلِكَ . [وَ لَيْنَ قُلْتُ] : إِنَّهُمَا أَوَّلُ مَنْ فَتَحَ ذَلِكَ وَ سَنَّهُ وَ أَدْخَلَ الْفِتْنَةَ وَ الْبَلَاءَ عَلَى الْأُمَّةِ بَانْتِزَاعِهِمَا [عَلَى مَا قَدْ عَلِمَا يَقِينًا أَنَّهُ حَقٌّ لَهُمَا فِيهِ وَ أَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ لِعَبْرَتِهِمَا ، وَ أَهْمَمَا سَلَمَا عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حِينَ أَمَرَهُمَا بِالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ : أَمِنْ اللَّهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ قَالَ : نَعَمْ، مِنْ اللَّهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ [إِنَّ فِي ذَلِكَ لَمَقَالًا

اے عبد القیس قبیلے کے بھائی! اگر ہمارے لیے جائز ہو کہ عثمان کے لیے استغفار کر سکیں جبکہ وہ جن گناہوں کا مرتکب ہونا تھا ہوا کہ اس نے گناہان کبیرہ اور فتنج امور بجالائے تھے تو یقیناً ہمارے لیے جائز ہے کہ ہم ابو بکر اور عمر کے لیے بھی استغفار کریں۔ کیونکہ ان دونوں نے خون بہانے سے درگزر کیا اور اپنی حکومت میں ان دونوں نے عنودر گزر سے کام لیا اور اپنے ہاتھ کور کے رکھا اور ان دونوں نے اچھی سیرت پیش کی اور ان دونوں نے عثمان کی طرح ظلم و جور برپا نہیں کیا تھا۔ اور نہ ہی ایسا کیا تھا کہ جیسا طلحہ و زبیر نے کیا کہ جو ان دونوں نے اپنی بیعت توڑ ڈالی تھی۔ اور ان دونوں نے دنیا اور بادشاہت کی چاہت میں خون بہائے تھے جبکہ وہ دونوں رسول اللہ سے سن چکے تھے کہ جس کے وہ دونوں مرتکب ہوئے اس سے منع کیا گیا تھا اور اس سے بھی کہ جس پر انہوں نے عمل کیا۔ پس ان دونوں (طلحہ و زبیر) نے اللہ اور اسکے

رسول کے حکم حجت و ثبوت کے بعد اللہ اور اسکے رسول کے حکم کو حقیر سمجھتے ہوئے ترک کر دیا اے عبد القیس قبیلہ کے بھائی! یقیناً تم کہو گے ”ابو بکر اور عمر بھی رسول اللہ سے سن چکے تھے کہ جو آپ نے علی کی فضیلت میں فرمایا تھا تو یقیناً سب عثمان، طلحہ اور زبیر نے بھی سنا تھا۔ پھر بھی انہوں نے جنگ مسلط کی اور خون بھی بہایا اور انکو یہ سب معاف کر دیا گیا (تو یقیناً میں کہوں گا ”ان دونوں (ابو بکر، عمر) نے ہی سب سے پہلے اس سب کا کھاتہ کھولا اور اسکو رواج دیا اور امت میں فتنہ اور مصیبت کو داخل کیا۔ کہ ان دونوں نے وہ چیز چھین لی کہ جس کے بارے میں ان دونوں کو یقین طور پر علم تھا کہ ان دونوں کا اسمیں کوئی حق نہیں ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ چیز اللہ نے انکے غیر (علی) کے لیے مقرر کی ہے اور ان دونوں نے علی کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام بھی کیا تھا اور جب رسول اللہ نے ان دونوں کو علی پر سلام کرنے کا حکم دیا تو ان دونوں نے نبی سے عرض کی تھی ”کیا اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے واجب ہے؟ آپ نے فرمایا ”ہاں اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے واجب ہے۔ اسمیں یقیناً تمہارے لیے دو جواب ہیں۔

لَقَدْ قَالَ لِي أَبُو ذَرٍّ - حِينَ حَدَّثَنِي بِسَلِيمِهِمَا عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ [ وَ هُوَ وَ الْمُقْدَادُ وَ سَلْمَانَ : - سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: مَا وَلَّتْ أُمَّةٌ قَطُّ أَمْرَهَا رَجُلًا وَ فِيهِمْ ] مَنْ هُوَ [ أَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا لَمْ يَزَلْ أَمْرُهُمْ يَذْهَبُ سَفَلًا حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى مَا تَرَكُوا. يَا أَحَا عَبْدِ الْقَيْسِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرَ وَ جَمِيعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمْ يَكُونُوا يَشْكُونَ وَ لَا يَحْتَلِفُونَ وَ لَا يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَنَّ عَلِيًّا بَنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَوْلَهُمْ إِسْلَامًا ] وَ أَكْثَرُهُمْ عِلْمًا [ وَ أَعْظَمُهُمْ عَنَاءً فِي الْجِهَادِ ] فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ مُبَارَاةِ الْفَرَانِ وَ وَقَاتِيهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِنَفْسِهِ [ وَ أَنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ شَدِيدَةً ] وَ لَا كَرْهَةً وَ لَا مُبَارَاةً قَرْنٍ وَ فَتْحَ حِصْنٍ [ إِلَّا قَدَمَهُ فِيهَا نَفْعًا بِهِ وَ مَعْرِفَةً بِفَضْلِهِ ] وَ [ أَنَّهُ أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَنَّهُ أَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ] وَ أَنَّهُ وَصِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ [، وَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ كُلُّ يَوْمٍ وَ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خُلُوةً وَ دَخَلَةً إِلَيْهِ إِذَا سَأَلَهُ أَعْطَاهُ وَ إِذَا سَكَتَ ابْتَدَأَهُ، وَ أَنَّهُ لَمْ يَخْتَجِ إِلَى أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي عِلْمٍ وَ لَا فِعْهِ، وَ أَنَّ جَمِيعَهُمْ كَانُوا يَخْتَانُونَ إِلَيْهِ ] وَ هُوَ لَا يَخْتَانُ إِلَى أَحَدٍ [ وَ أَنَّ لَهُ مِنَ السَّوَابِقِ وَ الْمَنَاقِبِ وَ مَا أَنْزَلَ فِيهِ مِنَ الْقُرْآنِ مَا لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ، وَ أَنَّهُ كَانَ أَجْوَدَهُمْ كَفًّا وَ أَسْخَاهُمْ نَفْسًا وَ أَشْجَعَهُمْ لِقَاءً، وَ مَا خَصَلَتْهُ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ لَهُ فِيهَا نَظِيرٌ وَ لَا شَبِيهَةٌ وَ لَا كُفُوٌ، فِي زُهْدِهِ فِي الدُّنْيَا وَ لَا فِي اجْتِهَادِهِ. فَمِمَّا خَصَّهُ اللَّهُ بِهِ أَنْ أَخَذَ عَلَى النَّاسِ بِالْفَضْلِ الْأَوَّلِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، فَلَمْ يَسْبِقْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَى خَيْرٍ، وَ لَمْ يُؤْمَرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَحَدًا قَطُّ عَلَيْهِ وَ لَمْ يَتَقَدَّمْ أَمَامَهُ أَحَدٌ فِي صَلَاةٍ قَطُّ. ] قَالَ أَبَانُ [ قُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، أَلَيْسَ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ: أَيْنَ يَذْهَبُ بِكَ يَا أَبَانُ إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ مَعَ النَّاسِ ] الَّذِينَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ [، وَ إِنَّمَا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مُرَضُّهُ وَ يُوصِي إِلَيْهِ وَ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ. ثُمَّ لَمْ يَمِّمْ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرٍ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَخَّرَ أَبَا بَكْرٍ وَ صَلَّى بِالنَّاسِ

مجھے ابو ذر نے کہا تھا۔۔۔ جب اس نے مجھے ابو بکر و عمر کے علی کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرنے کا بیان کیا تو وہ بھی اور مقداد بھی اور سلمان بھی موجود تھے۔۔۔ کہ ہم نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ”امت اپنے معاملے کا حاکم ہر گز کسی دوسرے شخص کو نہیں بنا سکتی جبکہ ان میں ان سب سے زیادہ جاننے والا (بڑا عالم) موجود ہوا اگر ایسا کریں تو انکا معاملہ ہمیشہ تنزلی میں رہے گا یہاں تک وہ اسکی طرف رجوع کریں

کہ جسے انہوں نے ترک کر دیا تھا (بڑے عالم کی طرف) اے قبیلہ عبد القیس کے بھائی! ابو بکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر اور نبی کے تمام اصحاب ہر گز اس بات میں شک نہ کرتے تھے اور نہ ہی ان میں اس بات پر کوئی اختلاف و تنازع تھا کہ علی ابن ابی طالب ان سب میں اسلام کے اعتبار سے پہلے تھے۔ اور ان سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور جہاد فی سبیل اللہ میں ان سب سے زیادہ حصہ لینے والے تھے اور ہم عصر پہلوانوں میں ان سب سے زیادہ لاکارنے والے تھے اور ان سب کی نسبت اپنی جان کے ذریعے رسول اللہ کی حفاظت کرنے والے تھے۔ اور یہ کہ رسول اللہ پر جب بھی مصیبت و کرب آتی تھی اور جب بھی کسی پہلوان کا مقابلہ کرنے کے لیے بھیجنا ہوتا تھا اور جب بھی قلعہ فتح کرنا ہوتا تھا۔ تو آپ علیؑ کو ہی آگے کرتے تھے آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اور آپ کی فضیلت کی معرفت کرانے کے لیے۔ اور یہ کہ علیؑ اللہ کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت کے ان سب سے بڑے عالم تھے۔ اور یہ کہ علیؑ ان سب سے بڑھ کر رسول اللہ کو محبوب تھے۔ اور یہ کہ آپ رسول اللہ کے وصی تھے۔ اور یہ کہ آپ کے لیے ہر دن اور ہر رات میں ایک مرتبہ خلوت ہوتی تھی کہ اگر آپ نبی سے سوال کرتے تو آپ کا جواب دیتے تھے اور اگر آپ سے سوال نہ کرتے تو آپ خود ہی گفتگو کی ابتداء کرتے تھے۔ اور یہ کہ آپ رسول اللہ کے بعد علم و دانائی میں کسی ایک کے بھی محتاج نہ تھے۔ اور یہ کہ آپ کی سبقتوں اور مناقب کے بارے میں اللہ عز و جل جو قرآن نازل کیا ان میں سے کسی ایک کے لیے بھی نہیں ہوا۔ اور یہ کہ آپ ان سب سے بڑھ کر۔ ان سب سے سخی نفس ان سب سے بڑھ کر دلیر دل تھے آپ میں جو خصوصیات تھیں ان میں آپ کی نہ کوئی مثال تھی اور نہ کوئی آپ کی برابری کر سکتا تھا۔ نہ دنیا میں آپ کے زہد میں اور نہ ہی آخرت کے بارے میں آپ کی کوشش میں۔ پس آپ کی خصوصیات یہ ان ہیں سے یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کی نسبت رسول اللہ سے بلا فصل تھے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی آپ سے نیکی میں سبقت حاصل نہ کر پایا۔ اور نہ آپ نے آپ پر کسی کو بھی ہر گز امیر نہ بنایا اور نہ ہی نماز میں کسی ایک کو آپ کے آگے بڑھا کر امام بنایا، ان نے کہا کہ میں نے کہا ”اے ابو سعید! کیا رسول اللہ نے ابو بکر کو حکم نہیں دیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں؟ تو اس نے کہا ”اے ابان! تمہاری عقل کہاں گئی؟ علیؑ ان لوگوں میں ہر گز موجود نہیں تھے کہ جنکو نماز پڑھانے کا ابو بکر کو آپ نے حکم دیا تھا۔ آپ تو اس وقت فقط رسول اللہ کے ساتھ آپ کی تیماردائی میں مصروف تھے آپ نے آپ کو وصیت کیا اور اپنی نماز آپ کے ساتھ ہی پڑھی۔ پھر یہ کہ آپ نے ابو بکر کو وہ نماز تمام نہ کرنے دی تھی۔ پس رسول باہر تشریف لائے اور ابو بکر کو پیچھے کر دیا اور لوگوں کو خود نماز پڑھائی۔

وَاللّٰهُ لَقَدْ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: فَتَحَّ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ [فِي مَرَضِهِ] مِفْتَاحَ أَلْفِ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ، كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ ثُمَّ أَخَذَ بِالْفَضْلِ الْآخِرِ أَنْ صَبَرَ عَلَى الظُّلْمِ، فَلَمَّا وَجَدَ أَعْوَانًا قَاتَلَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلَ عَلَى تَنْزِيلِهِ فَأَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ [وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کی قسم! میں نے علیؑ کو فرماتے سنا تھا رسول اللہ نے اپنی مرضی سے میرے لیے علم کے ہزار باب کھولے کہ ان میں سے ہر باب میں سے ایک ہزار باب کھلتا ہے پھر آپ نے لوگوں کی نسبت رسول سے قربت یوں حاصل کی کہ آپ نے ظلم پر صبر کیا۔ پس جب آپ نے مددگار پائے تو تاویل قرآن کے بارے میں بھی ویسے ہی جنگ کی تھی۔ پس آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو زندہ کیا۔ یہاں تک کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔

[حَتَّى اسْتَشْهَدَ فَلَقِيَ اللَّهَ نَقِيًّا زَكِيًّا] سَعِيداً [شَهِيداً] طَيِّباً مُطَيَّباً [قَدْ قَاتَلَ الَّذِينَ أَمَرَهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ بِقَتَالِهِمْ، النَّاكِثِينَ وَ الْمَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ. قَالَ أَبَانُ: قَالَ الْحَسَنُ هَذِهِ الْمَقَالَةُ] فِي أَوَّلِ عُمُرِهِ [فِي أَوَّلِ عَمَلِ الْحَجَّاجِ وَ هُوَ مُتَوَارٍ] فِي بَيْتِ أَبِي خَلِيفَةَ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الشَّيْعَةِ. [فَلَمَّا كَبِرَ وَ شَهِرَ] وَ [سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا يَقُولُ] فِي عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ [خَلَوْتُ بِهِ فَلَدَّكْرْتُهُ مَا سَمِعْتُ مِنْهُ. فَقَالَ: ائْتُمُّ عَلِيَّ، فَإِنَّمَا صَنَعْتُ مَا صَنَعْتُ أَحَقُّنُ دَمِي وَ لَوْ لَا ذَلِكَ لَسَأَلْتُ بِي الْحُشْبُ

پس آپؑ لقاء الہی میں نقی، زکی، سعید، شہید، طیب و طاہر ہی گئے۔ کہ آپؑ نے ان لوگوں سے جنگ کی تھی کہ جن سے جنگ کرنے کا اللہ اور اسکے رسولؐ نے آپؑ کو حکم دیا تھا۔ یعنی ناکثین (بیعت توڑنے والے) قاسطین (ظلم و بربریت، پھیلانے والے) اور مارقین (دین سے نکل جانے والے) سے جنگ کی۔ ابان نے کہا ”حسن بصری نے یہ گفتگو اول عمرہ کے اوائل میں کی جب حجاج ملعون کی حکومت کے ابتدائی دن تھے اور وہ ابو خلیفہ کے گھر میں چھپا ہوا تھا کیونکہ وہ ان دنوں میں شیعوں میں سے تھا۔ پس جب وہ بوڑھا ہوا اور مشہور ہوا تو میں نے اسے علیؑ کے بارے میں بہت کچھ غلط کہتے سنا۔ میں نے اسے تنہائی میں یاد دلایا کہ جو میں نے اس سے سنا تھا۔ تو اس نے کہا مجھے پوشیدہ رکھو! میں جو کرتا ہوں فقط اپنی جان کو بچانے کے لیے کرتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا تو مجھ پر کب کی لکڑیاں پڑ چکی ہوتیں۔ (یعنی میں دُفن ہو چکا ہوتا)

## حدیث نمبر انسٹھ (59)

## جنگ جمل اور جنگ صفین اور جنگ نہروان میں علیؑ کی دعا

وَذَكَرَ سُلَيْمٌ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ إِذَا لَقِيَ عَدُوًّا يَوْمَ الْجَمَلِ وَ يَوْمَ صَعَيْنَ وَ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ اسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ عَلَى بَعْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ بَعْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَسِطْ إِلَيْكَ الْأَيْدِي وَ زُفَعْتَ الْأَبْصَارُ وَ أَفْضَتِ الْقُلُوبُ وَ نُقِلَتِ الْأَقْدَامُ. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ أَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ»، وَ هُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ وَ أَصْحَابُهُ يُؤْمِنُونَ

سلیم بن قیس نے ذکر کیا ہے کہ علیؑ جب جنگ جمل اور جنگ صفین اور جنگ نہروان میں دشمنوں کے سامنے گئے تو اپنے چہرے پر کہ جو رسول اللہ کے چہرے کے مشابہ تھا قبلہ رخ ہو کر فرمایا اے میرے معبود! ہاتھ تمہارے سامنے پھیلے ہوئے ہیں، نگاہیں تم پر لگی ہیں، دل تیری طرف مبذول ہیں اور قدم تیری ہی راہ میں بڑھ رہے ہیں اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کو فتح فرما یقیناً تو سب سے بہتر فاتح ہے آپؑ نے اپنے ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے اور آپ کے اصحاب آمین کہتے تھے۔

## حدیث نمبر ساٹھ (60)

## امیر المؤمنینؑ کی فضیلت

سُلَيْمٌ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ أَحْبَبْتَنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِأَفْضَلِ مَنْقَبَةٍ لَكَ قَالَ : مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيَّ مِنْ كِتَابِهِ. قَالَ: وَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ قَالَ: قَوْلُهُ: أَلَمْ تَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ رَبِّي وَ يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ أَنَا الشَّاهِدُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ. وَ قَوْلُهُ: وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِتْيَايَ عَنِّي، وَ لَمْ يَدْعُ شَيْئاً يَمَّا ذَكَرَ اللَّهُ فِيهِ إِلَّا ذَكَرَهُ. قَالَ: فَأَحْبَبْتَنِي بِأَفْضَلِ مَنْقَبَةٍ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَصَبُهُ إِتْيَايَ بَعْدِي حَقٌّ، فَقَامَ لِي بِالْوَلَايَةِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِأَمْرِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى. وَ قَوْلُهُ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى. (وَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ - وَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَ نِسَاءَهُ بِالْحِجَابِ - وَ أَنَا أَخَذْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ غَيْرِي. وَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِحَافٌ لَيْسَ لَهُ لِحَافٌ غَيْرُهُ وَ مَعَهُ عَائِشَةُ، وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَتَأَمَّرُ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَائِشَةَ لَيْسَ عَلَيْنَا ثَلَاثَةٌ لِحَافٌ غَيْرُهُ، وَ إِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يُصَلِّي حَقّاً بِيَدِهِ اللَّحَافَ مِنْ وَسْطِهِ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَائِشَةَ لِيَمَسَّ اللَّحَافُ الْفِرَاشَ الَّذِي تَحْتَنَا

سلیم نے کہا ”ایک شخص علی بن ابی طالب علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں سن رہا تھا کہ اس نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین مجھے اپنی سب سے بڑی فضیلت بیان فرمائیے؟“ آپ نے فرمایا ”میری وہ فضیلت کہ جو اللہ عزوجل نے قرآن میں نازل فرمائی ہے“ اس نے عرض کی ”اللہ نے آپ کے بارے میں کیا نازل فرمایا؟“ آپ نے فرمایا ”اللہ عزوجل کا فرمان ہے ”وہ کہ جو اپنے رب کی طرف سے کھلا معجزہ لے کر آیا ہے اور اسکے پیچھے اس میں سے ایک گواہ ہے؟“ (ہود 17) میں رسول اللہ میں سے گواہ ہوں۔ اور اللہ عزوجل کا فرمان اور وہ کہ جس کے پاس کتاب کا سارا علم ہے؟“ (عد 43) اللہ نے اس سے مجھے ہی مراد لیا ہے؟ پس آپ نے اپنے بارے میں اللہ کی طرف سے نازل کردہ کوئی چیز نہ چھوڑی مگر یہ کہ اسے بیان فرمایا۔ اس شخص نے عرض کی آپ مجھے رسول اللہ کی طرف سے آپ کی بیان کی جانے والے فضیلت بیان فرمائیے؟“ آپ نے فرمایا آپ کا مجھے غدیر خم میں امام مقرر کرنا پس آپ نے اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف سے میری ولایت کا کھڑے ہو کر اعلان کیا۔ اور آپ کا فرمان ”تیری نسبت مجھ سے وہی ہے کہ جو ہارون کی موسیٰ سے تھی اور میں نے رسول اللہ کے ساتھ سفر کیا۔۔۔ اور اس سے پہلے کی بات ہے کہ آپ کی عورتوں کو پردے کا حکم ملتا۔ اور میں رسول اللہ کی خدمت کیا کرتا تھا کہ آپ کا میرے سوا کوئی خادم نہ تھا۔ اور آپ کے پاس فقط ایک لِحاف تھا اور آپ کے ساتھ عائشہ بھی تھی۔ اور رسول اللہ میرے اور عائشہ کے درمیان سوتے تھے اور ہمارے پاس اس ایک لِحاف کے علاوہ کوئی لِحاف نہ تھے۔ اور جب رسول اللہ نماز کے لیے اٹھتے تو رسول اللہ اپنے مبارک ہاتھ سے اس لِحاف کو میرے اور عائشہ کے درمیان دبا دیتے تھے لِحاف ہمارے نیچے موجود زمین کو چھونے لگتا تھا۔

وَ يَقُومُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَيُصَلِّي، فَأَخَذْتَنِي الْخُمَى لَيْلَةً فَأَسْهَرْتَنِي، فَسَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِسَهْرِي. فَبَاتَ لَيْلَتَهُ بَيْنِي وَ بَيْنَ مُصَلَّاهُ يُصَلِّي مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ يَأْتِينِي فَيَسْأَلُنِي وَ يَنْظُرُ إِلَيَّ. فَلَمْ يَزَلْ دَابُّهُ ذَلِكَ إِلَى أَنْ

أَصْبَحَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الْعِدَّةَ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْفِ عَلَيْنَا وَ عَافِهِ فَإِنَّهُ قَدْ أَسْهَرَنِي اللَّيْلَةَ لِمَا بِهِ مِنَ الْوَجَعِ»، فَكَأَنَّمَا نَشِطُ مِنْ عَقَالٍ مَا بِي قَبْلَهُ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَبَشِّرْ يَا أُخِي - قَالَ ذَلِكَ وَ أَصْحَابُهُ يَسْمَعُونَ - فُلْتُ: بَشَّرَكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ جَعَلَنِي فِدَاءَكَ. قَالَ: إِنِّي لَمْ أَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَانِيهِ، وَ لَمْ أَسْأَلْ لِنَفْسِي شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ، وَ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ «أَنْ يُوَخِيَنِي وَ بَيْنَكَ» فَفَعَلَ، وَ سَأَلْتُهُ «أَنْ يَجْعَلَكَ وَ لِي كُنْ مَوْمِنٍ مِنْ بَعْدِي» فَفَعَلَ. فَقَالَ رَجُلَانِ - أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ -: وَ مَا أَرَادَ إِلَى مَا سَأَلَ فَوَ اللَّهُ لَصَاحٍ مِنْ تَمْرِ بَالٍ فِي شَتَّى بَالٍ خَيْرٌ مِمَّا سَأَلَ وَ لَوْ كَانَ سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكاً يُعِينُهُ عَلَى عَدُوِّهِ أَوْ يُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزاً يُنْفِئُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ - فَإِنَّ بِهِمْ حَاجَةً - كَانَ خَيْراً مِمَّا سَأَلَ. وَ مَا دَعَا عَلِيّاً قَطُّ إِلَى حَقٍّ وَ لَا إِلَى بَاطِلٍ إِلَّا أَجَابَهُ

پس رسول اللہ اٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ پس ایک رات مجھے بخار نے گھیر لیا اور مجھے ساری رات جگایا تو میرے جاگنے کی وجہ سے رسول اللہ بھی رات بھر جاگتے رہے وہ رات آپ نے میرے اور اپنے مصلے کے درمیان گزاری کہ کچھ نماز پڑھ کر آپ میری طرف آتے تھے اور میرا حال دریافت فرماتے تھے اور میری دیکھ بھال کرتے تھے۔ پس یونہی سویر ہو گئی۔ جب سویر ہوئی تو آپ نے صبح کی نماز اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھی پھر دعا فرمائی۔ ”اے میرے معبود! علی کو شفا بخش اور اسے تندرست فرما دے کیونکہ اسکے درد کی وجہ سے اس نے مجھے رات بھر جگایا ہے“ تو میں ایسے ہو گیا کہ جیسے بیمار تھا ہی نہیں؟ آپ نے فرمایا ”پھر رسول اللہ نے فرمایا“ اے میرے بھائی تمہیں خوشخبری ہو“۔۔۔ جب آپ یہ فرما رہے تھے تو آپ کے اصحاب سن رہے تھے۔ میں نے عرض کی ”اللہ آپ کو اے رسول اللہ بھلائی کی بشارت دے اور مجھے آپ پر قربان فرمائے۔ آپ نے فرمایا ”میں نے اللہ عزوجل سے کسی چیز کو نہیں مانگا مگر یہ کہ اللہ نے مجھے وہ چیز عطا فرمائی ہے اور میں نے اپنی ذات کے لیے کوئی چیز نہیں مانگی مگر یہ کہ ویسی تمہارے لیے بھی مانگی ہے۔ میں نے اللہ سے دعا کی کہ ”تمہارے اور میرے درمیان اخوت قائم فرمائے“ تو اس نے ایسا ہی کیا۔ اور میں نے اس سے سوال کیا کہ تجھے میرے بعد ہر مومن کا ولی بنائے“ تو اس نے ایسا ہی کیا۔ دو آدمیوں میں سے ایک (ابو بکر) نے دوسرے (عمر) سے کہا ”کیا تو نے دیکھا ہے کہ آپ نے کیا مانگا ہے؟ اللہ کی قسم! گندی کھجوروں کا گندے ٹوکڑے میں سواتین سیر آپ کے مانگے گئے سے اچھا ہے۔ اگر آپ چاہتے تو اپنے رب سے سوال کرتے کہ (علی علیہ السلام) پر فرشتہ نازل کرے جو اسکے دشمن کے مقابلے میں اس کی مدد کرتا یا اس (علی علیہ السلام) پر خزانہ نازل کرے کہ جو وہ اس کے پاس۔ کیونکہ رسول اللہ نے علی کو جب بھی حق یا باطل کی طرف بلا یا تو علی نے آپ کے سامنے لبیک کہا“۔

## حدیث نمبر اکسٹھ (61)

## رسول اللہ کی بنی ہاشم کو وصیت

سُلَيْمٌ: قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ - وَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى جَنْبِهِ -: شَهِدْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ قَالَ نَعَمْ، لَمَّا تَقُلُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَمَعَ كُلَّ مُحْتَلِمٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ امْرَأَةٍ وَ صَبِيٍّ قَدْ عَقَلَ، فَجَمَعَهُمْ جَمِيعاً فَلَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمْ عَزِيمُهُمْ إِلَّا الرُّبَيْزُ فَإِنَّمَا أَدْخَلَهُ لِمَكَانٍ صَفِيَّةَ، وَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ وَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ. ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ» وَ قَالَ: «أُسَامَةُ مَوْلَانَا وَ مِنَّا»، وَ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشٍ وَ عَقَدَ لَهُ وَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ، فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: «لَا يَنْتَهِي يَسْتَعْمَلُ عَلَيْنَا هَذَا الصَّبِيِّ الْعَبْدَ» فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِيُودِعَهُ وَ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ فَوَافَقَ ذَلِكَ اجْتِمَاعَ بَنِي هَاشِمٍ فَدَخَلَ مَعَهُمْ وَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ أُسَامَةَ لِيُسَلِّمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَذِنَ لهُمَا. فَلَمَّا دَخَلَ أُسَامَةُ مَعَنَا - وَ هُوَ مِنْ أَوْسَطِ بَنِي هَاشِمٍ وَ كَانَ شَدِيدَ الْحُبِّ لَهُ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِنِسَائِهِ: «فَمَنْ عَنِّي فَأَحْلِيْنِي وَ أَهْلُ بَيْتِي». فَمَنْ كُلُّهُنَّ

سلیم نے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس سے کہا۔ جبکہ جابر بن عبداللہ انصاری بھی اسکے پہلو میں موجود تھے۔ کیا تم نبی کی رحلت کے وقت موجود تھے؟ اس نے کہا ہاں جب رسول اللہ کی حالت سخت ہو گئی تو آپ نے بنی عبدالمطلب کے ہر بالغ مرد و عورت اور ہر عقل مند بچے کو جمع کیا۔ آپ نے فقط ان سب کو جمع کیا اور انکے علاوہ لوگوں کو اسمیں شامل نہ کیا ماسوائے زبیر کے۔ آپ نے اسے فقط صفیہ کی جگہ شامل کیا اور عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ بن زید کو شامل کیا۔ اور فرمایا ”اسامہ ہمارا محب اور ہم میں سے ہے“ اور رسول اللہ نے اسے لشکر پر امیر بنایا تھا اور اس کے لیے لوگوں کو پابند بھی کیا ہوا تھا اور اس لشکر میں ابو بکر و عمر بھی تھے۔ تو ان میں سے ہر ایک نے کہا آپ ہم پر اس غلام بچے کو بھی امیر بنانے سے باز نہیں رہے“ پس ان میں سے ہر ایک نے اسامہ سے اجازت مانگی تاکہ وہ رسول اللہ کو الوداع کر سکیں اور آپ کو سلام کر سکیں۔ پس بنی ہاشم کے اجتماع کے وقت یہ سارا کچھ ہوا تو اسامہ بھی انکے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور ابو بکر نے اسامہ سے نبی کو سلام کرنے کی اجازت چاہی تو اسامہ نے ان دونوں کو اجازت دے دی۔ جب اسامہ ہمارے ساتھ داخل ہوا۔ اور وہ بنی ہاشم سے شدید محبت کے سبب ہم ہی سے شمار کیا جاتا تھا۔۔۔ تو رسول اللہ نے اپنی بیویوں سے فرمایا مجھ سے دور ہو جاؤ اور میری اہل بیت کو تنہا چھوڑ دو؟ تو عائشہ اور حفصہ کے سوا ساری چلی گئیں۔

عَبْرَ عَائِشَةَ وَ حَفْصَةَ فَتَطَرَّ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ قَالَ: «أَحْلِيَانِي وَ أَهْلُ بَيْتِي». فَقَامَتْ عَائِشَةُ آخِذَةً بِيَدِ حَفْصَةَ وَ هِيَ تَدْمُرُ عَضْباً وَ تَقُولُ: «قَدْ أَحْلَيْنَاكَ وَ إِيَّاهُمْ» فَدَخَلْنَا بَيْتاً مِنْ حَشَبٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «يَا أُخِي، أَفْعَدِنِي»، فَأَفْعَدَهُ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَسْنَدَهُ إِلَى نُحْرِهِ، فَحَمَدَ اللَّهُ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اتَّقُوا اللَّهَ وَ اعْبُدُوهُ، وَ اغْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعاً وَ لَا تَفَرَّقُوا وَ لَا تَحْتَلِفُوا. إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى

حَمْسَةَ: عَلَى الْوَلَايَةِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ. فَأَمَّا الْوَلَايَةُ فَلِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ ، وَ مَنْ يَتَوَلَّوْا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ «4». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَ جَاءَ سَلْمَانُ وَ الْمَثَدَاؤُ وَ أَبُو ذَرٍّ، فَأَذَنَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَعَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ سَلْمَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ أَوْ خَاصَّةٌ لِبَعْضِهِمْ قَالَ: بَلْ خَاصَّةٌ لِبَعْضِهِمْ، الَّذِينَ قَرَّهَهُمُ اللَّهُ بِنَفْسِهِ وَ نَبِيَّهُ فِي غَيْرِ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ. قَالَ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: أَوْهُمْ وَ أَفْضَلُهُمْ وَ خَيْرُهُمْ أَحْيَى هَذَا عَلَيَّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ - وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ - ثُمَّ ابْنِي هَذَا مِنْ بَعْدِهِ - ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - ثُمَّ ابْنِي هَذَا - وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - مِنْ بَعْدِهِ، وَ الْأَوْصِيَاءُ تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاحِدٌ وَاحِدٍ، حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَ عُرْوَةُ الْوُثْقَى. هُمْ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ شَهَدَاؤُهُ فِي أَرْضِهِ، مَنْ أَطَاعَهُمْ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ أَطَاعَنِي، وَ مَنْ عَصَاهُمْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَ عَصَانِي، هُمْ مَعَ الْكِتَابِ وَ الْكِتَابِ مَعَهُمْ، لَا يُفَارِقُهُمْ وَ لَا يُفَارِقُونَهُ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْخَوْضَ

آپ نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر فرمایا ”تم دونوں بھی مجھے اور میری اہل بیت کو تنہا چھوڑ دو؟ پس عائشہ اٹھی اس نے حفصہ کا ہاتھ پکڑا جبکہ وہ غصے سے کاٹ کھانے کے قریب ہو گئی اور اس نے کہا یقیناً ہم نے آپ کو اور ان لوگوں کو تنہا چھوڑ دیا“ پس وہ دونوں لکڑی کے بنے ایک گھر میں چلی گئیں۔ تو رسول اللہ نے علی سے فرمایا ”اے میرے بھائی! مجھے اٹھا کر بیٹھاؤ۔ پس علی نے آپ کو اپنے سینے کی ٹیک دے کر بیٹھایا تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا ”اے بنی عبدالمطلب! اللہ سے ڈرو اور اللہ ہی کی عبادت کرو۔ پس تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور ہرگز تفرقہ اور اختلاف میں نہ پڑنا۔ یقیناً اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے i - ولایت ii - نماز iii - زکوٰۃ iv - رمضان المبارک کے روزے v - حج“

پس جو بھی اللہ اور اسکے رسول اور ایمان والوں کو ولی بنائے یقیناً وہ اللہ کا گروہ ہے اور وہ ہی غالب آنے والے ہیں (مائدہ 56) ابن عباس نے کہا ”اے سلمان، مقداد اور ابوذر آئے تو رسول اللہ نے بنی عبدالمطلب کے ساتھ انہیں شامل ہونے کی اجازت دی۔ تو سلمان نے عرض کی ”یا رسول اللہ! یہ آیت عام مومنین کے لیے ہے یا انہی میں سے کچھ کے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا ”بلکہ ان میں سے کچھ کے لیے خاص ہے ان کے لیے کہ جنکو اللہ عزوجل نے اپنی ذات اور اپنے نبی کے ساتھ قرآن میں کئی ایک مقامات پر ذکر فرمایا اس نے عرض کی ”یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ان میں سے پہلا، ان میں سے افضل ترین اور ان میں سے سب سے بہتر میرا یہ بھائی علی ابن ابی طالب ہے۔۔۔ اور آپ نے اپنا مبارک ہاتھ علی کے سر اقدس پر رکھا۔۔۔ پھر میرا یہ بیٹا۔۔۔ پھر آپ نے اپنا مبارک ہاتھ حسن کے سر اقدس پر رکھا۔۔۔ پھر میرا یہ بیٹا۔۔۔ اور آپ نے حسین کے مقدس سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اسکے بعد اولاد حسین میں سے یکے بعد دیگرے نو اوصیاء ہیں وہ اللہ کا پر وقار دامن اور اسکی مضبوط رسی ہیں۔ وہ سب اللہ کی مخلوق پر اسکی حجت اور اسکی زمین میں اسکے گواہ ہیں۔ جس نے انکی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی اور میری اطاعت کی اور جس نے انکی نافرمانی کی گویا اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور میری نافرمانی کی۔ وہ سب قرآن کے ساتھ اور قرآن ان سب کے ساتھ ہے نہ قرآن ان سب کو چھوڑے گا اور نہ وہ قرآن کو چھوڑیں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں۔

یا بنی عبد المطلب، انکم ستلقون من بعدی من ظلمة قریش و جهال العرب و طغاتهم تعباً و بلاءً و تظاهراً منهم علیکم و استیلاً و توثباً علیکم و حسداً لکم و بغیاً علیکم، فاصبروا حتی تلقونی. إنه من لقی الله یا بنی عبد المطلب - مؤخداً موقراً برسالی اذخله الجنة و یقبل ضعیف عماله و یجاوز عن سبائته. یا بنی عبد المطلب، انی رأیت علی منیری اثنی عشر من قریش، کلهم ضالّ مضلّ یدعون اُمّتی الی النار و یردوهم عن الصراط القهقری: رجلاً من حنین من قریش علیهما مثل اثم الأمة و مثل جمیع عداہم، و عشرة من بنی امیة، رجلاً من العشرة من ولد حزب بن امیة و بقیئہم من ولد ابي العاص بن امیة. و من اهل بنی اثنا عشر امام هدی کلهم یدعون الی الجنة: علی و الحسن و الحسین و تسعة من ولد الحسین واحداً بعد واحد. امامهم و والدهم علی، و انا امام علی و امامهم. هم مع الکتاب و الکتاب معهم لا یعارفهم و لا یعارفونه حتی یردوا علی الخوض. یا بنی عبد المطلب، أطیعوا علیاً و اتبعوه و تولوه و لا تخالفوه و ابرءوا من عدوه و آرزوه و انصروه و افتدوا به ثرشدوا و هتدوا و تسعدوا. یا بنی عبد المطلب، أطیعوا علیاً. انی لو قد أخذت بخلفه باب الجنة ففتح لی فتح الی ربی فوقعت ساجداً فقال لی: «ارفع رأسک، سلن نسمع و اشفع نشفع» لم اوتر علیکم اُحداً. قالوا: سنعنا و اطعنا یا رسول الله. ثم اقبل علی علی علیه السلام فقال: یا اخی، ان قریشاً ستظاہر علیکم و یجتمع کلئتهم علی ظلمک و قهرک. فان وجدت أعواناً فجاهدہم و ان لم تجد أعواناً فکف یدک و احفن دمک. أما ان الشهادة من ورائک، لعن الله قاتلک. ثم اقبل علی ابنه فقال: انک اول من یلحطني من اهل بنی، و انت سيدة نساء اهل الجنة، و سترین بعدی ظلماً و غیظاً حتی تضربني و یكسر ضلع من أضلاعک. لعن الله قاتلک و لعن الامر و الراضی و المعین و المظاہر علیک و ظالم بعلک و ابنتک.

اے بنی عبد المطلب! عنقریب میرے بعد تمہیں قریش کے ظالموں اور عرب کے جاہلوں اور بدوؤں کی طرف سے ظلم و مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ سب تمہاری مخالفت کریں گے اور تم کو ذلیل کرنے کی غرض سے تم پر دھاوا بول دیں گے اور تم سے حسد کریں گے اور تمہارے خلاف بغاوت کریں گے۔ پس تم سب صبر کرنا یہاں تک کہ تم سب مجھ سے آن ملو۔ اے بنی عبد المطلب جو شخص بھی اللہ کے دربار میں اللہ کی وحدانیت پر ایمان اور میری رسالت کے اقرار کے ساتھ جائے گا اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل کرے گا اور اسکے کمزور عمل کو بھی قبول کرے گا اور اسکے گناہوں سے بھی درگزر کرے گا۔ اے بنی عبد المطلب! میں نے اپنے منبر پر بارہ قریشیوں کو دیکھا ہے وہ سب کے سب گمراہ اور گمراہ کن ہیں کہ جو میری امت کو جہنم کی دعوت دیں گے اور لوگوں کو راہ حق سے ہٹادیں گے۔ ان میں سے دو قریش کی مختلف شاخوں سے ہیں کہ جن پر پوری امت کے گناہوں کے برابر گناہ اور ان سب کے برابر عذاب ہوگا۔ اور دس بنی امیہ میں سے ہیں ان دس میں سے دو حرب بن امیہ کی اولاد میں سے ہیں اور باقی ابوالعاص بن امیہ کی اولاد میں سے ہونگے۔ اور میری اہل بیت میں سے بھی بارہ ہادی امام ہونگے وہ سب لوگوں کو جنت کی طرف دعوت دیں گے علی، حسن، حسین اور یکے بعد دیگرے حسین کی اولاد میں سے نو۔ ان سب کا امام اور بابا علی ہے اور میں علی کا امام اور سب کا بھی امام ہوں وہ سب قرآن کے ساتھ اور قرآن ان کے ساتھ رہے گا نہ قرآن ان کو چھوڑے گا اور نہ ہی وہ قرآن کو چھوڑیں گے یہاں تک کہ وہ سب میرے لیے حوض کوثر پر آن پہنچیں۔ اے بنی عبد المطلب تم سب علی کی اطاعت کرو اور اسکی پیروی کرو اور اس سے محبت کرو اور ہر گز اسکی مخالفت نہ کرنا۔ اسکے دشمنوں سے بیزاری کرو اور اسکی پیٹھ مضبوط کرو اور اسکی نصرت کرو اور اسکی اقتداء کرو۔ پس اس ہی کے سبب تم راہ راست پر چلو گے اور ہدایت پاؤ گے اور خوش بختی پاؤ گے۔ اے بنی عبد المطلب! تم سب علی کی



## حدیث نمبر باسٹھ (62)

## رسول اللہ کے بارہ جانشین

سَلِيمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ يَقُولُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا قَبْلَكَ إِلَّا وَ لَهُ وَصِيٌّ، فَمَنْ وَصِيكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ: يَا سَلْمَانُ، إِنَّهُ مَا أَتَانِي مِنَ اللَّهِ فِيهِ شَيْءٌ. فَمَكَتْ غَيْرَ كَثِيرٍ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا سَلْمَانُ، إِنَّهُ قَدْ أَتَانِي مِنَ اللَّهِ فِي الْأَمْرِ الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ، إِنِّي أَشْهَدُكَ يَا سَلْمَانُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَصِيٌّ وَأَخِي وَ وَارِثِي وَ وَزِيرِي وَ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي وَ وِيءِ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي، يُبْرئُ ذِمَّتِي وَ يَقْضِي دِينِي وَ يُقَاتِلُ عَلَيَّ سُنِّي. يَا سَلْمَانُ، إِنَّ اللَّهَ أَطَّلَعَ عَلَيَّ الْأَرْضِ فَأَخْتَارَ فَاخْتَارَنِي مِنْهُمْ. ثُمَّ أَطَّلَعَ ثَانِيَةً فَأَخْتَارَ مِنْهُمْ عَلِيًّا أَخِي، وَ أَمَرَنِي فَرَوَّحْتُهُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْحَبَّةِ. ثُمَّ أَطَّلَعَ ثَالِثَةً فَأَخْتَارَ فَاطِمَةَ وَ الْأَوْصِيَاءَ: ابْنِي حَسَنًا وَ حُسَيْنًا وَ بَقِيَّتَهُمْ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ، هُمْ مَعَ الْقُرْآنِ وَ الْقُرْآنُ مَعَهُمْ، لَا يُفَارِقُهُمْ وَ لَا يُفَارِقُونَهُ كَهَاتَيْنِ - وَ جَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَتَيْنِ - حَتَّى يَرِدُوا عَلَيَّ الْخَوْضَ وَاحِدًا وَ بَعْدَ وَاحِدٍ، شَهِدَاءَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ حُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ. مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ، كُلُّهُمْ هَادٍ مُهْدِيٌّ. وَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيَّ وَ فِي أَخِي عَلِيٍّ وَ فِي ابْنَتِي فَاطِمَةَ وَ فِي ابْنِي وَ الْأَوْصِيَاءِ وَاحِدًا وَ بَعْدَ وَاحِدٍ، وَ وُلْدِي وَ وُلْدِ أَخِي: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا. أ تَدْرُونَ مَا «الرِّجْسُ» يَا سَلْمَانُ قَالَ: لَا. قَالَ: الشُّكُّ، لَا يَشْكُونَ فِي شَيْءٍ جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ أَبَدًا،

سَلِيمٌ نے روایت کی ہے کہ میں نے سلمانؓ کو کہتے سنا کہ میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ! یقیناً اللہ عزوجل نے آپ سے پہلے کسی نبیؐ کو معبود نہیں فرمایا مگر یہ کہ اسکا ایک وصی ہوتا تھا۔ پس اے نبی اللہ آپ کا وصی کون ہے؟ آپ نے فرمایا ”اے سلمان! وہ کہ جس کے بارے میں اللہ نے مجھے حکم دیا؟ پھر آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر مجھے فرمایا ”اے سلمان! تو نے مجھ سے جو پوچھا ہے اس کے بارے میں اللہ کی طرف سے مجھے حکم آیا ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں اے سلمان! یقیناً علی ابن ابی طالب میرا وصی، میرا بھائی، میرا وارث، میرا وزیر، میرے بعد میری اہل بیت میں میرا خلیفہ اور ہر مومن کا ولی ہے۔ وہ میری ذمہ داریوں کو پورا کرے گا اور میرے قرض ادا کرے گا اور میری سنت کی حفاظت کے لیے جنگ کرے گا۔ اے سلمان! اللہ نے زمین پر نظر کرم فرمایا تو ان میں سے مجھے منتخب فرمایا پھر دوسری بار نظر کرم فرمایا تو میرے بھائی علیؑ کو منتخب فرمایا اور مجھے حکم دیا کہ اسکی شادی جنتی عورتوں کی سردار کے ساتھ کر دوں۔ پھر تیسری بار نظر کرم فرمایا فاطمہ السلام علیہا اور اوصیاءؑ کہ جو میرے دو بیٹے حسنؑ اور حسینؑ اور حسینؑ کی اولاد میں سے ہیں۔ کو منتخب فرمایا۔ وہ سب قرآن کے ساتھ اور قرآن ان سب کے ساتھ رہے گا نہ قرآن انہیں چھوڑے گا اور نہ ہی وہ قرآن کو چھوڑیں گے اس طرح۔ آپ نے اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں کو ملایا۔۔۔ یہاں تک مجھ تک حوض کوثر پر آن پہنچیں گے۔ یکے بعد دیگرے۔ وہ سب اللہ کی مخلوق پر اللہ کے گواہ اور اس کی زمین پر اسکی حجت ہیں۔ جس نے ان کی اطاعت کی اس کے ساتھ اللہ کی اطاعت کی اور جس نے انکی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ وہ سب ہادی اور مہدی ہیں۔ اور یہ آیت میرے بھائی علیؑ، میری بیٹی فاطمہؑ، اور میرے دو بیٹوں اور میری اور میرے بھائی کی اولاد میں سے یکے بعد دیگرے آنے والے اوصیاء کے بارے میں نازل کی ہے۔ ”بے شک اے اہل بیت اللہ نے تم سے جس کو دور رکھا ہے اور تمہیں پاک بنایا ہے کہ جیسے

پاکیزگی کا حق ہے (احزاب 33) اے سلمان! کیا تم جانتے ہو کہ جس کی بارے میں؟ اس نے عرض کی ”نہیں؟ آپ نے فرمایا شک، وہ اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز میں ہرگز شک نہ کریں گے۔

مُطَهَّرُونَ فِي وِلَادَتِنَا وَ طِينَتِنَا إِلَىٰ آدَمَ، مُطَهَّرُونَ مَعْصُومُونَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ. ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَىٰ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا سَلْمَانَ، مَهْدِيٌّ أُمَّتِي الَّذِي يَمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مَلِئْتَ جَوْرًا وَ ظُلْمًا مِنْ وُلْدِ هَذَا. إِمَامٌ بَنُ إِمَامٍ، عَالِمٌ بَنُ عَالِمٍ، وَصِيٌّ بَنُ وَصِيٍّ، أَبُوهُ الَّذِي يَلِيهِ إِمَامٌ وَصِيٌّ عَالِمٌ. قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، الْمَهْدِيُّ أَفْضَلُ أَمْ أَبُوهُ أَفْضَلُ مِنْهُ. لِلْأَوَّلِ مِثْلُ أُجُورِهِمْ كُلِّهِمْ لِأَنَّ اللَّهَ هَدَاهُمْ بِهِ. أَيْمًا دَاعٍ دَعَا إِلَىٰ هُدًى فَلَهُ أَجْرُهُ وَ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَ أَيْمًا دَاعٍ دَعَا إِلَىٰ ضَلَالَةٍ فَعَلَيْهِ وَزُرُّهُ وَ مِثْلُ أُوزَارٍ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُوزَارِهِمْ شَيْئًا. يَا سَلْمَانَ، إِنَّ مُوسَىٰ سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لَهُ وَزِيرًا مِنْ أَهْلِهِ فَجَعَلَ لَهُ أَحَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا. وَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يَجْعَلَ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي فَجَعَلَ لِي أَحِي أَشَدُّ بِهِ ظَهْرِي وَ أَشْرِكُهُ فِي أَمْرِي. فَاسْتَجَابَ لِي كَمَا اسْتَجَابَ لِمُوسَىٰ فِي هَارُونَ. يَا سَلْمَانَ، لَوْ لَا أَنْ تُفْرِطَ أُمَّتِي فِي أَحْيِي عَلَيَّ كَمَا فَرَطَ النَّصَارَىٰ فِي عَيْسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ لَقُلْتُ فِيهِ مَقَالَةً يَتَّبِعُونَ آثَارَ قَدَمَيْهِ فِي التُّرَابِ يُقْبَلُونَهُ

ہم سب اپنی اس دنیا میں آمد اور آدم تک اپنی طینت میں پاک ہیں۔ پاکیزہ اور ہر برائی سے معصوم ہیں۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ حسین پر رکھا تو فرمایا ”اے سلمان! اس امت کا مہدی کہ جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی۔ اسکی اولاد سے ہوگا۔ وہ امام ابن امام ہوگا، عالم ابن عالم ہوگا، وصی ابن وصی ہوگا اور اسکا بابا بزرگوار اس سے پہلے امام، وصی اور عالم ہوگا۔ میں نے عرض کی ”یا نبی اللہ! اس سے افضل ہوگا۔ ان کے پہلے تو آپ نے فرمایا ان سب کا والا برابر اجر ہوگا کیونکہ اس کے ذریعے ہی اللہ نے انہیں ہادی بنایا ہے۔ پس ہر وہ کہ جو کسی کو ہدایت کے راستے پر گامزن کرے اس کے برابر اجر ہے اور اس کے برابر اجر ہے کہ جو اسکی اتباع کرے حالانکہ ان کے اجر سے بھی کوئی چیز کم نہیں ہوتی ہے۔ اور جو کوئی کسی کو گمراہی پر ڈالے تو اس کے اور اسکے پیر و کاروں کا گناہ بھی اس پر ہوگا حالانکہ ان کے گناہوں میں سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔ اے سلمان! موسیٰ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ اس کے لیے اس کے اہل بیت میں سے کوئی وزیر مقرر فرمائے تو اللہ عزوجل نے اس کے لیے اس کے بھائی ہارون کو وزیر مقرر کیا اور میں نے دعا کی کہ میرا وزیر مقرر کرے تو میرے بھائی کو میرے لیے وزیر بنایا اور اس کے ذریعے میری پیٹھ کو مضبوط کیا اور اسے میرے امر نبوت میں شریک بنایا۔ پس اللہ عزوجل نے میری دعا قبول فرمائی جیسا کہ اس نے موسیٰ کی دعا قبول کی تھی ہارون کے معاملے میں۔ اے سلمان! اگر میری امت میں میرے بھائی علی کے بارے میں افراط نہ ہوتا کہ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کے بارے میں افراط کیا تو یقیناً میں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا کہ میری امت کے لوگ مٹی میں اسکے قدموں کے نشانوں کو ڈھونڈھ کر بوسے دیتے۔

## حدیث نمبر تریسٹھ (63)

وہ الفاظ جنہیں امیر المومنینؑ کے علاوہ کسی نے نہیں بولا ہے

سَلِيمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ وَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ لَأَقُولَنَّ كَلَامًا لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَ لَا يَقُولُهُ أَحَدٌ بَعْدِي إِلَّا كَذَابٌ: «أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَ أَخُو رَسُولِهِ، وَرِثْتُ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ وَ نَكَحْتُ خَيْرَ نِسَاءِ الْأُمَّةِ وَ أَنَا خَيْرُ الْوَصِيِّينَ». فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ فَقَالَ: «أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ» فَأَخَذَتْهُ الْمَوْتَةُ مَكَانَهُ فَمَا انْقَلَعَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ

سلیمؑ نے روایت کی ہے کہ میں نے کوفہ کے منبر پر علیؑ کو فرماتے سنا ”اس ذات کی قسم! جس نے دانہ کو شکافتہ کر کے اسمیں سے سبزہ خلیق فرمایا میں وہ کہنے جا رہا ہوں کہ مجھ سے پہلے بھی کسی نے کہا ہے اور نہ ہی میرے بعد کوئی کہے گا ماسوائے جھوٹ کے۔“ میں اللہ عزوجل کا عبد خاص اور اسکے رسولؐ کا بھائی ہوں۔ میں نے نبی رحمتؐ کی وراثت پائی ہے اور میں نے امت کی عورتوں میں سب سے بہترین سے نکاح کیا ہے اور میں تمام وصیوں سے افضل ہوں“ خوارج میں سے ایک خارجی شخص نے کھڑے ہو کر کہا ”میں اللہ کا عبد خاص اور رسول اللہؐ کا بھائی ہوں تو اسی جگہ ہی اسے مرض الموت نے گھیر لیا پس وہ اس سے تندرست نہ ہو سکا یہاں تک کہ مر گیا۔

## حدیث نمبر چونسٹھ (64)

علم علیؑ

قَالَ سُلَيْمٌ: وَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ «عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ، يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ». فَلَمْ أَشْكُ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَادِقٌ، وَ لَمْ أَسْأَلْ عَنْ ذَلِكَ أَحَدًا

سلیمؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے کو فرماتے سنا ”مجھے رسول اللہؐ نے علم کے ہزار باب تعلیم فرمائے۔ ان میں سے ہر ایک باب سے ہزار باب علم کھلتا ہے“، سلیمؓ نے کہا پس مجھے اسمیں کوئی شک نہ تھا کہ آپؐ صادق ہیں اور نہ ہی اس بارے میں میں نے کسی سے کوئی سوال کیا۔

## حدیث نمبر پینسٹھ (65)

## فرقہ

وَ قَالَ سُلَيْمٌ إِنِّي لَجَالِسٌ أَنَا وَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ النَّاسُ حَوْلَهُ، إِذْ أَتَاهُ رَأْسُ الْيَهُودِ وَ رَأْسُ النَّصَارَى. فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ رَأْسَ الْيَهُودِ فَقَالَ: عَلِيٌّ كَمْ تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ: هُوَ عِنْدِي مَكْتُوبٌ فِي كِتَابٍ. فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَاتَلَ اللَّهُ زَعِيمَ قَوْمٍ يُسْأَلُ عَنْ مِثْلِ هَذَا مِنْ أَمْرِ دِينِهِ فَيَقُولُ: «هُوَ عِنْدِي فِي كِتَابٍ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِرَأْسِ النَّصَارَى: كَمْ تَفَرَّقَتِ النَّصَارَى قَالَ: «عَلِيٌّ كَذَا وَ كَذَا»، فَأَخْطَأَ. فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ قُلْتُ كَمَا قَالَ صَاحِبُكَ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَنْ تُقُولَ وَ تُخْطِئَ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ عَلِيٌّ النَّاسِ فَقَالَ: أَنَا وَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِالتَّوْرَةِ مِنْ أَهْلِ التَّوْرَةِ، وَ أَعْلَمُ بِالْإِنْجِيلِ مِنْ أَهْلِ الْإِنْجِيلِ، وَ أَعْلَمُ بِالْقُرْآنِ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ. أَنَا أُخْبِرُكُمْ عَلِيٌّ كَمْ تَفَرَّقُوا. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَيَّ إِحْدَى وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً، وَ سَبْعُونَ مِنْهَا فِي النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ الَّتِي تَبِعَتْ وَصِيَّ مُوسَى. وَ تَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَيَّ اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً، وَ وَاحِدَةٌ وَ سَبْعُونَ فِي النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ الَّتِي تَبِعَتْ وَصِيَّ عِيسَى. وَ أُمَّتِي تَفَرَّقَتْ عَلَيَّ ثَلَاثَ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً، اثْنَتَانِ وَ سَبْعُونَ فِرْقَةً فِي النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ الَّتِي تَبِعَتْ وَصِيَّيَّ. قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَيَّ مِنْكَبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ فِرْقَةً مِنَ الثَّلَاثِ وَ سَبْعِينَ كُلُّهَا تَنْتَحِلُ مَوَدَّتِي وَ حُبِّي، وَاحِدَةٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ وَ ثِنْتَا عَشْرَةَ فِي النَّارِ

سلیم نے روایت کی ہے کہ میں علیؑ کی خدمت میں بیٹھا تھا اور لوگ بھی آپ کے ارد گرد موجود تھے کہ آپ کے پاس یہودیوں کا سردار اور انصاری کا سردار آیا۔ تو آپ نے یہودیوں کے سردار سے مخاطب ہو کر فرمایا یہودیوں کے کتنے فرقے بنے؟“ تو اس نے کہا ”وہ میرے پاس کتاب میں لکھے ہیں“ تو علیؑ نے فرمایا ”اللہ قتل کرے قوم کے ایسے سرداروں کو کہ جس نے اسکے دین کے بارے میں ایسا سوال کیا جائے اور وہ کہے ”میرے پاس کتاب میں لکھے ہیں“ پھر آپ نے انصاری کے سردار سے فرمایا ”انصاری کے کتنے فرقے بنے؟“ اس نے کہا ”اتنے (تعداد بتائی) تو علیؑ نے فرمایا اگر تم اپنے ساتھی کی طرح کہتے تو یہ اس سے بہتر تھا کہ تم نے بتایا اور غلطی کی“۔ پھر آپ نے ان دونوں اور لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا ”اللہ کی قسم! میں اہل تورات سے زیادہ تورات کا عالم ہوں اور اہل انجیل سے زیادہ انجیل کا عالم ہوں اور اہل قرآن سے زیادہ قرآن کا عالم ہوں میں تمہیں بتانا ہوں کہ تمہارے کتنے فرقے نہیں گے۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا یہودیوں کے اکہتر فرقے بنے ان میں سے ستر جہنمی اور فقط ایک جنتی ہے اور وہ فرقہ وہ ہے کہ جس نے موسیٰ کے وصی کی پیروی کی۔ اور انصاری کے بہتر 72 فرقے بنے کہ جنہیں سے اکہتر 71 فرقے جہنمی اور فقط ایک فرقہ جنتی ہے اور وہ فرقہ ہے کہ جس نے عیسیٰ کے وصی کی پیروی کی اور میری امت کے تہتر فرقے بنیں گے ان میں سے بہتر فرقے جہنمی اور فقط ایک وہ فرقہ جنتی ہوگا کہ جس نے میرے وصی (علیؑ) کی پیروی کی“ پھر آپ نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا وصی میں ہوں پھر فرمایا ان تہتر فرقوں میں سے تیرے فرقے میری مودت و محبت کا دم بھرتے ہونگے مگر ان میں سے فقط ایک جنتی ہوگا اور باقی بارہ فرقے جہنمی ہونگے“

## حدیث نمبر چھیاسٹھ (66)

## کتاب علم کے واقعات جو امیر المؤمنین کے پاس ہیں

سَلِمٌ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ بُكَاءً شَدِيداً. ثُمَّ قَالَ مَا لَقِيَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا. اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنِّي لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلِيِّ وَوَلَدِهِ، وَ مِنْ عَدُوِّهِ وَ عَدُوِّهِمْ بَرِيءٌ، وَ إِنِّي أَسَلِمُ لِأَمْرِهِمْ. لَقَدْ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِبَيْتِي قَارٍ، فَأَخْرَجَ إِلَيَّ صَحِيفَةً وَقَالَ لِي: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، هَذِهِ صَحِيفَةٌ أَمَلَاهَا عَلِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ حَطَّيْ بِيَدِهِ [بِيَدِي]. فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَقْرَأَهَا عَلِيٌّ فَقَرَأَهَا، فَإِذَا فِيهَا كُلُّ شَيْءٍ كَانَ مُنْذُ قُبُضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كَيْفَ يُقْتَلُ وَ مَنْ يُقْتَلُ وَ مَنْ يَنْصُرُهُ وَ مَنْ يُسْتَشْهَدُ مَعَهُ. فَبَكَى بُكَاءً شَدِيداً وَ أَبْكَانِي. فَكَانَ فِيهَا قَرَأَهُ عَلِيٌّ: كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ وَ كَيْفَ يُسْتَشْهَدُ فَاطِمَةُ وَ كَيْفَ يُسْتَشْهَدُ الْحُسَيْنُ ابْنُهُ وَ كَيْفَ تَعْدُرُ بِهِ الْأُمَّةُ، فَلَمَّا أَنْ قَرَأْتُ كَيْفَ يُقْتَلُ الْحُسَيْنُ وَ مَنْ يُقْتَلُهُ أَكْثَرَ الْبُكَاءِ ثُمَّ أَدْرَجَ الصَّحِيفَةَ وَ قَدْ بَقِيَ مَا يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَ كَانَ فِيهَا- فِيهَا قَرَأَ- أَمْرَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ كَمْ يَمَلِكُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ، وَ كَيْفَ بُوعِ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ،

سلیمؓ نے روایت کی ہے کہ جب حسین بن علیؑ شہید ہوئے تو ابن عباس نے بہت گریہ کیا پھر اس نے کہا ”اس وقت امت کو اس کے نبیؐ کے بعد کیا ہو گیا؟ اے میرے معبود! میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں علی ابن ابی طالبؑ اور انکی اولاد کا دوست ہوں اور آپؐ کے دشمنوں اور آپؐ کی اولاد کے دشمنوں سے بیزار ہوں اور میں انکے امر کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ یقیناً میں ”ذی قار“ کے مقام پر علیؑ کے پاس حاضر ہوا تو آپؐ نے میرے سامنے ایک صحیفہ نکالا اور مجھے فرمایا ”اے ابن عباس! یہ وہ صحیفہ ہے کہ جسے رسول اللہؐ نے املاء کرایا اور میں نے اسکو اپنے ہاتھوں سے لکھا“ میں نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! مجھے پڑھ کر سنائیے تو آپؐ نے اسے پڑھا تو اس میں رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد سے حسینؑ کے مقتل تک ہر چیز لکھی ہوئی تھی کہ وہ کیسے شہید ہونگے اور کون آپؐ کو شہید کرے گا اور کون آپؐ کی نصرت کرے گا اور آپؐ کے ساتھ کون کون شہید ہوگا۔ تو آپؐ نے شدید گریہ فرمایا اور مجھے بھی رلایا علیؑ نے جو پڑھا تھا اسمیں تھا ”آپؐ کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا اور فاطمہؑ کو کیسے شہید کیا جائے گا اور آپؐ کے فرزند حسینؑ کو کیسے شہید کیا جائے گا آپؐ کے ساتھ امت کیسے دغا بازی کرے گی۔ پس جب آپؐ نے پڑھا کہ حسینؑ کو کیسے شہید کیا جائے گا اور آپؐ کو کون قتل کرے گا تو آپؐ کا گریہ انتہائی بڑھ گیا۔ پھر آپؐ نے صحیفہ بند کر دیا حالانکہ اسمیں ابھی قیامت تک کے حالات پڑھنا باقی تھے۔ اور اس میں۔۔ کہ جو آپؐ نے پڑھا تھا۔۔ ابو بکر، عمر و عثمان کا معاملہ بھی درج تھا اور یہ بھی کہ ان میں سے ہر شخص کتنی دیر بادشاہت کرے گا اور علیؑ کی بیعت کیسے ہوگی۔

وَ وَقَعَةُ الْجَمَلِ وَ سَيْرُ عَائِشَةَ وَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرِ، وَ وَقَعَةُ صِفِّينَ وَ مَنْ يُقْتَلُ فِيهَا، وَ وَقَعَةُ النَّهْرَوَانَ وَ أَمْرُ الْحَكَمِيِّينَ، وَ مُلْكُ مُعَاوِيَةَ وَ مَنْ يُقْتَلُ مِنَ الشَّيْبَعَةِ، وَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ بِالْحُسَيْنِ، وَ أَمْرُ يَزِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَتْلِ الْحُسَيْنِ. فَسَمِعْتُ ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ كَلِّمًا قَرَأَ لَمْ يَزِدْ وَ لَمْ يَنْفُصْ. فَرَأَيْتُ خَطَّةَ أَعْرَفُهُ فِي صَحِيفَةٍ لَمْ تَنْعَيَّرْ وَ لَمْ تَنْفَرْ. فَلَمَّا أَدْرَجَ الصَّحِيفَةَ

قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ كُنْتُ قَرَأْتُ عَلَيَّ بَقِيَّةَ الصَّحِيفَةِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا، وَ لَكَيْتِي مُحَدِّثُكَ. مَا يَمْنَعُنِي فِيهَا مَا نَلَقَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ وَ وُلْدِكَ وَ هُوَ أَمْرٌ فَطِيعٌ مِنْ قَتْلِهِمْ لَنَا وَ عَدَاوَتِهِمْ إِيَّانَا وَ سُوءِ مُلْكِهِمْ وَ سُوءِ قُدْرَتِهِمْ، فَأَكْرَهُ أَنْ تَسْمَعَهُ فَتَعْتَمَّ وَ يَحْزُنَكَ وَ لَكَيْتِي أُحَدِّثُكَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ بِيَدَيْ فَفَتَحَ لِي أَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ - وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ يَنْظُرَانِ إِلَيَّ- وَ هُوَ يُشِيرُ إِلَى ذَلِكَ . فَلَمَّا خَرَجْتُ قَالَا لِي: مَا قَالَ لَكَ فَحَدِّثْتُهُمَا بِمَا قَالَ: فَحَرَكَا أَيْدِيَهُمَا ثُمَّ حَكِيَا قَوْلِي ثُمَّ وَلَّيَا يُرَدِّدَانِ قَوْلِي وَ يَحْطِرَانِ بِأَيْدِيَهُمَا. يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، إِنَّ الْحَسَنَ يَا تَيْبِكَ مِنْ الْكُوفَةِ بِكَذَا وَ سَدَا أَلْفَ رَجُلٍ غَيْرِ رَجُلٍ. يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، إِنَّ مُلْكَ بَنِي أُمَيَّةَ إِذَا زَالَ كَانَ أَوَّلَ مَا يَمْلِكُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ لَدَكَ فَيَفْعَلُونَ الْأَفَاعِيلَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِأَنَّ يَكُونُ نُسَخَتِي ذَلِكَ الْكِتَابَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعْتُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

اور جنگ جمل اور عائشہ و طلحہ وزیر کی لشکر کشی، صفین کی جنگ اور اسمیں کون کون قتل ہوگا اور نہروان کی جنگ اور حکمیں کا معاملہ اور معاویہ کی بادشاہت اور وہ جن جن شیعوں کو قتل کرے گا اور لوگ حسن کے ساتھ کیا کریں گے۔ اور یزید بن معاویہ لعنتہ اللہ کا معاملہ یہاں تک کہ حسین کی شہادت پر انتہا ہوگئی۔ پس میں نے سنا کہ جب بھی آپ نے اسے پڑھا تو نہ اس میں کوئی کمی کی اور نہ بیشی۔ اور میں نے آپ کے ہاتھ کی لکھائی کو دیکھا کہ صحیفہ کو بند کیا تو میں نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین علیہ السلام! اگر آپ میرے سامنے باقی صحیفہ بھی پڑھیں تو؟“ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں تمہیں بیان کرتا ہوں۔ جو چیز مانع ہے وہ یہ کہ اسمیں تیری اہل بیت اور تیری اولاد کی طرف سے رسوا کن معاملہ ہے کہ وہ ہمیں قتل کریں گے اور ہم سے عداوت کریں گے اور انکی بڑی بادشاہت اور گندے کر توت سب درج ہیں۔ مجھے نہیں پسند کہ وہ تم سنو اور غمگیں ہو جاؤ اور تمہیں تکلیف ہو بلکہ میں تمہیں بیان کر دیتا ہوں۔ رسول اللہ نے اپنی رحلت کے وقت میرے ہاتھ سے پکڑا اور میرے لیے علم کے ہزار دروازے کھولے کہ جن میں سے ہر دروازے سے ایک ہزار دروازہ کھلتا ہے۔ ابو بکر اور عمر دیکھ رہے تھے کہ۔۔۔ آپ مجھے اس طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ جب میں باہر آیا تو ان دونوں نے مجھ سے کہا آپ نے تم سے کیا فرمایا؟“ تو میں نے انکو بیان کیا جو رسول اللہ نے مجھے فرمایا تھا۔ پھر ان دونوں نے اپنے ہاتھوں کو جھکا اور میرے قول کو حکایت کیا پھر میرے قول سے منہ موڑا اور اپنے ہاتھوں خطرے میں جا پڑے۔ اے ابن عباس! حسن تمہارے پاس کوفہ سے اتنے اتنے ہزار آدمی لائے گا مسوائے ایک دو کم ہونے کے۔ اے ابن عباس! بنو امیہ کی بادشاہت جب ختم ہوگی تو سب سے پہلے بنی ہاشم میں سے جو بادشاہ بنے گا وہ تیری اولاد میں سے ہوگا۔ پس وہ لوگ برے کار نامے سرانجام دیں گے۔ تو ابن عباس نے کہا اس کتاب کا نسخہ میرے لیے ہر اس چیز سے محبوب ہے کہ جس جس پر سورج چمکتا ہے۔

## حدیث نمبر سڑسٹھ (67)

## جمل کے بعد البصرہ میں امیر المؤمنینؑ کا خطبہ

قَالَ سَلِيمٌ شَهِدْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ عَادَ زِيَادَ بْنَ عُبَيْدٍ بَعْدَ ظُهُورِهِ عَلَى أَهْلِ الْجَمَلِ، وَإِنَّ الْبَيْتَ لَمُمْتَلِئًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِيهِمْ عَمَارٌ وَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيْهَانِ وَ أَبُو أَيُّوبَ وَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ نَحْوُ مِنْ سَبْعِينَ رَجُلًا - وَ زِيَادٌ فِي بَيْتِ عَظِيمٍ شَبَهَ الْبَهْوِ - إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ بِكِتَابٍ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الشَّيْبَعَةِ بِالشَّامِ: «إِنَّ مُعَاوِيَةَ اسْتَنْفَرَ النَّاسَ وَ دَعَاهُمْ إِلَى الطَّلَبِ بِدَمِ عُمَانَ، وَ كَانَ فِيمَا يُحْضِرُهُمْ بِهِ أَنْ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا قَتَلَ عُمَانَ وَ آوَى قَتْلَتَهُ، وَ إِنَّهُ يَطْعُنُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ يَدَّعِي أَنَّهُ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ وَ أَنَّهُ أَحَقُّ بِالْأَمْرِ مِنْهُمَا. فَفَرَّتِ الْعَامَّةُ وَ الْفُرَّاءُ، وَ اجْتَمَعُوا عَلَى مُعَاوِيَةَ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ». قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهُ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ: أَمَا بَعْدُ، مَا لَقِيتُ مِنَ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا

سلیمؑ نے روایت کی ہے کہ میں نے علیؑ کو دیکھا کہ جب علیؑ جنگ جمل والوں کے خلاف فتح حاصل کر چکے تو زیاد بن عبید کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ تو گھر رسول اللہؐ کے اصحاب سے کچھ کھج بھرا ہوا تھا۔ ان میں عمارؓ، ابو الہیثم بن نیمان، ابو ایوبؓ انصاری اور اہل بدر کی ستر آدمیوں کے لگ بھگ ایک جماعت موجود تھی۔ اور زیاد گھروں کے سامنے بنائے جانے والے مہمان خانے جیسے گھر میں تھا۔ تب آپؐ کے پاس ایک شخص شام میں آپؐ کے شیعوں میں سے کسی شخص کا خط لے کر حاضر ہوا۔ معاویہ لوگوں میں نفرت پھیلا رہا اور انہیں عثمان کے خون کے انتقام لینے پر ابھار رہا ہے۔ پس جن باتوں کے ذریعے وہ انہیں اکساتا ہے ان میں سے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ”علیؑ نے عثمان کو قتل کر لیا اور اسکے قاتلوں کو پناہ دی ہے اور یہ کہ علیؑ ابو بکر و عمر پر طعنہ زنی کرتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ وہ رسول اللہؐ کا خلیفہ برحق ہے اور یہ کہ وہ ان دونوں سے زیادہ امر خلافت کا حق دار ہے پس عام لوگوں اور قاریوں میں سے تھوڑوں کر چھوڑ کو باقی سب نفرت کرنے لگے ہیں اور معاویہ کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے بعد! میں نے اس امت سے اس امت کے نبیؐ کی رحلت کے بعد سے بہت کچھ سہا ہے۔

مُنْذُ فُيُضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: فَأَقَامَ عُمَرُ وَ أَصْحَابُهُ الَّذِينَ ظَاهَرُوا عَلِيًّا أَبَا بَكْرٍ فَبَايَعُوهُ وَ أَنَا مَشْعُولٌ بِعُسْلٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ كَفْنِهِ وَ دَفْنِهِ، وَ مَا فَرَعْتُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى بَايَعُوهُ وَ خَاصَمُوا الْأَنْصَارَ بِحُجَّتِي وَ حَقِّي. وَ اللَّهُ إِنَّهُ لَيَعْلَمُ يَقِينًا وَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُ «أَبِي أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ». فَلَمَّا رَأَيْتُ اجْتِمَاعَهُمْ عَلَيْهِ وَ تَرَكَهُمْ إِيَّايَ نَاشِدُهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حَمَلْتُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامَ عَلَى جِمَارٍ وَ أَخَذْتُ بِيَدِ ابْنِي الْحُسَيْنِ وَ الْحُسَيْنِ لَعَلَّهُمْ يَرْعَوُونَ ، فَلَمْ أَدْعُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَ لَا أَهْلِ السَّابِقَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ إِلَّا اسْتَعْتَبْتُهُمْ وَ دَعَوْتُهُمْ إِلَى نُصْرَتِي وَ نَاشِدْتُهُمْ اللَّهُ حَقِّي فَلَمْ يُجِيبُونِي وَ لَمْ يَنْصُرُونِي. أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَا مَعْشَرَ مَنْ حَضَرَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ أَلَيْ لَمْ أَقُلْ إِلَّا حَقًّا. قَالُوا: صَدَقْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ بَرَزْتَ، فَاسْتَعْفَرَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ وَ تَوَبَّ إِلَيْهِ. قَالَ: وَ كَانَ النَّاسُ قَرِيبِي عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَشِيْتُ فُرْقَةَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ وَ اخْتِلَافَ كَلِمَتِهِمْ، وَ دَكَّرْتُ مَا عَهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِأَنَّهُ أَخْبَرَنِي بِمَا صَنَعُوا وَ أَمَرَنِي: إِنْ وَجَدْتُ أَعْوَانًا جَاهِدْتُهُمْ وَ إِنْ لَمْ أَجِدْ

أَعْوَانًا كَفَفْتُ يَدِي وَ حَفَنْتُ دَمِي. ثُمَّ رَدَّهَا أَبُو بَكْرٍ إِلَى عُمَرَ - وَ اللَّهُ إِنَّهُ لَيَعْلَمُ يَقِينًا أَنِّي أَحَقُّ بِهَا مِنْ عُمَرَ - فَكَرِهْتُ الْفُرْقَةَ فَبَايَعْتُ وَ سَمِعْتُ وَ أَطَعْتُ. ثُمَّ جَعَلَنِي عُمَرُ سَادِسَ سِنَةِ قَوْلِي الْأَمْرَ ابْنَ عَوْفٍ، فَخَلَا بِابْنِ عَمَّانَ فَجَعَلَهَا لَهُ عَلَى أَنْ يَرُدَّهَا عَلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ، فَكَرِهْتُ الْفُرْقَةَ وَ الْإِخْتِلَافَ. ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ عَدَرَ بِابْنِ عَوْفٍ وَ زَوَّاهَا عَنْهُ، فَبَرَى مِنْهُ ابْنُ عَوْفٍ وَ قَامَ حَطِيبًا فَخَلَعَهُ كَمَا خَلَعَ نَعْلَهُ. ثُمَّ مَاتَ ابْنُ عَوْفٍ وَ أَوْصَى أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ، وَ زَعَمَ وَ لَدُّ ابْنِ عَوْفٍ أَنْ عُثْمَانَ سَمَّهَ. ثُمَّ قُتِلَ، وَ اجْتَمَعَ النَّاسُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ يَتَشَاوَرُونَ فِي أَمْرِهِمْ. ثُمَّ اتَّوَيْنِي فَبَايَعُونِي طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ.

پس عمر اور اسکے ساتھیوں نے کہ جو میری مخالفت پر تلے ہوئے تھے ابو بکر کو کھڑا کیا اور اسکی بیعت کر ڈالی جبکہ میں رسول اللہ کے غسل و کفن و دفن میں مصروف تھا۔ پس میں ابھی اس سب سے فارغ نہ ہوا تھا کہ انہوں نے اسکی بیعت کر ڈالی اور انصار سے میری حجت اور حق کے ذریعے جھگڑا کیا۔ اللہ کی قسم! عمر اور اسکے ساتھی کہ جنہوں نے میری مخالفت پر کمر باندھ لی تھی وہ یقیناً جانتے تھے کہ میں خلافت کا ابو بکر سے زیادہ حق دار ہوں۔ پس میں نے ان سب کو اللہ کا واسطہ دیا۔ اور میں نے فاطمہ کو سواری پر سوار کیا اور اپنے بیٹوں حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑا اس امید سے کہ شاید وہ کچھ عقل سے کام لیں۔ پس میں نے اہل بدر اور اہل سبقت مہاجرین و انصار میں سے کسی کو نہ چھوڑا مگر یہ کہ اس سے مدد چاہی اور انہیں اپنی نصرت کی طرف بلا یا اور اپنے حق کے معاملے میں انہیں اللہ کا واسطہ دیا۔ مگر انہوں نے مجھے لپیک نہ کہا اور نہ ہی میری نصرت کی۔ اہل بدر میں سے جو موجود ہو تم سب جانتے ہو کہ میں نے حق کے سوا کچھ نہیں کہا۔ ان سب نے کہا اے امیر المؤمنین آپ نے سچ کہا اور نیک بات کی ہم سب اس سب پر اللہ سے استغفار کرتے ہیں اور اسکی دربار میں توبہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”اس وقت لوگ دور جاہلیت کے بالکل قریبی دور میں تھے پس مجھے امت محمدیہ میں تفرقہ پڑنے اور ان میں اختلاف برپا ہونے کا خوف ہو اور میں نے اس وعدے کو سامنے رکھا کہ جو رسول اللہ نے حکم دیا تھا کہ اگر میں مددگار پاؤں تو ان سے جہاد کروں اور اگر میں مددگار نہ پاؤں تو اپنا ہاتھ رو کر اپنی جان بچاؤں۔ پھر ابو بکر نے خلافت عمر کے سپرد کر دی۔۔۔ جبکہ اللہ کی قسم! ابو بکر جانتا تھا کہ میں عمر کی نسبت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔۔۔ پس میں نے تفرقہ بازی کو ناپسند کیا اور میں نے بیعت ہونے دی اور میں سنتار ہا اور انکی اطاعت ہوتی رہی۔ پھر عمر نے مجھے شوری کے چھ میں سے چھنا قرار دیا اور امر خلافت کا معاملہ ابن عوف کو سونپا۔ پس وہ جب ابن عفان کے ساتھ تھا تو اس شرط پر خلافت اسکو دینے کا وعدہ لیا کہ وہ پھر اسے ہی دے گا پھر اس نے اسکی بیعت کی پھر بھی میں نے تفرقہ بازی اور اختلاف کو ناپسند کیا۔ پھر عثمان نے ابن عوف سے غداری کی اور اسے خلافت سے دور ہی رکھا پس ابن عوف نے اس سے بیزار ہو کر خطبہ دیا اور اسے اتار پھینکا جیسے وہ اپنا جوتا اتارتا تھا۔ پھر ابن عوف مر گیا اور اس نے وصیت کی کہ اس پر عثمان نماز جنازہ نہ پڑھے اور ابن عوف کی اولاد نے گمان کیا کہ اسے عثمان نے زہر دلایا ہے۔ پھر عثمان مارا گیا لوگ تین دن جمع ہوتے رہے وہ باہم مشورہ کرتے رہے پھر وہ سب لوگ میرے پاس آئے اور اپنی کھلی مرضی سے اور بغیر کسی مجبوری کے ان سب نے میری بیعت کی۔

ثُمَّ إِنَّ الرُّبَيْرَ وَ طَلْحَةَ أَتَيْانِي يَسْتَأْذِنَانِي فِي الْعُمْرَةِ، فَأَخَذْتُ عَلَيْهِمَا أَلَّا يَنْكُثَا بَيْعَتِي وَ لَا يَعْدِرَا بِي وَ لَا يَنْغِيَا عَلَيَّ عَائِلَةً. ثُمَّ تَوَجَّهًا إِلَى مَكَّةَ فَسَارَا بِعَائِشَةَ إِلَى أَهْلِ مَدْرَةَ كَثِيرًا جَهْلُهُمْ قَلِيلًا فَفَهَّمُهُمْ، فَحَمَلُوهُمْ عَلَى نَكْثِ بَيْعَتِي وَ اسْتِخْلَالِ دَمِي. ثُمَّ ذَكَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَائِشَةَ وَ حُرُوجَهَا مِنْ بَيْتِهَا وَ مَا رَكِبَتْ مِنْهُ. فَقَالَ عَمَّارٌ: «يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كُفَّ عَنْهَا فَإِنَّهَا أُمَّتُكَ» فَتَرَكَ دِكْرَهَا وَ أَخَذَ فِي شَيْءٍ آخَرَ، ثُمَّ عَادَ إِلَى دِكْرِهَا فَقَالَ أَشَدَّ مِمَّا قَالَ أَوَّلًا. فَقَالَ عَمَّارٌ: «يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كُفَّ

عَنْهَا فَإِنَّهَا أَتَتْكَ» فَأَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِهَا ثُمَّ عَادَ النَّالِيَّةَ فَقَالَ أَشَدَّ بِمَا قَالَ. قَالَ: فَقَالَ عَمَّارٌ: «يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كُفَّ عَنْهَا فَإِنَّهَا أَتَتْكَ» فَقَالَ: كَلَّا، إِنِّي مَعَ اللَّهِ عَلَى مَنْ خَالَفَهُ، وَإِنَّ أُمَّكُمْ ابْتَلَاكُمْ اللَّهُ بِهَا لِيَعْلَمَ أَمَعَهُ تَكُونُونَ أَمْ مَعَهَا قَالَ سُلَيْمٌ: ثُمَّ ذَكَرَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَقَالَ: «لَعَنَ عَرِي لَيْتَ كَانَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ، وَ لَا وَ اللَّهِ مَا هُوَ كَمَا يَقُولُونَ»، ثُمَّ سَكَتَ. فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ: وَ مَا يَقُولُونَ فَقَالَ: يَقُولُونَ «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمْ يَسْتَخْلِفْ أَحَدًا وَ إِنَّمَا تَرَكُوا لِيَتَشَاوَرُوا»، فَفَعَلُوا غَيْرَ مَا أَمَرُوا فِي قَوْلِهِ. فَقَدْ بَايَعَ الْقَوْمُ أَبَا بَكْرٍ عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ وَ لَا رِضَى مِنْ أَحَدٍ، ثُمَّ أَكْرَهُونِي وَ أَصْحَابِي عَلَى الْبَيْعَةِ. ثُمَّ بَايَعَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ. ثُمَّ جَعَلَهَا عُمَرُ سُورَى بَيْنَ سِبْطَةَ زَهْطٍ وَ أَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ جَمِيعَ الْأَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَّا هَؤُلَاءِ السَّبِيَّةَ ثُمَّ قَالَ: «بُصِّلِي صُهَيْبٌ بِالنَّاسِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ»، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ: «إِنَّ مَضَتْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَ لَمْ يَفْرُغِ الْقَوْمُ أَنْ تُضْرَبَ رِقَابُهُمْ، وَ إِنْ اجْتَمَعَ أَرْبَعَةٌ وَ خَالَفَ اثْنَانِ أَنْ يَقْتُلُوا الْاِثْنَيْنِ». ثُمَّ تَشَاوَرُوا فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ كَانَتْ بَيْعَتُهُمْ عَنْ مَشُورَةٍ مِنْ جَمَاعَتِهِمْ وَ مَلَأَتْهُمْ، ثُمَّ صَنَعُوا مَا رَأَيْتُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مُوسَى قَالَ لِهَارُونَ: مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا إِلَّا تَتَّبَعْتَ إِلَى قَوْلِهِ وَ لَمْ تَرْفُتْ قَوْلِي،

پھر زبیر اور طلحہ میرے پاس عمرہ کی خلافت مانگنے کے لیے آئے تو میں نے ان سے وعدہ لیا کہ وہ میری بیعت کو نہ توڑیں گے اور وہ دونوں مجھ سے غداری نہ کریں گے اور میرے خلاف بہتان سازی نہ کریں گے۔ پھر وہ دونوں مکہ کی طرف چلے گئے تو عائشہ کے ساتھ اہل بصرہ کا رخ کیا ان میں سے اکثر جاہل اور بہت کم سمجھدار تھے پس ان تینوں نے ان لوگوں کو میری بیعت توڑنے اور میرے خون کے حلال سمجھنے کے راستے پر ڈال دیا۔ پھر آپؓ نے عائشہ کا اور اسکا اسکے گھر سے نکلنے اور اس نے جو آپؓ سے کیا تھا اس سب کا ذکر فرمایا تو عمارؓ نے عرض کی اے امیر المؤمنین اس کے ذکر کو روک دیجیے کہ وہ آپؓ کی ماں ہے، تو آپؓ نے عائشہ کا ذکر چھوڑ دیا اور دوسری بات کرنے لگے پھر آپؓ عائشہ کے ذکر کی طرف پلٹ آئے تو پہلی مرتبہ سے زیادہ سخت سست کہا تو عمارؓ نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین اسکا ذکر چھوڑیے کہ وہ آپؓ کی ماں ہے۔“ تو آپؓ نے اسکے ذکر سے اجتناب کیا پھر تیسری مرتبہ جب اسکا ذکر کیا تو پہلی دونوں مرتبہ سے زیادہ عائشہ کو سخت وسست کہا تو عمارؓ نے کہا ”اے امیر المؤمنین اسکا ذکر چھوڑیے کہ وہ آپؓ کی ماں ہے،“ تو آپؓ نے فرمایا ”ٹھیک ہے میں اللہ کی مخالفت کرنے والوں کے مقابلے میں اللہ کے ساتھ ہوں۔ اور یقیناً تمہاری ماں کے ذریعے اللہ نے تمہارا امتحان لیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ ہو یا ماں (عائشہ) کے ساتھ ہو؟“ سلیمؓ نے کہا ”پھر علیؓ نے ابو بکر و عمر و عثمان کی بیعت کا ذکر فرمایا تو فرمایا ”مجھے میری زندگی کی قسم! اگر معاملہ ایسے ہوتا کہ جیسا وہ کہتے ہیں اور نہیں اللہ کی قسم معاملہ ویسے نہیں ہے کہ جیسا وہ کہتے ہیں“ پھر آپؓ خاموش ہو گئے تو عمارؓ نے آپؓ سے عرض کی ”وہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ تو آپؓ نے فرمایا ”وہ کہتے ہیں کہ ”رسول اللہؐ نے کسی ایک کو بھی خلیفہ نہیں بنایا اور انہیں فرمایا اور ان لوگوں کو فقط اس بات پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ باہم مشاورت کریں“ تو بقول انکے جو رسول اللہؐ کے فرمان میں تھا انہوں نے اس کے بھی برخلاف کیا۔ لوگوں نے بغیر کسی مشورہ کے ابو بکر کی بیعت کی اگرچہ اس پر کوئی ایک بھی راضی نہ تھا۔ پھر عمر نے چھ افراد کی شوری میں خلافت کو رکھ دیا۔ اور اسمیں سے تمام مہاجرین و انصار کو باہر رکھا سو انے ان چھ کے پھر اس نے کہا صہیب لوگوں کو تین دن تک نماز پڑھائے گا پھر لوگوں کو حکم دیا ”اگر تین دن گزر جائیں اور یہ گروہ مشاورت سے فارغ نہ ہو تو انکی گردنیں مار دی جائیں اور اگر چار آدمی اجماع کر لیں اور دو اختلاف کریں تو انہیں چاہیے کہ وہ ان دونوں کو قتل کر دیں“ پھر انہوں نے تین دن تک باہم مشورہ کیا اور بیعت انکی جماعت کے مشورہ اور برتری سے ہوتی تھی مگر

انہوں نے جو کیا وہ تم نے دیکھا، پھر فرمایا ”موسیٰ نے ہارون سے کہا تھا ”تم کو کس چیز نے منع کیا کہ جب تم نے انکو گمراہ ہوتے دیکھا تو انکی اتباع نہ کیا، یہاں تک کہ اسکا کہنا۔“ اور تو نے میرے قول کا خیال نہ کیا (ط 94)

وَ أَنَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ بِمَثَلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى. عَهْدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: «إِنْ ضَلَّتْ الْأُمَّةُ بَعْدَهُ وَ تَبِعَتْ غَيْرِي أَنْ أُجَاهِدَهُمْ إِنْ وَجَدْتُ أَعْوَانًا، وَ إِنْ لَمْ أَجِدْ أَعْوَانًا أَنْ أَكْفَيْتَ يَدِي وَ أَحْضَنْتَ دَمِي»، وَ أَخْبَرَنِي بِمَا الْأُمَّةُ صَانِعَةٌ بَعْدَهُ. فَلَمَّا وَجَدْتُ أَعْوَانًا بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ عَلَى إِقَامَةِ أَمْرِ اللَّهِ وَ إِخْيَاءِ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ لَمْ يَسْعِنِي الْكَفْتُ، فَسَطَطْتُ يَدِي فَقَاتَلْتُ هَؤُلَاءِ النَّاكِثِينَ، وَ أَنَا عَدَاؤُا إِنْ شَاءَ اللَّهُ مُقَاتِلُ الْقَاسِطِينَ بِأَرْضِ الشَّامِ فِي مَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ «صَفِينٌ»، ثُمَّ أَنَا بَعْدَ ذَلِكَ مُقَاتِلُ الْمَارِقِينَ بِأَرْضِ مِنَ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهَا «التَّهْرَوَانُ». أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِقِتَالِهِمْ فِي هَذِهِ الْمَوَاطِنِ الثَّلَاثِ. وَ كَفَمْتُ يَدِي لِغَيْرِ عَجْزٍ وَ لَا جُبْنٍ وَ لَا كَرَاهِيَةٍ لِلِقَاءِ رَبِّي، وَ لَكِنِّي لِبَطَاعَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ حِفْظِ وَصِيَّتِهِ. فَلَمَّا وَجَدْتُ أَعْوَانًا نَظَرْتُ فَلَمْ أَجِدْ بَيْنَ السَّبِيلَيْنِ ثَالِثًا: إِمَّا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ الْكُفْرَ بِاللَّهِ وَ الْجُهُودَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَ مُعَالَجَةَ الْأَعْلَالِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَ الْإِزْتِدَادَ عَنِ الْإِسْلَامِ. وَ قَدْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّ الشَّهَادَةَ مِنْ وَرَائِي، وَ أَنَّ لِحْيَتِي سَتُحْضَبُ مِنْ دَمِ رَأْسِي، بَلْ قَاتِلِي أَشَقَى الْأَوْلِيَيْنِ وَ الْأَخِيرِينَ رَجُلًا أُحْيِمُهُ يَغْدُلُ عَاقِرَ النَّاقَةِ وَ يَغْدُلُ قَائِلَ أَخِيهِ هَابِيلَ وَ فِرْعَوْنَ الْفِرَاعِنَةَ وَ الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ وَ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ بَدَلًا كِتَابَهُمْ وَ غَيْرًا سَتَتُهُمْ. ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: وَ رَجُلَيْنِ مِنْ أُمَّتِي.

اور میری نسبت اللہ کے نبی سے وہی ہے کہ جو ہارون کی موسیٰ سے تھی۔ اور رسول اللہ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ ”اگر امت آپ کے بعد گمراہ ہو جائے اور میرے غیر کی اتباع کرنے لگے تو میں اگر مددگار پاؤں تو ان سے جہاد کروں اور اگر میں مددگار نہ پاؤں تو اپنا ہاتھ روک لوں اور اپنا خون (جان) بچاؤں۔ اور آپ نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کے بعد امت کیا کرنے والی ہے۔ پس جب عثمان کے قتل کے بعد میں نے امر الہی کے قیام اور کتاب و سنت کی احیاء کے لیے مددگار پائے تو مجھ خاموش رہنے کی اجازت نہ تھی۔ پس میں نے ہاتھ بڑھایا اور ان بیعت توڑنے والوں سے جنگ کی۔ اور میں کل انشاء اللہ شام کی زمین کہ جسے صفین کہا جاتا ہے پر ظالموں سے جنگ کروں گا پھر اس کے بعد میں عراق کی زمینوں میں سے ایک زمین کہ جسے نہروان کہا جاتا ہے پر دین سے باہر نکل جانے والوں سے جنگ کروں گا۔ رسول اللہ ہی نے مجھے ان تین معاملات پر ان تینوں گروہوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا تھا۔ پس میں نے اپنے ہاتھوں کو عاجزی، خوف یا اللہ کی ملاقات کے خوف سے نہیں روکا بلکہ رسول اللہ کی اطاعت اور انکی وصیت پر عمل کرنے کے لیے روکا۔ پس جب میں نے مددگار پائے تو میں نے دیکھا کہ دو راستوں کے علاوہ تیسرا کوئی راستہ نہیں ہے ایک اللہ کی راہ میں جہاد اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا راستہ اور دوسرا کفر باللہ اور اللہ کے نازل کردہ کے انکار اور جہنم میں زنجیریں پہننے اور اسلام سے مرتد ہو جانے کا راستہ۔ تو مجھے رسول اللہ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میرا انجام شہادت ہی ہوگی اور یہ کہ میری داڑھی میرے سر کے خون سے خضاب ہوگی۔ بلکہ میرا قاتل اولین و آخرین کے اشیاء سے بھی بڑھ کر شقی ہوگا وہ ناقہ کو پے کرنے والے احمیر نامی شخص سے بھی بڑھ کر شقی ہوگا اور اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے والے قاتیل سے بھی بڑھ کر شقی ہو۔ اور فرعون سے بھی بڑھ کر بد بخت ہوگا اور اس سے بھی بڑھ کر بد بخت ہوگا کہ جس نے ابراہیم سے آپ کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا اور بنی اسرائیل کے ان دو آدمیوں سے بھی بڑھ کر ہوگا کہ جنہوں نے اپنی کتاب اور سنت میں تحریف و تبدیلی کی

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ كُلَّ دَمٍ سُفِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَالٍ يُؤْكَلُ حَرَامًا وَ فَرَجٍ يُعْشَى حَرَامًا وَ حُكْمٍ يُجَارُ فِيهِ عَلَيْهِمَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ إِيْمٍ مَنْ عَمِلَ بِهِ شَيْءٌ. قَالَ عَمَّارٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، سَمَّيْتُمَا لَنَا فَلَعْنَتُهُمَا. قَالَ: يَا عَمَّارُ، أَلَسْتَ تَتَوَلَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ تَبَرَّأَ مِنْ عَدُوِّهِ قَالَ: بَلَى. قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ عَدُوِّي قَالَ: بَلَى. قَالَ: حَسْبُكَ يَا عَمَّارُ، قَدْ بَرَّتَ مِنْهُمَا وَ لَعْنَتُهُمَا وَ إِنْ لَمْ تَعْرِفُهُمَا بِأَسْمَائِهِمَا. قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ سَمَّيْتُهُمَا لِأَصْحَابِكَ فَبَرَّوْا مِنْهُمَا كَانَ أَمَثَلٌ مِنْ تَرْكِ ذَلِكَ. قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ سَلْمَانَ وَ أَبَا ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادَ، مَا كَانَ أَعْرِفُهُمْ بِهِيْمَا وَ أَشَدَّ بَرَاءَتُهُمْ مِنْهُمَا وَ لَعْنَتُهُمْ لَهُمَا. قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَسَمَّيْتُمَا فِينَا نَشْهَدُ أَنْ تَتَوَلَّى مَنْ تَوَلَّيْتَ وَ نَتَبَرَّأَ مِنْ تَبَرَّأْتَ مِنْهُ. قَالَ: يَا عَمَّارُ، إِذَا يُقْتَلُ أَصْحَابِي وَ تَتَفَرَّقُ عَنِّي جَمَاعَتِي وَ أَهْلُ عَسْكَرِي وَ كَثِيرٌ مِمَّنْ تَرَى حَوْلِي يَا عَمَّارُ، مَنْ تَوَلَّى مُوسَى وَ هَارُونَ وَ بَرِيءٌ مِنْ عَدُوِّهِمَا فَقَدْ بَرِيءٌ مِنَ الْعِجْلِ وَ السَّامِرِيِّ، وَ مَنْ تَوَلَّى الْعِجْلَ وَ السَّامِرِيَّ وَ بَرِيءٌ مِنْ عَدُوِّهِمَا فَقَدْ بَرِيءٌ مِنْ مُوسَى وَ هَارُونَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ. يَا عَمَّارُ، وَ مَنْ تَوَلَّى رَسُولَ اللَّهِ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ وَ تَوَلَّيْتُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنْ عَدُوِّي فَقَدْ بَرِيءٌ مِنْهُمَا، وَ مَنْ بَرِيءٌ مِنْ عَدُوِّهِمَا فَقَدْ بَرِيءٌ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ. فَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا تُسَمِّهِمَا فَقَدْ عَرَفْتُهُمَا وَ نُشْهَدُ اللَّهُ أَنْ نَتَوَلَّاكَ وَ نَتَبَرَّأَ مِنْ عَدُوِّكَ كُلِّهِمْ، فَرَبِّهِمْ وَ بَعِيدِهِمْ وَ أَوْلِيهِمْ وَ آخِرِهِمْ وَ حَيْبِهِمْ وَ مَيْتِهِمْ وَ شَاهِدِهِمْ وَ مَعَائِهِمْ. فَقَالَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَرَحْمَتِكَ اللَّهُ يَا مُحَمَّدُ، إِنْ لِكُلِّ قَوْمٍ نَجِيبًا وَ شَاهِدًا عَلَيْهِمْ وَ شَافِعًا لِأَمَانِلِهِمْ، وَ أَفْضَلُ النَّجْبَاءِ النَّجِيبُ مِنَ أَهْلِ السُّوءِ وَ إِنَّكَ يَا مُحَمَّدُ لَتَجِيبُ أَهْلَ بَيْتِكَ.

پھر آپ نے فرمایا ”اور میری امت کے دو آدمیوں سے بھی پھر آپ نے فرمایا ان دونوں (ابو بکر، عمر) پر امت محمدیہ کی تمام تر خطا ہیں ہوگی ہر وہ خون ان کے سر پر ہوگا کہ جو قیام تک ناحق بہایا جائے گا اور ہر وہ مال کہ جو قیام تک حرام طریقے سے کھایا جائے گا اور ہر وہ شرمگاہ کہ جو حرام طریقے سے غضب کر لی جائے گی اور ہر وہ فیصلہ کہ جس میں ظلم کیا جائے گا ان دونوں پر ہوگا۔ بغیر اس کے جو جو اس گناہ پر عمل کرے گا اس کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ عمار نے عرض کی اے امیر المؤمنین ہمیں ان دونوں کے نام بتائیے تاکہ ہم ان دونوں پر لعنت کریں؟ آپ نے فرمایا ”اے عمار! کیا تو رسول اللہ سے محبت اور آپ کے دشمنوں سے نفرت کرتا ہے؟ اس نے عرض کی ”ایسا ہی ہے“ آپ نے فرمایا اور تو مجھ سے محبت اور میرے دشمنوں سے نفرت کرتا ہے؟“ اس نے عرض کی ”ایسا ہی ہے“ آپ نے فرمایا ”اے عمار! تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ پس گویا تو نے ان دونوں سے نفرت کر لی اور ان دونوں پر لعنت بھیج دی اگرچہ تم ان دونوں کے نام سے واقف ہو۔“ اس نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین اگر آپ ان دونوں کے نام اپنے اصحاب کو بتائیں تو وہ بھی ان دونوں سے نفرت کریں گے کیونکہ وہ برا ہے جس نے اس چیز کو ترک کیا“ آپ نے فرمایا ”اللہ کی رحمت ہو۔ سلمان، ابوذر، اور مقداد پر وہ لوگوں سے ان دونوں کی سب سے بڑھ کر معرفت رکھنے والے تھے ان سب سے بڑھ کر ان دونوں سے نفرت کرنے والے تھے اور ان سب سے بڑھ کر ان دونوں پر لعنت بھیجنے والے تھے“ اس نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین علیہ السلام! آپ پر قربان جاؤں! آپ ان دونوں کے نام بتائیے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم سب اس سے محبت کرتے ہیں کہ جو آپ سے محبت کرتا ہے اور جس سے آپ نفرت کرتے ہیں ان سے نفرت کرنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”اے عمار! تب میرے ساتھی ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہو جائیں گے اور میری حجت مجھ سے دور ہو جائے گی۔ اور میرے لشکر والے اور میرے ارد گرد بہت لوگ جو تم دیکھ رہے ہو تتر بتر ہو جائیں گے۔ اے عمار جس نے موسیٰ اور ہارون سے محبت کی وہ ان کے دشمنوں سے بیزار ہو جائے گا، اس نے گاؤں سالہ (پچھڑے) اور سامری سے نفرت کا اظہار کیا۔ اور جس نے گاؤں سالہ اور سامری سے محبت

کی اور ان دونوں کے دشمن سے بیزاری دکھائی تو وہ بغیر جانے موسیٰ اور ہارون سے نفرت کا اظہار کر گیا۔ اے عمار! جس نے رسول اللہ اور آپؐ کی اہل بیت سے محبت کی اور مجھ سے محبت کی اور میرے دشمنوں سے نفرت کی گویا اس نے ان دونوں سے نفرت کا اظہار کر دیا۔ اور جس نے ان دونوں کے دشمنوں سے نفرت کی گویا اس نے بغیر جانے بوجھے رسول اللہ سے نفرت کر دی، تو محمد بن ابی بکر نے عرض کی ”اے امیر المؤمنین! آپ مجھے ان کے نام بتائیے یقیناً میں نے ان دونوں کو پہچان لیا ہے۔ اور ہم اللہ کو گواہ بناتے ہیں کہ ہم آپ سے محبت کرتے ہیں اور آپ کے تمام دشمنوں سے نفرت کرتے ہیں خواہ وہ قریب ہوں یا بعید ہوں۔ ان میں سے پہلے بھی اور ان میں سے آخری سے بھی ان میں سے زندوں سے بھی ان میں سے مردوں سے بھی، ان میں سے حاضرین سے بھی اور ان میں سے غائبوں سے بھی، تو امیر المؤمنین نے فرمایا اے محمد! تم پر اللہ رحم فرمائے! یقیناً ہر قوم کے لیے ایک نجیب اور ان پر گواہ اور ان کے گناہگاروں کی شفاعت کرنے والا ہوتا ہے اور سب سے بہترین نجیب وہ ہے کہ جو میرے لوگوں میں سے بھی نجیب ہو اور یقیناً اے محمد! تم اپنی اہل بیت کے نجیب ہو“

أَمَّا إِنِّي سَأُحِبُّكَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعِنْدَهُ سَلْمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ، ثُمَّ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَائِشَةَ إِلَى أَبِيهَا وَ حَفْصَةَ إِلَى أَبِيهَا وَ أَمَرَ ابْنَتَهُ فَارْسَلَتْ إِلَى زَوْجِهَا عُثْمَانَ، فَدَخَلُوا. فَحَمِدَ اللَّهُ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، يَا عُمَرُ، يَا عُثْمَانُ، إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا عَلَى مَنْبَرِي يَزِيدُونَ أُمَّتِي عَنِ الصِّرَاطِ الْقَهْقَرِيِّ. فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ سَلِّمُوا الْأَمْرَ لِعَلِيِّ بَعْدِي وَ لَا تَنَازِعُوهُ فِي الْخِلَافَةِ، وَ لَا تَطْلُبُوهُ وَ لَا تُظَاهِرُوا عَلَيْهِ أَحَدًا. قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ أَمَاتَنَا اللَّهُ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: فَإِنِّي أَشْهَدُكُمْ جَمِيعًا وَ مَنْ فِي الْبَيْتِ مِنْ رَجُلٍ وَ امْرَأَةٍ: «أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي، وَ أَنَّهُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ. فَإِذَا مَضَى فَاِنْبِي هَذَا- وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ- فَإِذَا مَضَى فَاِنْبِي هَذَا- وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ- ثُمَّ تَسَعَةً مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ. وَ هُمْ الَّذِينَ عَنِ اللَّهِ بِقَوْلِهِ: أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ، ثُمَّ لَمْ يَدْعُ آيَةَ نَزَلَتْ فِي الْأُمَّةِ إِلَّا تَلَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ بَقِيْتُ أَنَا وَ أَصْحَابِي أَبُو ذَرٍّ وَ سَلْمَانُ وَ الْمِقْدَادُ وَ بَقِيْتُ فَاطِمَةُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْحُسَيْنُ، وَ قُتَيْبَةُ وَ نَسَائُوهُ وَ بَنَاتُهَا عَجْرَةَ فَاطِمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: «رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ وَ تَسَعَةً مِنْ بَنِي أُمِّيَّةٍ وَ فُلَانٌ مِنَ التَّسَعَةِ مِنْ آلِ أَبِي سُفْيَانَ وَ سَبْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحَكَمِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ أُمِّيَّةَ يَزِيدُونَ أُمَّتِي عَلَى أَذْبَارِهَا الْقَهْقَرِيِّ». قَالَ ذَلِكَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ بَيَّنَّ زِيَادٌ مَلَأُنْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: «اَكْتُمُوا مَا سَمِعْتُمْ إِلَّا مِنْ مُسْتَرْتَبِدٍ. يَا زِيَادُ، اتَّقِ اللَّهَ فِي شَيْعَتِي بَعْدِي» فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ زِيَادٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «إِنَّ مُعَاوِيَةَ سَيَدَّعِيهِ، وَ يَقْتُلُ شَيْعَتِي، لَعْنَةُ اللَّهِ»

البتہ میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ مجھے رسول اللہ نے بلایا تو آپ کے پاس سلمان ابوذر اور مقداد موجود تھے۔ پھر آپ عائشہ نے کوا سکے باپ کو بلانے اور حفصہ کوا سکے باپ کے بلانے اور عثمان کی بیوی کوا سکے شوہر کے بلانے کے لیے بھیجا۔ پس وہ سب بھی آپ کی خدمت میں آئے۔ تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ”اے ابو بکر! اے عمر! اے عثمان! میں نے رات کو خواب میں اپنے منبر پر بارہ افراد کو دیکھا ہے کہ جو میری امت کو راہ حق سے جبراً ہٹا رہے ہیں۔ پس تم سب اللہ سے ڈرنا اور میرے بعد علی کے امر خلافت کو تسلیم کرنا اور خلافت میں تنازع نہ کھڑا کرنا۔ اور نہ ہی تم لوگ علی پر ظلم کرنا اور تم میں سے کوئی ایک بھی علی کے ساتھ لڑائی نہ کرے“ آپ نے فرمایا ”میں تم سب کو

گواہ بنانا ہوں اور جو بھی مرد و خواتین میں سے گھر میں موجود ہے ان سب کو بھی گواہ بنانا ہوں کہ علی ابن ابی طالبؑ میری امت میں میرا خلیفہ ہے اور یہ کہ تمام مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پس جب یہ شہید ہو جائے تو میرا یہ بیٹا۔ اور آپؑ نے حسینؑ کے سر پر ہاتھ رکھا۔ پھر اولاد حسینؑ میں سے یکے بعد دیگرے نوافراد اور وہی ہیں کہ جنہیں اللہ نے اپنے فرمان ”تم سب اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اولی الامرؑ کی (نسا 59) میں مراد لیا ہے“ پھر کوئی آیت کہ جو ائمہ الہدیٰ کے بارے میں نازل ہوئی تھی نہ چھوڑی اور رسول اللہؐ نے اسے تلاوت فرمایا۔ تو ابو بکر و عمرو عثمان چلے گئے اور میں اور میرے ساتھی ابو ذرؓ، سلمانؓ، مقدادؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ باقی رہ گئے اور آپؑ کے گھر کی تمام عورتیں ماسوائے فاطمہؓ کے سب چلی گئیں۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا ”میں نے ان تینوں اور بنی امیہ کے باقی نوافراد کو دیکھا ہے کہ ان میں سے فلاں فلاں آل ابی سفیان اور باقی سات حکم بن عاص بن امیہ کی اولاد میں سے ہیں کہ وہ میری امت کو جبراً پچھلے پاؤں جہالت پر پلٹائیں گے“ علیؑ نے جب یہ فرمایا تو زیاد کا گھر رسول اللہؐ کے اصحاب سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پھر آپ ان سب سے مخاطب ہوئے اور فرمایا ”تم سب نے جو سنا ہے اسے ماسوائے ہدیات کے راستے پر گامزن شخص کہ ہر کسی سے چھپانا۔ اے زیاد! میرے بعد میرے شیعوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔“ جب علیؑ زیاد کے گھر سے باہر نکلے تو ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا ”معاویہ عنقریب اسے دعوت دے گا تو یہ ہمارے شیعوں کو قتل کرے گا اللہ کی لعنت ہو اس پر“

## حدیث نمبر ۱۸ سٹھ (68)

## ابراہیمؓ النخعی کا عقیدہ

و فی کتاب سلیم عن الأعمش عن خيثمة، قال: لما حضرت إبراهيم النخعيّ الوفاة قال لي: «ضميني إليك» ففعلت. فقال: «أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، و أشهد أن محمدًا صلّى الله عليه و آله رسول الله، و أن عليّ بن أبي طالب صلوات الله عليه وصي محمد، و أن الحسن وصي علي، و أن الحسين وصي الحسن، و أن عليّ بن الحسين وصي الحسين». قال: ثم أغمي عليه فسقط، فقلت: هي هي ثم أفاق فقال: سمعني غيرك قلت: لا. فقال: «علي هذا أحيا و عليه أموت، و عليه كان علقمة و الأسود، و من لم يكن علي هذا فليس علي شيء»

کتاب سلیمؓ نے الاعمش نے خيثمة سے روایت کی ہے کہ ابراہیمؓ بن یزید النخعی کا آخری وقت قریب آیا تو اس نے مجھ سے کہا ”مجھے اپنے سینے سے لگاؤ“ تو میں نے ایسا ہی کیا تو اس نے کہا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور وہ وحدہ لا شریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اور علی ابن ابی طالبؓ محمدؐ کے وصیؓ ہیں اور حسنؓ علیؓ کے وصیؓ ہیں اور حسینؓ حسنؓ کے وصیؓ ہیں اور علی ابن الحسینؓ حسینؓ کے وصیؓ ہیں۔ پھر اس پر غش طاری ہوئی تو وہ گر پڑا تو میں نے کہا ”اے۔ ہائے“ پھر اسے افاقہ ہوا تو اس نے کہا ”کیا تو نے میری بات غیر کو بتائی ہے؟“ میں نے کہا ”نہیں“ اس نے کہا ”اس عقیدے پر میں زندہ رہا اور اسی عقیدے پر ہی میری موت ہو رہی ہے اور اسی عقیدے پر ہی علقمہؓ اور اسودؓ ہیں۔ پس جو اس عقیدے پر نہیں ہے وہ کچھ نہیں ہے“

## حدیث نمبر انہتر (69)

## وصیت

سُلَيْمُ بْنُ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ قَالَ شَهِدْتُ وَصِيَّةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ حِينَ أَوْصَى إِلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَ أَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّتِهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مُحَمَّدًا وَ جَمِيعَ وُلْدِهِ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ وَ رُؤَسَاءَ شِيعَتِهِ. ثُمَّ دَفَعَ الْكُتُبَ وَ السِّلَاحَ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ، أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ أَوْصِيَ إِلَيْكَ وَ أَدْفَعُ كُتُبِي وَ سِلَاحِي إِلَيْكَ، كَمَا أَوْصَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ وَ دَفَعَ كُتُبَهُ وَ سِلَاحَهُ إِلَيَّ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَمُرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى أَحَبِّكَ الْحُسَيْنِ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: وَ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ هَذَا» - وَ أَخَذَ بِيَدِ ابْنِ ابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ صَغِيرٌ - فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَ قَالَ لَهُ: «وَ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ مُحَمَّدٍ، فَأَقْرَأَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ وَ مَعِيَ».

سلیم بن قیس ہلالی نے روایت کی ہے کہ میں اس وقت موجود تھا کہ جب علی ابن ابی طالب نے اپنے فرزند حسن کو وصیت فرمائی اور آپ نے وصیت پر حسین اور محمد بن حنفیہ اپنی تمام اولاد اہلبیت اور اپنے تمام بڑے بڑے شیعوں کو گواہ بنایا۔ پھر آپ نے اپنی تمام کتب اور اسلحہ حسن کے سپرد کیا۔ پھر فرمایا ”اے میرے بیٹے! مجھے رسول اللہ نے حکم دیا تھا کہ میں تمہیں وصیت کروں اور اپنی کتابیں اور اسلحہ تمہارے سپرد کروں جیسا کہ رسول اللہ نے مجھے وصیت فرمائی تھی۔ اور اپنی کتابیں اور اسلحہ میرے سپرد فرمایا تھا۔ اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں تمہیں حکم دوں کہ جب تمہاری شہادت کا وقت قریب آئے تو تم یہ سب اپنے بھائی حسین کے حوالے کرنا“، پھر آپ حسین کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا ”اور تمہیں رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم یہ سب اپنے اس بیٹے کے حوالے کرنا۔ اور آپ نے اپنے پوتے علی ابن الحسین کا ہاتھ پکڑا جبکہ وہ صغیر سن تھے۔ اور آپ نے سید سجاد کو سینے سے لگا کر فرمایا ”اور تمہیں رسول اللہ نے حکم دیا کہ تم یہ سب اپنے بیٹے محمد کے حوالے کرنا اور اس پر رسول اللہ اور میری طرف سے سلام کہنا“۔

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، أَنْتَ وَ لِي الْأَمْرُ وَ لِي الدَّمُ بَعْدِي، فَإِنْ عَفَوْتَ فَلَكَ، وَ إِنْ قَتَلْتَ فَضْرَتَهُ مَكَانَ ضْرَتِهِ وَ لَا تُمْتَلِ. ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ \* هَذَا مَا أَوْصَى [بِهِ] عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أَوْصَى أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَ أَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ. ثُمَّ إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي. وَ نَحْيَايَ وَ مَنَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ثُمَّ إِنِّي أَوْصِيكَ يَا حَسَنُ وَ جَمِيعَ وُلْدِي وَ أَهْلَ بَيْتِي وَ مَنْ بَلَغَهُ كِتَابِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِتَقْوَى اللَّهِ رِزْكَمُ، فَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ... وَ اعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَ لَا تَفَرَّقُوا. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: «صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ أَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الصَّلَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ إِنَّ الْبَعْضَةَ خَالِقَةُ الدِّينِ وَ فَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ»، وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. انظُرُوا ذَوِي أَرْحَامِكُمْ فَصَلُّوهُمْ يُهَوِّنَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ الْحِسَابَ

پھر آپؑ نے اپنے فرزند رشید امام حسنؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا ”اے میرے بیٹے! تو ہی میرے بعد میرا ولی الامر اور میرے خون کا وارث ہے۔ پس اگر تم معاف کرو تو تمہیں اختیار ہے اور اگر تو قتل کرنا چاہے تو ایک ضربت کی جگہ ایک ہی ضربت ہے اس میں زیادہ زیادتی نہ کرنا پھر فرمایا ”لکھو“۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ تحریر ہے کہ جو علی ابن ابی طالبؑ نے وصیت کی۔ کہ وہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ اسکے عبد خاص اور رسول ہیں اور اللہ نے آپؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ معبود فرمایا تاکہ وہ دیگر تمام دینوں پر ظاہر کریں اگرچہ مشرکین کو ناگوار گزرے۔ پھر یہ کہ میری نماز و مناسک اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ اسکا کوئی شریک نہ ہے اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ پھر میں تمہیں اے حسن! وصیت کرتا ہوں اور اپنی تمام اولاد اور اہل بیت اور ہر اس شخص کو کہ جس تک میری یہ تحریر پہنچے۔ تم سب اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو پس تمہاری موت ہر گز نہ ہو مگر اس حالت میں کہ تم سب مسلمان ہو کر مرو۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ بازی میں نہ پڑو۔ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ”باہمی اتفاق عام نماز اور روزے سے افضل ہے۔ یقیناً بغض دین کو برباد اور باہمی انتشار کا سبب بنا ہے“ اللہ کے سوا کوئی قوت نہیں ہے“ اپنے رشتہ داروں کی طرف توجہ کرو اور ان سے صلہ رحمی کرو اللہ تم پر حساب آسان فرمائے گا۔

وَ اللَّهُ فِي الْإِيْتَامِ فَلَا تُعْزَبُوا أَفْوَاهَهُمْ وَ لَا تُضَيِّعُوا مَنْ بَحَضَرَتْكُمْ ، فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ : «مَنْ عَالَ يَتِيمًا حَتَّى يَسْتَعْنِيَ أَوْحَبَ اللَّهُ لَهُ بِذَلِكَ الْجَنَّةَ كَمَا أَوْحَبَ لِأَكِلِ مَالِ الْيَتِيمِ النَّارَ» . وَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ ، لَا يَسْبِقُكُمْ إِلَى الْعَمَلِ بِهِ عَيْرُكُمْ . وَ اللَّهُ فِي حَيْرَانِكُمْ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَوْصَى بِكُمْ . وَ اللَّهُ فِي بَيْتِ رَبِّكُمْ ، فَلَا يَخْلُونَ مِنْكُمْ مَا بَقِيْتُمْ فَإِنَّهُ إِنْ يَثْرِكُمْ لَمْ تُنَاطِرُوا . وَ إِنْ أَدْبَى مَا يَرْجِعُ بِهِ مِنْ أُمَّةٍ أَنْ يُعْفَرَ لَهُ مَا قَدْ سَلَفَ . وَ اللَّهُ فِي الصَّلَاةِ ، فَإِنَّهَا خَيْرُ الْعَمَلِ وَ إِنَّهَا عَمُودُ دِينِكُمْ . وَ اللَّهُ فِي الرِّكَاعَةِ ، فَإِنَّهَا تُطْفِئُ غَضَبَ رَبِّكُمْ . وَ اللَّهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَإِنَّ صِيَامَهُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ . وَ اللَّهُ فِي الْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ ، فَشَارِكُوهُمْ فِي مَعِيشَتِكُمْ . وَ اللَّهُ فِي الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ ، فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَجُلَانِ : إِمَامٌ هُدَى ، وَ مُطِيعٌ لَهُ مُتَمَدِّدٌ بِهَدَاةِ . وَ اللَّهُ فِي ذُرِّيَّتِكُمْ ، فَلَا يُظْلَمَنَّ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَ أَنْتُمْ تَقْدُرُونَ عَلَى الدَّفْعِ عَنْهُمْ . وَ اللَّهُ فِي أَصْحَابِ نَبِيِّكُمْ الَّذِينَ لَمْ يُحَدِّثُوا حَدَثًا وَ لَمْ يُؤْوُوا مُحَدِّثًا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَوْصَى بِكُمْ وَ لَعَنَ الْمُحَدِّثَ مِنْهُمْ وَ مِنْ عَيْرِهِمْ وَ الْمُؤْوِيَ لِلْمُحَدِّثِ

یتیموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ انکے منہ سے لقمہ مت چھینو اور وہ تمہارے سامنے آوازیں بلند نہ کریں (یعنی ان پر ظلم و زیادتی نہ ہو۔ المترجم) میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا جو کسی یتیم کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ کسی کا محتاج نہ رہے اللہ عزوجل اس کے سبب اس شخص کے لیے جنت واجب قرار دیتا ہے۔ قرآن کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اس پر عمل کرنے میں تمہارا غیر تم پر سبقت حاصل نہ کر جائے۔ اپنے ہمسائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ رسول اللہؐ نے ان سے اچھے سلوک کی وصیت فرمائی ہے۔ اپنے رب کے گھر کے بارے میں اللہ سے ڈرو جب تک تم موجود ہو وہ تم سے خالی نہ ہو کیونکہ اگر تم نے اس میں جانا ترک کر دیا تو تم پر نظر کرم ہوگا۔ کیونکہ کم سے کم جو اس کی زیارت سے واپس آئے اسکو یہ اجر ملتا ہے کہ اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نماز کے معاملے میں اللہ سے ڈرنا۔ کیونکہ نماز سب سے بہترین عمل اور تمہارے دین کا ستون ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ تمہارے رب کے غضب کو ٹھنڈا کرتی ہے۔ رمضان المبارک کے مہینے کے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ اس کا روزہ جہنم سے ڈھال ہوتا ہے۔ فقراء مساکین کے بارے

میں اللہ سے ڈرنا اور انہیں اپنی معشیت میں شریک کرنا۔ اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ذریعے جہاد کرنے کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ بے شک اللہ کی راہ میں فقط وہی شخص جہاد کرتے ہیں۔ ایک امام الہدیٰ اور دوسرا اسکا اطاعت گزار کہ جو اسکی ہدایت کرتا ہے۔ اپنے نبیؐ کی ذریت کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ تمہارے سامنے ان پر ہر گز ظلم نہ ہو جبکہ تمہیں انکا دفاع کرنے کی قدرت ہو۔ اپنے نبیؐ کے ان اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرنا کہ جنہوں نے نہ کوئی بدعت ایجاد کی اور نہ ہی بدعت ایجاد کرنے والوں کی حمایت کی۔ کیونکہ رسول اللہؐ نے ان کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت فرمائی اور ان میں سے بدعتی اور انکے علاوہ بدعتوں پر لعنت فرمائی اور بدعتی کے حمایتی پر بھی لعنت فرمائی۔

وَ اللَّهُ فِي السَّاءِ وَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، لَا تَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّائِمَةً فَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا كَمَا أَمَرَكُمْ اللَّهُ. وَ لَا تَتَوَكَّنْ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَيُؤَيِّبِ اللَّهُ الْأَمْرَ أَشْرَارَكُمْ وَ تَدْعُونَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ. عَلَيْكُمْ يَا نَبِيَّ بِاللِّوَاصِلِ وَ التَّبَادُلِ وَ التَّبَايُرِ، وَ إِيَّاكُمْ وَ التَّفَاقُحَ وَ التَّقَطُّعَ وَ التَّدَابُرَ وَ التَّفَرُّقَ. وَ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوَى وَ لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ. حَفِظْكُمْ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ حَفِظْ فِيكُمْ نَبِيِّكُمْ . أَسْتَوِدِعُكُمْ اللَّهُ وَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ. ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَقُولُ «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» حَتَّى قُبِضَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَ عَشْرِينَ، لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، سَنَةَ أَرْبَعِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ

یہودیوں اور غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اور اللہ کے حکم پر عمل نہ کرنے والے کی ملامت سے ہر گز نہ گھبرانا تو اللہ تمہارے لیے کافی ہو جائے گا اور جس طرح تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے لوگوں سے احسن انداز میں گفتگو کرنا اور تم سب امر بالمعروف اور نہی المنکر کو ہر گز ترک نہ کرنا اور نہ تم پر شریر ترین لوگ مسلط ہو جائیں گے تب تم انکے خلاف دعا بھی کرو گے تو تمہاری دعا مستجاب نہ ہوگی۔ اے میرے بیٹو! تم پر صلہ رحمی، ایک دوسرے پر خرچ کرنا اور ایک دوسرے سے نیکی کرنا۔ منافقت، قطع رحمی، ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنا (پیچھے پیچھے مخالفت) اور تفرقہ بازی سے دور رہنا اور تم ایک دوسرے سے نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں تعاون کرنا مگر گناہ اور دشمنی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرنا۔ اللہ سے ڈرو کہ وہ سخت سزا دینے والا ہے۔ اے اہل بیت تمہاری اللہ کی حفاظت فرمائے اور اے میرے بیٹو! اللہ تمہاری حفاظت کرے میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ اور تم سب پر سلام بھیجتا ہوں، (پھر آپ تا وقت شہادت فقط لا الہ الا اللہ کا ورد فرماتے رہے۔) آپ کی شہادت رمضان المبارک کے آخری عشرے کی پہلی رات یعنی اکیس رمضان المبارک سنہ 40 شب جمعہ المبارک ہوئی۔

## حدیث نمبر ستر (70)

عقیدہ

وَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا الْأَمْرُ الَّذِي لَا بُدَّ مِنْهُ وَالْأَمْرُ الَّذِي إِذَا أَخَذْتُ بِهِ وَسِعَنِي الشُّكُّ فِيمَا سِوَاهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَقْرَبَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحِجِّ الْبَيْتِ وَالْوَلَايَةِ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَالْبِرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّنَا وَاجْتِنَابَ كُلِّ مُسْكِرٍ. قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، الْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِكُمْ جُمْلَةً أَوْ مُفَسَّرًا قَالَ: لَا، بَلْ جُمْلَةً. قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَمَا الْمُسْكِرُ قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ إِذَا أَكْثَرَ مِنْهُ صَاحِبُهُ سَكِرَ فَالْجُرْعَةُ مِنْهُ بَلِ الْقَطْرَةُ حَرَامٌ. قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، لَيْسَ شَيْءٌ بِمَا قُلْتُ إِلَّا وَ قَدْ صَحَّ عَنِ الْوَلَايَةِ، أَعَاقِمَةُ لِجَمِيعِ بَنِي هَاشِمٍ أَوْ خَاصَّةً لِقُفَّهَائِكُمْ وَ عُلَمَائِكُمْ الْبِرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّكُمْ، مَنْ عَادَى جَمِيعَكُمْ أَوْ مِنْ عَادَى رَجُلًا مِنْكُمْ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَقَدْ سَأَلْتِ - يَا أختَ بَنِي هَالِلٍ - فَافْهَمِي. إِذَا أَتَيْتِ بَوْلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي الْجُمْلَةِ وَ بَرِئْتِ مِنْ أَعْدَائِنَا فِي الْجُمْلَةِ فَقَدْ أَجَزْنَاكَ. فَإِنْ عَرَفْتَكَ اللَّهُ الْأَنْمَةَ مِنَّا الْأَوْصِيَاءَ الْعُلَمَاءَ الْفُقَهَاءَ، فَعَرَفْتَهُمْ وَ أَقْرَبْتِ لَهُمْ

سلیم بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے علی ابن ابی طالب سے عرض کی ”اے امیر المؤمنین علیہ السلام! وہ کونسا عقیدہ ہے کہ جو لازم ہے اور وہ کونسا عقیدہ ہے کہ جب میں اسے اپنالوں تو اسکے علاوہ میں شک کی گنجائش نہ مل سکے؟ تو آپ نے فرمایا جو گواہی دے کہ اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اور محمد اس کے عبد خاص اور رسول ہیں اور اللہ کے نازل کردہ کا اقرار کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے مہینے کے روزے رکھے اور بیت اللہ کاج کرے اور اہل بیت کی ولایت کا اقرار کرے اور ہمارے دشمنوں سے نفرت کرے اور ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرے۔ میں نے عرض کی ”آپ پر قربان جاؤں! آپ کی طرف سے موصول ہونے والی احادیث و احکام من جملہ اقرار کرے یا تفسیری طور پر؟“ آپ نے فرمایا ”نہیں بلکہ اجمالی طور پر“ میں نے عرض کی آپ پر قربان جاؤں! نشہ آور کی تعریف کیا ہے؟“ آپ نے فرمایا۔ ہر وہ مشروب کے جو زیادہ پینے سے پینے والا نشے میں دھت ہو جائے تو اس کا ایک گھونٹ بلکہ ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ میں نے عرض کی آپ پر قربان جاؤں! آپ نے جو کچھ فرمایا وہ درست ہے مگر ولایت کی تفصیل ولایت تمام بنو ہاشم کے لیے ہے یا آپ حضرات علیم السلام میں سے خاص فقہا اور علما کے لیے ہے؟ اور آپ کے دشمنوں سے نفرت سے کیا مراد ہے کہ وہ کہ جو آپ سب سے دشمنی کرے یا آپ حضرات میں سے کسی ایک سے بھی دشمنی کرے؟ تو آپ نے فرمایا اے بنو ہلال کے بھائی! تو نے یقیناً بہت اچھا سوال کیا ہے تو جواب سمجھ لو۔ جب تم ہم اہل بیت کی من جملہ ولایت کے قائل ہو جاؤ اور ہم سب کے دشمنوں سے من جملہ نفرت کرو تو یہی تمہارے لیے کافی ہے،“ پس اگر اللہ تمہیں ہم میں سے آئمہ کے جو اوصیاء و علما و فقہا ہیں ان کی معرفت نصیب فرمائے اور تم ان کی معرفت کے بعد ان کے لیے اطاعت کا اقرار کر لو اور انکی اطاعت کرو تو تم اللہ کے مومن ہو اور تم جنتی ہو۔ پس وہی تو ہیں کہ جو بغیر حساب کے جنت داخل ہونگے

بِالطَّاعَةِ وَ اطَّعْتُهُمْ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ بِاللَّهِ وَ أَنْتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَهُمْ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ... بِعَيْرِ حِسَابٍ. وَ إِنْ  
وَحَدَّثَ اللَّهُ وَ شَهِدَتْ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ أَخَذَتْ بِمَا لَيْسَ بَيْنَ جَمِيعِ أَهْلِ الْقِبْلَةِ فِيهِ اخْتِلَافٌ - بِمَا قَدْ أَجْمَعُوا عَلَيْهِ أَنَّ اللَّهَ  
قَدْ أَمَرَ بِهِ وَ هَيَّ عَنْهُ - وَ أَشْكَلَ عَلَيْكَ مَوْضِعُ الْإِمَامَةِ وَ الْوَصِيَّةِ وَ الْعِلْمِ وَ الْفَقْهِ فَرَدَدْتَ عِلْمَهُ إِلَى اللَّهِ وَ لَمْ تُعَادِهِمْ وَ لَمْ تَبْرَأْ  
مِنْهُمْ وَ لَمْ تَنْصِبْ لَهُمُ الْعَدَاوَةَ، فَأَنْتَ جَاهِلٌ بِمَا جَهِلْتَ ضَالٌّ عَمَّا اهْتَدَى إِلَيْهِ أَهْلُ الْفَضْلِ وَ الْوَلَايَةِ. لِلَّهِ فِيكَ الْمَشِيئَةُ، إِنْ  
عَدَبْتُكَ فَبِدَنْبِكَ وَ إِنْ تَجَاوَزَ عَنْكَ فَبِرَحْمَتِهِ. وَ أَمَّا النَّاصِبُ لَنَا وَ الْمُعَادِي لَنَا فَمُشْرِكٌ كَافِرٌ عَدُوٌّ لِلَّهِ. وَ الْعَارِفُونَ بِحَقِّنَا الْمُؤْمِنُونَ  
بِنَا مُؤْمِنُونَ مُسْلِمُونَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ

اور اگر تم اللہ کی توحید اور محمد کے رسول ہونے کی گواہی دو اور مسلمانوں میں جو غیر اختلافی چیزیں ہیں ان پر عمل کرو۔۔۔ ایسی  
چیزیں کہ جن پر تمام مسلمانوں کو اتفاق ہے کہ ان کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے یا ان سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔۔۔ اور تم پر امامت و  
وصایت و علم فقہ کا تعین مشکل ہو جائے تو اس کا علم اللہ کی طرف پلٹا دو اور ان سے دشمنی نہ رکھو اور ان سے بیزاری نہ کرو اور انکی دشمنی میں ناصبی  
نہ ہو جاؤ تو تم جاہل ہو اور گمراہ ہو اس راستے سے کہ جس کے ذریعے صاحبان فضل و ولایت ہدایت پاتے ہیں۔ پس تمہارا معاملہ اللہ کی مرضی پر  
ہے اگر وہ تمہیں عذاب دے تو تمہارے گناہوں کے سبب ہو گا اور تمہیں معاف کر دے تو اسکی رحمت کے سبب ہو گا۔ البتہ ہم سے ناصبیت  
رکھنے والا اور ہمارا دشمن مشرک، کافر اور اللہ کا دشمن ہے اور ہمارے حق کی معرفت رکھنے والے کہ جو ہم پر ایمان رکھتے ہیں وہ سب مومن،  
مسلمان اور اللہ کے ولی ہیں۔“

متدرک من احادیث سلیم یعنی دیگر کتابوں میں قدیم علی نے سلیم سے جو احادیث روایت کی ہیں۔

## حدیث نمبر اکہتر (71)

## جاہلیت کی موت

الصَّدُوقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ  
الْحَمِيرِيِّ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى وَ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِينَةَ عَنْ  
أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ سَلْمَانَ وَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَ مِنَ الْمُقَدَّادِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَدِيثاً عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّهُ قَالَ «مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». ثُمَّ عَرَضَهُ عَلَى جَابِرِ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ  
فَقَالَا: صَدَقُوا وَ بَرُّوا، قَدْ شَهِدْنَا ذَلِكَ وَ سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ إِنَّ سَلْمَانَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ  
قُلْتَ: «مَنْ مَاتَ وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً»، مَنْ هَذَا الْإِمَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مِنْ أَوْصِيَائِي  
يَا سَلْمَانُ. فَمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي وَ لَيْسَ لَهُ إِمَامٌ يَعْرِفُهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. فَإِنْ جَهِلَهُ وَ عَادَاهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ، وَ إِنْ جَهِلَهُ وَ لَمْ  
يُعَادِهِ وَ لَمْ يُؤَالَ لَهُ عَدُوًّا فَهُوَ جَاهِلٌ وَ لَيْسَ بِمُشْرِكٍ

شیخ صدوق نے کہا کہ مجھے بیان کیا میرے والد اور محمد بن الحسن نے ان دونوں نے کہا ہمیں بیان کیا سعد بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن  
جعفر حمیری نے سب نے محمد بن عیسیٰ اور یعقوب بن یزید اور ابراہیم بن ہاشم سے، ان سب نے حماد بن عیسیٰ اور یعقوب بن یزید اور ابراہیم  
بن ہاشم سے ان سب نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے عمر بن ادینہ سے اس نے ابان بن عیاش سے اس نے سلیم بن قیس اہلالی سے روایت کی ہے  
کہ اس نے سلمانؓ، ابو ذرؓ اور مقدادؓ سے رسول اللہؐ کی حدیث سنی کہ آپؐ نے فرمایا ”جو مرے اور اسکا کوئی امام نہ ہو وہ جاہلیت کی موت  
مرا“ پھر سلیمؓ نے یہ حدیث جابرؓ ابن عباس کے سامنے دہرائی تو ان دونوں نے کہا ان سب نے سچ کہا اور نیک بات کی۔ ہم نے یہ دیکھا اور ہم  
نے رسول اللہؐ سے یہ حدیث سنی تھی اور سلمانؓ نے عرض کی تھی یا رسول اللہؐ آپؐ نے فرمایا جو مرے اور اسکا کوئی امام نہ ہو وہ جہالت کی  
موت مرا؟ یا رسول اللہؐ وہ امام کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا ”اے سلمانؓ! وہ امام میرے اوصیاء میں سے ہوں گے۔ پس میری امت میں سے جو  
مرا اور اسکا کوئی امام نہ ہو کہ جسکی وہ معرفت رکھتا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور اگر وہ اس سے جاہل ہو اس سے دشمنی بھی کرے تو وہ  
مشرک ہے اور اگر وہ اس سے جاہل ہو اور اس سے دشمنی بھی نہ کرے اور اسکے دشمن سے محبت بھی نہ کرے تو وہ فقط جاہل ہے مشرک نہیں  
ہے؟“

## حدیث نمبر بہتر (72)

## رسول اللہ کے حکم سے مولاً امیر المؤمنینؑ کا سورج سے ہم کلام ہونا

الحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو طَالِبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْبَارِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ التُّسْتَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُمَيْنَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّبْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ الْبِمَايِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى الْمَعْرُوفِ بِعَرِيقِ الْجُحْفَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ جُنْدَبَ بْنَ جُنَادَةَ الْعَفَّارِيَّ، قَالَ رَأَيْتُ السَّيِّدَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ قَدْ قَالَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ لَيْلَةٍ: إِذَا كَانَ غَدًا أَقْصِدُ إِلَى جِبَالِ الْبَقِيعِ وَ قِفْ عَلَى نَشْرٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَإِذَا بَرَعَتِ الشَّمْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهَا، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَرَهَا أَنْ تُجِيبَكَ بِمَا فِيكَ. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ حَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ، حَتَّى وَاقَى الْبَقِيعَ وَ وَقَفَ عَلَى نَشْرٍ مِنَ الْأَرْضِ فَلَمَّا أَطْلَعَتِ الشَّمْسُ قَرَنَيْهَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلْقَ اللَّهِ الْجَدِيدِ الْمُطِيعَ لَهُ». فَسَمِعُوا دَوِيًّا مِنَ السَّمَاءِ وَ جَوَابَ قَائِلٍ يَقُولُ: «وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَوْلَ، يَا آخِرَ، يَا ظَاهِرَ، يَا بَاطِنَ، يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ». فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ كَلَامَ الشَّمْسِ صَعِقُوا. ثُمَّ أَقْفُوا

حسین بن عبد الوہاب نے کہا کہ مجھے بیان کیا ابن عباس جوہری نے، اس نے کہا کہ مجھے ابو طالب عبد اللہ بن محمد انباری نے بیان کیا۔ اس نے کہا مجھے ابو الحسن محمد بن زید تستری نے بیان کیا، اس نے کہا مجھے ابو سمینہ محمد بن علی صیرفی نے بیان کیا۔ اس نے کہا مجھے ابراہیم بن عمر بن حماد بن عیسی المروف غریق جحفہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔ اس نے کہا کہ مجھے عمر بن اذینہ نے بیان کیا ہے۔ اس نے کہا ابان بن عیاش سے، اس نے سلیم بن قیس الہلالی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوذر جنبد بن جنادة غفارا سے سنا اس نے کہا کہ میں نے آقا محمدؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے امیر المؤمنینؑ سے ایک رات فرمایا ”جب صبح ہو تو تم بقیع کے پہاڑوں پر جا کر بلند جگہ کھڑے ہو جانا اور جب سورج نکلے تو اسکو سلام کرنا کیونکہ اللہ عزوجل نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ تمہیں تمہاری فضیلت کے ساتھ جواب دے گا۔ پس جب صبح ہوئی تو امیر المؤمنینؑ باہر نکلے جبکہ آپ کے ساتھ ابو بکر، عمر اور مہاجرین و انصار کی ایک جماعت بھی تھی۔ یہاں تک کہ آپ بقیع میں پہنچے اور ایک بلند مقام پر کھڑے ہو گئے جب سورج مکمل طلوع ہو گیا تو آپ نے فرمایا تم پر سلام ہو اللہ کے اطاعت گزار جدید مخلوق! پس سب لوگوں نے آسمان سے آواز سنی کہ جواب دینے والے نے کہا آپ پر سلام ہو اے اول، اے آخر اے ظاہر، اے باطن اور اے وہ کہ جو ہر چیز کا بخوبی علم رکھنے والا ہے۔ جب ابو بکر، عمر اور مہاجرین و انصار نے سورج کا کلام سنا تو بے ہوش ہو گئے پھر چند ساعتوں کے بعد انہیں آفاقہ ہوا۔

بَعْدَ سَاعَاتٍ وَ قَدْ انْصَرَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْمَكَانِ فَوَاقَفُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَ قَالُوا: أَنْتَ تَقُولُ إِنَّ عَلَيْنَا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَ قَدْ حَاطَبْتَهُ الشَّمْسُ بِمَا حَاطَبَ بِهِ الْبَارِي نَفْسَهُ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: وَ مَا سَمِعْتُمُوهُ مِنْهَا فَقَالُوا: سَمِعْنَاهَا تَقُولُ: «السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوْلَ» قَالَ: صَدَقْتَ، هُوَ أَوْلَ مَنْ آمَنَ بِي. فَقَالُوا: سَمِعْنَاهَا

تَقُولُ: «يَا آخِرُ». قَالَ: صَدَقْتَ، هُوَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِي، يُعَسِّلُنِي وَ يُكْفِنُنِي وَ يُدْخِلُنِي قَبْرِي. فَقَالُوا: سَمِعْنَاهَا نَقُولُ: «يَا طَاهِرُ». قَالَ: صَدَقْتَ، ظَهَرَ عَلَيَّ كَلُّهُ لَهُ. فَقَالُوا: سَمِعْنَاهَا نَقُولُ: «يَا بَاطِنُ». قَالَ: صَدَقْتَ، بَطَنَ سِرِّي كَلُّهُ. فَقَالُوا: سَمِعْنَاهَا نَقُولُ: «يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ». قَالَ: صَدَقْتَ، هُوَ الْعَالِمُ بِالْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ وَ الْفَرَائِضِ وَ السُّنَنِ وَ مَا شَاكَلَ ذَلِكَ. فَقَامُوا كَلُّهُمْ وَ قَالُوا: «لَقَدْ أَوْفَعْنَا مُحَمَّدٌ فِي طَحْيَاءٍ» وَ خَرَجُوا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ

جبکہ امیر المؤمنین اپنی جگہ سے واپس چلے گئے تھے۔ پس وہ جماعت کے ہمراہ رسول اللہ کی خدمت میں پہنچے اور سب نے عرض کی آپ تو فرماتے ہیں علی ہماری طرح بشر ہیں جبکہ سورج نے آپ کو وہ خطاب دیئے ہیں کہ جن خطابات کے ذریعے باری تعالیٰ نے خود کو پکارا ہے؟ تو نبی نے فرمایا تم لوگوں نے سورج سے کیا سنا؟ ان سب نے عرض کی ہم نے سورج کو کہتے سنا سلام ہو آپ پر اے اول، آپ نے فرمایا ”سورج نے سچ کہا۔ وہ (علیؑ) سب سے پہلا ہے کہ جو مجھ پر ایمان لایا۔ ان لوگوں نے عرض کی ”ہم نے سورج کو کہتے سنا اے آخر“ آپ نے فرمایا ”سورج نے سچ کہا وہ لوگوں، میں سے آخری ہے کہ جو مجھے دیکھے گا۔ اس نے مجھے غسل، کفن دینا ہے اور میری قبر میں مجھے داخل کرنا ہے۔“ ان لوگوں نے عرض کی ”ہم نے سورج کو کہتے سنا“ اے ظاہر، آپ نے فرمایا ”سورج نے یہ سچ کہا وہ میرے سارے علم کو ظاہر کرنے والا ہے۔ ان لوگوں نے عرض کی ”ہم نے سورج کو کہتے سنا“ اے باطن، آپ نے فرمایا ”سورج نے سچ کہا میرے سارے راز اسکے اندر ہیں۔ ان لوگوں نے عرض کی۔ ہم نے سورج کو کہتے سنا“ اے وہ کہ جو ہر چیز کا بخوبی علم رکھتا ہے، ”آپ نے فرمایا ”سورج نے سچ کہا۔ وہ (علیؑ) حلال و حرام، فرائض و سنن اور اسمیں تمام اشکالات کا عالم ہے،“ پس وہ سب کھڑے ہوئے اور ان سب نے کہا ”یقیناً محمدؐ نے ہمیں اندھیرے میں رکھا ہے“ اور وہ سب لوگ مسجد کے دروازے سے باہر نکل گئے۔

## حدیث نمبر تہتر (73)

## علیؑ کی محبت نفع دے گی

أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَرْجِي الْبَلَدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمُفَضَّلِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ الشَّيْبَانِيُّ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبَانَ بْنِ مُحَمَّدِ الْبُعْدَادِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشِيرِ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي خَالِدِ الْكَاكَلِيِّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ: هَلْ يَنْفَعُنِي حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: وَمَنْ أَحَبَّهُ أَحْبَبْنِي وَمَنْ أَحْبَبْنِي أَحَبَّ اللَّهُ، وَمَنْ أَحَبَّ اللَّهُ لَمْ يُعَذِّبْهُ. فَقَالَ الرَّجُلُ: زِدْنِي مِنْ فَضْلِ مَحَبَّةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: أَسْأَلُ لَكَ عَنْ ذَلِكَ جَبْرَيْلُ. فَهَبَطَ جَبْرَيْلُ لَوْفَتِهِ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآلِهِ وَ أَحْبَرَهُ بِقَوْلِ الرَّجُلِ. فَقَالَ جَبْرَيْلُ: «سَأَسْأَلُ عَنْ ذَلِكَ رَبَّ الْعِزَّةِ»، وَ ارْتَفَعَ. فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَقْرِئْ مُحَمَّدًا حَبِيبِي مِثِّي السَّلَامَ وَ قُلْ لَهُ: «أَنْتَ مِثِّي بِحَيْثُ شِئْتُ أَنَا، وَ عَلِيٌّ مِثُّكَ بِحَيْثُ أَنْتَ مِثِّي، وَ مُحِبُّو عَلِيٍّ مِثِّي بِحَيْثُ عَلِيٌّ مِثُّكَ». قَالَ الْكِرَاكَلِيُّ: وَ لِلْحَدِيثِ تَمَامٌ، وَ فِيهِ: أَنَّ السَّائِلَ كَانَ أَبُو [أَبَا] دَرِّ

مجھے بتایا ابو المرجمی البلدی نے، اس نے کہا کہ مجھے بتایا ابو الفضل محمد بن عبد اللہ بن المطب شیبانی الکوفی نے، اس نے کہا کہ مجھے بیان کیا حسن بن علی بن نعیم بن سہل بن ابان بن محمد بغدادی نے اس نے کہا ہمیں بیان کیا علی بن الحسین بن بشیر کوفی نے، اس نے کہا ہمیں بیان کیا محمد بن سنان نے، اس سے مفضل بن عمر جعفی سے، اس نے ابو خالد کاکلی سے، اس نے سلیم بن قیس ہلالی سے، اس نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے پاس حاضر ہو تو اس نے عرض کی ”کیا مجھے علیؑ کی محبت نفع دے گی آپؑ نے فرمایا جس نے علیؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ عزوجل سے محبت کی اور جو اللہ عزوجل سے محبت کرے اللہ عزوجل اسے عذاب نہیں دیتا ہے“۔ تو اس شخص نے عرض کی ”علیؑ کی محبت کی فضیلت کے بارے میں مجھے مزید بتائیے؟ تو آپؑ نے فرمایا میں اس بارے میں تمہارے لیے جبرائیلؑ سے پوچھوں گا۔ پس اس وقت جبرائیلؑ نازل ہوئے تو رسول اللہؐ نے اس سے سوال کیا اور اسے اس شخص کے قول کے بارے میں بتایا تو جبرائیلؑ نے عرض کی میں اس بارے میں رب العزت سے سوال کروں گا۔ اور وہ اوپر چلا گیا۔ تو اللہ عزوجل نے جبرائیلؑ کی طرف وحی نازل فرمائی میری مخلوق کے سردار محمدؐ پر میرا سلام بھیجو اور اس سے عرض کرو۔ ”تیری نسبت مجھ سے وہی ہے کہ جیسا میں چاہتا ہوں اور علیؑ کی نسبت تم سے وہی ہے کہ جیسی تمہاری مجھ سے نسبت ہے اور علیؑ کے محب میرے نزدیک ویسے ہیں کہ جیسے تمہارے نزدیک علیؑ ہیں“۔ اکر اچکی نے کہا ”ہمارے پاس مکمل حدیث ہے اور اسمیں ہے کہ وہ سائل ابو ذرؓ تھے“۔

## حدیث نمبر چھتر (74)

## علیؑ سید السابقین المقربین

مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رِجَالِهِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ، قَالَ: إِنِّي أَسْبَقُ السَّابِقِينَ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى رَسُولِهِ، وَ أَقْرَبُ الْمُقَرَّبِينَ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى رَسُولِهِ

محمد بن عباس نے روایت کی ہے کہ ہمیں بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، اس نے اپنی اسناد کے ساتھ مختلف آدمیوں سے، ان سب نے سلیم بن قیس سے، اس نے حسن بن علی سے، آپ نے اپنے بابا بزرگوار سے اللہ عزوجل کے قول ”اور سبقت رکھنے والے اور سبقت رکھنے والے ہی تو مقربین ہیں (واقعہ 10-11) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں اللہ عزوجل اور اسکے رسول کے نزدیک سب سے بڑھ کر سبقت رکھنے والا ہوں۔ اور اللہ عزوجل اور اسکے رسول کے نزدیک سب سے بڑھ کر مقرب ہوں۔

## حدیث نمبر پچتر (75)

## حج کے موقع پر ابوذرؓ کا لوگوں کو حدیث نبویؐ یاد دلانا

قَالَ سَلِيمُ بْنُ قَيْسٍ: بَيْنَمَا أَنَا وَحَنْشُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ بِمَكَّةَ إِذْ قَامَ أَبُو ذَرٍّ وَ أَحَدًا بِحَلْفَةِ الْبَابِ ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ فِي الْمَوْسِمِ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَ مَنْ جَهِلَنِي فَأَنَا جُنْدَبُ بْنُ جُنَادَةَ، أَنَا أَبُو ذَرٍّ. أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ يَقُولُ «مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِي أُمَّتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ فِي قَوْمِهِ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَرَكَهَا عَرِقَ، وَ مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَيْتِي إِسْرَائِيلَ». أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ يَقُولُ: «إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوْا مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَ أَهْلَ بَيْتِي...» إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ. فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعَثَ إِلَيْهِ عُثْمَانُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا قُمْتَ بِهِ فِي الْمَوْسِمِ قَالَ: عَهْدُ عَهْدُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَمْرِي بِهِ. فَقَالَ: مَنْ يَشْهَدُ بِذَلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ الْمُقْدَادُ فَشَهِدَا، ثُمَّ انْصَرَفُوا يَمْشُونَ ثَلَاثَتَهُمْ. فَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّ هَذَا وَ صَاحِبِيهِ يَحْسُبُونَ أَنَّهُمْ فِي شَيْءٍ

سلیم بن قیس نے روایت کی ہے کہ میں اور حنش بن معتمر مکہ میں تھے کہ حج کے موقع پر ابوذرؓ کھڑے ہوئے اور کعبۃ اللہ کے دروازے کے کندھے کو پکڑا پھر بلند آواز سے ندا دی۔ ”اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا تو جان لے کہ میں ”جندب بن جنادہ“ ابوذرؓ ہوں۔ اے لوگو! میں نے تمہارے نبیؐ کو فرماتے سنا! میرے اہلبیتؑ کی میری امت میں مثال نوحؑ کی قوم میں اسکی کشتی جیسی ہے کہ جو اس پر سوار ہو اس نے نجات پائی اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل میں باب حطہ (مغفرت) جیسی ہے۔ اے لوگو! میں نے تمہارے نبیؐ کو فرماتے سنا ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم نے ان دونوں سے تمسک کیا تو ہر گز گمراہ نہ ہو پاؤ گے ایک اللہ عزوجل کی کتاب اور دوسری میری اہل بیت۔۔۔ حدیث کے آخر تک“ پس جب ابوذرؓ مدینہ واپس پہنچے تو عثمان نے آپؓ کو بلایا اور کہا حج کے موقع پر تمہیں یہ سب کہنے کا کس نے کہا؟“ ابوذرؓ نے کہا وہ وعدہ بھول گئے کہ جو رسول اللہؐ نے مجھ سے لیا تھا اور مجھے ایسا کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا“ تو اس نے کہا ”اسکا گواہ کون ہے؟“ تو علیؑ نے کھڑے ہو کر فرمایا اور مقدادؓ نے گواہی دی پھر آپؓ حضرات واپس چلے گئے تو عثمان نے کہا ”یہ (علیؑ) اور اسکے دونوں ساتھی لگتا ہے کہ یقیناً کچھ کرنے میں مصروف ہیں۔“

## حدیث نمبر چھتر (76)

## مولا حسنؑ کا خطبہ

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ - حِينَ اجْتَمَعَ مَعَ مُعَاوِيَةَ - فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَتَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مُعَاوِيَةَ زَعَمَ أَنِّي رَأَيْتُهُ لِلْخِلَافَةِ أَهْلًا وَ لَمْ أَرْ نَفْسِي لَهَا أَهْلًا، وَ كَذَبَ مُعَاوِيَةُ، أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّ اللَّهِ. فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ، لَوْ أَنَّ النَّاسَ بَايَعُونِي وَ أَطَاعُونِي وَ نَصَرُونِي لَأَعْطَيْتُهُمُ السَّمَاءَ فَطَرَهَا وَ الْأَرْضَ بَرَكَتَهَا، وَ لَمَا طَمِعْتَ فِيهَا يَا مُعَاوِيَةُ. وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: «مَا وَلَّتْ أُمَّةٌ أَمْرَهَا رَجُلًا قَطُّ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا لَمْ يَزَلْ أَمْرُهُمْ يَذْهَبُ سَفَالًا حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْعَجْلِ». وَ قَدْ تَرَكَ بَنُو إِسْرَائِيلَ هَارُونَ وَ اعْتَكَفُوا عَلَى الْعَجْلِ وَ هُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ هَارُونَ خَلِيفَةُ مُوسَى، وَ قَدْ تَرَكَتِ الْأُمَّةُ عَلِيًّا وَ قَدْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرِ النَّبُوَّةِ فَلَا نَبِيَّ بَعْدِي». وَ قَدْ هَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ قَوْمِهِ وَ هُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى فَرَّ إِلَى الْعَارِ، وَ لَوْ وَجَدَ عَلَيْهِمْ أَعْوَانًا مَا هَرَبَ مِنْهُمْ. وَ لَوْ وَجَدْتُ أَعْوَانًا مَا بَايَعْتُكَ يَا مُعَاوِيَةُ. وَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ هَارُونَ فِي سَعَةِ حِينَ اسْتَضَعُّوهُ، وَ كَادُوا يَقْتُلُونَهُ وَ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمْ

سلیم بن قیس نے روایت کی ہے کہ حسن بن علی بن ابی طالبؑ نے جب معاویہ سے جنگ بندی فرمائی تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ”اے لوگو! معاویہ گمان کرتا ہے کہ میں اسے خلافت کا اہل سمجھتا ہوں اور خود کو خلافت کے قابل نہیں سمجھتا ہوں۔ حالانکہ معاویہ جھوٹا ہے۔ میں تو اللہ عزوجل کی کتاب اور نبیؐ کی زبان پر جاری ہونے والے کلمات کے ثبوت کے ساتھ تمام لوگوں سے افضل ہوں میں اللہ عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر لوگ میری بیعت کرتے اور میری اطاعت و نصرت کرتے تو یقیناً میں انہیں آسمان سے بارش اور زمین سے برکت عطا کرتا۔ اور اے معاویہ تو خلافت میں کس لیے طمع رکھتا ہے جبکہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا جو امت بھی اپنے امر کا ولی کسی عام شخص کو بناتی ہے جبکہ اس میں ان سب سے بڑا عالم موجود ہو تو ہمیشہ انکا معاملہ اتر ہی ہوتا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان کے ساتھ جا ملیں گے کہ جس نے گاؤں گوسالے (پھڑے) کی پوجا شروع کر دی تھی حالانکہ وہ جانتے تھے کہ ہارون موسیٰ کے وصی ہیں اور اسی طرح امت نے علیؑ کو بھی چھوڑ دیا جبکہ انہوں نے رسول اللہؐ کو علیؑ کے بارے میں فرماتے سنا تھا ”تیری نسبت مجھ سے وہی ہے کہ جو ہارون موسیٰ سے تھی ماسوائے نبوت کے کہ میرے بعد کوئی نبیؐ نہیں ہے۔“ اور اس سے پہلے رسول اللہؐ اپنی قوم سے دور چلے گئے جبکہ آپ ان لوگوں کو اللہ عزوجل کی جانب بلاتے تھے یہاں تک کہ آپ نے غار میں پناہ لی۔ پس اگر آپ ان لوگوں کے مقابلے میں مددگار پاتے تو ہر گران سے دور نہ ہوتے اور اگر میں بھی مددگار پاتا تو اے معاویہ تو تیرے ساتھ جنگ بندی پر ہر گز راضی نہ ہوتا۔

أَعْوَانًا، وَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ النَّبِيَّ فِي سَعَةِ حِينَ فَرَّ مِنْ قَوْمِهِ لِمَا لَمْ يَجِدْ أَعْوَانًا عَلَيْهِمْ. وَ كَذَلِكَ أَنَا وَ أَبِي فِي سَعَةِ مِنَ اللَّهِ حِينَ تَرَكَتْنَا الْأُمَّةَ وَ بَايَعَتْ غَيْرَنَا وَ لَمْ نَجِدْ أَعْوَانًا. وَ إِنَّمَا هِيَ الشُّنُّ وَ الْأَمْثَالُ يَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا. أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ لَوِ التَّمَسُّتُمْ فِيمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَمْ تَجِدُوا رَجُلًا مِنْ وُلْدِ النَّبِيِّ غَيْرِي وَ غَيْرِ أَخِي

اور یقیناً اللہ عزوجل نے ہارونؑ کو رعایت دی تھی کہ جب لوگوں نے آپؑ کو ناتوں کر دیا تھا اور آپؑ کے قتل کے درپے ہو گئے تھے اور آپؑ انکے مقابلے میں مددگار نہ پاتے تھے۔ اور اللہ عزوجل نے نبیؐ کو بھی رعایت دی کہ جب آپؐ اپنی قوم سے دور رہ گئے کیونکہ آپؐ انکے مقابلے میں مددگار نہ پاتے تھے اور اسی طرح میں اور میرے بابا بزرگوارؑ بھی اللہ عزوجل کی طرف سے رعایت میں ہیں کہ جب امت نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہمارے غیر کی بیعت کر لی اور ہم نے مددگار نہ پائے۔ یقیناً یہ سنتیں اور مثالیں ہیں کہ جو یکے بعد دیگرے ہیں۔ اے لوگو! اگر تم سب مشرق و مغرب کے درمیان تلاش کرو تو میرے اور میرے بھائی کے علاوہ کسی شخص کو نبیؐ کی اولاد نہ پاؤ گے۔“

## حدیث نمبر سستر (77)

## حسین بن علی، امام ابن امام، امام کے بھائی اور اماموں کے باپ

ابن شاذان قال: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَوِيُّ الطَّبْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ عَيْسَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أُدَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فَإِذَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ وَتَفَرَّسَ فِي وَجْهِهِ وَ قَبَلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ قَالَ «2»: «أَنْتَ سَيِّدُ ابْنِ سَيِّدٍ، أَنْتَ إِمَامُ ابْنِ إِمَامٍ أَحْوُ إِمَامَةٍ، أَنْتَ حُجَّةُ اللَّهِ ابْنُ حُجَّةِ اللَّهِ، وَ أَبُو حُجَجٍ تَسْعَةَ مِنْ صُلْبِكَ تَأْسِعُهُمْ فَائِمُهُمْ»

ابن شاذان نے کہا ہمیں بیان کیا ابو محمد حسن بن علی بن عبد اللہ علوی الطبری رحمۃ اللہ نے اس نے کہا مجھے بیان کیا احمد بن محمد بن عبد اللہ نے اس نے کہا مجھے میرے دادا احمد بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، اس نے کہا مجھے بیان کیا ابان بن ابی عیاش نے، اس نے سلیم بن قیس سے اس نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ قیس نبی کی خدمت میں حاضر ہوا تو تب حسین بن علی آپ کی رانوں پر تشریف فرما تھے اور رسول خدا ان سے فرما رہے تھے ”توسید ابن سید ہے۔ تو امام ابن امام ہے۔ امام کا بھائی ہے۔ اور اماموں کا باپ ہے۔ ان میں سے نواں۔ 9 انکا قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہے)۔“

## حدیث نمبر اٹھستر (78)

## جنت چار اصحاب کی مشتاق ہے

فُرَاتٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ وَ نَصْرُ بْنُ مُزَاهِمٍ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ السِّنْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ نَحْنُ فُعُودٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ رُجُوعِهِ مِنْ صِفِّينَ وَ قَبْلَ يَوْمِ النَّهْرَوَانَ - فَفَعَدَّ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اخْتَوَشَنَاهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَخْبِرْنَا عَنْ أَصْحَابِكَ. قَالَ: سَلْ. فَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ فِي كَلَامٍ طَوِيلٍ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةِ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي - وَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ وَ أَنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَيْهِمْ. فَقِيلَ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: «عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ» ثُمَّ سَكَتَ. فَقَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: «عَلِيٌّ وَ ثَلَاثَةٌ مَعَهُ، هُوَ إِمَامُهُمْ وَ دَلِيلُهُمْ وَ هَادِيَهُمْ، لَا يَنْتُونُ وَ لَا يَضِلُّونَ وَ لَا يَزِجَعُونَ وَ لَا يَطُولُ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَتَفْسُقُوا فُلُوهُمْ، سَلْمَانُ وَ أَبُو ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ». فَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُوا لِي عَلِيًّا» فَأَكْبَبْتُ عَلَيْهِ فَأَسْرَنِي أَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ يَفْتَحُ كُلَّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ.

فرات نے کہا ہے کہ مجھے بیان کیا علی بن محمد بن زہری نے، اس نے کہا کہ مجھے بیان کیا قاسم بن اسماعیل انباری نے، اس نے کہا کہ مجھے بیان کیا حفص بن عاصم اور نصر بن مزاحم اور عبد اللہ بن مغیرہ نے، محمد بن ہارون سندی سے روایت کرتے ہوئے۔ اس نے کہا مجھے بیان کیا ابان بن ابی عیاش نے کہ سلیم بن قیس نے روایت کی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ صفین سے واپسی کے بعد اور نہروان کی جنگ سے پہلے علی ابن ابی طالب باہر تشریف لائے اور امیر المؤمنین آکر بیٹھے گئے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ تو ایک شخص نے آپ سے عرض کی۔ ”میرا المؤمنین علیہ السلام! ہمیں اپنے اصحاب کے بارے میں بتائیے۔“ آپ نے فرمایا ”پوچھو“ پس اس شخص نے ایک طویل قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا کہ آپ نے اپنے ایک طویل کلام میں ارشاد فرمایا ”اللہ عزوجل نے مجھے چار ساتھیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں اور یہ کہ جنت ان کی مشتاق ہے۔“ تو آپ سے عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟“ تو آپ نے فرمایا ”علی ابن ابی طالب“ پھر خاموش ہو گئے۔ تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟“ تو آپ نے فرمایا علی ”پھر خاموش ہو گئے تو لوگوں نے عرض کی ”یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟“ تو آپ نے فرمایا ”علی“ اور اسکے تینوں ساتھی کہ علی انکا امام رہنا اور ہادی ہے نہ وہ شک کا شکار ہوتے ہیں اور نہ ہی گمراہ ہونگے اور نہ ہی جہالت پر پلٹیں گے اور نہ ہی وہ لمبی امیدیں کریں گے۔ کہ اسکے دل سخت ہو جائیں وہ سلمان، ابو ذر اور مقداد ہیں پس آپ نے ایک طویل قصہ ذکر فرمایا پھر رسول اللہ نے فرمایا ”علی گو میرے پاس بلاؤ پس میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے علم کے ہزار باب اسرار فرمائے کہ ان میں سے ہر باب سے ایک ہزار علمی باب کھلتا ہے۔“

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَالَ: سَلُونِي قَبْلَ أَنْ تَفْقُدُونِي فَوَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنِّي لَأَعْلَمُ بِالتَّوْرَةِ مِنْ أَهْلِ التَّوْرَةِ، وَ إِنِّي لَأَعْلَمُ بِالْإِنْجِيلِ مِنْ أَهْلِ الْإِنْجِيلِ، وَ إِنِّي لَأَعْلَمُ بِالْقُرْآنِ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ. وَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا مِنْ فِئَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ رَجُلٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَ أَنَا عَارِفٌ بِفَائِدِهَا وَ سَائِقِهَا. وَ سَلُونِي عَنِ الْقُرْآنِ، فَإِنَّ فِي الْقُرْآنِ بَيَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَ فِيهِ عِلْمُ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ، وَ إِنَّ الْقُرْآنَ لَمْ يَدْعُ لِقَائِلٍ مَقَالًا. وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ لَيَسْئَلُوا بِوَاحِدٍ، رَسُولُ اللَّهِ مِنْهُمْ، أَعْلَمَهُ اللَّهُ إِتَاءَهُ فَعَلَّمَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، ثُمَّ لَا يَزَالُ فِي عَقِبِنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ قَرَأَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَى وَ آلُ هَارُونَ، وَ أَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، وَ الْعِلْمُ فِي عَقِبِنَا إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

پھر علیؑ ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا مجھ سے سوال کرو اس سے پہلے کہ تم مجھے نہ پاؤ پس اس ذات کی قسم کہ جس نے دانہ کو شگافتہ کر کے اسمیں سے سبزہ اگایا۔ میں اہل تورات سے بڑھ کر تورات کا عالم ہوں اور میں اہل انجیل سے بڑھ کر انجیل کا عالم ہوں اور میں اہل قرآن سے بڑھ کر قرآن کا عالم ہوں۔ اس ذات کی قسم! جس نے دانہ شگافتہ کیا اور اسمیں سبزہ اگایا! کوئی ایسا گروہ نہیں ہے کہ جو سو آدمیوں پر مشتمل ہو مگر قیامت تک کے ایسے گروہوں کے قائد اور کھینچنے والے کو جانتا ہوں۔ مجھ سے قرآن کے بارے میں سوال کرو کیونکہ قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے۔ اور اسمیں اولین و آخرین کا علم ہے۔ قرآن کسی سے گفتگو کرنے کے بعد اسے نہیں چھوڑتا مگر یہ کہتا ہے ”اسکی تاویل سے کوئی واقف نہیں ہے ماسوائے راسخون فی العلم کے (آل عمران 7) پس وہ کوئی ایک نہ ہے ان میں سے رسول اللہؐ نے وہ مجھے تعلیم فرمایا۔ پھر یہ قیامت تک ہماری اولاد میں ہی رہے گا۔ پھر امیر المؤمنینؑ نے آیت تلاوت فرمائی ”آل موسیٰ اور آل ہارونؑ نے جو چھوڑا اسکا بقیہ اور میری نسبت رسول اللہؐ سے وہی ہے کہ جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے تھی۔ اور علم ہماری ہی اولاد میں ہے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔“۔

## حدیث نمبر اناسی (79)

## علی بن ابی طالبؑ کی اولاد اور خاص شیعہ

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى وَ عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيْسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ - وَ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ وَ هُوَ بَيْنَ ابْنَيْهِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ خَاصَّةً شِيعَتِهِ، وَ هُوَ يَقُولُ: دَعُوا النَّاسَ وَ مَا رَضُوا لِأَنْفُسِهِمْ، وَ أَلْزِمُوا أَنْفُسَكُمْ السُّكُوتَ وَ دَوْلَةَ عَدُوِّكُمْ، فَإِنَّهُ لَا يَعْدُمُكُمْ مَا يَنْتَحِلُ أَمْرَكُمْ وَ عَدُوٌّ بَاغٍ حَاسِدٌ. النَّاسُ ثَلَاثَةٌ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ بَيْنَ بَنُونِنَا، وَ صِنْفٌ يَأْكُلُونَ بِنَا، وَ صِنْفٌ اهْتَدَوْا بِنَا وَ افْتَدَوْا بِأَمْرِنَا، وَ هُمْ أَقَلُّ الْأَصْنَافِ. أَوْلِيكَ الشَّيْعَةُ النَّجْبَاءُ الْحُكَمَاءُ وَ الْعُلَمَاءُ الْمُفْهَمَاءُ وَ الْأَنْفِيَاءُ الْأَسْحِيَاءُ، طُوبَى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَا بٍ

احمد بن محمد بن عیسیٰ اور علی بن اسماعیل بن عیسیٰ اور محمد بن الحسین بن ابی الخطاب نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے عمر بن اذینہ سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے، اس نے سلیم بن قیس الہلالی سے روایت کی ہے کہ میں نے علیؑ کو رمضان المبارک کے مہینے میں فرماتے سنا۔ اور یہ وہی مہینہ تھا کہ جس میں آپؑ شہید کر دیے گئے۔ آپؑ کے سامنے آپؑ کے فرزند ان حسن اور حسین علیہم السلام اور عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالبؑ کی اولاد اور خاص شیعہ موجود تھے۔ آپؑ نے فرمایا ”لوگوں کو اپنی طرف بلاؤ اور ان پر راضی مت رہو اور خود کو خاموش رکھو اور حکومت تمہارے دشمنوں کی ہے وہ تمہیں کبھی ختم نہیں کر سکتے جب تک تمہارا معاملہ باقی ہے۔ تمہارا دشمن باغی اور حاسد ہے۔ لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ قسم کہ جن پر ہمارا نور واضح ہے اور دوسری وہ قسم کہ جو ہمارے سبب سے کھاتے پیتے ہیں اور تیسری قسم وہ کہ ہمارے ذریعے ہدایت پاتے ہیں اور ہمارے حکم کی پیروی کرتے ہیں۔ اور یہی سب سے کم لوگ ہیں۔ وہ سب نجیب، حکیم، عالم، دانا، متقی، اور سخی شیعہ ہیں ان کے لیے طوبی اور بہترین منزل ہے۔“

## حدیث نمبر اسی (80)

## آئمہ اللہ عزوجل کی مخلوق پر اللہ عزوجل کے گواہ ہیں

الْحُسَيْنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ الصُّوفِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ الْحَافِظِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَيْسَى بْنِ يَوْسُفَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا نَا عَنَى بِقَوْلِهِ: لِنَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً «1»، فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ شَاهِدٌ عَلَيْنَا، وَ نَحْنُ شُهَدَاءُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ حُجَّتُهُ فِي أَرْضِهِ. وَ نَحْنُ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ جَلَّ اسْمُهُ فِيهِمْ: وَ كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا

حسکانی نے کہا ہمیں بتایا محمد بن عبداللہ بن احمد صوفی نے اس نے کہا ہمیں بتایا محمد بن احمد بن محمد الحافظ نے، اس نے کہا ہمیں بتایا عبدالعزیز بن یحییٰ بن احمد نے اس نے کہا مجھے بیان کیا احمد بن محمد بن عمیر نے اس نے کہا مجھے بیان کیا بشر بن مفضل نے اس نے عیسیٰ بن یوسف سے اس نے ابوالحسن علی بن یحییٰ سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے اس نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا ”تہا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہ ہوں“ (بقرہ 143) میں ہمیں ہی مراد لیا ہے پس رسول اللہؐ ہم علیہم السلام پر گواہ ہیں اور ہم اللہ عزوجل کی مخلوق پر اللہ عزوجل کے گواہ ہیں اور اسکی زمین پر اسکی حجت ہیں۔ ہم علیہم السلام ہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا“ (بقرہ 143)۔

## حدیث نمبر اکیاسی (81)

### آئمہ معدن الکتاب و الحکمہ

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَحِمَهُ اللَّهُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَصْرِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ نَحْنُ الَّذِينَ بَعَثَ اللَّهُ فِيْنَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْنَا آيَاتِهِ وَ  
يُزَكِّيْنَا وَ يُعَلِّمُنَا الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ

محمد بن عباس نے کہا ہمیں بیان کیا محمد بن قاسم نے اس نے عبید بن کثیر سے اس نے حسین بن نصر بن مزاحم سے اس نے اپنے  
باپ سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے اس نے سلیم بن قیس سے روایت کی کہ علیؑ نے فرمایا ”ہم ہی وہ لوگ ہیں جن میں اللہ عزوجل نے  
رسولؐ مبعوث فرمایا ہم علیہم السلام ہی اللہ عزوجل کی آیات کو تلاوت فرماتے ہیں اور تمہارا تزکیہ کرتے ہیں ہم ہی کتاب و حکمت کی تعلیم  
دیتے ہیں۔“

## حدیث نمبر بیاسی (82)

### آل یاسین پر سلام

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَصْرِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اسْمُهُ «يَاسِينَ»،  
وَ نَحْنُ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ: سَلَامٌ عَلَى آلِ يَاسِينَ

محمد بن عباس نے کہا ہمیں بیان کیا محمد بن قاسم نے اس نے حسین بن الحکم سے اس نے حسین بن نصر بن مزاحم سے اس نے اپنے  
باپ سے، اس نے ابان بن عیاش سے، اس نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا ”رسول اللہ کا مبارک اسم ”یاسین“ ہے اور  
ہم وہ ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ”سلام ہو آل یاسین پر (صافات 29)۔

## حدیث نمبر تریاسی (83)

### آئمہ سے سوال کیا جائے گا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَحِمَهُ اللَّهُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَصْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَ لِقَوْمِكَ وَ  
سَوْفَ تُسْئَلُونَ، فَتَحْنُ قَوْمُهُ وَ نَحْنُ الْمَسْئُورُونَ

محمد بن عباس نے کہا ہمیں بیان کیا محمد بن قاسم نے اس نے حسین بن الحکم سے اس نے حسین بن نصر سے اس نے اپنے باپ سے،  
اس نے ابان بن عیاش سے، اس نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا ”اللہ عزوجل کا فرمان ہے ”یہ قرآن تمہارے لیے اور  
تمہاری قوم کے لیے ذکر ہے اور عنقریب تم سے سوال کیا جائے گا (زخرف-44) پس ہم علیہم السلام آپ کی قوم ہیں اور ہم ہی سے سوال  
کیا جائے گا۔“

## حدیث نمبر چوراسی (84)

## آل محمد پر ظلم کرنے والے پر سخت عذاب

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَحِمَهُ اللَّهُ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَالِكِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنَّهُ قَالَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَا  
آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ وَظَلَمَ آلَ مُحَمَّدٍ، إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ لِمَنْ ظَلَمَهُمْ

محمد بن عباس نے کہا ہمیں بیان کیا حسین بن احمد مالکی نے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن ابی عمیر سے اس نے عمر بن  
أذینتہ سے اس نے ابان بن عیاش سے اس نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا اللہ عزوجل کا فرمان ہے ”جو تمہیں  
رسول دے اسے لے لو اور جس سے وہ منع فرمائیں اس سے باز آؤ اور اللہ سے ڈرو“ آل محمد علیہم السلام کے بارے میں ہے ”اللہ سخت  
سزا دینے والا ہے (حشر 7) اسکو کہ جو آل محمد پر ظلم کرے گا۔“

## حدیث نمبر پچاسی (85)

قرآن میں موڈت اس شخص کے بارے میں ہے کہ جو ہم اہلبیتؑ کی موڈت میں مارا جائے گا

سُلَيْمَانُ بْنُ سَمَاعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ «هُوَ (أَيُّ قَوْلُهُ تَعَالَى: وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ مَنْ قُتِلَ فِي مَوَدَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ»

سلیم ان بن سماعت نے عبداللہ بن قاسم سے اس نے ابوالحسن ازدی سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے اس نے سلیم بن قیس سے اس نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا اللہ عزوجل کا فرمان ”اور جب موڈت کے بارے میں سوال کیا جائے گا (تکویر 9) اس شخص کے بارے میں ہے کہ جو ہم اہلبیت علیہم السلام کی موڈت میں مارا جائے گا۔

## حدیث نمبر چھیاسی (86)

### کفر کی بنیاد

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي بَنِ إِبِي عَيَّاشٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ بُنِيَ الْكُفْرُ عَلَى أَرْبَعِ دَعَائِمٍ: الْفِسْقِ وَالْغُلُوِّ وَالشُّكِّ وَالشُّبُهَةِ. وَالْفِسْقُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْجَفَا وَالْعَمَى وَالْعُقْلَةَ وَالْعُتُوَّ. فَمَنْ جَفَا اخْتَفَرَ الْحَقَّ وَ مَمَّتْ الْفُقَهَاءَ وَ أَصَرَ عَلَى الْحِنْتِ الْعَظِيمِ. وَ مَنْ عَمِيَ نَسِيَ الدِّكْرَ وَ اتَّبَعَ الظَّنَّ وَ بَارَزَ خَالَفَهُ وَ أَلَحَّ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ وَ طَلَبَ الْمَغْفِرَةَ بِلا تَوْبَةٍ وَ لا

علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے ابراہیم بن عمر الیمانی سے اس نے عمر بن اذینہ سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے اس نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین السلام نے فرمایا "کفر کی بنیاد چار ستونوں پر ہے۔"

1. فسق

2. غلو

3. شک

4. شبہ

اور فسق کی چار شاخیں ہیں

1. بے وفائی

2. جہالت

3. غفلت

4. زیادتی

پس جس نے بے وفائی کی اس نے حق کو حقیر جانا اور دانا لوگوں کو اہمیت نہ دی اور بہت بڑے گناہ پر اصرار کیا اور جس نے جہالت دکھائی اس نے ذکر الہی کو بھلا دیا اور صرف گمان کی پیروی کی۔ اور اس نے اپنے خالق کو جنگ کی دعوت دی اور شیطان نے اس پر کام کیا اور اس نے مغفرت کو بغیر توبہ کے چاہا حالانکہ وہ نہ غافل تھا اور نہ اس بات سے لاپرواہ

اسْتِكَانَةً وَ لَا عَفْلَةً. وَ مَنْ عَفَلَ جَنَى عَلَى نَفْسِهِ وَ انْقَلَبَ عَلَى ظَهْرِهِ وَ حَسَبَ عَيْهَ رُشْدًا وَ عَزَّهَ الْأَمَانِيَّ، وَ أَخَذَتْهُ الْحُسْرَةُ وَ النَّدَامَةُ إِذَا قُضِيَ الْأَمْرُ وَ انْكَشَفَ عَنْهُ الْغَطَاءُ وَ بَدَا لَهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ. وَ مَنْ عَنَا عَنْ أَمْرِ اللَّهِ شَكًّا، وَ مَنْ شَكَّ تَعَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَذَلَّهُ بِسُلْطَانِهِ وَ صَعَّرَهُ بِجَلَالِهِ كَمَا اعْتَرَّ بِرَبِّهِ الْكَرِيمِ وَ فَرَطَ فِي أَمْرِهِ. وَ الْعُلُوُّ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى التَّعَمُّقِ بِالرَّأْيِ وَ التَّنَازُعِ فِيهِ وَ الرَّيْبِ وَ الشَّقَاقِ. فَمَنْ تَعَمَّقَ لَمْ يُبْ إِلَى الْحَقِّ وَ لَمْ يَزِدْ إِلَّا عَرَقًا فِي الْعَمْرَاتِ وَ لَمْ تَنْحَسِرْ عَنْهُ فِتْنَةٌ إِلَّا عَشِيَّتُهُ أُخْرَى وَ انْخَرَقَ دَيْبُهُ فَهُوَ يَهْوِي فِي أَمْرِ مَرِيحٍ. وَ مَنْ نَازَعَ فِي الرَّأْيِ وَ حَاصَمَ شَهْرَ بِالْعَتَلِ مِنْ طُولِ اللَّحَاجِ. وَ مَنْ رَاَعَ قَبَحَتْ عِنْدَهُ الْحُسْنَةُ وَ حَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ، وَ مَنْ شَاقَّ أَعْوَرَتْ عَلَيْهِ طُوفُهُ وَ اعْتَرَضَ عَلَيْهِ أَمْرُهُ فَضَاقَ عَلَيْهِ مَخْرَجُهُ إِذَا لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ. وَ الشُّكُّ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْمُرِيَّةِ وَ الْهُوَى وَ التَّرُدِّدِ وَ الْإِسْتِسْلَامِ، وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَى. فَمَنْ هَالَهَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ نَكَصَ عَلَى عَقْبِيهِ وَ مَنْ ائْتَرَى فِي الدِّينِ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ وَ سَبَقَهُ الْأَوْلُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَدْرَكَهُ الْأَخْرُونَ وَ وَطَفَتْهُ سَنَابِكُ الشَّيْطَانِ. وَ مَنْ اسْتَسَلَّمَ لَهْلَكَةِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَهُمَا، وَ مَنْ نَجَا مِنْ ذَلِكَ فَمَنْ فَضَّلَ الْبَاقِينَ، وَ لَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ خَلْقًا أَقَلَّ مِنَ الْبَاقِينَ. وَ الشُّبُهَةُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: إِعْجَابٌ بِالرَّيْبَةِ وَ تَسْوِيلُ النَّفْسِ وَ تَأْوِيلُ الْعُوجِ

اور جو غافل ہو اس نے خود کے بارے میں جرم کیا اور اپنی پیٹھ پیچھے ہی مڑ گیا اور اس نے گمراہی کو ہدایت گردانا اور اسے دوستوں نے دھوکا دیا اور اسے حسرت و ندامت نے گھیر لیا جب کہ معاملہ گزر گیا اور اس سے پردے ہٹ گئے اور اسکی حالت بیان سے باہر ہو گئی۔ اور جس نے اللہ عزوجل کے امر میں ظلم کیا اس نے شک کیا اور جس نے اللہ عزوجل پر شک کیا تو اللہ عزوجل اسے اپنی بادشاہت سے ذلیل کرتا ہے اور اپنے جلال کے سبب گھٹیا بنا دیتا ہے جب کہ اس نے اپنے رب کریم کے معاملے میں دھوکا کھایا اور اسکے امر میں افراط کر بیٹھا۔

اور غلو کی بنیاد چار شاخوں پر ہے۔

1. اپنی رائے میں گہرائی

2. اور اسمیں تنازع

3. اور شک

4. اور مخالفت کرنے پر۔

پس جو گہرائی میں جاتا ہے حق تک نہیں پہنچ پاتا اور ایسا کرنا اسے تاریکیوں میں غرق ہونے کے سوا کچھ نہیں دیتا ہے اور اس سے ایک فتنہ نہیں ملتا مگر یہ کہ اس پر کوئی اور فتنہ آپڑتا ہے اور اسکا دین برباد ہو جاتا ہے اور پس وہ غلط کاموں میں جھگڑتا ہے اور جو رائے میں اختلاف کرتا ہے کہ مشہور کی امر میں فتور کے ساتھ مخالفت کر لے وہ جھگڑالو مشہور ہو جاتا ہے اور جو شک کرتا ہے اسکے نزدیک نیکی بھی نتیج ہو جاتی ہے اور اس کے نزدیک برائی بھی نیکی بن جاتی ہے اور جو مخالفت کرتا ہے اسکے راستے بند ہو جاتے ہیں اور اسکا معاملہ اسکی گردن میں پڑ جاتا ہے اور اس کے لیے باہر نکلنے کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے جب کہ وہ مومنین کے راستے کی پیروی نہیں کرتا۔

اور شک کی بنیاد چار چیزوں پر ہے۔

1. شک،
2. خواہش نفس،
3. تردد
4. اور جہالت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔

اور یہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے ”اے انسان تو اپنے رب کی کون کونسی نعمت پر شک کرے گا“ (نجم 55) اور جیسے سامنے والے میں خوف ہو وہ اپنے پچھلے پیروں پر پلٹ جاتا ہے اور جو دین میں کچی کا شکار ہو جاتا ہے اور اسکے سبب تردد کا شکار ہو جاتا ہے تو مومنین میں سے پہلے اس کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں اور دوسرے اسے آن ملتے ہیں اور اسے شیطان کے پاؤں اتاڑ دیتے ہیں اور جو دنیا و آخرت کی ہلاکت کو تسلیم کر لیتا ہے وہ ان دونوں کے درمیان ہلاک ہو جاتا ہے پس جو اس سب سے نجات پائے تو اسے یقین کی فضیلت حاصل ہے اور اللہ عزوجل نے کوئی مخلوق یقین سے کم پر پیدا نہ کی ہے۔

اور شبہ کی بنیاد چار چیزوں پر ہے

1. زینت کو پسند کرنا،
2. نفس کی گمراہی،
3. ٹیڑھی تاویل اور
4. حق کی باطل میں ملاوٹ کرنا۔

اور یہ اس لیے کہ زینت ثبوت سے روکتی ہے اور نفس کی گمراہی شہوت پر ابھارتی ہے اور ٹیڑھا پن اپنے مالک کو بڑا میلان دیتا ہے اور ملاوٹ تہہ دار تہہ اندھیرے ہوتے ہیں۔ پس یہ کفر ہے اور اسکے ستون اور اسکی شاخیں ہیں۔

وَ لَيْسَ الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ. وَ ذَلِكَ بِأَنَّ الزَّيْنَةَ تَصْدِفُ عَنِ الْبَيْتَةِ، وَ أَنَّ تَسْوِيلَ النَّفْسِ يُفْحِمُ عَلَى الشَّهْوَةِ، وَ أَنَّ الْعُوجَ يَمِيلُ بِصَاحِبِهِ مَيْلًا عَظِيمًا، وَ أَنَّ اللَّبْسَ ظُلَمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. فَذَلِكَ الْكُفْرُ وَ دَعَائِمُهُ وَ شُعْبَتُهُ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ النَّفَاقُ عَلَى أَرْبَعِ دَعَائِمٍ: عَلَى الْهُوَى وَ الْهُوَيْنَا وَ الْحَفِظَةِ وَ الطَّمَعِ. فَالْهُوَى عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْبَغْيِ وَ الْعُدْوَانِ وَ الشَّهْوَةِ وَ الطُّغْيَانِ. فَمَنْ بَغَى كَثُرَتْ عَوَائِلُهُ وَ تَحَلَّى مِنْهُ وَ نُصِرَ عَلَيْهِ. وَ مَنْ اعْتَدَى لَمْ تُؤْمَنْ بِوَائِلِهِ، وَ لَمْ يَسَلَمْ قَلْبُهُ وَ لَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ. وَ مَنْ لَمْ يَعْدِلْ نَفْسَهُ فِي الشَّهَوَاتِ حَاضٍ فِي الْحَبِثَاتِ، وَ مَنْ طَعَى صَلَّ عَلَى عَمْدٍ بِلَا حُجَّةٍ. وَ الْهُوَيْنَا عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْغِرَّةِ وَ الْأَمَلِ وَ الْهَيْبَةِ وَ الْمَمَاطَلَةِ. وَ ذَلِكَ بِأَنَّ الْهَيْبَةَ تَرُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَ الْمَمَاطَلَةَ تُفْرِطُ فِي الْعَمَلِ حَتَّى

يُقَدِّمَ عَلَيْهِ الْأَجَلَ. وَ لَوْ لَا الْأَمَلُ عَلِمَ الْإِنْسَانُ حِسَابَ مَا هُوَ فِيهِ ، وَ لَوْ عَلِمَ حِسَابَ مَا هُوَ فِيهِ مَاتَ حُفَاتًا مِنْ الْهَوْلِ وَ  
الْوَجَلِ. وَ الْعَزَّةُ تَقْصُرُ بِالْمَرْءِ عَنِ الْعَمَلِ. وَ الْحَفِيظَةُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْكِبَرِ وَ الْفَخْرِ وَ الْحَمِيَّةِ وَ الْعَصَبِيَّةِ. فَمَنْ اسْتَكْبَرَ  
أَذْبَرَ مِنَ الْحَقِّ، وَ مَنْ فَخَرَ فَجَزَّ، وَ مَنْ حَمِيَ أَصَرَ عَلَى الذُّنُوبِ، وَ مَنْ أَخَذَتْهُ الْعَصَبِيَّةُ جَارَ. فَيُنْسِ الْأَمْرُ أَمْرًا بَيْنَ إِدْبَارِ وَ  
فُجُورٍ وَ إِصْرَارٍ وَ جُورٍ عَلَى الصِّرَاطِ.

آپ نے فرمایا "نفاق کی بنیاد چار ستونوں پر ہے۔"

1. خواہش
2. لاپرواہی
3. تعصب
4. طع

خواہش کی بنیاد چار چیزوں پر ہے۔

1. بغاوت
2. دشمنی
3. شہوت
4. سرکشی

پس جو بغاوت کرتا ہے اسکی مصیبتیں بڑھ جاتی ہیں اور وہ تنہا رہ جاتا ہے اور اسکے خلاف مدد کی جاتی ہے اور جو عداوت کرتا ہے وہ  
اپنے قابل اعتماد لوگوں سے بھی امان میں نہیں ہوتا اور اسکا دل کسی چیز کو تسلیم نہیں کرتا اور اسکا نفس خواہشات کو ترک نہیں کر سکتا ہے اور جو  
شہوات کے بارے میں اپنے نفس کو لگام نہیں دیتا وہ خباثتوں میں غوطہ زن ہو جاتا ہے اور جو سرکشی کرتا ہے وہ جان بوجھ کر بغیر کسی دلیل کے  
گمراہ ہو جاتا ہے۔

لاپرواہی کی بنیاد چار چیزوں پر ہے۔

1. سُستی
2. اُمید
3. صہبت

## 4. نال مٹول

اور یہ کچھ یوں ہے کہ حیبت حق سے دور کر دیتی ہے اور نال مٹول عمل میں تفریط کا باعث بنتی ہے یہاں تک کہ اس پر موت آجاتی ہے اور اگر امیدیں نہ ہوں تو انسان جان لے کہ وہ کس حساب میں ہے اور اگر وہ اپنی حالت کا حساب جان لے تو وہ خوف اور درد سے خوفزدہ ہو کر مر جائے اور سستی آدمی کو کام چھوڑنے پر مجبور کرتی ہے۔

تعصب کی بنیاد چار چیزوں پر ہے۔

1. تکبر
2. فخر
3. حمیت
4. عصبیت

پس جو تکبر کرتا ہے حق پیٹھ دکھاتا ہے اور جو فخر کرتا ہے گناہ کرتا ہے۔ اور جو حمیت کا شکار ہوتا ہے وہ گناہوں پر اصرار کرتا ہے اور جسے تعصب گھیر لیتا ہے وہ ظلم کرتا ہے پس کتنا برا معاملہ ہے کہ حق کو پیٹھ دکھانے گناہ کرنے اور اس پر اصرار کرنے اور راہ میں ظلم کرنے والا

کا۔

اور طمع کی بنیاد چار چیزوں پر ہے۔

1. خوشی
2. اترانا
3. جھگڑنا
4. تکبر

پس حد سے زیادہ خوش ہونا اللہ کے نزدیک مکروہ ہے اترانا غرور ہوتا ہے اور جھگڑنا مصیبت ہوتا ہے کہ وہ گناہوں پر ابھارتا ہے اور تکبر لھو و لعب ہوتا ہے اور ایسی فطوریت ہے کہ جو بھلائی کو کمتر چیز میں تبدیل کر دیتی ہے۔ پس یہ نفاق ہے اور اسکے ستون اور انکی شاخیں ہیں۔

وَ الطَّمَعُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: الْفُرْحِ وَ الْمَرِحِ وَ اللَّجَاجَةِ وَ التَّكَاثُرِ. فَالْفُرْحُ مَكْرُوهٌ عِنْدَ اللَّهِ، وَ الْمَرِحُ حَيَلَاءٌ، وَ اللَّجَاجَةُ بَلَاءٌ لِمَنْ اضْطَرَّتْهُ إِلَى حَمْلِ الْأَثَامِ، وَ التَّكَاثُرُ هُوَ وَ لِعَبٍّ وَ شَعْلٌ وَ اسْتِنْدَالُ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ. فَذَلِكَ الْبِفَاقُ وَ دَعَائِمُهُ وَ شُعْبُهُ. وَ اللَّهُ فَاهِرٌ فَوْقَ عِبَادِهِ\*، تَعَالَى ذِكْرُهُ وَ جَلَّ وَجْهُهُ وَ أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَ انْبَسَطَتْ يَدَاهُ وَ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ وَ ظَهَرَ أَمْرُهُ وَ أَشْرَقَ نُورُهُ وَ فَاضَتْ بَرَكَتُهُ وَ اسْتَضَاءَتْ حِكْمَتُهُ وَ هَيَمَنَ كِتَابُهُ وَ فَلَحَتْ حُجَّتُهُ وَ خَلَصَ دِينُهُ وَ اسْتَظْهَرَ سُلْطَانَتَهُ وَ حَقَّتْ كَلِمَتُهُ وَ أَقْسَطَتْ مَوَازِينُهُ وَ بَلَّغَتْ رُسُلُهُ. فَجَعَلَ السَّيِّئَةَ ذَنْبًا، وَ الدَّنْبَ فِتْنَةً، وَ الْفِتْنَةَ ذَنْبًا، وَ جَعَلَ الْحُسْنَى عُنْبِي، وَ الْعُنْبِي تَوْبَةً، وَ التَّوْبَةَ طَهُورًا. فَمَنْ تَابَ اهْتَدَى، وَ مَنْ أَقْبَتِنَ عَوَى مَا لَمْ يَنْتَبِ إِلَى اللَّهِ وَ يَعْتَرِفْ بِذَنْبِهِ وَ لَا يَهْلِكْ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ. اللَّهُ، اللَّهُ فَمَا أَوْسَعَ مَا لَدَيْهِ مِنَ التَّوْبَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ الْبُشْرَى وَ الْحَلِيمِ الْعَظِيمِ. وَ مَا أَنْكَلَ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْأَنْكَالِ وَ الْجَحِيمِ وَ الْبَطْشِ الشَّدِيدِ. فَمَنْ ظَفَرَ بِطَاعَتِهِ اجْتَلَبَ كَرَامَتَهُ، وَ مَنْ دَخَلَ فِي مَعْصِيَتِهِ ذَاقَ وَبَالَ نَقَمَتِهِ، وَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ

اللہ عزوجل اپنے بندوں پر قاہر ہے اسکا ذکر بلند اور اسکا چہرہ بلند ہے اور اس نے ہر چیز کو احسن خلق کیا ہے اور اسکے ہاتھ سخی ہیں اسکی رحمت ہر چیز سے وسیع ہے۔ اسکا امر ظاہر ہے اسکا نور روشن ہے۔ اسکی برکت پھیلی ہوئی ہے اسکی حکمت روشن ہے۔ اسکی کتاب مضبوط ہے اسکی حجت محکم ہے اسکا دین خالص ہے اسکی بادشاہت واضح ہے اسکا کلمہ حق ہے اسکے ترازو برابر ہیں اور اسکی پیغام رسانی بلیغ ہے۔ پس اس نے برائی کو گناہ۔ گناہ کو فتنہ اور فتنہ کو گندگی قرار دیا ہے۔ اور اس نے نیکی کو غنیمت اور غنیمت کو توبہ اور توبہ کو پاکیزگی قرار دیا ہے پس جس نے توبہ کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے فتنہ کھڑا کیا وہ گمراہ ہوا کہ جو اللہ کے حضور توبہ نہ کر سکا اور نہ ہی اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ پس اللہ کی مخالفت کرنے والا ہلاک ہوا۔ اللہ، اللہ کتنی وسیع ہے انکے نزدیک توبہ ورحمت اور بشارت اور عظیم علم۔ اور کتنی سخت سزا ہے کہ جو اسکے نزدیک عذاب جہنم اور شدید پکڑ ہے پس جو اسکی اطاعت کے ساتھ کامیاب ہو اس نے اسکی کرامت کو پایا اور جو اسکی نافرمانی میں مبتلا ہو گیا اس نے اسکی سختی اور عذاب کا مزہ اچکھا اور کتنے کم ہیں کہ جو پشیمان ہوتے ہیں۔

## حدیث نمبر ستاسی (87)

## واجب علم اور اوجب علم

الصَّدُوقُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوِيُّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزَبَارٍ عَنْ حَكَمِ بْنِ بُهْلُولٍ عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِأَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ الْكِنَانِيِّ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ، الْعِلْمُ عِلْمَانِ: عِلْمٌ لَا يَسْعُ النَّاسَ إِلَّا النَّظَرُ فِيهِ وَهُوَ صِبْغَةُ الْإِسْلَامِ، وَعِلْمٌ يَسْعُ النَّاسَ تَرَكُّ النَّظَرِ فِيهِ وَهُوَ قُدْرَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

صدوق نے کہا کہ ہمیں بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہ نے، اس نے کہا کہ ہمیں بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، اس نے محمد بن احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن معروف سے، اس نے علی بن مزیار سے، اس نے حکم بن بہلول سے، اس نے اسماعیل بن ہمام سے، اس نے عمر بن اذینہ سے اس نے سلیم بن قیس الصلالی سے روایت کی ہے کہ اس نے علیؑ کو ابی طفیل عامر بن وائلۃ الکنانی سے فرماتے سنا آپ نے فرمایا ”اے ابو طفیل! علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم ہے کہ جس سے لوگوں کو نظر چرانے کی اجازت نہیں ہے وہ اسلام کا اصلی رنگ ہے اور وہ علم کہ جس سے لوگوں کو نظر چرانے کی اجازت ہے اور وہ اللہ عزوجل کی قدرت کا علم ہے۔“

## حدیث نمبر آٹھاسی (88)

## ولادت کے مراحل میں آسانی کی دعا

الْحَوَاتِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّبْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ الْهَاشِمِيِّ عَنِ ابَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْأَهْلَالِيِّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ الْمُنَزَّلِ تُكْتَبَانِ لِلْمَرْأَةِ إِذَا عَسَرَ عَلَيْهَا وَلَدُهَا، تُكْتَبَانِ فِي رِقِّ ظَنِيٍّ وَ يُعَلِّقُهُ فِي حَقْوِيهَا : بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ، إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا، ... إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ، سَبَعٌ مَرَّاتٍ . يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ، إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ، يَوْمَ تَرَوْهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَ مَا هُمْ بِسُكَارَى وَ لَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ مَرَّةً وَاحِدَةً . يُكْتَبُ عَلَى وَرَقَةٍ وَ تُرْبَطُ بِحَبِطٍ مِنْ كَثَّانٍ غَيْرِ مَقْتُولٍ وَ تُشَدُّ عَلَى فَخِذِهَا الْأَيْسَرِ، فَإِذَا وَلَدَتْهُ فَطَعْنَتْهُ مِنْ سَاعَتِكَ وَ لَا تَتَوَاتَى عَنْهُ . وَ يُكْتَبُ : « حي وَلَدْتُ مَرْيَمَ وَ مَرْيَمٌ وَلَدَتْ حي، يَا حَيُّ اهِبْ إِلَى الْأَرْضِ السَّاعَةَ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى »

خواتمی نے محمد بن علی صیرفی سے، اس نے محمد بن اسلم سے اس نے حسن بن محمد ہاشمی سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے، اس نے سلیم بن قیس اہلالی سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ”میں اللہ کی نازل کردہ کتاب میں سے دو ایسی آیات کو جانتا ہوں کہ جب لکھ کر اس عورت کو پہنائی جائیں کہ جس پر ولادت کے مراحل دشوار ہوں تو اسکی زچگی آسان ہو جاتی ہے۔ ان دونوں آیات کو ہرن کی کھال پر لکھ کر اسکی بائیں ران پر باندھ دیا جائے۔ : بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ، إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا، ... إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا " ترجمہ اللہ کے نام سے اللہ کی مدد ہے۔ یقیناً تنگی کے ساتھ آسانی ہے اور یقیناً تنگی کے ساتھ آسانی ہے " (انزاح-5) (7 ساتھ مرتبہ) اور . يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ، إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ، يَوْمَ تَرَوْهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَ مَا هُمْ بِسُكَارَى وَ لَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (حج-1-2) ترجمہ ”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ کیونکہ قیامت کا زلزلہ کوئی معمولی نہیں ہے بلکہ بڑی سخت چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی ڈر کے مارے اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ساری حاملہ عورتیں اپنے حمل کو پیٹ سے گرا دیں گی اور گھبراہٹ میں لوگ تجھے نشیء دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہونگے بلکہ خدا کا عذاب سب سے سخت ہے“ (ایک مرتبہ) ان سب کو لکھ کر روئی کے دھاگے سے باندھ کر اسکی بائیں ران پر باندھ دیا جائے اور جب وہ بچہ پیدا کر دے تو فوراً اسے کھول لیا جائے اور اسمیں لاپرواہی نہ کی جائے اور لکھا جائے ” حی وَلَدْتُ مَرْيَمَ وَ مَرْيَمٌ وَلَدَتْ حي، يَا حَيُّ اهِبْ إِلَى الْأَرْضِ السَّاعَةَ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى " ”زندہ کو مریم نے پیدا کیا اور مریم نے زندہ کو پیدا کیا۔ اے زندہ اللہ عزوجل کے اذن سے اسی ساعت میں زمین پر اتر آؤ“۔

## حدیث نمبر نواسی (89)

## فحش گو پر جنت حرام

الْكَلْبِيُّ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَدِيٍّ قَلِيلِ الْحَبَاءِ لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ، فَإِنَّكَ إِنْ فَتَشْتَهُ لَمْ تَجِدْهُ إِلَّا لِعَبَّةٍ أَوْ شَرِكِ شَيْطَانٍ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَ فِي النَّاسِ شَرِكُ شَيْطَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَ شَارَكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَ الْأَوْلَادِ فَقِيلَ: وَ فِي النَّاسِ مَنْ لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَ مَا قِيلَ لَهُ فَقَالَ: نَعَمْ، مَنْ تَعَرَّضَ لِلنَّاسِ فَقَالَ فِيهِمْ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَا يَتْرَكُونَهُ فَذَلِكَ الَّذِي لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَ مَا قِيلَ لَهُ

کلبینی ہمارے بہت سے اصحاب سے انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے عمر بن ادینہ سے اس نے ابان بن ابی عیاش سے، اس نے سلیم بن قیس سے اس نے امیر المؤمنین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ”اللہ عزوجل نے ہر فحش گو پر جنت حرام قرار دی ہے کہ جو حیاء سے عاری ہوتا ہے اور پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور نہ ہی اس چیز کی پرواہ کرتا ہے کہ اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے۔ یقیناً تم اس کے بارے میں چھان بین کرو تو تم اس میں شیطان کو شریک اور حصہ دار پاؤ گے“ عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ! کیا شیطان بھی لوگوں میں حصہ دار ہوتا ہے؟ تو رسول اللہ نے فرمایا ”کیا تم نے اللہ عزوجل کا فرمان نہیں پڑھا“ اور تم انکے اموال اور اولاد میں شریک ہو جاؤ (اسرا-64)“ تو عرض کیا گیا کیا لوگوں میں ایسے بھی ہیں کہ جو پرواہ نہیں کرتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں یا ان کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے ”تو آپ نے فرمایا ہاں“ جو لوگوں میں ٹپک پڑتا ہے اور انکے معاملات میں دخل اندازی کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ لوگ بھی اسے نہ چھوڑیں گے پس وہ ایسا شخص ہے کہ جسے پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے۔“

## حدیث نمبر نوے (90)

## آدمی کی دانائی کی علامت انتہائی کم گفتگو کرنا

قَالَ الشَّيْخُ الطُّوسِيُّ: أَحْبَبْنَا جَمَاعَةً عَنْ أَبِي الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ قَيْسِ بْنِ [رُمَانَةَ] زَمَانَةَ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَيْسَى الْغُرَيْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أُدَيْنَةَ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: «مِنْ فِئَةِ الرَّجُلِ قَلَّةٌ كَلَامِهِ فِيمَا لَا يَعْنيهِ»

شیخ طوسی نے کہا ہمیں ایک جماعت نے ابوالمفضل سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس نے کہا مجھے عبدالرزاق بن سلیمان بن غالب ازدی نے بیان کیا اس نے کہا ہمیں فضل بن مفضل بن قیس بن رمانہ الاشعری نے بیان کیا۔ اس نے کہا ہمیں بیان کیا حماد بن عیسیٰ غریقی نے اس نے کہا کہ مجھے بیان کیا عمر بن اذینہ نے اس نے ابان بن ابی عیاش سے اس نے سلیم بن قیس سے اس نے علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا آدمی کی دانائی کی علامت یہ ہے کہ وہ چیزوں کے بارے میں انتہائی کم گفتگو کرتا ہو۔

## حدیث نمبر اکانوے (91)

## رسول اللہؐ کی امام مہدیؑ کے بارے میں بشارت

قَالَ الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ بْنِ خَلِيلٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ وَابْنُ أَبِي نُجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَلَا أُبَشِّرُكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ بِالْمَهْدِيِّ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ فِي أُمَّتِي سُلْطَانًا عَادِلًا وَ إِمَامًا قَاسِطًا يَمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جَوْزًا وَ ظُلْمًا، وَ هُوَ التَّاسِعُ مِنْ وُلْدِ وَلَدِي الْحُسَيْنِ، اسْمُهُ اسْمِي وَ كُنْيَتُهُ كُنْيَتِي. أَلَا وَ لَا حَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ، وَ لَا يَكُونُ انْتِهَاءُ دَوْلَتِهِ إِلَّا قَبْلَ الْقِيَامَةِ بِأَرْبَعِينَ يَوْمًا

شیخ ابو محمد فضل بن شاذان بن خلیل نے کہا کہ ہمیں بیان کیا حسن بن علی بن فضال اور ابن ابی نجران نے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے عبد اللہ بن مسکان سے، اس نے ابان بن تغلب سے اس نے سلیم بن قیس الہلالی سے، اس نے سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ”اے لوگو! کیا میں تمہیں مہدیؑ کے بارے میں بشارت دوں؟ سب نے عرض کی ”جی ضرور“ آپؐ نے فرمایا ”تم سب جان لو کہ اللہ عزوجل میری امت میں ایک عادل سلطان اور انصاف پرور امام کو معبوث فرمائے گا کہ جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا کہ جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اور وہ میرے بیٹے حسینؑ کی اولاد میں سے نواں امام ہوگا۔ خبردار! اسکے بعد زندگی میں کوئی بھلائی نہ ہوگی اور اسکی حکومت کا خاتمہ نہ ہوگا مگر قیامت سے فقط چالیس دن پہلے۔“

## حدیث نمبر بانوے (92)

## آسمانوں اور زمین میں عظمتِ علیؑ

السید نعمۃ اللہ الجزائریؒ فی الأنوار النعمانیة: روی الصدوق بأسنادہ إلى سلیم بن قیس، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ: علیؑ فی السماء السابعة كالشمس بالنهار فی الأرض، و فی السماء الدنيا كالقمر باللیل فی الأرض. أعطی اللہ تعالیٰ علیا من الفضل جزءا لو قسم علی أهل الأرض لوسعهم، و أعطاه اللہ من الفہم جزءا لو قسم علی أهل الأرض لوسعهم. شبہت لینه بلین لوط، و خلقه بخلق یحیی، و زهده بزهد یوب، و سخاؤه بسخاء إبراہیم، و بهجته ببهجة سلیمان بن داود، و قوته بقوة داود. له اسم مكتوب علی كل حجاب فی الجنة، بشرنی ربی ... الحدیث .

سید نعمت اللہ جزائری نے انوار نعمانیہ میں لکھا ہے کہ صدوق نے اپنی اسناد کے ساتھ سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا علیؑ ساتوں آسمانوں میں ایسے ہیں کہ جیسے زمین پر سورج دن میں ہوتا ہے اور رات کے وقت دنیا کے آسمان میں چاند ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل نے علیؑ کو اتنی فضیلت دی ہے کہ اگر اسکا ایک حصہ زمین میں بانٹا جائے تو بھی زمین سے زیادہ ہو جائے گا اور اللہ عزوجل نے علیؑ کو اتنی فہم و فراست دی ہے کہ اگر اسکا ایک حصہ بھی زمین والوں میں تقسیم کیا جائے تو ان سے وافر ہو جائے۔ اسکی نرمی لوطؑ کی نرمی سے مشابہ اور اسکا اخلاق یحییؑ کے اخلاق کے مشابہ ہے اور اسکا زہد یوبؑ کے زہد کے مشابہ ہے اور اسکی بزرگی سلیم ان بن داؤدؑ کی بزرگی کے مشابہ ہے اور اسکی طاقت داؤدؑ کی طاقت سے مشابہ ہے۔ اس کا نام جنت کے ہر پردے پر کندہ ہے میرے رب نے مجھے یہ بشارت دی ہے۔۔۔ الحدیث۔



أَنْ يَصَلِّيَ عَلَيْنَا مَعَ الصَّلَاةِ فَرِيضَةً وَاجِبَةً مِنَ اللَّهِ. وَأَحَلَّ اللَّهُ لِرَسُولِهِ الْغَنِيمَةَ وَأَحَلَّهَا لَنَا، وَحَرَّمَ الصَّدَقَاتِ عَلَيْهِ وَحَرَّمَهَا عَلَيْنَا، كِرَامَةً أَكْرَمَنَا اللَّهُ وَفَضِيلَةً فَضَّلَنَا اللَّهُ بِهَا.

پھر اللہ عزوجل نے جعفرؑ کے لیے دو پر تخلیق فرمائے ہیں کہ وہ ان کے ذریعے ملائکہ کے ساتھ جنت میں جہاں چاہیں پرواز کرتے ہیں اور یہ سب ان دونوںؑ کی رسول اللہ سے قربت اور آپؑ کے ہاں قدر و منزلت کے سبب ہے۔ اور رسول اللہؐ نے فقط حمزہؓ پر ستر تکبیریں پڑھیں اگرچہ آپؑ کے ساتھ شہید ہونے والے اور بھی تھے، اور اللہ عزوجل نے نبیؐ کی بیویوں کو دیگر عورتوں پر انکی رسول اللہؐ سے رشتہ داری کے سبب فضیلت دی ہے اور اللہ عزوجل نے مسجد نبویؐ میں نماز کو دیگر تمام مساجد میں نماز سے ایک ہزار نمازوں کی فضیلت بخشی ہے۔ ماسوائے اس مسجد کے جسے ابراہیمؑ نے بنایا جو کہ مکہ میں ہے اور یہ رسول اللہؐ کے مقام اور آپؑ کی فضیلت کے سبب ہے۔ اور رسول اللہؐ نے لوگوں کو درود تعلیم فرمایا تو فرمایا تم کہو ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ“۔ پس ہمارا ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ ہم پر نماز میں اللہ عزوجل کی طرف سے واجب فریضہ سمجھتے ہوئے درود بھیجے۔ اللہ عزوجل نے اپنے رسولؐ کے لیے مال غنیمت کو حلال قرار دیا اور آپؐ نے وہ ہمارے لیے حلال قرار دیا۔ اور اس نے آپؐ پر صدقات کو حرام قرار دیا۔ تو آپؐ نے صدقات کو ہم پر بھی حرام قرار دیا۔ یہ وہ عزت ہے کہ جو اللہ عزوجل نے ہم کو بخشی ہے اور یہ وہ فضیلت ہے کہ جو اللہ عزوجل نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔

## حدیث نمبر چورانوے (94)

### اولیس قرنیؓ صفین کے میدان میں عمار اور خزیمہ بن ثابت کے درمیان

ابن عساکر فی تاریخ دمشق: أنبأنا أبو الغنائم محمد بن علي بن الحسن الحسني، حدثنا القاضي محمد بن عبد الله الجعفي، حدثنا الحسين بن محمد بن الفرزدق، حدثنا الحسن بن علي بن بزيع، حدثنا محمد بن عمر، حدثنا إبراهيم بن إسحاق، حدثنا عبد الله بن أذينة البصري، عن أبان بن أبي عيَّاش، عن سليم بن قيس العامري قال: رأيت أويسا القرني بصفين صريعا بين عمار و خزيمه بن ثابت.

ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں لکھا ہے کہ ہمیں خبر دی ابو الغنائم محمد بن علی بن الحسن الحسني نے، اس نے کہا کہ ہمیں بیان کیا قاضی محمد بن عبد اللہ جعفی نے۔ اس نے کہا کہ ہمیں بیان کیا حسین بن محمد بن فرزدق نے، اس نے کہا کہ ہمیں بیان کیا حسن بن علی بن بزیع نے، اس نے کہا ہمیں بیان کیا محمد بن عمر نے اس نے کہا کہ ہمیں بیان کیا عبد اللہ بن اذینہ بصری نے اس نے ابان بن عیاش سے اس نے سلیم بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے اولیس قرنیؓ کو صفین کے میدان میں عمار اور خزیمہ بن ثابت کے درمیان صف آراستہ دیکھا تھا۔

## حدیث نمبر پچانوے (95)

## قیامت کے دن سب سے پہلے نبیؐ کے پاس پہنچنے والا

ابن شہر آشوب فی المثالب، عن محمد بن خشیش، عن التمیمی، بالأسناد عن سلیم، قال: سمعت سلمان یقول: إن أول هذه الأمة ورودا علی نبیہا أولها إسلاما علی بن أبی طالب، و إن خراب هذا البیت علی یدی رجل من ولد فلان» ی ع ر ی ع ب ابن.

ابن شہر آشوب نے مثالب میں محمد بن خشیش سے، اس نے تمیمی سے اس نے اسناد کے ساتھ سلیمؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے سلمانؓ کو کہتے سنا کہ اس امت میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے نبیؐ کے پاس وہ پہنچے گا جو اسلام میں ان سب سے پہلے ہے اور وہ علیؓ ابن ابی طالبؓ ہیں اور اس گھر کی بربادی فلاں شخص کی اولاد میں سے ایک شخص (ی ع ر ی ع ب ابن) کرے گا۔

## حدیث نمبر چھیانوے (96)

### سنت، بدعت، جماعت اور فرقہ بندی

المتقی الہندی فی کنز العمال، بالأسناد عن سلیم بن قیس العامری، قال: سأل ابن الکواء علیاً علیہ السلام عن السنة و البدعة و عن الجماعة و الفرقة. فقال علیہ السلام: یا ابن الکواء، حفظت المسألة فافهم الجواب: السنة - و الله - سنة محمد صلی الله علیہ و آله و البدعة ما فارقها، و الجماعة - و الله - جماعة أهل الحق و إن قلوا و الفرقة جماعة أهل الباطل و إن کنوا.

متقی ہندی نے کنز العمال میں اسناد کے ساتھ سلیم بن قیس عامری سے روایت کی ہے کہ ابن الکواء نے علیؑ سے سنت اور بدعت اور جماعت اور فرقہ بندی کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا ”اے ابن الکواء۔ تو نے اچھا مسئلہ پوچھا ہے تو جواب بھی سمجھ لے“ اللہ کی قسم سنت فقط محمدؐ کی سنت ہے اور بدعت وہ ہے کہ جو اس سے علیحدہ ہو۔ اور اللہ کی قسم! جماعت وہ ہے کہ جیسے اہل حق ہوں اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوں۔ اور فرقہ بازی یہ ہے کہ باطل پرست جمع ہوں اگرچہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

## حدیث نمبر ستانوے (97)

## امت کے مستقبل کے بارے میں حدیث رسول اللہ

النعمان بن محمد التميمي المغربي في شرح الأخبار، قال: حدّثنا أبو أحمد، قال: حدّثنا عبید، قال: حدّثنا محمد بن عمر بن أبي مسلم، قال: حدّثنا عبد القدوس بن إبراهيم بن مرداس، قال: أخبرنا محمد بن عبد الرحمن بن أذينة عن أبان بن أبي عیاش عن سلیم بن قیس الہلالی عن سلمان قال: لما ثقل رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لِلنَّاسِ: اِخْلُوا لِي عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ. فَقَامَ النَّاسُ وَقَمَتَ مَعَهُمْ، فَقَالَ: اقْعُدُوا يَا سَلْمَانَ، إِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ. فَحَمَدَ اللهُ وَآتَنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنْفٍ، اعْبُدُوا اللَّهَ وَلا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فَإِنَّهُ لَوْ قَدْ أَذِنَ لِي بِالسُّجُودِ لَمْ أُؤْثِرْ عَلَيْكُمْ أَحَدًا. إِنِّي رَأَيْتُ عَلِيَّ مَنبَرِي هَذَا اثْنَيْ عَشَرَ كَلْهَمًا مِنْ قَرِيْشٍ، رَجُلَيْنِ مِنْ وَلَدِ الْحَرْبِ بِنِ امِيَّةٍ وَعَشْرَةَ مِنْ وَلَدِ الْعَاصِ بْنِ امِيَّةٍ، كَلْهَمٌ ضَالٌ مُضِلٌّ، يَرُدُّونَ أُمَّتِي عَنِ الصِّرَاطِ الْقَهْقَرِيِّ.

نعمان بن محمد تمیمی المغربی نے شرح اخبار میں کہا ہے کہ ہمیں بیان کیا ابو احمد نے اس نے کہا کہ ہمیں بیان کیا عبید نے، اس نے کہا کہ ہمیں بیان کیا محمد بن عمر بن ابی مسلم نے، اس نے کہا کہ ہمیں بیان کیا عبد القدوس بن ابراہیم بن مرداس نے، اس نے کہا کہ ہمیں بتایا محمد بن عبد الرحمن بن اذینہ نے اس نے ابان بن ابی عیاش سے، اس نے سلیم بن قیس سے اس نے سلمان سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ کی بیماری نے شدت اختیار کی تو ہم آپ کے پاس گئے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا ”مجھے میرے اہل بیت کے ساتھ تنہا چھوڑ دو لوگ اٹھ گئے تو میں بھی ان کے ساتھ اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا اے سلمان بیٹھ جاؤ یقیناً تم ہماری اہل بیت سے ہو“ پس آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے بنی عبد مناف! اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ ہرگز کسی کو شریک نہ بناؤ کیونکہ اگر مجھے سجدوں کی اجازت ہوتی تو میں تم پر کسی کو ترجیح نہ دیتا۔ میں نے اپنے منبر پر بارہ لوگوں کو دیکھا ہے کہ جو سارے کے سارے قریش سے ہیں دو حرب بن امیہ کی اولاد میں سے ہیں اور دس عاص بن امیہ کی اولاد میں سے ہیں وہ سب کے سب گمراہ اور گمراہ کن ہیں وہ میری امت کو جبراً راہ راست سے ہٹائیں گے۔

ثم قال للعباس: أما إن هلكتهم على يدي ولدك. ثم قال: فأتقوا الله في عترتي أهل بيتي، فإن الدنيا لم تدم لأحد قبلنا ولا تبقى لنا ولا تدوم لأحد بعدنا. ثم قال لعلي عليه السلام: دولة الحق أبرد الدول. أما إنكم ستملكون بعدهم باليوم يومين و بالشهر شهرين و بالسنة سنتين. ثم قال صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: ستة لعنهم الله في كتابه: الزائد في كتاب الله، و المكذب بقدر الله، و المستحل من عترتي ما حرم الله، و التارك لسنتي، و المستأثر على المسلمين بغيئهم، و المتسلط بالجبروت ليدل من أعز الله و يعز من أذل الله.

پھر آپؐ نے عباس سے فرمایا البتہ ان سب کی ہلاکت تیری اولاد ہی کے ہاتھوں ہوگی۔ پھر فرمایا ”تم سب میری عزت اہل بیتؑ کے معاملے میں اللہ کے غضب سے ڈرو۔ کیونکہ دنیا ہم سے پہلے بھی کسی کے لیے ہمیشہ نہیں رہی ہے اور نہ ہمارے لیے باقی رہے گی اور نہ ہی ہمارے بعد کسی ایک کے لیے ہمیشہ رہے گی۔ پھر علیؑ سے فرمایا حق کی حکومت تمام حکومتوں سے نیک تر ہوتی ہے البتہ تم ان لوگوں کے بعد ایک دن کے بدلے دو دن اور ایک مہینے کے بدلے دو مہینے اور ایک سال کے بدلے دو سال کی حکومت کرو گے۔

پھر آپؐ نے فرمایا چھ آدمیوں پر اللہ نے اپنی کتاب میں لعنت فرمائی ہے۔

- (i) اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا۔
- (ii) اللہ کی قدر میں جھوٹ بولنے والا۔
- (iii) میری عزت کے بارے اس چیز کو حلال جاننے والا کہ جو اللہ نے حرام قرار دی ہے۔
- (iv) میری سنت کو ترک کرنے والا۔
- (v) مسلمانوں کے مال غنیمت میں اثر انداز ہونے والا۔
- (vi) طاقت کے بل بوتے پر مسلط ہونے والا تاکہ جس کو اللہ نے عزت دی ہے اسے ذلیل کرے اور جسے اللہ نے ذلیل بنایا ہے اسے عزت بخشے۔

## حدیث نمبر اٹھانوے (98)

## شیعہ کی لوگوں میں قدر و منزلت

أبو جعفر محمد بن سليمان الكوفيّ في مناقب أمير المؤمنين عليه السلام عن سليمان بن قيس الهمداني قال: قلت لأبي  
المؤمنين عليّ عليه السلام: إن أهل بيتي يقطعوني و أوصلهم، و يجرمونني فأعطيهم، و يكلموني و أعفو عنهم، و يشتموني و  
لا أشتمهم. فقال أمير المؤمنين عليّ عليه السلام: عهدت الناس ورقاً لا شوك فيه، و هم اليوم شوك لا ورق فيه. فقلت:  
فكيف أصنع، يا أمير المؤمنين؟ قال: و لهم غرضك ليوم ففرك. شيعتنا ثلاثة أصناف: صنف يصلونا، و صنف يصلون الناس،  
و صنف والوا وليّنا و عادوا عدونا. أولئك الأولياء الأخيار الحكماء العلماء، و طوبى لهم و حسن مآب.

ابو جعفر محمد بن سلیم ان کو فی نے مناقب امیر المؤمنینؑ میں سلیم بن قیس الہلالی سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر  
المؤمنینؑ سے عرض کی ”میرے اہل خانہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں اور میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں وہ مجھے محروم رکھتے  
ہیں اور میں انہیں عطا کرتا ہوں۔ وہ مجھے چوٹ پہنچاتے ہیں میں انکو معاف کر دیتا ہوں وہ مجھے گالیاں دیتے ہیں مگر میں انکو گالیاں  
نہیں دیتا۔ تو امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ”لوگوں کو ایسے پتے بنایا گیا ہے کہ جسمیں کانٹے نہیں ہوتے اور وہ ان دنوں کانٹے ہیں کہ  
جن میں پتے نہیں ” تو میں نے عرض کی ”اے امیر المؤمنینؑ۔ میں کیا کروں؟“ آپؑ نے فرمایا جب تم  
فقیر ہو جاؤ تو اپنی غرض انکو سوچو۔ ہمارے شیعہ تین قسموں کے ہیں۔ وہ کہ جو ہم سے ملتے ہیں۔ اور وہ  
کہ جو لوگوں سے ملتے ہیں اور تیسرے وہ کہ جو ہمارے دوستوں کو دوست اور ہمارے دشمنوں کو دشمن رکھتے ہیں۔ اور یہی نیکو  
کار حکیم اور علم رکھنے والے ہیں۔ ان کے لیے طوبیٰ اور بہترین آرام گاہ (منزل) ہے۔